۲

فتاویٰ ختمِ نبوت

ترتیب

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

تحقیق و تخریج

زیرِ نگرانی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کراچی

Marfat.com

Marfat.com

فتاویٰ ختمِ نبوت

جلد دوم

DATA ENTERED

ترتیب

حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ تعالیٰ

تحقیق و تخریج

زیرِ نگرانی

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کراچی

021-32780337,021-32780340

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۲۶۴۵۶
جلد ۲

فتاویٰ ختم نبوت

ترتیب | حضرت مولانا سعید احمد جلالپوری شہید رحمۃ اللہ علیہ

زیر نگرانی | مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

جدید ایڈیشن | اگست: ۲۰۱۴

ناشر | عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی

اسٹاکسٹ

مکتبہ لدھیانوی

18- سلام کتب مارکیٹ بنوری ٹاؤن کراچی

دفتر ختم نبوت پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

021-34130020, 0321-2115595, 0321-2115502

Marfat.com

فہرست

اقتباس از فتاویٰ قادریہ	مولانا محمد قادریؒ	۵
رجم الشیاطین براغلوطات البراہین	مولانا غلام دستگیر قصوریؒ	۲۳
فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان بحق مرزا غلام احمد ساکن قادیان	مولانا محمد حسین بٹالویؒ	۱۱۰
فتاویٰ تکفیر منکر عروجِ جسمی و نزولِ عیسیٰ علیہ السلام	مولانا قاضی عبید اللہؒ	۲۱۴
درّہ زاہدیہ بر فرقہ احمدیہ	مولانا قاضی محمد زاہد الحسینیؒ	۲۷۵
قہر یزدانی بر دجالِ قادیانی	حافظ سیّد پیر ظہور شاہ قادریؒ	۲۹۰
القول الصحیح فی مکائد المسیح	مولانا محمد سہولؒ دیوبند	۳۲۹
فتویٰ تکفیرِ قادیان	کتب خانہ اعزازیہ دیوبند	۳۶۰
استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین	انجمن حفظ المسلمین امرتسر	۳۸۲
مرزائی کا جنازہ اور مسلمان	مولانا احمد سعید گوجرانوالہ	۴۰۱
مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا حکم	حافظ عبد الحقؒ سیالکوٹ	۴۲۶
عرب و عجم کے دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور شیعہ علماء کا متفقہ فتویٰ	اہلیان علاقہ مانسہرہ	۴۳۱
علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ: قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں	اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ	۴۴۰
القادیانیة فی نظر علماء الأُمّة الإسلامیة	علمائے حرمین و شام	۴۴۸
قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ، اسلامی عدل و انصاف کے عین مطابق ہے	مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ	۴۵۹

Marfat.com

Marfat.com

اِقتباس اَز

فتاویٰ قادریہ

(ص:۲۶ تا ۴۷)

اَز

حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ

Marfat.com

تعارف

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

مرزا غلام احمد قادیانی نے اِبتدا میں جب پَر پُرزے نکالے اور سوادِ اَعظم اہلِ سنت کی شاہراہ سے علیحدہ قدم مارا تو وہ اپنی جنم بھومی قادیان سے لدھیانہ آیا اور وہاں آکر اس نے اپنے کفریہ عقائد کا اپنے مخصوص حلقے میں پرچار شروع کیا تو اس وقت قادیانی کفر کے سامنے اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے علمائے لدھیانہ کو سدِ سکندری کے طور پر کھڑا کر دیا۔ تب اوائل ۱۳۰۱ھ (مطابق ۱۸۸۳ء) میں لدھیانہ کے حضرت مولانا عبدالقادر لدھیانویؒ کے صاحبزادگان حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ، حضرت مولانا محمد عبداللہ لدھیانویؒ، حضرت مولانا عبدالعزیز لدھیانویؒ نے فتنۂ قادیانیت کے خلاف معرکۂ حق قائم کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو غیر متوقع طور پر ان حضرات کی للکار نے ایسا زچ کیا کہ مرزا قادیانی بدحواسی سے بدزبانی تک جا پہنچا۔ اس معرکہ ۱۳۰۱ھ کی تفصیل حضرت مولانا محمد لدھیانویؒ نے ''فتاویٰ قادریہ'' اشاعتِ اوّل ربیع الاوّل ۱۳۱۹ھ مطابق جون ۱۹۰۱ء میں قلم بند کی ہے، جو فتاویٰ قادریہ کے صفحہ: ۲۶ سے ۴۷ تک اکیس صفحات پر مشتمل ہے۔ چونکہ مرزا قادیانی کے روبرو اس کے کفر کی حقیقت الم نشرح کرنے کی پہلی کامیاب کوشش ہے، اس لئے اس کتاب میں سب سے پہلے رسالے کے طور پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

قارئین کرام خوشی محسوس کریں گے کہ ''جماعتی سطح'' پر سب سے پہلے قادیانی فتنے کو ناکوں چنے چبوانے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے ''مجلس احرار اسلام ہند'' کو نصیب کی۔ جس کے سربراہ اسی خاندانِ علمائے لدھیانہ کے چشم و چراغ، ان کی روایات کے امین، ہمارے مخدوم و مطاع حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانویؒ تھے، جنہوں نے اپنی جماعتی و خاندانی ذمہ داری کو ایسے نبھایا کہ اس پر دُنیا عش عش کر اُٹھی۔ حق تعالیٰ اس عظیم خاندان کی باقیات کو تا زیست، قادیانی فتنہ کے تعاقب کے لئے پاک و ہند میں مزید در مزید اعلائے کلمۃ الحق کی توفیق رفیق فرمائیں۔ یاد رہے کہ ''اِحتسابِ قادیانیت'' کی جلد دہم میں سب سے پہلے تکفیری فتوے کے حوالے سے ایک رسالے کے ابتدائی تعارف میں چند گزارشات کی تھیں، لیکن ہجری و عیسوی تاریخوں کی تقویم میں سہو ہوا، جس پر فاضل بھائی حضرت مولانا حبیب الرحمٰن ثانی لدھیانوی نے متنبہ کیا۔ جس کا اِعترافِ سہو کے ساتھ شکریہ لازم ہے۔

فقیر اللہ وسایا

۲۶/اگست ۲۰۰۵ء

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قادیانی اپنا ایمان قائم کر کے اس بارے میں گفتگو شروع کرتا تو فوراً اس کو جواب میں ہم یہ رسالہ پیش کرتے، حسبی اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر، وھی ھذا:

بعد الحمد والصلوٰۃ محمد بن مولانا مولوی عبدالقادر صاحب مرحوم لدھیانوی بیچ خدمت اہلِ اسلام کے عرض کرتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کی تکفیر بباعث کلماتِ کفریہ کے اوّل ۱۳۰۱ ہجری میں ہمارے ہی خاندان سے شروع ہوئی، اس وقت اکثر لوگ ہمارے مخالف رہے، بعد میں رفتہ رفتہ کل اہلِ علم نے قادیانی کے ضال مضل ہونے پر اتفاق کیا، حتیٰ کہ علمائے حرمین شریفین نے بھی قادیانی پر دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا فتویٰ تحریر کر دیا، جیسا کہ رسائل مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب میں تفصیل وار موجود ہے، اگرچہ ان فتوؤں سے لوگوں کو بہت ہدایت ہوئی، لیکن بعض بعض کور باطنوں کو اس آفتابِ ہدایت مآب سے کچھ فائدہ حاصل نہ ہوا:

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر

یعنی جو کفریات اس کے صاف صاف آیاتِ قطعیات کے مخالف ہیں، ان پر ان کے ایمان کی بنیاد ہے، جیسا کہ رسالہ اِزالۃ الاوہام میں عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے،(۱) اور جو خدا تعالیٰ جل شانہٗ نے ان کے معجزے مثل احیاء اموات اور مادرزاد نابینوں کو بینا کرنا اور جانور مٹی سے بنا کر خدا کے حکم سے جاندار بنا دینا وغیرہ وغیرہ، جن کا ذکر قرآن شریف میں موجود ہے،(۲) ان سب کو اس قادیانی نے مشرکانہ خیال لکھ کر منکرِ قرآن ہو کر اپنا کفر ظاہر کر کے زُمرۂ مرتدین میں داخل ہوا۔

اکثر مباحثات میں قادیانی اس امر پر زور دیتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں اور ان کے فوت ہونے کا ثبوت آیاتِ قرآنیہ میں موجود ہے۔ اگرچہ اس کا جواب علمائے اسلام دندان شکن اپنی اپنی تصانیف میں دے چکے ہیں، لیکن ہماری طرف سے بھی اس امر کا جواب دینا نہایت ضروری معلوم ہوتا ہے، لہٰذا اس عاجز نے اس کا جواب لکھنا شروع کیا اور نام اس کا ''کشف الغطاء عن ابصار من ضل وغویٰ'' رکھا، حسبی اللہ ونعم الوکیل ونعم المولیٰ ونعم الکفیل۔ اور ترتیب دیا گیا یہ رسالہ اُوپر مقدمہ اور مقصد اور خاتمہ کے۔

---

(۱) دیکھئے اِزالہ اوہام ص:۳۰۳، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴۔

(۲) قولہ تعالیٰ: ''وَرَسُوۡلًا اِلٰی بَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ ۬ۙ اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَاُبۡرِئُ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ'' (آل عمران:۴۹)۔

Marfat.com

مقدمہ میں اِصطلاحات علمِ اُصول کی بیان کی جاتی ہیں، جو واسطے اِستنباطِ اَحکام کے معلوم ہونا ان کا نہایت ضروری ہے۔

ظاہر اس کلام کو کہتے ہیں جس کا مطلب الفاظ سے صاف صاف ظاہر ہو۔

قال فی المنار: الظاهر اسم لكلام ظهر المراد به للسامع بصيغته۔

نص وہ ہے جس کے واسطے کلام چلایا گیا، هو النص ما سيق الكلام لأجله كذا فی نور الأنوار۔[1] مثال ان دونوں کی یہ آیت ہے: ''وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا'' (البقرۃ:۲۷۵) یعنی حلال کیا اللہ تعالیٰ نے بیع کو اور حرام کیا سود کو۔ یہ آیت بیع کے حلال اور سود کے حرام ہونے پر بطور ظاہر کے دلالت کر رہی ہے، بیع اور سود میں جو فرق اس آیت سے شارع کو مقصود ہے، اس پر دلالت اس کی بطور نص کے ہے۔

اور حکم ظاہر اور نص کا یہ ہے کہ جو ان دونوں سے ثابت ہو، اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ قال فی نور الأنوار:

"وحكمهما وجوب العمل بالذی ظهر منهما علی سبيل القطع واليقين۔"

(نور الأنوار ص:۸۶ طبع مكتبه نعمانيه كوئٹه)

یعنی ان دونوں سے جو اَحکام ثابت ہوں وہ قطعی اور یقینی ہوتے ہیں۔

مفسر وہ ہے جو اپنی مراد پر ایسا واضح ہو کہ کسی تاویل کی اس میں گنجائش نہ ہو۔ قال فی المنار:

"المفسر ما ازداد وضوحًا علی النص علی وجه لا يبقی معه إحتمال التأويل والتخصيص وحكمه وجوب العمل به۔"

(المنار مع نور الأنوار ص:۸۶،۸۷ طبع نعمانيه كوئٹه)

یعنی ظاہر اور نص اگرچہ قطعی ہیں، لیکن اِحتمال تاویل کو مانع نہیں، یعنی اگر کوئی دلیل قطعی اس اَمر پر دلالت کرے کہ یہاں ظاہری معنی حقیقی مراد نہیں، بلکہ مجازی مراد ہیں، تو اس وقت ظاہری معنی ظاہر اور نص میں مراد نہیں لئے جائیں گے اور مفسر میں ایسے احتمال کو گنجائش نہیں، کیونکہ شارع کے بیان کرنے سے اس کی اصلی مراد معلوم ہوگئی، جیسا کہ آیت: ''وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً'' (التوبۃ:۳۶) میں لفظ کافۃ کا واسطے بیان کرنے اس اَمر کے زیادہ کیا گیا ہے تاکہ احتمال اس اَمر کا باقی نہ رہے کہ شاید مشرکین سے بعض مشرک مراد ہوں، کل مراد نہ ہوں۔

اور حکم مفسر کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ ساتھ احتمال منسوخ ہو جانے کے یعنی اس کو منسوخ کرنے کے واسطے شارع حکم لگا سکتا ہے، قال فی نور الأنوار:

"وحكمه وجوب العمل به علی إحتمال النسخ والتبديل اى فی زمن النبی فأما بعد فكل القرآن محكم لا يحتمل النسخ۔"

(نور الأنوار ص:۸۷)

اور محکم اس کا نام ہے جس کا مفہوم قابلِ نسخ و تبدیل نہ ہو۔ قال فی المنار:

---

(۱) نور الانوار ص:۸۵، مکتبہ نعمانیہ کوئٹہ۔

Marfat.com

"المحکم فما احکم المراد به عن إحتمال النَّسخ والتبدل۔" (نور الأنوار ص:۸۷)

اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس پر عمل کرنا واجب ہے، اور کسی اِحتمال کو اس میں گنجائش نہیں۔ قال فی المنار:

"وحکمه وجوب العمل به من غیر إحتمال کقوله تعالیٰ: إن الله بکل شیء علیم۔"

(نور الأنوار ص:۸۸)

یعنی تحقیق اللہ تعالیٰ ہر شے کو جانتا ہے۔ یہ مضمون قابلِ نسخ وتبدیل نہیں، اللہ تعالیٰ کو ہمیشہ ہر شے کا علم ہے۔

خفی وہ ہے جس کی مراد بغیر غور کرنے کے معلوم نہ ہو، قال فی المنار:

"الخفی فما خفی مراده بعارض غیر الصیغة لا ینال إلّا بالطلب۔" (نور الأنوار ص:۸۹)

جیسا کہ آیت: ''وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا اَیْدِیَهُمَا'' (المائدۃ:۳۸) کی ظاہر ہے چور کے حق میں، اور خفی ہے طرار یعنی کیسہ بر کے حق میں، چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بلاغور کرنے کے فوراً معلوم ہو جاتا ہے، لیکن طرار کے ہاتھ کاٹنے کا حکم اس آیت سے بعد غور کے مفہوم ہوتا ہے کہ طرار کی چوری معمولی چوریوں سے بڑھ کر ہے، اس واسطے اس کا ہاتھ ضرور کاٹنا چاہیئے۔

اور حکم اس کا یہ ہے کہ اس میں غور کر کے معلوم کرے کہ اس کے خفی ہونے کا کیا سبب ہے، تا کہ اس کی مراد معلوم ہو۔ قال فی المنار:

"وحکمه النظر فیه لیعلم ان اختفاءه لمزیة او نقصان فیظهر المراد به۔"

(نور الأنوار ص:۹۰)

اور مشکل اس کا نام ہے جو اپنے جیسوں میں داخل ہو کر مشتبہ ہو جائے۔

حکم اس کا یہ ہے کہ اس کی مراد پر حق ہونے کا اِعتقاد کرنا، پھر متوجہ ہو کر غور اور تامل کرنا، یہاں تک کہ اس کی مراد ظاہر ہو جائے۔ قال فی نور الأنوار:

"والمشکل فهو الداخل فی اشکاله وحکمه اعتقاد الحقیة فیما هو المراد ثم الإقبال علی الطلب والتأمل فیه إلی ان یتبین المراد۔" (نور الأنوار ص:۹۰)

جیسا کہ آیت: ''فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ'' (البقرۃ:۲۲۳) میں لفظ اَنّٰی کا مشتبہ ہو گیا، کیونکہ اس لفظ کے دو معنی ہیں: ایک معنی اس کے ''من این'' یعنی کسی مکان سے، اور دُوسرے معنی اس کے ''کیف'' یعنی کسی طرح، جب غور اور تأمل کیا گیا تو معلوم ہوا کہ اس آیت میں ''کیف'' کے معنوں میں مستعمل ہے، کیونکہ لفظ ''حرث'' جو زراعت کے معنوں میں ہے، وہ اسی معنی کو معین کرتا ہے۔

اور مجمل وہ ہے جس میں معانی کے ازدحام سے مراد اس کی ایسی مشتبہ ہو جائے کہ اس کی عبارت میں فکر کرنے سے اِشتباہ رفع نہ ہو، بلکہ اجمال کرنے والے سے اس کی تفسیر معلوم کرنے کی حاجت پڑے اور حکم اس کا اس کی مراد کو برحق اعتقاد کرنا اور توقف کرنا یہاں تک کہ ظاہر ہو ساتھ بیان کرنے اجمال کنندہ کے، قال فی نور الأنوار:

Marfat.com

"اما المجمل فما ازدحمت فيه المعانی واشتبه المراد به اشتباهًا لا يدرك بنفس العبارة بل بالرجوع إلى الإستفسار ثم الطلب ثم التأمل وحكمه إعتقاد الحقية فيما هو المراد والتوقف فيه إلى ان يتبين ببيان المجمل كالصلوٰة والزكوٰة۔" (نور الأنوار ص: ۹۱، ۹۲)

یعنی لفظ صلوٰۃ وزکوٰۃ کا آیت: ''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ'' (البقرۃ: ۴۳) میں مجمل تھا، کیونکہ معنیٰ ''صلوٰۃ'' کے لغتِ عرب میں دُعا کے ہیں، اور معلوم نہ ہوا کہ کونسی دُعا یہاں مراد ہے؟ پس اِستفسار کرنے سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کردیا اور اس کو اَدا کر کے ہم کو معلوم کرادیا کہ یہاں قیام، رُکوع، سجود والی دُعا مراد ہے۔

اسی طرح ''زکوٰۃ'' کے معنی لغت میں بڑھنے کے ہیں، اور یہاں یہ مراد نہیں، بعد اِستفسار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمادیا کہ اس کے معنی چالیسواں حصہ مال کا بعد ایک سال کے ادا کرنا ہے۔

اور متشابہ وہ ہے جس کی مراد کا معلوم ہونا قبل روز قیامت ممکن نہ ہو۔

اور حکم اس کا یہ ہے کہ اپنے اِعتقاد میں جو اس سے شارع نے مراد رکھا ہے، حق جاننا قبل معلوم ہونے اس مراد کے جیسا کہ حروفِ مقطعات جو سورتوں کے اوائل میں ہیں، مثل الٓمّٓ وغیرہ کے، قال فی نور الأنوار:

"المتشابه فهو إسم لما انقطع رجاء معرفة المراد منه ولا يرجى بدوه اصلا كالمقطعات فی اوائل السور مثل الٓمّٓ، حٰمٓ۔" (نور الأنوار ص: ۹۲، ۹۳)

ظہور کے مراتب میں محکم کا درجہ سب سے اعلیٰ ہے، مفسر کا درجہ نص سے، اور نص کا ظاہر سے اعلیٰ ہے۔ پس سب سے محکم کا درجہ اعلیٰ اور ظاہر کا سب سے ادنیٰ ہوا۔ اور خفا میں سب سے زیادہ خفی متشابہ ہے، اور مجمل مشکل سے اور مشکل خفی سے زیادہ ہے۔ پس متشابہ کا درجہ خفا میں اعلیٰ ہوا، اور خفی کا سب سے ادنیٰ۔ بروقتِ تعارض جس کا مرتبہ ظہور میں اعلیٰ ہوگا، اس پر عمل کیا جائے گا، اور جس کا مرتبہ خفا میں کم ہوگا، وہ اس پر جس میں خفا زیادہ ہے، غالب ہوگا، جیسا کہ تفصیل اس کی نورالانوار وغیرہ کتبِ اُصول میں مذکور ہے۔

مقصد اس میں عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی اور آخر زمانے میں نازل ہونے کا بیان ہے، دلائلِ شرعیہ: قرآن اور حدیث اور اِجماع اور قیاس ہیں۔ آیاتِ قرآنیہ کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے، بعد اس کے حدیث ہے، بعد ازاں اِجماع ہے، اگر تینوں میں سے کوئی موجود نہ ہو تو قیاسِ مجتہد سے دلیل پکڑی جاتی ہے، چونکہ اس مقصد کے اِثبات کے واسطے قرآن اور احادیث اور اِجماع موجود ہیں، قیاسی دلائل سے ثابت کرنا ضروری نہیں، لہٰذا ترتیب وار دلائلِ ثلاثہ کو واسطے اِثبات اس مقصد کے بیان کرتا ہوں، حسبی الله ونعم الوكيل نعم المولىٰ ونعم النصير۔

قال الله تعالىٰ:

''وَقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

Marfat.com

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوْهُ یَقِیْنًۢا ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِیْزًا حَكِیْمًا ﴿۱۵۸﴾'' (النساء)

ترجمہ اس کا بامحاورہ موضح القرآن سے معہ بعض فوائد کے نقل کیا جاتا ہے:

''اور لعنت کی ہم نے اہلِ کتاب پر اور بسبب کہنے ان کے کہ: تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بیٹے مریم کے کو پیغمبر اللہ کا تھا، اور نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو، لیکن شبہ ڈالا گیا واسطے ان کے، اور تحقیق جو لوگ کہ اختلاف کیا انہوں نے بیچ اس کے البتہ بیچ شک کے ہیں اس سے، نہیں واسطے ان کے ساتھ اس کے کچھ علم، مگر پیروی کرنا گمان کا، اور نہ مارا اس کو بہ یقین، بلکہ اُٹھالیا اس کو اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا۔''

فائدہ:... یہود کہتے ہیں کہ ہم نے مارا عیسیٰ کو۔ اللہ نے فرمایا: اس کو ہرگز نہیں مارا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی ایک صورت ان کو بتادی، اس کو سولی چڑھایا۔ پھر فرمایا کہ نصاریٰ بھی اوّل سے یہی کہتے ہیں کہ مسیح کو مارا نہیں، وہ زندہ ہے، لیکن تحقیق نہیں سمجھتے، کئی باتیں کہتے ہیں، بعض کہتے ہیں کہ: بدن کو مارا، اُن کی رُوح اللہ کے پاس چڑھ گئی، بعض کہتے ہیں: مارا تھا، پھر تین روز میں زندہ ہوکر بدن سے چڑھ گئے، ہر طرح وہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ اس کو نہیں مارا، سو یہ خبر اللہ کو ہے، اس نے بتایا اس کی صورت کو مارا اور ان کے پکڑتے وقت نصاریٰ سرک گئے تھے اور یہود ابھی نہ پہنچے تھے، اس دن کی خبر نہ ان کو، نہ ان کو، تمام ہوئی عبارت موضح القرآن کی بقدرِ حاجت۔

چونکہ اس آیت کا مطلب یہی ہے کہ جو لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو مقتول یا مصلوب گمان کرکے ان کا فوت ہونا قرار دیتے ہیں، بالکل غلطی پر ہیں، اگرچہ شروع اس آیت کا واسطے مضمون مذکورہ کے بموجب قاعدہ اُصول نص قطعی الدلالۃ تھا، لیکن تاکیداً بار بار بیان کرنا شروع کا اس مضمون کو اور آخیر میں آپ کا اُٹھالینا جتلا کر کُل اِحتمالات کا سلسلہ ایک لخت کاٹ ڈالا، پس یہ آیت بموجب قاعدہ اُصول قسم مفسر میں داخل ہوئی، البتہ لفظ ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ'' میں کسی قدر اِجمال تھا، سو احادیث میں یہ مضمون تفصیلاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرما کر اس کا اِجمال دُور کردیا کہ خدا تعالیٰ نے آپ کو آسمان کی طرف اُٹھالیا، قیامت کے نزدیک آپ آسمان سے نزول فرمائیں گے جیسا کہ صحیح بخاری اور اس کی شرح وغیرہ میں بجنسہٖ نقل کیا جائے گا۔

خلاصہ مطلب اس کلام کا یہ ہے کہ اس آیت سے زندہ اُٹھالینا آپ کا اسی جسمِ عنصری کے ساتھ قطعی طور پر ثابت ہے، اور اس میں کسی اِحتمال کو گنجائش نہیں، پس یہ آیت واسطے ثبوت مضمونِ مذکور کے آیت ''وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ'' سے، جو واسطے فرضیت نماز کے وارِد ہے، یقینی ہونے میں بدرجہا عالی ہے، کیونکہ یہ آیت اصل میں مجمل تھی، نماز کا ثبوت اس سے قبل بیان کرنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں ہوسکتا تھا۔ اور آیت ''وَمَا قَتَلُوْهُ'' واسطے مضمون مذکور کے نص اور مفسر ہے۔ خود بخود یہ آیت واسطے ثبوت زندگی عیسیٰ علیہ السلام کے کافی اور وافی ہے، جو شخص نماز کی فرضیت سے انکار کرے، اس پر اہلِ اسلام کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ پس جو شخص زندگیٔ

Marfat.com

عیسیٰ کا منکر ہو، اس پر فتویٰ کفر کا دینا نہایت ضروری ہوا، کیونکہ یہ آیت نماز کی آیت سے یقینی ہونے میں بہت عالی مرتبہ پر ہے، کما مرّ غیر مرّۃ۔ پس جو شخص نماز کے منکر کو کافر قرار دے اور عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے منکر کو اِیمان دار اِعتقاد کرے، پرلے درجے کا ضال اور مضل ہے۔ جب خدا تعالیٰ نے زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی یقینی طور پر بیان فرمائی، اب بعد میں آپ کے انتقال ہونے کا حال بیان فرمایا:

''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾'' (النساء)

''اور نہیں کوئی اہلِ کتاب سے، مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے، پہلی موت اس کی کے، اور دِن قیامت کے ہوگا اس پر گواہ۔''

یعنی اہلِ کتاب آپ کو زندہ دیکھ کر اِیمان لائیں گے اور ان کے کُل شبہے رفع ہو جائیں گے، بعد اس کے آپ اِنتقال فرمائیں گے، جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے:

"والذی نفسی بیدہ! لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلًا ..... واقرؤا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ الآیة، رواہ الشیخان۔"

(مشکوٰۃ المصابیح، باب نزول عیسٰی علیہ السلام ص: ۴۷۹)

اگرچہ آیت میں اِجمالاً بیان تھا جیسا کہ نماز کے واسطے آیت: ''وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ'' اور زکوٰۃ کے بارے میں ''وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ'' وارِد ہے، ان دونوں آیتوں میں حکم نماز اور زکوٰۃ کا اِجمالاً مذکور ہے، اوقات اور عددِ رکعات وغیرہ جو نماز میں ضروری ہیں، کسی ایک کا بھی ذِکر نہیں، اسی طرح جو زکوٰۃ واجب ہونے کی شرائط اور اسباب شرعاً ضروری ہیں، اس آیت میں ان میں سے ایک بھی مذکور نہیں، فقط آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرنے سے سب حال معلوم ہوا۔

اسی طرح اگرچہ اس آیت میں ایمان لانا اہلِ کتاب کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بیان ہے، نزول وغیرہ اُمور کا حال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کرنے سے معلوم ہوا، پس جیسا کہ آیت: ''وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ'' و آیت: ''وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ'' واسطے فرضیت نماز اور زکوٰۃ کے قطعیات سے ہے، ان کے انکار سے کفر لازم آتا ہے، اسی طرح یہ آیت بھی عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی پر قطعی طور پر دلالت کر رہی ہے۔

فإن قلت: لا یستقیم ھذا الإستدلال إلّا ان یکون الضمیران راجعین إلٰی عیسٰی علیہ السلام البیضاوی زیف ھذا الإحتمال ورجح عود ضمیر موتہ إلٰی اھل الکتاب مؤیّدًا لقراءۃ أُبیّ بن کعب قبل موتھم، وتبعہ مصنف المظھری حیث قال: قلت: نزول عیسٰی قبل یوم القیامۃ حق وان یھلك فی زمانہ الملل کلھا إلّا الإسلام حق ثابت بالصحاح من الأحادیث المرفوعۃ لٰکن کونہ مستفادًا من ھذہ الآیۃ وتأویل الآیۃ بإرجاع الضمیر الثانی إلٰی عیسٰی علیہ السلام ممنوع وکیف یصح ھذا التأویل مع ان کلمۃ: اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ شامل

Marfat.com

لموجودين فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم البتة سواء کان هٰذا الحکم خاصًّا بهم او لا، فإن حقیقة الکلام للحال ولا وجه لأن یراد به فریق من اهل الکتاب یوجدون حین نزول عیسٰی علیه السلام فالتأویل الصحیح هو إرجاع الضمیر الثانی إلٰی اهل الکتاب ویؤَیّدُه قراءة اُبیّ ابن کعب انتهٰی۔

قلت: قولهما باطل لکونه مخالفًا لما علیه الجمهور من المحققین کصاحب المدارك والإمام الرازی وشراح البخاری وغیرهم۔

قال فی المدارك: الضمیر ان لعیسٰی علیه السلام لیؤمنن بعیسٰی قبل موت عیسٰی وهم اهل الکتاب الذین یکونون فی زمان نزوله، روی انه ینزل من السماء فی آخر الزمان فلا یبقی احد من اهل الکتاب إلّا لیؤمنن به حتّٰی تکون الملة واحدة وهی ملة الإسلام۔

(تفسیر النسفی ج:۱ ص:۴۱۴، ۴۱۵، طبع مکتبة دار ابن کثیر، بیروت)

وبمثله فی التفسیر الکبیر وغیره من التفاسیر وشروح البخاری وغیرها من کتب الحدیث، وتمسکهما بقراءة اُبیّ بن کعب اوهن من نسج العنکبوت، لأن قراءة اُبیّ بن کعب لیست بمتواترة ولا متضادة فالعمل علیهما واجب، کما صرح الأصولیون فی قوله تعالٰی: حَتّٰی یَطْهُرْنَ ۚ بقراءتی التشدید والتخفیف بوجوب الغسل للحائض لجواز الوطی إن قطع دمه فی ما دون العشرة عملًا بقراءة التشدید وعدم وجوبه إن قطع بعد تمام العشرة عملًا بقراءة التخفیف، وههنا ایضًا کذالك فإن إیمانهم قبل موت عیسٰی علیه السلام فی زمن نزوله لا یمکن إلّا قبل موتهم، لأن ما بعد الموت لم یبق احد مکلفًا بل لم یبق اهلًا للإیمان قبیل الموت وقت معائنة الملائکة العذاب کما بین فی موضعه، واما قول صاحب المظهری لا وجه لأن یراد من لفظ اهل الکتاب فریق یوجدون آه ظاهر الفساد لأن الإضافة واللام تکونان للعهد ما لم تقم القرینة علٰی خلافه، وههنا ایضًا للعهد للذین یوجدون فی زمن نزول عیسٰی علیه السلام، ولم تقم القرینة علٰی خلافه، بل القرائن قائمة علٰی هذا العهد سنذکرها عن قریب إن شاء الله تعالٰی الا تریٰ ان ما ذکر فی المدارك من لفظ الحدیث فلا یبقی احد من اهل الکتاب آه لا یمکن ان یراد به غیر الذین یوجدون فی زمان نزوله علیه السلام وکذا من لفظ الخطاب الذی هو موضوع للحاضر اُرید به الذین یوجدون فی آخر الزمان قطعا هو قوله علیه الصلاة والسلام: لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم الحدیث۔ وبالجملة القول بعدم کون نزول عیسٰی علیه السلام مستفادًا من هذه الآیة بعد إدعاء عقلیة نزوله فی آخر الزمان مستدلًا بالأحادیث الصحاح کما مر من صاحب المظهری لیس علٰی ما ینبغی لأن الأحادیث کلها وحی من الله عز وجل لقوله تعالٰی: وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ (النجم) فی الواجب علینا ان نعتقد انها مطابقة للقرآن سیما إذا ظهر لنا وجه المطابقة نعته مع کونها مؤَیدة بأقوال الصحابة الذین شاهدوا الوحی وکانوا معصومین فی تبلیغ الشرائع کما هو فیما نحن فیه فالتمسك بها واجبة،

Marfat.com

وعلينا ان نذكر الوجوه التى تدل على ان الضمير الثانى راجع إلى عيسٰى عليه السلام۔

الوجه الأوّل: انه يلزم على تقدير إرجاع الضمير الثانى إلى اهل الكتاب الإنتشار فى الضمائر وهو للبلاغة، فاختياره فى الكلام القديم فرية بلا مرية، ولذا لم يذهب إليه اكثرهم۔

قال بدرالدين العينى فى شرح البخارى: روى من طريق ابى رجاء عن الحسن قال: قبل موت ع عليه السلام والله وانه لحى ولكن إذا انزل آمنَوا به اجمعون وذهب إليه اكثر اهل العلم انتهٰى۔

(عمدة القارى شرح صحيح البخارى ج:۱۵ ص:۳۹، باب نزول عيسىٰ عليه الس

والوجه الثانى: ان السياق والسباق كلاهما يرجحان ان الضمير الثانى راجع إلى عيسٰى عليه الس لأوّل الكلام لما الخبر إلى ان عيسٰى عليه السلام حيٌّ فمقتضى المقام ان يذكر موته وذالك لا يستقيمّ إلّا بإر الضمير الثانى إلى عيسٰى عليه السلام۔

والوجه الثالث: ان على هذا التقدير تكون هذه الآية دليلًا آخر على منكرى حياته فإن إيمان اه الكتاب لما كان منوطا بحياته إستحال ان يموت قبله۔

والوجه الرابع: انه إذا اريد من الضمير الثانى اهل الكتاب لا يكون إفادة بل إعادة لأن قوله تعا ليؤُمنن دال على انهم وقت الإيمان يكونون احياءً لأن الحياة من لوازم الإيمان والشىء إذا ثبت، ثبت بلوازم فإثبات حياتهم ثانيا بهذا الضمير لا يكون إلّا إعادة بخلاف ما إذا اريد منه عيسٰى عليه السلام فإنه حينئذ يكو إفادة قطعًا لأن مفاده وهو كون عيسٰى عليه السلام حيًّا فى وقت إيمانهم به لم يكن معلومًا من قبل، ومن المعلو ان حمل الكلام البليغ سيما الكلام المعجز على الإفادة اولٰى لا سيما الإفادة التى ازداد بها إعجاز القرآن لكو الاعلى نزوله من السماء، لأن الموت لا تكون إلّا فى الأرض لقوله تعالٰى: وَفِيهَانُعِيدُكُمْ (طه:۵۵) وذالك يستلز نزوله من السماء يعنى كما ان الآية السابقة دلت على كونه مرفوعًا إلى السماء كذالك هذه الآية دلت على كو مرفوعًا إلى السماء كذالك هذه الآية دلت على موته فى الأرض بعد نزوله وهو من المغيبات الخارجة عن طو البشر الدالة على إعجاز القرآن بأبلغ وجه۔

والوجه الخامس: انه يلزم على تقدير إرجاع الضمير إلى اهل الكتاب ان كل احد منهم يؤُمن بعيسٰ عليه السلام قبل موتهم وهو خلاف الظاهر والتاويل بأن المراد انهم يؤُمنون وقت معاينة العذاب قبيل الموت وإن لم يطلع عليه احد من جلسائه لا طائل تحته لأنه لم تقم به حجة عليهم بل لهم ان يقولوا لو كان القرآن من كلام الله لم يتخلف لأنه يستلزم الكذب فى كلامه تعالى الله عن ذالك علوًّا كبيرًا بخلافٍ ما إذا اريد به عيسٰى عليه السلام فإن الآية حينئذ تصير حجة لنا بعد ما كانت حجة علينا قال العلامة بدرالدين العينى فى شرحه للبخارى:

Marfat.com

"والحکمة فی نزول عسیٰ علیه السلام الرد علی الیهود فی زعمهم الباطل انهم قتلوه وصلبوه، فبیّن الله تعالی کذبهم۔" (عمدة القاری شرح صحیح البخاری ج:۱۵ ص:۳۹)

خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اِعتراض کرے کہ تفسیر بیضاوی اور تفسیر مظہری میں ضمیر قبل موته سے اہلِ کتاب کا فقط مراد لینا صحیح قرار دیا ہے اور اس کی تائید میں قراءۃ اُبیّ بن کعب جو قبل موتهم کے لفظ سے مروی ہے، قبل موته کے مخالف نہیں ہے۔ کتبِ اُصول میں لکھا ہے جہاں دو قرائتیں باہم مخالف نہ ہوں، دونوں پر عمل کرنا لازم ہے، جیسا کہ لفظ: ''یَطْهُرْنَ'' میں دو قرائتیں تخفیف اور تشدید کے ساتھ مروی ہیں، دونوں پر عمل کر کے علماء نے یہ حکم جاری کیا ہے کہ تخفیف کی قراءۃ سے وہ عورت مراد لی جائے جس کا حیض بعد دس روز کے بند ہوا ہے، اس سے مجامعت کرنی شوہر کو اسی وقت دُرست ہے، عورت کا غسل کرنا شرط نہیں ہے، اور تشدید کی قراءۃ سے وہ عورت مراد لی گئی ہے جو قبل گزرنے دس روز کے حیض اس کا بند ہو گیا ہو تو ایسی عورت جب تک غسل نہ کرلے اس سے مجامعت کرنی شوہر کو دُرست نہیں۔ اسی طرح یہاں بھی دونوں قرائتوں پر عمل ہو سکتا ہے یعنی قبل موته زندگی عیسیٰ علیہ السلام کی اور قبل موتهم سے اہلِ کتاب کا زندہ ہونا مراد لینا دُرست ہے۔ یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے آخر زمانے میں نزول فرمائیں گے، جو اس وقت اہلِ کتاب بقیدِ حیات ہوں گے آپ کو زندہ دیکھ کر آپ پر اِیمان لائیں گے، جیسا کہ احادیثِ صحاح سے اس امر کا حق ہونا خود صاحبِ مظہری نے بڑی شدّومدّ سے بیان کیا ہے، پس اہلِ کتاب کا مراد لینا ضمیر ثانی سے بوجوہاتِ ذیل بالکل بے محل ہے:

وجہ اوّل:... یہ ہے کہ ضمیر ''بـــه'' سے عیسیٰ علیہ السلام کا، اور ضمیر قَبْلَ مَوْتِهٖ سے اہلِ کتاب مراد لینے سے ضمیروں میں اِنتشار لازم آتا ہے، اور یہ امر اہلِ بلاغت کے نزدیک مذموم وقبیح ہے، پس کلامِ الٰہی میں ایسے اِحتمال کا جاری کرنا نہایت بے جا ہے۔

وجہ دوم:... یہ ہے کہ جب آیت کا سباق اور سیاق آپ کی زندگی وانتقال کے بیان میں ہے، پس موت کا ذِکر غیر کی طرف راجع کرنا خلافِ عقل ونقل ہے۔

وجہ سوم:... یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے مراد لینے سے دوسری دلیل واسطے رَدّ منکرینِ حیات کے قائم ہوتی ہے، یعنی جب تک کُل اہلِ کتاب ان پر اِیمان نہیں لائیں گے، وہ فوت نہ ہوں گے۔

وجہ چہارم یہ ہے کہ اِیمان لانے والے کا زندہ ہونا اَمر لازمی ہے، کیونکہ مرنے کے بعد تو کوئی شخص مکلّف نہیں رہتا، پس زندہ ہونا اہلِ کتاب کا وقت اِیمان کے لفظ اِیمان سے جو لَيُؤْمِنَنَّ میں مذکور ہے، ثابت ہو گیا قَبْلَ مَوْتِهٖ کی ضمیر سے دوبارہ ثابت کرنا بے فائدہ ہے، البتہ عیسیٰ علیہ السلام پر اِیمان لانے میں آپ کا زِندہ ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح آپ پر اِیمان لانا بعد ممات کے بھی ہو سکتا تھا، چونکہ یہ واقعہ وقتِ نزولِ عیسیٰ علیہ السلام زمانۂ آئندہ میں بقیدِ حیات آپ کے ہونے والا تھا۔ خدا تعالیٰ نے بطور پیشین گوئی کے قرآن شریف میں بیان فرما دیا، اور وہ بلا اِرجاعِ ضمیرِ ثانی طرف عیسیٰ علیہ السلام نہیں بن سکتا، اسی واسطے جمہور کا یہی مذہب ہے کہ ضمیرِ ثانی سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں، جیسا کہ گزر چکا بیان اس کا پہلے۔ اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام جو بموجب آیت پہلی کے آسمان پر زندہ ہیں، پس انتقال کرنا آپ کا جو اس آیت میں دوسری سے ثابت ہوتا ہے بعد نزول کے

Marfat.com

ہوگا، کیونکہ مرکر دفن ہونا زمین میں بموجب فرمانے پروردگار کے وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ (طٰہٰ:۵۵) بدون نزول کے ممکن نہیں۔ پس یہ دونوں آیتوں سے پورا واقعہ جو اَحادیثِ صحاح میں مذکور ہے، ثابت ہوا۔

وجہ پنجم یہ ہے کہ برتقدیر مراد لینے اہلِ کتاب کے یہ اِعتراض پڑتا ہے کہ اگر ہر اہلِ کتاب کا وقت مرنے کے اِیمان لانا عیسیٰ علیہ السلام پر پایا جاتا تو یہ امر نہایت شہرت پکڑتا، اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ہر اہلِ کتاب وقت مرنے کے خفیہ طور پر اِیمان لاتا ہے، کسی کو اس کے اِیمان کی خبر تک نہیں ہوتی، لاطائل اور خلافِ ظاہر ہے، اور برتقدیر مراد لینے عیسیٰ علیہ السلام کے یہ آیت واسطے رَدِّ منکرینِ حیات کے دلیلِ قاطع ہے، یعنی جب عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں اہلِ کتاب کو زِندہ معلوم ہوں گے، اس وقت ان کے سب شبہ رفع ہو جائیں گے، یقینی طور پر ان کو یہ امر ثابت ہو جائے گا کہ جو حال عیسیٰ علیہ السلام کا اہلِ اسلام بیان کرتے تھے، وہی ٹھیک نکلا، ہمارا کہنا سراسر جھوٹ تھا۔

فإن قلت: ان قوله تعالىٰ: "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" یدل علی ان الرفع کان بعد موته معارضًا لقوله تعالىٰ: "وَمَاقَتَلُوْهُ" آه۔

قلت: اولًا ان المعارضة لا تتصور فی کلام الشارع لأنها دلیل الجهل، کما صرح به صاحب التوضیح، لٰکنها توجد فی الأحکام بالنسبة إلینا لجهلنا بالتاریخ ویحمل ذالك فی الحقیقة علی النسخ کما بین فی الأصول واما فی الأخبار کما فیما نحن فیه فلا یمکن ان یوجد فی کلام احد فضلًا عن کلام الشارع، لأن النَّسخ اللازم للمعارضة لا یتصور فی الأخبار أو تحقق المحکی عنه فی زمانه لا بد صدق الخبر ولا یمکن ارتفاعه بالنسخ ولو حملنا التعارض بمعنی التخالف، فنقول: لا تعارض لأن کون التوفی بمعنی الموت أو مساویا له لم یثبت بعد دوزخرط القتاد بل هو مشترك بین إستیفاء الحق والقبض وهما من لوازمه العامة لأن کون الإستیفاء عاما ظاهر وکذا القبض لوجوده فی النوم ایضًا فی قوله تعالىٰ: "اَللّٰهُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِیْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا ۚ فَیُمْسِكُ الَّتِیْ قَضٰی عَلَیْهَا الْمَوْتَ وَیُرْسِلُ الْاُخْرٰی اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی ؕ" (الزمر:۴۲)۔ وفی قوله تعالىٰ: "وَهُوَ الَّذِیْ یَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّیْلِ وَیَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ یَبْعَثُكُمْ فِیْهِ لِیُقْضٰٓی اَجَلٌ مُّسَمًّی ۚ" (الأنعام:۶۰) فإن التوفی استعمل فی الآیة الأولیٰ للقبض الذی یعقبه الموت او المنام، وفی الثانیة للنوم خاصة فثبت کون التوفی عاما من الموت وذالك ما اردناه، ولأن آیة القتل مفسر فی إثبات الحیاة کما مرَّ، آیة التوفی وإن کان مشترکًا لیکن قوله تعالىٰ: "وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" وقوله علیه السلام: "لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم" الحدیث، کما مرَّ، یشعر إلیٰ ان التوفی بمعنی القبض الذی لا یعقبه الموت، کما لا یخفی، وکون التوفی مخلًا للموت لا یجدی ایضًا لأن التوفی بسبب الإشتراك واحتمال کونه بعد نزوله مشکل والمشکل لا یعارض المفسر الذی هو آیة القتل لأن المفسر مقدم علی المشترك بمراتب کما مرَّ فی المقدمة، والتعارض لا یکون إلَّا فی الآیة المساویة فی الدرجة کما بین فی موضعه۔ فإن قلت: إحتمال کون التوفی فی آخر الزمان بعد الرفع یبطله تقدیم ذکره قبل الرفع۔ قلت: عطف الرفع علی التوفی بالواو لا یدل علی کونه مؤخرًا

Marfat.com

عنه فی الوجود ایضًا لأن الواو لیست للترتیب کما فی قوله تعالٰی: "وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَاَیُّوْبَ وَیُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَیْمٰنَ ۚ" (النساء:۱۶۳) الآیة، فإن سلیمان ذکر بعطف الواو بعد عیسٰی فی مرتبة خامسة، ومن المعلوم ان سلیمان مقدم علیه بزمان کثیر ولهٰذا ذهب المفسرون إلٰی ان فی بعض الفاظ القرآن تقدیم وتأخیر، منهم وعدوا لفظ التوفی والرفع المذکورین فی هٰذه الآیة من کما صرح السیوطی فی الإتقان حیث قال: واخرج عن قتادة فی قوله "اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ" قال: هٰذا من المقدم والمؤخر: إنی رافعك إلیَّ ومتوفیك انتهٰی۔ وبه یرتفع التدافع ولیحصل الموافقة بین الآیتین۔ ولو فرض التعارض بینهما فلیس السبیل إلَّا الرجوع إلی الأحادیث کما بین فی الأصول، والأحادیث تنادی بأعلٰی نداء ان عیسی بن مریم علیه السلام حیٌّ ینزل فی آخر الزمان إلی الأرض۔

ولنذکر نبذًا منها ما یشفی العلیل ویروی الغلیل روی البخاری عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: والذی نفسی بیده لیوشکن ان ینزل فیکم عیسی بن مریم حَکَمًا عدلًا، یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد، حتّٰی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها، ثم یقول ابوهریرة: واقرءوا إن شئتم: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَیَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَكُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا ﴿۱۵۹﴾ (النساء) (بخاری ج:۱ ص:۴۹۰)۔

وعن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: کیف انتم إذ انزل ابن مریم فیکم وإمامکم منکم، رواه البخاری (ج:۱ ص:۴۹۰)۔

قال الطیبی: ای یأمکم عیسٰی حال کونه فی دینکم قیل یعکر علیه قوله فی حدیث مسلم فیقال له: صل لنا! فیقول: لا! إن بعضکم علٰی بعض امراء، تکرمةً لهٰذه الأُمَّة۔

قال ابن الجوزی: لو تقدم عیسٰی علیه السلام إمامًا اوقع فی النفس إشکالًا ولقیل اتراه تقدم نائبًا او مبتدِ شرعًا فصلی مأموما لئلا یتدنس وجه قوله صلی الله علیه وسلم: "لا نبی بعدی" وذکر فی کیفیة نزوله انه ینزل وعلیه ثوبان ممصران، رواه احمد عن ابی هریرة مرفوعًا۔ والممصر ما فیه صفرة خفیفةً۔

وفی کتاب الفتن لأبی نُعیم (ص:۳۳۸ و۳۴۴، طبع مکتبة الصفا): یهبط المسیح عیسی ابن مریم علیه السلام عند القنطرة البیضاء علٰی باب دمشق الشرقی إلٰی طرف الشجر تحمله غمامةً واضعًا یدیه علٰی منکب ملَکین، علیه ربطتان ..... إذا کب راسه یقطر منه کالجمان، فیأتیه الیهود فیقولون: نحن اصحابك! فیقول: کذبتم۔ ثم تأتیه النصاریٰ فیقولون: نحن اصحابك، فیقول: کذبتم، بلٰی اصحابی المهاجرون بقیة اصحاب الملحمة ..... فیجد خلیفتهم یصلی بهم فیتأخر المسیح حیث یراه، فیقول: یا مسیح الله! صلّی لنا، فیقول: بل انت فصل لأصحابك فقد رضی الله عنك، فإنی بعثت وزیرًا ولم ابعث امیرًا۔ وعن کعب یحاصر الدجال

Marfat.com

المؤمنين ببيت المقدس فيصيبهم جوع شديد حتّٰى يأكلوا اوتار قسيهم من الجوع فبيناهم كذالك إذا سمعوا صوتًا فى الغلس فيقولون: إن هٰذا لصوت رجل شبعان، قال: فينظرون فإذا بعيسى ابن مريم عليه السلام۔ قال: وتقام الصلٰوة فيرجع إمام المسلمين فيقول عيسٰى عليه السلام: تقدم فلك اقيمت الصلٰوة! فيصلى لهم ذالك الرجل تلك الصلٰوة ثم يكون عيسٰى الإمام بعد وليس فى ايامه إمام ولا قاض ولا مفت وقد قبض الله العلم وخلى الناس عنه فينزل وقد علم بأمر الله فى السماء ما يحتاج إليه من علم هٰذه الشريعة للحكم بين الناس والعمل به۔

وروى ابو نُعيم فى كتاب الفتن فى مدة إقامته وله عن ابى هريرة: يقيم بها اربعين سنةً روى احمد وابو داوٗد بإسناد صحيح من طريق عبدالرحمٰن بن آدم عن ابى هريرة مرفوعًا مثله۔ وعن كعب: مكث اربعين سنة منها عشر حجج يبشر المؤمنين بدرجاتهم فى الجنة۔ وعن يزيد بن حبيب: يتزوج امراة من الازد ليعلم الناس انه ليس بإله۔ وقيل: يتزوج ويولد لهٗ ويمكث خمسا واربعين سنة ويدفن مع النبى صلى الله عليه وسلم فى قبره، وقيل يدفن فى الأرض المقدسة۔

ولما كان نزوله من السماء امرًا يقينًا عند اهل السُّنَّة ادخلوه فى العقائد واجمعوا علٰى انه ينزل لا محالة، وفى العقائد النسفى وشرحه وما اخبر به النبى صلى الله عليه وسلم من اشراط الساعة اى من علاماتها من خروج الدجال ودابة الأرض ويأجوج ومأجوج ونزول عيسٰى عليه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لأنها امور ممكنة اخبر بها الصادق صلى الله عليه وسلم۔

قال حذيفة بن اُسيد الغفارى: اطلع النبى صلى الله عليه وسلم ونحن نتذاكر فقال: ما تذكرون؟ قلنا: نذكر الساعة، قال: انها لن تقوم حتّٰى تروا قبلها عشر آيات، فذكر الدخان والدجال والدابة وطلوع الشمس من مغربها ونزول عيسٰى عليه السلام ويأجوج ومأجوج وثلاثة خسوف، خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف بجزيرة العرب، وآخر ذالك نار تخرج من اليمن تطرد الناس إلٰى محشرهم (مشكوٰة ص:۴۸۳،۴۸۴، باب العلامات بين يدى الساعة وذكر الدجال)۔

والأحاديث الصحاح فى هٰذه كثيرة جدًّا وقد روى فى تفاصيلها وكيفيتها فليطلب من كتب التفسير والسير والتواريخ انتهٰى۔

خلاصہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ اگر کوئی اِعتراض کرے کہ آیت ''اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ'' (آل عمران:۵۵) دلالت کررہی ہے کہ اُٹھانا خداتعالیٰ کا عیسٰی علیہ السلام کو اپنی طرف بعدتوفی کے جومعنی موت کے ہے، پس ثابت ہوا اس آیت سے برخلاف آیت: ''وَمَاقَتَلُوْهُ'' (النساء:۱۵۷) مذکورہ بالا کے فوت ہونا عیسٰی علیہ السلام کا تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیاتِ قرآنی میں اصلی مخالفت نہیں ہے، بلکہ ہماری سمجھ میں فرق ہونے سے مخالفت پیدا ہوتی ہے، خصوصاً جو آیات کسی امر کی خبر دے رہی ہیں، اُن میں

Marfat.com

مخالفت کا ہونا ممکن نہیں، کیونکہ اس سے کلامِ اِلٰہی میں کذب لازم آتا ہے، اہلِ علم پر لازم ہے کہ ایسے مقام میں سوچ سمجھ کر وہ تاویل کریں جو کسی حکمِ قطعی کے برخلاف نہ ہو، اسی طرح اگر اس مقام میں بنظرِ غور خیال کیا جائے تو بالکل مخالفت کا نام تک باقی نہیں رہتا، کیونکہ بنا اس مخالفت کی اس امر پر ہے کہ معنی توفی کے ہر مقام میں موت کے ہیں، حالانکہ یہ امر غلط ہے، بلکہ معنی اس کے قبض اور استیفاءِ حق کے ہیں، جو بغیر موت پائے جاتے ہیں، جیسا کہ آیت:

''اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ'' (الزمر:۴۲)

ترجمہ:... ''اللہ قبض کر لیتا ہے جانوں کو نزدیک موت ان کی کے، اور جو نہیں موئے قبض کرتا ہے ان کو بیچ نیند ان کی کے، پس بند رکھتا ہے جس کو کہ مقرّر کی ہے اُوپر اس کے موت، اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وقتِ مقرّر تک۔''

فائدہ:... اس آیت میں توفی بمعنی قبض کے مستعمل ہے، خواہ وہ قبض موت کے واسطے ہو، یا نیند کے واسطے۔ اور دوسری آیت میں توفی صرف نیند کے بارے میں مستعمل ہے، قال اللہ تعالیٰ:

''وَهُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ ثُمَّ يَبْعَثُكُمْ فِيْهِ لِيُقْضٰٓى اَجَلٌ مُّسَمًّى ۚ'' (الانعام:۶۰)

ترجمہ:... ''اور وہ جو قبض رکھتا ہے تم کو بیچ رات کے، اور جانتا ہے جو کماتے ہو بیچ دن کے، پھر اُٹھاتا ہے تم کو بیچ اس کے تو کہ پورا کیا جائے وقت معین۔''

فائدہ:... ثابت ہوا ان دونوں آیتوں سے کہ توفی کے معنی موت کے نہیں ہیں، بلکہ قبض کے ہیں۔ پس اس بنا پر آیت ''اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ'' آہ کے معنی آیت ''وَمَا قَتَلُوْهُ'' کے بالکل موافق ہو گئے، یعنی میں تجھ کو اپنے قبضے میں کر کے اپنی طرف اُٹھا لوں گا، اگر بالفرض ان دونوں آیتوں میں تعارضِ صوری قرار دیا جائے تو اس کے واسطے احادیث کی طرف رُجوع کرنا لازم آتا ہے، یعنی جس آیت کو حدیث تائید دے، اسی پر عمل کرنا لازم آتا ہے۔ سو اس اَمر پر اَحادیث پکار پکار کر بیان کر رہی ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آخر زمانے میں آسمان سے نزول فرما کر اِنتقال فرماویں گے، اسی مقام پر چند احادیث بطور اِختصار کے بیان کی جاتی ہیں۔

"روی البخاری عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: والذی نفسی بیده! لیوشکن ان ینزل فیکم عیسی بن مریم حَکَمًا عدلًا یکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد حتّٰی تکون السجدة الواحدة خیر من الدنیا وما فیها، ثم یقول ابو هریرة واقرءوا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔" (صحیح البخاری ج:۱ ص:۴۹۰)

Marfat.com

یعنی اِمام بخاریؒ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قسم ہے اس ذات کی جو جان میری اس کے ہاتھ میں ہے! نزدیک ہے کہ نازل ہوں گے تم میں عیسیٰ بیٹے مریم ...علیہما السلام... منصف عدل کرنے والے، توڑ دیں گے صلیب نصاریٰ کی اور قتل کریں گے خنزیر کو، اور ان کے زمانے میں کافروں سے جزیہ لے کر ان کو اَمان دینے کا حکم نہیں رہے گا، بلکہ جو شخص ایمان قبول نہیں کرے گا، اس کو قتل کیا جائے گا، یعنی کوئی کافر ان کے زمانے میں رعیت بن کر زِندہ نہیں رہ سکے گا، اور مال اس وقت بہت ہو جائے گا، یہاں تک کہ کوئی قبول نہ کرے گا، ایک سجدہ اس وقت میں سب جہان سے بہتر ہوگا، پھر پڑھی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کی سند میں یہ آیت: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ'' آہ۔ یعنی اگر تم کو اس مضمون میں شک ہے تو اس آیت سے اپنے شک کو رفع کرو، کیونکہ اس کا مضمون بھی اسی حدیث کے موافق ہے، اور حدیث میں وارِد ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے، نماز میں اِمام تمہارے میں سے ہوگا، یعنی عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہو کر نماز اَدا کریں گے، تا کہ کسی کو یہ گمان نہ ہو کہ یہ اپنی نئی شریعت جاری کریں گے، اور نزول آپ کا دمشق میں ہوگا، قومِ یہود آپ کے پاس آ کر کہیں گے کہ: ہم آپ کے اصحاب ہیں! آپ فرمائیں گے کہ: تم جھوٹے ہو! اور اسی طرح نصاریٰ کو کہا جائے گا، فرماویں گے کہ: اصحاب میرے وہ ہیں جو مہاجرین ملحمہ سے باقی رہے ہیں۔ پس پائیں گے ان کے خلیفہ کو جو ان کو نماز پڑھا رہا ہوگا، آپ کو دیکھ کر وہ پیچھے کو ہو جائے گا، آپ فرماویں گے: تو ہی نماز پڑھا، تحقیق خدا تعالیٰ تیرے سے راضی ہے، مجھ کو خدا تعالیٰ نے وزیر کر کے بھیجا ہے نہ امیر کر کے۔ اور ٹھہرنا آپ کا بعد نزول کے زمین پر بقیدِ حیات چالیس برس تک روایت کیا گیا ہے، اور نکاح کریں گے تا کہ معلوم ہو لوگوں کو کہ یہ خدا نہیں ہیں، اور اولاد بھی ہوگی، اور دفن کئے جائیں گے پیغمبرِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں، یہ سب عینی شرح بخاری میں مذکور ہے۔ چونکہ نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے یقیناً ثابت ہے، اسی واسطے کتبِ عقائد میں درج کیا گیا ہے تا کہ ہر شخص اپنے عقیدے میں اس اَمر کو یقینی خیال کر کے اِیمان لائے کہ عیسیٰ علیہ السلام آخری زمانے میں آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ عقائد نسفی جو بڑی معتبر کتاب عقائد کی ہے، لکھا ہے کہ جو کچھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیاں بیان کی ہیں، دجال کا آنا اور نزول عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور طلوعِ آفتاب مغرب کی طرف سے سب حق ہے، کیونکہ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی خبر دی ہے۔

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ہم باتیں کر رہے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا باتیں کرتے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم قیامت کے آنے کا ذِکر کر رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت ہرگز نہیں آئے گی جب تک دس نشانیاں نہیں ہو لیں گی، پھر ذِکر کیا دجال اور دابۃ الارض اور طلوعِ آفتاب کا مغرب سے اور نزول فرمانا عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے اور یاجوج ماجوج کا آنا اور تین خسوف، ایک مشرق میں اور دُوسرا مغرب اور تیسرا جزیرۂ عرب میں، اور نشانیوں کے بعد آگ نکلے گی یمن سے، ہانکے گی لوگوں کو میدانِ محشر کی طرف۔ اس بیان میں احادیثِ صحیحہ کثرت سے ہیں۔ بڑی بڑی کتابوں میں یہ اُمور تفصیل وار بیان ہیں، پس جب بموجب تحقیق بالا حیات اور نزول آپ کا آیات اور اَحادیث اور اِجماع سے ثابت ہوا، منکر اِن اُمور کا بے شک کافر ہوگا۔

Marfat.com

خاتمہ:... غرض ہماری اس تحریر سے یہ نہیں کہ قادیانی مسئلہ مذکورہ سے منکر ہونے کے باعث ہی کافر ہے، بلکہ غرض ہماری تحقیق حق ہے کہ اگر قادیانی میں اور کوئی وجہ اِرتداد کی نہ ہوتی تو بھی اس مسئلے کے اِنکار سے اس پر کفر عائد ہوسکتا ہے، لیکن اس کا مرتد ہونا اور کئی وجوہ سے ثابت ہے، چند وجوہ بطورِ اِختصار بیان کی جاتی ہیں۔

ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۷ (خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱) میں اس مرتد نے لکھا ہے کہ: ''تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور بدکار عورتیں تھیں۔'' اور اِزالہ اوہام میں لکھا ہے کہ: ''مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس سال کی مدّت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں'' (اِزالہ ص:۳۰۴، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴،۲۵۵)۔

یہ سب کفر ہے، خدا تعالیٰ اپنے کلام پاک میں بیان فرماتا ہے کہ ہم نے عیسیٰ علیہ السلام کو بلا باپ پیدا کیا، یہ مرتد ان کا باپ یوسف نجار بیان کرتا ہے، اور جو معجزے قرآن شریف میں خدا تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کے بیان فرمائے ہیں، ان کو اِزالۃ الاوہام میں مرزا نے لکھا ہے کہ: وہ شعبدہ بازی کے قسم سے ہیں اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے (اِزالہ اوہام ص:۳۰۲، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴)۔ اس کلام کے کفر ہونے میں کوئی شبہ نہیں، خدا تعالیٰ نے وہ معجزات برخلاف عادت واسطے اِیمان لانے لوگوں کے عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر ظاہر کئے، ان کو یہ مرتد عملِ مسمریزم اور بے سود بتاتا ہے۔

اِزالۃ الاوہام میں لکھتا ہے کہ علماء نے سورۃ الزلزال کے معنی نہیں سمجھے (اِزالہ ص:۱۲۸، خزائن ج:۳ ص:۱۶۶)۔

توضیح مرام میں اس نے لکھا ہے: جبرئیل علیہ السلام کبھی زمین پر نہیں آئے نہ آتے ہیں (ملخصاً ص:۶۸،۷۰ خزائن ج:۳ ص:۸۶)۔

لکھتا ہے: انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں (اِزالۃ الاوہام ص:۶۲۸،۶۲۹، خزائن ج:۳ ص:۴۳۹)۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی (اِزالۃ الاوہام ص:۶۸۸، خزائن ج:۳ ص:۴۷۱)۔

حضرت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اِبنِ مریم اور دجال، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی خبر نہیں دی (اِزالۃ الاوہام ص:۶۹۱، خزائن ج:۳ ص:۴۷۳)۔

براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے (اِزالۃ الاوہام ص:۵۳۳، خزائن ج:۳ ص:۳۸۶)۔

قرآن شریف میں جو معجزے ہیں وہ مسمریزم ہیں (اِزالہ اوہام ص:۷۲۸ تا ۷۵۳، خزائن ج:۳ ص:۴۹۰ تا ۵۰۶)۔

قرآن شریف میں ''اِنّا انزلناہ قریبًا من القادیان'' موجود ہے (اِزالہ اوہام ص:۷۶،۷۷، خزائن ج:۳ ص:۱۴۰)۔

مکہ، مدینہ، قادیان تین شہروں کا نام قرآن شریف میں اِعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے (اِزالۃ الاوہام ص:۷۶،۷۷، خزائن ج:۳ ص:۱۴۰)۔

حضرت رسولِ اکرم خاتم النّبیین والمرسلین نہیں ہیں (اِزالۃ الاوہام ص:۴۲۲، خزائن ص:۳۲۱)۔

قیامت نہیں ہوگی، تقدیر کوئی چیز نہیں ہے (صفحہ دوم ٹائٹل پیج، اِزالۃ الاوہام)۔

Marfat.com

آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا (اِزالۃ الاوہام ص:۵۱۵، خزائن ج:۳ ص:۳۷۶)۔

عذابِ قبر نہیں ہے (اِزالۃ الاوہام ص:۴۱۵، خزائن ج:۳ ص:۳۱۶)۔

تناسخ صحیح ہے (ست بچن ص:۸۴، خزائن ج:۳ ص:۳۷۶)۔

ایسے ایسے اس کے کلمات بے شمار ہیں، جن کا کفر ہونا علمائے اسلام پر کیا، بلکہ عوام پر بھی ظاہر ہے۔

اور جو شخص اِعتراف کرے کہ قادیانی اہلِ قبلہ ہے، اس کو کافر کہنا دُرست نہیں۔ اور نیز جس شخص میں ایک کم سو وجہ کفر کی ہو، اور ایک وجہ اسلام کی ہو، اس کو بھی کافر قرار دینا شرعاً منع ہے۔

تو اس کا جواب یہ ہے کہ اہلِ قبلہ کو کافر کہنا اس وقت تک دُرست نہیں جب تک اس میں کوئی وجہ کفر کی یقینی موجود نہ ہو،[1] مثلاً اگر کوئی رافضی نماز روزے کا پابند ہو کر اصل پیغمبری حضرت علیؓ کا حق گمان کرے تو اس کے کفر میں کس کو کلام ہے؟[2]

اور سو وجہ کفر کے مسئلے کے یہ معنی ہیں کہ اگر کسی شخص نے ایسا کلمہ کہا کہ جس کے ایک کم سو معنی کفر کی طرف عائد ہوتے ہیں، اور بموجب ایک معنی کے وہ لفظ کفر کا نہیں ہے، تو ایسی صورت میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق اس پر فتویٰ کفر کا جاری نہ کرے، جیسا کہ ایک شخص کو کسی نے نماز کے واسطے تاکیداً کہا، اس نے نماز سے اِنکار کیا، تو اِنکار اس کا نماز کو بُرا جان کر، یا نماز کے فرض ہونے کا منکر ہو کر، یا نماز کا پڑھنا اس کے نزدیک حقیر لوگوں کا کام ہے، وغیرہ وغیرہ، جن کا مرجع کفر کی طرف ہے، تو بے شک وہ شخص کافر ہے،[3] اگر غرض اس کی اس اِنکار سے صرف یہی ہے کہ میں نماز کو تیرے کہے سے نہیں ادا کروں گا، تو اس صورت میں یہ اِنکار کفر نہیں ہے۔[4] ایسی صورتوں میں مفتی کو لازم ہے کہ بلا تحقیق فتویٰ کفر کا نہ دے، اور جو اَمر یقیناً کفر کا کسی میں پایا جائے، جیسا کہ بتوں کو سجدہ کرنا، پیغمبروں کی اہانت کرنی، اس کے کافر ہونے میں کسی کو کلام نہیں، اگرچہ نماز روزے کا پابند ہو۔ مُلّا علی قاریؒ نے ان دونوں امروں کو شرح فقہ اکبر میں وضاحت کے ساتھ لکھا ہے، پہلے فتویٰ میں جو مولانا مولوی رشید احمدؒ کے جواب میں لکھا گیا ہے، اس میں مُلّا علی قاریؒ کی عبارت درج ہے۔

ہم دُعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس فرقے کو راہِ ہدایت پر لائے، ورنہ ان کے شر سے عوام اہلِ اسلام کو بچائے۔

وما توفیقی إلّا باللہ، آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سیّد المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہ اجمعین

❊❊❊

---

(۱) وان المراد بعدم تکفیر احد من اھل القبلۃ عند اھل السُّنَّۃ انہ لا یکفر ما لم یوجد شیء من امارات الکفر وعلاماتہ ولم یصدر عنہ شیء من موجباتہ۔ (شرح فقہ اکبر ص:۱۸۹، طبع مجتبائی)۔

(۲) ان الرافضی إن کان ممن یعتقد الألوھیۃ فی علیّ، او ان جبریل غلط فی الوحی ..... فھو کافر لمخالفۃ القواطع المعلومۃ من الدین بالضرورۃ۔ (رد المحتار ج:۳ ص:۴۶، کتاب النکاح، فصل فی المحرمات، طبع ایچ ایم سعید کراچی)۔

(۳) ومن ترک صلوٰۃ تھاونًا ای إستخفافًا لا تکاسلًا فقد کفر۔ (شرح فقہ اکبر ص:۲۱۳)۔

(۴) والثانی، لا اُصلی بأمرک ..... فھذہ الثلاثۃ لیست بکفر۔ (فتاویٰ عالمگیری ج:۲ ص:۲۶۸، طبع بلوچستان بک ڈپو)۔

۱۳۴۲۵۶

Marfat.com

رجم الشیاطین براغلوطات البراھین

(عربی)

تحقیقاتِ دستگیریہ

فی رَدِّ ہفوات براہینیہ

(اُردو)

از

حضرت مولانا غلام دستگیر قصوریؒ

Marfat.com

تعارف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا غلام احمد قادیانی نے براہین احمدیہ کی اشاعت کے لئے اِشتہار شائع کئے، پھر براہین احمدیہ ۱۸۸۰ء تا ۱۸۸۴ء میں چار حصے شائع کئے۔ صفر ۱۳۰۲ھ (دسمبر ۱۸۸۳ء) میں قصور کے عالم دین حضرت مولانا غلام دستگیر قصوری نے براہین احمدیہ سہ حصص اور اِشتہار پڑھ کر اُردو میں ایک رسالہ ''تحقیقاتِ دستگیریہ فی رَدِّ ہفواتِ براہینیہ'' تحریر کیا، اور اس کی نقل مرزا قادیانی کو بھیج کر اس سے توبہ کا تقاضا کیا۔ مرزا قادیانی نے چپ سادھ لی تو مولانا قصوریؒ نے مولانا احمد بخش امرتسریؒ، مولانا نواب الدین امرتسریؒ، مولانا غلام محمدؒ اِمام شاہی مسجد لاہور، حافظ نور احمدؒ اِمام مسجد انارکلی لاہور، مولانا نور احمدؒ ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم، مولانا مفتی محمد عبداللہ ٹونکی سے اس رسالے پر تقریظات تحریر کرائیں۔ جس میں مرزا قادیانی کا مدعیٔ نبوّت، مدعیٔ اِلہام ایسے دعاوی کو مبرہن کیا گیا اور اس کے عقائد کو اِسلام اور اہلِ اسلام کے منافی قرار دیا گیا۔ علمائے کرام کے فتویٰ جات اور شرعی آراء آجانے کے بعد مولانا غلام دستگیر قصوری نے مرزا قادیانی کو پھر دعوتِ اسلام دی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے بھی نظر اَنداز کر دیا۔ تو مولانا نے شوال ۱۳۰۳ھ مطابق جولائی ۱۸۸۶ء میں تحقیقاتِ دستگیریہ کا عربی میں ترجمہ کیا اور اس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات البراہین'' تجویز کیا۔ علمائے کرام کے فتوے، مرزا قادیانی کی کتاب براہین کے متعلقہ حصے، اِشتہار پر مشتمل دستاویزات تیار کر کے حرمین شریفین کے اَئمہ ومفتیان سے فتوے طلب کئے۔ ۱۳۰۵ھ (۱۸۸۸ء) میں فتویٰ جات حرمین سے موصول ہو گئے، وہ فتاویٰ جات لے کر آپ امرتسر گئے، بعض رُؤسا اور اِسلامی درد رکھنے والے مؤثر حضرات کے ذریعے مرزا قادیانی سے رابطہ کیا کہ اب بھی وقت ہے کہ آپ توبہ کر کے مسلمان ہونے کا اِعلان کر دیں۔ بعض رُؤسا نے پھر مرزا قادیانی کو مباحثہ ومناظرہ کے لئے بلایا، لیکن وہ اِنکاری رہا۔

ایک بار موسمِ گرما کی تعطیلات میں مرزا قادیانی نے لاہور آنے کا وعدہ کیا۔ مولانا غلام دستگیرؒ وعدے کے مطابق لاہور دس دِن قیام پذیر رہے، لیکن مرزا قادیانی نہ آیا۔

ابتدا میں جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مرزا قادیانی کے متعلق مثبت رائے رکھتے تھے، ان سے مباحثے کے لئے مولانا قصوریؒ نے طرح ڈالی، مولانا محمد حسینؒ نے بند کمرے میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی، لیکن مولانا غلام دستگیرؒ نے کہا کہ علماء کی موجودگی میں مرزا قادیانی کے اِلہامات پر گفتگو ہوگی۔ مولانا بٹالویؒ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔

ایک بار مرزا قادیانی کو امرتسر کے ایک رئیس کے ذریعے مباحثے کے لئے طلب کیا تو مرزا قادیانی نے کہا کہ میری باتیں

Marfat.com

تصوّف کی ہیں، صوفیائے کرام شریکِ مجلس ہوں۔ مولانا نے قبول کرلیا کہ صوفیائے کرام کے خاندانی تین علماء کو بلالیں۔ لیکن مرزا قادیانی پھر طرح دے گیا۔

اس کارروائی کے درمیان صفر ۱۳۰۲ھ سے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ تک ...دسمبر ۱۸۸۳ء تا اپریل ۱۸۹۱ء... مرزا قادیانی کی متعدّد کتب ورسائل بھی سامنے آگئے۔ مرزا قادیانی کے متعلق نرم گوشہ رکھنے والے، اس کے سخت مخالف ہوگئے۔ خود حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ، مرزا قادیانی کی موافقت ترک کرکے اس کے سخت مخالف ہوگئے۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا قادیانی کی تین کتابیں: توضیح المرام، فتح اسلام، اِزالہ اوہام شائع ہونے پر مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے تلافی مافات کی۔ اس کتاب میں مولانا قصوریؒ نے مولانا بٹالویؒ کی مرزا قادیانی کی تائید پر سخت تنقید بھی کی۔ کتاب مرتب ہونے، فتویٰ آجانے کے بعد مولانا قصوری، مرزا قادیانی کو توبہ کے لئے مباحثہ، مناظرہ، مباہلہ کے لئے بلاتے اور دعوتِ اسلام دیتے رہے۔ مایوس ہونے پر ۱۳۱۲ھ-۱۸۹۶ء میں کتاب شائع کردی۔

فقیراللہ وسایا
۲۶/اگست ۲۰۰۵ء

❊❊❊

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله وحدهٗ والصلوٰة والسلام علىٰ من لا نبى بعدهٗ وعلىٰ آله وصحبه الذين راعوا عهده، اما بعد!

فإن مرزا غلام احمد القاديانى الفنجابى من علماء غير المقلدين ألّف كتابًا باللّغة الهندية فى إظهار حقية الإسلام لفرق غير الإسلامية وسمّاه بالبراهين الأحمدية علىٰ حقيقة كتاب الله القرآن والنبوة المحمّديّة وطبع حصصاله الأربع فى بلدة امرتسر وادعى فى الحصة الثالثة منه، ان إلهام الكامل من الأولياء يكون مفيدًا له للقطع واليقين وعد مرادفًا لوحى بالرسالة بإتفاق السواد الأعظم من العلماء كما ان اصل عبارته الهندية هٰذه:

''علمائے اسلام وحی کوخواہ وحی رسالت ہو یا کسی دوسرے مؤمن پر وحی اعلام نازل ہو، اِلہام سے تعبیر کرتے۔'' (ص:۲۲۰)

''جبکہ سوادِ اعظم علماء کا اِلہام کو وحی کا مترادف قرار دینے میں متفق ہے۔'' (ص:۲۲۱)

''خلاصہ کلام یہ ہے کہ الہام یقینی اور قطعی ایک واقعی صداقت ہے جس کا وجود افرادِ اُمتِ محمدیہ میں ثابت ہے۔'' (ص:۲۳۴)

ثم اعلن فى الإشتهار المطبوع عشرين الفًا انه ألّف هٰذا الكتاب بإلهام الله تعالىٰ وبأمره لغرض إصلاح الدين وتجديده، وانه اظهر صدق الدين الإسلام بصدق إلهاماته والخوارق وكراماته والأخبار عن المغيبات والأسرار الدينيات والكشوف الصادقات والأدعية المستجابات التى اشهد عليها أكثر كفار الهند وغيره يتبع ادرجها كتابه البراهين الأحمدية وانه مجدد زمانه يقينًا وان لكمالاته شدة مشابهة بكمالات مسيح بن مريم، وانه ونموذج الخواص من الرسل والأنبياء، وله فضيلة علىٰ أكثر أكابر الأولياء الماضين ببركة متابعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم، واتباع اثاره موجب للنجاة والسعادة والبركة ومخالفته سبب البعد والحرمان يعنى من رحمة الرحمٰن، ودلائل هٰذه الدعاوى تظهر بتلاوة كتابه البراهين الذى طبع خمس وثلاثون جزءًا منه يعنى الحصص الأربعة التى ادنىٰ قيمتها خمس وعشرون روبية، ثم قال وان احد من الناس لا يحضر عندنا لحل عقده بصدق طلبه وقلبه بعد هٰذا الإشتهار فأتممنا الحجة عليه وهو عند الله مسئول منه۔ هٰذه ترجمة عبارات ذلك الإشتهار وكتب فى آخره: المشتهر: خاكسار مرزا غلام احمد از قاديان، ضلع گورداسپور، ملك پنجاب، مطبوعه: رياض هند پريس، امرتسر، پنجاب، انتهى۔

فسببه هٰذا الترغيب اشترى كتابه كثير من الناس وشاع واشتهر فى اكناف الفنجاب والهند شيوعًا

Marfat.com

كثيرًا، وهو ادعى فى ذلك الكتاب انه يلهم عليه آيات القرآن كثيرة ومتواترة من الله تعالىٰ والعبارات العربية ايضًا كما صرح به فى ص:۴۸۵ وصرح بأن اكثر آيات فضائل الأنبياء انزل عليه يخاطبه الله تعالىٰ بها وهو المراد منها، وغالب الملهمات بل جميع ما يوحى إليه غاية نعته التى تترشح منها وصوله إلىٰ درجة الأنبياء والمرسلين بل يفهم ويلزم ترقيه فى بعض ما انزل إليه من النَّبِيِّيْن فنعوذ منه بربّ العالمين كما سنذكر نبذًا من القسمين هٰهنا هدية للناظرين وتردهما ابتغاء لمرضات ملك يوم الدين وارضاءً لجناب سيّد المرسلين صلوات الله عليه وعليهم اجمعين۔

اما نموذج القسم الأوّل من الإلهامات التى يزعمها مؤَلِّف البراهين إلهامات كاملة ومثل وحى الرسالة فهٰذه:

۱- يا احمد بارك الله فيك۔

۲- ما رميت إذ رميت ولٰكن الله رمىٰ۔

۳- لتنذر قوما ما انذر آباؤُهم۔

۴- ولتستبين سبيل المجرمين۔

۵- قل إنّى اُمِرت وانا اوّل المؤمنين۔

۶- قل جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل كان زهوقا۔

۷- قل إن افتريته فعلىَّ إجرامى۔ (۲۳۹، خزائن ج:۱ ص:۲۶۵)

۸- وما انت بنعمة ربك بمجنون۔

۹- قل إن كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله۔

۱۰- إنا كفيناك المستهزئين۔

۱۱- وقل اعملوا علىٰ مكانتكم إنّى عامل فسوف تعلمون۔

۱۲- يريدون ان يطفؤُا نور الله بأفواههم والله متم نوره ولو كره الكافرون۔

۱۳- إذا جاء نصر الله والفتح۔

۱۴- هٰذا تأويل رؤياى من قبل قد جعلها ربّى حقًّا۔ (ص:۲۴۰، خزائن ج:۱ ص:۲۶۶)

۱۵- قل الله ثم ذرهم فى خوضهم يلعبون۔

۱۶- ولن ترضىٰ عنك اليهود ولا النصارىٰ۔

۱۷- وقل رب ادخلنى مدخل صدق۔

۱۸- إنّا فتحنا لك فتحًا مبينًا۔

Marfat.com

۱۹- ووجدك ضالًّا فهدىٰ۔ (ص:۲۴۱)

۲۰- قلنا يا نار كونى بردًا وسلامًا علىٰ إبراهيم۔

۲۱- يأيها المدثر قم فأنذر فربك فكبر۔

۲۲- وأمر بالمعروف وانه عن المنكر۔ (ص:۳۴۲)

ثم قال فى صفحة:۴۸۶ نزل علىَّ هٰذه الإلهامات:

۲۳- بوركت يا احمد وكان مابارك الله فيك حقا فيك۔

وفى ص:۴۸۹:

۲۴- انت مِنّى بمنزلة توحيدى وتفريدى۔ وقال فى ترجمته: ان الله تعالىٰ قال له هٰذا وقال المولوى فيض الحسن السهارنفورى احد مشاهير علماء الهند ان مؤلّف البراهين ادعى ان منكره منكر التوحيد انتهى۔

وفى ص:۴۹۱:

۲۵- إذا جاء نصر الله والفتح وتمت كلمة ربك هٰذا الذى كتنم به تستعجلون۔ وقال فى ترجمته: خاطبنى الله تعالىٰ بأنه إذا يجيىء المدد وفتح الله تعالىٰ ويتم كلام ربك يخاطب الكفار بهٰذا الخطاب اى هٰذا الذى كنتم به تستعجلون انتهىٰ بترجمة كلامه۔

وفى ص:۴۹۳ ادعى انه الهم إليه:

۲۶- دنىٰ فتدلّٰى فكان قاب قوسين او ادنىٰ۔

وفى ص:۴۹۶ صرح بأنه خوطب هٰذه الفقرات:

۲۷- يا آدم اسكن انت وزوجك الجنة، يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة، يا احمد اسكن انت وزوجك الجنة، نفخت فيك من لدنى روح الصدق۔

وقال فى ترجمتها: ان المراد من آدم ومريم واحمد نفسه، ومن الزوج: رفقائه، ومن الجنة: وسائل النجاة، انتهى۔

ثم قال فى ص:۵۰۳ انه الهم إليه:

۲۸- إنك علىٰ صراط مستقيم۔

۲۹- فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين۔

وقال فى ص:۵۰۴:

۳۰- تالله لقد ارسلنا إلىٰ أُمم من قبلك فزيّن لهم الشيطان۔

Marfat.com

وقال فی ترجمته: ان المراد من کاف الخطاب نفسه، والمراد من المرسلین: اولیاء الأمة، انتهٰی۔

وفی هٰذه الصفحة ادعی انه الهم إلیه:

۳۱- سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلًا۔

وفی صفحة:۵۰۶ صرح بأنه الهم إلیه:

۳۲- وإذا سألك عبادی عنّی فإنّی قریب الآیة۔

۳۳- وما ارسلناك إلا رحمة للعالمین۔

وفی ص:۵۱۰:

۳۴- لعلّك باخع نفسك ألّا یکونوا مؤمنین۔

۳۵- ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا إنهم مغرقون۔

۳۶- یا إبراهیم اعرض عن هٰذا، إنه عبد غیر صالح۔

۳۷- إنما انت مذکر۔

۳۸- وما انت علیهم بمسیطر۔

وادعی فی ترجمة هٰذه الملهمات ان المخاطب لهٰذه الآیات نفسه، انتهی۔

وفی ص:۵۱۷ ادعی انه الهم إلیه:

۳۹- یا احمد فاضت الرحمة علٰی شفتیك۔

۴۰- إنا اعطیناك الکوثر۔

۴۱- فصل لربك وانحر۔

۴۲- وضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك ورفعنا لك ذکرك۔

وصرح بأن هٰذه الآیات انزلت علیه مثل السابقات۔

ثم قال فی ص:۵۵۶ انه الهم إلیه:

۴۳- یا عیسٰی إنّی متوفیك ورافعك إلیّ وجاعل الذین اتّبعوك فوق الذین کفروا إلٰی یوم القیامة۔

وادعی بعد ترجمة هٰذه الآیة انه هو المراد من لفظ عیسٰی ایضًا۔

وایضًا فی ص:۵۵۶:

۴۴- قل عندی شهادة من الله فهل انتم مؤمنون۔

وادعی فی ترجمة هٰذه الإلهام ان المراد من الشهادة من الله هی التأییدات الإلٰهیة والإطلاع علی

Marfat.com

المعارف والحقائق الإلٰهية والأسرار الغيبية والاعلام على الوقائع الآتية قبل وقوعها وإجابة الأدعية والإلهام فى الألسنة المختلفة له فإن كل هٰذه شهادة الله فى حقه فتجب على المؤمنين قبوله وتصديقه انتهٰى بترجمة كلامه۔

وفى ص: ۵۶۱ و۵۶۲:

۴۵- قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا إن كنتم مؤمنين۔

وعنى ان ملهماته نور من الله ففى انكارها زوال الإيمان انتهٰى۔

وايضًا فى هٰذين الصفحتين:

۴۶- ففهّمناها سليمان۔

۴۷- فاتخذوا من مقام إبراهيم مصلّٰى۔

وغنى من سليمان وإبراهيم فى هٰذين الآيتين نفسه كما صرح بأن الله تعالٰى امر الناس باتباع اثر قدم إبراهيم يعنى مؤلف البراهين لأن الطريقة المحمدية فى هٰذه الايام اشتبه علٰى اكثر الناس وبعضهم يتبعون محض الظاهر مثل اليهود وبعضهم وصلوا إلٰى عبادة المخلوق مثل المشركين فعليهم ان يعلموا الطريقة الحقة منه (اى من مؤلّف البراهين) ويتخذوه سبيلًا، هٰذه ترجمة كلامه۔

وآخر كتابه وملخص مرامه فظهر من هٰذه سبع واربعين الآيات القرآنية والفقرات العربية التى ادعى صاحب البراهين انها الهمت عليه واوحيت إليه ان هٰذا المدعى اثبت لوازم الرسالة وخواص النبوة لنفسه لأنه ايقن اولًا بخلاف اهل السُّنَّة ان إلهام الأولياء ووحى الرسالة مترادفان، والإلهام يكون قطعيًا واتقن ثانيًا بأن المضامين التى تجب تبليغها انزلت عليه، وهو مأمورٌ بالإنذار والإبشار للناس، بأن من كان يحب الله فيتبعه يحببه الله، وإن قبول ملهماته فرض عليهم، وإنكارها منهى عنه، فمن آمن به فهو مؤمنٌ، ومن انكره فهو من الكافرين، كما هو مفاد الإلهام الأربع والأربعين والخامس والأربعين اعنى:

"قل عندى شهادة من الله فهل انتم مؤمنون"

"وقل جاءكم نور من الله فلا تكفروا إن كنتم مؤمنين"

وما معنى الرسالة والنبوة إلّا الإتصاف بهٰذه الفضيلة العظيمة وما مفاد الشركة بالأنبياء فى خصائصهم إلا التشرف بهٰذه المزية الكريمة علٰى انه اراد نفسه من الخطابات التى خاطب لها الله سبحانه فى القرآن المبين بأنبيائه من سيد المرسلين وسائر النبيين صلوات الله عليهم اجمعين فليس هٰذا إلّا الإلحاد فى آيات الله بداهةً والتحريف المعنوى لكلام الله صراحةً۔

فان قلت انه يعد نفسه من تابعى الرسول الكريم عليه الصلٰوة والتسليم ويثبت هٰذه الفضائل لنفسه

Marfat.com

ببر كة تلك المتابعة بالظلية كما صرح به فى الإشتهار المذكور نقله فيما سبق۔

وايضًا اقر فى عدة مواضع من كتابه انه مورد حديث: "علماء امتى كأنبياء بنى إسرائيل" فكيف يظن فى حقه انه يثبت الرسالة والنبوة لنفسه، الا ترىٰ انه يدعى بفضيلته على الأولياء، وما قال قط انه من الأنبياء۔

قلت: من المعلوم ان صاحب البراهين الّف كتابه فى مقابلة النصارىٰ واليهود وغيرهما من عبدة الأصنام ليظهر عليهم صداقة الدين الإسلام، فما ذكر فيه من انه منعوت بنعوت الأنبياء فى آيات القرآن وموصوف بخصائص الرسل علٰى لسان الفرقان وينزل عليه الآيات لا فائدة فى هٰذه الحكايات، لأن من لم يؤمن بالقرآن فكيف يصدق هٰذا البيان، ويعده من عظيم الشان، فعلم ان غرضه الأصلى من هٰذا اظهاره على المسلمين بأنه افضل الأولياء ونموذج الأنبياء، وان قاديانه مهبط الوحى كبيت العتيق، والله تعالٰى امر الناس بأن يقصدوه من كل فج عميق ومن لم يحضره بعد هٰذا الإشتهار المبين فيسئله يوم القيامة اسرع الحاسبين كما مر نقله۔

وامثال هٰذه الدعاوى ما صدرت من اكابر الصحابة سيما الخلفاء الراشدين واهل البيت والتابعين الذين هم افضل الأُمَّة باليقين فهل هٰذا إلّا إثبات مساواة صاحب البراهين بالأنبياء والمرسلين، وإن لم يقل بلسانه انه من المرسلين خوفًا من بلوى المسلمين لٰكن ينزل عليه: فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين، لعلك باخع نفسك ان لا يكونوا مؤمنين، قل إنّى امرت وانا اوّل المؤمنين، قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا إن كنتم مؤمنين۔

ومع هٰذا قد صرح فى ذلك الإشتهار نموذج الأنبياء والرسل كما نقل سابقًا من اشتهاره، والظاهر ان نموذج الشيء يكون عين ذلك الشيء، لأنه معرب نمونه ويقال فى الفارسية: "مشتى نمونه خروار" يعنى ان قليلًا من البُرّ مثلًا نموذج الكُرّ، فثبت من هٰذه الدعوىٰ كون صاحب البراهين من الرسل والأنبياء بإقراره فى اشتهاره فليس هٰذا إلّا المثلية لا الظلية۔

وايضًا قال ص:۵۰ من براهينه انه الهم إليه هٰذه الفقرة جرى الله فى حلل الأنبياء وفسرها بأن منصب الإرشاد والهداية وكون مورد وحى الإلهية يكون فى الأصل حلة الأنبياء ويحصل لغيرهم بالطريق المستعار انتهى۔

فتحقق بتصريحه ان ورود الوحى من الله تعالٰى من خواصّ الأنبياء فلما اثبت هٰذه الخاصة لنفسه فقد اثبت النبوة لها بوصفه۔ واما قوله: وهٰذه الحلة يستعار لغيرهم فباطل لأن منصب ورود وحى الرسالة لا يحصل لغير الرسل والأنبياء، وإلهام الأولياء لا يكون ترادفًا بوحى الرسالة فإنه يكون محفوظًا بحفاظة الملائكة بحيث

Marfat.com

یحصل منه الإطلاع الذی لا یجری فیه الإلتباس والإشتباه قطعًا، ولا یکون فیه إحتمال الخطأ اصلًا، فمن ثم یجب علی المکلفین قبوله والإیمان به، ومن انکره فقد کفر، بخلاف إلهام الأولیاء، فإنه وإن کان یحصل منه العلم ببعض حقائق الذات والصفات او الوقائع الکونیة ولکن لا یرتفع منه الإلتباس والإشتباه بجمیع الوجوه فیبقی إحتمال الخطأ فیه۔

ولهٰذا لا یتحقق التکلیف العام علیه کما صرح به فی تفسیر فتح العزیز وغیره تحت قوله تعالیٰ: عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ یَسْلُكُ مِنْۢ بَیْنِ یَدَیْهِ وَ مِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ﴿۲۷﴾ (الجن) علی ما هو إعتقاد اهل السُّنَّة والجماعة۔

ومنشاء غلط صاحب البراهین وغیره من غیر المقلدین فی جعل الإلهام حجة قطعیّة مثل الرسالة والوحی قصة إلهام خضر مع موسٰی وواقعة إلهام اُمّ موسٰی علٰی نبینا وعلیهم السلام، بإبقائه فی الیم کما هو منصوص القرآن الکریم۔

وقوله: "إن خضر لم یکن نبینا کما فی ص:۵۴۸ من کتابه السقیم" جهل عظیم لتصریح علماء العقائد وغیرهم بأن خضر کان نبیًّا عند الجمهور من العلماء الربانیّین، والقرآن ینطق باختلاف حال ومآل، وحی موسٰی وإلهام اُمّه فإن اُمّ موسٰی مع کونها الملهمة من الله تعالیٰ بسلامة ولدها ورده إلیها کما قال عز من قائل: فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَ لَا تَخَافِیْ وَ لَا تَحْزَنِیْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿۷﴾ (القصص) لم تکن مُطْمئنّة علٰی ذلك الإلهام، وإلّا لما کانت حالتها مثل الحالة المنصوصة فی کلام الملك العلّام کما قال تعالیٰ: وَ اَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا ؕ اِنْ کَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْ لَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۰﴾ (القصص) وإن سیّدنا موسٰی کان مطمئنًّا وموقنًا بوحیه تعالیٰ: لَا تَخَفْ دَرَكًا وَّ لَا تَخْشٰی ﴿۷۷﴾ (طٰهٰ) فمن ثم لما تحیر اصحاب موسٰی وقالوا وقت رؤیة قوم فرعون کما اخبر عنهم الله تعالیٰ: اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾ ۚ (الشعراء) قال فی جوابهم ما حکا الله سبحانه عنه: كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِیَ رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ ﴿۶۲﴾ (الشعراء) فاتضح الفرق بینهما بالیقین بشهادة القرآن المبین فالقول بترادفهما باطل عند المسلمین۔

واما حدیث: "علماء اُمّتی کأنبیاء بنی إسرائیل" لا اصل له کما قاله الدمیری والزرکشی والعسقلانی کذا فی المصنوع فی احادیث الموضوع لمولانا القاری علیه رحمة الباری۔

ودعوی صاحب البراهین بإتباع سیّد المرسلین صلوات الله علیه وإخوانه وعترته اجمعین مع انه بمحض اللسان وما صدر من الجنان کما یشهد علیه کتابه وسیجیء فی معرض البیان لا ینافی النبوة والرسالة، لأنه قال فی ص:۹۹ من کتابه: ان المسیح کان تابعًا وخادمًا لدین نبی کامل وعظیم الشان یعنی موسٰی، وکان

Marfat.com

انجیله فرع التوراة انتهى ترجمًا فكما زعم صاحب البراهين ان المسيح مع متابعة موسٰى علٰى نبينا وعليهما السلام كان نبيًّا فكذلك يعد نفسه موصوفًا بخصائص الرسالة والنبوة مع ادعاء الإتباع۔

وايضًا: الأنبياء وإن كانوا يتفاضلون فيما بينهم لقوله تعالٰى: تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ الآية (البقرة: ۲۵۳)، لٰكن يستوون فى الإيمان بهم كما قال تعالٰى: لا نفرق بين احد من رسله الآية فبالجملة ادعاء مساوات صاحب البراهين بالنَّبيّين يعلم باليقين لمن تدبر وتعمق فى ملهماته المندرجة فى البراهين۔

الا ترىٰ انه ادعى فى ص: ۵۱۱ بنزول آية: قل إنما انا بشر مثلكم يوحى إلىَّ انما إلٰهكم إله واحد، فى حقه۔ وقال فى ص: ۲۴۲ انه الهم إليه: واتل عليهم ما اوحى إليك من ربك، انتهى، فهٰذا صريح مقابلة صاحب البراهين بأفضل النَّبيّين صلوات الله وسلامه عليه وعليهم اجمعين۔

فالحاصل ان مؤَلِّف البراهين وإن كان لا يدعى بلسانه انه نبى ورسول خوفًا من بلوى المؤمنين لٰكنه ما ترك خاصة من خواص الرسل والنَّبيّين إلَّا وقد اثبتها لنفسه باليقين فمثله كمثل احمد خان نيجرى العلى گڑھى فإنه بدل شعائر الإسلام تبديلًا واحل كبائر الدين تحليلًا كما يشهد عليه تفسيره الهندية للقرآن واخباره التهذيب للإنسان والفقير الراقم لهٰذا التسطير ردّ هفواته بعون الملك النصير فى رسالة مستقلة مسماة "بالجواهر المضية فى ردّ عقائد النيجرية" فالحمد لله القدير۔ فالنيجرى مع ذالك التنسخ لأحكام الشرع المعتبر والخلاف مع جميع العلماء المتقين يزعم انه من خواص الأولياء والصالحين۔ ومن اجلة مؤَيدى الدين فكذلك حال صاحب البراهين عند العلماء الراسخين كما قال فى حقه المولوى فيض الحسن سهارنفورى فى اخباره شفاء الصدور فانه اى صاحب البراهين كمثله اى مثل احمد خان النيجرى يعنى فى اختلال الدين الإسلام وتضليل الخواص والعوام۔

واما ادعائه بأنه اعطى علمًا بفضيلته علٰى اكابر الأولياء فهٰذا ايضًا مثل دعوى النموذجية بالأنبياء باطل، لأن فضيلة الصحابة والتابعين علٰى سائر الأُمّة المرحومة ثابتة بالقرآن المبين والأحاديث الصحيحة عند المحدثين كما حقق فى موضعه۔ وباقى حال فضيلة هٰذا المدعى سنبيّنه فيما بعد باعلام الحق المبين هٰذا۔

ومن عجائب ملهمات صاحب البراهين ما ذكرها فى ص: ۳۹۷ من انه الهم إليه: إنَّا انزلناه قريبًا من القاديان، وبالحق انزلناه وبالحق نزل، صدق الله ورسوله وكان امر الله مفعولًا وفسرها بما ترجمتها هٰذه قال تعالٰى: إنَّا انزلنا هٰذه الخوارق والأمور المعجبة والإلهام المملو من المعارف والحقائق قريبًا من القاديان، وبالضرورة الحقة انزلناه وبالضرورة الحقة نزل، وما اخبره الله ورسوله ظهر صدقه فى وقته وما شاء الله فهو كائن لا محالة، فهٰذه الفقرة الأخيرة (اى صدق الله ورسوله إلخ) تشير إلى النبى صلى الله عليه وسلم اشار (بظهور نفسى

Marfat.com

فی الحدیث المذکور فی الصدر) ای فی الصفحة السابقة، والحدیث: "لو کان الإیمان معلقًا بالثریا لناله" والله تعالٰی اشار إلیَّ فی الآیة التی ادرجتها فی الحصة الثالثة، وتلك الإشارة فی هٰذه الآیة هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله فهٰذه الآیة اخبار بالغیب فی حق المسیح بحسب الجسمانیة والسیاسة الملکیة فالغلبة الکاملة الموعودة للدین الإسلام تظهر بوسیلة المسیح فإذا جاء المسیح علیه السلام مرة ثانیة فینشر الدین الإسلام فی جمیع الآفاق والأقطار ولٰکنی اظهرت بأنی فی غربتی وانکساری وتوکلی وإیثاری وآیاتی وانواری نموذج المسیح فی حیاته الأولٰی وفطرتی وفطرة المسیح متشابهتان تشابهًا تامًّا کأننا نصفان من جوهر واحد او ثمرتان من شرجة والإتحاد بیننا بحد لا تکاد تمتاز فی النظر الکشفی والمشابهة الظاهریة بیننا ثابتة۔

ایضًا بأن المسیح تابع وخادم لدین نبیّ کامل عظیم الشان یعنی موسٰی وإنجیله فرع لتوراته وهٰذا العاجز ایضًا من احقر خادمی سید الرسل وافضل الأنبیاء فإن کان اسمه حامدًا فهو احمد، وإن کان محمودًا فهو محمد صلی الله علیه وسلم فلثبوت المشابهة التامَّة لی بالمسیح اشرکنی الله تعالٰی فی الأخبار بالغیب عن المسیح من ابتداء الأمر یعنی ان المسیح مصداق الآیة بحسب الظاهر وبالطور الجسمانی، وهٰذا العاجز مورد تلك الآیة ومحلها علٰی طبق المعقول والروحانی فغلبة الدین الإسلام بإقامته الحجج القاطعة والبراهین الساطعة مقدرة بوسیلتی سواء کانت فی حیاتی او بعد مماتی، انتهی ص:۴۹۸ و۴۹۹۔

یقول العبد الضعیف ان الانزال والتنزیل فی إصطلاح القرآن مستعمل فی الکتب السماویة والمنزلة من الله تعالٰی إلٰی رسله کما قال تعالٰی فی إبتداء سورة البقرة: وَالَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ الآیة، وایضًا فی إبتداء سورة آل عمران: نَزَّلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیْهِ، بأن الله تعالٰی قال فی حقها انزلناه قریبًا من القادیان فوصفها بالآیات القرآنیة التی انزلت فی وصف القرآن الکریم اعنی: وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ؕ (بنی إسرائیل:۱۵) تصریح بأن ملهماته مثل الفرقان العظیم، ثم فی ترجمة لفظ الحق الواقع فی الموضعین بالضرورة الحقة تنصیص بأن الله تعالٰی وجب علیه انزال هٰذه الملهمات وهٰذا مخالف لعقیدة اهل السُّنَّة لتصریحهم بأن الله سبحانه لا یجب علیه شیء کما فی شرح الفقه الأکبر وشرح العقائد للنسفی وغیرهما۔

وایضًا فی هٰذا الکلام اشارة إلی ان الدین فقد عن اکناف العالم واطراف الدنیا عربًا عجمًا فلهٰذا اختار الله تعالٰی المقام القادیان لإنزال الملهمات کما صرح به فی آخر الحصة الرابعة من کتابه: بأن الدین اشتبه علی الأکثر والبعض صاروا کالیهود والبعض کالمشرکین فأرشد الله الناس بهٰذا الإرشاد فاتخذوا من مقام إبراهیم مصلٰی کما مر علی الصدر ص:۵۶۱ و۵۶۲ مع تصریح صاحب البراهین بأن المراد من إبراهیم نفسه والناس

Marfat.com

مامورون باتباعه، فلا خفاء فی انه عین قریة قادیان مثل اُمّ القریٰ فی نزول الوحی کما قال تعالیٰ: وَكَذٰلِكَ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا لِّتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَ مَنْ حَوْلَهَا الآیة (الشوریٰ:۷)۔

والحال انه لا حاجة إلٰی نزول شیء بعد تنزیل القرآن المجید للمؤمنین فإنه هدًی للمتقین والشرع المهدی کاف للأُمَّة المرحومة إلٰی یوم الدین۔

فأقول بأن الله عز وجل انزل الملهمات والمعارف علی القادیان للضرورة الحقة إفتراء علٰی رَبّ العالمین۔

ومن الأدلة الدالة علیه انه صرح فی ترجمة هٰذا الکلام بإرجاع ضمیر انزلناه المذکر إلی المرجع المؤنث ای الخوارق والأمور المعجبة بتأویل الجماعة، ولا شك ان ضمیرا الواحد المذکور لا یرجع إلی الجمع، فالکلام الصحیح علٰی هٰذا التفسیر انا انزلناها فإسناد هٰذا الکلام الغلط والإلهام المخبط إلی الله سبحانه کذب بالیقین ثم انزل آیات القرآن المنزل علی النبی صلی الله علیه وسلم مما لا طائل تحته وهو تحصیل الحاصل۔

فإن قیل قال الله تعالیٰ: لَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ كِتٰبًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۱۰﴾ (الأنبیاء) وایضًا: وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ الآیة(النور:۳۴) فثبت ان القرآن انزل إلی المسلمین فلم لا یجوز ان ینزل الخوارق وغیرها بتوسل آیات القرآن وغیره علٰی صاحب البراهین۔

قلت: القرآن العظیم ما نزل إلّا علی الرسول الکریم -صلی الله علیه وسلم- لکن لما کان مشتملًا علی الأحکام التی امر بتبلیغها النبی صلی الله علیه وسلم إلی المؤمنین بل إلٰی کافة الناس وغیرها اجمعین صح ان یقال مجازًا انه انزل إلیهم وهو کما قال تعالیٰ: وَ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (النحل) علٰی ان اسناد نزول القرآن المبین إلی المؤمنین وقت نزوله إلی سیّد المرسلین صلی الله علیه وعلٰی إخوانه وعترته اجمعین مع القطع بأنه صلی الله علیه وسلم خاتم النبیین وکتابهٗ ودینهٗ ناسخ الکتب والأدیان إلٰی یوم الدین لا یستلزم ان یکون صاحب البراهین منزلًا مستقلًا فی هٰذا الحین ویقال له إنَّا انزلناه قریبًا من القادیان فما هٰذا إلّا بهتان وهذیان۔

واما ادعاء صاحب البراهین بأن الله تعالیٰ اخبر بوجوده فی القرآن وکذا النبی صلی الله علیه وسلم فی الحدیث صحیح العنوان فباطل قطعًا، لأن المشار إلیه من ذلك الحدیث المذکور فیما سبق الإمام الأعظم والهمام الأقدم رضی الله عنه کما صرح به غیر واحد من المحدثین والفقهاء بالإتفاق وبینت طرفًا منه فی رسالتی "توضیح الدلائل وعمدة البیان فی اعلان مناقب النعمان" ردًّا علٰی اهل الطغیان من غیر المقلدین فی هٰذا الزمان وکذا آیة: هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ الآیة (الفتح:۲۸) لیست فی حق المسیح وصاحب البراهین بل هی

Marfat.com

فی شان إمام الأنبیاء وسیّد المرسلین بالیقین باتفاق جمیع المفسرین بل بشهادة القرآن المبین الایدی آخر هٰذه الآیة قول الله سبحانه: وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (الفتح)۔

وقد قال محی السُّنَّة فی تفسیره تحت هٰذه الآیة یعنی قوله تعالٰی: مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ (الفتح:۲۹) تم الکلام ههنا، قال ابن عباس: شهد له بالرسالة ثم قال مبتدیًا: وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ انتهی۔ فالقول بأن هٰذه الآیة فی حق غیر النبی صلی الله علیه وسلم مخالف للقرآن ومنافی لبیان جمیع مفسری الفرقان، لیت شعری ما اجهل هٰذا القائل فی ادعائه بأن هٰذه الآیة اخبار عن الغیب فی حق المسیح ظاهرًا وفی حقه معنی وما یشعر بأن هٰذا الخبر بصیغة الماضی فکیف یراد به الإستقبال فنعوذ بالله من هٰذه التحریفات فی الآیات البینات۔

ولما اراد نفسه من لفظ رسوله الواقع فی هٰذه الآیة وصرح بشرکته مع المسیح فی انواره وآیاته وغیر ذلك من ابتداء الأمر ثبت انه یدعی برسالته وما یبالی من إطلاق کلمة رسول الله علٰی نفسه ولو مع غیره فهٰذا صریح ضیره۔

واما تصریحه بأن الغلبة الموعودة (ای فی هٰذه الآیة) تظهر بوسیلة المسیح فعلی القول القوی لجمهور المفسرین باطل، لأن هٰذه الغلبة حصلت بظهور نبینا حبیب إله العالمین صلی الله علیه وعلٰی عترته اجمعین وإتمام النعمة علیه کما فی القرآن المبین: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ الآیة (المائدة:۳) کما فی التفسیر الکبیر وغیره۔

ویقول الفقیر الراقم ای غلبة تقابل فتح مکة التی بکت رقاب الجبائر من وضعها إلٰی یوم ذلك الفتح وای ظهور الدین توازی تطهیر اوّل بیت وضع للناس من الارجاس والادناس۔

واما یقول الضعیف بأن هٰذه الغلبة تحصل وقت نزول المسیح من السماء فلا یلزم منه ان هٰذه الآیة بشارة فی حق المسیح وغیره، وان المراد من قوله تعالٰی ارسل رسوله غیر النبی الاُمّی صلی الله علیه وسلم بل المراد منه ان المسیح علٰی نبینا وعلیه السلام لما ینزل من السماء یکون تابعًا للشرع المحمدی ویؤَید هٰذا الدین فهو ایضًا فرع غلبة سیّد المرسلین صلی الله علیه وسلم وعلٰی إخوانه وعترته اجمعین۔

قال مولانا القاری فی شرح الفقه الأکبر: فیجتمع عیسٰی بالمهدی علٰی نبینا وعلیهما السلام وقد اقیمت الصلٰوة فیشیر المهدی لعیسٰی بالتقدم فیمتنع معللًا بأن هٰذه الصلٰوة اقیمت لك فأنت اولٰی بأن تکون الإمام فی هٰذا المقام ویقتدی به لیظهر متابعتهٗ لنبینا، کما اشار صلی الله علیه وسلم إلٰی هٰذا المعنی بقوله: "لو کان موسٰی حیًّا لما وسعه إلَّا اتباعی" وقد بینت وجه ذلك عند قوله تعالٰی: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الآیة (آل عمران:۸۱) فی شرح الشفاء وغیره انتهی۔

Marfat.com

وما افاده مولانا القاری علیه رحمة الباری هو المذکور فی عامة التفاسیر، فالحاصل ان تلك الآیة الشریفة انما هی فی حق النبی صلی الله علیه وسلم بحکم القرآن فدعوی صاحب البراهین بدیهی البطلان۔

واما قوله: ولٰکننی فی الآیات والأنوار وغیر ذلك نموذج المسیح فی فی حیاته الأولٰی وفطرتی وفطرة المسیح متشابهتان تشابهًا تامًّا کأننا نصفان من جوهرة او ثمرتان من شجرة انتهی۔

فیشعر بدعوی مساواته بالمسیح علٰی ما هی مفاد لفظ نموذج وفقرة کأننا نصفان من جوهرة...إلخ فی الإتقان فی علوم القرآن قال حازم: وانما تستعمل (ای کَاَنَّ) حیث یقوی الشبه حتّٰی یکاد الرائی یشك فی ان المشبه به هو المشبه به وغیره ولذلك قالت بلقیس ای کما اخبر الله سبحانه به: کَاَنَّهٗ هُوَ ۚ (النمل:۴۲) انتهی۔

وصاحب البراهین فی هٰذا القول کاذب البتة اما اوّلًا فلأنَّ دعوی المساواة بالأنبیاء باطل لما تقرر من عقیدة اهل السُّنَّة بأن الولی لا یبلغ درجة النبی کما فی شرح الفقه الأکبر وشرح العقائد للنسفی وغیرهما۔

واما ثانیًا فلأنّ المسیح علٰی نبینا وعلیه السلام کان من آیاته ان یبرئَ الأکمه والأبرص، ویحیی الموتیٰ باذن الله، وإذا قال: قَالَ مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ؕ قَالَ الْحَوَارِیُّوْنَ نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ ۚ (آل عمران:۵۲) کما هو منصوص القرآن الکریم وهٰذا القائل ما ظهر شیء من هٰذه الخوارق منه، وما آمن به احد من النصاریٰ والهنود الذین صنف کتابه فی مقابلتهم سیّما النصرانی الذی طبع ثلاث حصص کتابه فی مطبعة مع انه قد دعی الله سبحانه بخلوص قلبه وکمال تضرعه وابتهاله لإیمان جمیع النصاریٰ خصوصًا وطبع هٰذا الدعاء منذ سنتین ونصف سنة فی آخر اشتهاره الذی مر النقل منه فیما قبل والدعاء هٰذا: اللّٰهم اهد للمستعدین من جمیع الأقوام سیّما الحکام من النصاریٰ فإنهم یرحمهم وإحسانهم إلینا وامتنانهم علینا بلبلونا بلبالًا لندعوا بخلوص القلب وخضوع الباطن لخیر دنیاهم ودینهم ونسئل الله تعالٰی خیرهم فی الدنیا والآخرة، اللّٰهم اهدهم وایدهم بروح منك واجعل لهم حظًّا کثیرًا فی دینك واجذبهم بحولك وقوتك لیؤمنوا بکتابك ورسولك ویدخلوا فی دین الله افواجًا آمین ثم آمین والحمد لله رب العالمین، المشتهر: مرزا غلام احمد القادیانی۔

فهٰذا الدعاء الذی دعا بکل خضوع قلبه وهلوع باطنه وسئل الله تعالٰی ان یجذبهم بحوله وقوته لیدخلوا فی دین الله افواجًا، فما آمن رجل واحد من النصاریٰ علٰی یده إلی الآن فضلًا عن ان یؤمنوا جمیعًا ویدخلوا فی دین الله افواجًا لظهر عدم المشابهة بین المسیح وبین صاحب البراهین فی الآیات والأنوار وغیر ذلك وکذلك لیست المشابهة بینهما فی الفطرة، لأن المسیح ولد بغیر اب من نفخة روح رسول کریم کما یشهد به القرآن والحدیث وإجماع الأُمَّة، وصاحب البراهین ولد من نطفة غلام مرتضی القادیانی الحکیم کما یعلم الأنام من الخواص والعوام، بل صرح هو فی کتابه ان والده هٰذا اید الحکام وقت بلویٰ عساکرهم فی سوالف

Marfat.com

الأيام فكيف يشبه من خلق من ماء مهين بمن قال الله سبحانه فى شأنه: وَجَعَلْنٰهَا وَ ابْنَهَآ اٰيَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۱﴾ (الأنبياء)۔

وقوله: والمشابهة الظاهرية بيننا ثابتة ايضًا بأن المسيح تابع لدين موسٰى وإنجيله فرع لتوراته، وهذا العاجز (اى صاحب البراهين) من احقر خادمى سيّد المرسلين صلى الله عليه وسلم ....إلخ۔ هٰذا ايضًا باطل باليقين، اما اوّلًا فلأنّ المسيح ما كان تابعًا لدين موسٰى بل كان من اولى العزم من الرسل اى صاحب الشريعة مستقلة وإنجيله ما كان فرعًا للتوراته بل الإنجيل ينسخ التوراة فى بعض الأحكام كما سنبين دليله من كلام الملك العلّام قال عز من قائل: فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ (الأحقاف:۳۵) قال ابن عباس رضى الله عنهما: اولوا العزم ذوو الحزم، وقال الضحاك: ذوو الجد والصبر، قال ابن عباس وقتادة: هم نوح، وإبراهيم، وموسٰى، وعيسٰى اصحاب شرائع، فهم مع محمد صلى الله عليه وإخوانه وآله وسلم خمسة۔

قلت: ذكرهم الله على التخصيص فى قوله: وَ اِذْ اَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَمِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ (الأحزاب:۷)۔ وفى قوله تعالٰى: شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اِبْرٰهِيْمَ وَ مُوْسٰى وَعِيْسٰٓى (الشورٰى:۱۳)۔ قاله البغوى فى معالم التنزيل وهكذا فى عامة التفاسير وفى شرح الفقه الأكبر لمولانا القارى عليه وعلى المفسرين رحمة البارى وقوله تعالٰى: اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (المائدة)۔ وقوله تعالٰى بعد هذه الآية بآية واحدة: وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ فثبت من هاتين الآيتين ان الشريعة الموسوية والعيسوية شريعتان مستقلّتان۔

ومن قال: ان الإنجيل فرع التوراة يكذب القرآن، وقوله تعالٰى حكاية عن عيسٰى على نبينا وعليه صلوات الرحمٰن: وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (آل عمران:۵۰) اى فى شريعة موسٰى من الشحوم والسمك ولحوم الإبل والعمل فى السبت وهو يدل على ان شرعه كان ناسخًا لشرع موسٰى قاله القاضى بيضاوى فى تفسيره وهكذا فى المدارك والجلالين والبغوى وغيرها فتحقق من القرآن المبين تكذيب صاحب البراهين فالحمد لله رب العالمين۔

واما ثانيًا: فلأنّ قول صاحب البراهين بأنه من احقر خادمى سيّد الرسل صلى الله عليهم اجمعين صريح البطلان لأنه يدعى مساواته فى كمالاته وينسب خصوصياته المنصوصة به صلى الله عليه وسلم إلى غيره

Marfat.com

كيف لا وان هٰذا المدعى صرف عنه صلى الله عليه وسلم فضيلة الرسالة المشهورة عليها من الله تعالٰى فى آية: هُوَ الَّذِیۡۤ اَرۡسَلَ رَسُوۡلَهٗ الآية (الفتح:۲۸) واثبت تلك الفضيلة اوّلًا فى حق المسيح لعله لتأليف قلوب حكام هٰذا الديار وإظهار المحبة معهم لجلب المنافع ودفع المضار، وثانيًا لنفسه ليظنه الجهال رئيس الأولياء ونموذج الأنبياء ويغبنون غبنًا فاحشًا باشتراء كتابه بالثمن الغالى ليحصل له الدراهم والدينار زائد العدد والإنحصار فالمدار على حب الدنيا كما لا يخفى عند اولى الأبصار، وسنبين هٰذا الأمر بزيادة الإظهار فثبت من المنقولات السابقة واللاحقة ان مؤلف البراهين محرف لآيات القرآن المبين فليس له مشابهة ولا مماثلة بأحد من المؤمنين المخلصين فضلًا عن الفضيلة على الأولياء الكاملين، وكونه نموذج الأنبياء والمرسلين فنعوذ من هٰذه الدعاوى الباطلة برب العالمين، ولا يخفٰى ان تحريفه القرآن ليس منحصرًا فى التحريف المعنوى بل حرف كثيرًا من الآيات تحريفًا لفظيًا ايضًا، الا ترىٰ فى ملهماته المذكورة على الصدر انه حرف آية: قُلۡ اِنِّیۡۤ اُمِرۡتُ اَنۡ اَكُوۡنَ اَوَّلَ مَنۡ اَسۡلَمَ (الأنعام:۱۴)، وآية: تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاَنَا اَوَّلُ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۱۴۳﴾ (الأعراف)، وركب منهما آية ثالثة هٰذه: قل إنّى امرت وانا اوّل المؤمنين- وبدل آية: اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيۡرُ صَالِحٍ‌ (هود:۴۶) وزاد فى اوّل آية: مَاۤ اَنۡتَ بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ بِمَجۡنُوۡنٍ ﴿۲﴾ (القلم) حرف الواو، وكتب الحاء بدل الهاء فى آية: وَ زَهَقَ الۡبَاطِلُ‌ (بنى إسرائيل:۸۱)، وغيّر واو: وَاتَّخِذُوۡا مِنۡ مَّقَامِ اِبۡرٰهٖمَ مُصَلًّى‌ (البقرة:۱۲۵)، بالفاء، وترك فقرة: وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا (آل عمران:۵۵) من بين آية: يٰعِيۡسٰۤى اِنِّىۡ مُتَوَفِّيۡكَ وَرَافِعُكَ الآية، كما نقلناه من صفحة:۵۵۶، وكذلك فى ص:۵۱۹ من كتابه ترك تلك الفقرة من هٰذه الآية وهٰكذا الحال فى كثير من الآيات عما يظهر بالتأمل علٰى حافظ القرآن المبين، ومع هٰذا جعل القرآن حصين وذلك كثير جدًّا فى ملهماته ولا يذهب عليك انه من سهو قلم الناسخ ان مؤلفه صريح فى ص:۵۱۶ من كتابه انه طبع هٰذا الكتاب بتصحيحه وتنقيحه ومع ذلك ترجم تلك الآيات المحرفة حسب تحريفه هٰذا وقد قال انه الهم إليه: "وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله ليعذبهم وهم يستغفرون" (ص:۵۱۴)، وفى القرآن بعد "ما كان الله" الثانى كلمة "معذبهم" فحرفها بلفظة "ليعذبهم" وقال (ص:۵۵۵) انه انزل عليه آية: وكذلك مننا علٰى يوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء، ثم صرح فى آخر ترجمتها ان المراد ههنا من يوسف نفسه فحرف آية: وكذلك مكّنّا ليوسف بقوله: وكذلك مننا علٰى يوسف، ومن غرائب ملهماته المحرفة والمبدلة لآيات القرآن ما انزله فى وصف نفسه وكتابه فى ص:۴۹۷ و۴۹۸ وهى هٰذه ان الذين كفروا وصدوا عن سبيل الله رد عليهم رجل من فارس شكر الله سعيه عنى فى ترجمة هٰذه الإلهام عن رجل من فارس نفسه لأنه يدعى كونه من اولاد فارس فسمى نفسه فارسى الأصل وجعل الله سبحان شاكره ثم كتب هٰذه الإلهام كتاب الولى

Marfat.com

ذوالفقار علی، وقال فی ترجمته: ان الله تعالٰی شبه کتابه بسیف علی فی استیصال المخالف فهٰذه ایضًا اشارة تدل علٰی تأثیرات عظیمة وبرکات عمیمة لکتابه البراهین انتهی۔

وکتب بعده هٰذا الإلهام: ولو کان الإیمان معلقا بالثریا لناله وصرح فی ترجمته ان المراد من هٰذا الحدیث نفسه وبعده هٰذا الإلهام: یکاد زیته یضیء ولم تمسسه نار، وترجم هٰذه الآیة واوردها فی وصف کتابه۔ وکتب بعدها هٰذا الإلهام: ام یقولون نحن جمیع منتصر سیهزم الجمع ویولُّون الدُّبر وان یروا آیة یعرضوا ویقولوا سحر مستمر واستیقنتها انفسهم وقالوا لات حین مناص فبما رحمة من الله لنت لهم ولو کنت فظًّا غلیظ القلب لانفضوا من حولك ولو ان القرآن سیر به الجبال۔ انتهی۔

وصرح فی ترجمة هٰذه الآیات انها فی بیان ان المخالفین یعجزون عن جواب ذلك الکتاب والقیت علیَّ هٰذه الآیات فی حق القوم الذین خیالهم وحالهم هٰکذا یعنی انهم مع رؤیة الآیات والخوارق ینکرونها باللسان ویتیقنون بالجنان ولعل الناس یأتون بعدهم علٰی صفتهم هٰذه ترجمة عبارته ملخصة۔

فیقول العبد الضعیف انه حرف ههنا تحریفًا لفظیًّا کثیرًا وبهت بهتانًا کبیرًا، لأن الحدیث الصحیح المتفق علیه الفاظه: "لو کان الإیمان معلقًا بالثریا لتناوله رجال اور رجل من فارس" فزاد فی اوله الواو وبدَّل لتناوله بلفظ لناله وحذف فاعله براسه وهٰذا غیر جائز۔ ثم حرف لفظة زیتها الواقعة فی القرآن بکلمة زیته لرعایة المرجع المذکر وهو کتابه وحرَّف آیة: فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳ (صٓ) بقوله: وقالوا لات حین مناص، فی تبدیل الواو بالفاء، ونادوا بقالوا، وحذف واو ولات فی ثلاث مواضع من کتابه احدها فی هٰذا الإلهام۔

وفی ص: ۴۹۰ و۴۹۷ وترجمها ایضًا بحسب هٰذا التحریف وبدَّل آیة: وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ (الرعد: ۳۱) بقوله: ولو ان القرآن سیر به الجبال۔ بازدیاد اللام علٰی قرآنًا، وحذف تاء سیرت، ومع هٰذا بدّل ترتیب آیات سورة القمر اعنی کتب آیتین من آخر هٰذه السورة وهما: اَمْ یَقُوْلُوْنَ نَحْنُ جَمِیْعٌ مُّنْتَصِرٌ ۝۴۴ سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَ یُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝۴۵ فی إبتداء الإلهام وسطر آیة إبتداء تلك السورة بعدهما وترجم علٰی هٰذا الترکیب، فهٰذا تبدیل فی ترتیب آیات سورة واحدة، وقد قرر فی الشرع ان ترتیب آیات السور توقیفی بأمر الشارع بدلالة الأحادیث الصحیحة وإجماع العلماء الإسلامیة کما انعقد العلامة السیوطی فصلًا مستقلًّا فی بیان هٰذا المسئلة فی تفسیر الإتقان فی علوم القرآن بالبسط الوسیع وذکرها مبسوطة المحدث الدهلوی فی شرحیه لمشکوٰة المصابیح ونص صاحب تفسیر فتح العزیز فی إبتداء سورة البقرة بعد تحقیق هٰذه المسئلة علٰی حرمة مخالفة هٰذا الترتیب وکونها بدعة شنیعة من شاء الإطلاع علٰی اصل العبارات لتکمیل الإعتبار فلینظر فی هٰذه الاسفار۔ فتبین ان هٰذه الإلهامات المحرفة لآیات القرآن المبین والمبدلة ترتیبها المتین والجاعلة القرآن عضین لیست من إلقاء

Marfat.com

رب العالمین بل هی تسویلات نفسانیة وتلبیسات شیطانیة عند الحق والیقین۔

فإن قیل لهذه التحریفات والتبدیلات وغیرها إن کانت من عند غیر الله فلا شك فی حرمتها وکونها بدعة شنیعة، واما إذا کانت من عند الله کما یدعیه صاحب البراهین فلا جناح علیه والله یفعل ما یشاء ویحکم ما یرید۔

اقول: قال الله فی سورة الأنعام: وَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ (الأنعام:۳۴)، وایضًا فیها: وَ تَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ صِدْقًا وَّ عَدْلًا ؕ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ (الأنعام:۱۱۵) ای لا احد یبدّل شیئًا منها بما هو اصدق واعدل ولا احد یقدر ان یحرفها تحریفًا شائعًا ذائعًا کما فعل بالتوراة اولا نبی وکتاب بعدها ینسخها ویبدل احکامها قاله القاضی بیضاوی وغیره من المفسرین۔

وقال تعالٰی: وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ﴿۴۱﴾ (فصّلت) کثیر النفع، عدیم النظر او ملیع لا یتأتی إبطاله وتحریفه، لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه من جهة من الجهات تنزیل من حکیم حمید یحمده کل مخلوق کذا فی انوار التنزیل وغیرهما۔

فعلم من القرآن ان الله تعالٰی لم یشأ تبدیل القرآن بل اتمه بالصدق والعدل ویحفظه من التحریف والتبدیل ونظمه ورتبه فی اعلٰی درجات من البلاغة والفصاحة وغیرهما فلا یتصور کلام احسن منه بالنظم والترتیب وغیرهما ولا یکن تحریفه وتبدیله لا من جهة بنبی وکتاب من الله تعالٰی لأنه خلاف الوعد والله لا یخلف المیعاد ولا من جهة غیرهما فتحقق ان هٰذه الملهمات المحرفة والمبدلة لآیات القرآن المبین لیست من الله المعین بل من نفسانیة صاحب البراهین ومن شیطانه الذی هو له قرین، فنعوذ بالله من الإلحاد فی آیات الفرقان المتین۔ قال عزَّ من قائلٍ: إن الذین یلحدون یمیلون عن الإستقامة فی آیاتنا بالطعن والتحریف والتأویل الباطل والإلغاء فیها لا یخفون علینا فنجازیهم علٰی إلحادهم أفمن یلقیٰ فی النار خیر ام من یأتی اٰمنًا یوم القیٰمة اعملوا ما شئتم، تهدید شدید انه بما تعملون بصیر وعید بالمجازاة کذا فی انوار التنزیل ومدارك التنزیل وغیرهما۔

وقال تعالٰی: ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبًا او قال اُوحِیَ إلیَّ ولم یوح إلیه شیء الآیة۔ وقوله تعالٰی: ومن اظلم ممن افتریٰ علی الله کذبًا کان اسند إلیه ما لم ینزله او نفی عنه ما انزله اولٰئك یعرضون علٰی ربهم فی الموقف بأن یجیبوا او تعرض اعمالهم ویقول الأشهاد من الملائکة والنّبیین او من یواریهم هٰؤلاء الذین کذبوا علٰی ربهم الا لعنة الله علی الظّٰلمین تهویل عظیم مما یحیق بهم بظلمهم بالکذب علی الله، کذا فی انوار التنزیل وغیره۔

Marfat.com

ومن اقسام الكذب على الله الغلط فى نقل العلم والرؤية الكاذبة والحكم فى الدين بمقتضى العقل يعنى خلاف الشرع والإدعاء بالكشف او القرب من الله تعالىٰ قاله الشيخ عبدالقادر الدهلوى فى ترجمة المسماة بموضح القرآن، قال مولانا القارى عليه رحمة البارى فى شرح الفقه الأكبر: وهؤُلاء الذين يفعلون هذه الأفعال الخارجة عن الكتاب والسُّنَّة انواع، نوع منهم اهل تلبيس وكذب وخداع الذين يظهر احدهم طاعة الجن له او يدعى الحال من اهل المحال كالمشائخ النصابين والفقراء الكذابين والطرقية المكارين، يستحقون العقوبة البليغة التى تردعهم وامثالهم من الكذب والتلبيس وقد يكون فى هؤُلاء فهؤُلاء من يستحق القتل كمن يدعى النبوة بمثل هذه الخزعبيلات او يطلب تغير شيء من الشريعة ونحو ذالك انتهى۔

وليعلم ههنا ان صاحب البراهين كتب فى ص:۵۲۰ و ۵۲۱ قصة إلهامه: بأنى ذهبت يومًا إلى المولوى محمد حسين البتالوى للبحث به فى مسئلة إختلافية بترغيب بعض الناس، فلما سمعت تقريره علمت غير قابل الإعتراض والبحث معه لله فإذا جن علىَّ الليل الهمنى الله بالمخاطبة بهذه الكلمات: إلهك رضى عن فعلك هذا۔ مشيرًا إلى ترك البحث مع ذلك المولوى وهو يعطيك بركة كثيرة إلى ان السلاطين يأخذون البركة عن ثيابك ثم رايت فى الكشف هؤُلاء السلاطين راكبى خيلولهم فى ذلك الحين انتهى بترجمة كلامه۔

فهذا المولوى الممدوح نهاية درجة الكمال وسبب حصول البركة من الله ذى الجلال لصاحب البراهين هو الذى رئيس غير المقلدين وتلميذ المولوى نذير حسين الدهلوى وقد كان هذا المولوى محمد حسين فى إبتداء الأمر يبحث بالمكابرة مع المقلدين ويعدهم من المشركين ويسمى تقليد الأئمة المجتهدين شركًا وكفرًا كما طبع فى هذا الباب إشتهارات واخبارات وغيرها فلما رد اقواله بجهد العلماء المقلدين اعانهم الله المعين رجع من تلك الشدة قليلًا وعاد من ذلك الجدال ذليلًا والآن يشتهر اهل الحرمين ظالمين باتباع استاذه نذير حسين بسبب حبس استاذه فى مكة المحمية سنة ۱۳۰۱ من السنن الهجرية يشكو عنهم عند حكام هذه الديار من النصرانيين كما يظهر من هامش رسالة المسماة باشاعة السنة نمبر:۹، جلد:۷ ص:۲۵۶ وغيرها، والله خير الناصرين والحافظين والعاقبة للمتقين۔

فهذا محمد حسين يصف كتاب البراهين اداء لشكر مؤَلفه فى رسائله المجرية علىٰ رأس الشهور المسماة بإشاعة السنة وبالغ فى وصفه كثيرًا كبيرًا إلى ان قال يجب علىٰ جميع المؤمنين من الشيعة واهل السُّنَّة والمقلدين واهل الحديث ان يشتروا كتاب البراهين بأدنىٰ قيمته (وهى خمس وعشرون روبية) ويقرؤُن فى شكر حصوله هذا البيت الفارسية:

جمادى چند دام جان خريدم
بحمد اللّٰه عجب ارزاں خريدم

Marfat.com

ووعى الله سبحانه بأن يشرفه وجميع المسلمين بفيوض هٰذا الكتاب المستطاب كما فى ص:۳۴۸، نمبر: ۱۱، جلد:۷ من إشاعة السنة شهر ذى القعدة وذى الحجّة سنة ۱۳۰۲۔ وفى هٰذه الرسائل ايد كلام صاحب البراهين بتأويلات فاسدة وتسويلات كاسدة حاصلها ان آيات القرآن إذا نزلت فى خطاب نبينا او سائر الأنبياء سميت قرآنا، وإذا خاطب بها الله تعالٰى غير الأنبياء مثل صاحب البراهين، لم تسم قرآنًا، وإن كانت بعينها آيات القرآن، وغرضه من هٰذا الهذيان ان يخلص صاحب البراهين من تحريف القرآن وإلحاد آيات الفرقان۔ ثم صرح بالتصريح التام بهٰذا المطلب الفاسد النظام فى صفحات: ۲۶۳ و۲۶۴ و۲۶۵ و ۲۶۶، من رسائله المسطورة، فالعبد الضعيف بتأييد العليم اللطيف ينقل اقواله بترجمة عباراة الهندية فى العربية مع إبطالها بالقرآن والحديث والإجماء، حسبنا الله ونعم الوكيل وهو الهادى إلٰى سواء السبيل۔

قوله: "تسمية الكلام الواحد فى الوقت الواحد بسبب إختلاف المخاطب أو المتكلم قرآنًا وغير قرآن لا يستبعد عند اهل العلم ولا يرد الإعتراض عليه۔"

اقول: او المتكلم فى كلام واحد فى زمان واحد: لأن المتكلم الأوّل إذا تكلم بكلام فمجرد تكلمه ينقضى ذلك الزمان فكيف يتصور تكلم المتكلم الآخر بذلك الكلام فى ذلك الزمان، وكذلك الحال باعتبار إختلاف المخاطب عند اهل العلم من الأعيان۔

والثانى: وان سلمنا إختلاف المتكلم او المخاطب فى الكلام الواحد فى الزمان الواحد فتسمية الكلام الواحد فى الوقت الواحد قرآنًا وغير قرآن غير ممكن، لأن إثبات الشىء ونفيه فى الوقت الواحد غير جائز عقلًا۔

والثالث: ان القرآن قرآن من الأزل إلى الأبد فلا يجوز ان يقال له غير قرآن شرعًا فإن الله تعالٰى سمى الآيات البينات قرآنًا كما قال عزَّ من قائل: قرآنًا عربيًّا غير ذى عوج الآية، فمن سمى تلك الآيات بعينها غير قرآن فقد خالف الفرقان۔

قوله: "والكلام يختلف اسمه دائمًا باختلاف المخاطب او المتكلم مع كونه بعينه فالكلام الواحد إذا اضيف تكلمه إلى الله مثلًا فهو الكلام الرحمانى وإذا اضيف تكلمه إلى الشيطان او فرعون فهو الكلام الشيطانى او الفرعونى مثاله هٰذا الكلام المنقول من إبليس فى القرآن: انا خير منه خلقتنى من نار وخلقته من طين، والكلام الثانى نقل من فرعون وهو: انا ربكم الأعلٰى، فإن اعتبرنا ان هٰذين الكلامين قالهما إبليس وفرعون فى لسانهما فيقال لهما الكلام الشيطانى والكلام الفرعونى انتهى۔

وقال فى هامش هٰذه الصفحة: إذا جعل انا ربكم الأعلٰى كلام فرعون فى اى لسان قاله، لا يسمى قرآنًا، انتهى۔"

Marfat.com

اقول: الكلام لا يختلف باختلاف المتكلم، فإن الكلام كلام من قاله اولًا الا ترىٰ ان من قرا الحمد لله رب العٰلمين وقل هو الله احد فلا يقال انهما كلام هٰذا القارى بل يقول كل مؤمن: هاتان آيتان من كلام البارى، ومن قال: إنَّما الأعمال بالنِّيَّات، فيقال إنما هو حديث الرسول عليه الصلٰوة والسلام، ومن قال: قفا نبك من ذكرى حبيب ومنزل، فيقال هٰذا المصراع من شعر امرؤُ القيس كذا فى شرح الفقه الأكبر لمولانا القارى عليه رحمة البارى، ثم اضافه آيات القراان العظيم إلى غير الله الكريم وجعلها كلام الشيطان الرجيم وفرعون اللئيم ليست من داب المؤمن الحكيم، بل يقول المؤمن فى مقابلة هٰذا المقال سبحانه هٰذا بهتان عظيم، لأن ما فى الدفتين من الحمد لله رب العالمين إلى من الجنة والناس ليس إلا كلام رب رحيم وقد كتب فى اللوح المحفوظ قبل خلق الأرض والسماء والأرواح وإنما انزل هٰذا جبريل على الرسول الرءوف الرحيم عليهما الصلٰوة والتسليم كما قال تعالٰى: بل هو قراٰن مجيد فى لوح محفوظ قال فى تفسير فتح العزيز: بل هو قصة القرآن القديم التى قبل وقوعها فى لوح محفوظ من الشياطين والجن والإنس واخرج فى المعالم باسناده عن ابن عباس رضى الله عنهما قال: اللوح لوح من درة بيضاء طوله ما بين السماء والأرض وعرضه ما بين المشرق إلى المغرب وحافتاه الدرر والياقوت ودفتاه ياقوتة حمراء وقلمه نور وكتابه معقود بالعرش واصله فى حجر ملك انتهى- كذا فى المدارك والجلالين وغيرهما لٰكن اخرج هٰذا الحديث فى الإتقان عن الطبرانى عن ابن عباس مرفوعًا بتفاوت يسير وايضًا قال تعالٰى: لا تحرك به اى بالقرآن لسانك لتعجل به بالقرآن وكان عليه السلام يأخذ فى القراءة قبل فراغ جبريل كراهة ان ينفلت منك ثم علل النهى عن العجلة بقوله ان علينا جمعه فى صدرك وقراٰنه وإثبات قراءة فى لسانك والقرآن القراءة ونحوه ولا تعجل بالقراٰن من قبل ان يقضىٰ إليك وحيه فإذا قراناه اى قرئه عليك جبريل فجعل قراءة جبريل قرائته تعالٰى فاتبع قراٰنه اى قرائته ثم ان علينا بيانه إذا اشكل عليك شىء من معانيه قاله فى مدارك التنزيل وهٰكذا فى عامة التفاسير ثم اوّل آيات نزلت عليه صلى الله عليه وسلم من القرآن بالإجماع قوله تعالٰى اقرا باسم ربك الذى خلق إلى مالم يعلم وقال فى تفسير فتح العزيز انه صلى الله عليه وسلم خرج يومًا من غار حراء للغسل وقام علٰى شط الماء إذ ناداه جبريل من الهواء ان يا محمدا! فنظر صلى الله عليه وسلم إلى العُلٰى ولم يبصر احدًا فناداه ثلاث مرّاتٍ وهو صلى الله عليه وسلم ينظر إلى اليمين والشمال فإذا شخص نورانى مثل الشمس وعلٰى راسه تاج عن نور ولبس حلة خضراء علٰى صورة إنسان جاء إليه صلى الله عليه وسلم وقال له: اقرا! وفى بعض الروايات: ان جبريل جاء بقطعة حرير اخضر قد كتب فيها شىء فرآه صلى الله عليه وسلم تلك القطعة وقال: اقرا! فقال صلى الله عليه وسلم: انا لَا اعرف صورة الحروف وما انا بقارئٍ، الحديث۔

Marfat.com

وقال مولانا القاری فی شرح الفقه الأكبر فی الملحقات: ومنها ما ذكره شارح عقيدة الطحاوية عن الشيخ حافظ الدين النسفی فی المنار ان القرآن اسم للنظم والمعنی جميعًا وكذا قال غيره من اهل الأُصول وما ينسب إلى ابی حنيفة رضی الله عنه ان من قرا فی الصلوٰة بالفارسية اجزاه فقد رجع عنه، وقال: لا يجوز مع القدرة بغير العربية، وقال: لو قرا بغير العربية فإمَّا ان يكون مجنونًا فيداوی او زنديقًا فيقتل، لأن الله تعالىٰ تكلم بهٰذه اللغة والإعجاز حصل بنظمه ومعناه، انتهی۔

فثبت بالقرآن والحديث وتصريح علماء عقائد اهل السُّنَّة ان هٰذه الآيات البينات المسماة بالقرآن انزلت علىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم بهٰذه الحروف والكلمات كانت مكتوبة فی اللوح المحفوظ هٰذا وقد قال الإمام الأعظم فی الفقه الأكبر والقاری فی شرحه: وما ذكره الله تعالىٰ فی القرآن ای المنزل والفرقان المكمل عن موسىٰ وغيره من الأنبياء عليهم السلام ای اخبار منهم او حكاية عنهم وعن فرعون وإبليس ای ونحوهما من الأعداء والأغبياء فإن ذلك ای ما ذكر من النوعين كله علىٰ ما فی نسخة ای جميعه كلام الله تعالىٰ ای القديم اخبارا عنهم ای وفق ما قد كتب الكلمات الدالة عليه فی اللوح المحفوظ قبل خلق السماء والأرض والروح بكلام حادث عند سمعه من موسىٰ وعيسىٰ وغيرهما من الأنبياء ومن فرعون وإبليس وهامان وقارون وسائر الأعداء فإذًا لا فرق بين الأخبار من الله تعالىٰ عن اخبارهم واحوالهم واسرارهم كسورة تبّت وآية القتال ونحوهما وبين اظهار الله تعالىٰ من صفات ذاته وافعاله وخلق مصنوعاته كآية الكرسی وسورة الإخلاص وامثالها وبين الآيات الآفاقية والأنفسية فی كون كلها منها كلامه وصفته الاسمية الأنفسية ومجمل الكلام۔

قوله علىٰ ما فی نسخة وكلام الله تعالىٰ ای ما ينسب إليه تعالىٰ غير مخلوق ای ولا حادث، وكلام موسىٰ علىٰ نبينا وعليه السلام ولو كان مع ربه وغيره ای وكذا كلهم غيره من المخلوقين ای كسائر الأنبياء والمرسلين والملائكة المقربين مخلوق ای حادث بعد كونهم مخلوقين، والقرآن كلام الله تعالىٰ ای بالحقيقة كما قال الطحاوی رحمه الله تعالىٰ لا بالمجاز كما قال غيره إن كان مجازًا يصح نفسه وهٰهنا لا يصح۔

واجيب بأن الشرع إذا ورد بإطلاقه فيما يجب اعتقاده لا يصح نفيه فهو قديم كذاته لا ككلامهم فإنه حادث مثلهم إذا النعت تابع بمنعوته، وإنما يقال المنظوم العبرانی الذی هو التوراة والمنظوم العربی الذی هو القرآن كلامه سبحانه، لأن كلماتهما وآياتهما ادلة كلامه وعلامات مرامه، ولأن مبدا نظمهما من الله تعالىٰ الا ترىٰ انك إذ قرات حديثًا من الأحاديث قلت هو الذی قراته وذكرته ليس قولی بل قول رسول الله صلى الله عليه وسلم، لأن مبدء نظم ذلك القول من الرسول عليه الصلوٰة والسلام، ومنه قوله تعالىٰ: افتطمعون ان يؤمنوا لكم وقد كان فريق منهم يسمعون كلام الله وقوله عز وجل: وإن احد من المشركين استجارك فأجره حتّٰی

Marfat.com

یسمع کلام الله ثم ابلغه مأمنه انتهٰی۔

وفی المشکوٰة عن نعمان بن بشیر رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: ان الله تعالٰی کتب کتابًا قبل ان یخلق السماوات والأرض بألفی عام انزل منه آیتین ختم بهما سورة البقرة، رواه الدارمی والترمذی۔

وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن الله تعالٰی قرء طٰهٰ ویٰسٓ قبل ان یخلق السماوات والأرض بألف عام، الحدیث رواه الدارمی، انتهی بقدر الحاجة۔

فلما تبین من القرآن والحدیث وعقائد اهل السُّنَّة ان آیات القرآن باجمعها انما هی کلام الله تعالٰی لا کلام غیره من المخلوقین فما فیه من قصص الأنبیاء واقوال الأصدقاء واحوال الأعداء ومقال الأشقیاء انما هی کلام الله تعالٰی قالها الله سبحانه إخبارًا منهم، قیل خلقهم ووجودهم فی دار الفناء فقول هٰذا المبتدع ای صاحب الرسالة اشاعة السنة بأن آیة: انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین، کلام شیطانی، وآیة: انا ربکم الأعلٰی، کلام فرعونی، ولیست بقرآن، انکر بمآة آیات الفرقان وجعل جمیع قصص القرآن وحکایات الفرقان من کلام المخلوق نعوذ بالله من هٰذا المنطوق۔

قال مولانا القاری فی المنح الأزهر شرح الفقه الأکبر تحت قول الإمام الهمام: وکلام الله تعالٰی غیر مخلوق بل قدیم بالذات، قال الطحاوی: فمن سمعه فزعم انه کلام البشر فقد کفر وقد ذمه الله واوعده بسقر، حیث قال الله تعالٰی: سأصلیه سقر، فلما اوعده الله بسقر لمن قال: إن هٰذا إلَّا قول البشر علمنا وایقنا انه قول خالق البشر ولا یشبه قول البشر انتهی۔

وایضًا فی ذلك الکتاب فإن قیل: قال الله تعالٰی: إنَّه لقول رسول کریم، وهٰذا یدلُّ علٰی ان الرسول احدثه إما جبریل او محمد صلی الله علیه وسلم، فقیل ذکر الرسول معرف انه مبلغ عن مُرْسِله لأنه لم یقل انه قول ملك او نبی فعلم انه بلغه عمن ارسله به لا انه انشاءه من جهة نفسه وایضًا فالرسول فی إحدی الآیتین جبریل وفی أُخریٰ محمد صلی الله علیه وسلم فإضافته إلٰی کل منهما تبین ان الإضافة للتبلیغ إذ لو احدثه احدهما امتنع ان یحدثه الآخر۔ وایضًا فإن الله تعالٰی قد کفر من جعله قول البشر فمن جعله قول محمد صلی الله علیه وسلم بمعنی انه انشاءه فقد کفر ولا فرق بین ان یقول انه قول البشر او جن او ملك إذا الکلام کلام من قاله مبتدیًا لا من قاله مبلغًا انتهی۔

ولنعم ما قیل:

گرچہ قرآن از لب پیغمبر ست
ہر کہ گوید حق نگفت او کافر ست

Marfat.com

فإن لم يطمئن قلب صاحب الاشاعة بهٰذه النقول لأنها من زبر العلماء المقلدين ولعل قولهم عنده ليس بمقبول، فأقول نقل هو ايضًا شرح الفقه الأكبر فى ص:۲۹۲ و۲۹۳ و۲۹۴ من اشاعة السنة وايضًا نقل فيها بصفحة:۳۱۴ من مولانا شاه عبدالعزيز الدهلوى بوصف كثير فى حقه ومع هٰذا نقل هٰذا المطلب بعينه من سفار غير المقلدين ليكون لقطع حجته اوّل دليل ويعلم انه اى صاحب الإشاعة عند قومه ايضًا ضل عن سواء السبيل۔ قال فى نهج مقبول من شرائع الرسول الذى صححه وامر بطبعه فى بلدة بهوبال المولوى صديق حسن القنوجى ثم البهوبالى احد مشاهير علماء غير المقلدين ما نصه القرآن الكريم كلامه تعالٰى منه بدء وإليه يعود ولفظه ومعناه كلامًا من الله تعالٰى ليس جبريل إلَّا ناقله وما محمد صلى الله عليه وسلم إلَّا مبلغه وما قرأ منه الخلق ويقرؤن كله كلام الله تعالٰى كلم الله سبحانه به وسمع منه جبريل صدقًا وانزل علٰى رسول الله صلى الله عليه وسلم يقينًا من قال انه كلام ملك او بشر فمسكنه سقر انتهى بترجمة عبارته الفارسية، وهٰذه الرسالة تأليف الولد الأكبر لمولوى صديق حسن البهوبالى وما نقل منه هو فى ص:۵ المطبوع فى مطبع بهوبال، فماذا بعد الحق إلَّا الضلال...؟

قوله: "فإن اعتبرنا ان هٰذا الكلامين بعينيهما فى ضمن حكاية إبليس وفرعون وجدا فى كلام الله فيسميان كلامًا رحمانيًّا وجزءًا من القرآن۔"

اقول: لا حاجة لإعتبار معتبر فى جعل آية: انا خير منه الآية، وآية: انا ربكم الأعلٰى من الكلام الرحمانى وجزء من القرآن المبين، بل هما فى الحقيقة والأصل كلام الله سبحانه قالها الله تعالٰى وكتبتا فى اللوح قبل خلق إبليس وفرعون بآلاف سنين كما مر سنده من القرآن المبين واحاديث سيّد المرسلين ومعتقدات العلماء الربانيين۔ فجعل هٰذا الكلام العربى المعجز العظيم الشأن كلام إبليس وفرعون، ثم إعتبار النقل منهما فى القرآن ليس إلّا الهذيان والبهتان ابعد الله عز وجل من هٰذه العقيدة والقول بها جميع اهل الإيمان۔ وليعلم ان هٰذه الأقوال التى مبناها علٰى إختلاف المتكلم قالها صاحب الاشاعة فى تمهيد تأييد صاحب البراهين وفدى فى حب دينه بشهادة الشرع المتين۔

والآن انقل اقواله التى مدارها علٰى اختلاف المخاطب وهى فى الأصل امداد محبه وارادها بأدلة الدين المتين بمدد الملك المعين:

قوله: "وكذلك يختلف الكلام بسبب اختلاف المخاطب۔"

اقول: قد مر الكلام فيه وايضًا قد صرح علماء الفنون ان الكلام إمَّا خبر او إنشاء وما اعتبروا فى مفهوميهما هٰذا الإختلاف، فليت شعرى من اى مأخذ اخذ هٰذا المبتدع ذلك القول بخلاف الأسلاف۔

قوله: "والكلام للذى قاله الله تعالٰى فى خطاب رسوله واندرج فى كتاب معروف

Marfat.com

يقرءه المسلمون فذلك يسمى قرآنًا۔"

اقول: الخطاب فى الكلام انما يكون بصيغة الحاضر، قال فى تلخيص المفتاح مثال الإلتفات من التكلم إلى خطاب: وما لى لا اعبد الذى الآية، ومثال الإلتفات من الخطاب إلى الغيبة: حتّٰى إذا كنتم فى الفلك الآية، ومثال الإلتفات من المغيبة إلى الخطاب: مٰلك يوم الدين، إيّاك نعبد، انتهٰى۔

فإذا تمهد هٰذا فليعلم ان حد القرآن الذى عرفه به صاحب الاشاعة غير جامع لخروج آلاف آيات القرآن بحسب هٰذا التعريف من الفرقان، لأنه صلى الله عليه وسلم ليس مخاطبًا بجميع آيات القرآن والقرآن كله ليس خطابًا لسيد الإنس والجان عليه صلوات الرحمٰن بل آيات الخطاب مثل: وعلّمك ما لم تكن تعلم الآية، و: قل إن كنتم تحبون الله الآية، وإنّا فتحنا لك فتحًا مبينًا ليغفر لك الله ما تقدّم من ذنبك وما تأخر، و: إنّا أعطينٰك الكوثر، وامثالها، حصه قليلة من القرآن وخوطب غيره صلى الله عليه وسلم كبنى إسرائيل ومؤمنى هٰذه الأُمّة والكفار والجن وغيرهم فى آيات كثيرة، وكثيرة من الآيات ليس فيها خطاب لأحدٍ اصلًا، فعلٰى هٰذا التفسير خرج هٰذا المقدار الكثير من القرآن عن كونه الفرقان فيا اسفٰى علٰى هٰذا المؤيد لصاحب البراهين فإنه فى وودّه وشكر وصفه يخرج آلاف آيات القرآن من كلام رب العالمين فكفى به منتقمًا العظمة لله، يقول العوام الأمثاله انهم علماء الدين وهو يسمّٰى رسالته بإشاعة السنة ويزعم نفسه من اكابر المصنفين ويشتهر صاحب البراهين الكاملين المكملين والحال انهما مع جميع غير المقلدين يحبون الحل جامين ولتحصيل الدنيا من الحرام والحلال من المحتالين كما يبيعون حق تصانيف رسائلهم بكثير من الدراهم والدنانير ويجمعون بنحو هٰذا الوجه المال الكثير، وهٰذا صاحب الاشاعة حجم رسائله فى تمام السنة اربع وعشرون جزءًا وفى ثمنه تكفى روبية او روبيان وهو يأخذ من النوابين والرؤساء ثلاثون روبية ومن دونهم من الأغنياء خمس عشر روبية ومن المتوسطين فى المال سبع ونصف روبية ومن المقلين ثلث وثلث ربع روبية وذلك صاحب البراهين ضخم كتابه المطبوع ثلاث وثلاثون جزءًا الذى قيمته فى السوق إثنان او ثلاث روبية وهو قرر اقل قيمته خمس وعشرون روبية واعلٰى قيمته مأة روبية ومن اشترى كتابه فبالغ فى وصفه وإن كان رافضيًّا او كان من عبدة الأصنام ومن لم يشتر فغلا فى توهينه وذمه غلوًا حتّٰى شبهه بقارون وجعله من عبدة الدنيا، وإن كان من رؤساء اهل الإسلام كما يظهر من مطالعة كتابه لأُولى الافهام ايضًا وإذا الهم عليه من خبر حصول المال الكثير فرح فرحًا شديدًا وإذا اخبر بأنه المال القليل فحزن حزنًا كبيرًا كما فى ص: ۵۲۲، ۵۲۴ من كتابه، فليس ذلك إلّا المدار علٰى حب هٰذا الدار وغاية الجهد فى جمع الدراهم والدينار فاعتبروا يا اولى الأبصار، والله سبحانه اعلم بالظواهر والأسرار۔

وملخص الكلام فى هٰذا المقام ان التعريف الجامع المانع للقرآن المكرم والفرقان العظم ما ذكره

Marfat.com

علماء الإسلام سیما الإمام الأعظم والهمام المفحم علٰی ما فی الفقه الأکبر وشرحه "والقرآن منزَّل بالتشدید ای نزل منجمًا علٰی رسول الله صلی الله علیه وسلم ای فی ثلاثة وعشرین عامًا وهو فی المصحف ای فی جنسه، وفی نسخة فی المصاحف مکتوب ای مزبور ومسطور وفیه ایماء إلٰی ان ما بین الدفتین کلام الله علٰی ما هو المشهور انتهی۔

وفی مقام آخر من ذلك الکتاب والقرآن فی المصاحف مکتوب فی القلوب محفوظ وعلی الألسنة مقروء وعلی النبی صلی الله علیه وسلم منزل بالتخفیف والتشدید وهو الأولٰی لنزوله مدرجا ومکررا، والمعنی انه نزل علیه، علیه السلام، بواسطة الحروف المفردات والمرکبات فی الحالات المختلفات انتهی۔

فانظروا یا اولی الألباب إلٰی هٰذا الرجل العجاب الذی لا یمتاز بین التنزیل والخطاب ویقول لآیات القرآن انها کلام فرعون والشیطان اللعین۔ ومع هٰذا یدعی انه یظهر اغلاط المجتهدین ویؤَید الدین المتین فلیس ذلك إلَّا الرعونة والجهل المرکب بالیقین۔

قوله: "وذلك الکلام ای المسمی بالقرآن ان قاله تعالٰی فی خطاب غیر النبی وفی کتاب متقدم من التوراة والإنجیل وغیرهما ادنیٰ إلهام ولی فلا یسمی قرآنًا، وإن کان ذلك ای ما الهم من القرآن بعینه۔"

اقول: فی هٰذا الکلام اغلوطات کثیرة ویکفی بإظهار ما نحن فیه وهو هٰذا قد مر الکلام فی ان الخطاب لا دخل له فی کون آیات القرآن قرآنا، انما القرآن ما انزل علیه واوحی الله صلی الله علیه وسلم، ومن کلامه تعالٰی والقرآن کان قرآنًا قبل التنزیل ویکون قرآنًا بعد الإنزال إلٰی یوم القیامة، وإن الهمت آیة من القرآن علٰی احد من الأولیاء فلا یخرجها عن کونها آیة من القرآن بل القرآن فرقان من الأزل إلی الأبد، معناه هو الکلام النفسی القدیم ونظمه ایضًا من الله الکریم وقد سماه الله سبحانه بالقرآن الحکیم فکیف یتصور ان یکون القرآن غیر قرآن وتقرر فی عقائد اهل السُّنَّة انه لا تغیر علٰی صفاته کما لا تغیر علٰی ذاته تبارك وتعالٰی، وایضًا فی نهج مقبول الذی لغیر المقلدین اصل الأُصول ما نصه، ولا یجری التغیر علٰی ذاته ولا علٰی صفاته (ص:۱۰ س:۱۶۱) انتهی بترجمته، ثم العجب ان صاحب البراهین یسمی ما یدعی القائه إلیه من القرآن آیات قرآنیة کما نقله من ص:۴۸۵ و۴۹۸ وهٰذا صاحب الاشاعة بل الشناعة یلغو بأنها غیر قرآن ولیست بفرقان ویتفوه فی حق الآیات البینات انها کلمات شیطانیة وفرعونیة، ولیت شعری بأن هٰذا الرجل إن لم یبال عن غضب الرحمٰن بسوء الأدب فی حق حضرة القرآن، افلا یعلم ان هٰذا توجیه القول بما لا یرضیٰ به صاحبه، فنعوذ بالله المعین من هٰذا الجهل المبین، ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وأنت خیر الفاتحین۔

Marfat.com

اما ما قال صاحب الاشاعة فی ص:۳۰۴ ان إلهامات صاحب البراهين ليست من الشيطان اللعين مستدلًا بآية: انما يأمركم بالسُّوٓء والفحشاء، وآية: الشيطان يعدكم الفقر ويأمركم بالفحشاء، لأن تلك الإلهامات غير مشتملة على السوء والفحشاء۔

فأقول: وبحول الله النصير احول قد مر على الصدر ان صاحب البراهين قد ارتكب الكذب على الله الكريم والتحريف المعنوى واللفظى فى آيات القرآن العظيم وتزكية النفس إلى حد يترقى به إلى درجة الأنبياء عليهم الصلوٰة والثناء فهٰذا اسوء سوء وافحش الفحشاء وإن لم يبصر به من علٰى عينيه غشاء، وعلٰى قلبه عماء نعم كيف يبصر من يخرج من سواد الأعظم شينه، وفى ذلك الكتاب مدحه وزينه فذلك ويدرجه فى الكاملين المكملين بادعاء إلهام رب العالمين لإظهار كمال حاله ومآله علٰى غير المقلدين ومن دونهم من الجاهلين، ويؤيد هٰذا اقواله الباطلة بغاية اهانة القرآن المبين فالله خير حافظًا وهو ارحم الراحمين۔

بقى ههنا شيء وهو ان صاحب الاشاعة قال فى ص:۲۵۹ انه ان اشتبه علٰى احد من لفظ النزول فى إلهام صاحب البراهين بأنا انزلناه قريبًا من القاديان، وبالحق انزلناه وبالحق نزل بنزول القرآن او وحى الرسالة فدفعه ان هٰذا اللفظ ليس مخصوصًا بنزول وحى الرسالة او القرآن بل يستعمل بمعنى الكرم والعطاء كما فى قوله تعالٰى: وانزل لكم من الأنعام ثمانية ازواج، اى اعطٰى لكم فكذالك عطا إلهام المعارف لصاحب القاديان عبر بالنزول فلا يشتبه بنزول القرآن ووحى الآيات اقول هٰذا باطل بوجوه:

احدهما: ان صاحب البراهين الذى انزل إليه: إنَّا انزلناه لما ترجمه لفظ الإنزال والنزول بالمعنى الحقيقى ولهما وقد نقل هٰذه الترجمة صاحب اشاعة السنة فى هٰذه الصفحة فى السطر الثامن فتأويله علٰى خلاف مراد المنزل عليه ليس إلَّا توجيه القائل بما لا يرضى قائله۔

وثانيها: ان انزال المعارف والإلهام المعطوف بآية: وبالحق انزلناه وبالحق نزل، التى ليست هى إلَّا فى بيان انزال القرآن ونزوله ينكر هٰذا التأويل ويبطله بألف لسان۔

وثالثها: ان لفظ الإنزال فى آية: وانزل لكم من الأنعام الآية، محمول علٰى معناه الحقيقى عند اكثر المفسرين بأن الله تعالٰى انزل الأنعام من الجنة مع آدم ابى النبيين صلوات الله عليهم اجمعين كما فى المدارك والكبير والنيسابورى والخازن والحسينى واللباب وغيرها انهم فسروها بأن الأنعام لا تعيش إلَّا بالنبات، والنبات لا تقوم إلَّا بالماء وقد انزل الماء فكأنه انزله كذا فى المدارك والمعالم والكبير والنيسابورى وابى السعود والبيضاوى وغيرها، فعلى هٰذين القولين لا يجوز تفسير الإنزال فى الآية الشريفة اى وانزل لكم من الأنعام الآية بالعطاء وجمهور المفسرين فسروا النزول فى الآية الشريفة بالخلق فالآية مثل آية والأنعام خلقها

Marfat.com

لكم ومثل انا خلقنا لهم مما عملت ايدينا انعامًا ولهذا الوجه ايضًا يأبى حمل الانزال على العطاء وامّا ما زعم بعض المفسرين بأن انزال الأنعام غير ظاهر المراد فعبره بالعطاء فلا يلزم منه ان يفسر انزال القرآن ونزوله بالعطاء، لأنه لا يصار إلى المجاز إلّا عند تعذر الحقيقة فقياسه على انزال الأنعام قياس مع الفارق، فالحاصل ان صاحب الاشاعة فى الحقيقة بصدد شناعة صاحب البراهين فإنه يمده فى الإضلال ويمده فى الضلال المهين وما علينا إلّا البلاغ المبين، والله سبحانه هو الموفق والمعين-

واما ما قال صاحب الاشاعة فى توجيه إلهام: يا مريم اسكن انت وزوجك الجنة، ان صاحب البراهين شبه بمريم لمناسبته روحانية بينهما وهى ان مريم كما حملت بلا زوج كذالك صاحب البراهين بغير تربية الشيخ الكامل والولى المكمل صار موردًا لإلهامات غيبية ومهبطا لعلوم الدينية بمحض ربوبية من الغيب وادنى مثال هذا التشبيه شعرنظامی:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زیست
کہ مریم صفت بکر وآبستن ست

انتهى-

فباطل، لأن اركان التشبيه اربعة: المشبه، والمشبه به، ووجه الشبه، واداة التشبيه لفظًا او تقديرًا كما فى المطول وغيره ففى فقرة يا مريم إلخ بدون ذكر المشبه، كيف يتصور التشبيه بل خوطب صاحب البراهين بيا آدم ويا عيسٰى ويا مريم وبغير اهم من اسماء الأنبياء، فمن المحال ان يكون الشخص الواحد ابًا وأُمًّا وابنًا واما الربوبية الغيبة فلا يفيض تحريف القرآن ودعوى المساواة بالأنبياء وغيرهما من الأُمور الخارجة عن الشرع بالإيقان، فما ذالك إلّا الطغيان والعصيان والتعدى عن حدود الرحمٰن بما حصل الفراغ من بيان بعض إلهامات، القسم الأوّل وما يتعلق بها من جواب تأويلات مؤيد فلنذكر شيئًا من القسم الثانى وهى التى تفهم منها فضيلة صاحب البراهين على الأنبياء والمرسلين صلوات الله تعالٰى وسلام عليهم اجمعين فنموذجها هذا كتب صاحب البراهين فى ص:۲۴۰ كان الله تعالٰى الهم إليه بحمدك الله من عرشه نحمدك ونصلى وفى ص:۵۰۴ يحمدك الله ويمشى إليك ترجم هذا بأن الله سبحانه قال له يحمدك الله ويمشى إليك مشيًا استمراريًّا انتهى-

يقول الفقير كان له الحمد لا يكون إلّا بعد الإحسان كما فى التفسير الكبير والنيسابورى وفتح العزيز وغيرها وفى مجمع البحار: والحمد راس لشكر لأن فيه إظهار النعمة ولأنه اعم فهو شكر وزيادة انتهى-

وفى رد المحتار على الدر المختار فى تعريف الحمد، وعرفًا فعل ينبىء عن تعظيم المنعم بسبب انعامه إلى قوله والحمد حيث اطلق ينصرف إلى العرفى لما قاله السيد فى حواشى المطالع انتهى-

Marfat.com

فمن المحال ان يحمد الله احدًا من مخلوقاته ومعهذا لا يوجد فى القرآن ولا فى الحديث الصحيح التصريح بما حاصله يحمد الله حبيبه محمدًا واحدًا من الأنبياء صلى الله عليه وسلم بل قال تعالىٰ لجميع عباده قولوا الحمد الله رب العالمين فكيف يتصور ان يقول الله سبحانه فى حق صاحب البراهين يحمدك الله من عرشه إلخ اى يفضلك علىٰ جميع عباده الصالحين والشهداء والصادقين والأنبياء والمرسلين صلوات الله تعالىٰ عليهم اجمعين ليت شعرى ما انعام صاحب البراهين على الله رب العالمين حتى استحق به حمد محمود الحامدين هل هذا إلَّا بهتان عظيم نشاء من غاية الكبر والحمق والغرور وغاية الكذب والزور علىٰ ان ركاكة هذا الكلام المنسوب إلى الله العلام ليس بمخفى على العلماء العلام وما جاء فى القرآن المجيد من لفظ الحميد فى وصفه تعالىٰ فقد قرن بالغنى والعزيز وغيرهما ليدل علىٰ انه عز وجل محمود لا حامد وكما فى التفاسير والتراجم وان فرض ان الحميد بمعنى الحامد فهو سبحانه حامد لذاته وصفاته وفى مجمع البحار: فيه الحميد تعالى المحمود علىٰ كل حال انتهى- وما نطق القرآن بأنه تعالىٰ شاكر وشكور فالمراد منه انه تعالىٰ يجازى القليل من العمل بالكثير من الثواب كما فى عامة التفاسير وقال محى السُّنَّة فى المعالم والشكر من الله تعالىٰ ان يعطى فوق ما يستحق انتهى- وفى المجمع انه شكور تعالىٰ من يزكو عنده العمل القليل فيضاعف جزاءه فشكره لعباده مغفرته لهم انتهىٰ- وفى القاموس الشكر من الله تعالىٰ المجازاة والثناء الجميل انتهى والفرق بين الحمد والمدح اى اثناء الجميل بين ثم من البين ان النبى صلى الله عليه وسلم سرى وارتقى إلى الله سبحانه ليلة المعراج كما فى القرآن والحديث وههنا يمشى وينزل الله سبحانه إلىٰ صاحب القاديان فسبحان الذى ليس كمثله شىء-

ثم فى ص:۵۵۸ ادعى صاحب البراهين بأنه الهم إليه هذا الإلهام: الم نشرح لك صدرك، الم نجعل لك سهولة فى كل امر بيت الفكر وبيت الذكر ومن دخله كان آمنًا وصرح فى ترجمته ان الله اعطانى بيت الفكر وبيت الذكر والمراد من بيت الفكر علو بيتى الذى اشتغلت فيها بتأليف البراهين واشتغل، والمراد من بيت الذكر المسجد الذى بنيته فى جنب تلك العلو وصف الله ذلك المسجد بالفقرة الأخيرة اى ومن دخله كان آمنًا، انتهىٰ بترجمة عبارته-

يقول الفقير كان الله له: ان هذه الآية اى: ومن دخله الآية نزلت فى شأن بيت الله المبارك كما قال تعالىٰ: اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِىْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّ هُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿۹۶﴾ فِيْهِ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ مَّقَامُ اِبْرٰهِيْمَ ۚ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا ؕ (آل عمران) وما مدح الله الكريم مسجد النبى صلى الله عليه وسلم ولا المسجد الأقصى الذى هو قبلة الأنبياء بهذا النعت العظيم المختص بالبيت الكريم فإدعاء صاحب البراهين بأن هذه الآية انزلها الله سبحانه عليه فى وصف مسجده اقرار بفضله عليهما، ظهر من هنا شىء وهو أنّ صاحب البراهين اشتهر فى ابتداء كتابه

Marfat.com

انه يملك العقار وغيرها التى قيمتها عشر آلاف روبية۔

وادعى انه صاحب الإلهام والمخاطبة الإلٰهية فمع هٰذا القرب الأتم والطول المعظم ما حج إلى اليوم بيت الله المكرم، لأن الحج لتحصيل تكفير الخطيات وامن يوم المجازات وهٰذان الأمران حاصلان له فإن الله تعالٰى قال له إعمل ما شئت فإنى قد غفرت لك (ص:۵۶۰)۔

والأمن المطلوب قد حصل لمصلى مسجده وهو مع الخير امامه وبانيه وسبق من ص:۵۶۲ ان الدين المتين اثبت على جميع الأنام والله تعالٰى امر الناس بأن يأخذوا الطريقة الحقة من صاحب القاديان انتهى۔

فما الحاجة إلٰى اداء الحج بل يحسب ادعائه قاديانية اليوم مكة المحمية فنعوذ بالله من شر شر البرية فالأنبياء وسيد المرسلين كانوا يحجون ويطوفون البيت ولم يحج من يمشى إليه ويحمده رب البيت۔

ثم قال فى ص:۵۶۰: انه الهم الله سبحانه إليه هٰذا الكلام: انت معى وانا معك خلقت لك ليلًا ونهارًا انت منّى بمنزلة لا يعلمها الخلق انتهى۔

يقول الفقير كان الله له: قال الله تعالٰى: وما محمد إلَّا رسول الآية، وايضًا: محمد رسول الله الآية، فعلم منزلة حبيب الرحمٰن من القرآن صلى الله عليه وآله قدر عزه وكماله ولنعم ما قيل فمبلغ العلم فيه انه بشر وانه خير خلق الله كلهم۔ فيعلم هٰذه المنزلة الخلق ويشهدون انه رسول الخلق ويدعى صاحب البراهين انه يقول الحق فى شانه انت منى بمنزلة لا يعلمها الخلق، فثبت من ظاهر هٰذا الكلام فضيلته عليه وعلٰى سائر النبيين صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين وهو كاذب فيه باليقين ثم كتب صاحب البراهين فى ضميمة اخبار رياضى الهند المجرية فى بلدة امرتسر الغرة مارچ الشهر الإنجليزى ۱۸۸۶ء المطبوعة فى بلدة هوشياربور، ان الله تعالٰى قال فى حق انت منى وانا منك ص:۱۴۸ س:۴، من كالم الثانى، وقال تعالٰى فى حق ولده المبشر به الأول والآخر مظهر الحق والعلا كأن الله نزل من السماء (ص:۱۴۷، س:۱۳،۱۴) من كالم الثانى يقول الفقير كان الله له: الإلهام الأوّل هو فقرة الحديث الصحيح المتفق عليه، قاله صلى الله عليه وسلم لعلىٍّ: انت مِنِّى وانا منك، اى انت متصل بى فى النسب والصهر والسابقة والمحبة وغيرها كذا فى القسطلانى والكرمانى شرح البخارى يعنى فى الأخوة والقرب وكمال الإتصال والإتحاد كذا فى المرقات واشعة اللمعات شرحى المشكوٰة، وقال الكرمانى: ومن هٰذه تسمى اتصالية انتهى۔

فعلم منه ان صدور هٰذا الكلام بين القريبين من النسب والصهر وغيرهما صحيح لا شك فيه، واما الله المنعوت بنعت لم يلد ولم يولد ولم يكن له كفوا احد والموصوف بصفة لا يتصل بشىء ولا يتحد لا يشبه مع شىء كما صرح به علماء العقائد فكيف يقول الله سبحانه لأحد من عباده: انت مِنِّى وانا منك؟ حاشاه! فتحقق ان هٰذا بهتان بهت صاحب البراهين لغرض إثبات فضيلته من الأنبياء والمرسلين صلوات الله عليهم اجمعين، واما

Marfat.com

الإلهام الثانی فهو ایضًا کذب محض وبهتان عظیم، لأن المشابهة المعبرة بلفظة کانَّ اشد مشابهة من غیرها کما مر من الإتقان فلما اشتبه ولد صاحب البراهین اشد مشابهة به سبحانه وتعالٰی عما یقول الظالمون علوًّا کبیرًا، فوالده فی اعلی العُلی یعنی یعادل الإله بلا اشتباه فسبحان من تازه عما یصفه الملحدون، ونعوذ بالله من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشیاطین وان یحضرون۔ ولٰکن هٰذا آخر الرسالة المسماة بـ"رجم الشیاطین برد اغلوطات البراهین" والحمد لله رب العالمین وصلی الله تعالٰی علیی خیر خلقه وحبیبه محمد وعترته کلما ذکره الذاکرون وکلما غفل عن ذکره الغافلون وبعد ختم هٰذه الرسالة یعرض المشتاق الی وفور کرم الخلاق محمد ابو عبدالرحمٰن الفقیر غلام دستگیر الهاشمی الحنفی القصوری کان الله له لساداتنا ومواینا حضرات علماء الحرمین الشریفین زادهم الله الکریم حرمةً وکرامةً فی الدارین وعزةً وشرافةً فی الملوین بانی عثرت فی الصفر المظفر من ۱۳۰۲ من هجرة سید المرسلین صلوات الله وسلامه علیه وعلٰی سائر الأنبیاء اجمعین علٰی اشتهار صاحب البراهین الذی مرَّ نقله فی ابتداء هٰذا التحریر واشتهر بطبعه عشرین الفًا فی اقطار الأرض غایة التشهیر فلما رأیت فیه ان مشتهره ادعی بتالیف کتابه بأمره وإلهامه تعالٰی ووصف بنفسه فیه بأوصاف یتعدی بها حدود الله عزوجل کرهت ذلك وما طاب نفسی عما هنالك، ثم رایت کتابه لکشف حقیقة الحال بالکمال فوجدت إلهاماته مخالفة للشرع الشریف بتحریف کلام الله اللطیف وغیر ذلك مما صرحته فی هٰذه الأوراق بعون الملك الخلاق فکتبت إلٰی مؤلف البراهین بنیته اداء حق اخوة الإسلام ان یرجع من هٰذه الدعاوی الکاذبة المرام ویبیع کتابه ببیان رد الأدیان الباطلة النظام فما جابنی بذلك وما تاب عما هنالك فذکرت بعد ذلك فی بعض مجالس تذکیر المسلمین ان إلهامات کتابه حرفت وبدلت کلام رب العالمین وشارك مؤلفه نفسه فی فضائل النبیین وجعل القرآن عضین فطلب منی مؤیده صاحب الاشاعة الخلوة للکلام فی امرا لإلهام فلعلمی بأن صاحب البراهین ومؤلف الاشاعة واصف احدهما للآخر فی الکتاب واظهر الثانی حقیقة الأوّل فی رسائله عند الأصحاب وبهٰذه المواصفة والممادحة امن بحقیقة صاحب البراهین اکثر العلماء وجمیع العوام من غیر المقلدین، وبعض العلماء وکثیر العوام من المقلدین وصار قادیانه مرجعًا للخواص والعوام مثل بیت الحرام ما رضیت بالمکالمة فی الخلوة بل طلبت البحث معه لإظهار الحق بمحضر من العلماء والأذکیاء فما قبل صاحب الاشاعة هٰذا المدعا بل ما اجابنی فی هٰذا الدعا فبعد ذلك فی شهر الجمادی الأُخرٰی اعلنت بطبع الإشتهار ان اکثر إلهامات صاحب البراهین مخالفة لأُصول الدین الإسلام فإنه اطلب منه ومن مؤیده صاحب الاشاعة المناظرة فی مجلس العلماء الأعلام حتّٰی یظهر الحق ولا یختل عقائد الخواص والعوام فما اجابا بذلك ایضًا ثم کتبت فی شهر رمضان المبارك رسالة هندیة لرد هفواتهما نصرةً للدین وعرضتها علٰی علماء الفجناب والهند فوافقوا بی فی اعتبار مخالفة صاحبی البراهین والاشاعة للشرع المتین وبعد ذلك: قال لی بعض رؤساء بلدة

Marfat.com

امرتسر بأن المسلحة فی المناظرة لإظهار الحق اولًا وباشتهار ما ظهر من الحق ثانيًا فقبلته وقلت له انی سعيت لهٰذا الأمر منذ ثمانية عشر شهرًا لٰكن لا يقبله صاحب البراهين، فقال لی: انی اسعی للمناظرة واكتب إلی صاحب البراهين ثم كتب إلَیَّ ذلك الرئيس ان صاحب البراهين يقول فی كتابی تصوف فأناظر بحضرة من العلماء الصوفية وسمی ثلاثة رجال فقبلتهم وطلبت منه ان يجمع معهم العلماء الثلاثة الآخرين ويعين اليوم للمناظرة عند القوم فما اجابانی إلی الآن وما انطبعت تلك الرسالة الهندية إلٰی هٰذا الزمان رجاءً ان تتزين بتصحيح حضرات علماء الحرمين المحترمين ليظهر نهاية اعتمادها عند المسلمين وينسد اختلال الدين المتين، ويرجع إلی الحق بعض العلماء من المقلدين المصدق لصاحب البراهين فترجمتها فی العربية فی شهر شوال ۱۳۰۳هـ وما فعلت ما ذكرت إلَّا حمايةً للقرآن المبين ورعايةً لحقوق حضرات الأنبياء والمرسلين صلوات الله وسلامه عليهم اجمعين، وصيانةً لعقائد المسلمين وارسلها إلٰی جنابكم المحيی لمراسم الدين والمعاذ والملجاء للمؤمنين مع الكتاب البراهين ورسالة الاشاعة المشتملة علٰی وصفه تأويل اقواله ومع اشتهاری صاحب البراهين لطلب التوجه من حضرتكم إلٰی ملاحظة هٰذه الرسالة وتوافق النقل بالأصل فإن كان ما كتبته حقًّا موافقًا بالكتاب والسُّنَّة وإجماع الأُمَّة فدينوها بتصحيحكم الشريف وما كان فيها من الخطأ والسهو فأصلحوها بإصلاحكم النظيف، وبينوا بالبيان الشافی والشرح الكافی طلبًا للأجر العافی حكم صاحبی البرٰاهين والاشاعة ومعتقديهما وحكم كتابيهما شريعةً وطريقةً حتّٰی يطمئن المسلمون ويرجعون إلی الحق كلهم اجمعون فجزاكم الله الشكور خير الجزاء فی الدنيا والعقبیٰ وسلمكم وابقاكم لتأييد دين سيّد الأنبياء عليهم الصلوٰة والثناء وزادكم الله تعالٰی بسطة فی العلم والجسم لإحقاق الحق وإبطال الباطل عند الكرام وعليكم مدار الإسلام إلٰی يوم القيام والسلام خير الختام مع الإكرام، ورزقنا الله المجيب الدعوات لقائكم وزيارتكم الموصلة إلی السعادات العظمیٰ والبركات الكبریٰ بالأمن والأمان والإسلام، والحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علٰی مظهر جماله ونور كماله وآله وصحبه قدر جوده ونواله عدد جميع معلومات العليم العلام۔

تَمَّتِ الرِّسَالَة وشرعت التقاريظ

تقريظ حضرة سيّد العلماء سيّد الأتقياء مولانا مولوی محمد رحمت الله الهندی المهاجر الذی اعزه حضرت سلطان الروم بتجويز شيخ الإسلام فی الروم بخطاب پايۂ حرمين شريفين وكتب له فی منشوره بألقاب عالية۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اما بعد! فإنی سمعت هٰذه الرسالة من اوّلها إلٰی آخرها فوجدتها صحيحة العبارة والمضمون والنقول التی

Marfat.com

نقلها حضرت مؤلف هذه الرسالة جزاه الله خيرًا مطابقة للأصل وقد سمعت قبل هذا ايضًا من الثقات المعتبرين حال صاحب البراهين الأحمدية فهو عندى خارج من دائرة الإسلام لا يجوز لأحد إطاعته وجزى الله مؤلف هذه الرسالة عسٰى ان ينجو بمطالعها كثير من الناس من ان يتبعوا صاحب البراهين الأحمدية عصمنا الله وجميع المسلمين من اغواء الشياطين ومكرهم وخديعتهم وانا الفقير الراجى رحمة الله ابن خليل الرحمٰن غفر الله لهما ولجميع المسلمين اجمعين۔

تقريظ حضرة مفتى الأحناف بمكة المكرمة

الحمد لمن هو به حقيق ومنه استمداد العون والتوفيق الحمد لله الذى تنزهت ذاته العلية عن الغفلة والنسيان وتقدست اسماءه وصفاته عن ان يعتريها زوال او نقصان وجعل العلماء فى كل عصر وزمان قائمين بحفظ الشريعة وقواهم علٰى إظهار الحق واخماد الباطل بلا مداهنة شنيعة واجرا لهم بذلك اجرًا وافرًا وخيرات بديعة حيث بينوا ما هو صواب وما هو خطاء كسراب بقيعة، والصلٰوة والسلام علٰى سيدنا محمدِن الذى جمع فيه مولاه الفضل جميعه وعلٰى آله واصحابه ذوى النفوس السميعة المطيعة اما بعد!

فقد اطلعت علٰى هذه الرسالة الشريفة والنقول اللطيفة فرايتها هى التى تقر بها العينان وان غلام احمد القاديان قد هوىٰ به الشيطان فى اودية الهلاك والخسران فجزى الله جامع هذه الرسالة خير الجزاء واجزل ثوابه واحسن يوم القيامة مآبنا ومآبه آمين۔ وصلى الله تعالٰى علٰى سيّدنا محمد وعلٰى آله وصحبه امر برقمه خادم الشريعة راجى اللطف الخفى محمد صالح ابن المرحوم صديق كمال الحنفى مفتى مكة المكرمة حالًا كان الله لهما حامدًا مصلّيًا مسلّمًا۔

تقريظ حضرة شيخ العلماء مفتى الشافعية بمكة المحمية

الحمد لله الذى يسر بهٰذا الدين من يقوم بحقه من خفض كل زنديق ضال مضل وردعه وقمعه ونصر كل عالم هاد مهتد واعانته ورفعه وبعد!

فقد نظرت فيما نسب لغلام احمد القادياني الفنجابى فإن صح ما نسب إليه عنه كان من الضالين المضلين ومن الزنادقة للملحدين ومثله فيما ذكر محمد حسين المؤيد له برسالته المسماة باشاعة السنة فكل منهما يجب علٰى ولى الأمر وفقه الله لما يحبه ويرضاه ان يعزرهما التعزير البليغ الذى يحصل به ردعهما وردع امثالهما، واما ما الفه الإمام الفاضل والهمام الكامل الشيخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگير الهاشمى الحنفى القصورى فى بيان ضلال المذكورين وابطال اقوالهما وسماه برجم الشياطين برد اغلوطات البراهين فتاليفه المذكور هو الحق الذى لا شك فيه فجزاه الله عن الإسلام والمسلمين الجزاء الجميل واحله فى القلوب المحل

Marfat.com

الجليل، والله سبحانه وتعالٰى اعلم قاله بفمه ورقمه بقلمه المرتجى من ربه كمال النيل محمد سعيد بن محمد بابصيل مفتى الشافعية بمكة المحترمة غفر الله له ولوالديه ولجميع المسلمين۔

تقريظ حضرة مفتى المالكية بمكة المحمية

الحمد لله رب العالمين، رب زدنى علمًا، اللّٰهم هداية للصواب من يهدى الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادى له، اما صاحب هذا المقال فقد انغمس فى ابحر الخواطر الشيطانية والهواجس النفسانية فما اكذبه واشقاه حيث ادعى ما ادعاه من الدجل المنصوص عليه يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم الحديث، واما المؤيد له بالرسالة المسماة باشاعة السنة فهو اشقى منه لقوله تعالٰى: ولا تعاونوا على الإثم والعدوان الآية، فكل منهما يجب علٰى ولى الأمر تعزيرهما التعزير البليغ، واما ما الفه الفاضل العلامة للشيخ محمد ابو عبدالرحمٰن غلام دستگير الهاشمى الحنفى القصورى فى بيان ضلال المذكورين وابطال اقوالهما فقد اجاد فيه بما ذكره من الحث البليغ علٰى اتباع الدين الحق القوام والله اعلم، اللّٰهم لا تجعلنا ممن اتبع هواه وسلك طريق الشيطان فأغواه وحسن له سوء المقال فأرواه آمين بجاه الإيمان، كتبه الراجى العفو من واهب العطية محمد ابن المرحوم الشيخ حسين مفتى المالكية ببلد الله المحمية مصلّيًا ومسلّمًا۔

تقريظ حضرة مفتى الحنابلة بمكة المعظمة

الحمد لله الذى انزل علٰى عبده الكتاب الصادق فى قيله القائل فيه، وان هٰذا صراطى مستقيمًا فاتبعوه ولا تتبعوا السبل فتفرق بكم عن سبيله، والصلٰوة والسلام علٰى سيدنا محمد نبيه وحبيبه وخليله وعلٰى آله واصحابه وانصاره وتابعى سبيله، اما بعد!

فقد اطلعت علٰى هٰذه الرسالة الشريفة المشتملة على النقول الصحيحة الصريحة المنيفة فرأيتها محكمة مؤيدة شافية كافية مفيدة تقر بها اعين الموحدين اهل السُّنَّة والجماعة وتعمى بها اعين المعتزلة والخوارج والملحدين والمبتدعة المارقين من الدين كما يمرق السهم من الرمية، كما اخبر بذالك خير البرية وهى التى اظهرت زيغ احمد القاديانى وانه مسيلمة الكذاب الثانى واظهرت تلبيس إبليسه الشيطانى فجزى الله مؤلفها عن المسلمين خيرًا كثيرًا واجرًا جزيلًا جميلًا كبيرًا، وصلى الله علٰى سيّدنا محمد خاتم النبيين والمرسلين وعلٰى آله وصحبه اجمعين امر برقمه الحقير خلف بن إبراهيم خادم افتاء الحنابلة بمكة المشرفة حالًا حامدًا مصلّيًا مسلّمًا۔

Marfat.com

تقريظ حضرة مفتى الحنفية فى المدينة النبوية على صاحبها الصلوٰة السرمدية

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اسأل الله سبحانه المولى الكريم ذاالجلال التوفيق والاعانة فى الفعل والقول الحمد لله الواحد الفرد الصمد المنزه عن الشريك والولد الذى بعث الرسل الكرام بالحجج الواضحة والآيات البينات وايدهم بالإرهاصات الخارقة بالمعجزات المنزل على خاتم انبيائه وسيد اصفيائه كتابًا معجزًا مبينًا القائل فيه جل شانه: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ كتابًا هاديًا إلى الصراط المستقيم وناطقًا بكل امر رشيد لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه تنزيل من حكيم حميد، والصلوٰة الدائمة والسلام التام على النبى الداعى إلى سبيل النجاح والإستقامة المبنى عن كل كذاب ومبير إلى يوم القيامة۔

القائل فيما رواه مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه: "يكون فى آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائكم فإياكم وإياهم! لا يضلونكم ولا يفتنونكم!"

والقائل فيما رواه مسلم عن ابى هريرة رضى الله عنه: "من دعا إلى هدىً كان له من الأجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيئًا، ومن دعا إلى الضلالة كان عليه من الإثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيئًا۔"

والقائل فيما رواه احمد والنسائى والدارمى عن عبدالله بن مسعود رضى الله عنه: "خط لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم خطًّا، ثم قال: هذا سبيل الله، ثم خطَّ خطوطًا عن يمينه وعن شماله وقال: هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو إليه، وقرا: هذا صراطى مستقيمًا فاتبعوه الآية۔"

والقائل فيما رواه ابن ماجة عن انس رضى الله عنه: "إتبعوا السواد الأعظم فإنه من شذ شذ فى النار۔"

والقائل فيما رواه احمد عن معاذ بن جبل رضى الله عنه: "ان الشيطان ذئب الإنسان كذئب الغنم يأخذ الشاة القاصية والناصية وإياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة۔"

والقائل فيما رواه مالك فى المؤطا عن مالك بن انس: "تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما: كتاب الله وسنة رسوله۔"

والقائل فيما رواه مسلم عن محمود بن لبيد رضى الله عنه: "ايلعب بكتاب الله وانا بين اظهركم؟"

والقائل فيما رواه ابو يعلى عن ابى هريرة رضى الله عنه: "ان احبكم إلىَّ واقربكم مِنِّى الذين يلحقنى على العهد الذى فارقنى عليه۔"

Marfat.com

والقائل فيما رواه البيهقى فى الشعب عن جابر: "لتهوكون كما تهوكت اليهود والنصارىٰ، لقد جئتكم بها بيضاء نقية لو كان موسٰى حيًّا ما وسعه إلَّا اتباعى۔"

والقائل فيما اتفق عليه الشيخان ورواه ابوداوٗد والترمذى عن عائشة: "من احدث فى امرنا هٰذا ما ليس منه، فهو رَدٌّ۔"

والقائل فيما رواه احمد ومسلم والأربعة عن ابى سعيد: "من رأى منكم منكرًا فليغيره بيده فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الإيمان" وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ نجوم الحق وعترته واحزابه فهٰذا الخلق اما بعد!

فقد سرحت طرف الطرف فى جنات طروس هٰذا التأليف الشائق وارتعت شدينة الفكر الفاتر فى اريض روض سطور هٰذا المصنف الفائق فوجدته متكفلًا للرد بالأدلة القاطعة المزهقة لباطل هٰذا المارق من الدين الشقى الخب اللئيم كافيا لتزييف اقواله الباعثة لإضلال كل ذى فهم سقيم فلقد اجاد حتّٰى بلغ غاية الرمى والمرام من الاجاده وافاد اثابه الله الأجر الجزيل وانا له الحسنى وزيادة وصلى الله علٰى سيّدنا محمد النبى الأُمّيّ وآلهٖ وصحبهٖ وسلم نمقه الفقير إلٰى عفو ربه القدير عثمان بن عبدالسلام داغستانى مفتى المدينة المنورة الحنفى عفى عنه ذوالقعدة ۱۳۰۴ھ۔

تقريظ حضرة مفتى الشافعية فى المدينة المنورة ووكيل المدرسة بالحرم الشريف النبوى

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله الذى ارسل رسوله محمدًا بالهدىٰ ودين الحق وانزل عليه الكتاب معجزة باهرة وآية مستمرة علٰى تعاقب العصور دالة علٰى كمال الصدق وجعله خاتم النبيين وسيّد المرسلين ورحمة للعالمين وعم بعثته إلى الثقلين إلٰى يوم الدين ونسخ شرعه جميع الشرائع الماضية، وشرعه لا ينسخ، وحكمه لا يفسخ، وسد بانتقاله صلى الله عليه وسلم إلى الرفيق الأعلى باب الرسالة والنبوة إلٰى آخر الزمان فليس لأحد بعده إلا اتباع شريعته الغراء ذات النور والبرهان، صلى الله عليه وسلم وعلٰى آلهٖ واصحابهٖ أئمة الهدىٰ ومصابيح الدجى والتابعين لهم بإحسان ماكر الجديدان اما بعد!

فإننا قد تأملنا هٰذه الرسالة فوجدناها واضحة الدلالة براهينها قاطعة الرقاب شبه الملحدين وانوارها ساطعة ماحية لظلمات وساوس الشياطين قد اتت بالقول الفصل الذى ليس بالهزل، واوضحت طريق الحق ومنهاج الصدق واشتملت على النصوص الموافقة لما هو معلوم من الدين بالضرورة ووضحت تلبيسات احمد

Marfat.com

القادیانی وزون ولا ریب ان احمد المذکور لیس احمد إلّا عند إخوانه الشیاطین بل هو اجدر بأن یسمی اذم عند اهل الإیمان والیقین وان ما اتی به من الأباطیل فهو ضلال مبین والوحی الذی افتراء وحی الشیاطین لا وحی الأنبیاء والمرسلین وعند التأمل فی زخرفه وضلاله تجده مصداق قوله تعالیٰ: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَ الْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَ لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَ مَا يَفْتَرُوْنَ ﴿۱۱۲﴾ وَ لِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَ لِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ﴿۱۱۳﴾ إلى قوله: لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ﴿۱۱۵﴾ (الأنعام) وفی الحقیقة شأنه کشأن مسیلمة الکذاب ذی الضلال والإرتیاب بل هو اضر کیدًا من إبلیس فی التدریس والتلبیس، لأن امر إبلیس قد ظهر واندر الله بنی آدم کیده وحذر وهٰذا قد لبس الباطل بصورة الحق وموه الکذب والإفتراء علی الله فی مثال الصدق فأراح الله منه البلاد والعباد بتدمیره ومحو ما ثبته فی الأرض من الفساد فوجب علی کل مؤمن التمسك بما دل علیه مضمون هٰذه الرسالة والتجنب من مزخرفات براهین احمد القادیانی وافتراه من السفاهة والضلالة وصلی الله علی سیّدنا محمد خاتم النبیین المنزل علیه الکتاب المبین المحفوظ من القاءات الشیاطین وعلی آله وصحبه وسلم اجمعین والله اعلم بالصواب امر برقمه السید إسماعیل البرزنجی مفتی الشافعیة بالمدینة المنورة وکیل مفتی الشافعیة المدرس بالحرم الشریف النبوی السید احمد البرزنجی۔

تقریظ حضرة مدرس المسجد النبوی علی صاحبها السلام السرمدی

بسم الله الرحمٰن الرحیم

والحمد لله الذی خلق جمیع عبیده لأجل معرفته وتوحیده ولیفرقوا بین وجودهم ووجوده ویعلموا مزیة انعامه وجوده احمده ان اقام لنا الدین واوضح طریقه للمهتدین واشکره ان ارسل إلینا رسولًا ختم به النبوة والرسالة، وحسم به ابواب الشبه والضلال وایده بالمعجزات الباهرات والآیات البینات ونسخ بشریعته جمیع الشرائع والأحکام وجعلها باقیة إلی یوم البعث والقیامة، وایضًا وانزل علیه الذکر الحکیم والصراط المستقیم والنور المبین والحبل المتین وتکفل جل وعلا بحفظه علی مصر السنین من تغیر المضلین وإلحاد الملحدین صلی الله علیه وعلی آله واصحابه الذین من اقتدی بهم فبهداه اقتدیٰ ومن حاد عن طریقهم فقد جار واعتدیٰ وبعد!

فلما اجلت طرف الطرف فی فیافی هٰذه الرسالة الغراء المشتملة علی الحث البالغ علی اقتفاء الدین الحق وانتداب إلیه والولوع به والأغراء وکان ذلك فی حال استعجال مع غال من کثرة الإشتغال وهجوم البلیال

Marfat.com

علی البال الفیت انوار التحقیق علیها رائحة ودلائلها بینة محکمة واضحة حافلة لما هو معلوم بالضرورة من الدین کافلة برد شبه الملحدین المضلین فاضحة عوار هذا الدعی الزندیق المدعو بأحمد القادیانی حفید ابی مرة الذی زاف علٰی جده إبلیس فی الضلال والإغواء بألف مرة فأثاب الله مؤلفها الثواب الجزیل حیث حمی حمی هذا الدین المتین بإبطال ما لبسه المبیر الکذاب من البراهین وادخل به الشك علٰی قلوب جهلة العوام والمغفلین فیجب علٰی کل مؤمن یؤمن بالله ویصدق بکتبه ورسله ان یعتقد ویجزم بأن ما رد به صاحب هذه الرسالة هو الحق الموافق لقواعد الإیمان وإن ما قاله صاحب البراهین الأحمدیة والاشاعة زور وبهتان فماذا بعد الحق إلّا الضلال؟ ومن یبتغ غیر الإسلام دینًا فلن یقبل منه وهو فی الآخرة من الخاسرین، ان ربك هو یعلم من یضل عن سبیله وهو اعلم بالمهتدین، قد جاءکم بصائر من ربکم فمن ابصر فلنفسه ومن عمی فعلیها، بصرنا الله والمسلمین بطریق الإستقامة والهدایة وجنبنا اجمعین طرق الضلالة والغوایة انه علٰی ما یشاء قدیر وبالإجابة جدیر وصلی الله علٰی سیّدنا ومولانا محمد القائل من یهده الله فلا مضل له ومن یضلل فلا هادی له وعلٰی آله وصحبه والتابعین له وعلینا معهم برحمة الله، آمین! قاله بفمه ورقمه بقلمه العبد الأحقر محمد علی بن طاهر الوتری الحسینی الحنفی المدنی خادم العلم والحدیث بالمسجد الشریف النبوی وذلك فی الیوم الحادی والعشرین من ذی القعدة الحرام سنة اربع بعد الثلاثمائة والألف۔

تقریظ احد المشاهیر من علماء پٹنه

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذی انزل الفرقان علٰی سیّد الإنس والجان واخمد به الباطل والشرك والطغیان، والصلوٰة والسلام علٰی رسوله محمد وآله وصحبه والتابعین لهم بإحسان مد الدهور والأزمان وبعد!

قد طالعت بعض هفوات غلام احمد مقیم القادیان فی کتابه البراهین الأحمدیة وفی الاعلان فوجدته من تلبیسات الشیطان ولیس من إلهامات الرحمٰن، بل ما ذلك إلّا بهتان وهذیان فمن اتبعه عد من اهل الخسران وهذه الرسالة نظرت ایضًا فی لطائف ردها فاطمئن بها الجنان فعسٰی ان ینجو بمطالعتها کثیر من الإخوان من اهل السُّنَّة والجماعة وغیرهم بفضل الکریم المنان فجزی الله المؤلف اعلی الجنان کتبه الحقیر محمد بن عبدالقادر باشه الفتنی الحنفی عفا الله عنه وعن والدیه واحسن إلیهما وإلیه۔

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد! واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ....جو علماء غیر مقلدین سے ہے... غیر اسلامی فرقوں پر دِینِ اسلام کی حقیقت ظاہر کرنے کی غرض سے اُردو زبان میں ایک کتاب تالیف کی اور اس کا نام ''براهین احمدیة علٰی حقیقت

Marfat.com

کتاب اللہ والنبوۃ المحمدیۃ'' رکھا اور چاروں حصے اس کے، شہر امرتسر سے چھپوائے اور اس کے تیسرے حصے میں دعویٰ کیا کہ کامل ولیوں کا اِلہام قطع اور یقین کا مفید ہوتا ہے اور باتفاق سوادِ اعظم علماء کے وحی رسالت کا مترادف ہے۔ چنانچہ اصلی عبارت اس کی رسالہ عربیہ میں منقول ہے۔ پھر بیس ہزار قطعہ اشتہار کا بدیں مضمون چھپوا کر شائع کیا کہ کتاب ''براہین احمدیہ'' جس کو خدا کی طرف سے مؤلف (مرزا قادیانی) نے ملہم و مامور ہو کر بغرض اصلاح وتجدید دین تالیف کیا ہے اور اس نے اپنے اِلہامات وخوارق وکرامات واخبارِ غیبیہ واَسرارِ لدنیہ وکشوفِ صادق ودُعائیں مستجابہ کے راست ہونے سے دِینِ اسلام کی راستی وصدق ظاہر کیا ہے، اور ان خوارق وغیرہ پر آریہ وغیرہ شاہد ہیں، جس کا ذِکر تفصیل وار کتاب ''براہین احمدیہ'' میں درج ہے، اور مصنف کو علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح بن مریم کے کمالات سے بہ شدّت مشابہ ہیں، اور اس کو خواص انبیاء ورُسل کا نمونہ بنا کر برکت متابعت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے اکابر اولیاء وماتقدم پر فضیلت دی گئی ہے اور مصنف کے قدم پر چلنا موجب نجات وسعادت وبرکت ہے اور اس کی مخالفت سبب بُعد وحرمان کا ہے (یعنی حق تعالیٰ کی رحمت سے)، ثبوت اور دلائل اس کے براہین احمدیہ کے چاروں حصص مطبوعہ کے پڑھنے سے جو ۷ ۳ جزو ہے ظاہر ہوتے ہیں (اور ادنیٰ قیمت اس کی پچیّس روپیہ مقرر ہے)۔ پھر اسی اِشتہار میں درج ہے کہ ''اور اگر اس اِشتہار کے بعد بھی کوئی شخص سچا طالب بن کر اپنی عقدہ کشائی نہ چاہے اور دِلی صدق سے حاضر نہ ہو تو ہماری طرف سے اس پر اِتمامِ حجت ہے، جس کا خدا تعالیٰ کے رُوبرو اس کو جواب دینا پڑے گا... الخ۔'' المشتہر: مرزا غلام احمد قادیانی ضلع گورداسپور ملک پنجاب، مطبوعہ: ریاض ہند پریس، امرتسر، پنجاب، انتہا ملخص (مجموعہ اشتہارات ج:۱ ص: ۲۳ تا ۲۵)۔

پس اس اشتہار کی ترغیب کے سبب صدہا اہلِ اسلام نے اس کی کتاب خریدی، چنانچہ پنجاب وہندوستان وغیرہا میں وہ کتاب بہت مشہور ہوئی۔ اس کے تیسرے، چوتھے حصے میں مصنف نے دعویٰ کیا ہے کہ بہت سی آیاتِ قرآنی وعباراتِ عربیہ اس پر اِلہام ہوتی ہیں، جیسا کہ صفحہ: ۴۸۵، خزائن ج:۱ ص: ۵۷۷ میں لکھا ہے۔ اور یہ بھی صاف دعویٰ کیا ہے کہ اکثر آیاتِ فضائلِ انبیاء اس پر نازل ہوتی ہیں، اور ان آیات سے اللہ تعالیٰ نے اس کو مخاطب کیا ہے، اور ان خطابات سے وہی مراد ہے، اور اکثر اِلہامی باتیں بلکہ سب کی سب جو اس پر وحی ہوتی ہے... پرلے درجے کی اس کی تعریف ہے... جس سے نبیوں کے مرتبے کو اس کا پہنچ جانا نکلتا ہے، بلکہ بعض ملہمات سے اس کی انبیاء سے ترقی اور تعلّی سمجھ میں آتی ہے، والعیاذ باللہ من ذالک...!

جیسا کہ دونوں قسم کے ملہمات کا ہم نمونہ ناظرین کے ملاحظہ کے واسطے ذِکر کرتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ اور جناب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے راضی کرنے کی نیت سے ہم ان کا رَدّ لکھتے ہیں۔ پہلے قسم کے اِلہامات کا نمونہ جس کو براہین احمدیہ کا مؤلف (مرزا قادیانی) کامل اِلہام اور وحی رسالت کی مانند جانتا ہے یہ ہے ان آیات اور عربی فقرات کا ترجمہ:

۱- اے احمد! اللہ نے تجھ میں برکت دی۔

۲- تم نے کنکر نہیں پھینکے، جب پھینکے تھے، لیکن خدا نے پھینکے تھے۔

Marfat.com

۳-تو ڈراوے ان لوگوں کو جن کے باپ دادا نہیں ڈرائے گئے۔

۴-اور تا کہ ظاہر ہو گنہگاروں کا راستہ۔

۵-تو کہہ دے میں مامور ہوں اور اوّل ایمان لاتا ہوں ان اِلہاموں پر۔

۶-تو کہہ حق آ گیا اور جھوٹ نابود ہوا، جھوٹ نابود ہی ہونے والا ہے۔

۷-تو کہہ اگر میں افتراء کرتا ہوں یعنی خدا پر، پس مجھ پر گناہ ہے۔

۸-اور تو اپنے رَبّ کی نعمت سے دیوانہ نہیں۔

۹- تو کہہ دے اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو میری اِتباع کرو، خدا تم سے محبت کرے گا۔ براہین احمدیہ ص:۲۳۸،۲۳۹، خزائن ج:۱ ص:۲۶۶،۲۶۷ سے یہ نو اِلہام منقول ہوئے ہیں۔

پھر صفحہ:۲۴۰،خزائن ج:۱ ص:۲۶۵ میں یہ پانچ اِلہام درج ہیں، جن کا ترجمہ یہ ہے:

۱۰-ہم مسخری کرنے والوں سے تیرے لئے کافی ہیں۔

۱۱-اور تو کہہ دے تم اپنی جگہ عمل کرو، میں بھی عمل کرتا ہوں، جلد تم معلوم کر لو گے۔

۱۲-وہ چاہتے ہیں کہ خدا کے نور کو اپنے منہ سے بجھا دیں اور خدا اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگر چہ کافر ناپسند کریں۔

۱۳-جب آ گئی نصرت اور فتح خدا کی۔

۱۴-یہ میرے پہلے خواب کی تاویل ہے جس کو خدا نے سچ کر دیا ہے۔

پھر ص:۲۴۱،خزائن ج:۱ ص:۲۶۶ میں یہ پانچ اِلہام لکھے ہیں:

۱۵-تو خدا کا نام لے، پھر ان کو چھوڑ دے ان کو اپنی بک بک میں کھیلا کریں۔

۱۶-اور ہرگز نہ راضی ہوں تجھ سے یہود اور نصاریٰ۔

۱۷-اور تو کہہ خداوندا! مجھے راستی کی جگہ داخل کر۔

۱۸-ہم نے تیری فتح کر دی ہے ظاہر فتح۔

۱۹-اور تجھے گمراہ پا کر راستہ دِکھلایا۔

پھر ص:۲۴۲،خزائن ج:۱ ص:۲۶۷ میں یہ تین الہام ہیں:

۲۰-ہم نے کہا اے آگ! تو ٹھنڈی اور سلامتی والی ہو جا اِبراہیم پر۔

۲۱-اے لحاف پوش! کھڑا ہو جا اور ڈرا، اپنے رَبّ کی تکبیر کہہ۔

۲۲-اور نیکی کا حکم کر اور گناہ سے روک۔

پھر ص:۴۸۶،خزائن ج:۱ ص:۵۷۹ پر کہا ہے کہ مجھ پر یہ اِلہام بھی نازل ہوئے ہیں:

Marfat.com

۲۳-اے احمد! تجھ کو خداوند کریم نے برکت دی جو تیرا حق تھا۔

پھر ص:۴۸۹، خزائن ج:۱ ص:۵۸۱ پر کہا ہے کہ:

۲۴-تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کے مرتبہ میں ہے۔

مولانا فیض الحسن مرحوم سہارنپوری نے اپنے عربی اخبار شفاء الصدور میں لکھا ہے کہ مؤلف براہین (مرزا قادیانی) نے اس اِلہام میں دعویٰ کیا ہے کہ میرا منکر خدا کی توحید کا منکر ہے۔

پھر براہین احمدیہ ص:۴۹۲، خزائن ج:۱ ص:۵۸۴ میں یہ اِلہام لکھا ہے کہ:

۲۵-پھر جب خدا کی مدد آ گئی اور فتح اور تیرے رَبّ کی بات پوری ہوگئی، یہ وہ چیز ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔

اور ان فقرات آیات کا ترجمہ براہین کے ص:۴۹۱ کی سطر:۱۸و۱۹ میں یوں لکھا ہے کہ: ''جب مدد اور فتح اِلٰہی آئے گی اور تیرے رَبّ کی بات پوری ہو جائے گی تو کفار اس خطاب کے لائق ٹھہریں گے کہ یہ وہی بات ہے جس کے لئے تم جلدی کرتے تھے۔'' انتہی بلفظہ۔

پھر براہین احمدیہ ص:۴۹۳، خزائن ص:۵۸۶ میں اپنے لئے یہ اِلہام لکھا ہے:

۲۶-پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا، پس ہوا قدر دو کمانوں کا یا اس سے بہت نزدیک۔

پھر ص:۴۹۶، خزائن ص:۵۹۰ میں اپنے لئے ان اِلہامات کا دعویٰ کیا ہے کہ:

۲۷-اے آدم! تو اپنی زوجہ سمیت بہشت میں رہ۔ اے مریم! اے احمد! تو اپنی زوجہ کے ساتھ بہشت میں مکان پکڑ۔

پھر مراد اس کی یوں لکھتا ہے: اے آدم! اے مریم! اے احمد! تو اور جو شخص تیرا تابع اور رفیق ہے، جنت میں یعنی نجاتِ حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ انتہی بلفظہ۔

پھر ص:۵۰۳، خزائن ج:۱ ص:۵۹۹ میں اپنے لئے یہ اِلہام درج کئے ہیں:

۲۸-بے شک تو صراطِ مستقیم پر ہے۔

۲۹-خدا کے حکم کو ظاہر پہنچا اور جاہلوں سے روگردانی کر۔

پھر ص:۵۰۴، خزائن ج:۱ ص:۶۰۰ میں آیت کا اِلہام لکھا ہے اور ترجمہ اس کا خود کیا ہے:

۳۰-ہمیں اپنی ذات کی قسم ہے کہ ہم نے تجھ سے پہلے اُمتِ محمدیہ میں کئی اولیاء کامل بھیجے، پر شیطان نے ان کی توابع کی راہ کو بگاڑ دیا... الخ۔ انتہی بلفظہ۔

اب ظاہر ہے کہ کاف خطاب جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع تھا، اسی براہین والے نے اپنا نفس مراد رکھا ہے، اور رسولوں سے اولیائے اُمت ارادہ کئے ہیں۔

اور اسی صفحے میں اپنے لئے آیت کا اِلہام بھی لکھا ہے جس کا ترجمہ یہ کرتا ہے کہ:

Marfat.com

۳۱-پاک ہے وہ ذات جس نے اپنے بندہ کو رات کے وقت میں سفر کرایا۔

یعنی ضلالت اور گمراہی کے زمانے میں جو رات سے مشابہ ہے، مقاماتِ معرفت اور یقین تک لدنی طور سے پہنچایا۔ بلفظہ۔

پھر صفحہ نمبر:۵۰۶، خزائن ج:۱ ص:۶۰۳ میں ان دونوں آیتوں کا اپنی طرف اِلہام ہونا ظاہر کرتا ہے۔ جن کا ترجمہ خود یہ لکھتا ہے کہ:

۳۲-اور جب تجھ سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو میں نزدیک ہوں، دُعا کرنے والے کی دُعا قبول کرتا ہوں۔

۳۳-اور میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے تا کہ سب لوگوں کے لئے رحمت کا سامان پیش کروں۔ انتہی بلفظہ۔

پھر صفحہ:۵۱۰، خزائن ج:۱ ص:۶۰۸ میں چند آیاتِ قرآنی اپنے حق میں نازل کر کے ان کا خود ترجمہ یوں لکھتا ہے:

۳۴-کیا تو اسی غم میں اپنے تئیں ہلاک کر دے گا کہ یہ لوگ کیوں نہیں ایمان لاتے۔

۳۵-اور ان لوگوں کے بارے میں جو ظالم ہیں میرے ساتھ مخاطبت مت کر، وہ غرق کئے جائیں گے۔

۳۶-اے ابراہیم! اس سے کنارا کر، یہ صالح آدمی نہیں۔

۳۷-تو صرف نصیحت دہندہ ہے۔

۳۸-اور نہ تو ان پر نگہبان ہے۔

چند آیات جو بطورِ اِلہام اِلقاء ہوئی ہیں بعض خاص لوگوں کے حق میں ہیں، یعنی مراد غرق کئے گئے اور غیر صالح سے بعض خاص لوگ ہیں۔

پھر صفحہ:۵۱۷، خزائن ج:۱ ص:۶۱۷ میں بعض آیاتِ قرآنی کا اپنے لئے نازل ہونا قرار دے کر ترجمہ ان کا یوں لکھا ہے:

۳۹-اے احمد! تیرے لبوں پر رحمت جاری ہوئی۔

۴۰-ہم نے تجھ کو معارف کثیرہ عطا فرمائے ہیں۔

۴۱-اس کے شکر میں نماز پڑھ اور قربانی دے۔

۴۲-اور ہم نے تیرا بوجھ اُتار دِیا، جو تیری کمر توڑ دے اور تیرے ذِکر کو اُونچا کر دیا ہے۔ انتہیٰ بلفظہ۔

پھر صفحہ:۵۵۶، خزائن ج:۱ ص:۶۶۴ میں ایک آیت اپنے لئے وارد کر کے صفحہ:۵۷۷، خزائن ج:۱ ص:۶۶۴ میں اس کا یوں ترجمہ کیا ہے:

۴۳-اے عیسیٰ! میں تجھے کامل اجر بخشوں گا، یا وفات دوں گا اور اپنی طرف اُٹھاؤں گا، یعنی رفع درجات کروں گا یا دنیا سے اپنی طرف اُٹھاؤں گا، اور تیرے تابعین کو ان پر جو منکر ہیں قیامت تک فائق رکھوں گا.....اس جگہ عیسیٰ کے نام سے بھی عاجز مراد ہے۔ انتہی بلفظہ۔

Marfat.com

نیز صفحہ: ۵۵۵ میں فقرہ عربیہ کا اِلہام لکھ کر اس کا ترجمہ صفحہ: ۵۵۶، خزائن ج: ۱ ص: ۶۶۳ میں یوں کرتا ہے کہ:

۴۴- میرے پاس خدا کی گواہی ہے، پس کیا تم ایمان نہیں لاتے۔ یعنی خدا تعالیٰ کا تائیدات کرنا، اور اسرارِ غیبیہ پر مطلع فرمانا، اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا، اور دُعاؤں کو قبول کرنا، اور مختلف زبانوں میں اِلہام دینا، اور معارف اور حقائقِ اِلٰہیہ سے اِطلاع بخشنا، یہ سب خدا کی شہادت ہے، جس کو قبول کرنا اِیمان داروں کا فرض ہے۔ اِنتہی بلفظہ۔

پھر صفحہ: ۵۶۱ میں آیتِ قرآنی اپنے لئے نازل کر کے ترجمہ اس کا صفحہ: ۵۶۲، خزائن ج: ۱ ص: ۶۷۰ میں یوں لکھتا ہے کہ:

۴۵- کہہ خدا کی طرف سے نور اُترا ہے، سو تم اگر مؤمن ہو تو اِنکار مت کرو۔ اِنتہی بلفظہ۔

پھر صفحہ: ۵۶۱، خزائن ص: ۶۷۰ میں حضرت سلیمان علیہ السلام اور حضرت اِبراہیم علیہ السلام کے حق کی آیات اپنے لئے نازل کر کے صفحہ: ۵۶۲، خزائن ص: ۶۷۰ میں تصریح کرتا ہے کہ مراد ان سے میں ہوں، چنانچہ اصل عبارت اس کی یہ ہے کہ:

۴۶- وہ نشان سلیمان کو سمجھائے یعنی اس عاجز کو۔

۴۷- سو تم اِبراہیم کے نقشِ قدم پر چلو۔ یعنی رسول کریم کا یہ طریقہ حقہ کہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں، یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجزہ بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔ اِنتہی بلفظہ۔

یہ خاتمہ اس کی کتاب یعنی چوتھے حصے کا ہے۔ پس ان سینتالیس اِلہامات سے جو اکثر آیاتِ قرآنی اور بعض فقراتِ عربیہ ہیں، جن کو مؤلفِ براہین نے اپنے لئے اِلہام اور وحی قرار دِیا ہے، بخوبی ظاہر ہے کہ اس شخص نے لوازمِ رِسالت اور خواصِ نبوّت اپنے لئے ثابت کئے ہیں، چنانچہ انبیاء سے اپنا مراد ہونا اور اپنی تصدیق کو اِیمان اور اپنے اِنکار کو کفر سے تعبیر کرنا وغیر ذالک، جو ان اِلہامات سے صراحۃً ظاہر ہے، کیونکہ اوّل اس نے برخلاف اہلِ سنت اس پر یقین کیا ہے کہ اولیاء کا اِلہام اور وحیٔ رِسالت دونوں ایک معنے رکھتے ہیں، اور اِلہام بھی قطعی و یقینی ہوتا ہے، پھر اس نے بڑے اِستحکام سے ثابت کیا ہے کہ جو مضامین اس پر نازل ہوتے ہیں، ان کی تبلیغ واجب ہے، اور وہ ڈرانے، خوشخبری سنانے پر مامور ہے کہ جس نے خدا کا دوست بننا ہو، اس کی متابعت کرے، خدا اس سے محبت کرے گا، اور یہ کہ اس کے ملہمات کا قبول کرنا لوگوں پر فرض ہے اور ان کا اِنکار منع ہے، پس جو اس (مرزا قادیانی) پر اِیمان لایا وہ مؤمن ہے، اور جس نے اس کا اِنکار کیا وہ کافروں سے ہے۔

جیسا کہ ۴۴ اور ۴۵ ویں اِلہام کے ترجمہ اُردو میں اس نے خود تصریح کی ہے اور رِسالت و نبوّت کے معنی یہی ہیں کہ ایسی فضیلتِ عظمیٰ حاصل ہو اور نبیوں کے ساتھ شرکت کا مطلب یہ ہے کہ ایسے بڑے رتبہ پر مشرف ہو۔ علاوہ ازیں جن خطابات سے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دُوسرے انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کیا ہے، صاحبِ براہین اب ان خطابات سے اپنے نفس کو مراد رکھتا ہے، تو یہ صراحۃً اِلحاد فی الآیات نہیں تو اور کیا ہے؟ اور قرآن شریف کی تحریفِ معنوی میں کون سا دقیقہ فروگزار چھوڑا ہے؟ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ مؤلف براہین کا اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا تابع جانتا ہے اور

Marfat.com

اپنے لئے ان فضائلِ عظیمہ کا حاصل ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت سے بطور ظلیت مانتا ہے، جیسا کہ اس نے اشتہار منقولہ بالا میں تصریح کی ہے اور نیز کئی جگہ براہین میں اقرار کرتا ہے کہ وہ موردِ حدیث: ''علماء اُمّتی کانبیاء بنی إسرائیل'' کا ہے، تو اس حالت میں کیونکر متصوّر ہو کہ وہ رِسالت اور نبوّت کو اپنے لئے ثابت کرتا ہے؟

دیکھو! وہ اپنی فضیلت اولیاء پر ثابت کر رہا ہے، اور یہ اس نے ہرگز نہیں کہا کہ میں انبیاء میں سے ہوں، تو اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ صریح ثابت ہے کہ مؤلفِ براہین نے اپنی کتاب نصاریٰ اور یہود اور بت پرستوں کے مقابلے میں واسطے ظاہر کرنے حقیقت دِینِ اسلام کے تالیف کی ہے۔ تو اس کتاب میں یہ درج کرنا کہ میں نبیوں کی صفتوں سے جو قرآن میں مذکور ہیں، موصوف ہوں، اور آیاتِ قرآنی میں جن رسولوں کے خواص مسطور ہیں، مجھ پر نازل ہوئی ہیں، ان کا مورد میں ہوں، کیا فائدہ رکھتا ہے؟ کیونکہ جن کو قرآن پر اِیمان ہی نہیں وہ ان باتوں پر کیونکر تصدیق کریں گے؟ اور مؤلفِ براہین کی عظمتِ شان پر اِیمان لائیں گے...؟

پس معلوم ہوا کہ اصلی غرض براہین والے کی ان اِلہامات کے بیان اور وحی کے عیان سے مسلمانوں سے باور کرانا ہے کہ میں سب ولیوں سے افضل ہوں اور نبیوں کا نمونہ ہوں اور اس کے قادیان میں مکہ معظّمہ کی طرح وحی اُترتی ہے، اور اَب خدا کا حکم ہے کہ سب لوگ قریب و بعید ہر طرف سے قادیان میں آئیں اور ہدایت پائیں اور جو نہ حاضر ہوگا خدا تعالیٰ اس سے حساب لے گا۔ جیسا کہ اشتہار سے نقل اس کی اوپر منقول ہو چکی ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ایسے دعوے اکابر صحابہ کرامؓ خصوصاً خلفائے راشدینؓ و اِمامانِ اہلِ بیتؓ و تابعینؒ سے، جو افضل ہیں ساری اُمت سے، صادر نہیں ہوئے۔

پس صاحبِ براہین کے یہ دعوے صریح مساوات کا اظہار ہے انبیاء و مرسلین سے، اگرچہ وہ اہلِ اسلام کے بلوے کے خوف سے صاف اِقرار نہیں کرتا کہ میں رسول ہوں، لیکن یہ تو اس پر نازل ہو رہا ہے: ''قل انی امرت وانا اوّل المؤمنین، فاصدع بما تؤمر واعرض عن الجاهلين، لعلك باخع نفسك الّا يكونوا مؤمنين، قل جاءكم نور من الله فلا تكفروا إن كنتم مؤمنين'' جن کا ترجمہ اُوپر لکھا گیا ہے۔

پس یہ دعویٰ نبوّت نہیں تو اور کیا ہے؟ مع ہذا اس نے اشتہار میں صراحۃً لکھا ہے کہ میں انبیاء و رُسل کا نمونہ ہوں، جس کی نقل اُوپر ہو چکی ہے، اب ظاہر ہے کہ نمونہ شے کا عین وہ شے ہوتی ہے، جیسا کہ فارسی کی کی نثر مشہور ہے: ''مشتے نمونہ از خروارے'' یعنی گیہوں کے انبار سے، مثلاً ایک مٹھی اس کا نمونہ ہے، تو اس اِقرار اِشتہار سے ثابت ہے کہ صاحبِ براہین (مرزا قادیانی) اپنے آپ کو انبیاء و مرسلین سے جانتا ہے، پس صاف یہ مثلیت ہے، نہ کہ ظلیت، اور نیز اس نے براہین کے صفحہ: ۵۰۴، خزائن ج: ۱ ص: ۶۰۱ میں یہ فقرہ اپنا اِلہام لکھا ہے: ''جری الله فی حلل الأنبياء'' اور اس کا ترجمہ اور تفسیر یوں کرتا ہے کہ اس فقرۂ اِلہامی کے یہ معنی ہیں کہ: ''منصب اِرشاد و ہدایت اور موردِ وحیٔ اِلٰہی ہونے کا دراصل حلہ انبیاء ہیں اور ان کے غیر کو بطور مستعار ملتا ہے اور یہ حلہ انبیاء اُمتِ محمدیہ کے بعض افراد کو بغرضِ تکمیل ناقصین عطا ہوتا ہے۔'' انتہا بقدر الحاجہ!

پس براہین والے کی خود تصریح سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی وحی کا مورد ہونا نبیوں کا خاصہ ہے تو اس کو اپنے لئے ثابت کرنا

Marfat.com

نبوّت کا اِثبات ہے، اور یہ کہنا کہ غیر انبیاء کو بطورِ مستعار یہ ملتا ہے، باطل ہے، کیونکہ منصبِ ورودِ وحیٔ رِسالت غیر انبیاء کو ہرگز نہیں ملتا، اور ولیوں کے اِلہام اور رِسالت سے مترادف نہیں، اس لئے کہ وحیٔ رِسالت ملائکہ کی حفاظت سے محفوظ ہوتی ہے اور اس کی اِطلاع میں ہرگز کسی طرح کا شک وشبہ نہیں ہوتا، اور نہ اس میں اِحتمال خطا کا ہوتا ہے، اس واسطے مکلّفین پر اس کا قبول واجب ہے، جس نے اس کو مانا وہ مؤمن ہے، جس نے اس کا اِنکار کیا وہ کافر ہے، برخلاف اِلہامِ اولیاء کے، کیونکہ اِلہام سے اگرچہ بعض حقائق ذات وصفاتِ اِلٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے، یا بعض وقائع دنیا کا بھی یقین ہوجاتا ہے، مگر بجمیع الوجوہ شک وشبہ سے زائل نہیں ہوتا، اور اِحتمال خطا اس میں باقی رہتا ہے، اسی لئے لوگوں پر اس کا ماننا لازم نہیں ہوتا، جیسا کہ تفسیر فتح العزیز میں آیت: ''عالم الغیب'' کے نیچے اس پر تصریح ہے اور یہ بھی اِعتقادِ اہلِ سنت ہے۔

لہٰذا نبیوں کے اخبارِ غیب پر اِیمان واجب ہے، اور کاہن ونجومی وغیرہ جو غیب کی خبر دیں، اس کی تصدیق کفر ہے، اور علیٰ ھٰذا مدعی اِلہام جو بعد الانبیاء اپنے اِلہامات کی خبر دے، اس کی تصدیق کرنا بھی ناجائز ہے، جیسا کہ مُلّا علی قاریؒ نے فقہ اکبر کی شرح کی ملحقات میں تصریح کی ہے۔[1] اکابر اہلِ سنت کا اِتفاق تو اسی پر ہے، اور غیر مقلدین اور ان کا اِمام، صاحبِ براہین جو اِلہامِ اولیاء کو حجتِ قطعی، وحیٔ رِسالت کی طرح بتاتے ہیں، ان کی غلطی کا منشا حضرت خضر علیہ السلام کے اِلہام کا ذِکر اور واقعہ اِلہام اُمِّ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام ہے، جو منصوصِ قرآنی ہے، جیسا کہ براہین کے صفحہ: ۵۴۸، خزائن ص: ۶۵۴ میں لکھا ہے۔ اور نیز: ''خضر جن میں سے کوئی نبی نہ تھا'' انتہا۔ یہ اس شخص کا جہلِ عظیم ہے، کیونکہ علمائے عقائدِ حقہ وغیرہ نے تصریح کی ہے کہ حضرت خضر علیہ السلام جمہور علماء کے نزدیک نبی ہیں اور قرآن مجید صاف ناطق ہے، اختلافِ حال ومآل وحیٔ موسیٰ اور اِلہامِ مادرِ موسیٰ ہیں، کیونکہ ہرچند ان کو اِلہام منجانب اللہ تعالیٰ ہوا تھا کہ اپنے فرزند کو دریا میں ڈال دے، وہ سلامتی سے تیرے پاس آجائے گا۔

چنانچہ قرآن مجید میں فرمان ہے کہ جب تو موسیٰ کے معاملے میں خائف ہو تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور خوف وغم نہ کرنا، ہم تیری طرف اس کو لوٹا دیں گے اور اس کو رسول بنادیں گے۔[2] یہ ترجمہ ہے آیات کا، تو اس اِلہام پر مادرِ موسیٰ کو خود بھی اطمینان نہیں ہوا تھا، ورنہ اس کی ایسی حالت نہ ہوتی، جس کا قرآن شریف میں ذِکر ہے: ''وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰى فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِيْ بِهٖ لَوْلَاۤ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰى قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۝۱۰'' (القصص) یعنی اور ہوگیا دِل ماں موسیٰ کا خالی صبر سے، تحقیق نزدیک تھا کہ البتہ ظاہر کردے اس کو، اگر باندھ نہ رکھتے ہم اُوپر دِل اس کے، تاکہ ہو اِیمان والوں میں سے۔

اور بے شک حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام اس وحی میں مطمئن تھے کہ: ''لَا تَخَفْ دَرَكًا وَّلَا تَخْشٰى ۝۷۷'' (طٰہٰ) یعنی فرعونیوں کے پکڑ لینے سے مت ڈر۔ اسی لئے آپ کے اصحاب متحیر ہوئے اور قومِ فرعون کے لشکر کو دیکھ کر بولے، جیسا کہ قرآن میں خبر دِی گئی ہے کہ: ''اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ۝۶۱'' (الشعراء) بے شک پکڑے گئے، تب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے جواب کو قرآن نے یوں حکایت

---

(۱) ومنها ان تصديق الكاهن بما يخبره من الغيب كفر لقوله تعالىٰ: قل لا يعلم من فى السمٰوٰت والأرض الغيب إلّا الله۔ (شرح فقه اكبر لمُلّا على القارى رحمه الله، ص: ۱۸۳، طبع مجتبائى)۔

(۲) فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِى الْيَمِّ وَلَا تَخَافِىْ وَلَا تَحْزَنِىْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝۷ (القصص)۔

Marfat.com

کیا کہ: ''ہرگز نہیں پکڑے جانے میرے ساتھی، میرا رَبّ ہے مجھے راستہ دکھادے گا۔''(۱)

پس بہ شہادتِ قرآن مبین وحیٔ رِسالت بالہامِ اولیاء میں فرق آسمان وزمین پیدا ہوگیا، اور جوان دونوں کو ایک ہی جانتا ہے، وہ بالکل باطل پر ہے، بالیقین اور حدیث: ''علماء اُمّتی کانبیاء بنی إسرائیل'' بے اصل ہے، چنانچہ دمیری اور زرکشی اور عسقلانی نے کہا ہے، علامہ قاریؒ نے رسالہ المصنوع فی احادیث الموضوع میں اس پر تصریح کی ہے (مطبوعہ لاہور کے ص:۱۶، سطر:۱۹ میں دیکھو)۔

رہا دعویٰ صاحبِ براہین کا کہ میں تابع ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کا، سو ہر چند یہ دعویٰ محض زبانی ہے، دِل میں نہیں، جیسا کہ اس کی کتاب اس پر شاہد ہے، اور عنقریب اس کا بیان ہوگا۔ تاہم دعویٔ اِتباع فنافی النبوّت ورِسالت سے نہیں ہے، کیونکہ براہین کے صفحہ:۴۹۹، خزائن ج:۱ ص:۵۹۴ میں ہے کہ: ''مسیح کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادمِ دِین تھا، اور اس کی اِنجیل توراۃ کی فرع ہے'' انتہیٰ۔

پس جیسا کہ بموجب زعم براہین والے کے اِتباع اور خادمیت حضرت موسیٰ نے حضرت مسیح کی نبوّت میں کچھ خلل اندازی نہیں کی، ویسا ہی یہ شخص باوجود اِتباعِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے، اپنے آپ کو خصائصِ نبوّت ورِسالت سے موصوف کررہا ہے اور نیز انبیاء اگرچہ بحسب مراتب وقرب عنداللہ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔

چنانچہ تیسرے سپارے کا اِبتدائے آیت کا یہ ترجمہ ہے کہ: ''وہ رسول ہم نے بعضوں کو بعضوں پر فضیلت دی ہے۔''(۲)

مؤمن بہ ہونے میں سب انبیاء برابر ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں مؤمنین سے حکایت فرمائی ہے کہ: ''ہم نہیں فرق کرتے ہیں''(۳) یعنی اِیمان لانے میں رسولوں کے درمیان۔

الحاصل! غور کرنے والا عالم جب ملہمات صاحبِ براہین میں تدبر اور تعمق فرماتا ہے تو یقیناً معلوم کرجاتا ہے کہ براہین والے نے صاف دعویٰ برابری کا انبیاء سے کیا ہے۔ دیکھو براہین احمدیہ ص:۵۱۱، خزائن ج:۱ ص۶۱۱ میں آیت: ''قل إنما انا بشر'' کو اپنے حق میں نازل کرکے صفحہ:۵۱۲، خزائن ج:۱ ص:۶۱۲ میں اس کا ترجمہ یوں لکھتا ہے: ''پھر فرمایا ہے کہ میں صرف تمہارے جیسا ایک آدمی ہوں، مجھ کو یہ وحی ہوتی ہے کہ بجز اللہ تعالیٰ کے اور کوئی تمہارا معبود نہیں، وہی اکیلا معبود ہے، جس کے ساتھ کسی چیز کو شریک کرنا نہیں چاہئے'' انتہیٰ بلفظہ۔

اور براہین کے صفحہ:۲۴۲، خزائن ج:۱ ص:۲۶۷ میں آیت: ''واتل علیھم'' کو اپنے حق میں نازل کرلیا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور پڑھ ان پر جو وحی کی جاتی ہے تیری طرف تیرے رَبّ سے'' پس یہ صریح مقابلہ ہے صاحبِ براہین کا سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ الغرض! براہین کا مؤلف ہرچند اپنی زبان سے صریح دعویٰ نہیں کرتا کہ میں نبی ہوں، تاکہ اہلِ

---

(۱) قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾ (الشعراء)۔
(۲) تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ ۘ (البقرة:۲۵۳)۔
(۳) لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ ۖ (البقرة:۱۳۶)۔

Marfat.com

اسلام خواص وعوام بلوے نہ کردیں، لیکن اس میں شک نہیں کہ کوئی خاص الخاص انبیاء سے باقی نہیں چھوڑا، جس کو اس نے اپنے لئے ثابت نہ کرلیا ہو۔ بلاشبہ اس کی مثال علی گڑھ والی نیچری کی ہے، جس طرح اس نے اسلام کے فرائض کو اُٹھادیا اور کبیرہ گناہوں کو حلال بنادیا، جس پر اس کی تفسیرِ قرآن اور اخبار تہذیب الاخلاق شاہد ہے، اور فقیر راقم الحروف کان اللہ لہ نے اس کے ہفوات کے رَدّ میں ایک رسالہ مستقلہ جس کا نام ''جواہر مضیہ رَدِّ نیچریہ'' ہے، شائع کیا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذالك!

پس یہ نیچری باوصف تنسیخ اپنے آپ کو خواص اولیاء اور دِین کے تائید کرنے والوں سے جان رہا ہے، ایسا ہی حال ہے صاحبِ براہین کا علمائے راسخین کی نظروں میں۔ چنانچہ مولانا فیض الحسن سہارنپوری مرحوم نے اپنے اخبار ''شفاء الصدور'' میں صاف لکھ دیا ہے کہ مرزا قادیانی مثل علی گڑھی نیچری کے ہے، یعنی اختلال دِینِ اسلام واِضلال خواص وعوام میں رہا۔ یہ اِدّعا براہین والے کا کہ میں اکثر اکابر اولیاء ماتقدم سے افضل ہوں، سو یہ بھی مثل دعویٰ نمونہ انبیاء کے سراسر باطل ہے، کیونکہ صحابہؓ اور تابعینؒ کی فضیلت ساری اُمت پر بحکم قرآن شریف اور صحیح حدیثوں سے ثابت ہے، جیسا کہ دینی کتابوں میں مرقوم ہے، اور باقی حال فضیلت اس مدعی کا آئندہ ظاہر ہوجائے گا۔ اس تحریر کو یاد رکھ کر سنئے کہ عجائب ملہمات مرزا قادیانی سے وہ بھی ہیں جو صفحہ: ۴۹۸، خزائن ج:۱ ص: ۵۹۳ میں: ''إنّا انزلناہ قریبًا من القادیان'' لکھ کر اس کا ترجمہ خود یوں کرتا ہے کہ:

''یعنی ہم نے (یعنی خدا فرماتا ہے) ان نشانوں اور عجائبات کو اور نیز اس اِلہام کو پُر از معارف وحقائق کو قادیان کے قریب اُتارا ہے، اور ضرورتِ حقہ کے ساتھ اُتارا ہے، اور بضرورتِ حقہ اُترا ہے، خدا اور اس کے رسول نے خبر دی تھی کہ جو اپنے وقت پر پوری ہوئی اور جو کچھ خدا نے چاہا وہ ہونا ہی تھا۔''

نیز اس کا دعویٰ کہ:

''یہ آخری فقرات اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس شخص کے ظہور کے لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی حدیث متذکرہ بالا میں اِشارہ فرما چکے ہیں۔ (یعنی صفحہ: ۴۹۷، خزائن ج:۱ ص: ۵۹۳ میں حدیث: ''لو کان الإیمان معلقا بالثریا لنالہ'' کا اِشارہ مرزا قادیانی کی طرف ہے)۔ اور خدا تعالیٰ اپنے کلام مقدس میں اِشارہ فرما چکا ہے۔ چنانچہ وہ اشارہ حصہ سوم کے اِلہامات میں درج ہو چکا ہے اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے: ''ھو الذی ارسل رسولہ'' (یعنی خدا وہ ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دِین دے کر بھیجا ہے تا کہ اس سچے دِین کو سب دِینوں پر غالب کردے)۔ یہ آیت جسمانی اور سیاستِ ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دِینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا اور جب مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دِینِ اسلام جمیع آفاق اور اَقطار میں پھیل جائے گا، لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت اور اِنکسار اور توکل اور اِیثار اور آیات اور اَنوار کی رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے، اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت ہی متشابہ واقع ہوئی ہے، گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل ہیں، اور بحدی اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے اور نیز ظاہری طور پر بھی ایک مشابہت ہے اور وہ یوں

Marfat.com

کہ مسیح ایک کامل اور عظیم الشان نبی یعنی موسیٰ کا تابع اور خادمِ دِین تھا اور اس کی اِنجیل توراۃ کی فرع ہے، اور یہ عاجز بھی اس جلیل الشان نبی کے احقر خادمین میں سے ہے کہ جو سیّد الرسل اور سب رسولوں کا سرتاج ہے، اگر وہ حامد ہے تو وہ احمد ہے اور اگر وہ محمود ہیں تو وہ محمد ہے۔ سو چونکہ اس عاجز کو حضرت مسیح سے مشابہتِ تامہ ہے، اس لئے خداوند کریم نے مسیح کی پیش گوئی میں اِبتدا سے اس عاجز کو بھی شریک کر رکھا ہے، یعنی حضرت مسیح پیش گوئی متذکرہ بالا کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہے اور یہ عاجز رُوحانی اور معقولی طور پر اس کا محل اور مورد ہے، یعنی رُوحانی طور پر دِینِ اسلام کا غلبہ جو حجج قاطعہ اور براہینِ ساطعہ پر موقوف ہے، اس عاجز کے ذریعے سے مقدر ہے، گو اس کی زندگی میں یا بعد وفات ہو۔'' انتہیٰ بلفظہ (ص:۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج:۱ ص: ۵۹۳، ۵۹۴)۔

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ انزال اور تنزیل قرآن کی اِصطلاح میں آسمانی کتابوں کے اُتارنے میں مستعمل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کے رسولوں پر نازل کی گئی ہیں، جیسا کہ اِبتدائے سورۂ بقرہ میں قرآن اور اس سے پہلے آسمانی کتابوں کے اُترنے کو اِنزال کے لفظ سے ادا فرمایا ہے۔[۱] پھر سورۂ آل عمران میں قرآن مجید کے اُتارنے کو تنزیل اور اِنزال اور اِنجیل توراۃ کے بھیجنے انزال کے لفظ سے تعبیر کیا ہے،[۲] اور علیٰ ھٰذا القیاس بہت سی آیاتِ قرآنیہ سے ایسا ہی ثابت ہے۔

پس جب براہین والے نے اپنے ملہمات کو: ''اِنّا انزلناہ'' سے تعبیر کیا اور بعد ازاں آیت: ''وبالحق انزلناہ'' سے جو صرف قرآن مجید کی صفت تھی، اپنے ملہمات کی صفت قرار دیا تو یہ تصریح ہے اس پر کہ وہ اپنے ملہمات کو مثل قرآن جانتا ہے۔ پھر لفظ حق جو دونوں جگہ قرآن کی راستی کے بیان میں تھا اس کو ضرورتِ حقہ سے ترجمہ کرنا اللہ سبحانہ وتعالیٰ پر ان ملہمات کا انزال واجب ٹھہرانا ہے، حالانکہ یہ مخالفت صریح ہے عقائد اہلِ سنت سے، کہ شرح فقہ اکبر و شرح عقائد نسفی وغیرہما جمیع کتبِ عقائد میں درج ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کچھ بھی واجب نہیں ہے،[۳] اور نیز اس کلام سے اشارہ ہے اس پر کہ دِین ساری دُنیا سے کیا عرب کیا عجم کم ہو گیا ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ نے مقامِ قادیان کو اِنزالِ ملہمات کے واسطے اِختیار فرمایا، چنانچہ چوتھے حصے کتاب کے اَخیر اس نے تصریح کی ہے کہ طریقۂ حقہ جو حال کے زمانہ میں اکثر لوگوں پر مشتبہ ہو گیا ہے اور بعض یہودیوں کی طرح صرف ظواہر پرست اور بعض مشرکوں کی طرح مخلوق پرستی تک پہنچ گئے ہیں، یہ طریقہ خداوند کریم کے اس عاجز بندہ سے دریافت کر لیں اور اس پر چلیں۔

اور اس سے اُوپر لکھتا ہے کہ: ''فاتخذوا من مقامِ ابراھیم مصلّٰی'' میں مجھ کو اللہ تعالیٰ نے اِبراہیم بنایا ہے، اور ساری خلقت کو میری اِتباع کے واسطے فرمایا ہے۔ جیسا کہ اُوپر ص:۵۶۱، ۵۶۲، خزائن ص:۶۶۹، ۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے، پس بے شک اس نے اپنے قادیان کو مکہ معظّمہ کی مثال نزولِ وحی میں بتایا، جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اِرشاد ہوا تھا: ''وکذلك اوحینا'' یعنی اور ایسا ہی وحی بھیجی ہم نے تیری طرف قرآن عربی تا کہ تو ڈرائے مکہ والوں کو جو اس کے گرداگرد ہیں اور اصل قرآن مجید کے نزول کے بعد کسی چیز کے نزول کی کچھ حاجت نہیں ہے، کیونکہ متقیوں کے لئے ہدایت ہے اور شرعِ محمدی میں

---

(۱) وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ (البقرۃ:۴)۔

(۲) نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَاَنْزَلَ التَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۝ (آل عمران)۔

(۳) ومنها انه لا یجب علی اللہ شیء من رعایۃ الأصلح للعباد وغیرھا۔ (شرح فقہ اکبر ص:۱۵۵، طبع مجتبائی)۔

Marfat.com

قیامت تک اُمتِ مرحومہ کے واسطے کفایت ہے، پس یہ اِدّعا کہ حق تعالیٰ نے ضرورتِ حقہ کے واسطے قادیان پر معارف واِلہامات نازل کئے ہیں، حق سبحانہ پر محض اِفترا اور بالکل تقوّل فی دین اللہ ہے، اور اس افترا کی دلیلوں سے یہ بھی کہ مؤلف براہین نے اس کے ترجمہ میں انزلناہ کی ضمیر مذکر کو مرجع مؤنث کی طرف راجع کیا ہے، یعنی مرجع اس کا خوارق اور اُمورِ معجبہ بتاویل جماعت قرار دِیا ہے، اور اس میں شک نہیں کہ واحد مذکر کی ضمیر جمع کی طرف راجع نہیں ہوسکتی، پس ان معنوں سے صحیح کلام یوں تھا: ''إنّا انزلناها'' تو ایسی غلط صریح کلام کو خدائے سبحانہ کی جانب منسوب کرنا تیرا بہتان نہیں تو اور کیا ہے؟ پھر قرآنی آیات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر صدہا سال سے نازل ہوچکی ہیں، اب ان کے اُتارنے میں کیا فائدہ ہے؟ بلکہ لاطائل اور تحصیلِ حاصل ہے۔

اس جگہ اگر کسی کو شبہ گزرے کہ اللہ تعالیٰ نے سب کو مخاطب کرکے فرمایا ہے: ''ہم نے تمہاری طرف کتاب اُتاری ہے، جس میں تمہارا ذِکر ہے، پس تم کیوں نہیں سمجھتے؟'' اور یہ بھی فرمایا: ''اور بے شک ہم نے اُتاریں تمہاری طرف آیتیں'' جس سے ثابت ہوا کہ قرآن مسلمانوں کی طرف اُتارا گیا ہے، تو کیا مانع ہے اگر خوارق وغیرہ بہ توسل آیات قرآنی براہین والے پر نازل ہوں؟ تو جواب اس کا یہ ہے کہ:

قرآنِ عظیم صرف رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی اُترا ہے، لیکن جبکہ قرآن میں ایسے اَحکام بھی بہ کثرت ہیں جن کی تبلیغ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مامور تھے، خواہ مؤمنین کو، خواہ جمیع بنی آدم کو تو اس نظر سے مجازاً یوں بھی کہنا صحیح ہوگیا کہ قرآن لوگوں کی طرف اُتارا گیا ہے، اور اصل میں معاملہ یہی ہے جو ارشاد ہوا ہے: ''وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۴﴾'' (النحل) یعنی ''اور ہم نے تیری طرف نصیحت اُتاری ہے تاکہ تو لوگوں سے بیان کردے اور وہ فکر کریں'' علاوہ ازیں وقت نزولِ قرآن کے مؤمنین کی طرف قرآن کا نزول کی اسناد باوصف اس یقین کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہ اب تیرہ سو برس کے بعد صاحبِ براہین آیاتِ قرآنی کا منزل علیہ بن جائے اور اس کے حق میں راست آئے: ''إنّا انزلناه قريبًا من القاديان'' پس یقیناً یہ بہتان اور ہذیان ہی ہے۔

اور یہ اِدّعا براہین والے کا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی خبر قرآن مجید میں دِی ہے اور ایسا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں اس کی طرف اِشارہ فرمایا ہے، یہ بھی بالکل باطل ہے، کیونکہ اس حدیث صحیح کا مشار اِلیہ اِمامِ اعظمؒ ہے، جیسا کہ بہت سے محدثین اور فقہاء نے اس پر تصریح کی ہے،(۱) جس کا شمہ فقیر نے رسالہ ''تصریح ابحاث فریدکوٹ'' اور رسالہ ''عمدۃ البیان فی اعلان

(۱) قال الشیخ رحمه الله: وبشر بالإمام ابی حنیفة رضی الله عنه فروی ابونُعیم فی الحلیة عن ابی هریرة رضی الله عنه والشیخان عنه من طریق آخر وابوبکر الشیرازی فی کتاب الألقاب والطبرانی من طریق آخر عن قیس بن سعد بن عبادة، والطبرانی عن ابن مسعود رضی الله عنهم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال: لو کان الإیمان عند الثریا (لفظ الشیرازی وابی نعیم: لو کان العلم معلقًا بالثریا، وزاد الطبرانی فی حدیث قیس رضی الله عنه: لا تناله العرب) لناله رجال (ولفظ مسلم: لتناوله رجل) من ابناء فارس۔ قال الشیخ رحمه الله: فهٰذا اصل صحیح یعتمد علیه فی البشارة والفضیلة۔ (عقود الجمان فی مناقب الإمام الأعظم ابی حنیفة النعمان ص:۴۳، ۴۴، طبع مکتبة الإیمان، المدینة المنورة)۔

Marfat.com

مناقب النعمان'' میں بیان کیا ہے، اور ایسا ہی آیت: ''هُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ'' (الفتح:۲۸) نہ حضرت مسیح کے حق میں پیشین گوئی ہے اور نہ براہین والے کی طرف اس میں اِشارہ ہے، بلکہ بالیقین باتفاق جمیع مفسرین بل بشہادت قرآن مبین سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعترتہ اجمعین کے حق میں نازل ہے، دیکھو اس کے آخیر: ''وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ﴿۲۸﴾'' کے ساتھ ہی ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' قرآن شریف میں مرقوم ومرسوم ہے۔ اور محی السنۃ اپنی تفسیر میں تصریح کرتا ہے کہ ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' پر کلام ختم ہوتا ہے، یعنی جس رسول کے بھیجنے کی حق سبحانہ نے خبر دی ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ حضرت ابنِ عباسؓ حبرِ اُمت اور اعلم بتفسیر قرآن سے یہ روایت ہے: پھر ''وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ'' دوسرا کلام شروع ہوا، یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر معالم التنزیل کا، پس اس آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی دُوسرے کے حق میں وارد کرنا قرآن مجید اور تفسیروں کے صریح مخالف ہونا ہے۔

افسوس! اس شخص کی سخت نادانی پر جو اس آیت کو بطور جسمانی حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں، اور بطور رُوحانی اپنے لئے پیشین گوئی بنا رہا ہے، اور اتنا بھی نہیں جانتا کہ اس کی اِبتدا میں لفظ ماضی ہے، جس سے صریح ثابت ہے کہ وہ رسول بھیجا گیا ہے تو اس سے آئندہ میں رسول کا آنا مراد رکھنا قرآن مجید کی تحریف ہے۔ اور پھر اس آیت میں جو لفظ رسول کا ہے تو اس سے اپنے نفس کی مراد رکھنی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ اپنی شرکت اِبتدائی ثابت کرنی یہ دعویٰ رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور اس آیت کے غلبہ موعود کو بوسیلہ حضرت مسیح ظہور میں آنے کا دعویٰ کرنا بموجب قول جمہور مفسرین کے باطل ہے، کیونکہ یہ غلبہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور پُرنور سے حاصل ہو گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نعمتِ اِلٰہی تام ہو چکی، جیسا کہ آیت: ''اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ'' (المائدۃ:۳) اس پر شاہد ہے۔ چنانچہ تفسیر کبیر وغیرہ میں اس پر تصریح ہے اور فقیر راقم الحروف کہتا ہے کہ فتح مکہ سے بڑھ کر جو کسی بشر کو نصیب نہیں ہوئی ہے کون سا غلبہ دِینِ اسلام کا ہوگا؟ اور بیت اللہ کو بتوں کی پلیدیوں سے پاک کرنے سے کون سا ظہور دِینِ متین مقابل ہو سکے گا؟ اور دُوسرا قول ضعیف کہ غلبہ وقت نزول حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان سے ہوگا، اس پر ہرگز دلیل نہیں بن سکتا کہ یہ آیت حضرت مسیح علیہ السلام وغیرہ کے حق میں پیش گوئی ہے اور ''رسولہ'' سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی اور مراد ہے، حاشا وکلا! بلکہ مراد اس قولِ ضعیف سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام جب آسمان سے اُتریں گے تو شرعِ محمدی کے تابع ہو کر دِینِ اسلام کی تائید کریں گے، تو یہ بھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی غلبہ کی فرع ہوئی، مُلّا علی قاری علیہ الرحمہ فقہ اکبر کی شرح میں لکھتے ہیں کہ: حضرت مسیح، حضرت مہدی سے جب اُتر کر ملاقاتی ہوں گے تو نماز کی تکبیر ہو چکی ہوگی، حضرت مہدی ان کو اِمامت کے لئے اِشارہ کریں گے، تب حضرت مسیح اِمامت نہ کریں گے، بایں عذر کہ یہ تکبیر آپ کے لئے ہوئی ہے، آپ کی اِمامت اَولیٰ ہے، تب حضرت مسیح مقتدی ہوں گے، تاکہ ان کی متابعت سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وعلیٰ اِخوانہ وعترتہ وسلم سے ظاہر ہو جائے، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث: ''لو كان موسىٰ حيًّا'' میں اسی کی طرف اِشارہ فرمایا ہے، یعنی اب اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو اس کو بجز میری متابعت کے کوئی اور چارہ نہ ہوتا۔ پھر مُلّا علی قاریؒ لکھتے ہیں کہ اس اِتباع کی وجہ سے ہم نے شرح شفا وغیرہ میں آیت: ''وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ

Marfat.com

النَّبِیّٖنَ'' کے نیچے بیان کی ہے، یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ (۱)

اور ایسا ہی عامہ تفاسیر میں درج ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم متبوع جمیع انبیاء ہیں، بلکہ مواہب لدنیہ و دیگر کتب سیر میں تصریح ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی الانبیاء ہیں، الغرض آیت: ''ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ'' سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے، کوئی دُوسرا اس کا مورد نہیں ہے۔ براہین والے کا دعویٰ سراپا باطل اور جھوٹ ہے۔

پھر یہ دعویٰ اس کا کہ میں آیات وانوار وتوکل وایثار کی رُو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہوں اور فطرت میں باہم نہایت متشابہ گویا ایک جوہر کے دو ٹکڑے یا ایک درخت کے دو پھل۔ کما مر نقلہ علی الصدر، سو یہ دعویٰ بھی مساوات کا ہے مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے، جیسا کہ نمونہ کا لفظ اور گویا کلمہ تشبیہ کا مفاد ہے، تفسیر اتقان میں منقول ہے کہ گویا یعنی ترجمہ کَاَنَّ کا وہاں مستعمل ہوتا ہے جہاں بہت قوی مشابہت ہو، یہاں تک کہ دیکھنے والا مشبہ اور مشبہ بہ میں فرق نہ کر سکے، اس لئے بلقیس کے قول سے اللہ تعالیٰ نے خبر دِی کہ گویا یہ تخت وہی ہے، یہ ترجمہ ہے عبارت اتقان کا۔ (۲)

اب فقیر کہتا ہے کہ براہین والا اس دعویٰ میں بے شک کاذب ہے، اوّلاً اس لئے کہ حضرت مسیح تو مادرزاد اندھے، کوڑھی کو تندرست اور مُردہ کو بحکمِ خدا زِندہ کر دیتے تھے، اور جب انہوں نے کہا کہ تائید دین میں میرا کون مددگار ہے؟ تو حواری بول اُٹھے کہ ہم خدا کے دِین کے مددگار ہیں، جیسا کہ قرآن مجید میں مکرر اِرشاد ہے، اور براہین والے سے اب تک کوئی ایسا خارق نہیں ہوا، اور نہ نصرانی وہنود سے کسی نے اس پر اِیمان قبول کیا ہے، بلکہ وہ نصرانی جس کے مطبع میں اس نے تین حصے اپنی کتاب چھپوائی ہے، وہ بھی مسلمان نہ ہوا، اور اس کی مدد میں اس نے مصروفیت نہ کی، باوصف یہ کہ براہین والے نے کمالِ تضرّع اور خلوصِ قلب سے جمیع نصاریٰ کے ایمان کے واسطے دُعائیں مانگی ہیں اور وہ دُعا اَخیر میں اس اِشتہار کی مدّت اڑھائی برس سے چھپ کر شائع ہوئی ہے، وھو ھٰذا:

''بالآخر اس اِشتہار کو اس دُعا پر ختم کیا جاتا ہے، اے خداوند کریم! تمام قوموں کے مستعد دِلوں کو ہدایت بخش، بالخصوص قومِ انگریز جن کی شائستہ اور مہذّب اور بارحم گورنمنٹ نے ہم کو اپنے اِحسانات اور دوستانہ معاملات سے ممنون کر کے اس بات کے لئے دِلی جوش بخشا ہے کہ ہم ان کی دُنیا و دِین کے لئے دِلی جوش سے بہبودی وسلامتی چاہیں، پس ہم اللہ تعالیٰ سے ان کی دُنیاوی اور اُخروی بھلائی کا سوال کرتے ہیں، بارخدایا! ان کو ہدایت کر اور اپنی رُوح سے ان کی تائید کر، اور ان کو اپنے دِین میں وافر حصہ دے، اور ان کو اپنی طاقت اور قوّت سے اپنی طرف کھینچ تا کہ تیری کتاب اور تیرے رسول علیہ السلام پر اِیمان لائیں اور فوج در فوج خدا کے دِین میں داخل ہوں، آمین ثم آمین، والحمد للہ ربّ العالمین، المشتہر: مرزا غلام احمد، اَز قادیان، ضلع گورداسپور (مجموعہ اِشتہارات ج:۱ ص:۲۵)۔

---

(۱) فیجتمع عیسٰی بالمھدی وقد اقیمت الصلاۃ فیشیر المھدی لعیسٰی بالتقدم فیمتنع معلّلًا بأن ھذہ الصلاۃ اقیمت لك فأنت اولٰی بأن تکون الإمام فی ھذا المقام، ویقتدی بہ لیظھر متابعہ لنبینا صلی اللہ علیہ وسلم کما اشار الٰی ھذا المعنٰی صلی اللہ علیہ وسلم بقولہ: "لو کان موسٰی حیًّا لما وسعہ إلّا اتباعی" وقد بینت وجہ ذلك عند قولہ: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّ حِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ الآیۃ فی شرح الشفاء وغیرہ۔ (شرح فقہ اکبر ص:۱۳۶)۔

(۲) قال حازم وإنما تستعمل حیث یقوی الشبہ حتّٰی یکاد الرائی یشك فی ان المشبہ ھو المشبہ بہ او غیرہ ولذلك قالت بلقیس: کأنّہ ھُو۔ (الإتقان فی علوم القرآن، الجزء الأوّل ص:۱۶۸)۔

Marfat.com

پس یہ دُعا جو بکمال حضور باطن براہین والے نے نصاریٰ کی قوم کے واسطے کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی قوت اور طاقت سے ان کو دِینِ اسلام میں کھینچے اور وہ فوج درفوج مسلمان ہوں، اس رسالے کی تالیف تک ان سے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر کوئی بھی اِیمان نہیں لایا، چہ جائیکہ سب انگریز اِیمان لاتے اور فوج درفوج مسلمان ہوتے۔ پس صریح ثابت ہوا کہ براہین والے کو حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام اور علیٰ ھٰذا القیاس فطرتی مشابہت کا دعویٰ بھی جھوٹ ہے، کیونکہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام تو بن باپ رُوح کے پھونکنے سے پیدا ہوئے تھے، جس پر قرآن مجید شاہد ہے اور براہین والا حکیم غلام مرتضیٰ قادیانی کے نطفے سے پیدا ہوا ہے، چنانچہ اس نے خود والد سے ایامِ بلوغ میں حکامِ وقت کی امداد کا تذکرہ لکھا ہے (براہین حصہ سوم، ص: الف، خزائن ص: ۱۳۸)۔

پس کیونکر مشابہ ہو وہ شخص جس کی خلقت ماءِ مہین سے ہو، اس ذاتِ پاک سے جس کو اللہ تعالیٰ: ''اٰیَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۹۱﴾'' (الانبیاء) فرمائے؟ اور یہ جو براہین والے نے اپنی مشابہت کی دلیل میں حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام سے یوں لکھا ہے کہ: ''وہ تابع دینِ موسوی تھے اور ان کی اِنجیل توراۃ کی شرح تھی، اور میں احقر خادمینِ سیّد المرسلین میں سے ہوں'' سو یہ بھی بالیقین باطل ہے۔ اوّلاً اس لئے کہ حضرت مسیح علیٰ نبینا وعلیہ السلام جناب موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے تابع دِین نہ تھے، بلکہ وہ تو اُولوالعزم رسولوں میں سے تھے، جن کی شریعت مستقلہ ہوتی ہے، اور آپ کی اِنجیل توراۃ کی فرع نہ تھی، بلکہ اِنجیل بعض اَحکامِ توراۃ کی ناسخ ہے۔

پہلے دعویٰ کی دلیل یہ ہے جو اَخیر سورۂ اَحقاف میں اِرشاد ہے کہ: ''صبر کر جیسے اُولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔'' حضرت ابنِ عباسؓ اُولوالعزم کے معنی صاحبِ عزم لکھتے ہیں، اور ضحاک نے صاحبِ جدوجہد لکھ کر پھر دونوں اُولوالعزم کے شمار میں حضرت نوح و اِبراہیم و موسیٰ و عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہم السلام چاروں اصحابِ شرائع کا ذِکر کر کے پانچویں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شامل ان کے جانتے ہیں۔ پھر صاحبِ معالم کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خاص کر کے اس آیت میں پانچویں کا ذِکر کیا ہے، جو سورۂ اَحزاب کی اِبتدا میں ہے، اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: '' اور یاد کر جب ہم نے نبیوں سے ان کا عہد لیا اور تجھ سے اور نوح سے اور اِبراہیم سے اور موسیٰ اور عیسیٰ مریم کے بیٹے'' اور اس آیت سورۃ الشوریٰ کی اِبتدا میں بھی ان پانچوں کا ذِکر ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: '' راہ ڈال دی تم کو دِین میں وہی جو کچھ دی تھی نوح کو اور جو حکم بھیجا ہم نے تیری طرف اور جو کچھ دیا ہم نے اِبراہیم کو اور موسیٰ اور عیسیٰ کو۔'' یہ بغوی نے تفسیر معالم التنزیل میں لکھا ہے، اور ایسا ہی لکھا ہے۔ (۱)

اب دُوسرے دعوے کی دلیل سنو کہ سورۂ مائدہ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: '' ہم نے اُتاری توراۃ اس میں ہدایت اور روشنی اس پر حکم کرتے پیغمبر جو فرمانبردار تھے، یہود کو اور درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹھہراتے اللہ کی کتاب پر اور اس کی خبرداری پر تھے، سو تم نہ ڈرو لوگوں سے اور مجھ سے ڈرو اور مت خریدو میری آیتوں پر مول تھوڑا، اور جو حکم نہ

---

(۱) "فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ" قال ابن عباس: ذو الحزم، وقال الضحاك: ذو الجد والصبر، ..... هم نوح وإبراهيم وموسى وعيسى أصحاب الشرائع، فهم مع محمد خمسة، قلت: ذكرهم الله على التخصيص في قوله: "وَ إِذْ أَخَذْنَا مِنَ النَّبِيّٖنَ مِيْثَاقَهُمْ وَ مِنْكَ وَ مِنْ نُّوْحٍ وَّ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى وَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ" وفي قوله تعالى: "شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا" الآية۔ (تفسير البغوى المسمّٰى بمعالم التنزيل ج:۴ ص:۱۷۶، طبع إدارة تأليفات اشرفيه)۔

Marfat.com

کرے اللہ کے اُتارنے پر، سووہی لوگ ہیں منکر۔''(۱)

پھرایک آیت بعداس کے شرع عیسوی کی بابت اِرشاد ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور پچھاڑی میں بھیجا ہم نے انہیں کے قدموں پر عیسیٰ مریم کا بیٹا، سچ بتاتا توراۃ کو جو آگے سے تھی، اوراس کو دِی ہم نے اِنجیل جس میں ہدایت اور روشنی اور سچا کرتی اپنی اگلی توراۃ کو اور راہ بتاتی اور نصیحت ڈروالوں کو، اور چاہیئے کہ حکم کریں اِنجیل والے اس پر جو اللہ نے اُتارا ہے اس میں، اور جو کوئی حکم نہ کرے اللہ کے اُتارے پر سووہی لوگ ہیں بے حکم۔''(۲) اب دونوں قرآنی آیتوں سے صاف ثابت ہے کہ شریعت موسوی وعیسوی دونوں علیحدہ علیحدہ شریعتیں ہیں، جو اِنجیل کو توراۃ کی فرع بتاتا ہے، قرآن مجید اس کو جھٹلاتا ہے۔

پھر سورۂ آل عمران میں حضرت مسیح سے حکایت ہے جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور سچ بتاتا ہوں توراۃ کو جو مجھ سے پہلے کی ہے اور اسی واسطے کہ حلال کردوں تم کو بعض چیز جو حرام تھی تم پر۔''(۳) یعنی شریعتِ موسوی میں جو چربی اور مچھلی اور ان کا گوشت اور شنبہ کے دن میں کام کاج کرنا حرام تھا، اس کو شرعِ عیسوی نے حلال کردیا، یہ آیت دلیل ہے اس پر کہ شرعِ عیسی ناسخ شرعِ موسوی ہے، یہ تفسیر بیضاوی کی عبارت کا ترجمہ ہے، اور تفسیر مدارک وجلالین ومعالم وغیرہا میں بھی ایسا ہی تحریر ہے۔ پس قرآن مجید سے بخوبی تکذیب براہین والے کی ہوگئی۔

ثانیاً براہین والے کا یہ دعویٰ کہ: ''میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر خادمین میں سے ہوں'' سراسر باطل ہے، کیونکہ وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات میں اپنی مساوات کررہا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات کو، جو منصوصِ قرآن ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر کی طرف منسوب کرتا ہے۔

دیکھو فضیلت رسالت جو اللہ تعالیٰ نے آیت: ''هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ'' (الفتح:۲۸) میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی ثابت فرمائی ہے، براہین والے نے اوّلاً اس کو حضرت مسیح کے حق میں متحقق کیا ہے،... شاید تالیفِ قلوبِ حکامِ وقت اور ان سے اِظہارِ محبت کے واسطے ایسا کیا ہوگا...! ثانیاً اس رِسالت کو اپنے لئے ثابت کرلیا کہ رُوحانی اور باطنی طور سے مورد اس آیت کا خود بن بیٹھا، تاکہ عوام اہلِ اسلام اس کو رئیسِ اولیاء اور نمونۂ انبیاء جان کر اس کی کتاب کو گراں قیمت سے خریدیں اور غبنِ فاحش میں پڑیں، اور اس کو بہت سے دراہم ودینار حاصل ہوں۔ پس سارا مدار دِینار پر ہے، جیسا کہ دانش مندوں پر مخفی نہیں، اور ہم اس امر کو زیادہ تر وضاحت سے ثابت کردیں گے۔ الحاصل! اگلی پچھلی تحریروں سے متحقق ہے کہ براہین والا قرآن مجید کی آیات میں تحریفِ معنوی کررہا ہے، اور اس کو کسی پکے مؤمن سے بھی مشابہت نہیں چہ جائیکہ ولیوں پر اس کو فضیلت ہو، اور نبیوں کا نمونہ بن سکے، تو اس کے ایسے دعووں سے پناہِ خدا لایزال! اور یہ بھی مخفی نہ رہے کہ اس شخص نے قرآن مجید میں صرف تحریفِ معنوی ہی نہیں کی، بلکہ

---

(۱) اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّ نُوْرٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا وَالرَّبّٰنِيُّوْنَ وَالْاَحْبَارُ بِمَا اسْتُحْفِظُوْا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَ كَانُوْا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَ اخْشَوْنِ وَ لَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ (المائدۃ)۔

(۲) وَقَفَّيْنَا عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۫ وَ اٰتَيْنٰهُ الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۴۶﴾ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ؕ وَ مَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ﴿۴۷﴾ (المائدۃ)۔

(۳) وَمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَلِاُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ حُرِّمَ عَلَيْكُمْ (آل عمران:۵۰)۔

Marfat.com

بہت سی آیاتِ قرآنی میں تحریفِ لفظی بھی کردی ہے۔

دیکھواُوپر کے ملہمات میں آیت: ''قل انی امرت ان اکون اوّل من اسلم ''اورآیت: ''الیك وانا اوّل المؤمنین ''ان دونوں کوتوڑ پھوڑ کر یہ آیت تیسری بنالی کہ: ''قل انی امرت وانا اوّل المؤمنین ''اورآیت: ''انه عمل غیر صالح ''کو''إنّه عبد غیر صالح '' سے بدل دیاہے،اورآیت: ''ما انت بنعمتك ربك بمجنون ''کے اِبتدامیں حرفِ واؤ بڑھادیاہے،اور: ''زهق الباطل ''بہ ہائے ہوّز کو زحق الباطل بجائے حطّی نازل کرلیاہے،اور: ''واتخذوا من مقام ابراهیم مصلی ''کی واؤکو''فا'' سے تبدیل کردیاہے،اورآیت: ''یٰعیسی انی متوفیك ''کے درمیان سے: ''ومطهرك من الذین کفروا ''کوساقط کردیاہے،جیسا کہ یہ آیت صفحہ:۵۵۶،خزائن ص:۶۶۵ سے اُوپر منقول ہوگئی ہے،اورایساہی اس آیت کو صفحہ:۵۱۹،خزائن ص:۶۲۰ میں جواپنے لئے نازل ہونا لکھاہے تو وہاں بھی اس کے درمیان سے یہی فقرہ اُڑادیاہے، اورعلیٰ ھٰذا بہت سی آیاتِ قرآنی میں لفظی تحریف بھی کردی ہے،جس کو حافظِ قرآن تأمل سے معلوم کرسکتا ہے، پھر باوصف اس تحریف کے آیاتِ قرآنی کو پارہ پارہ کردیاہے،اور یہ تواس کے ملہمات میں اس کثرت سے ہے جس کا شمار دُشوار ہے۔

یہاں پر یہ خیال نہ کیا جائے کہ تحریفِ آیات کاتب کی غلطی سے ہوگئی، کیونکہ براہین والے نے اپنی تصحیح سے وہ کتاب چھپوائی ہے، جیسا کہ صفحہ:۵۱۶،خزائن ص:۶۱۵ میں اس پر تصریح کرتا ہے،اور نیز ان آیات کا ترجمہ موافق اس تحریف ہی کے کیا ہے،اس کو یادرکھ کرآگے سنئے کہ صفحہ:۵۱۴،خزائن ص:۶۱۳،۶۱۴ میں آیت: ''وما کان الله لیعذبهم وانت فیهم وما کان الله لیعذبهم وهم یستغفرون ''کوجواپنے حق میں نازل ہونا لکھاہے تواس میں دوسرے: ''وما کان الله ''کے پیچھے سے جولفظ ''معذبهم ''قرآن مجید میں ہے اس کو''لیعذبهم '' سے بدل دیاہے۔پھرصفحہ:۵۵۵،خزائن ص:۶۶۱ میں جوآیت: ''وکذلك منا علی یوسف لنصرف عنه السوء والفحشاء ''کواپنے حق میں نازل لکھ کراَخیراس کے ترجمے کے لکھتا ہے کہ: ''اس جگہ یوسف کے لفظ سے یہی عاجز مراد ہے''انتہیٰ بلفظہ۔اوراس آیت میں لفظ''مَکَّنَّا''کو''مَنَنَّا''سے تحریف کردیاہے اوراسی محرف لفظ کا ترجمہ کیاہے کہ ہم نے یوسف پر اِحسان کیا،انتہیٰ بلفظہ۔

پھرصفحہ:۴۹۷،۴۹۸،خزائن ص:۵۹۱،۵۹۲ میں جواپنی وصف اوراپنی کتاب کی تعریف میں یہ آیت نازل کی ہے کہ: ''ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل الله رد علیهم رجل من فارس شکر الله سعیه ''توعلاوہ تحریفِ قرآن کے اس کے ترجمے میں اپنے لئے اللہ تعالیٰ کوشاکر یعنی اپنا شکرگزار لکھ دیاہے،اوربعداَزاں یہ اِلہام لکھاہے: ''ولی کی کتاب علی کی تلوار کی طرح ہے،یعنی مخالف کونیست ونابود کرنے والی ہے،اور یہ ایک پیش گوئی ہے کہ جوکتاب کی تاثیراتِ عظیم اور برکاتِ عمیم پر دلالت کرتی ہے۔'' پھراس کے بعدفرمایا: ''اگر اِیمان ثریا سے لٹکتا ہوتا یعنی زمین سے بالکل اُٹھ جاتا،تب بھی شخص مقدم الذکر یعنی ''فارسی الاصل''اس کو پالیتا۔''انتہیٰ بلفظہ۔

پھرآیت: ''یکاد زیته ''کواپنی کتاب کی تعریف میں وارِد کرکے ترجمہ یوں لکھتا ہے کہ: ''عنقریب ہے کہ اس کا تیل

Marfat.com

خود بخود روشن ہو جائے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

پھر یہ آیت سورۂ قمر وسورۂ صٓ وسورۂ آل عمران وسورۂ رعد اپنے اور اپنی کتاب کے حق میں نازل کر کے ان کا ترجمہ یوں تحریر کیا ہے کہ: ''کیا کہتے ہیں کہ ہم ایک قوی جماعت ہیں جو جواب دینے پر قادر ہیں، عنقریب یہ ساری جماعت بھاگ جائے گی اور یہ پیٹھ پھیر لیں گے اور جب یہ لوگ کوئی نشان دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ایک معمولی اور قدیمی سحر ہے، حالانکہ ان کے دِل ان نشانوں پر یقین کر گئے ہیں، اور دِلوں میں انہوں نے سمجھ لیا ہے کہ اب گریز کی جگہ نہیں، اور یہ خدا کی رحمت ہے کہ تو ان پر نرم ہوا، اور اگر تو سخت دِل ہوتا تو یہ لوگ تیرے نزدیک نہ آتے اور تجھ سے الگ ہو جاتے، اگرچہ قرآنی معجزات ایسے دیکھتے جن سے پہاڑ جنبش میں آجاتے۔ یہ آیات ان بعض لوگوں کے حق میں بطورِ اِلہام اِلقاء ہوئیں، جن کا ایسا ہی خیال اور حال تھا، اور شاید ایسے ہی اور لوگ بھی نکل آئیں۔'' انتہیٰ بلفظہ (براہین ص:۴۹۸، خزائن ص:۵۹۲)۔

اب فقیر کاتب الحروف کان اللہ لہ کہتا ہے کہ ان میں براہین والے نے تحریفِ لفظی بھی بدرجہ کمال کی ہے اور بہتانِ عظیم کو اسی میں شامل کر دیا ہے، کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ کے الفاظ یہ ہیں: ''لو کان الإیمان معلّقًا بالثُّریا لتناوله رجال أو رجل من فارس'' پس اس حدیث کے ابتدا میں براہین والے نے حرف واؤ زائد کر دیا ہے، اور ''لتناوله'' کو ''لناله'' سے بدل دیا ہے، اور اس کے فاعل کو بالکل حذف کیا ہے، جو محض ناروا ہے۔ پھر قرآن مجید کے لفظ ''زیتھا'' کو کلمہ ''زیتیۃ'' سے تحریف کیا ہے، تاکہ کتاب مرجع مذکر کی رعایت رہے۔

اور آیت: ''فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ ۝۳'' (صٓ) کو ''وقالوا لات حین مناص'' بنا کر تین تحریف کر دی ہیں، یعنی ''فا'' کی جگہ ''واؤ'' لکھ دی ہے، اور ''نادوا'' کو ''قالوا'' سے بدلا ہے، اور ''لات'' کے سر سے واؤ حذف کر دی ہے، پھر اس کو تین جگہ اسی تحریف سے لکھا ہے، ایک تو یہ مقام، دُوسرا صفحہ:۴۹۰ کی سطر:۱۸، خزائن ص:۵۸۳ میں، تیسرا صفحہ:۴۹۷ کی سطر:۱۳، خزائن ص:۵۹۳ میں، اور ان تینوں ہی جگہ میں بموجب اس تحریف کے ترجمہ کیا ہے۔

پھر آیت: ''وَلَوْ اَنَّ قُرْاٰنًا سُیِّرَتْ بِهِ الْجِبَالُ'' (الرعد:۳۱) کو ''ولو أن القرآن سیّر به الجبال'' بنا کر ''قرآن'' پر الف لام بڑھا دیا ہے اور ''سُیِّرَتْ'' کی ''تا'' کو حذف کر دیا ہے، اور مع ھٰذا سورۂ قمر کی آیات میں ترتیب بدل دی ہے، کیا معنی کہ دو آیت اخیر سورت یعنی: ''اَمْ یَقُوْلُوْنَ'' سے ''الدُّبُرَ'' تک اِبتدا میں لکھ دی ہیں، اور آیت ابتدائے سورۂ قمر یعنی ''وَاِنْ یَّرَوْا اٰیَةً'' کو ان کے اَخیر میں تحریر کر دیا ہے اور اسی ترتیب پر ترجمہ کیا ہے۔ پس یہ ایک سورت کی آیات میں تبدیلِ ترتیب ہے، اور شرع میں مقدر ہے کہ ہر سورت کی آیات میں ترتیب بأمرِ شارع توقیفی ہے، بدلیل احادیث صحیحہ واِجماعِ اُمتِ مرحومہ، چنانچہ علامہ سیوطیؒ نے تفسیر اِتقان میں اس مسئلے کے بیان میں ایک مستقل بسط مناسب کر کے ساتھ ذِکر کیا ہے اور شیخ محدث دہلویؒ نے بھی فارسی اور عربی دونوں شرح مشکوٰۃ میں اس امر کو تفصیل وار لکھا ہے اور مولانا شاہ عبدالعزیزؒ نے یہی تفسیر فتح العزیز کے اِبتدائے سورۂ بقرہ میں اس مسئلے کی تحقیق کے بعد ترتیبِ آیات کی مخالفت کو حرام اور بدعتِ شنیعہ کہا ہے، جس نے اصل عبارات دیکھنی ہوں تو ان کتابوں میں دیکھے۔ الغرض!

Marfat.com

یہ اِلہامات جن میں آیاتِ قرآنی کی تحریف اور نیز آیات کی ترتیب کی تبدیل اور نیز ان کا پارہ پارہ کرنا شائع ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہرگز اِلقاء نہیں ہیں اور بالیقین تلبیسِ اِبلیس اور مکائدِ نفس خبیث سے ہیں، اَعَاذَنَا اللّٰہُ وَجَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ عَنْ ذَالِكَ!

اس جگہ پر اگر کوئی اِعتراض کرے کہ یہ تحریف اور تبدیل وغیرہ اگر کسی بندے کی طرف سے ہو تو اس کی حرمت وغیرہ میں کیا شک ہے؟ لیکن جب خدائے کریم کی طرف سے ایسا ہو رہا ہے، جیسا کہ براہین والے کا دعویٰ ہے تو اس میں اس کا کیا قصور ہے؟ اللہ تعالیٰ جو چاہے سو کرے...!

تو اس کا جواب یوں ہے: باری تعالیٰ کا فرمان ہے: ''لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ'' (الانعام:۱۱۵) اور ''وَتَمَّتْ كَلِمَتُ رَبِّكَ'' (الانعام:۱۱۵) اِرشاد ہے، یعنی قرآن مجید کی آیات کو جو راست تر اور عدل ہیں، کوئی نہیں بدل سکتا، یا کوئی قادر نہیں کہ آیاتِ قرآنی اُلٹا پلٹا کر دے، جیسا کہ توراۃ میں واقع ہوا ہے، یعنی کہ تحریف نے تاثیر کر دی اور کسی نے اس اُمت سے تعاقب نہ کیا، یا قرآن سے پیچھے نہ کوئی کتاب ہوگی جو اس کو نسخ کر سکے، اور اس کے اَحکام تبدیل کرے۔

یہ ترجمہ عبارت تفسیر بیضاوی وغیرہ کا ہے: اور یہ بھی قرآن کا فرمان ہے کہ بے شک قرآن کتابِ عزیز ہے، یعنی بہت منفعت والی، بے نظیر یا محکم، جس کا اِبطال اور تحریف غیر ممکن ہے، باطل کی طرف سے اس کو شامل نہیں ہو سکتا، اس حکیم نے اُتاری ہے جس کی ساری مخلوقات حکم کرتی ہے۔ (۱)

یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر بیضاوی ومعالم التنزیل کا: پس ایسی آیاتِ قرآنی سے معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت اور خواہش نہیں کہ آیات قرآن کی تبدیل ہو، بلکہ اس نے قرآن مجید کو راستی اور عدل سے پورا کر دیا ہے اور تحریف وتبدیل سے محفوظ رکھا ہے اور اس کی نظم اور ترتیب اعلیٰ درجے فصاحت وبلاغت پر مشتمل ہے، پس کوئی کلام، کلامِ اِلٰہی سے نظم اور ترتیب کی رُو سے اَحسن متصوّر نہیں، اور اس کی تبدیل وتحریف بھی غیر ممکن ہے، نہ کسی نبی کی طرف سے اور نہ خدا تعالیٰ کی کسی کتاب سے، کیونکہ یہ خلاف وعدہ ہے باری تعالیٰ کا، اور باری تعالیٰ وعدے کا خلاف ہرگز نہیں کرتا ہے۔

پس متحقق ہوا کہ یہ اِلہامات قرآن کی تحریف وتبدیل کرنے والے، حق سبحانہ کی جانب سے نہیں ہیں، بلکہ نفسانیت صاحبِ براہین یا اس کے شیطان قرین کی طرف سے ہیں، ایسے اِلحاد فی القرآن سے پناہِ خدا لایزال!

سورۂ فصلت میں اِرشاد ہے: ''اِنَّ الَّذِیْنَ یُلْحِدُوْنَ'' (فصلت:۴۰) یعنی جو لوگ اِستقامت سے برطرف ہو کر ہماری آیتوں میں طعن اور تحریف اور تاویل وغیرہ سے پیش آئے، وہ ہم سے پوشیدہ نہیں، یعنی ان کو اس اِلحاد کا بدلہ دیں گے، کیا پس جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے، جو چاہو کر لو، یہ تہدیدِ شدید ہے، بے شک خدا تمہارے عملوں کو

---

(۱) وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِیْزٌ ۙ﴿۴۱﴾ ..... صنیع ..... بعدیم المثال ..... لا یتطرق إلیه الباطل من جهة من الجهات۔ وفی الهامش: (تَنْزِیْلٌ مِّنْ حَكِیْمٍ حَمِیْدٍ ﴿۴۲﴾) (تفسیر بیضاوی ج:۴ ص:۲۱، طبع مکتبه حضرة الشیخ سید موسیٰ شریف)۔

Marfat.com

دیکھ رہا ہے، یعنی ان کی سزا دے گا۔ یہ بیضاوی و مدارک وغیرہما کی عبارت کا ترجمہ ہے۔ (۱)

اور قرآن مجید کی سورۂ اَنعام میں اِرشاد ہے: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی'' (الانعام: ۹۴) یعنی اور اس سے ظالم کون جو باندھے اللہ پر جھوٹ، یہ کہے کہ مجھ کو وحی آئی، اور اس کو وحی کچھ نہیں آئی۔

اور سورۂ ہود میں یوں فرمان ہے، جس کا ترجمہ اور مراد یہ ہے کہ: کون بہت ظالم ہے خدا پر جھوٹا اِفترا کرنے والے سے، یعنی جس نے کسی اور کی بات کو اللہ کی اُتاری بنا دیا، یا اللہ کی اُتاری کا اِنکار کیا، وہ لوگ رُوبرو آئیں گے اپنے رَبّ کے، یعنی قیامت کے دن رُوبرو کھڑے کئے جائیں گے، یا ان کے اعمال پیش کئے جائیں گے، اور کہیں گے گواہی دینے والے، یعنی فرشتوں اور نبیوں اور اعضاء سے بھی، جنہوں نے جھوٹ بولا اپنے رَبّ پر سن لو پھٹکار ہے اللہ کی بے انصاف لوگوں پر، یہ عظیم دہشت دینا ہے ان کے ظلم پر جو خدا پر جھوٹ باندھا۔ یہ ترجمہ ہے بیضاوی وغیرہ تفاسیر کی عبارتوں کا۔ اور شاہ عبدالقادر دہلویؒ اس کے فائدہ میں لکھتے ہیں کہ: ''خدا پر جھوٹ بولنا کئی طرح ہے، علم میں غلط نقل کرنی یا خواب بنا لینا یا عقل سے حکم کرنا دِین کی بات میں، یعنی شریعت کے مخالف، یا دعویٰ کرنا کشف رکھتا ہوں، یا اللہ کا مقرّب ہوں۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

مُلّا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ: ''قرآن اور حدیث کے مخالف کام کرنے والے لوگ بہت قسم کے ہیں، ایک قسم ان میں سے فریبی اور جھوٹے اور مکار ہیں، جن سے کوئی دعویٰ جن کے قید کر لینے کا کرتا ہے، یا مدعی محال حالت کا ہوتا ہے، جیسے جھوٹے مشائخ اور فقراء، پس یہ لوگ سخت عذاب کے مستحق ہیں۔ جیسے ایسے لوگ جھوٹ اور فریب سے بعض آئیں اور بعضے ان لوگوں سے مستحق قتل ہیں، جو فریب دکھا کر دعویٰ نبوّت کا کرتا ہے، یا شریعت کے بدلانے کے درپے ہوتا ہے اور مانند اس کے۔'' یہاں تک ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ (۲)

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ براہین والے نے صفحہ: ۵۲۰، ۵۲۱، خزائن ص: ۶۲۱، ۶۲۲ میں اپنے اِلہام کا قصہ یوں لکھا ہے کہ:

''۱۸۶۸ء یا ۱۸۶۹ء میں ایک عجیب اِلہام اُردو میں ہوا تھا، جس کی تقریب یہ پیش آئی تھی کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جو کسی زمانے میں اس عاجز (مرزا قادیانی) کے ہم مکتب بھی تھے، جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے اور بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے تو تب ایک شخص نے مولوی صاحب ممدوح سے کسی اِختلافی مسئلے میں بحث کرنے کے لئے اس ناچیز کو بہت مجبور کیا، چنانچہ اس کے کہنے کہانے سے یہ عاجز شام کے وقت اس کے ہمراہ مولوی صاحب ممدوح کے مکان پر گیا اور

---

(۱) یمیلون عن الحق فی ادلتنا ..... إذا مال عن الإستقامة، فحفر فی شق فاستعیر للإنحراف فی تأویل آیات القرآن عن جهة الصحة والإستقامة ..... لا یخفون علینا، وعید لهم علی التحریف، أفمن یلقیٰ فی النار خیر أم من یأتی اٰمنًا یوم القیٰمة ..... اعملوا ما شئتم، هذا نهایة فی التهدید ومبالغة فی الوعید، إنه بما تعملون بصیر، فیجازیکم علیه۔ (تفسیر نسفی ج:۳ ص:۲۳۸، طبع بیروت)۔

(۲) وهؤلاء الذین یفعلون هذه الأفعال الخارجة عن الکتاب والسُّنَّة انواع، نوع منهم اهل تلبیس وکذب وخداع، الذین یظهر احدهم طاعة الجن له أو یدعی الحال من أهل المحال کالمشائخ النصابین والفقراء الکذابین والطرقیة المکارین فهؤلاء یستحقون العقوبة البلیغة التی تردعهم وامثالهم من الکذب والتلبیس وقد یکون فی هؤلاء من یستحق القتل۔ (شرح فقه اکبر ص: ۱۸۲، ۱۸۴، مطبع مجتبائی)۔

Marfat.com

مولوی صاحب کو مع ان کے والد کے مسجد میں پایا، پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولوی صاحب موصوف کی اس وقت تقریر سن کر معلوم کرلیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابلِ اِعتراض ہو، اس لئے خاص اللہ کے لئے بحث کو ترک کیا گیا، رات کو خداوند کریم نے اپنے اِلہام اور مخاطبت میں اسی ترکِ بحث کی طرف اِشارہ کر کے فرمایا کہ تیرا خدا تیرے اس فعل سے راضی ہوا، اور وہ تجھے بہت برکت دے گا، یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے، پھر بعد اس کے عالمِ کشف میں وہ بادشاہ دِکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

اور یہ مولوی محمد حسین شاگرد مولوی نذیر حسین دہلوی کے ہیں، جو غیر مقلدوں کے رئیس اور اِبتدا میں مقلدین سے سخت مکابرہ سے پیش آکر ان کو مشرک جانتے تھے اور اَئمہ مجتہدین کی تقلید کو شرک وکفر مانتے تھے، چنانچہ اس بارے میں رسالے واِشتہار چھپواتے رہے، پھر جب علمائے مقلدین نے ان کے خیالات کی بواقعی تردید کی تو اس شدّتِ مجادلہ سے کسی قدر لوٹے اور جب ان کے اُستاذ مولوی نذیر حسین دہلویؒ بسبب ظاہر ہونے ان کی سخت مخالفت شرع کے واقعہ ۱۳۰۱ ہجری مکہ معظّمہ میں قید ہوئے تو اپنے اُستاذ کی نصرت کے واسطے یہ مولوی محمد حسین اہلِ حرمین محترمین کو ظالم مشہور کرنے لگے اور حکامِ وقت اس دیار کے پاس ان کا شکوہ شکایت کرنی شروع کردی، جیسا کہ رسالہ اِشاعۃ السنۃ نمبر:۹ جلد:۷ کے صفحہ:۶، ۵، ۲ وغیرہا سے ظاہر ہے۔ پس ان مولوی محمد حسین صاحب نے بھی گویا براہین کی تعریف کے شکریہ میں اپنے رسالہ اشاعت السنۃ میں ان کی اور ان کی براہین کی کمال تعریف کرنی شروع کر کے اَخیر میں یہ لکھ دیا ہے: ''مؤلفِ براہین احمدیہ نے یہ منادی اکثر زمین پر دِی ہے کہ جس شخص کو اِسلام کی حقانیت میں شک ہو، وہ ہمارے پاس آئے اور اس کی صداقت ہمارے اِلہامات وخوارق سے بچشمِ خود دیکھے، پھر کیا اس اِحسان کے بدلے مسلمانوں پر یہ حق نہیں ہے کہ فی کس نہ سہی فی گھر ایک ایک نسخہ کتاب اس کی ادنیٰ قیمت دے کر خرید کریں اور اس پر یہ شعر پڑھیں:

جمادی چند دام جاں خریدم
بحمد اللہ! عجب ارزاں خریدم

انتہیٰ۔

حاشیہ میں ادنیٰ قیمت ۲۵ روپے درج ہیں، جیسا کہ صفحہ:۳۴۸ نمبر:۱۱ جلد:۱۷ اِشاعۃ السنۃ ذی قعدہ وذی الحجہ ۱۳۰۱ھ اور محرم ۱۳۰۲ھ سے یہ عبارت منقول ہوئی ہے اور ان رسائل میں صاحبِ اشاعت السنہ نے براہین والے کے کلام کی تاویلاتِ فاسدہ سے بہت ہی تائید کی ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ آیاتِ قرآنی جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا دُوسرے انبیاء علیہم السلام کے خطاب میں نازل ہوئی تھیں، تو ان کا نام قرآن تھا، اور جب انہیں بعینہٖ آیات سے اللہ نے غیر انبیاء کو مثل صاحبِ براہین کے مخاطب فرمایا تو اس کا نام قرآن نہیں رکھا جاتا، اور غرض اس ہذیان سے صاحبِ براہین کا تحریفِ قرآن اور اِلحاد آیاتِ فرقان سے بچانا ہے، پھر صاف صاف اس قبیح مضمون کو اِشاعت السنۃ مذکورہ بالا کے صفحہ: ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶ میں لکھا ہے،

Marfat.com

جس کے قول کو فقیر راقم الحروف نقل کر کے قرآن وحدیث واِجماع کی سند سے تردید کرتا ہے، تاکہ قرآنِ مبین اور دِینِ متین کی تائید سے کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ رہے، رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ!

''اور ایک ہی کلام کو ایک ہی وقت میں مخاطب یا متکلم کے لحاظ سے قرآن اور غیر قرآن کہنا، اہلِ علم کے نزدیک مستبعد اور محلِ اِعتراض نہیں ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: اس پر تین اِعتراض وارِد ہیں:

پہلا یہ کہ مخاطب یا متکلم کا اِختلاف ایک ہی کلام میں ایک ہی وقت میں غیر متصوّر ہے، اس لئے کہ پہلے متکلم نے جب کچھ کلام کیا تو صرف اس کے بولنے سے وہ وقت گزر گیا، پھر دُوسرے متکلم کا اسی کلام کو اسی وقت بولنا کیونکر متصوّر ہوا؟ اور ایسا ہی حال ہے باعتبار اِختلافِ مخاطب کے، جیسا کہ اہلِ علم پر ظاہر ہے۔

دُوسرا یہ کہ اِختلافِ متکلم یا مخاطب کا کلامِ واحد (وقتِ واحد) میں اگر مانا جائے تو ایک ہی کلام کا ایک ہی وقت میں قرآن اور غیر قرآن نام رکھنا غیر ممکن ہے، اس لئے کہ اِثباتِ شے اور پھر نفی اس کی ایک ہی وقت میں، عقلاً ناجائز ہے۔

تیسرا یہ کہ قرآن مجید اَزل سے اَبد تک قرآن ہے، پس اس کو غیر قرآن کہنا شرعاً ناروا ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آیاتِ فرقانی کا نام قرآن رکھا ہے، جیسا کہ سورۂ زُمر میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی طرف اشارہ فرما کے قرآن عربی اس کا نام رکھا ہے،(۱) پس جس نے ان آیات بعینہا کو غیر قرآن کہا، بے شک قرآن کا مخالف ہوا۔

قولہ:... ''کبھی ایک کلام جبکہ اس کا متکلم مثلاً خدائے تعالیٰ ٹھہرایا جائے، کلامِ رحمانی کہلاتا ہے، کبھی وہی کلام جبکہ اس کا متکلم شیطان یا فرعون ٹھہرایا جائے، شیطانی یا فرعونی کلام کہلاتا ہے، اس کی تمثیل میں ہم دو کلام قرآن سے پیش کرتے ہیں، قرآن میں ایک کلام اِبلیس سے منقول ہے: ''انا خیر منه خلقتنی من نار وخلقته من طین'' اور ایک کلام فرعون سے: ''انا ربکم الأعلی'' ان دونوں کو اگر یوں خیال کریں کہ یہ اِبلیس وفرعون کی کہی ہوئی ہیں، خواہ کسی زبان میں انہوں نے کہی ہوں، تو یہ کلام شیطانی وفرعونی کہلاتے ہیں۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

اور اسی صفحے کے حاشیہ میں درج ہے: ''انا ربکم الأعلی'' جبکہ کلامِ فرعون ٹھہرایا جائے، خواہ وہ کسی زبان میں ہو، قرآن نہیں کہلاتا۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: متکلم کے اِختلاف سے کلام مختلف نہیں ہوتا، کیونکہ کلام اسی کا کہلاتا ہے، جس نے اوّل بولا ہو، دیکھو جو شخص: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ'' اور ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھے گا، تو یہ نہ کہا جائے گا کہ یہ اس کا کلام ہے، بلکہ ہر مؤمن بھی کہے گا کہ یہ دونوں آیتیں باری تعالیٰ کا کلام ہے۔ اور جو ''إنّما الأعمال بالنّیّات'' کہے گا تو یہی کہا جائے گا کہ یہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

(۱) قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ ﴿۲۸﴾ (الزمر)۔

Marfat.com

حدیث ہے، اور جو: ''قفانبك من ذكرى حبيب ومنزلها'' زبان پر لائے گا تو کہیں گے کہ یہ مصرع امرؤالقیس کے شعر کا ہے، جیسا کہ مُلّا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں یہ لکھا ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کو غیر خدا کی طرف منسوب کرنا اور کلامِ شیطانی وفرعونی کہنا علم والے مؤمن کا کام نہیں، بلکہ سچا مؤمن اس کے مقابلے میں یوں کہے گا کہ خدا پاک ہے، یہ سخت بہتان ہے، کیونکہ جو کچھ قرآن شریف میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' سے ''وَالنَّاسِ'' تک ہے، وہ حق تعالیٰ کا ہی کلام ہے، اور زمین وآسمان اور اَرواح کے پیدا ہونے سے پہلے سے لوحِ محفوظ میں لکھی گئی تھی جس کو جبریلِ امین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا ہے، جیسا کہ خود قرآن مجید میں سورۂ بروج کی اَخیر آیت ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''بلکہ وہ قرآن مجید ہے، لوحِ محفوظ میں لکھا ہوا۔''

تفسیر فتح العزیز میں لکھتے ہیں: بلکہ وہ قصہ قرآن قدیم کا ایسا ہے جو اس کے وقوع سے پہلے لوحِ محفوظ میں لکھا گیا ہے، جس پر شیطانوں اور جنوں اور آدمیوں کو دسترس نہیں ہے۔ اِمام بغویؒ نے تفسیر معالم میں اسناد کے ساتھ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ: لوحِ محفوظ ایک تختی ہے سفید موتی سی، جس کی لمبائی آسمان وزمین کے درمیان کے برابر ہے، اور چوڑائی اس کی مشرق سے مغرب تک کی ہے، اور کنارے اس کے موتی اور یاقوت کے ہیں، اور دفتر ینے اس کے سرخ یاقوت کے ہیں، نور کے قلم سے اس میں قرآن لکھا ہے، اُوپر سے عرشِ مجید سے لٹکی ہے، اور نیچے سے فرشتے کی گود میں ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر فتح العزیز کا اور مدارک وجلالین وغیرہما میں بھی ایسا ہی ہے۔[1] لیکن اِمام سیوطیؒ نے تفسیر اِتقان میں بہ سند طبرانی حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اس حدیث کو مرفوع روایت کیا ہے تھوڑے سے تفات کے ساتھ، اور نیز حق تعالیٰ نے فرمایا ہے: یا محمد! قرآن کے ساتھ اپنی زبان مت ہلا، تاکہ جلدی سے اسے یاد کرلے، اور تھے آنحضرت علیہ السلام کہ شروع کرتے تھے پڑھنا آیاتِ قرآن کا حضرت جبریل علیہ السلام کی فراغت سے پہلے، اس لئے کہ کچھ بھول نہ جائے۔ پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا گیا کہ مت ہلا اپنی زبان کو وحی کے پڑھنے میں، جب تک جبریل پڑھتا رہے، تاکہ تو جلدی سے اسے یاد کرلے اور کچھ فروگزاشت نہ ہوجائے، پھر اس جلدی سے روکنے کی یہ وجہ بیان فرمائی کہ بے شک ہمارا ذِمہ ہے قرآن کا جمع کرنا تیرے سینے میں، اور اس کا یاد کرانا تیری زبان پر، اور مت جلدی کر قرآن کے پڑھنے میں، اس کی وحی کے ختم ہونے سے پہلے، پس جب ہم پڑھیں قرآن کو یعنی جبریل تجھ پر پڑھے تو اس کے پڑھنے کی متابعت کر، پھر ہمارے ذمہ ہے اس کا بیان کرنا، جب تجھ پر اس کے معنی میں کچھ مشکل پڑ جائے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر مدارک کا،[2] اور اکثر تفاسیر میں ایسا ہی ہے۔

---

(۱) وعن ابن عباس رضی الله عنهما، هو من درة بيضاء، طوله بين السماء والأرض، وعرضه ما بين المشرق والمغرب، قلمه نور، وكل شيء فيه مسطور۔ مقاتل: هو على يمين العرش، وقيل: أعلاه معقود بالعرش وأسفله في حجر ملك كريم۔ (تفسير نسفي ج:۳ ص:۶۲۶ طبع بيروت)۔

(۲) لا تحرك به لسانك لتعجل به وكان يأخذ في القراءة قبل فراغ جبريل كراهة ان يتفلت منه، فقيل له لا تحرك لسانك بقراءة الوحي ما دام جبريل يقرء، لتعجل به، لتأخذه علىٰ عجلة، ولئلا يتفلت منك، ثم علل النهي عن العجلة بقوله: إنّ علينا جمعه، في صدرك، وقرءانه، وإثبات قراءته في لسانك ..... ولا تعجل بالقرأن من قبل ان يقضىٰ إليك وحيه فإذا قرأنه، اى قراه عليك جبريل ..... فاتبع قرءانه، ثم إنّ علينا بيانه، إذا اشكل عليك شيء من معانيه۔ (مدارك ج:۳ ص:۵۷۲ طبع بيروت)۔

Marfat.com

پھر پہلی آیت جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی قرآن مجید سے وہ بالاتفاق اِبتدا سورۂ علق کا ہے، ''مالم یعلم'' تک، تفسیر فتح العزیز میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن غسل کے واسطے غارِ حرا سے باہر تشریف لاکر پانی کے کنارے کھڑے ہوئے کہ جبریل امین علیہ السلام نے ہوا سے پکارا کہ یا محمد! پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُوپر کو دیکھا تو کوئی نظر نہ آیا، پس تین مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم دائیں بائیں دیکھ رہے تھے کہ ایک سورج کی طرح نورانی شخص آدمی کی شکل میں دیکھا جس کے سر پر نور کا تاج ہے اور سبز ریشمی پوشاک پہنی ہوئی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر کہا کہ: پڑھ! اور بعض روایتوں میں ہے کہ جبریل امین علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے سبز دریائی کے قطعہ میں کچھ لکھا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دِیا اور کہا کہ: پڑھو! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ کر فرمایا: مجھے حرفوں کی شناس نہیں اور اَن پڑھ ہوں! اَخیر حدیث تک یہ ترجمہ ہے عبارت تفسیر عزیزی کا۔

اور مُلّا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر کے ملحقات میں لکھتے ہیں کہ شارح عقیدہ طحاویہ نے شیخ حافظ الدین نسفیؒ کی منار سے ذِکر کیا ہے کہ قرآن نام ہے نظم اور معنی دونوں کا، اور ایسا ہی دُوسرے اُصول والوں نے کہا ہے، اور اِمامِ اعظمؒ کی طرف جو منسوب کرتے ہیں کہ جس نے نماز میں قرآن کا ترجمہ فارسی پڑھا تو رَوا ہے، تو آپؒ کا اس سے رُجوع ثابت ہے، چنانچہ آپؒ نے فرمایا ہے کہ باوجود قدرت عربی کے غیر عربی رَوا نہیں ہے، اور یہ بھی آپؒ نے کہا ہے کہ جو شخص بغیر عربی کے قراءت پڑھتا ہے، یا تو وہ دِیوانہ ہے، معالجہ کیا جائے، یا زِندیق ہے، قتل کیا جائے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے عربی میں کلام کیا ہے اور معجزہ ہونا قرآن کا نظم اور معنی دونوں سے حاصل ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا۔ (۱)

پس قرآن وحدیث اور کتبِ عقائد اہلِ سنت سے متحقق ہوا کہ تمام عربی آیات جن کا نام قرآن ہے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہیں اور انہیں معروف کلمات سے لوحِ محفوظ میں لکھی ہوئی تھیں۔ حضرت اِمامِ اعظمؒ فقہ اکبر میں اور علامہ قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور دُوسرے انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم السلام سے بطور اِخبار یا حکایت کے جو ذِکر کیا، اور فرعون وشیطان وغیرہما سے بھی جو بیان کیا ہے، بے شک یہ دونوں قسم سب کے سب اللہ تعالیٰ کے کلامِ قدیم ہیں جو ان سے خبر دی گئی ہے، یعنی موافق اس کے جو کلمات معانی پر دلالت کرنے والی لوحِ محفوظ میں لکھے گئے ہیں، آسمان وزمین اور اَرواح کے پیدا کرنے سے پہلے کی، نہ یہ کہ حضرت موسیٰ وعیسیٰ وغیرہما انبیاء علیٰ نبینا وعلیہم السلام سے اور فرعون وشیطان اور دُوسرے کفار سے سن کر اللہ تعالیٰ نے ان سے نقل کی ہے۔

پس اب کچھ فرق نہیں ہے درمیان خبر دینے حق تعالیٰ کے ان کے اخبار واحوال واسرار سے جیسا کہ سورۂ تبت یدا وآیت

---

(۱) ومنها ما ذكره شارح عقيدة الطحاوى الشيخ حافظ الدين النسفى فى المنار ان القرآن اسم للنظم والمعنىٰ جميعًا، قال غيره من اهل الأصول، وما ينسب إلى ابى حنيفة ان من قرا بالفارسية اجزاه، فقد رجع عنه، وقال: لا يجوز مع القدرة بغير العربية، وقال: لو قرا بغير العربية فإما ان يكون مجنونًا فيداوىٰ، او زنديقًا فيقتل، لأن الله تكلم بهذه اللغة والإعجاز حصل بنظمه ومعناه۔ (شرح فقه اكبر ص:۱۸۵،۱۸۶)۔

Marfat.com

قتال وغیرہما میں ہے، اور نہ درمیان ظاہر فرمانے باری تعالیٰ کے اپنی صفات وافعال وخلق مصنوعات میں جیسا کہ آیۃ الکرسی، سورۂ اِخلاص وغیرہما میں ہے، اور نہ درمیان آیات آفاقیہ اور انفسیہ کے، کہ یہ سب کا سب باری تعالیٰ کا کلام ہے، اور اس کی صفت پاک، حاصل الکلام، کلام اللہ شریف حادث نہیں، غیر مخلوق ہے، اور موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام کا کلام اگر چہ حق تعالیٰ کے ساتھ ہو، اور ایسا ہی کلام دُوسرے انبیاء ومرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین وملائکہ مقربین کا مخلوق ہے جو ان کی پیدائش کے بعد حادث ہوا، اور قرآن حقیقتاً اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، نہ مجازاً اور اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرح قدیم ہے، مخلوق کے کلام کی طرح نہیں، کیونکہ ان کی ذات اور کلام دونوں حادث ہیں، اس لئے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے، اور یوں ہی کہا جائے گا کہ نظم عبرانی جو توراۃ ہے اور نظم عربی جو قرآن ہے وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اس لئے کہ ان کے کلمات وآیات کلامِ اِلٰہی کی دلیلیں اور علامات ہیں، اور اس لئے کہ ان کی نظم کا اِبتدا اللہ تعالیٰ سے ہی ہے، کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب کوئی حدیث حدیثوں سے پڑھو گے تو یہی کہو گے کہ یہ جو میں نے پڑھا ہے اور ذِکر کیا ہے میرا کلام نہیں، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ہے، کیونکہ اِبتدا اس کلام کے نظم کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے ہوا تھا، اور اسی قبیل سے ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے آیت: ''اَفَتَطْمَعُوْنَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا لَکُمْ'' (البقرۃ:۷۵) اور آیت: ''وَاِنْ اَحَدٌ مِّنَ الْمُشْرِکِیْنَ'' (التوبۃ:۶) میں آیت قرآن مجید کو کلام اللہ فرمایا ہے، یہ ترجمہ ہے عبارت شرح فقہ اکبر کا، اور مشکوٰۃ میں سنن دارمی وجامع ترمذی سے بروایت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کی پیدائش سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھوائی، جس میں سے دو آیتیں خاتمہ سورۂ بقرہ کی نازل فرمائیں۔ اور سنن دارمی سے بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ آیا ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: بے شک اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کی پیدائش سے ایک ہزار برس پہلے سورۂ طٰہٰ و یٰسٓ کی تلاوت فرمائی تھی، یہ ترجمہ ہے مشکوٰۃ کی حدیثوں کا۔

اب قرآن مجید اور حدیث اور عقائد اہلِ سنت کی کتابوں سے بخوبی ظاہر ہو گیا کہ قرآن مجید کی ساری آیتیں اللہ تعالیٰ کا ہی کلام ہے، کسی مخلوق کے کلام کو اس میں دخل نہیں ہے، اور جو کچھ اس میں نبیوں کے قصے اور صدیقوں کی باتیں اور کافروں کے حالات اور بدبختوں کے مقالات ہیں، وہ سب کے سب اللہ تعالیٰ ہی کا کلام ہے جو اس پاک ذات نے ان لوگوں کے پیدا ہونے سے پہلے بموجب اپنے علم ازلی کے ان سے خبر دی ہے۔

پس صاحب رسالہ اِشاعۃ السنہ کا یہ قول کہ آیت: ''انا خیر منه'' کلامِ شیطانی ہے، اور آیت: ''انا ربکم الأعلی'' کلامِ فرعونی ہے، اور قرآن نہیں کہلاتا، جیسا کہ اِشاعۃ السنہ سے اُوپر منقول ہو چکا ہے، قرآن مجید کی صدہا آیات کا اِنکار نہیں تو اور کیا ہے؟ اور جمیع قصص قرآنی اور حکایاتِ فرقانی کو کلامِ مخلوق بنا دینا نہیں تو اور کیا ہے؟ اعاذنا الله سبحانه وجمیع المسلمین عن ذالك!

مُلّا علی قاریؒ، اِمامِ اعظمؒ کی فقہ اکبر کے اس قول کے نیچے کہ کلام اللہ شریف غیر مخلوق ہے، لکھتے ہیں کہ: کلام اللہ بالذات قدیم ہے۔ اِمام طحاویؒ فرماتے ہیں کہ جس نے قرآن مجید کو سن کر خیال کیا کہ یہ آدمی کا کلام ہے، تو ضرور وہ کافر ہوا، بے شک اللہ تعالیٰ نے اس کی مذمت فرمائی ہے اور اس کو عذابِ دوزخ سے ڈرایا ہے۔ یہ ترجمہ عبارت شرح فقہ اکبر کا۔

Marfat.com

اور یہ بھی اسی کتاب میں ہے:

''اگر کوئی اِعتراض کرے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ''قرآن رسولِ کریم کی بات ہے'' اس نے دلالت کی کہ قرآن رسولِ کریم کا کلام، جبریل یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا؟''

تو اس کا جواب یہ ہے کہ لفظ رسول بتا رہا ہے کہ اس نے قرآن کو اپنے بھیجنے والے سے پہنچایا ہے، اس لئے یوں نہیں فرمایا کہ یہ کلام فرشتہ یا نبی کا ہے، پس اس سے ثابت ہوا کہ رسول نے اپنے بھیجنے والے یعنی حق تعالیٰ سے پہنچایا، نہ یہ کہ اس نے اپنی ذات سے یہ کلام پیدا کیا ہے۔

دُوسرا جواب یہ ہے کہ مراد رسول سے ایک آیت میں جبریل ہے، اور دُوسری آیت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، پس دونوں کی طرف سے اس کلام کی نسبت کرنے سے ظاہر ہو گیا کہ یہ نسبت صرف پہنچانے کے واسطے ہے، کیونکہ ایک شخص نے جس کلام کو پیدا کیا ہو تو منع ہے کہ دُوسرا اس کو پیدا کر سکے۔

تیسرا جواب یہ ہے کہ بے شک حق تعالیٰ نے قرآن کو آدمی کا کلام بنانے والے کی تکفیر کی ہے۔

پس جس نے قرآن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام بنایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود یہ کلام بنایا ہے تو وہ کافر ہوا۔ اور اس میں کچھ فرق نہیں کہ قرآن کو آدمی کا، یا جن کا، یا فرشتے کا کلام کہے، (یعنی ان تینوں صورتوں میں سزا اس کی دوزخ ہے)، اس لئے کہ کلام اس کا ہوتا ہے جس نے اوّل کہا ہو، نہ اس کا جس نے پیغام پہنچایا ہو۔ یہ ترجمہ ہے عبارت فقہ اکبر کا، کیا خوش کہا ہے کہنے والے نے کہ:

اگرچہ قرآن از لب پیغمبر است
ہر کہ گوید حق نہ گفتہ او کافر است

ان معتبر سندوں سے اگر صاحب اِشاعۃ السنہ کی تسلی نہ ہو کہ یہ علماء مقلدین کے حوالے ہیں، شاید ان کو پسند نہ ہوں تو اوّلاً اس کا جواب یہ ہے کہ شرح فقہ اکبر سے اسی اِشاعۃ السنہ کے صفحہ: ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴ میں بھی سند لی ہے، اور نیز صفحہ: ۳۱۴، اِشاعۃ السنہ میں بھی حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کی کمالِ تعریف کر کے ان سے سند لی ہے۔

اور ثانیاً یہ جواب ہے کہ علماء غیر مقلدین بھی اسی اِعتقاد پر ہیں جو اُوپر مذکور ہوا ہے، جیسا کہ سنداً ان کی بھی بعض کتابوں سے منقول ہوتا ہے، تا کہ ظاہر ہو کہ اِشاعۃ السنہ والے نے اپنی قوم سے بھی سخت مخالفت کی ہے، ''نہج مقبول من شرائع الرسول'' جو تالیف ہے بڑے بیٹے مولوی صدیق حسن بھوپالی کی، اور خود مولوی مسطور نے اس کی تصحیح کر کے بھوپال میں چھپوائی ہے، اور یہ باپ بیٹا مشاہیر علمائے غیر مقلدین سے ہیں، اس میں لکھا ہے کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، اسی سے اِبتدا ہوئی اور اسی کی طرف رُجوع ہوگا، اور قرآن کے لفظ اور معنی دونوں اللہ تعالیٰ سے ہیں، جبریل امین صرف ناقل ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فقط پہنچانے والے ہیں، اور جتنا لوگوں نے قرآن مجید پڑھا اور پڑھیں گے، وہ تمام اللہ تعالیٰ کا کلام ہے، جو اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ کلام فرمایا،

Marfat.com

اور بے شک حضرت جبریل نے ان سے سنی اور بالیقین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتاری جو کوئی کہے کہ وہ کلام فرشتے کا، یا آدمی کا ہے، تو اس کا مکان دوزخ ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت فارسی نہج مقبول کا، اور یہ عبارت اس کے صفحہ: ۵ میں ہے۔

قولہ:... ''یعنی اِشاعۃ السنہ میں لکھا ہے: اور اگر بعینہٖ ان دونوں کی نسبت یہ خیال کریں کہ بہ ضمن حکایت اِبلیس وفرعون یہ کلام خدا میں پائی گئی ہیں تو یہ کلامِ رحمانی اور جزوِ قرآن کہلاتے ہیں۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: آیت: ''انا خیر منه'' اور آیت: ''انا ربکم الاعلی'' کو اللہ تعالیٰ کے کلام اور جزوِ قرآن بنانے میں کسی کے خیال کرنے کی کیا حاجت؟ یہ دونوں آیتیں فی الحقیقت اور دراصل حق تعالیٰ کا کلام ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان کو فرمایا ہے، اور شیطان وفرعون کے پیدا ہونے سے ہزار ہا برس پہلے حق تعالیٰ نے ان کو لوحِ محفوظ میں لکھوایا، جیسا کہ قرآن وحدیث وعقائد اہلِ سنت سے اُوپر مبرہن ہو چکا ہے۔

پس اس کلامِ عربی معجز نظام کو شیطان وفرعون کا کلام بنانا اور قرآن میں ان سے نقل کا اِعتبار وخیال کرنا محض ہذیان اور بہتان ہے، خدائے سبحانہ وتعالیٰ جمیع اہلِ ایمان کو اس اِعتقاد وخیال سے بچائے اور عاقبت بخیر فرمائے۔ واضح رہے یہ کہ یہ اقوال صاحبِ اِشاعۃ السنہ کے جن کا مبنائے اِختلاف متکلم پر ہے، صاحبِ براہین احمدیہ کی تائید کی تمہید میں تھے، جس میں صاحبِ اِشاعۃ السنہ نے اس کی محبت میں اپنا ایمان قربان کر دیا، جیسا کہ شرعاً متحقق ہو چکا ہے، اب فقیر کاتب الحروف اس کے وہ اقوال جو اَصل تائید صاحبِ براہین میں ہیں، جن کا مدار اِختلافِ مخاطب پر ہے، نقل کر کے ادلّہ شرعیہ سے ان کی تردید لکھتا ہے، واللہ هو المعين!

قولہ:... ''ایسا ہی اختلاف مخاطب کے سبب اختلاف کلام کو سمجھنا چاہئے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: ایک نقص اس پر اُوپر لکھا گیا ہے، دوم علمائے بدیع ومعانی وغیرہم نے تصریح کی ہے کہ کلام یا خبر ہے یا اِنشا، اور ان دونوں کے معنی میں کسی نے اِختلاف مخاطب کا کچھ بھی اِعتبار نہیں کیا، نہ معلوم کہ اس نئے مولوی نے یہ اقسام کلام کہاں سے نکالی ہیں۔

قولہ:... ''جو کلام خدائے تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب میں فرمایا ہے، وہ ایک کتابِ معروف میں درج ہو کر مسلمانوں میں پڑھا جاتا ہے، وہ قرآن کہلاتا ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: خطاب کلام میں بصیغۂ حاضر ہوتا ہے، تلخیص المفتاح مطول کے متن میں لکھا ہے کہ تکلم سے خطاب کی طرف آیت: ''وَمَالِيَ لَآ أَعْبُدُ الَّذِيْ'' (یٰسٓ: ۲۲) میں، اور خطاب سے غیبت کی طرف آیت: ''حَتّٰٓى إِذَا كُنْتُمْ فِي الْفُلْكِ ۚ'' (یونس: ۲۲) میں، اور غیبت سے خطاب کی طرف آیت: ''مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ'' میں اِلتفات ہے۔ یہ ترجمہ ہے اس عبارتِ عربی کا جس سے ثابت ہوا کہ ''خطاب'' مخاطب کر کے بات کرنے کا نام ہے۔ (۱)

---

(۱) مثال الإلتفات من التكلم إلى خطاب: وما لي لا اعبد الذى الآية، ومثال الإلتفات من الخطاب إلى الغيبة: حتّٰى إذا كنتم فى الفلك الآية، ومثال الإلتفات من الغيبة إلى الخطاب: مٰلك يوم الدين، إيّاك نعبد۔ (تلخيص المفتاح ص:۱۸۰، أحوال المسند إليه، طبع ايچ ايم سعيد)۔

Marfat.com

پس معلوم رہے کہ یہ تعریف قرآن مجید کی جو صاحبِ اِشاعۃ السنہ نے بیان کی ہے، اس سے ہزارہا آیات قرآن کی، قرآن ہونے سے خارج ہوگئیں، اس لئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تمام آیات سے مخاطب نہیں ہیں، یعنی سارے قرآن مجید میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب نہیں کیا گیا، بلکہ وہ آیتیں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوا ہے مثل: ''اور علم دیا آپ کو اس کا جو آپ کو معلوم نہ تھا''، اور: ''کہہ دے (یا محمد! صلی اللہ علیہ وسلم) اگر تم خدا سے محبت کرنی چاہتے ہو تو میری پیروی کرو''، اور: ''بے شک ہم نے تجھے فتح ظاہر کردی تا کہ خدا آپ کی اگلی پچھلی تقصیریں معاف کرے''، اور: ''بے شک ہم نے بخشا آپ کو کوثر!'' یہ ترجمہ ہے آیاتِ خطاب کا، اور ایسی آیاتِ خطاب تھوڑا سا حصہ ہیں قرآن مجید کا، اور نیز غیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرآن شریف کی بہت سی آیات میں مخاطب ہیں، جیسا کہ بنی اِسرائیل اور اس اُمتِ مرحومہ کے مؤمن اور کفار اور جن وغیرہم، اور نیز صدہا آیاتِ قرآنی ایسی ہیں جن میں کسی کو خطاب نہیں کیا گیا، پس اس تفسیر کی رُو سے صدہا آیات قرآن مجید ہونے سے خارج ہوگئیں۔ مرزا قادیانی کے اس مؤید پر سخت افسوس ہے! جس نے تقاضائے محبت اور ان کی نکمّی دوستی میں ہزارہا آیاتِ قرآنی کو کلام اللہ شریف سے نکال دیا۔ اللہ تعالیٰ ہی اس کا منتقم کافی ہے!

سبحان اللہ! عوام اہلِ اسلام ایسے لوگوں کو علمائے دِین میں سے جانتے ہیں، اور وہ اپنے رسالے کا نام ''اِشاعۃ السنہ'' مشہور کر کے اپنے آپ کو اکابر مصنّفین سے اور صاحبِ براہین احمدیہ کو کاملین مکملین میں سے مانتے ہیں، اور فی الاصل یہ دونوں صاحب سارے غیر مقلدین کی طرح دُنیا کی سخت محبت میں گرفتار ہیں اور مالِ حرام وحلال کے جمع کرنے کی کوشش میں سرشار ہیں، چنانچہ اپنے رسالوں کے حقِ تصنیف بیچ کر بہت سے روپے جمع کر لیتے ہیں اور خود رسالہ اِشاعۃ السنہ جو سال تمام میں چوبیس جزو ہوتا ہے، ایک یا دو روپیہ اس کی قیمت میں عمدہ منفعت ہے، اور صاحبِ اِشاعۃ السنہ نوابوں سے تیس روپیہ سالانہ، اور دُوسرے غنیوں سے پندرہ روپیہ، اور متوسط گزارہ والوں سے سات روپیہ، اور کم وسعت والوں سے تین روپے بارہ آنے سالانہ لیتے ہیں۔

اور براہین احمدیہ جو تینتیس جز کی کتاب ہے، بازاری قیمت دو یا تین روپے رکھتی ہے، مرزا قادیانی نے ادنیٰ قیمت اس کی پچیّس روپے، اور اعلیٰ قیمت ایک سو روپے تک مقرّر کی ہے، جو اس کی کتاب خریدے، خواہ وہ رافضی ہو یا بت پرست ہی ہو، ان کی بہت مبالغہ اور غلو سے تعریف کرتا ہے، اور جو کوئی اس کی کتاب نہ خریدے، اگرچہ نواب مسلمان ہی ہو، اس کی پرلے درجے کی توہین کر کے قارون سے اس کو تشبیہ دیتا اور دُنیا پرستوں سے بنا دیتا ہے۔ جیسا کہ اس کی کتاب کے پہلے اور دُوسرے اور چوتھے حصے کے اِبتدائی اوراق ملاحظہ کرنے سے یہ حال معلوم ہو جاتا ہے، اور نیز جب بہت سے روپے آنے کا اس کو اِلہام ہوتا ہے تو کمال ہی خوش حال ہوتا ہے، اور جب معلوم ہو کہ وہ تھوڑا رسا روپیہ ہے تو سخت غم کا پامال ہوتا ہے، جیسا کہ براہین کے صفحہ: ۵۲۲ سے ۵۲۴، خزائن ص: ۶۲۵، ۶۲۶ تک کے مطالعہ کرنے سے ظاہر ہے۔

پس یہ سارا مدار دُنیا کی سخت محبت اور روپیہ جمع کرنے پر ہے، جس کو دانش مند بخوبی جانتے ہیں، اور پورا علم حق تعالیٰ کو ہے۔

الحاصل! قرآن مجید کی جامع مانع تعریف وہ ہے جو علمائے اسلام کی کتابوں میں درج ہے، چنانچہ حضرت اِمامِ اعظمؒ کی فقہ

Marfat.com

اکبر اور مُلّا علی قاریؒ کی شرح میں لکھا ہے کہ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تیئس برس کی مدّت میں آیت آیت اُتارا گیا ہے اور مصحفوں میں لکھا ہوا ہے، یعنی جو دفتین میں مکتوب ہے وہ سب کلام اللہ ہے۔ پر دُوسری جگہ فقہ اکبر اور اس کی شرح میں لکھا ہے کہ: قرآن مجید مصحفوں میں لکھا ہوا اور دِلوں میں یاد اور زبان پر پڑھا گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بالتدریج اُتارا گیا ہے، بواسطہ حروف، مفردات و مرکبات مختلف حالتوں میں۔ یہ ترجمہ ہے عبارت عربی کا۔ (۱)

اب دانش مند لوگ اس نہایت عجیب وغریب آدمی کو دیکھیں جو تنزیل اور خطاب میں امتیاز نہیں رکھتا اور قرآن مجید کی آیات کو فرعون وشیطان کا کلام بنا دیتا ہے، اور اس مایۂ علمی پر اس کو یہ اِدّعا ہے کہ مجتہدینِ دِینِ غلطی پر تھے اور میں دِینِ متین کی تائید کر رہا ہوں۔ پس یقیناً یہ رعونت اور جہلِ مرکب کا شعبہ ہے!

پھر اِشاعۃ السنہ میں لکھتے ہیں:

قولہ:... ''وہی کلام (یعنی جس کا نام قرآن ہے) اگر کسی غیر نبی کے خطاب میں اور پہلے توراۃ، اِنجیل وغیرہ میں، یا کسی ولی کے اِلہام میں خدا نے فرمایا ہے تو وہ قرآن نہیں کہلاتا، گو حقیقت میں وہ بعینہٖ وہی کلام ہے جو قرآن میں پایا جاتا ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: اس عبارت میں ہر چند بہت سی غلطیاں ہیں، مگر جن کا بیان یہاں پر ضروری ہے وہ یہ ہیں:

اُوپر لکھا گیا ہے کہ قرآن مجید کی آیات کو قرآن بنانے میں خطاب کو کوئی دخل نہیں، قرآن وہ ہے جو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر اُتارا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کلامِ اِلٰہی سے وحی ہوا، اور قرآن اس اُترنے سے پہلے بھی قرآن تھا، اور اس سے پیچھے بھی قیامت تک قرآن ہی کہلاتا ہے، اور کسی ولی پر کوئی آیت قرآن کی اِلہام ہو جائے تو وہ قرآن سے خارج نہیں ہوتی ہے، بلکہ قرآن مجید ازل سے ابد تک قرآن ہی ہے، معنی اس کے کلام نفسی قدیم ہے اور اس کی نظم بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے، اور بے شک خدائے پاک نے اس کا نام ''قرآنِ حکیم'' رکھا ہے، پس غیر ممکن ہے کہ قرآن غیر قرآن بن جائے اور عقائد اہلِ سنت میں مقرّر ہو چکا ہے کہ حق سبحانہ کی صفات پر بھی تغیر نہیں آتا ہے، جیسا کہ اس کی ذات پر بدلنا نہیں ہے، اور خود غیر مقلدین کی نہج مقبول میں ہے: وبر ذات وصفاتِ الٰہی تغیر نمی رود۔ صفحہ: ۱۰، سطر: ۱۶ میں دیکھو۔ پر تعجب یہ ہے کہ خود صاحبِ براہین جس جس آیتِ قرآن کی اپنی طرف اِلہام ہونے کا مدعی ہے، ان کا آیاتِ قرآنی ہی نام رکھتا ہے، جیسا کہ اُوپر براہین کے صفحہ: ۴۸۵، ۴۹۸، خزائن ص: ۵۷۷، ۵۹۲ سے منقول ہو چکا ہے، اور یہ صاحبِ اِشاعۃ السنہ اس کی تائید میں قرآن کو غیر قرآن اور بعض آیاتِ قرآنی، کلماتِ فرعونی وشیطانی بنا رہا ہے، خدا جانے یہ شخص اگر قرآن کی بے ادبی میں غضبِ اِلٰہی سے پروا نہیں رکھتا تو اتنا بھی نہیں جانتا کہ خلاف مرضی قائل کے اس کے قول کی توجیہ کر رہا ہے، اِلٰہی ایسی نادانی سے پناہ دے! ہمارے اور ہماری قوم میں سچا فیصلہ کر!

پھر اِشاعۃ السنہ کے صفحہ: ۳۰۴ میں جو لکھا ہے کہ:

---

(۱) والقرآن فی المصاحف مکتوب ای بایدینا بواسطة نقوش الحروف واشکال الکلمات وفی القلوب محفوظ وعلی الألسن مقروءٌ۔ (شرح فقہ اکبر ص: ۲۹، مطبع مجتبائی دھلی)۔

Marfat.com

قولہ:... ''شیطان بجز برائی گمراہی کے اور کچھ اِلقا نہیں کرتا ہے اور ان اِلہامات میں سراسر ہدایت تسلیم کی گئی ہے، گمراہی کی کوئی بات ان میں مانی نہیں گئی، پھر یہ اِلقائے شیطانی کیونکر ہوسکتا ہے؟...الخ۔''
انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ: اُوپر متحقق ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی نے براہین کے اِلہامات میں حق تعالیٰ پر اِفترا کیا ہے اور قرآن مجید کی آیات میں لفظی، معنوی تحریف کی ہے، اور اپنی خودستائی یہاں تک بیان کی ہے کہ انبیاء سے برابری کردی ہے، تو یہ سب بُرائیوں سے بڑھ کر بُرائی اور سخت بے حیائی ہے، جس کو دِیدۂ حق بیں اور دِلِ حقیقت گزیں عطا نہ ہو تو وہ ان باتوں کو، کب دیکھتا ہے؟ اور کیوں پروا کرے ان باتوں کی، جو خود سوادِ اعظم سے نکل جائے اور صاحبِ براہین احمدیہ اس کی کمال مدح کرے؟ یہاں تک کہ باِدّعائے اِلہامِ رَبّ العالمین اس کو کاملین مکملین میں داخل کردے اور غیر مقلدین وغیرہم کو اس کے کمال حال ومآل پر آگاہی بخشے، تو یہ صاحبِ اِشاعۃ السنہ اس کے اقوالِ باطلہ کو نہایت اہانت قرآن کریم سے کیوں نہ تائید کرے، خدا ہی اپنے دِین کا حافظ ہو!

رہا یہ کہ اِشاعۃ السنہ کے صفحہ:۲۵۹ میں تحریر ہے عربی فقرہ: إنّا انزلناہ قریبًا من القادیان۔

قولہ:... ''وبالحق انزلناہ وبالحق نزل'' اس میں کسی کو لفظ نزول سے نزولِ قرآن یا وحیٔ رِسالت کا شبہ گزرے تو اس کو یوں دفع کرسکتا ہے کہ یہ لفظ (نزول) وحیٔ رِسالت یا قرآن سے مخصوص نہیں ہے، بلکہ یہ لفظ بخشش وعطا کے معنوں میں بھی آیا ہے، چنانچہ آیت زمر میں فرمایا ہے: ''خدا نے تمہارے لئے آٹھ جوڑی مواشی اُتاری، یعنی عطا فرمائی ہیں، پس ایسا ہی عطاء اِلہام معارف صاحبِ قادیان کے نزول سے تعبیر فرمایا ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ یہ تأویل کئی وجہ سے باطل ہے، پہلی وجہ یہ کہ خود صاحبِ براہین نے اس اِلہام کے بیان میں لفظ نزول کا اُتارنے سے تینوں جگہ میں ترجمہ کیا ہے، اور صاحبِ اِشاعۃ السنہ نے اسی صفحہ:۲۵۹ کی آٹھویں سطر میں اس کو نقل کیا ہے، تو اَب برخلاف مرادِ قائل اس کے قول کی تأویل کرنی سراسر بے جا ہے۔

دُوسری وجہ قادیان کے قریب انزال معارف واِلہام کو جب آیت: ''وبالحق انزلناہ وبالحق نزل'' سے جو صرف قرآن مجید کے اُتارنے اور اُترنے کے بیان میں ہے، ملا کر لکھا ہے تو یہ طرزِ کلام اور مقتضائے مقام اس تأویل کو ہزار زبان باطل کر رہا ہے۔

تیسری وجہ آیت: ''وانزل لکم من الانعام'' میں لفظ انزال بھی اکثر مفسرین کے نزدیک اپنے حقیقی معنوں یعنی اُتارنے میں مستعمل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیٰ نبینا وعلیہ السلام کے ساتھ بہشتوں سے یہ مواشی اُتارے تھے، جیسا کہ تفسیر مدارک[1] وتفسیر کبیر ونیشاپوری وخازن وحسینی ولباب وغیرہا میں درج ہے، اور نیز انہیں تفاسیر میں ہے کہ مواشی کی زندگی نباتات سے ہے اور نباتات کا قوام پانی سے ہے اور پانی آسمان سے اُتارا جاتا ہے، پس گویا مواشی بھی آسمان سے اُتارے گئے۔[2] علاوہ مذکورہ بالا تفاسیر کے تفسیر ابوسعود وبیضاوی میں بھی ایسا لکھا ہے۔ پس ان دونوں وجہوں میں انزال کے معنی عطا کے نہ ہوئے اور جمہور مفسرین

---

(۱) ای جعل عن الحسن: او خلقها فی الجنة مع آدم علیه السلام ثم انزلها۔ (تفسیر نسفی ج:۳ ص:۱۷۰، طبع بیروت)۔
(۲) او: لأنها لا تعیش إلّا بالنبات، والنبات لا یقوم إلّا بالماء، وقد انزل الماء، فکأنه انزلها۔ (تفسیر نسفی ج:۳ ص:۱۷۰، طبع بیروت)۔

Marfat.com

نے آیاتِ شریفہ کے معنی یوں کئے ہیں کہ خدا نے تمہارے لئے مواشی پیدا کئے تو یہ آیت مثل آیت سورۃ النمل اور سورۂ یٰسٓ کے ہوئی جن میں مواشی کے پیدا کرنے کا ذِکر ہے، تو ان معنوں کی رُو سے بھی اِنزال کو عطا پر حمل کرنا، ناروا ٹھہرا، اور یہ جو کسی مفسر نے اس آیت میں مواشی کے اُتارنے کو غیر ظاہر المراد خیال کر کے عطا کے معنی بھی لیں تو اس سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ قرآن مجید کے اُتارنے اور اُترنے کو عطا کے ساتھ تفسیر کیا جائے، کیونکہ وقت متعذر ہونے حقیقت کے مجاز کی طرف رُجوع کیا جاتا ہے، پس:

''وبالحق انزلناہ'' کو اِنزالِ اَنعام پر قیاس کرنا، قیاس مع الفارق ہے۔

الغرض! صاحبِ اِشاعۃ السنہ، صاحبِ براہین کی تائید نہیں کر رہا، بلکہ اس کی ضلال و اضلال کو بڑھا کر درپے اس کی توہین کے ہے، برسولاں بلاغ باشد و بس! اور وہ

قولہ:....جو صاحبِ اِشاعۃ السنہ نے: ''یا مریم اسکن انت وزوجك الجنة'' کی تاؤیل صفحہ: ۲۸۰ میں لکھا ہے، صاحبِ براہین کو رُوحانی مناسبت کے سبب مریم سے تشبیہ دی گئی ہے کہ جیسے حضرت مریم علیہا السلام بلاشوہر حاملہ ہوئی ہیں، ایسے ہی مؤلفِ براہین بلاترتیب وصحبت کسی پیر وفقیر، ولی ومرشد کے رُبوبیتِ غیبی سے تربیت پا کر موردِ اِلہاماتِ غیبیہ وعلومِ لدنیہ ہوا ہے، اس تشبیہ کی ایک ادنیٰ مثال نظامی کا یہ شعر ہے:

ضمیرم نہ زن بلکہ آتش زنست
کہ مریم صفت بکر وآبستن ست''

انتہیٰ بلفظہ، بقدر الحاجۃ!

فقیر کہتا ہے کہ: یہ تاؤیل باطل ہے کہ ارکان تشبیہ چار ہیں: مشبہ، مشبہ بہ، وجہ شبہ، حرف تشبیہ، لفظی ہو یا تقریری، جیسا کہ مطول وغیرہ میں ہے۔ اب ظاہر ہے کہ فقرہ: ''یا مریم اسکن ...إلخ'' میں مشبہ کا تو ذِکر ہے نہیں، تشبیہ کیونکر پائی گئی؟ بلکہ صاحبِ براہین کا اِدّعا ہے کہ اس کو یا آدم، یا عیسیٰ، یا مریم، وغیرہم اسمائے انبیاء سے خطاب ہو رہے ہیں، پس صریح محال ہے کہ ایک ہی شخص باپ، بیٹا، بھائی سب کچھ بن جائے، اور یہ ممکن ہی نہیں کہ جس کو فیضانِ اِلٰہی ہو، وہ قرآن میں تحریف کرے اور انبیاء سے برابری کا دعویٰ کرے اور وغیرہ اُمور سخت مخالف شرع عمل میں لائے، پس یقیناً صاحبِ براہین حدودِ شرعیہ سے نکل کر طغیان اور عصیان کے پرلے درجے تک پہنچا ہے۔

یہاں تک پہلی قسم کے اِلہامات مع جواب تاؤیلات صاحبِ اِشاعۃ السنہ کے ذِکر سے فراغت حاصل ہوئی ہے۔

اب دُوسری قسم کے اِلہامات کا یعنی جن میں صاحبِ براہین نے انبیاء پر اپنی فضیلت جتائی ہے، بطور نمونہ ذِکر کیا جاتا ہے، اور وہ یہ ہے کہ براہین کے صفحہ: ۲۴۰، خزائن ص: ۲۶۶ میں عربی اِلہام حمد کا دعویٰ کر کے اس کا ترجمہ یہ لکھا ہے کہ: ''خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے'' انتہیٰ بلفظہ۔

Marfat.com

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ: ''حمد'' اِحسان کے بعد ہوا کرتی ہے، جیسا کہ تفسیر کبیر ونیشاپوری وفتح العزیز وغیرہا میں درج ہے،(۱) اور مجمع البحار میں حدیث لکھی ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ حمد شکر کا سرّ ہے، اس لئے کہ اس میں نعمت کا اِظہار ہے، اور عام تر ہے، پس حمد میں شکر اور زیادتی ہے، انتہیٰ۔

اور ردالمحتار میں ہے کہ: عرفاً حمد وہ فعل ہے جو منعم کے انعام دینے کی تعظیم سے خبردار کرے،...الیٰ قولہ...اور حمد جہاں مطلق ہو تو عرف ہی مراد ہوتی ہے۔ سیّد شریف نے حواشی مطالع میں یہ لکھا ہے۔ یہ ترجمہ ہے عبارت ردالمحتار کا۔(۲)

پس محال ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کی حمد کرے، اس لئے کہ منعمِ حقیقی تو حق تعالیٰ ہی ہے، اور باوصف اس کے قرآن اور صحیح احادیث میں کہیں بھی صراحۃً نہیں آیا کہ حق تعالیٰ اپنے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی اور نبی کی انبیاء میں سے حمد کر رہا ہو، بلکہ حق تعالیٰ نے سب خواص وعوام کو اِرشاد کیا ہے کہ تم سب کہو: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ'' پس کیونکر متصوّر ہو کہ باری تعالیٰ، مرزا قادیانی کی عرش سے حمد کر رہا ہے؟ یعنی اس کو سب اپنے مقبول بندوں پر، جن میں انبیاء بھی داخل ہیں، فضیلت دے رہا ہے۔ خدا جانے صاحبِ براہین نے رَبّ العالمین پر کونسا اِنعام کیا ہے جس کے بدلے وہ سب کے محمود کی حمد کا مستحق ٹھہر گیا ہے...؟ یہ نرا بہتانِ عظیم، نہایت تکبر اور حمق ورعونت اور جھوٹ وفریب سے پیدا ہوا ہے، علاوہ ازیں اس فقرۂ اِلہامیہ عربیہ کی رکاکت لفظی علماء اسلام سے مخفی نہیں ہے، اور قرآن مجید میں جو لفظ حمید کا باری تعالیٰ کی صفت میں واقع ہوا ہے، تو وہ لفظ غنی وعزیز وغیرہما سے نزدیک کیا گیا ہے، تاکہ دلالت کرے کہ حق تعالیٰ حمد کیا گیا ہے، نہ کہ حمد کرنے والا، جیسا کہ مشہور تفاسیر اور ترجموں میں درج ہے۔ اور اگر فرض کریں کہ حمید بمعنی حامد ہے تو وہ سبحانہ اپنی ذات وصفات کا حمد کرنے والا ہے۔ مجمع البحار میں نہایہ سے لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جو حمید ہے تو وہ ہر حال محمود ہے، انتہیٰ۔

اور قرآن میں جو حق تعالیٰ کا شاکر وشکور ہونا مذکور ہے، تو اس سے بھی یہی مراد ہے کہ باری تعالیٰ تھوڑے عمل پر بہت ثواب عطا فرماتا ہے، جیسا کہ اکثر تفاسیر میں لکھا ہے، اور محی السنہ معالم میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر یہ ہے کہ استحقاق سے زائد عطا کرتا ہے، انتہیٰ۔

اور مجمع البحار میں ہے کہ حق تعالیٰ شکور وہ ہے جو تھوڑے عمل کو بڑھا کر مضاعف بدلہ دیتا ہے، پس اس کا شکر بندوں کا بخشنا ہے، انتہیٰ۔

اور قاموس میں ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے شکر بدلہ دینا اور ثنا نیک کرنا ہے، انتہیٰ۔

اور حمد ومدح یعنی ثنا جمیل میں فرق ظاہر ہے، پھر بہت ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں اللہ تعالیٰ کے حضور میں خود حاضر ہوئے تھے، جیسا کہ قرآن وحدیث میں آیا ہے، اور یہاں حق تعالیٰ، مرزا قادیانی کے پاس خود چل کر آ رہا ہے،

---

(۱) اما الحمد فإنه لا يكون إلّا بعد الإحسان۔ (تفسير كبير ج:۱ ص:۲۱۸، طبع دار إحياء التراث العربي، بيروت)۔

(۲) وعرفًا ينبىء عن تعظيم المنعم بسبب إنعامه ..... والحمد حيث اطلق ينصرف إلى العرف لما قاله السيد فى حواشى المطالع۔ (رد المحتار ج:۱ ص:۷،۸، طبع ايچ ايم سعيد)۔

Marfat.com

پس پاک ہے وہ ذات جس کی صفت ''لیس کمثلہ شیء'' وارِد ہے۔

پھر براہین کے صفحہ:۵۵۸،خزائن ص:۶۶۶ پر اِلہامِ عربی درج ہے جس میں مرزا قادیانی کے بیت الفکر اور بیت الذکر کے حق میں: ''ومن دخلہ کان آمنا'' واقع ہوا ہے، جس کا ترجمہ انہوں نے خود کیا ہے، ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا، ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا، بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے، اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے اور: ''ومن دخلہ کان آمنا'' اس مسجد کی صفت بیان فرمائی ہے۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ آیت: ''ومن دخلہ کان آمنا'' قرآن شریف میں بیت اللہ شریف کے ہی حق میں وارِد ہے، مسجدِ نبوی کے اور نہ مسجدِ اقصیٰ (جس کی تعریف سورۂ بنی اِسرائیل کے اِبتدا میں ہے اور وہ قبلۂ انبیاء ہے) کے حق میں وارِد ہے، پس یہ اِدّعا صاحبِ براہین کا کہ اس کی خانگی مسجد کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے: ''ومن دخلہ کان آمنا'' نازل کیا ہے، یہاں اپنی مسجد کو ان دونوں مسجدوں پر فضیلت دی ہے، ان مناقب سے ایک اور اَمر ظاہر ہوگیا، اور وہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے اِبتدا براہین احمدیہ کے اِشتہار میں درج کیا ہے کہ ان کی جائیداد دس ہزار روپے کی ہے، پھر اِدّعا کیا ہے کہ ہم کو ایک اِلہام ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے مخاطبت یعنی ہم کلامی کا منصب حاصل ہے، پس باوجود اس کے اب تک وہ حج کو نہیں گئے، اس لئے کہ حج گناہ کے بخشوانے اور قیامت کے امن کے واسطے ہے اور یہ دونوں مرزا قادیانی کو حاصل ہیں، کیونکہ ان کو اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ جو جی چاہے سو کر، بے شک ہم نے تجھے بخش چھوڑا ہے، جیسا کہ براہین کے صفحہ:۵۶۰،خزائن ص:۶۶۸ میں درج ہے، اور اَمن تو ان کی مسجد کے نمازیوں کو حاصل ہے، مرزا قادیانی تو خود اس کے اِمام اور بانی ہیں، اور نیز اُوپر براہین کے صفحہ اَخیر:۵۶۲،خزائن ص:۶۷۰ سے منقول ہو چکا ہے کہ: ''دِینِ اسلام سب پر مشتبہ ہوگیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے سب کو حکم کیا ہے کہ طریقہ حقہ مرزا قادیانی سے حاصل کریں۔'' انتہیٰ ملخصاً۔

پس اب بحسبِ اِقرار ان کے قادیان خود مکہ معظّمہ ہوگئی اور ان کو حج کرنے کی کیا حاجت رہی؟ اس شرارت سے پناہ بخدا! جمیع انبیاء اور سیّد المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ کا حج اور طواف کرتے گئے، البتہ جس کے پاس رَبّ البیت خود تشریف لائے اور اس کی حمد کرے تو وہ حج کو کیوں جائے...؟ پھر براہین صفحہ:۵۶۰،خزائن ص:۶۶۸ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فقرات عربی مرزا قادیانی کو اِلہام کئے ہیں، جن کا ترجمہ وہ خود یوں کرتے ہیں کہ: ''تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں، تیرے لئے میں نے رات دن پیدا کیا، تو مجھ سے وہ منزلت رکھتا ہے جس کی لوگوں کو خبر نہیں۔'' انتہیٰ بلفظہ۔

فقیر کہتا ہے کہ قرآن میں ہے کہ: محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کا رسول ہے،[1] پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا رُتبہ قرآن مجید سے لوگوں کو معلوم ہوگیا، اور سب مسلمان شاہد ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور ساری خدائی سے افضل۔ اور صاحبِ براہین کا اِدّعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مرزا قادیانی کی منزلت کی لوگوں کو خبر نہیں، پس اس کلام سے

---

(۱) ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' (الفتح:۲۹)۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کی جمیع انبیاء پر فضیلت کا ثابت کرنا نہیں تو اور کیا ہے؟ اور یقیناً ان دعووں میں صاحبِ براہین کاذب ہے۔ پھر مرزا قادیانی ضمیمہ اخبار ''ریاض'' مجریہ امرتسر، یکم مارچ ۱۸۸۶ء مطبوعہ ہوشیار پور میں لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے حق میں فرمایا ہے کہ: ''انت منی وانا منك'' (ص:۱۴۸، سطر:۴، کالم:۲، تذکرہ ص:۴۲۲) اور ان کے بیٹے کے حق میں جس کی بشارت دی گئی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ اوّل آخر کے ظاہر کرنے والا حق اور بلندی کو ظاہر کرنے والا، کأن الله نزل من السماء (ص:۱۴۷، سطر:۱۴، کالم:۲، تذکرہ ص:۱۳۹) انتہیٰ۔

فقیر کان اللہ لہ کہتا ہے کہ: پہلا اِلہام صحیح حدیث کا ایک فقرہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عم زاد بھائی حضرت علی المرتضیٰ کرّم اللہ وجہہ کے حق میں فرمایا تھا: ''اَنْتَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْكَ'' یعنی تو نسب اور پیوند سسرال اور اِبتدائے اِیمان ومحبت وغیرہا میں مجھ سے متصل ہے۔ جیسا کہ قسطلانی اور کرمانی دونوں شرح بخاری میں درج ہے، یعنی فیما بین میری اور اور تیری برادری اور قرابت اور اِتحاد اور کمالِ اِتصال ہے، جیسا کہ مرقات اور لمعات دونوں شرح مشکوٰۃ میں لکھا ہے، اور کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ اس من کو اِتصالیہ کہتے ہیں، انتہیٰ مترجماً۔

پس بہ یقین ثابت ہوا ہے کہ ایسے کلام دو قریبیوں میں جن کو نسبتاً واُخوۃً وغیرہما اِتصال ہو، واقع ہوئی، لیکن خدائے تبارک وتعالیٰ جس کا نہ کوئی ولد ہے، نہ کوئی والد، اور نہ اس کا کوئی کفو، اور جس کی یہ صفت ہے کہ کسی سے متصل نہیں ہوتا، اور نہ کسی سے متحد ہوتا ہے، نہ کسی سے مشابہ ہے، جیسا کہ عقائد کی کتابوں میں اس پر تصریح ہے، ہرگز متصوّر نہیں کہ وہ پاک ذات کسی کو فرمائے: ''انت مِنّی وانا منك'' یعنی تو مجھ سے متصل ہے اور میں تجھ سے متصل ہوں۔ پس بالیقین صاحبِ براہین نے انبیاء اور مرسلین پر اپنی فضیلت ثابت کرنے کو حق تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے۔

اور دُوسرا اِلہام جس میں اس کے زعمی بیٹے کو: ''کأن الله نزل من السماء'' کہا ہے، وہ بھی صرف اِفترا اور بہتان ہی ہے، اس لئے کہ جو مشابہت لفظ کأنّ سے بیان کی جاتی ہے، وہ نہایت سخت مشابہ ہوتی ہے، جیسا کہ تفسیر اتقان سے اُوپر بیان کیا گیا ہے۔ پس جب مرزا قادیانی کا بیٹا حق تعالیٰ سے بہت ہی مشابہ ٹھہرا اور وہ پاک ظالموں کی باتوں سے برتر ہے تو خود مرزا قادیانی بہت ہی اُونچا چڑھ گئے، معاذ اللہ! حق تعالیٰ کے برابر ہو گئے، اور دراصل حق سبحانہ، ملحدوں کی باتوں سے پاک اور منزّہ ہے، اللہ تعالیٰ کے غضب اور عذاب اور بُرے بندوں کی شرارت اور شیطانوں کی ایذا اور حاضری سے پناہ بخدا!

یہاں پر ختم ہوا یہ رسالہ جس کا نام ''رجم الشیاطین بر اغلوطات البراھین'' ہے، اور جمیع حمدیں خاص خدائے پروردگار جہانوں کے واسطے ہیں اور دُرود ہو اللہ تعالیٰ کا ساری مخلوقات کے برگزیدہ اور اس کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل واہلِ بیت واصحاب پر، جب تک اس کو یاد کرنے والے یاد کریں، اور جب تک غافل اس کی یاد سے غفلت کریں۔ اور بعد ختم اس رسالے کے اللہ تعالیٰ کے وافر کرم کا مشتاق محمد ابوعبدالرحمن فقیر غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری، اللہ تعالیٰ اس کی مدد میں ہو۔

Marfat.com

مرزا قادیانی کے تعاقب میں مساعی

حضراتِ علمائے حق ملت شریفین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ فقیر نے صفر ۱۳۰۲ ہجری میں صاحبِ براہین کا وہ اِشتہار دیکھا جس کا ذِکر اِبتدا اس رسالے میں درج ہوا ہے، اور اس کو مشتہر (مرزا قادیانی) نے بیس ہزار قطعہ چھپوا کر دُور دراز ملکوں میں شائع کیا ہے، جب فقیر نے اس میں دیکھا کہ مرزا قادیانی نے کتاب براہین احمدیہ کا بنانا اللہ تعالیٰ کے حکم اور اِلہام سے دعویٰ کیا ہے، اور اپنی تعریفوں میں حدودِ اِلٰہی سے تجاوز کر گیا ہے، ان باتوں سے دِل بہت ناخوش ہوا، پھر اس کی کتاب براہین احمدیہ دیکھی تو تیسرے چوتھے حصے کے حاشیہ در حاشیہ میں جو اس نے اپنے اِلہامات درج کیے ہیں، وہ اکثر مخالفِ شرع پائے، اور آیاتِ قرآن کی تحریفِ لفظی و معنوی وغیرہ قباحتیں جن کا ذِکر اُوپر ہو چکا ہے ان میں دیکھیں تو حق برادری اسلام کے ادا کرنے کے واسطے مرزا قادیانی کو لکھا کہ ان مخالفِ شرع باتوں سے باز آؤ، اور غیر دِین والوں کے مقابلے میں کتاب لکھو، چھپواؤ، فروخت کرو، کچھ مضائقہ نہیں، تو اس کو نہ مانا اور تائب نہ ہوا، بعد اَزاں فقیر نے بعض مجالسِ وعظ میں ذِکر کیا کہ مرزا قادیانی کے اِلہامات میں قرآن مجید کی تحریف ہو گئی ہے، اور انہوں نے انبیاء کی برابری کے مدعی ہو کر قرآن شریف کو پارہ پارہ بھی کر دیا، اس پر ان کے مؤید مؤلف رسالہ اِشاعۃ السنہ نے خلوت میں در باب اِلہاماتِ مرزا کے فقیر سے مناظرہ کرنا چاہا، جبکہ فقیر کو معلوم تھا کہ صاحبِ براہین اور مؤلف اِشاعۃ السنہ باہم ایک دُوسرے کے کمال ثناخواں ہیں اور اپنی تالیفات میں ایک دُوسرے کی حقانیت کو کما حقہ ظاہر کیا ہے، اس پر اکثر علماء اور سب عوام مقلدین سے اور بعض علماء اور عوام غیر مقلدین کے صاحبِ براہین کی حقیقت کو مان گئے ہیں، اور قادیان مثل بیت اللہ کے مرجع انام ہو گئی ہے تو فقیر نے خلوت میں مناظرے کو پسند نہ کیا، بلکہ علمائے دِین کے رُوبرو گفتگو کے واسطے کہا، تو اس کے قبول سے درگزر صاحبِ اِشاعۃ السنہ نے کیا، اس کا جواب تک نہ دیا، تو بعد اَزاں فقیر نے جمادی الاولیٰ سنہ رواں میں بذریعہ اِشتہار اِعلان کیا کہ صاحبِ براہین کے اکثر اِلہامات اُصولِ دِینِ اسلام کے مخالف ہیں، اس پر فقیر، مرزا قادیانی اور ان کے مؤید اشاعۃ السنہ سے علمائے اسلام کے رُوبرو یہ کلام کرنے کا خواستگار ہے تا کہ حق ظاہر ہو جائے اور خواص و عوام اہلِ اسلام کے عقائد میں خلل نہ آئے، تو اس کا جواب بھی ان کی طرف سے کچھ نہ ملا۔ پھر فقیر نے اُسی سال کے رمضان المبارک میں صاحبِ براہین کے اِلہامات اور صاحبِ اِشاعۃ السنہ کی تاویلات کے رَدّ میں اُردو میں رسالہ لکھ کر کئی علمائے ہندوستان و پنجاب کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے بھی اس بارے میں کہ صاحبِ براہین و اِشاعۃ السنہ دونوں مخالفتِ شرع کر رہے ہیں، فقیر سے موافقت فرمائی۔ امرتسر کے علماء کی تصدیق کے بعد وہاں کے ایک رئیس نے فقیر سے کہا کہ مصلحت یہ ہے کہ آپ اوّل مرزا قادیانی سے اِظہارِ حق کے لئے مناظرہ کرو، پھر جو حق ظاہر ہو، اس کو اِشتہار دو، اس کو فقیر نے قبول کیا اور ان سے کہا کہ ڈیڑھ سال اس اِنتظار میں بسر کیا ہے کہ مرزا قادیانی مناظرے کو قبول نہیں کرتے، اس رئیس نے جواب دیا کہ ہم اس میں ساعی ہو کر مرزا قادیانی کو لکھتے ہیں، پھر چند ماہ کے بعد ان کا خط فقیر کے نام آیا کہ صاحبِ براہین لکھتے ہیں کہ میری کتاب میں تصوّف ہے، تین علمائے صوفیہ کے نام لکھے کہ ان کے رُوبرو مناظرہ کرنا چاہتا ہوں، فقیر نے اس کے جواب میں اس امر کو مان لیا اور لکھا کہ تین خاندانی علماء ہوں جو وہ لاہور سے ان کے ساتھ شامل کر کے تاریخ مناظرہ

Marfat.com

متعین کرو اور فقیر کو اِطلاع دو کہ تاریخِ مقرّرہ پر حاضر ہو جاؤں۔

علمائے حرمین شریفین سے فتویٰ

پس اب تک ان کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور نہ وہ رسالہ شائع ہوا، اب اس اُمید پر فقیر نے شوال ۱۳۰۳ھ میں اس رسالے کو عربی میں ترجمہ کیا کہ حضراتِ علمائے حرمین محترمین کی تصحیح سے بھی مزین ہو جائے، تا کہ اہلِ اسلام کے نزدیک نہایت معتمد ٹھہرے، اور بعض علمائے مقلدین جو صاحبِ براہین کے مصدق ہیں، وہ بھی حق کی طرف رُجوع کریں۔ اور فقیر نے یہ جو کچھ کیا ہے، صرف قرآن مجید کی حمایت اور حقوقِ انبیاء و مرسلین صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رعایت اور عقائدِ مسلمین کی صیانت کے لئے کیا ہے۔ اب اس رسالہ عربیہ مع چاروں حصہ مجلد براہین احمدیہ اور رسالہ اِشاعۃ السنہ کی جس میں مرزا قادیانی کی تعریف اور ان کے اقوال کی تاویلیں ہیں مع دونوں اِشتہار صاحبِ براہین کے جن میں بیٹے کی پیشین گوئی اور اپنی تعریف درج کی ہے، آپ صاحبوں کی خدمت مبارک میں بھیج کر ملتجی ہوں کہ آپ اس عربی رسالے کو ملاحظہ فرمائیں اور اس کے حوالوں کی اصل کے ساتھ مطابقت کرا کر فقیر کی تحریر کو قرآن و حدیث و اِجماعِ اُمت سے موافق پائیں تو اس کی تصحیح فرمائیں، اور اگر اس میں کوئی خطا و سہو ہو تو اس کی اِصلاح کریں اور بیان شافی و شرح کافی سے اَجرِ وافی حاصل فرمانے کی نیت سے صاحبِ براہین اور اس کے مؤید اور ان کے معتقدین کا حکم اور ان کی کتابوں کے پڑھنے کا حکم ظاہر کریں کہ شریعت و طریقت میں ان کا کیا حال ہے؟ تا کہ اہلِ اسلام کو اِطمینان ہو اور سب کا حق کی طرف میلان ہو، اللہ تعالیٰ آپ کو دُنیا اور عاقبت میں جزائے خیر عطا فرمائے اور دِینِ متین کی تائید کے لئے آپ کو سلامت باعز و کرامت رکھے، اور آپ کے علم اور جسم میں بسطینیت بخشے، اِحقاقِ حق اور اِبطالِ باطل میں قیامت تک اہلِ علم حرمین محترمین پر ہی مدار ہے، خدائے مجیب الدعوات ہمیں آپ کی زیارت امن و امان و سلامت و اِسلام سے نصیب کرے کہ یہ سعادتِ عظمیٰ اور برکاتِ کبریٰ کی طرف پہنچانے والی بات ہے۔ سب حمد پروردگارِ عالمین کے واسطے خاص ہے، اور دُرود و سلام اس کے مظہرِ جمال اور نورِ کمال پر اور اس کی آل و اصحاب پر ہو، مقدار اس کی بخشش کے اور بے شمار معلومات عالم الغیب والشہادت کے۔

یہ رسالہ تمام ہوا، اور تقریظیں شروع

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمد رحمت اللہ صاحبؒ کی تقریظ

مولانا مولوی مہاجر حاجی محمدؒ جن کو حضرت سلطان روم نے بصواب دید شیخ الاسلام روم خطاب پایا حرمین شریفین عطا کیا اور فرمانِ شاہی میں "اقضیٰ قضاۃ المسلمین واولی ولاۃ الموحدین وارث علوم سیّد المرسلین" وغیرہا القاب سے ملقب فرمایا ہے۔

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد اور صلوٰۃ کے بعد بے شک میں نے اس رسالے کو اوّل سے آخر تک سنا، اس کی عبارت اور مضمون دونوں صحیح پائے، حضرت مؤلف اس رسالہ نے ...خدا اس کو اچھا بدلہ دے... جو نقلیں درج کی ہیں، وہ سب اصل کے مطابق ہیں، میں نے اس سے پہلے بھی معتبروں کی زبانی مرزا قادیانی کا حال سنا ہے، سو وہ میرے نزدیک دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کی فرمانبرداری کسی کو جائز نہیں ہے، اللہ تعالیٰ اس رسالے کے بنانے والوں کو نیک بدلہ دے، اُمید ہے کہ اس کے مطالعے سے بہت لوگ صاحبِ براہین احمدیہ کی پیروی سے بچ جائیں گے، ہم کو اور سب مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ شیطانوں کے اغوا اور مکر و فریب سے محفوظ رکھے۔ میں فقیر، خدا کی رحمت کا اُمیدوار، رحمت اللہ بن خلیل الرحمٰن ہوں، اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مؤمنوں کو بخشے، آمین! دستخط و مہر: محمد رحمت اللہ

حنفیوں کے مفتی مکہ معظّمہ کی تقریظ

سب حمد اس کے لئے جو اس کے لائق ہے، اور اسی سے میں توفیق کی اِستمداد کرتا ہوں، سب تعریف اس خدا کی ہے جس کی بلند ذات غفلت اور نسیان سے پاک ہے اور اس کے نام اور صفتیں زوال اور نقصان کے لائق ہونے سے پاک ہیں اور اس نے ہر زمانے میں ایسے علماء پیدا کئے ہیں جو شرع شریف کی محافظت پر قائم ہیں اور ان کو حق کے ظاہر کرنے اور باطل کے نابود کرنے پر لیاقت دی ہے کہ کچھ سستی نہیں کرتے اور اس پر ان کو بہت ثواب اور بہت نیکیاں دی ہیں، اس لئے کہ انہوں نے صواب اور خطا فاحش کو بیان کر دیا، اور دُرود و سلام ہمارے سردار پر ہوں، جن کا نامِ نامی محمد ہے، جن میں حق تعالیٰ نے سب فضیلتیں جمع کی ہیں اور ان کی آل و اصحاب پر جن کے نفس خدائے تعالیٰ کے فرمانبردار ہیں، بعد اس کے بے شک میں مطلع ہوا اس بزرگ رسالے اور لطیف حوالوں پر، پس میں نے دیکھا ان کو ایسی عمدہ جن کے دیکھنے سے آنکھیں سرد ہوتی ہیں، اور بے شک شیطان نے غلام احمد قادیانی کو ہلاکت اور نقصان کی وادیوں میں گرا دیا ہے، پس حق تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو جزائے خیر عطا کرے اور اس کو زیادہ اجر دے اور قیامت کے دن ہم کو اور اس کو اچھا مکان عطا کرے، آمین! اور حق تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل و اصحاب سب پر دُرود بھیجے، اس تحریر کے لکھنے کا حکم کیا شریعت کے خادم الطافِ اِلٰہی کے اُمیدوار محمد صالح بن مرحوم صدیق کمال حنفی نے، جو اِن دِنوں میں مکہ مکرمہ کا مفتی ہے، اللہ تعالیٰ ان دونوں کی مدد میں ہو۔ دستخط محمد صالح کمال

تقریظ: حضرت شیخ العلماء کی جو شافعیوں کے مکہ معظّمہ میں مفتی ہیں

سب تعریفیں اس خدا کو ہیں جس نے اس دِینِ اسلام کے خلل و زلل بدمذہبوں، گمراہوں کے دُور کرنے کے لئے کچھ پیدا کئے ہیں، جو بدمذہبوں گمراہ کنندوں کی سرکوبی کرتے رہے ہیں، اور جس نے ہر عالم راہنما سیدھی راہ کے چلنے والے کی مدد کی ہے، بعد اس کے بے شک میں نے دیکھا ان باتوں کو جو غلام احمد قادیانی پنجابی کی طرف منسوب ہیں، پس اگر اس نے یہ کی ہیں تو وہ گمراہوں، گمراہ کنندوں و سخت بدمذہبوں سے ہے، اور ایسا ہی محمد حسین ہے، جس نے رسالہ اِشاعۃ السنہ میں اس کی تائید کی ہے۔ پس حاکمِ اسلام پر... اللہ تعالیٰ اس کو نیک توفیق دے... واجب ہے کہ ان دونوں کو ایسی سخت تعزیر دِی جائے جس سے یہ اور ان کے ہم

Marfat.com

مشرب ایسی باتوں سے باز آویں اور جو رِسالہ اِمامِ فاضل بزرگ کامل شیخ محمد ابوعبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اوران کے رَدّ میں لکھا، اوراس کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات براہین'' رکھا ہے، وہ ایسا حق ہے جس میں کوئی شک نہیں، اللہ تعالیٰ اسلام اور مسلمانوں کی طرف سے اس کو نیک بدلہ دے اور مسلمانوں کے دِلوں میں اس کا اِعتبار بڑھائے اور خدا بہت دانا ہے، یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور اپنے قلم سے لکھی، اللہ تعالیٰ سے کمال کامیابی کے اُمیدوار محمد سعید بن محمد بابصیل نے جو مکہ معظّمہ میں شافعیوں کا مفتی ہے، خدا اس کو اور اس کے والدین وجمیع مؤمنین کو بخشے۔ دستخط محمد سعید بابصیل

مالکیوں کے مفتی مکہ معظّمہ کی تقریظ

سب تعریفیں پروردگارِ عالم کو خاص ہیں، خداوندا! مجھے علم دے اور سیدھے راستے کی طرف راہ نمائی کر، جس کو خدا راہ نمائی کرے، کوئی اسے گمراہ نہیں کرسکتا، اور جس کو وہ گمراہ کرے اس کی راہ نمائی کوئی نہیں کرسکتا، لیکن ایسی باتیں کرنے والا بے شک شیطانی خطر اور وساوسِ نفسانی کے دریاؤں میں ڈوب گیا ہے، اس کے جھوٹ اور بدبختی سے تعجب ہے، اس لئے کہ مدعی ہوا ہے اس بغاوت کا جو حدیث میں آیا ہے کہ آخر زمانے میں سخت جھوٹے دجال ہوں گے، تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی، اور رسالہ اِشاعۃ السنہ سے جس نے اس کی تائید کی ہے وہ سخت بدبخت ہے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ گناہ اور حدوں سے درگزر کرنے میں تائید نہ کرو، پس حاکمِ اسلام پر واجب ہے کہ ان دونوں کو سخت تعزیر کرے۔ اور وہ رسالہ جو فاضل علامہ شیخ محمد ابوعبدالرحمٰن غلام دستگیر ہاشمی حنفی قصوری نے ان دونوں کی گمراہی کے بیان اور ان کی باتوں کی تردید میں لکھا ہے، بے شک اس میں بہت دُرست لکھا ہے، اس لئے کہ سچے دِین کی اِتباع کی جائے، بہت عمدہ ترغیب ذِکر کی ہے، خدا بہت دانا ہے، بارِ خدایا! ہم کو ہوائے نفس کے پیچھے چلنے والوں، اور شیطان کی راہ میں گمراہ ہونے والوں، اور بُری باتوں کو اَچھا جان کر ہلاک ہونے والوں سے نہ کر، آمین بجاہ سیّد المرسلین! یہ تحریر اللہ تعالیٰ کی بخشش کے اُمیدوار محمد بن شیخ حسین مرحوم نے لکھی ہے جو مکہ معظّمہ میں مالکیوں کا مفتی ہے۔

دستخط: محمد بن حسین مفتی مالکیہ

مکہ معظّمہ کے حنبلیوں کے مفتی صاحب کی تقریظ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے خاص بندے پر قرآن مجید اُتار، جو اپنی بات میں سچا ہے، جس میں خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''اور یہ میری راہ سیدھی ہے، اس کی پیروی کرو، اور بہت راستوں کی پیروی نہ کرو، جو تمہیں اس کی راہ سے جدا کردیں گے'' اور دُرود وسلام ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو خدا کا نبی اور دوست وخلیل ہے، اور اس کی آل واصحاب ومددگاروں پر، پھر بعدازاں بے شک میں نے اس بزرگ رسالے کا مطالعہ کیا جو صحیح، صاف، محکم روایات پر مشتمل ہے، پس میں نے اس رسالے کو بروئے دلائل محکم، مضبوط، شافی، کافی، فائدہ رساں دیکھا، جس کے پڑھنے سے موحدین اہلِ سنت وجماعت کی آنکھیں خنک ہوتی ہیں، اور معتزلہ وخارجیوں وبدمذہبوں وبدعتیوں کی آنکھیں اندھی ہوتی ہیں، وہ بدمذہب جو دِین سے یوں نکلتے ہیں جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے، جیسا کہ حدیث میں وارِد ہوا ہے، اور یہ مبارک رسالہ جس نے غلام احمد قادیانی کی کجی کو ظاہر کیا اور بے شک یہ قادیانی،

Marfat.com

مسیلمہ کذاب ثانی ہے، اور نیز اس کے مؤید کے دھوکے ظاہر کئے ہیں، پس اللہ تعالیٰ اس کے لکھنے والے کو اہلِ اسلام کی طرف سے بہت نیک بدلہ دے، اور بہت سا اجر عطا فرمائے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم، نبیوں اور رسولوں کے ختم کرنے والے پر رحمت پہنچا، اور اس کی آل واصحاب سب پر۔ اس تحریر کے لکھنے کا عاجز خلف بن ابراہیم نے جو مکہ شریف میں حنبلیوں کے فتویٰ دینے کا بالفعل خادم ہے، حکم کیا۔

مدینہ منوّرہ میں جو حضرت حنفیوں کے مفتی ہیں ان کی تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حمد دُرود وسلام ادا کرتے ہوئے میں خدائے پاک مولیٰ کریم قادر سے اپنے ہر کام اور ہر بات میں توفیق ومدد کا سائل ہوں، سب تعریف خدائے یگانہ بے نیاز شریک اور اولاد سے پاک کے لئے خاص ہے، جس نے بزرگ رسولوں کو روشن دلیلوں اور ظاہر نشانیوں سے بھیجا ہے اور ان کی قبل از نبوّت خوارق اور معجزات سے تائید کی ہے، اپنے خاتم الانبیاء اور سیّد الاصفیاء پر جس نے قرآن معجز بیان اُتارا ہے، اور اس جل وعلیٰ نے اس میں فرمایا ہے کہ آج میں نے پورا کیا تمہارے لئے دِین اور تم پر اپنی نعمت تمام کی اور اِسلام تمہارے لئے دِین پسند کیا، وہ کتاب جو سیدھی راہ کی طرف راہ نما ہے اور ہر اچھا کام فرماتی ہے، جھوٹ اس کے آگے پیچھے سے نہیں آتا، دانا ستودہ کی اُتاری ہوئی ہے، اور دائمی دُرود اور سلام نبی پر ہو جو خلاصی اور سیدھی راہ کی طرف بلانے والا ہے اور قیامت تک ہر جھوٹے اور ہلاک کرنے والے کا حال بتلانے والا ہے، جس کی حدیث صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ آخر زمانے میں دجال سخت جھوٹے ہوں گے، تم سے ایسی باتیں کریں گے جو تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہوں گی، پس ان سے ڈرو، تم کو گمراہ نہ کریں اور فتنے میں نہ ڈالیں! اور نیز صحیح مسلم میں ابوہریرہؓ سے ہے کہ جو کوئی ہدایت کی طرف بلائے گا تو اس کے جمیع پیروؤں کا ثواب اس کو دِیا جائے گا اور ان کے ثواب سے بھی کچھ کم نہ ہوگا، اور جو کوئی گمراہی کی طرف بلائے گا تو اس کو بھی سب پیروؤں کا گناہ اس پر ہوگا، اور ان کے بھی گناہ سے کچھ کم نہ کیا جائے گا۔ اور نیز اِمام احمد ونسائی ودارمی نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط کھینچ کر فرمایا کہ: یہ خدا کی راہ ہے! پھر اس کے دائیں بائیں اور خط کھینچے اور فرمایا کہ: ان راستوں میں سے ہر راہ پر شیطان ہے، جو اس کی طرف بلاتا ہے، اور یہ آیت پڑھی: ''وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْهُ'' (الانعام: ۱۵۳) اور بے شک یہ میری سیدھی راہ ہے، اس کی پیروی کرنا۔ آخر آیت تک۔ اور ابنِ ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حدیث لکھی کہ: بڑی جماعت کی پیروی کرنا بے شک جو اس سے نکلا، دوزخ میں پڑا۔ اور نیز اِمام احمدؒ نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ: شیطان آدمی کا بھیڑیا ہے، بکریوں کے بھیڑیے کی طرح، الگ ہونے والی بکری کو پکڑ لیتا ہے، پراگندہ نہ ہونا، اس سے بچنا اور جماعت سے ملنا۔ اور نیز یہ حدیث اِمام مالکؒ کے مؤطا میں مالک بن انسؒ سے روایت ہے کہ: میں تم لوگوں میں دو کام چھوڑتا ہوں، جب تک ان کو پکڑے رہو گے، گمراہ نہ ہو گے، قرآن مجید اور حدیث۔ اور نیز صحیح مسلم میں محمود ابن لبیدؓ سے حدیث آئی ہے کہ: قرآن سے کھیل کئے جاتے ہیں اور میں موجود ہوں! اور نیز ابویعلیٰ نے ابوذر رضی اللہ عنہ

Marfat.com

سے حدیث بیان کی ہے کہ: میرا بہت پیارا اور نزدیک تر وہ ہے جو مجھ سے ملے اس عہد پر جس پر میں نے اسے چھوڑا ہے۔ اور نیز بیہقی کی شعب الایمان میں جابر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ: تم اسلام میں حیران ہوتے ہو، جیسے یہود و نصاریٰ متحیر ہیں، تمہارے لئے شرع روشن پاکیزہ لایا ہوں، اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری ہی پیروی کرتے۔ اور نیز حدیث متفق علیہ اور سنن ابوداؤد اور جامع ترمذی کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہے کہ: جس نے ہماری شریعت کے برخلاف کوئی کام نکالا، وہ مردُود ہے! اور نیز امام احمدؒ و مسلمؒ اور چاروں نے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے حدیث لکھی ہے کہ: جو کوئی تم سے بُرا کام دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ سے بدل دے، اگر یہ طاقت نہ ہو تو اپنی زبان سے، اگر یہ طاقت نہ ہو تو اس کو اپنے دِل سے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہے۔ اور دُرود آپ کی آل واصحاب پر ہو، جو سیدھے راہ کے ستارے ہیں اور آپ کے عزیز و اقارب و جماعت پر جو خلقت کے رہنما ہیں۔

بعد ازاں! بے شک میں نے اس پیارے رسالے کے کاغذات کے باغوں میں ان کے اصیل گھوڑوں کو چرایا اور اس عمدہ تالیف کی سطروں کے گلزاروں کی پاکیزہ زمین میں اپنی سست فکر کے اُونٹ کو دوڑایا، پس میں نے اس کو یقینی دِلوں سے تردید کا ذمہ دار پایا، جس نے اس دِین سے نکلنے والے بد بخت ناکس فریبی (مرزا قادیانی) کے جھوٹ کو نابود کر دیا، اس کی باتوں کے جوہر ناقص عقل کے گمراہ کرنے کا سبب ہیں، کھوٹ ظاہر کرنے میں یہ رسالہ کافی ہے، پس بے شک اس کے مؤلف نے اچھا لکھا۔

یہاں تک کہ نہایت نشانہ اور مقصود عمدگی کو پہنچا اور فائدہ پہنچایا، خدا اس کو بہت ثواب اور بہشت اور اپنا دِیدار عطا کرے اور اللہ تعالیٰ کا ہمارے سردار پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی آل واصحاب پر دُرود وسلام پہنچے، اس تحریر کو پروردگار کی بخشش کے محتاج عثمان بن عبدالسلام داغستانی جو مدینہ منوّرہ میں حنفی مفتی ہے، لکھا، خدا اس کو بخشے! مؤرخہ ۵ رذیقعدہ ۱۳۰۴ھ

دستخط: عثمان بن عبدالسلام داغستانی

مدینہ منوّرہ کے مفتی شافعیہ اور ان کے وکیل
مدرّس حرم شریف نبوی کی تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریف اس خدا کی ہے جس نے اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہدایت اور دِین کے ساتھ بھیجا اور ان پر ایسا قرآن اُتارا جو رحمٰن کا معجزہ ہے، اور ہمیشہ کے لئے نشان کمال راستہ کی دلیل ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبیوں کا ختم کرنے والا اور رسولوں کا سردار اور جہانوں کی رحمت بنایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کو قیامت تک جن اور آدمیوں کے لئے عام کیا اور ان کی شرع نے تو سب دِینوں کو منسوخ کیا، اور ان کی شرع اور حکم منسوخ نہیں ہوتا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درگاہِ الٰہی میں پہنچنے سے قیامت تک پیغمبری کا دروازہ بند ہو گیا، پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشن اور مضبوط شرع کی ہی پیروی ہے، اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل واصحاب پر جو ہدایت کے اِمام اور تاریکی کے چراغ ہیں اور ان کے پیروؤں پر دُرود بھیجے جب تک دُنیا قائم ہے۔

Marfat.com

بعد ازاں! ہم دونوں نے اس رسالے میں خوب تأمل کیا تو اس کو مقصود پر روشن دلیل پایا، اس کی دلیلیں بدمذہبوں کے شبہوں کی کرنیں کاٹ دیتی ہیں اور اس کے نور شیطانوں کے دھوکوں کے اندھیروں کو نابود کر دیتی ہیں، اس نے بہت عمدہ فیصلہ کیا اور حق کا راستہ ظاہر کر دیا۔ اور یہ رسالہ صراحۃً دِین کی یقینی دلیلوں پر شامل ہے، اور غلام احمد قادیانی کے فریبوں اور جھوٹ کو اس نے رُسوا کر دیا ہے۔ اور بے شک یہ قادیانی اپنے شیطان بھائیوں کے نزدیک ''احمد'' یعنی قابلِ تعریف ہے، اور اہلِ اِیمان ویقین کے یہ ''آذم'' یعنی لائق بہت مذمت کے ہے، اور بے شک اس کی بیہودہ باتیں ظاہر گمراہی ہے، اور جس اِلہام کا یہ مدعی ہے، وہ شیطانوں کی وحی ہے، نبیوں اور رسولوں کی وحی نہیں ہے، اور جب تو اس کی بناوٹ اور گمراہی میں تأمل کرے گا تو اس آیت کا مصداق پائے گا، جس کا ترجمہ یہ ہے: ''اور اسی طرح کئے ہیں ہم نے ہر نبی کے دُشمن شیطان آدمی اور جن، سکھاتے ہیں ایک دُوسرے کو ملمع باتیں فریب کی، اور اگر تیرا رَبّ چاہتا تو یہ کام نہ کرتے، سو چھوڑ دے وہ جانے اور ان کا جھوٹ، اور نہ جھکیں اس کی طرف دِل اُن کے جو اِیمان نہیں لائے آخرت سے، وہ اسے پسند کریں اور تا کہ مرتکب ہو جائیں ان اُمور کے جن کے وہ مرتکب ہوئے تھے... الیٰ قولہ... کوئی بدلنے والا نہیں اس کے کلام کو اور وہی ہے سننے والا اور جاننے والا۔''

اور دراصل یہ قادیانی مسیلمہ کذّاب کی طرح گمراہی اور شک میں ہے، بلکہ یہ قادیانی، شیطان سے اس کا مکر وفریب بہت مضر ہے، اس لئے کہ شیطان کا معاملہ ظاہر ہے، اللہ تعالیٰ نے بنی آدم کو اس کے فریب سے ڈرایا ہے اور یہ قادیانی اس نے جھوٹ کو سچ بنا دِکھایا ہے، اور اللہ تعالیٰ پر اِفترا باندھ رہا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ اس کی ہلاکت سے شہروں اور بندوں کو فساد سے راحت دے۔ پس ہر مؤمن پر واجب ہے کہ اس رسالے کے مضمون سے تمسک کرے اور قادیانی کی براہین احمدیہ کے بناوٹوں سے بچے، اور اس کے اِفترا سے جو کمینگی اور گمراہی ہے، اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار محمد خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجے، جس پر قرآنِ مبین شیطانوں کی وسواسوں سے محفوظ اُتارا گیا ہے، اور اس کی آل واصحاب پر اور سلام سب پر۔

اس تحریر کے لکھنے کا سیّد جعفر بن سیّد اِسماعیل برزنجی مدینہ منوّرہ میں شافعیوں کے مفتی نے حکم کیا ہے، اور وکیل مفتی شافعیوں کے جو حرم شریف نبوی میں مدرّس ہے، سیّد احمد برزنجی اس نے بھی تحریر کی ہے۔

دستخط: سیّد جعفر البرزنجی سیّد احمد البرزنجی

مدینہ منوّرہ کے حضرت مدرّس مسجد نبوی کی تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے سارے اپنے بندوں کو اپنی پہچان اور توحید کے لئے پیدا کیا ہے، اور تا کہ وہی سب اپنے وجود اور خدا کے وجود میں فرق کریں، اور اس کے اِنعام وبخشش کو جانیں، میں اس کی حمد کرتا ہوں اس پر کہ ہمارے لئے اس نے دِین کے نشان قائم کئے اور ہدایت پانے والوں کے لئے اس کی راہ روشن کی، اور میں اس کا شکر اَدا کرتا ہوں اس پر کہ ہماری

Marfat.com

طرف ایسا نبی بھیجا، جس پر پیغمبری ختم کی، اور شبہات وگمراہی کے دروازے اس کے ساتھ بند کئے، روشن معجزوں سے اس کی مدد کی، اور اس کے دِین سے سب دِین اور حکم منسوخ کئے، اور اس کی شرع کو قیامت تک باقی رکھا اور اس پر ایسا قرآن اُتارا جو عمدہ نصیحت اور سیدھی راہ ظاہر کرنے والا نور اور محکم عہد ہے، اور خود حق تعالیٰ ہمیشہ کے لئے اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے کہ جھوٹے اس کو بدل نہ سکیں گے اور دِین سے پھرنے والے اس میں کجی نہ کرسکیں گے، یعنی دِین دار لوگ ان کی تردید کر کے ظاہر کردیں گے۔ سو اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے اور آپ کی آل واصحاب پر بھی، جس نے ان کی پیروی کی، خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کی، اور جو ان کی راہ سے پھرے، بے شک اس نے ظلم کیا اور حد سے گزرا۔

بعد اَزاں! جب میں نے اپنی آنکھوں سے اصیل گھوڑوں کو ایسے روشن رسالے کے میدانوں میں جولان دیا جو سچے دِین کی پیروی پر عمدہ برانگیخت پر شامل ہے، اور اس کی طرف بلا رہا، اور حرص دِلا رہا، اور اس پر ترغیب دے رہا ہے، اور یہ دیکھنا اس کا جلدی کی حالت میں تھا باوصف اَز حد کثرتِ اِشتغال اور دِل پر ہجومِ غموم کے حال میں تو اس رسالے پر میں نے تحقیق کی نور ظاہر پائی اور اس کی دلیلیں روشن، مضبوط، ظاہر پائیں۔ یہ رسالہ دِین کی یقینی باتوں کو جمع کرنے والا ہے، بے دِینوں، گمراہ کرنے والوں کے شبہوں کی تردید کا ذمہ دار ہے، اس بدمذہب جھوٹے دعوے کرنے والے کے عیب کو رُسوا کرنے والا ہے، جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے، شیطان کا پوتا، جو گمراہی اور بدراہ کرنے میں اپنے دادے شیطان سے ہزار درجہ بڑھ گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کے بنانے والے کو عمدہ ثواب دے، اس لئے کہ دِینِ اسلام کی حدوں کی محافظت کی ہے، سخت جھوٹے، گمراہ کنندے کی فریبیوں کی براہین سے باطل کر کے جس سے اس نے عوام جاہلوں اور غافلوں کے دِلوں میں شک داخل کردیئے تھے، پس ہر مسلمان پر جو خدا پر اِیمان رکھتا ہے اور اس کی کتابوں ورسولوں کو سچا جانتا ہے، واجب ہے کہ یہ اِعتقاد اور یقین کرے کہ صاحب اس رسالہ نے جو رَدّ لکھا ہے وہی سچ اور موافق قواعدِ اِیمان کے ہے، اور بے شک جو براہین احمدیہ والے اور اِشاعۃ السنہ والے نے کہا ہے، وہ نرا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پس سچ کے پیچھے گمراہی ہی ہوتی ہے، اور جو اسلام کے سوا دِین اِختیار کرے گا وہ ہرگز قبول نہ ہوگا، اور وہ شخص قیامت میں نقصان والوں سے ہوگا۔ تیرا رَبّ راستہ بھولنے والوں کو جانتا ہے، اور ہدایت پانے والوں کو بھی جانتا ہے، بے شک تمہارے رَبّ کی طرف سے نصیحتیں آئی ہیں، جس نے دیکھا اپنا فائدہ کیا، اور جو اندھا ان سے ہوا، اپنا نقصان کیا۔

اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب مسلمانوں کو سیدھے اور ہدایت کے راستے پر قائم رکھے، اور ہم سب کو گمراہی کے راستوں سے بچائے، وہ ہر شے پر قادر ہے اور دُعا قبول کرتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہمارے سردار اور آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت کرے، جس نے فرمایا ہے کہ: جس کو خدا راہ دِکھائے، کوئی اس کو بدراہ کرنے والا نہیں، اور جس کو گمراہ کرے، کوئی اس کا راہ نما نہیں، اور اس کی آل واصحاب اور تابعین اور ہم سب پر رحمت کرے، آمین!

یہ تحریر اپنی زبان سے کہی اور قلم سے لکھی ہے، عاجز بندے محمد علی بن طاہر وتری حسینی حنفی مدنی نے جو مسجد شریف مدینہ منوّرہ میں علمِ دِین وحدیث کا مدرّس ہے۔ مؤرخہ ۲۱ رذیقعدہ ۱۳۰۴ھ میں۔ دستخط: محمد علی السیّد بن طاہر السیّد الوتری

Marfat.com

پٹنہ کے مشہور علماء میں سے ایک عالم کی تقریظ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سب تعریف اس خدا کے لئے ہے جس نے قرآن مجید آدمیوں اور جنوں کے سردار پر اُتارا، اور اس سے جھوٹ اور شرک کشی کو نابود کیا، اور دُرود وسلام اس کے پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کی آل واصحاب اور نیکی سے ان کے پیروؤں پر ہمیشہ ہو۔

بعد اَزاں! میں نے غلام احمد قادیانی کی براہین احمدیہ واِشتہار سے اس کی بعض لغزشوں کا مطالعہ کیا، پس ان کو شیطانی بناوٹوں سے پایا، وہ رَحمانی اِلہام نہیں ہیں، بلکہ نرا بہتان اور بیہودہ گوئی ہے، پس جس نے اس کی پیروی کی وہ نقصان والوں میں سے ہے، اور اس رسالے کی عمدہ تردیدات کو بھی میں نے دیکھا ہے، پس ان سے دِل کو آرام آیا، اُمید ہے کہ اس کے مطالعے سے بہت برادران اہلِ سنت وغیرہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نجات پالیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسالے کے مؤلف کو اُونچی بہشت بدلہ دے۔

اس تحریر کو عاجز محمد بن عبدالقادر باشہ پٹنہ کے باشندے حنفی نے لکھا، اللہ تعالیٰ اس کو اور اس کے والدین کو بخشے اور ان سب سے اِحسان کرے، فقط۔

دستخط: محمد ابن عبدالقادر باشہ

تمام ہوئی تقریظات حضراتِ علمائے حرمین محترمین کی

واضح رہے کہ فقیر کاتب الحروف نے اوّل جو اُردو میں رسالہ بنام تحقیقاتِ دستگیریہ فی رَدّ ہفوات براہین لکھ کر مشاہیر علمائے پنجاب وغیرہ کو ملاحظہ کرایا تھا، جس پر ان حضرات نے تقاریظ لکھیں تھیں، ہر چند پھر اس کے اکثر مضامین کو لباسِ عربی پہنا کر حرمین شریفین بھیجا گیا تھا، جو وہاں کے مفتیانِ عظام ومدرّسانِ کرام وغیرہم کی تصدیق وتعریف سے مزین ہوا، جو اُوپر تحریر ہو چکی ہیں، اور یہ اَمر موجب اس کے زیادہ اِعتبار واسناد کا ہوا، مگر تاہم ان تقاریظ علمائے پنجاب وغیرہ کا بھی یہاں پر درج کر دینا مناسب نظر آیا، اور وہ یہ ہیں۔ چونکہ اِختتام اس رسالے کا شہر امرتسر میں ہوا تھا، اس لئے اوّل ان کے مشاہیر علماء نے اس کو ملاحظہ کر کے تقریظات لکھی تھیں جو پہلے درج ہوتی ہیں۔

مولوی غلام رسول اِمام مسجد میاں محمد جانؒ رئیس امرتسر کی تقریظ

باسمه العلی الأعلٰی والصلٰوة علٰی نبیه المصطفٰی وآله المجتبٰی

مخفی نہ رہے کہ اس احقر نے نسخہ متبرکہ کی تحقیقاتِ دستگیریہ کی جو ہفوات صاحبِ براہین احمدیہ کے رَدّ میں تالیف حضرت بلند ہمت شریف النسب عالی حسب جناب مولانا مولوی غلام دستگیر صاحب کا ہے حرف بحرف اِبتدا سے آخر تک مطالعہ کیا، نسخہ شریف مذکورہ کو مطابق مذہب اہلِ سنت وجماعت کے پایا اور جناب مولوی صاحب موصوف نے جو اِلہامات اس کتاب میں براہین احمدیہ سے نقل کئے ہیں وہ بعینہٖ میں نے براہین احمدیہ میں درج پائے ہیں، مجھے ظن غالب ہے کہ مصنف براہین احمدیہ مرض مالیخولیا میں گرفتار ہیں، اسی سبب سے صورتِ متخیلہ موہومہ کو اُمورِ مذمنہ اِلہامیہ قرار دینے میں لاچار ہیں، ورنہ باوجود سلامتِ عقل وحواس اور

Marfat.com

باوجود اِدّعائے اسلام ایسے اِلہاماتِ واہیہ کے مدعی نہ ہوتے۔

اللّٰھم اکرمنا بکرامة العلم ونوِّر قلوبنا بنور العلم ھٰذا

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین!

رقمہ احقر العباد اللہ الغنی غلام رسول الحنفی بقلم خود

مولوی احمد بخش صاحب مدرّس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ وبعدہ!

ایں کس رسالہ ھٰذا را از اوّل تا آخر بلفظ دیدہ موارد واعتراضات را از براہین ہم مشاہدہ نمود فی الحقیۃ بعض مزخرفاتش را بطور نمونہ جواب دادہ آمد تا بفحوائے قیاس کن زگلستان من بہار مرا اباطیل باقید برآن قیاس نمودہ شود خداوند کریم مولانا مصنف را (کہ ہمیشہ کمر ہمت بحمایت دین بستہ دارند در استیصال خلاف مخالفین بمساعی جمیلہ خود، مشکور اسلامیان اند وچرا نباشد کہ کمالاتِ حسبی ونسبی ضمیمہ خوبیہا کسبی ووہبی از حق سبحانہ دارند) جزائے خیر دہد کہ درچنیں وقت کہ باغربت اسلام ہم قرانست ایں چنیں احسان برزمرہ اہل سنت گزاشتہ اند، فقط! حررہ ابوعبید اللّٰہ احمد بخش عفا اللّٰہ عنہ والقاہ بالبہش بقلم خود۔

مولوی نورالدین مدرّس مدرسۃ المسلمین امرتسر کی تقریظ

جو کچھ مولوی صاحبان مولوی غلام رسول اور مولوی احمد بخش صاحب نے رسالہ ھٰذا کے بارے میں تحریر فرمایا ہے، وہ عین صواب ہے، اور اس سے میرا اِتفاقِ رائے ہے۔ فی الواقع رسالہ ھٰذا جمیع متبعینِ سنت کے لئے وساوسِ شیطانی وہوا جس نفسانی کے خطرات سے محفوظ رکھنے کی سپر قوس ہے، اور سبحانہ تعالیٰ جناب مولوی صاحب مؤلف رسالہ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

حررہ عبداللّٰہ المسکین نورالدین عفی عنہ بقلم خود

مولوی غلام محمد، اِمام مسجد شاہی لاہور کی تقریظ مع اِمام جامع مسجد انارکلی

ظاہر اقوال اِلہامیہ مؤلف براہین احمدیہ مع تاویلاتِ فاسدہ صاحب اشاعۃ السنہ مخالف عقائد اہل السنۃ والجماعۃ وغیر مستند ست اہل اسلام را لازم کہ از اِتباع ایں چنیں اشخاص ومطالعہ ایں چنیں اِلہاماتِ واہیات برکنار باشد وایں تحقیقات وتردید اِلہامات مستند اند بکتب مقبولہ اہل السنۃ، الحق احق ان یتبع!

فقیر غلام محمد بگی والاعفی عنہ بکرمہ ومنہ بقلم خود

اصاب من اجاب

فقیر نور احمد، امام مسجد انارکلی، بقلم خود

Marfat.com

مولوی نور احمد صاحب ساکن کھائی کوٹلی ضلع جہلم کی تقریظ

اِلہامات صاحبِ براہین احمدیہ وتاویلات صاحب اِشاعۃ السنہ بالکل مخالف شرع اند ومضمون وعبارات رسالہ شریفہ ھٰذا صحیح بلکہ اصح وہدایت کنندہ گمراہان براہ حق جزی اللہ سبحانہ مؤلف خیر الجزاء۔

فقیر نور احمد، ساکن کھائی کوٹلی، ضلع جہلم بقلم خود

مولانا مفتی حافظ محمد عبداللہ ٹونکی مدرّس اعلیٰ مدرسہ یونیورسٹی لاہور کی تقریظ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ، اَمَّا بَعْدُ!

نحیف نے اس رسالے کو اکثر مقاموں سے دیکھا، جن میں حضرت مؤلف نے صاحبِ براہین اور ان کے اعوان کو معقول اِلزام دیئے ہیں، اللہ تعالیٰ حضرت مؤلف کو اس حسنِ کوشش کی جزائے خیر دے، حضرت مؤلف سلمہ اللہ تعالیٰ نے مؤلف براہین احمدیہ پر مدعی نبوّت ہونے کا بھی اِلزام لگایا ہے، میری رائے میں یہ اِلزام بھی صحیح اور دُرست ہے، اس لئے کہ قطعی اور یقینی طریق سے من جانب اللہ ایسے مضامین کا منزل علیہ ہونا جن کی تبلیغ ضروری ہو، عرفِ شرع میں خواصِ رِسالت یا نبوّت سے ہے، اور مؤلفِ براہین کو اس منصب کے حصول کا دعویٰ ہے، پس اس کے مدعی ہونے میں کیا اِشتباہ ہے؟ پہلے مقدمے کا ثبوت یہ ہے کہ رسالت کے مفہومِ لغوی اور ان آیات واحادیث میں غور کرنے سے، جن میں انبیاء علیہم السلام کے اوصاف اور حالات بیان ہوئے ہیں، بخوبی معلوم ہوتا ہے اور دُوسرا مقدمہ یوں ثابت ہے کہ مؤلفِ براہین کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی طریق سے اپنے منزل علیہ ہونے کا تو صریح دعویٰ ہی ہے، رہی یہ بات کہ وہ مضامین علی العموم واجب التبلیغ بھی ہیں، اس پر یہ اِلہامی فقرے (مصنوعی) شاہد ہیں: ''واتل علیھم .....، ما اوحی إلیك من ربك .....، قل إنّما انا بشر مثلكم یوحی إلیّ انّما إلٰھكم إلٰه واحد .....، قل إن كنتم تحبون الله فاتبعونی یحببكم الله .....، قل عندی شھادة من الله فھل انتم مؤمنون'' اس پچھلے فقرے (مصنوعی) کی تشریح میں مؤلفِ براہین نے لکھا ہے کہ: ''میرے پاس خدا کی گواہی ہے، پس کیا تم اِیمان نہیں لائے، یعنی خدائے تعالیٰ کی تائیدات کرنا اور اسرارِ غیبیہ پر مطلع فرمانا اور پیش از وقوع پوشیدہ خبریں بتلانا اور دُعاؤں کو قبول کرنا اور مختلف زبانوں میں اِلہام دینا اور معارف اور حقائقِ اِلٰہیہ سے اِطلاع بخشنا، یہ سب خدا کی شہادت ہے، جس کو قبول کرنا اِیمان داروں کا فرض ہے۔'' اِنتہیٰ۔

اس بیان میں مؤلفِ براہین نے اور لوگوں پر بھی اپنے اِلہامات کے حجت ہونے کا دعویٰ کیا ہے، اس لئے کہ اگر ان کا اِلہام اوروں پر حجت نہ ہو تو ان کو قبول کرنا اِیمان داروں پر فرض کیوں ہو؟ کیا غیر حجت کا بھی قبول کرنا اِیمان داروں کا فرض ہوتا ہے؟ اس بیان سے مدعیٔ نبوّت ہونے کے اِلزام کی پہلی دلیل تمام ہوئی۔

دُوسری دلیل یہ ہے کہ مؤلفِ براہین نے اپنے بنائے ہوئے اِلہامی فقرے: ''جری الله فی حلل الأنبیاء'' کی تشریح میں لکھا ہے کہ: ''اس فقرۂ اِلہامی کے یہ معنی ہیں کہ منصبِ اِرشاد وہدایت اور مورِدِ وحیٔ اِلٰہی ہونے کا دراصل حلہ انبیاء ہے، اور ان کے

Marfat.com

غیر کو بطور مستعار ملتا ہے۔'' انتہیٰ۔

اس لئے کہ جب منصبِ اِرشاد و ہدایت اور مورِدِ وحیٔ اِلٰہی ہونا حلہ انبیاء ہوا تو جو شخص اپنے لئے اس منصب شریف کے حصول کا مدعی ہو، اس کے مدعیٔ نبوّت ہونے میں کیا کلام ہے؟ رہا یہ فقرہ کہ غیر نبی کو بطور مستعار ملتا ہے، اس کا مطلب کما حقہ ذہن نشین نہیں ہوتا، اس لئے کہ اگر اس کا یہ مطلب ہے کہ غیر نبی کو کسی دُوسرے نبی کی اِتباع کے ذریعے سے یہ منصب حاصل ہوتا ہے اور نبی کو بلاتوسط اِتباع دُوسرے کے، یا یہ کہ نبی بعد حصولِ منصب مذکور دُوسرے نبی کا تابع نہیں رہتا اور غیر نبی بعد حصول منصب مذکور بھی کسی نبی کا تابع رہتا ہے، تو یہ تفریق غلط ہے، اس لئے کہ نبی کے نبی ہونے میں نبوّت سے پہلے یا نبوّت سے بعد دُوسرے نبی کا تابع نہ ہونا لغت یا شرع سے مفہوم نہیں ہوتا، بلکہ بہت سے انبیائے بنی اِسرائیل علیہم السلام موسوی شریعت کے تابع تھے، اور خود جناب رسولِ مقبول علیہ السلام کو جابجا اِتباعِ اِبراہیم علیہ السّلام کا اِرشاد ہوتا ہے، بلکہ مؤلفِ براہین تو عیسیٰ علیہ السلام کو بھی موسوی شریعت کا خادم اور تابع قرار دیتے ہیں، اور جو یہ غرض ہے کہ نبی سے یہ منصب مسلوب نہیں ہوسکتا اور غیر نبی سے مسلوب ہوسکتا ہے، پس یہ تفریق بھی غلط ہے، اس لئے کہ نبوّت کی حقیقت میں یہ شرط بھی لغۃً یا شرعاً مفہوم نہیں ہوتی، بلکہ بعض آیات سے مفہوم ہوتا ہے کہ خود انبیاء علیہم السلام سے بھی اس منصب شریف کا مسلوب ہوسکنا مقدور جناب ایزدی ہے، گو اس امر کا وقوع نہیں ہوتا: ''اَللّٰہُ اَعْلَمُ حَیْثُ یَجْعَلُ رِسَالَتَہٗ'' (الانعام: ۱۲۴)۔

اور جو یہ عرض ہے کہ غیر نبی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں شریعت پر عرض کرنے کا محتاج ہے، اور نبی کو اس عرض کی حاجت نہیں، تو اس سے کیا لازم آیا کہ غیر نبی کے وحی یا اِلہام قطعی اور یقینی نہ ہو۔ اوّلاً اس لئے کہ شریعت کا اس لئے اِتباع ضروری ہے کہ وہ من جانب اللہ ہے، جس کا من جانب اللہ ہونا بھی بالواسطہ معلوم ہوتا ہے، اور جب اس غیر نبی کو بھی اپنی وحی کے من جانب اللہ ہونے کا بلاتوسط ظاہری، قطعی اور یقینی طریق سے اِنکشافِ تام ہوگیا تو اب اس کو اپنی وحی کی تصدیق یا اس پر عمل کرنے میں عرضِ شریعت کی حاجت کیا ہے؟ ثانیاً اس لئے کہ اَحکامِ شرعیہ کا جزو اعظم احادیثِ صحیحہ ظنی الثبوت اور آیاتِ قرآنیہ ظنی الدلالۃ سے ثابت ہوا ہے، پس چاہئے کہ بالخصوص ان اَحکام پر عرض کرنے کے ملہم غیر نبی کو اَصلاً ضرورت نہ ہو، کیا یقینی الثبوت والدلالۃ کا عملاً یا اِعتقاداً تسلیم کرنا کسی ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کی شہادت پر موقوف ہوسکتا ہے؟ بلکہ اور صورت عرض پر تقدیرِ تخالف اس حدیث صحیح اور اس آیت کے مدلول ظاہری کو ملہم غیر نبی کے حق میں ترک کرنا ضروری ہو۔ اس لئے کہ یقینی الثبوت والدلالۃ کے مقابل میں ظنی الثبوت یا ظنی الدلالۃ کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا۔ اس مقام میں یہ کہنا کہ یہ اِلہام واقعی شریعت کے مخالف ہوتا ہی نہیں، غلط ہے، اس لئے کہ اِلہام قطعی کا واقع نہ ہونا تو بے شک مُسلَّم ہے، لیکن مذکورہ بالا اَحادیث سے جن کے موضوع اور خلافِ واقع ہونے کا بھی اِحتمال ہے، اِلہامِ قطعی کا مخالف نہ ہوسکنا غیر مُسلَّم ومن یدعی فعلیہ البیان، اور جو مذکورۃ الصدر فقرے سے یہ غرض ہے ہی کہ نبی کو اپنے اِلہام کے فہمِ مطلب میں اِشتباہ اور اِلتباس نہیں ہوتا، برخلاف غیر نبی کے کہ اس کو اپنی وحی کے فہمِ مضمون میں اِشتباہ اور اِلتباس رہتا ہے، تو یہ توجیہ بھی غلط ہے، اس لئے کہ جب اس وحی کے معانی خود منزل علیہ پر مشتبہ ہوئے تو اس اِلہام کے اِلہامِ ہدایت یا اِلہامِ ضلالت ہونے

Marfat.com

میں اس کی بھی امتیاز ہو، اوراس کے من جانب اللہ ہونے کا کیونکر یقین کیا؟

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ مذکورہ بالا فقرہ نبی اور غیر نبی میں واقعی اور حقیقی اِمتیاز نہیں پیدا کرتا، صرف عوام کی لغزش کھا جانے کے لئے بڑھادیا گیا ہے، اوراس لئے صریح لفظ نبی یا رسول کے اِطلاق سے ہی مؤلف نے کس قدر اِحتیاط کی ہے، ورنہ خواصِ نبوّت یا رِسالت کے اپنے لئے ثابت کرنے میں میری رائے میں کوئی فروگزاشت نہیں کی ہے، ھذا ما یحظر بالبال، واللہ اعلم بحقیقة الحال!

رقمه العبد الضعیف المفتی محمد عبداللہ عفا اللہ عنه

المدرّس الاوّل بالمدرسة العالیة فی لاھور

گزارشِ مؤلف

باسمہ سبحانہ! اس فتویٰ حرمین محترمین زادہما اللہ تعالیٰ حرمۃ سے جمیع اہلِ اسلام خاص وعام پر بخوبی روشن ہوجائے گا کہ مرزا قادیانی کی براہین احمدیہ والی بلند پروازیوں نے ہی ان کو بہ شہادت مفتیانِ عرب وعجم دائرۂ اسلام سے خارج کردیا ہے، وہ ہرگز اِلہامِ ربانی کے مورد نہیں، یقیناً اِلقائے شیطان کے مصدر ہیں۔ ہرچند فقیر مؤلف کان اللہ لہ نے اِبتدائے ۱۳۰۲ھ سے اوّلاً بذریعہ خط وکتابت، ثانیاً بوسیلہ اِشتہارات بہت کوشش کی کہ مرزا قادیانی مناظرے سے تحقیقِ حق کرکے اسلام میں رخنہ اندازی سے باز آجائیں، مولوی محمد حسین بٹالوی کی تائید پر غرّہ نہ ہوجائیں، مگر بقضائے اِلٰہی مؤثر نہ ہوا۔ تب فقیر نے رسالہ مرقومہ بالا ۱۳۰۳ھ میں حرمین شریفین میں بھیج کر فتویٰ لیا۔ ۱۳۰۵ھ میں جب یہ فتویٰ آیا تب راقم نے امرتسر جاکر مرزا قادیانی کے دوستوں کو دِکھلایا اوران کی معرفت مرزا قادیانی کو بلوایا کہ وہ بچشمِ خود اس کو ملاحظہ کرکے تائب ہوجائیں تو اس کو شائع نہ کیا جائے گا۔ اس پر مرزا قادیانی نہ آئے۔ فقیر نے بنظر خیرخواہیٔ اسلام اس کے شائع کرنے میں تاخیر کی، شاید مرزا قادیانی روبراہ ہوجائیں۔ پھر مرزا قادیانی نے جب ضروری اِشتہار ۲۶/مارچ ۱۸۹۱ء مجموعہ اِشتہارات ج:۱ ص:۲۰۲ میں اپنے مثیل مسیح ہونے کے دعوے میں کئی علمائے دِین سے مباحث کے واسطے ان کے نام درج کئے اور اَخیر میں فقیر کا نام بھی تحریر کیا، تو اس کے جواب میں فقیر نے رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دوورقہ اِشتہار شائع کرکے مختصر حال اس فتویٰ کا اور اپنی مستعدی مناظرہ کے لئے ظاہر کی، اور اِدّعائے مثیل مسیح کو بھی باطل کیا۔ ان کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا، بعد اَزاں رمضان شریف ۱۳۱۰ھ میں حافظ محمد یوسف ضلع دار نے مرزا قادیانی یا ان کے نائب سے مناظرے کے واسطے تحریک کی، فقیر نے تحریر کردی کہ میں حاضر ہوں، تاریخِ مقرّرہ پر نہ مرزا قادیانی آیا، نہ کوئی نائب ان کا مختارنامہ لے کر آیا، برعکس مولوی محمد احسن امروہی نے فقیر کے فرار کا اِشتہار بنام اِتمام الحجہ شائع کردیا۔ اس کے جواب میں ایک مدرّس مدرسہ قصور نے اوّلاً اس کی تبکیت میں اِشتہار شائع کیا، ثانیاً فقیر نے ۱۳۱۱ھ میں دُوسرا اِشتہار چھپوایا، جس کا حاصل یہ تھا کہ مرزا قادیانی کی پہلی رخنہ اندازی اسلام کے علاوہ جس پر حرمین مکرمین زادہما اللہ تعظیماً سے ان کے بارے میں فتویٰ آچکا ہے، جو انہوں نے دعویٰ مخترعہ مسیحیت میں رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام ازالہ اوہام شائع کئے ہیں، ان میں نبوّت ورِسالت کا کھلا کھلا دعویٰ

Marfat.com

کر دیا ہے، جس سے مولوی محمد حسین بٹالوی جیسے ان کے مؤید اور ثنا خواں بھی ان کے سخت مخالف ہو کر واشگاف اور صاف صاف ان کی تکفیر کر رہے ہیں، اور مرزا قادیانی اور محمد احسن امروہی جیسے ان کے مریدوں کو ذرا بھی غیرت نہیں کہ مجمع علماء میں اپنی بریت ظاہر دکھائیں، صرف دھوکے بازیوں سے کام چلا رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جب اس کا جواب بھی کچھ نہ ملا تو فقیر نے اخیر صفر ۱۳۱۱ھ میں اور اِشتہار جاری کیا، جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اب مرزا قادیانی کے راہِ راست پر آنے سے مایوس ہو کر وہ فتویٰ حرمین شریفین شائع کیا جاتا ہے، جس سے مرزا قادیانی کی ضلالت و بطالت ظاہر ہو جائے گی، اور نیز ان کے پچھلے رسالوں کے نمبر صفحہ کے حوالوں سے درج کیا گیا، چنانچہ صفحہ: ۱۸ توضیح المرام، خزائن ج: ۳ ص: ۶۰، اور صفحہ: ۱۹۲، ۱۹۷، ۶۷۵، ۶۷۸، ۷۶۹، رسالہ ازالہ اوہام، خزائن ج: ۳ ص: ۱۹۳، ۱۹۶، ۴۶۴، ۵۱۵، سے صاف صاف ان کا دعویٰ نبوّت و رسالت متحقق ہے، پھر حضرت مسیح علیہ السلام اور حضرت مسیح و سلیمان کے معجزوں کو شعبدہ بازی اور بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے درج کئے ہیں۔ اسی ازالہ کے صفحہ: ۳۰۲، خزائن ج: ۳ ص: ۲۵۴ میں دیکھو اور چار سو نبی کو جھوٹا لکھ دیا اور ان کی وحی میں دخلِ شیطان ثابت کیا ہے۔ اسی ازالہ اوہام کے صفحہ: ۶۲۷ سے ۶۲۹، خزائن ج: ۳ ص: ۴۳۹ تک دیکھو اور حضرت مسیح کی وفات کے اِدّعا میں قرآن مجید کی آیتوں میں تحریف کر کے کمال دھوکا دہی کی ہے۔ جدول مندرجہ صفحہ: ۳۳۰ سے ۳۳۲ میں اسی اِزالہ، خزائن ج: ۳ ص: ۲۶۹، ۲۶۸ کو دیکھو۔ اس اِشتہار پر بھی نہ خود مدعیٔ مسیحیت کو، نہ ان کے کسی مرید کو غیرت دامن گیر ہوئی کہ محض علماء میں اپنی بریت کرتے یا اس کا جواب شافی دیتے۔ سچ ہے: ''الحیاء من الإیمان!''

پھر ربیع الآخر ۱۳۱۱ھ میں جو مرزا قادیانی اپنے جدید سسرال کے ہاں چھاؤنی فیروز پور میں آئے تو کئی مسلمانوں نے ان سے دعویٔ مسیحیت کا ثبوت طلب کیا، اس پر مرزا قادیانی نے مختصر تقریر کے بعد جواب دیا کہ کسی عالم کو ہمارے پاس لے آؤ، ہم ان کی تسلی کر دیں گے، پھر جلدی سے قادیان کو سدھارے۔

دُوسری مرتبہ ۱۲/ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ھ کو جب وہاں آئے تو فقیر کو وہاں کے بعض اہلِ اسلام نے تحقیقِ حق کے لئے بلایا، فقیر نے وہاں جا کر ان کی مذکورہ بالا تصانیف سے ان کا دعویٔ نبوّت، توہینِ انبیاء وغیرہما سب کو دِکھلایا، چنانچہ ان کے بھیجے میں آیا، اس پر انہوں نے مرزا قادیانی سے فقیر کے ساتھ تقریر کرنے کی درخواست کی، جس پر جواب ملا: ہم کو اِلہام ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہ کریں، تب لوگوں نے کہا کہ: آپ کے کہنے سے ہم نے بلوایا تھا! آخر بعد تکرار بسیار مرزا قادیانی نے بذاتِ خود مناظرہ سے اور اپنے شاگرد و مرید حکیم نور الدین و محمد احسن امروہی سے بھی درمیان میں بیٹھ کر مباحثہ کرنے سے انکار کیا، اس پر چھاؤنی فیروز پور کے پچیّس معتبر اہلِ اسلام کی شہادت سے مطبع صدائے فیروز میں اِشتہار شائع ہوا کہ واقعی مرزا قادیانی مدعیٔ نبوّت ہیں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے توہین کنندہ اور جواب دینے سے صریح گریز ہے۔ اس پر جب ان کے سخت مخلص حافظ محمد یوسف مذکور کو یہ شکستِ فاش ناگوار معلوم ہوئی تو پھر وہاں جا کر دُوسری مرتبہ مرزا قادیانی کو مناظرے میں شامل ہونے کے لئے آمادہ کیا، اور امرتسر سے بنام مولوی محمد احسن امروہی اِشتہار جاری کیا کہ مکفّرینِ مرزا قادیانی دسمبر کی تعطیلوں میں لاہور میں آ کر مناظرہ کریں۔ میں مشتہر

Marfat.com

یا حکیم نورالدین قادیانی مناظرہ کریں گے۔اس پر فقیر نے مرزا قادیانی سے اِقرار تحریری بشمول جلسہ مناظرہ بذریعہ خط رجسٹری لے کر دو روز قبل اَز تاریخ مقرّرہ وارد لاہور ہو کر دس دن برابر لاہور میں رہا، مرزا قادیانی آئے، نہ دونوں مناظر حاضر پائے، حکیم فضل الدین و برہان الدین مناظرہ کو آئے، ان سے کہا گیا کہ آپ مرزا قادیانی کا مختار نامہ لے آئیں، فقیر حاضر ہے، پھر آج تک ان کی طرف سے صدائے برنخاست!

اب اللہ تعالیٰ سے سرخ رو ہونے کو یہ رسالہ شائع کیا گیا ہے، عنقریب اس کا دُوسرا حصہ فتح اسلام وتوضیح مرام وازالہ اوہام کی بعض سخت قباحتوں کی تردید جن کا ذِکر اُوپر گزرا ہے، شائع ہوگا، وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ! المرقوم ۱۸ر صفر ۱۳۱۲ھ۔

نوٹ:... مولانا غلام دستگیر قصوری نے صفر ۱۳۰۲ھ میں یہ رسالہ تصنیف کیا اور مرزا قادیانی کو اس کی نقل بھجوائی۔شوال ۱۳۰۳ھ میں اس کا عربی ترجمہ کر کے حرمین شریفین سے تقریظات منگوائیں، اُردو رسالے کا نام ''تحقیقاتِ دستگیریہ فی رَدّ ہفوات براہینیہ'' اور عربی رسالے کا نام ''رجم الشیاطین براغلوطات البراھین'' تجویز کیا۔۱۳۰۵ھ میں عرب کے علماء سے تصدیقی فتاویٰ حاصل ہوئے، مصنف نے اُردو، عربی رسالہ اور عرب وعجم کے علماء کے تصدیقی فتویٰ جات مرزا غلام احمد قادیانی کے ماننے والوں کو دِکھائے، اور امرتسر جا کر خود مرزا قادیانی کو اس کے دوستوں کے ذریعے طلب کیا کہ وہ خود آ کر ان فتویٰ جات کو دیکھ کر توبہ کر لے۔مرزا قادیانی نے اس زمانے میں مباہلے کے لئے علماء کو چیلنج دیا تو مولانا نے دو دفعہ پمفلٹ شائع کر کے مرزا قادیانی کو پھر رمضان المبارک ۱۳۰۸ھ میں دعوت دی کہ وہ اسلام قبول کر لے، رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ میں مرزا قادیانی کے اسلام لانے سے مایوس ہو کر ان فتویٰ جات کو شائع کرنے کا اِعلان کیا۔

بالآخر ۱۸ر صفر ۱۳۱۲ھ کو یہ عربی، اُردو فتویٰ شائع فرمایا، مصنف کی کمالِ دیانت واضح ہو کہ ۹ سال تک متواتر مرزا غلام احمد قادیانی کو قبولِ اسلام کے لئے آمادہ کرتے رہے، اس دوران میں مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید سے دست کش ہو کر مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف فتویٰ شائع کر دیا تھا، تو حضرت مولانا نے اپنے رسالے کے حاشیہ پر یہ نوٹ لگا کر دُنیا و آخرت کی سرخ روئی حاصل فرمائی:

نوٹ:... چونکہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کی تائید چھوڑ دی ہے، بلکہ اس کی تکذیب پر کمر باندھا ہے، تو اَب رسالہ رجم الشیاطین میں جو بٹالوی صاحب کی تردید تھی، اس سے وہ بَری الذمہ ہو گئے ہیں۔خدا کے کلام آیاتِ قرآنی کو کلام غیر ہا بنانے کی بھی خود انہوں نے تردید کر دی ہے، فالحمد للہ وھو الھادی! (منہ عفی عنہ، ایڈیشن اوّل ص:۷۰)۔

***

Marfat.com

فتویٰ علمائے پنجاب و ہندوستان

بحق

مرزا غلام احمد ساکن قادیان

از

حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ

Marfat.com

تعارف

مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے سوال نامہ مرتب کر کے متحدہ ہندوستان کے علمائے کرام سے فتویٰ حاصل کیا، اور پھر اپنے رسالے اِشاعۃ السنۃ ج: ۱۳ شمارہ: ۴، ۵، ۶، ۷، ۱۱، ۱۲ میں شائع کیا۔ سنِ اِشاعت ۸-۱۳۰۷ھ مطابق ۱۸۹۰ء ہے۔ بعد میں اِدارہ سلفیہ لاہور نے ''پاک و ہند کے علمائے اسلام کا اوّلین متفقہ فیصلہ'' کے نام سے محرم ۱۴۰۷ھ مطابق ستمبر ۱۹۸۶ء میں کتابی شکل میں شائع کیا، جو پیشِ خدمت ہے۔

(مرتب)

سوال:... علمائے دِین وحماۃ شرعِ رسولِ امین، مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواریوں اور ہم مشربوں کے حق میں کیا فرماتے ہیں؟ جن کے عقائد و مقالات یہ ہیں جو ان کی تصنیفات و تحریرات سے نقل کئے جاتے ہیں اور مزید تحقیق و تصدیق کی غرض سے ان کی اصل تصنیفات و تحریرات بھی شاملِ سوال ہیں۔ (۱)

ا:... ملائکہ ستاروں (۲) کی اَرواح ہیں، وہ ستاروں کے لئے جان کا حکم رکھتے ہیں، لہٰذا وہ ان ستاروں سے کبھی جدا نہیں ہوتے۔

---

(۱) جہاں سائل خود پہنچا وہاں اصل تصنیفات قادیانی اور ان کے حواریوں کی ساتھ لے گیا، اور ان مضامین کو اصل تصنیفات میں دِکھا دیا، بعض جگہ ان سوالات کو بذریعہ ڈاک بھیجا تو وہاں بھی اصل تصنیفاتِ قادیانی کو بھیجا گیا، جن علماء کے پاس اصل تصانیف نہیں پہنچیں، وہ اس شرط سے مطالبہ کریں کہ بعد ملاحظہ ان کو واپس کریں گے تو ان کے پاس اصل تصنیفات اِرسال ہوں گی۔

(۲) یہ عقائد از نمبر اوّل لغایت ہفتم آپ کے رسالہ ''توضیح المرام'' میں موجود ہیں، جو بہ ترتیب رسالہ نہ بہ ترتیب عقائد مندرجہ سوال نقل کئے جاتے ہیں۔ مرزا نے لکھا ہے کہ: ''اگر یہ اِستفسار ہو کہ جس خاصیت اور قوتِ رُوحانی میں یہ عاجز اور مسیح بن مریم مشابہت رکھتے ہیں وہ کیا شے ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ وہ ایک مجموعی خاصیت ہے جو ہم دونوں کے رُوحانی قوائے میں ایک خاص طور پر رکھی گئی ہے، جس کے سلسلے کی ایک طرف نیچے کو اور ایک طرف اُوپر کو جاتی ہے، نیچے کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجے کی دلسوزی اور غم خواریٔ خلق اللہ ہے جو داعی الی اللہ اور اس کے مستعد شاگردوں میں ایک نہایت مضبوط تعلق اور جوڑ بخش کر نورانی قوت کو جو داعی الی اللہ کے نفس پاک میں موجود ہے، ان تمام سرسبز شاخوں میں پھیلاتی ہے، اُوپر کی طرف سے مراد وہ اعلیٰ درجے کی محبت قویٔ اِیمان سے ملی ہوئی ہے،..... (باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)..... جو اوّل بندہ کے دِل میں بارادۂ اِلٰہی پیدا ہو کر ربِّ قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہیں ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر اِلٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے، ایک تیسری چیز پیدا ہو جاتی ہے، جس کا نام رُوح القدس ہے۔ سو اس درجے کے انسان کی رُوحانی پیدائش اس وقت سے سمجھی جاتی ہے جبکہ خدا تعالیٰ اپنے اِرادۂ خاص سے اس میں اس طور کی محبت پیدا کر دیتا ہے اور اس مرتبے کی محبت میں بطور اِستعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ کی محبت سے بھری ہوئی رُوح اس انسانی رُوح کو جو بارادۂ اِلٰہی اب محبت سے بھر گئی ہے، ایک نیا تولد بخشتی ہے، اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی رُوح کو خدا تعالیٰ کی رُوح سے نافخ المحبت سے اِستعارہ کے طور پر اِبنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ رُوح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دِل میں پیدا ہوتی ہے، اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے بطور اِبن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ طور پر سمجھ لیا ہے۔'' (توضیح المرام ص:۲۱، ۲۲، خزائن ج:۳ ص:۶۱، ۶۲)

مرزا نے لکھا ہے: ''اور یہ کیفیت جو ایک آتش فروختہ کی صورت پر دونوں محبتوں کے جوڑ سے پیدا ہو جاتی ہے اس کو رُوحِ امین کے نام سے بولتے ہیں، کیونکہ یہ ایک تاریکی سے امن بخشتی ہے اور ہر ایک غبار سے خالی ہے اور اس کا نام شدید القویٰ بھی ہے، کیونکہ یہ اعلیٰ درجے کی طاقت وحی ہے جن سے قوی تر وحی متصوّر نہیں اور اس کا نام ذوالافق الاعلیٰ بھی ہے کیونکہ یہ وحی اِلٰہی کے اِنتہائی درجے کی تجلی ہے۔''

(توضیح المرام ص:۲۵، خزائن ج:۳ ص:۶۴)

اور مرزا نے لکھا ہے: ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو اِستعارہ کے طور پر اِبنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔''

(توضیح المرام ص:۲۷، خزائن ج:۳ ص:۶۴)

مرزا نے لکھا ہے: ''اس جگہ اس بات کا بیان کرنا بھی بے موقع نہ ہوگا کہ جو کچھ ہم نے رُوح القدس اور رُوح الامین وغیرہ کی تعبیر کی ہے، یہ درحقیقت ان عقائد سے جو اہلِ اسلام ملائک کی نسبت رکھتے ہیں منافی نہیں ہے، کیونکہ محققین اہلِ اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائک اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اُترتے ہیں اور یہ خیال بہ بداہت عقل باطل بھی ہے.....مثلاً فرشتہ ملک الموت جو ایک سیکنڈ میں ہزار ہا لوگوں کی جانیں نکالتا ہے، جو مختلف بلاد و امصار میں ایک دُوسرے سے ہزاروں کوسوں کے فاصلے پر رہتے ہیں، اگر ہر ایک کے لئے اس بات کا محتاج ہو کہ اوّل پیروں سے چل کر اس کے ملک اور شہر اور گھر میں جائے اور پھر اتنی مشقت کے بعد جان نکالنے کا اس کو موقع ملے تو ایک سیکنڈ کیا، اتنی بڑی کارگزاری کے لئے تو کئی مہینوں کی مہلت بھی کافی نہیں ہو سکتی، کیا یہ ممکن ہے کہ ایک شخص انسانوں کی طرح حرکت کر کے ایک طرفۃ العین میں یا اس کے کم عرصہ میں تمام جہان گھوم کر چلا آئے، ہرگز نہیں۔'' (توضیح المرام ص:۲۹، خزائن ج:۳ ص:۶۶، ۶۷)

مرزا نے لکھا ہے: ''پس اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے، اسی طرح رُوحانیتِ سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوسِ فلکیہ کہیں یا دساتیر اور وید کی اِصطلاحات کے موافق اَرواح کواکب سے ان کو نامزد کریں، یا نہایت سیدھے اور موحدانہ طریق سے ملائک اللہ کا ان کو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے نظام میں مستقر اور قرار گیر ہے.....جیسے ہمارے اجسام اور ہماری تمام ظاہری قوتوں پر آفتاب اور ماہتاب اور دیگر سیاروں کا اثر ہے، ایسا ہی ہمارے دِل اور دِماغ اور تمام رُوحانی قوتوں پر یہ سب ملائک ہماری مختلف اِستعدادوں کے موافق اپنا اپنا اثر ڈال رہے ہیں۔''

(توضیح المرام ص:۳۲ تا ۳۴، خزائن ج:۳ ص:۶۷، ۶۸)

.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ).....

مرزا نے لکھا ہے: ''اگر ان نفوسِ طیبہ کا ان ستاروں سے الگ ہونا فرض کرلیا جائے تو پھر ان کے تمام قویٰ میں فرق پڑ جائے گا، انہیں نفوس کے پوشیدہ ہاتھ کے زور سے تمام ستارے اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں اور جیسے خدا تعالیٰ تمام عالم کے لئے بطور جان کے ہے ایسا ہی (مگر اس جگہ تشبیہ کامل مراد نہیں) وہ نفوس نورانیہ کواکب اور سیارات کے لئے جان کا حکم رکھتے ہیں اور ان کے جدا ہو جانے سے ان کی حالت وجودیہ میں بکلی فساد راہ پا جانا لازمی وضروری امر ہے، اور آج تک کسی نے اس امر میں اِختلاف نہیں کیا کہ جس قدر آسمانوں میں سیارات اور کواکب پائے جاتے ہیں، وہ کائنات الارض کی تکمیل وتربیت کے لئے ہمیشہ کام میں مشغول ہیں.....تمام نباتات وجمادات اور حیوانات پر آسمانی کواکب کا دِن رات اثر پڑ رہا ہے۔''

(توضیح المرام ص:۳۸، خزائن ج:۳ ص:۷۰،۷۱)

مرزا نے لکھا ہے: ''قرآن شریف سے ثابت ہے کہ یہ سیارات اور کواکب اپنے اپنے قالبوں کے متعلق ایک ایک رُوح رکھتے ہیں، جن کو نفوسِ کواکب سے بھی نامزد کر سکتے ہیں، اور جیسے کواکب اور سیاروں میں باعتبار ان کے قالبوں کے طرح طرح کے خواص پائے جاتے ہیں، جو زمین کی ہر ایک چیز پر حسبِ اِستعداد اَثر ڈال رہے ہیں، ایسا ہی ان کے نفوسِ نورانیہ میں بھی انواعِ اقسام کے خواص ہیں جو باذنِ حکیمِ مطلق کائنات الارض کے باطن پر اپنا اثر ڈالتے ہیں، اور یہی نفوسِ نورانیہ کامل بندوں پر بشکلِ جسمانی متشکل ہو کر ظاہر ہو جاتے ہیں، اور بشری صورت سے متمثل ہو کر دِکھائی دیتے ہیں۔'' (توضیح المرام ص:۴۰، خزائن ج:۳ ص:۷۱،۷۲)

مرزا نے لکھا ہے: ''جس قدر اَرواح واَجسام اپنے کمالاتِ مطلوبہ تک پہنچتے ہیں، ان سب پر تأثیراتِ سماویہ کام کر رہی ہیں اور کبھی ایک ہی فرشتہ مختلف طور کی اِستعدادوں پر مختلف طور کے اثر ڈالتا ہے، مثلاً: جبرائیل جو ایک عظیم الشان فرشتہ ہے اور آسمان کے ایک نہایت روشن نیّر سے تعلق رکھتا ہے، اس کو کئی قسم کی خدمات سپرد ہیں، انہی خدمات کے موافق جو اس کے نیر سے لئے جاتے ہیں، سو وہ فرشتہ اگرچہ ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحیٔ اِلٰہی سے مشرف کیا گیا ہو (نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اَندازی کے طور پر ہے، نہ واقعی طور پر، یاد رکھنی چاہئے) لیکن اس کے نزول کی تأثیرات کا دائرہ مختلف اِستعدادوں اور مختلف ظروف کے لحاظ سے چھوٹی چھوٹی، بڑی بڑی شکلوں پر تقسیم ہو جاتا ہے۔''

(توضیح المرام ص:۶۷،۶۸، خزائن ج:۳ ص:۸۶)

مرزا نے لکھا ہے: ''اس وقت میں کہ جب انسان بوجہ اقتران مُحبتین رُوح القدس کی نالی کے قریب اپنے تئیں رکھ دیتا ہے، معاً اس نالی میں سے فیض وحی اس کے اندر گر جاتا ہے، یا یوں کہو کہ اس وقت جبرائیل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دِل میں ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے، تب جیسے اس فرشتے کا جو آسمان پر مستقر ہے جبریل نام ہے، اس عکسی تصویر کا نام بھی جبریل ہی ہو جاتا ہے، یا مثلاً اس فرشتہ کا نام رُوح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی رُوح القدس ہی رکھا جاتا ہے۔ سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے، بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینۂ قلب میں نمودار ہو جاتا ہے، مثلاً جب تم نہایت مصفّٰی آئینہ اپنے منہ کے سامنے رکھ دو گے تو موافق دائرہ اور مقدار اس آئینے کے تمہاری شکل کا عکس بلاتوقف اس میں پڑے گا، یہ نہیں کہ تمہارا منہ اور تمہارا سر گردن سے ٹوٹ کر اور الگ ہو کر آئینے میں رکھ دیا جائے گا، بلکہ اس جگہ رہے گا جہاں رہنا چاہئے، صرف اس کا عکس پڑے گا، بلکہ جیسی جیسی وسعت آئینۂ قلب کی ہوگی، اسی مقدار کے موافق اثر پڑے گا.....مثلاً اگر تم اپنا چہرہ آرسی کے شیشے میں دیکھنا چاہو کہ جو ایک چھوٹا سا شیشہ ایک قسم کی انگشتری میں لگا ہوتا ہے، تو اگرچہ اس میں بھی تمام چہرہ نظر آئے گا مگر ہر ایک عضو اپنی اصل مقدار سے نہایت چھوٹا ہو کر نظر آئے گا، لیکن اگر تم اپنے چہرے کو ایک بڑے آئینے میں دیکھنا چاہو جو تمہاری شکل کے پورے اِنعکاس کے لئے کافی ہے تو تمہارے تمام نقوش اور اعضا چہرے کے اپنے اصلی مقدار پر نظر آجائیں گے۔'' (توضیح المرام ص:۷۰، خزائن ج:۳ ص:۸۷،۸۸)

.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۲:...جبرائیل جس کا سورج سے تعلق ہے وہ بذاتِ خود اور حقیقۃً زمین پر نہیں اُترتا، اس کا نزول جو شرع میں وارِد ہے، اس سے اس کی تأثیر کا نزول مراد ہے، اور جو صورت جبرائیل وغیرہ فرشتوں کی انبیاء دیکھتے تھے، وہ جبرائیل وغیرہ کی عکسی تصویر تھی جو انبیاء کے خیال میں متمثل ہو جاتی تھی، جیسے آئینے میں دیکھنے والے کی صورت متمثل ہو جاتی ہے۔

۳:...ملک الموت بھی بذاتِ خود زمین پر اُتر کر قبضِ اَرواح نہیں کرتا، بلکہ اس کی تأثیر سے قبضِ اَرواح ہوتا ہے۔

۴:...دُنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے، نجوم کی تأثیرات سے ہو رہا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ).....

مرزا نے لکھا ہے: ''جب جبرائیلی نور خدا تعالیٰ کی کشش اور تحریک اور نفخۂ نورانیہ سے جنبش میں آجاتا ہے تو معاً اس کی ایک عکسی تصویر جس کو رُوح القدس کے ہی نام سے موسوم کرنا چاہئے، محبّ صادق کے دِل میں منقش ہو جاتی ہے، اور اس کی محبتِ صادقہ کا ایک عرض لازم ٹھہر جاتی ہے، تب یہ قوّت خدا تعالیٰ کی آواز سننے کے لئے کان کا فائدہ بخشتی ہے اور اس کے عجائبات کے دیکھنے کے لئے آنکھوں کے قائم مقام ہو جاتی ہے، اور اس کے اِلہامات زبان پر جاری ہونے کے لئے ایک ایسی محرک حرارت کا کام دیتی ہے جو زبان کے پہیے کو زور کے ساتھ اِلہامی خط پر چلاتی ہے۔''

(توضیح المرام ص:۷۹، خزائن ج:۳ ص:۹۲)

اور مرزا نے لکھا ہے: ''اس جگہ میں ان لوگوں کا وہم بھی دُور کرنا چاہتا ہوں جو ان شکوک اور شبہات میں مبتلا ہیں جو اولیاء اور انبیاء کے اِلہامات اور مکاشفات کو دُوسرے لوگوں کی نسبت کیا خصوصیت ہو سکتی ہے، کیونکہ اگر نبیوں اور ولیوں پر اُمورِ غیبیہ کھلتے ہیں تو دُوسرے لوگوں پر بھی کبھی کبھی کھل جاتے ہیں، بلکہ بعض فاسقوں اور غایت درجہ کے بدکاروں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں، اور بعض پرلے درجے کے بدمعاش اور شریر آدمی اپنے ایسے ایسے مکاشفات بیان کیا کرتے ہیں کہ آخر وہ سچے نکلتے ہیں۔ پس جبکہ ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے تئیں نبی یا کسی خاص درجے کے آدمی تصوّر کرتے ہیں، ایسے ایسے بدچلن آدمی بھی شریک ہیں جو بدچلنیوں اور بدمعاشیوں میں چھٹے ہوئے اور شہرۂ آفاق ہیں تو نبیوں اور ولیوں کی کیا فضیلت باقی رہی؟ سو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ درحقیقت یہ سوال جس قدر اپنی اصل کیفیت رکھتا ہے، وہ سب دُرست اور صحیح ہے، اور جبریلی نور کا چھیالیسواں حصہ تمام جہان میں پھیلا ہوا ہے، جس سے کوئی فاسق اور فاجر اور پرلے درجے کا بدکار بھی باہر نہیں، بلکہ میں یہاں تک مانتا ہوں کہ تجربے میں آچکا ہے کہ بعض اوقات ایک نہایت درجے کی فاسقہ عورت جو کنجریوں کے گروہ میں سے ہے، جس کی تمام جوانی بدکاری میں ہی گزری ہے، کبھی سچی خواب دیکھ لیتی ہے اور زیادہ تر تعجب یہ ہے کہ ایسی عورت کبھی ایسی رات میں بھی کہ جب وہ بادہ بسر و آشنا بہ بر کا مصداق ہوتی ہے، کوئی خواب دیکھ لیتی ہے اور وہ سچی نکلتی ہے، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا ہی ہونا چاہئے تھا کیونکہ جبریلی نور جو آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے، تمام معمورۂ عالم پر حسبِ اِستعداد ان کے اثر ڈال رہا ہے اور کوئی نفس بشر دُنیا میں ایسا نہیں کہ بالکل تاریک ہو، کم سے کم ایک ذرا سی محبت وطنِ اصلی اور محبوبِ اصلی کی ادنیٰ سی ادنیٰ سرشت میں بھی ہے، اس صورت میں نہایت ضروری تھا کہ تمام بنی آدم پر یہاں تک کہ ان کے مجانین پر بھی کسی قدر جبریل کا اثر ہوتا اور فی الواقع ہے بھی۔''

(توضیح المرام ص:۸۴، خزائن ج:۳ ص:۹۴، ۹۵)

ان عبارات سے جیسے عقائد میرزائی کی اَز نمبر:۱، لغایت:۷ تصدیق ہوئی، ویسی ہی یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مرزا کے نزدیک نبوّت اور وحی کی وہی حقیقت ہے جو نیچریوں اور برہم سماج والوں نے بیان کی ہے کہ نبوّت ایک نیچرل اَمر ہے، جس سے کوئی فرد خالی نہیں ہے، یہاں تک کہ ناچنے والی کسبی (رنڈی) بھی اس سے محروم نہیں، اور وحی لانے والا فرشتہ باہر سے نہیں آتا، بلکہ صاحبِ وحی کے دِل و دِماغ ہی سے وہ پیدا ہوتا ہے اور جبریل یا رُوح القدس اسی کی ایک صفت کا نام ہے، وعلیٰ ھٰذا القیاس!

Marfat.com

۵:...رُوح القدس، رُوح الامین، شدید القویٰ، ذُوالافق الاعلیٰ، جن کا ذِکر شرع میں وارِد ہے، وہ انسان ہی کی ایک صفت ہے، جو خدا کی محبت اور اس کے محبوب انسان کی محبت کے باہم ملنے سے متولد ہوتی ہے۔

۶:...ان دونوں محبتوں اور ان کے متولد نتیجہ (رُوح القدس) کا مجموعہ پاک تثلیث ہے۔

۷:...آپ (مرزا) کو اور حضرت مسیح بن مریم کو اِستعارہ کے طور پر اِبن اللہ کہہ سکتے ہیں۔

۸:...آپ ایک معنی سے نبی ہیں[1]، کیونکہ آپ محدث ہیں، جن سے خدا تعالیٰ باتیں کرتا ہے، اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے، ختمِ نبوت کا جو قرآن میں ذِکر ہے، تو اس سے ایسی نبوت مراد ہے جو حاملِ وحیٔ شریعت اور جمیع اقسامِ وحی کی جامع ہو، نہ مطلق نبوت۔

---

(۱) مرزا نے لکھا ہے: ''اس جگہ اگر یہ اِعتراض پیش کیا جائے کہ مسیح کا مثیل بھی نبی چاہئے، کیونکہ مسیح نبی تھا، تو اس کا اوّل جواب تو یہی ہے کہ آنے والے مسیح کے لئے ہمارے سیّد و مولا نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی، بلکہ صاف طور پر یہی لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا اور عام مسلمانوں کے موافق شریعتِ فرقانی کا پابند ہوگا، اور اس سے زیادہ کچھ بھی ظاہر نہیں کرے گا کہ میں مسلمان ہوں اور مسلمانوں کا اِمام ہوں۔ ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے، اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے، گو اس کے لئے نبوتِ تامہ نہیں مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہے، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، اُمورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخلِ شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے، اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے، اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے، اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآوازِ بلند ظاہر کرے اور اس سے اِنکار کرنے والا ایک حد تک مستوجبِ سزا ٹھہرتا ہے، اور نبوت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اُمورِ متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں، اور اگر یہ عذر پیش ہو کہ بابِ نبوت مسدود ہے، اور وحی جو اَنبیاء پر نازل ہوتی ہے، اس پر مہر لگ چکی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ بابِ نبوت مسدود ہوا ہے، اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے، بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس اُمتِ مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے، مگر اس بات کو بحضورِ دِل یاد رکھنا چاہئے کہ یہ نبوت جس کا ہمیشہ کے لئے سلسلہ جاری رہے گا، نبوتِ تامہ نہیں، بلکہ جیسا کہ میں ابھی بیان کر چکا ہوں وہ صرف ایک جزئی نبوت ہے جو دُوسرے لفظوں میں محدثیت کے اسم سے موسوم ہے جو اِنسانِ کامل کی اِقتدا سے ملتی ہے، جو مستجمع جمیع کمالاتِ نبوتِ تامہ ہے، یعنی ذات ستودہ صفات حضرت سیّدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم، فاعلم ارشدك الله تعالىٰ ان النبى محدث والمحدث نبى باعتبار حصول نوع من انواع النبوة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لم يبق من النبوة إلّا المبشرات، اى لم يبق من انواع النبوة إلّا نوع واحد وهى المبشرات من اقسام الرؤيا الصادقة والمكاشفات الصحيحة والوحى الذى ينزل على خواص الأولياء والنور الذى يتجلى على قلوب قوم موجع فانظر ايها الناقد البصير الفهيم ايفهم من هذا سد باب النبوة على وجهه كلى بل الحديث يدل على ان النبوة التامة الحاملة لوحى الشريعة قد انقطعت ولكن النبوة التى ليس فيها إلّا المبشرات فهى باقية إلى يوم القيامة ..... واما النبوة[1] التى تامة كاملة جامعة لجميع كمالات الوحى .....(باقی اگلے صفحے پر)

---

[1] ان دونوں مقام میں آپ کی عربی دانی ثابت ہوتی ہے، پہلی جگہ ''هذا'' معرفہ کی صفت جملہ نکرہ (سد باب النبوة) لائے ہیں، اور اگر یہ جملہ صلہ ہے تو اس کا موصول (الذی) ندارد ہے۔ دُوسری جگہ صلہ موصول کا صدر ندارد ہے۔ حق عبارت یہ تھا: ''واما النبوة التى هى تامة'' جس شخص کا عربیت میں یہ مبلغِ علم ہوگا، وہ قرآن و حدیث سے کیا اِستخراجِ دقائق و معارف کرے گا؟ اگر کہو کہ اِلہام و علمِ لدنی اس کا مددگار ہوگا، تو کہا جائے گا کہ وہ اِلہام علمِ لدنی صحتِ الفاظ میں کیوں اس کا مددگار نہ ہوا؟ اور ایسی فاش غلطیوں سے اس کو کیوں نہ بچا سکا...؟

Marfat.com

۹:...آنے والے مسیح بن مریم جن کی بشارت حدیثوں میں وارِد ہے، اور اہلِ اسلام کو ان کا اِنتظار تھا، وہ آپ ہی ہیں،[1] نہ عیسیٰ بن مریم اِسرائیلی نبی، کیونکہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور بعد اس کے وہ فوت ہو کر بہشت میں داخل ہو گیا ہے، لہٰذا اب وہ دنیا میں نہیں آ سکتا۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)..... فقد آمنا بانقطاعها من یوم نزل فیه ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول الله وخاتم النّبیّن۔''
(توضیح مرام ص:۱۷تا۲۰، خزائن ج:۳ ص:۵۹تا۶۱)

اب اور اس سے بڑھ کر سنیے! مرزا اپنی کتاب ''اِزالہ اوہام'' میں لکھتے ہیں: ''ہاں یہ بھی سچ ہے کہ آنے والے مسیح کو نبی کر کے ہی بیان کیا گیا ہے، مگر اس کو اُمتی کر کے بھی تو بیان کیا گیا ہے.....اب ان تمام اِشارات سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی اور حقیقی طور پر نبوّتِ تامہ کے صفت سے متصف نہیں ہوگا، ہاں نبوّتِ ناقصہ اس میں پائی جائے گی، جو دُوسرے لفظوں میں محدثیت کہلاتی ہے، اور نبوّتِ تامہ کی شانوں میں سے ایک شان اپنے اندر رکھتی ہے، سو یہ بات کہ اس کو اُمتی بھی کہا اور نبی بھی، اس بات کی طرف اِشارہ ہے کہ دونوں شاخیں اُمتیت اور نبوّت اس میں پائی جائیں گی جیسا کہ محدث میں ان دونوں شانوں کا پایا جانا ضروری ہے، لیکن صاحبِ نبوّتِ تامہ تو صرف ایک شانِ نبوّت ہی رکھتا ہے۔ غرض محدثیت دونوں رنگوں سے رنگین ہوتی ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں بھی اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔'' (اِزالہ اوہام ص:۵۳۲، خزائن ج:۳ ص:۳۸۶) اس عبارت میں تو مرزا نے اپنے آپ کو کھلا نبی کہہ دیا ہے۔

اب اس سے بڑھ کر سنیے! رسالہ اِزالہ آپ نے چھپوایا تو اسی کے سرورق پر صاف لکھوا دیا ہے: ''از تصانیف مرسل یزدانی مرزا غلام احمد قادیانی'' (اِزالہ اوہام ٹائٹل، خزائن ج:۳ ص:۱۰۱) اس میں تو آپ نے رِسالت کا بھی دعویٰ کیا ہے، اور یہ بتا دیا کہ آپ خدا کے رسول بھی ہیں۔ اس صورت میں آپ کا شعر: ''من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب'' (اِزالہ اوہام ص:۱۷۸، خزائن ج:۳ ص:۱۸۵) منقول ہے، دعوائے رِسالت سے اِنکار کرنا صرف مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے، درحقیقت آپ کو رِسالت کا بھی دعویٰ ہے، شاید چند مدّت کے بعد کسی کتابِ آسمانی کا بھی اِدّعا ہو...!

اس سے بھی اور بڑھ کر سنیے! اِزالہ کے صفحہ:۶۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳ میں اپنے رسول مبشر بزبان حضرت عیسیٰ ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور صاف لکھ دیا ہے کہ قرآن کی آیت: ''ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد'' میں آپ ہی کی بشارت مراد ہے، نہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔'' اصل عباراتِ اِزالہ آگے منقول ہوں گی۔

---

(۱) مرزا نے لکھا ہے: ''سجدات بجالاؤ کہ وہ زمانہ جس کا اِنتظار کرتے کرتے تمہارے بزرگ آباء گزر گئے اور بے شمار رُوحیں اس کے شوق ہی میں سفر کر گئیں، وہ وقت تم نے پالیا.....میں وہی ہوں جو وقت پر اِصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا تا دِین کو تازہ طور پر دِلوں میں تازہ کر دیا جائے۔''
(فتح اسلام ص:۹،۱۰، خزائن ج:۳ ص:۹،۱۰)

اور مرزا نے لکھا ہے: ''مسیح جو آنے والا تھا یہی ہے، چاہو تو قبول کرو۔'' (فتح اسلام ص:۱۵، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۰)

اور اس کے صفحہ:۲۵ میں لکھا ہے: ''بلکہ ایک دفعہ اس کو اپنے زعم میں صلیب پر چڑھا کر قتل کر دیا، مگر چونکہ ہڈی نہیں توڑی گئی تھی، اس لئے وہ ایک خوش اِعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایامِ زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔''
(فتح اسلام ص:۲۵، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۰)

اور مرزا نے رسالہ اِزالہ صفحہ:۳۸، خزائن ج:۳ ص:۲۲ میں مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا اس تفصیل و تشریح سے بیان کیا ہے جو سیّد احمد خان کی تفسیر جلد چہارم کے صفحہ:۴۱ میں موجود ہے۔

Marfat.com

۱۰:... آنے والے مسیح کی جو صفات احادیث میں وارِد ہیں کہ وہ ابنِ مریم ہوگا، اور وہ دمشق کے منارہ شرقی کے پاس نزول کرے گا اور دو زرد کپڑے پہنے ہوئے ہوگا، اور وہ دجال یک چشم کو ہلاک کرے گا، اور وہ صلیب کو توڑے گا، اور وہ خنازیر کو قتل کرے گا، اور اس کے وقت میں مال کثرت سے ہوگا، وہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا تو کوئی قبول نہ کرے گا، کافر اس کی خوشبو سے مرجائے گا اور اس کے وقت میں یأجوج مأجوج کا خروج ہوگا، وغیرہ وغیرہ، ان میں بعض صفات صحیح نہیں، اور جن احادیث میں ان کا ذِکر ہے، وہ موضوع ہیں،(۱) اور بفرضِ صحت کل یہ صفات سب کی سب بحسبِ تأویل و تفصیل ذیل آپ میں پائے جاتے ہیں، مثلاً: اس

---

(۱) ''موضوعیت احادیث'' بعض صفاتِ مسیح کا دعویٰ آپ کی تصنیفاتِ کتاب میں بہت جگہ پایا جاتا ہے۔ مرزا لکھتے ہیں: ''خیالِ مذکور (یعنی حضرت مسیح کا زِندہ آسمان پر موجود ہونا) جو کچھ عرصہ سے مسلمانوں میں پھیل گیا ہے، صحیح طور پر ہماری کتابوں میں اس کا نام ونشان نہیں، بلکہ احادیثِ نبویہ کی غلط فہمی کا ایک غلط نتیجہ ہے۔ جس کے ساتھ کئی بے جا حاشیے لگا دیئے ہیں اور بے اصل موضوعات سے ان کو رونق دی گئی ہے۔''

(توضیح مرام ص:۱۰، خزائن ج:۳ ص:۵۶)

اور اِزالہ اوہام میں لکھا ہے: ''اور اس مقام میں زیادہ تر تعجب کی یہ جگہ ہے کہ اِمام مسلم صاحب تو یہ لکھتے ہیں کہ دجال معہود کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوگا، مگر یہ دجال تو انہیں کی حدیث کی رو سے مشرف باسلام ہوگیا۔ پھر مسلم صاحب لکھتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دجالِ معہود بادل کی طرح جس کے پیچھے ہوا ہوتی ہے، مشرق مغرب میں پھیل جائے گا، مگر یہ دجال جب مکہ سے مدینہ کی طرف گیا تو ابوسعید سے کچھ زیادہ نہیں چل سکا، جیسا کہ مسلم کی حدیث سے ظاہر ہے، ایسا ہی کسی نے اس کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا نہیں دیکھا..... اگر یہ حدیث صحیح ہے کہ دجال کی پیشانی پر ک ف ر لکھا ہوا ہوگا تو پھر اَوائل دِنوں میں ابنِ صیاد کی نسبت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیوں شک اور تردّد میں رہے اور کیوں یہ فرمایا[1] کہ شاید یہی دجالِ معہود ہو اور یا شاید کوئی اور ہو۔ گمان کیا جاتا ہے کہ شاید اس وقت تک ک ف ر اس کی پیشانی پر نہیں ہوگا۔ میں سخت متعجب اور حیران ہوں کہ اگر سچ مچ دجالِ معہود آخری زمانے میں پیدا ہونا تھا، یعنی اس زمانے میں کہ جب مسیح بن مریم ہی آسمان سے اُتریں تو پھر قبل اَز وقت یہ شکوک اور شبہات پیدا ہی کیوں ہوئے؟ اور زیادہ تر عجیب یہ کہ ابنِ صیاد نے کوئی ایسا کام بھی نہیں دِکھایا کہ جو دجالِ معہود کی نشانیوں میں سے سمجھا جاتا ہے، یعنی یہ کہ بہشت اور دوزخ کا ساتھ ہونا اور خزانوں کا پیچھے پیچھے چلنا اور مُردوں کا زِندہ کرنا اور اپنے حکم سے مینہ برسانا اور کھیتوں کو اُگانا اور ستر باع کے گدھے پر سوار ہونا۔ اب بڑی مشکلات درپیش آتی ہیں کہ اگر ہم بخاری اور مسلم کی ان حدیثوں کو صحیح سمجھیں جو دجال کو آخری زمانے میں اُتار رہی ہیں تو یہ حدیثیں ان کی موضوع ٹھہرتی ہیں، اور اگر ان حدیثوں کو صحیح قرار دیں تو پھر ان کا موضوع ہونا ماننا پڑتا ہے، اگر یہ متعارض اور متناقض حدیثیں صحیحین میں نہ ہوتیں، صرف دُوسری صحیحوں میں ہوتیں تو شاید ہم ان دونوں کتابوں کی زیادہ تر پاس خاطر کر کے ان دُوسری حدیثوں کو موضوع قرار دیتے، مگر اب مشکل تو یہ آپڑی ہے کہ انہیں دونوں کتابوں میں یہ دونوں قسموں کی حدیثیں موجود ہیں۔ اب ہم جب ان دونوں قسم کی حدیثوں پر نظر ڈال کر گردابِ حیرت میں پڑ جاتے ہیں کہ کس کو صحیح سمجھیں اور کس کو غیر صحیح؟ تب عقلِ خداداد ہم کو یہ طریق فیصلہ کا بتاتی ہے کہ جن احادیث پر عقل اور شرع کا کچھ اِعتراض نہیں، انہیں کو صحیح سمجھنا چاہیئے۔''

(اِزالہ اوہام ص:۲۲۴ تا ۲۲۷، خزائن ج:۳ ص:۲۱۲ تا ۲۱۴)

---

[1] آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہیں نہیں فرمایا، یہ قادیانی کا محض اِفترا ہے۔

Marfat.com

کے ابنِ مریم ہونے سے یہ مراد ہے کہ وہ ابنِ مریم کی خاصیت پر[۱] اور اس کا مثیل ہوگا، اور اس کے نزول سے رُوحانی نزول مراد ہے اور دمشق کے شرقی منارہ سے قادیان کی مسجد کا منارہ[۲] مراد ہے جو دمشق کی جانب مشرق میں واقع ہوا ہے، اور زَرد کپڑوں سے مراد یہ ہے کہ اس کی حالتِ صحت[۳] اچھی نہ ہوگی (جو آپ میں موجود ہے کہ ہمیشہ بیمار رہتے ہیں)۔

---

(۱) مرزا نے لکھا ہے: ''اور وہ مثیل المسیح قوت اور طبع اور خاصیت مسیح بن مریم کی پا کر اس زمانے کی مانند اور اسی مدّت کے قریب قریب جو کلیم اوّل کے زمانے سے مسیح بن مریم کے زمانے تک تھی، یعنی چودھویں صدی میں آسمان سے اُترا اور وہ اُترنا رُوحانی طور پر تھا، جیسا کہ مکمل لوگوں کا صعود کے بعد خلق اللہ کی اِصلاح کے لئے نزول ہوتا ہے۔'' (فتح اسلام ص:۱۱، خزائن ج:۳ ص:۸)

مرزا کا ایک حواری اپنے رسالے ''قولِ فصیح'' کے صفحہ:۲ میں کہتا ہے: ''وہ اسی زمین پر چلتا پھرتا ہے، مگر ظاہر محدود نگاہوں کے نزدیک حقیقت میں وہ معمورۂ عالم سے باہر آسمانوں پر مقیم ہے، وہ زمین کی آنکھ میں چارپائی پر بستر بچھائے سوتا ہے، مگر اس کی پاک رُوح پورے اٹھارہ سال[۱] دورہ آسمانوں کا کر آتی ہے۔''

(۲) مرزا نے اِزالہ اوہام میں لکھا ہے: ''ایک مرتبہ میں نے اس مسجد کی تاریخ جس کے ساتھ میرا مکان ملحق ہے، اِلہامی طور پر معلوم کرنا چاہی تو مجھے اِلہام ہوا: ''مبارک ومبارک وکل امر مبارک یجعل فیہ'' یہ وہی مسجد ہے جس کی نسبت میں اپنے رسالے میں لکھ چکا ہوں کہ میرا مکان اس قصبے کی شرقی طرف آبادی کے آخری کنارے پر واقع ہے، اس مسجد کے قریب اور اس شرقی منارہ کے نیچے جیسا کہ ہمارے سیّد ومولیٰ علیہ السلام کی پیش گوئی کا مفہوم ہے، صلی اللہ علیہ وسلم۔'' (ازالہ اوہام ص:۱۸۵، خزائن ج:۳ ص:۱۹۰)

اور اِزالہ میں ہے:

از کلمۂ منارہ شرقی عجب مدار
چوں خود زمشرق است تجلی نیّرم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ[۲] کجاست تابنہ پایہ منبرم

(ازالہ اوہام ص:۱۵۸، خزائن ج:۳ ص:۱۸۰)

(۳) اِزالہ اوہام میں لکھا ہے: ''اور پھر فرمایا کہ جس وقت وہ اُترے گا، اس وقت اس کی زرد پوشاک ہوگی، یعنی زرد رنگ کے دو کپڑے اس نے پہنے ہوئے ہوں گے، یہ اس بات کی طرف اِشارہ معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت اس کی صحت کی حالت اچھی نہیں ہوگی۔''

(اِزالہ اوہام ص:۲۱۹، خزائن ج:۳ ص:۲۰۹)

---

[۱] جیسا کہ عام اہلِ اسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت معراج کی رات اس دورہ کرنے کا اِعتقاد ہے۔

[۲] اس کلمے سے جو حضرت عیسیٰ کی توہین مفہوم ہوتی ہے، وہ علماء اہلِ افتاء کی توجہ کے لائق ہے، کیونکہ منبر سے مراد مرتبہ ہے، نہ لکڑی یا پتھر کا میز، اس لئے کہ یہ میز آپ نہیں رکھتے اور نہ کبھی اس پر بیٹھنا ان کو آج تک نصیب ہوا ہے۔ لہٰذا اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ عیسیٰ کہاں؟ یعنی کیا رُتبہ رکھتا ہے؟ کہ وہ میرے منبر یعنی رُتبے کو پہنچ سکے...!

Marfat.com

اور دجال سے دُنیا پرست ایک چشم جو دِین کی آنکھیں نہیں رکھتے[1] مراد ہیں، اوران کے قتل سے ان کا حجت ودلیل سے مغلوب کرنا جوآپ کررہے ہیں۔ یادجال سے بااقبال قومیں (یعنی انگریز وغیرہ) مراد ہیں، اوراس کے گدھے سے ریل گاڑی مراد ہے، سوان لوگوں کوآپ دلائل سے مغلوب کررہے ہیں۔

اورصلیب توڑنے سے اِعتقادِ صلیبی کو پاش پاش کرنا مراد ہے،[2] جوآپ کررہے ہیں، نہ ہاتھ یا ہتھوڑے سے صلیب کو توڑنا، اورخنازیر سے خنزیرصفت[3] انسان مراد ہیں، اوران کے قتل سے ان کا مغلوب کرنا، جوآپ کررہے ہیں، نہ ظاہری خنزیروں کا جنگلوں میں شکارکرتے پھرنا جوکسی نبی کی شان نہیں ہے۔

اور مال کے بہت ہوجانے اورکسی کے اس مال کوقبول نہ کرنے سے[4] یہ مراد ہے جوآپ سے ہورہا ہے کہ آپ مخالفینِ اسلام کومقابلۂ اِسلام پر اِشتہار کے ذریعے سے روپیہ دینے کا وعدہ کررہے ہیں اورکوئی شخص وہ روپیہ نہیں لیتا اورنہ اس کا مقابلہ کرتا ہے، یہ ہی مقابلے سے عاجز[5] آنا کفارکی موت ہے جوآنے والے مسیح کی خوشبو کے لئے لازمی صفت ٹھہرائی گئی ہے، اوروہ آپ

---

(۱) فتح الاسلام میں لکھا ہے: ''اور ہرایک حق پوش دجال دُنیاپرست یک چشم جودِین کی آنکھ نہیں رکھتا، حجتِ قاطعہ کی تلوار سے قتل کیا جائے گا۔''
(فتح اسلام ص:۱۴، خزائن ج:۳ ص:۱۰)

اورمرزا لکھتے ہیں: ''مگر ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اورگدھا ان کا یہی ریل ہو جومشرق اورمغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہیں۔'' (اِزالہ اوہام ص:۱۴۶، خزائن ج:۳ ص:۱۷۴)

(۲، ۳) فتح الاسلام میں لکھا ہے: ''اوراسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تا صلیبی اِعتقاد کو پاش پاش کردیا جائے، سومیں صلیب کے توڑنے اورخنزیروں کوقتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں۔'' (فتح اسلام ص:۱۷، خزائن ج:۳ ص:۱۱)

اور ''توضیح مرام'' میں کہتا ہے کہ: ''صلیب کے توڑنے سے مرادکوئی ظاہری جنگ نہیں، بلکہ رُوحانی طور پر صلیبی مذہب کا توڑ دینا اوراس کا بطلان ثابت کرکے دِکھادینا مراد ہے .....اورخنزیروں سے مرادوہ لوگ ہیں جن میں خنزیروں کی عادتیں ہیں، وہ زورِ حجت اوردلیل سے مغلوب کئے جائیں گے اوردلائل بینہ کی تلوارانہیں قتل کرے گی، نہ یہ کہ ایک پاک نبی جنگلوں میں خنزیروں کا شکارکرتا پھرے گا۔''
(توضیح مرام ص:۱۳، خزائن ج:۳ ص:۵۷)

(۴، ۵) یہ دونوں مرادیں ایک خاص اور نئے حواری محمد احسن امروہی ملازم ریاست بھوپال نے آپ کی ''رُوح المقدس'' سے ''فیض'' پاکر اورقدر قادیانی سے مستفیض ہوکر بیان کی ہیں۔ چنانچہ اس کے رسالہ اعلام الناس حصہ اوّل صفحہ:۵ میں ہے: ''چھٹی صفت اس کی یہ ہے کہ لوگوں کو مال کی طرف بلائے گا اورکوئی قبول نہ کرے گا۔ پڑھواس حدیث کو: لَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلَا يَقْبَلُهُ اَحَدٌ، تم سمجھے اس کے کیا معنی ہیں؟ ایک معنی یہ بھی ہیں جوذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ اس مسیحِ وقت نے اوّل تودس ہزار روپیہ کا اِشتہار مندرجہ براہین احمدیہ تمام دُنیا کے اطراف میں مشتہر کیا ہے، اورثانیاً پانچ سوروپے کا اِشتہار مندرج کحل الجواہر شائع کیا ہے، اورثالثاً ہرایک پادری کلاں کودوسوروپیہ ماہوار دینے کا وعدہ فرماتے ہیں۔'' اوراس کتاب کے صفحہ:۵۹ میں کہا ہے: ''نواں نشان اس کا یہ ہے کہ کوئی مخالف اس کے مقابلے میں ٹھہرنہیں سکتا، ہرچند کہ اِشتہار دیئے جاتے ہیں کہ اگرتم کوشک ہومقابلے کے لئے آؤ، لیکن کوئی مخالف مقابلے پرنہیں آتا، اس کے مقابلے سے ہرمخالف پرموت ہی آجاتی ہے۔ صدق رسوله الكريم فلا يحل لكافر يجد من ريح نفسه إلّا مات ونفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه رواه مسلم۔''

Marfat.com

(مرزا) میں موجود ہے۔ اور یأجوج مأجوج سے انگریز[1] اور رُوس مراد ہیں، جو آپ کے وقت میں موجود ہیں۔ اور آنے والے مسیح کی بعض صفات ایسی بیان ہوئی ہیں کہ وہ حضرت مسیح بن مریم اِسرائیلی نبی میں پائی نہیں جاتیں، وہ صرف آپ ہی میں متحقق ہیں، جس سے یقین ہوتا ہے کہ وہ آنے والے مسیح آپ ہیں، نہ عیسیٰ بن مریم اِسرائیلی نبی، مثلاً:

۱:- اس کا گندم رنگ ہونا اور اس کے بالوں کا سیدھا ہونا جو آپ ہی[2] میں پایا جاتا ہے، کیونکہ حضرت مسیح بن مریم تو سرخ رنگ کے تھے اور ان کے گھونگر والے بال تھے۔

۲:- آنے والے مسیح کو احادیث میں ایک مرد[3] مسلمان، مسلمانوں کا اِمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت بتایا گیا ہے، جو آپ ہی میں پایا جاتا ہے۔

---

(۱) یہ مراد پہلے تو آپ نے مسیحِ موعود بننے سے پیشتر ایک حواری حکیم نورالدین جمونی بھیروی کے ذریعے سے اس کے رسائل ''فصل الخطاب'' و ''تصدیق براہین احمدیہ'' میں مشتہر کرائے اور اس سے گویا آپ نے مسیحِ موعود بننے کی پٹڑی جمائی تھی، پھر جب دیکھا کہ یہ مراد ان کے حواریوں میں تسلیم کی گئی ہے اور اس سے ان کو وحشت نہیں ہوئی تو خود اس مراد کا اِظہار کر دیا اور اپنی کتاب اِزالہ میں لکھ رہا ہے: ''ان دونوں قوموں سے مراد انگریز ورُوس ہیں۔''
(اِزالہ اوہام ص:۵۰۸، خزائن ج:۳ ص:۳۷۳)

(۲، ۳) توضیح مرام میں مرزا نے لکھا ہے: ''ختم المرسلین نے مسیحِ اوّل اور مسیحِ ثانی میں مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے صرف یہی نہیں فرمایا کہ مسیحِ ثانی ایک مرد مسلمان ہوگا، اور شریعتِ قرآنی کے موافق عمل کرے گا اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ اَحکامِ فرقانی کا پابند ہوگا اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا اِمام ہوگا اور کوئی جداگانہ دِین نہ لائے گا، اور کسی جداگانہ نبوّت کا دعویٰ نہیں کرے گا، بلکہ یہ بھی ظاہر فرمایا ہے کہ مسیحِ اوّل اور مسیحِ ثانی کے حلیہ میں بھی فرقِ بیّن ہوگا، چنانچہ مسیحِ اوّل کا حلیہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کی رات میں نظر آیا وہ یہ ہے کہ درمیانہ قد اور سرخ رنگ گھونگریالے بال اور سینہ کشادہ ہے، دیکھو صحیح بخاری صفحہ:۴۸۹ لیکن اسی کتاب میں مسیحِ ثانی کا حلیہ جناب ممدوح نے یہ فرمایا ہے کہ: ''وہ گندم گون ہے اور اس کے بال گھونگریالے نہیں ہیں اور کانوں تک لٹکتے ہیں، اب ہم سوچتے ہیں کہ کیا یہ دونوں ممیّز علامتیں جو مسیحِ اوّل اور ثانی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی کافی طور پر یقین نہیں دلاتیں کہ مسیحِ اوّل اور ہے اور مسیحِ ثانی اور۔ ان دونوں کو ابنِ مریم کے نام سے پکارنا ایک لطیف اِستعارہ ہے، جو باعتبار مشابہت طبع اور رُوحانی خاصیت کے اِستعمال کیا گیا ہے، یہ ظاہر ہے کہ اندرونی خاصیت کی مشابہت کی رُو سے دو نیک آدمی ایک ہی نام کے مستحق ہو سکتے ہیں۔''
(توضیح مرام ص:۱۶، ۱۷، خزائن ج:۳ ص:۵۸، ۵۹)

اور اپنی کتاب اِزالہ میں لکھا ہے:

موعودم ونحلیۂ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم
رنگم چو گندم است وبمو فرق بین است.
زانساں کہ آمدست در اخبار سرورم
ایں مقدم نہ جائے شکوکست والتباس
سید جدا کند زمسیحائے احمرم

(اِزالہ اوہام ص:۵۷، خزائن ج:۳ ص:۱۸۰)

.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۳:- آنے والے مسیح کا نسب حدیث میں فارسی الاصل[1] بیان ہوا ہے، جو صرف آپ میں پایا جاتا ہے، نہ مسیح بن مریم میں۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ).....

مرزا نے توضیح مرام میں لکھا ہے: ''اس بارے میں نہایت صاف اور واضح حدیثِ نبوی وہ ہے جو اِمام محمد اِسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لکھی ہے اور وہ یہ ہے کہ: ''کیف انتم إذا نزل ابن مریم فیکم وإمامکم منکم ''یعنی اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب اِبنِ مریم تم میں اُترے گا، وہ کون ہے، وہ تمہارا ہی ایک اِمام ہوگا جو تم ہی میں سے پیدا ہوگا، پس اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرمادیا کہ اِبنِ مریم سے یہ مت خیال کرو کہ سچ مچ مسیح اِبنِ مریم ہی اُتر آئے گا، بلکہ یہ نام اِستعارہ کے طور پر بیان کیا گیا ہے، ورنہ درحقیقت وہ تم میں سے تمہاری ہی قوم میں سے تمہارا ایک اِمام ہوگا، جو اِبنِ مریم کی سیرت پر پیدا کیا جائے گا۔''

(اِزالہ اوہام ص:۱۱، خزائن ج:۳ ص:۵۶)

اور مرزا نے اِزالہ میں کہا ہے کہ: '' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لفظ اِبنِ مریم کی تصریح میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک تمہارا اِمام ہوگا جو تم میں سے ہی ہوگا اور تم سے ہی پیدا ہوگا، گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وہم کو رفع کرنے کے لئے جو اِبنِ مریم کے لفظ سے دِلوں میں گزر سکتا تھا، مابعد کے لفظوں میں بطور تشریح فرمایا کہ اس کو سچ مچ اِبنِ مریم ہی نہ سمجھ لو، بل ھو إمامکم منکم۔'' (اِزالہ اوہام ص:۴۴، خزائن ج:۳ ص:۱۲۴)

اور اسی اِزالہ میں اس حدیث کا ترجمہ بایں الفاظ کیا ہے: ''تمہارا اس دِن کیا حال ہوگا جس دن اِبنِ مریم تم میں نازل ہوگا، اور تم جانتے ہو کہ اِبنِ مریم کون ہے؟ وہ تمہارا ہی ایک اِمام ہوگا اور تم میں سے ہی (اے اُمتی لوگو) پیدا ہوگا۔'' (اِزالہ اوہام ص:۲۰۱، خزائن ج:۳ ص:۱۹۸)

ان احادیث میں جو تصرف آپ نے کیا ہے، اور ان کے معانی کے بیان میں جس اِفترا سے کام لیا ہے، اس کا بیان جواب کے ضمن میں آئے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ!

---

(۱) مرزا نے لکھا ہے: '' تب فارس کی اصل میں سے ایک اِیمان کی تعلیم دینے والا پیدا ہوگا، اگر اِیمان ثریا میں معلق ہوتا تو وہ اسے اس جگہ سے بھی پالیتا۔'' (فتح اسلام ص:۱۴، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۰)

آپ کا اپنے تئیں اپنی اس خیالی حدیث کا مصداق ٹھہرانا اور فارسی الاصل قرار دینا اور اس کے ساتھ مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ کرنا، صاف بتاتا ہے کہ آنے والے مسیح کا آپ کے نزدیک فارسی الاصل ہونا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے بیان ہوا ہے، ایسا ہی آپ کے بھوپالی حواری نے آپ کے کلام سے سمجھا۔ چنانچہ اپنے رسالے اعلام الناس جلد اوّل صفحہ:۵۴ میں کہا ہے: ''نسب اس کا صحیح مسلم وغیرہ میں یہ لکھا ہے: ''لو کان العلم معلقا بالثریا لناله رجل من ابناء فارس ''ایک مرد مسلمان ہوگا اور شریعت قرآنی کے موافق عمل کرے گا، اور مسلمانوں کی طرح صوم وصلوٰۃ وغیرہ اَحکامِ فرقانی کا پابند ہوگا، اور مسلمانوں میں پیدا ہوگا اور ان کا اِمام ہوگا، اور کوئی جداگانہ دِین نہ لائے گا، اور کسی جداگانہ نبوت کا دعویٰ نہیں کرے گا، یہ سب صفات اس مسیح الزمان میں موجود ہیں۔''

مرزا نے لکھا ہے: '' جب ہم ان دُوسری حدیثوں کو دیکھتے ہیں جو دجالِ معہود کے ظاہر ہونے کا وقت اس دُنیا کا آخری زمانہ بتلاتی ہیں تو وہ سراسر ایسے مضامین سے بھری ہوئی معلوم ہوتی ہیں کہ جو نہ عندالعقل دُرست وصحیح ٹھہر سکتی ہیں، اور نہ عندالشرع اِسلامی توحید کے موافق ہیں۔ چنانچہ ہم نے قسمِ ثانی کے ظہورِ دجال کی نسبت ایک لمبی حدیث مسلم کی لکھ کر معہ اس کے ترجمے کے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۱۱:...دجالِ موعود کے حق میں جو اَحادیث میں آیا ہے کہ وہ مُردہ کو زِندہ کرے گا، اور اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ ہوگا، وغیرہ وغیرہ، یہ مشرکانہ اِعتقاد ہے اور توحیدِ قرآنی کے مخالف۔

۱۲:...حضرت مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ اِعتقاد کہ وہ[1] زِندہ آسمانوں پر اُٹھائے گئے ہیں، اور اَب تک وہاں زِندہ موجود

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)..... ناظرین خود پڑھ کر سوچ سکتے ہیں کہ کہاں تک یہ اوصاف جو دَجالِ معہود کی نسبت لکھے ہیں، عقل اور شرع کے مخالف پڑے ہوئے ہیں، یہ بات بہت صاف اور روشن ہے کہ اگر ہم اس دمشقی حدیث کو اس کے ظاہری معنوں پر حمل کر کے اس کو صحیح اور فرمودۂ خدا اور رسول مان لیں تو ہمیں اس بات پر اِیمان لانا ہوگا کہ فی الحقیقت دجال کو ایک قسم کی قوتِ خدائی دی جائے گی، اور زمین و آسمان اس کا کہا مانیں گے، اور خدا تعالیٰ کی طرح اس کے اِرادہ سے سب کچھ ہوتا جائے گا، بارش کو کہے گا ''ہو'' تو ہو جائے گی، بادلوں کو حکم دے گا کہ فلاں ملک کی طرف چلے جاؤ تو فی الفور چلے جائیں گے، زمین کے بخارات اس کے حکم سے آسمان کی طرف اُٹھیں گے اور زمین کو کیسی ہی کلر و شور ہو، فقط اس کے اِشارے سے عمدہ اور اوّل درجے کی زراعت پیدا کرے گی، غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ: ''اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ'' اسی طرح وہ بھی کن فیکون سے سب کچھ کر دِکھائے گا، مارنا، زِندہ کرنا اس کے اِختیار میں ہوگا، بہشت اور دوزخ اس کے ساتھ ہوں گے۔ غرض زمین و آسمان دونوں اس کی مٹھی میں آجائیں گے اور ایک عرصہ تک جو چالیس برس یا چالیس دن ہیں، بخوبی خدائی کا کام چلائے گا اور اُلوہیت کے تمام اِختیار و اِقتدار اس سے ظاہر ہوں گے۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا یہ مضمون جو اس حدیث کے ظاہر لفظوں سے نکلتا ہے، اس موحدانہ تعلیم کے موافق و مطابق ہے جو قرآن شریف ہمیں دیتا ہے؟ کیا صدہا آیاتِ قرآن ہمیشہ کے لئے یہ فیصلہ ناطق نہیں سناتیں کہ کسی زمانے میں بھی خدائی کے اِختیارات انسان هالكة الذات باطلة الحقيقة کو حاصل نہیں ہو سکتے۔ کیا یہ مضمون اگر ظاہر پر حمل کیا جائے تو قرآنی توحید پر ایک سیاہ دھبہ نہیں لگاتا؟''

(اِزالہ اوہام ص:۲۲۸،۲۲۹، خزائن ج:۳ ص:۲۱۴،۲۱۵)

اور اِزالہ اوہام میں اس خیال کے شرک ہونے پر ایک نظیر نقل کر کے لکھتے ہیں: ''سوچنا چاہئے کہ یہ کتنا بڑا شرک ہے، کچھ انتہا بھی ہے؟ افسوس! کہ ان لوگوں کے دِلوں پر کیسے پردے پڑ گئے کہ انہوں نے اِستعارات کو حقیقت پر حمل کر کے ایک طوفان شرک کا برپا کر دیا ہے اور باوجود قرائنِ قویہ کے ان اِستعارات کو قبول کرنا نہ چاہا جن کی حمایت میں قرآن کریم شمشیر برہنہ توحید کی لے کر کھڑا ہے۔''

(اِزالہ ص:۲۳۱، خزائن ج:۳ ص:۲۱۶)

---

(۱) اِشتہار ۲۰ رمئی ۱۸۹۱ء میں آپ نے حضرت مسیح کی زندگی کے اِعتقاد کو شرک کا ستون قرار دِیا اور یہ لکھا ہے کہ ہمارے گزشتہ علماء نے اس طرف نہیں خیال کیا اور یہ اِعتقاد مسلمانوں اور عیسائیوں دونوں نے برخلاف کتابُ اللہ کے ٹھہرالیا ہے، اس میں فرماتے ہیں: ''لیکن افسوس! کہ ہمارے گزشتہ علماء نے عیسائیوں کے مقابل پر کبھی اس طرف توجہ نہ کی، حالانکہ اس ایک ہی بحث میں تمام بحثوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے.....عیسائی مذہب کا ستون جس کی پناہ میں انگلستان اور جرمن اور فرانس اور امریکا اور رُوس وغیرہ کے عیسائی ''ربنا المسیح'' پکار رہے ہیں، صرف ایک یہی بات ہے، اور وہ یہ ہے کہ بدقسمتی سے مسلمانوں اور عیسائیوں نے برخلاف کتابِ اِلٰہی یہ خیال کر لیا ہے کہ مسیح آسمان پر مدّت دراز سے بقیدِ حیات چلا آتا ہے اور کچھ شک نہیں کہ اگر یہ ستون ٹوٹ جائے تو اس خیالِ باطل کے دُور ہو جانے سے صفحۂ دُنیا یکلخت مخلوق پرستی سے پاک ہو جائے اور تمام یورپ اور ایشیا اور امریکا ایک ہی مذہب توحید میں داخل ہو کر بھائیوں کی طرح زندگی بسر کریں، لیکن میں نے حال کے مسلمان مولویوں کو خوب آزمالیا ہے، وہ اس ستون کے ٹوٹ جانے سے سخت ناراض ہیں اور در پردہ مخلوق پرستی کے مؤید ہیں۔''

(مجموعہ اِشتہارات ج:۱ ص:۲۲۳)

Marfat.com

ہیں، اور وہ اپنی دُنیاوی زندگی میں مُردوں کو زِندہ کرتے اور مادرزاد اندھوں کو، اور کوڑھی کو اچھا کرتے، اور مٹی سے جانور کی شکل بناتے تو وہ پرند بن جاتا، احمقانہ اور مشرکانہ اِعتقاد ہے،(۱) اور درحقیقت حضرت مسیح کی صرف رُوح آسمان پر اُٹھائی گئی ہے جیسا کہ اور انبیاء کی۔ اور ان کے مُردوں کو زِندہ کرنے اور اندھے کوڑھی کو اچھا کرنے سے گمراہوں کو ہدایت کرنا مراد ہے۔

---

(۱) اور اِزالہ میں مرزا نے لکھا ہے: ''اِنجیل کو پڑھ کر دیکھ لو کہ یہی اِعتراض ہمیشہ مسیح پر رہا کہ اس نے کوئی معجزہ تو دِکھایا ہی نہیں، یہ کیسا مسیح ہے؟ کیونکہ ایسا مردہ تو کوئی زندہ نہ ہوا کہ وہ بولتا اور اس جہان کا سب حال سناتا، اور اپنے وارثوں کو نصیحت کرتا کہ میں تو دوزخ سے آیا ہوں، تم جلد اِیمان لے آؤ! اگر مسیح صاف طور پر یہودیوں کے باپ دادے زندہ کر کے دِکھا دیتا اور ان سے گواہی دِلواتا تو بھلا کس کو اِنکار کی مجال تھی؟ غرض پیغمبروں نے نشان تو دِکھائے، مگر پھر بھی بے اِیمانوں سے مخفی رہے۔ ایسا ہی یہ عاجز بھی خالی نہیں آیا، بلکہ مُردوں کے زِندہ ہونے کے لئے بہت سا آبِ حیات خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھی دِیا ہے، بے شک جو شخص اس میں سے پیئے گا، زندہ ہو جائے گا، بلاشبہ میں اِقرار کرتا ہوں کہ اگر میرے کلام سے مُردے زِندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں آیا۔''

(اِزالہ اوہام ص:۴۴۱، ۴۴۲، خزائن ج:۲ ص:۳۳۴، ۳۳۵)

اِزالہ میں ہے: ''بعض لوگ موحدین کے فرقے میں سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اِعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح بن مریم انواع واقسام کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زِندہ کر دیا کرتے تھے، چنانچہ اس بنا پر اس عاجز پر اِعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زِندہ کر کے دِکھلایئے..... ان تمام اوہامِ باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جس میں ایسا لکھا ہے متشابہات میں سے ہیں اور ان کے یہ معنی کرنا کہ گویا خدا تعالیٰ اپنے اِرادہ اور اِذن سے حضرت عیسیٰ کو صفاتِ خالقیت میں شریک کر رکھا تھا، صریح اِلحاد اور سخت بے اِیمانی ہے، کیونکہ اگر خدا تعالیٰ اپنی صفاتِ خاصہ اُلوہیت بھی دُوسروں کو دے سکتا ہے تو اس سے اس کی خدائی باطل ہوتی ہے۔''

(اِزالہ ص:۲۹۶، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۱)

مرزا نے لکھا ہے: ''اب جاننا چاہئے کہ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزے کی طرح صرف عقلی تھا، تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے اُمور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے، وہ لوگ جو فرعون کے وقت میں مصر میں ایسے کام کرتے تھے جو سانپ بنا کر دِکھلا دیتے تھے اور کئی قسم کے جانور تیار کر کے ان کو زِندہ جانوروں کی طرح چلا دیتے تھے، وہ حضرت مسیح کے وقت میں عام طور پر یہودیوں کے ملکوں میں پھیل گئے تھے اور یہودیوں نے ان کے بہت سے ساحرانہ کام سیکھ لئے تھے، جیسا کہ قرآنِ کریم بھی اس بات کا شاہد ہے، سو کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اِطلاع دے دی ہو، جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو، کیونکہ حضرت مسیح ابنِ مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدّت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں، اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔''

(اِزالہ ص:۳۰۲، ۳۰۳، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۴، ۲۵۵)

مرزا نے لکھا ہے: ''ماسوا اس کے یہ بھی قرینِ قیاس ہے کہ ایسے ایسے اِعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطورِ حقیقت ظہور میں آسکیں، کیونکہ عمل الترب میں، جس کو زمانہ حال میں مسمریزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی رُوح کی گرمی دُوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زِندہ کے موافق دِکھاتے ہیں،.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۱۳:... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا، یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان[1] پر جانا قانونِ قدرت (یعنی نیچر) کے برخلاف ہے، اور خدا تعالیٰ کا ایسے خوارق دُنیا میں دِکھانا اپنی حکمت اور اِیمان بالغیب کو تلف کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)..... انسان کی روح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر، جو بالکل بے جان ہو، ڈال سکتی ہے، تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زِندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔'' (اِزالہ ص:۳۰۵، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۵،۲۵۶)

اور مرزا نے لکھا ہے: ''مگر یاد رکھنا چاہئے کہ ایسا جانور جو مٹی یا لکڑی وغیرہ سے بنایا جائے اور عمل الترب سے اپنے رُوح کی گرمی اس کو پہنچائی جائے، وہ درحقیقت زندہ نہیں ہوتا، بلکہ بدستور بے جان اور جماد ہوتا ہے، صرف عامل کی رُوح کی گرمی بارود کی طرح اس کو جنبش میں لاتی ہے۔''

(اِزالہ ص:۳۰۶، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۶)

اِزالہ میں مرزا نے لکھا ہے: ''بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانے کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں، مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں، جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت اِبنِ مریم سے کم نہ رہتا، لیکن مجھے وہ رُوحانی طریق پسند ہے، جس پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قدم مارا ہے، اور حضرت مسیح نے بھی اسی عمل جسمانی یہودیوں کے جسمانی اور پست خیالات کی وجہ سے جو ان کی فطرت میں مرکوز تھی، باذن وحکمِ اِلٰہی اِختیار کیا تھا، ورنہ دراصل مسیح کو بھی یہ عمل پسند نہ تھا۔ واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولے میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دِلی و دِماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے، وہ اپنی ان رُوحانی تاثیروں میں جو رُوح پر اثر ڈال کر رُوحانی بیماریوں کو دُور کرتے ہیں، بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے، اور اَمر تنویرِ باطن اور تزکیۂ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ سے بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعے سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت اور توحید اور دِینی اِستقامتوں کے کامل طور پر دِلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجے کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے..... حضرت مسیح کے عمل الترب سے وہ مُردے جو زِندہ ہوتے تھے، یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زِندہ ہو جاتے تھے، وہ بلاتوقف چند منٹ میں مر جاتے تھے، کیونکہ بذریعہ عمل الترب رُوح کی گرمی اور زندگی صرف عارضی طور پر ان میں پیدا ہو جاتی تھی۔'' (اِزالہ ص:۳۰۹ تا ۳۱۱، خزائن ج:۳ ص:۲۵۷ تا ۲۵۹)

اور اِزالہ میں ہے: ''غرض یہ اِعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ اِعتقاد ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا، نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا، جو رُوح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا..... بہرحال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی رہتی تھی۔''

(اِزالہ اوہام ص:۳۲۲، خزائن ج:۳ ص:۲۶۳)

---

(۱) توضیح میں لکھتے ہیں: ''کفارِ مکہ نے ہمارے سیّد و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگا تھا کہ آسمان پر ہمارے رُوبرو چڑھیں، اور وہ رُوبرو ہی اُتریں، اور انہیں جواب ملا تھا: ''قُلْ سُبْحٰنَ رَبِّیْ'' یعنی خدا تعالیٰ کی حکیمانہ شان اس سے پاک ہے کہ ایسے کھلے کھلے خوارق اس دارُالابتلا میں دِکھائے اور اِیمان بالغیب کی حکمت کو تلف کرے۔ اب میں کہتا ہوں کہ جو اَمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے، جو اَفضل الانبیاء تھے، جائز نہیں، اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا، وہ حضرت مسیح کے لئے کیونکر جائز ہو سکتا ہے؟'' (توضیح مرام ص:۹،۱۰، خزائن ج:۳ ص:۵۵)

اور لکھتے ہیں: ''قانونِ قدرت بھی اسی کو چاہتا ہے اور اسی کو مانتا ہے۔'' (توضیح مرام ص:۶، خزائن ص:۵۴)

.....(باقی اگلے صفحے پر)

Marfat.com

۱۴:...لیلۃ القدر[۱] سے جس کا ذِکر قرآن میں ہے، رات مراد نہیں، بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کے ہم رنگ ہے، اور نبی یا اس کے قائم مقام مجدّد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینہ کے بعد آتا ہے۔

۱۵:...آیات ذِکر سجدہ آدم میں باوا آدم کی طرف سجدہ کرنا[۲] مراد نہیں، بلکہ ملائکہ کا خدمت انسان کامل بجالانا۔

۱۶:...صحیحین (بخاری و مسلم) کی احادیث سب کی سب صحیح نہیں، بلکہ بعض ان میں غیر صحیح و موضوع بھی ہیں۔

۱۷:...آپ اپنے کشف و اِلہام کے ذریعے سے صحیح بخاری و صحیح مسلم کی احادیث کو موضوع ٹھہرا سکتے ہیں۔[۳]

۱۸:...حدیثِ صحیح کی (بخاری و مسلم کی کیوں نہ ہو) یہ شان و وقعت نہیں کہ وہ قرآنِ کریم کی مفسر و مبین ہو سکے،[۴] اور قصص

(بقیہ حاشیہ صفحۂ گزشتہ)..... اور اِزالہ اوہام میں لکھتے ہیں: ''ماسوائے اس کے اور کئی طریق سے ان پُرانے خیالات پر سخت سخت اِعتراض عقل کے وارِد ہوتے ہیں، جن سے مخلصی حاصل کرنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی.....ازاں جملہ ایک یہ اِعتراض ہے کہ نیا اور پُرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرۂ زمہریر تک پہنچ سکے، بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقے کی ہوا ایسی مضرِ صحت معلوم ہوتی ہے کہ جس میں زِندہ رہنا ممکن نہیں، پس اس جسم کا کرۂ ماہتاب یا کرۂ آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے.....اس جگہ اگر کوئی اِعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات میں سے ہے تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم معراج اس جسم کے ساتھ کیونکر جائز ہوگا؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجے کا کشف تھا۔''

(اِزالہ اوہام ص:۴۷، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۲۵،۱۲۶)

اور اسی کتاب میں ہے: ''پھر مسیح کے بارے میں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ کیا طبعی اور فلسفی لوگ اس خیال پر نہیں ہنسیں گے کہ جب کہ تیس چالیس ہزار فٹ تک زمین سے اُوپر کی طرف جانا موت کا موجب ہے، تو حضرت مسیح اس جسمِ عنصری کے ساتھ آسمان تک کیونکر پہنچ گئے؟''

(اِزالہ ص:۱۴۶،۱۴۷، خزائن ج:۳ ص:۱۷۴،۱۷۵)

---

(۱) مرزا فتح الاسلام میں لکھتے ہیں: ''تم سمجھتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا چیز ہے؟ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانے کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے، اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دُور کرے، اس زمانے کا نام بطور اِستعارہ کے لیلۃ القدر کہا گیا ہے، مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے، یہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔'' (فتح الاسلام ص:۵۴، خزائن ج:۳ ص:۳۲)

(۲) توضیح مرام میں لکھا ہے: ''جاننا چاہئے کہ یہ سجدے کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے، بلکہ یہ علیحدہ ملائکہ کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبے تک پہنچے اور اِعتدالِ انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدائے تعالیٰ کی رُوح اس میں سکونت اِختیار کرے تو تم اس کامل کے آگے سجدے میں گرا کرو، یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اُترو، اور اس پر صلوٰۃ بھیجو، سو یہ قدیم قانون کی طرف اِشارہ ہے جو خدائے تعالیٰ اپنے برگزیدہ بندوں کے ساتھ ہمیشہ جاری رکھتا ہے۔'' (توضیح مرام ص:۴۹، خزائن ج:۳ ص:۷۶)

(۳) مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۲ میں آپ فرماتے ہیں: ''اب جبکہ یہ حال ہے کہ کوئی حدیث بخاری یا مسلم کی بذریعہ کشف کے موضوع ٹھہر سکتی ہے تو پھر کیونکر ہم ایسی حدیثوں کو ہم پایہ قرآن کریم جان لیں گے، ہاں ظنی طور پر بخاری و مسلم کی حدیثیں بڑے اہتمام سے لکھی گئی ہیں اور غالباً اکثر ان میں صحیح ہوں گی، لیکن کیونکر ہم حلف اُٹھا سکتے ہیں کہ بلاشبہ وہ ساری حدیثیں صحیح ہیں۔'' (الحق مباحثہ لودھیانہ ص:۱۳، خزائن ج:۴ ص:۱۵)

(۴) مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبری ۷ میں آپ فرماتے ہیں: ''وہ (یعنی قرآن) اپنے مقاصد کی آپ تفسیر فرماتا ہے، اور اس کی بعض آیات بعض کی تفسیر واقع ہیں، یہ نہیں کہ وہ اپنی تفسیر میں حدیثوں کا محتاج ہے۔'' (ایضاً اشاعۃ السنہ ص نمبر:۵۰ جلد:۱۴، ع-ح)

Marfat.com

واخبار و واقعاتِ ماضیہ کے بیان میں بیان قرآن پر زیادتی کر سکے۔ (۱)

۱۹:... نصوصِ قرآن وحدیث کو ان کے ظاہری معانی سے پھیرنا اور اس سے اِستعارات مراد ٹھہرانا جائز ہے،(۲) بلکہ مغزِ شریعت ہے، جو مجدّدِ وقت کا کام ہے اور وہ ظاہری علوم سے نہیں ہوسکتا۔

۲۰:... جو شخص آپ کو (قادیانی صاحب کو) بایں کمالات مسیحائیت ومجددیت نہ مانے گا، وہ ہلاک ہوگا اور آگ میں ڈالا جائے گا اور جس نے آپ کو مانا وہ ناجی ہوا۔ (۳)

یہ قادیانی اور آپ کے حواریوں اور ہم مشربوں کے عقائد ومقالات کی چند تمثیلات ہیں، بطور مشتے نمونہ خروارے از

---

(۱) یہ بات آپ کی آخری تحریر مباحثہ لودھیانہ میں جابجا پائی جاتی ہے، جس کی تفصیل نقل مباحثہ میں ہے۔

(۲) یہ عقیدہ آپ کے مذہبِ جدید کا اصل اُصول ہے، آپ اسی اُصول سے ہر ایک آیت، ہر ایک حدیث میں تاویل وتحریف کرتے ہیں۔ فتح اسلام میں آپ لکھتے ہیں کہ: ''خدا تعالیٰ ہمیشہ اِستعاروں سے کام لیتا ہے اور طبع اور خاصیت اور اِستعداد کے لحاظ سے ایک کا نام دُوسرے پر وارِد کر دیتا ہے۔''

(فتح اسلام ص:۱۵، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۲)

اور توضیح مرام میں حدیث قتلِ خنازیر اور قطعِ صلیب اور زَرِ جزیہ کی تاویل اور تحریف کر کے آپ لکھتے ہیں: ''یہ سب اِستعارے ہیں، جن کو خدا تعالیٰ کی طرف سے فہم دیا گیا، وہ نہ صرف آسانی سے، بلکہ ایک قسم کی ذوق سے ان کو سمجھ جائیں گے، ایسے عمدہ اور بلیغ مجازی کلمات کو حقیقت پر اُتارنا گویا ایک خوبصورت معشوق کا ایک دیو کی شکل میں خاکہ کھینچنا ہے، بلاغت کا تمام مدار اِستعاراتِ لطیفہ پر ہوتا ہے، اسی وجہ سے خدائے تعالیٰ کے کلام نے بھی جو اَبلغ الکلام ہے، جس قدر اِستعاروں کو اِستعمال کیا ہے اور کسی کے کلام میں یہ طرزِ لطیف نہیں ہے۔''

(توضیح مرام ص:۱۴، خزائن ج:۳ ص:۵۷،۵۸)

اور فتح الاسلام میں آپ لکھتے ہیں: ''صرف رسمی اور ظاہری طور پر قرآن شریف کے تراجم پھیلانا، یا فقط کتبِ دینیہ اور اَحادیثِ نبویہ کو اُردو یا فارسی میں ترجمہ کر کے رواج دینا..... یہ ایسے اُمور نہیں ہیں جن کو کامل اور واقعی طور پر تجدیدِ دین کہا جائے..... ایسی ظاہری اور بے مغز خدمتیں ہر ایک باعلم آدمی کر سکتا ہے اور ہمیشہ جاری ہیں، ان کو مجدّدیت سے کچھ علاقہ نہیں۔'' (فتح اسلام ص:۸، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۶،۷)

اور اسی کتاب میں لکھا ہے: ''پس کمالِ افسوس کی جگہ ہے کہ جس قدر تم رسمی باتوں اور رسمی علوم کی اِشاعت کے لئے جوش رکھتے اور اس کے عشر عشیر بھی آسمانی سلسلے کی طرف تمہارا خیال نہیں۔'' (فتح اسلام ص:۷۱، خزائن ج:۳ ص:۴۲)

(۳) فتح اسلام میں لکھتے ہیں: ''اس نے (یعنی خدا نے) اس سلسلے کے قائم کرنے کے وقت مجھے فرمایا کہ: زمین میں طوفانِ ضلالت برپا ہے، تو اس طوفان کے وقت میں یہ کشتی تیار کر، جو شخص اس کشتی میں سوار ہوگا، وہ غرق ہونے سے نجات پا جائے گا، اور جو اِنکار میں رہے گا، اس کے لئے موت درپیش ہے۔'' (فتح اسلام ص:۴۲، خزائن ج:۳ ص:۲۴،۲۵)

اور اسی کتاب میں فرماتے ہیں: ''اس زمانے میں حصن حصین میں ہوں، جو مجھ میں داخل ہوتا ہے، وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا، مگر جو شخص میری دیواروں سے دُور رہنا چاہتا ہے، ہر طرف سے اس کو موت درپیش ہے، اور اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہے گی۔''

(فتح اسلام ص:۵۶، خزائن ج:۳ ص:۳۴)

اسی کتاب میں لکھتے ہیں: ''بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولّی ہے، مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔''

(فتح اسلام ص:۶۷، خزائن ج:۳ ص:۴۰)

Marfat.com

بسیار؟ کیونکہ مزید تفصیل کی اس مقام میں گنجائش نہیں۔

اب ان کے طریقِ عملی کو جس میں وہ عقائد و مقالاتِ مذکورہ بالا کی تائید کرتے ہیں، اور اس سے وہ بزعمِ خود اُصول و مسائلِ اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں، بیان کیا جاتا ہے۔

عقائد و مقالاتِ مذکورہ کی تائید و ترویج کی غرض سے وہ احادیثِ صحیحہ کو بلا تردّد رَدّ کرتے و غیر صحیح و موضوع قرار دیتے ہیں، اور کئی احادیث و آثار و اقوال اَز خود وضع کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب اور علمائے اسلام کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آیات و احادیثِ نبویہ کی (جس کو مجبوراً صحیح مانتے ہیں) ایسی تأویل اور تحریف کرتے ہیں کہ اس میں نیچریوں اور باطنیوں کو بھی انہوں نے مات کیا ہے۔

ان کے اس عمل کی تمثیلات و شواہد ان کی عباراتِ منقولہ سابق میں موجود ہیں، اور علاوہ بر اں چند تمثیلات و شواہد ذیل میں ذِکر کئے جاتے ہیں:

۱:... آپ نے احادیث متضمنہ ذِکرِ دجالِ موعود کو غیر صحیح و موضوع بنانے کی غرض سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ افترا کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ''ہمیں اس کے (یعنی اِبنِ صیاد کے) حال میں ابھی تک اِشتباہ ہے۔'' یہ فقرہ بقلم جلی آپ کے رسالے اِزالہ کے صفحہ: ۲۲۵، خزائن ج: ۳ ص: ۲۱۲، ۲۱۳ میں بعینہٖ موجود ہے۔ اور مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ لودھیانہ ص: ۲۶، خزائن ج: ۴ ص: ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ بھی فرمایا ہے کہ میں اپنی اُمت پر اِبنِ صیاد کے دجالِ معہود ہونے کی نسبت ڈرتا ہوں (یہ بھی آپ ہی کے الفاظ ہیں)۔ حالانکہ کسی حدیث صحیح یا ضعیف میں یہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول نہیں، اور جب آپ سے مباحثہ لودھیانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کے مروی ہونے کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول... کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، اِبنِ صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے رہے، جو شرح السنہ میں مروی ہے، اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نہیں ہے... پیش کیا، اور آخر مباحثہ تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کا ثبوت نہ دیا۔

۲:... اس حدیث کو موضوع ٹھہرانے کی غرض سے آپ نے ایک حدیث کو وضع کیا اور اس میں صحابہ پر اِفترا کیا، اور طرفہ یہ ہے کہ اس حدیث کو صحیح مسلم میں موجود بتایا، چنانچہ مباحثہ لودھیانہ کی تحریر نمبر ۴ (مباحثہ الحق لدھیانہ ص: ۲۶، خزائن ج: ۴ ص: ۲۸) میں آپ نے لکھا ہے کہ ایک اور حدیث مسلم میں ہے، جس میں لکھا ہے کہ صحابہ کا اس پر اِتفاق ہو گیا ہے کہ دجالِ معہود اِبنِ صیاد ہی ہے۔

حالانکہ صحیح مسلم میں اس حدیث کا نام و نشان نہیں، جس میں اِجماعِ صحابہ کا ذِکر ہو، یا اِشارہ ہو، مباحثہ لودھیانہ میں آپ سے اس حدیث اور اِجماع کی سند پوچھی گئی تو آپ نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کے اس قول کی... کہ اِبنِ صیاد نے ان کے پاس شکایت کی کہ لوگ اس کو دَجالِ معہود سمجھتے ہیں... نشاندہی کی، جس میں نہ اس اِجماع کا صریح ذِکر پایا جاتا ہے، نہ اس کی طرف

Marfat.com

وہاں کوئی اِشارہ ہے، صرف غیر معین لوگوں کا اِبنِ صیاد کو دَجال کہنا مفہوم ہوتا ہے، جس کے مقابلے میں بہت سے صحابہؓ کا... جن میں خود ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ داخل ہیں... اِبنِ صیاد کو دَجالِ موعود نہ سمجھنا، بلکہ اور شخص کو دَجالِ موعود سمجھنا اسی کتاب صحیح مسلم کی احادیث سے ثابت ہے۔

۳:... صحیح مسلم کی اس حدیث کو (جس میں حضرت مسیح کا دمشق کے قریب اُترنا بیان ہوا ہے) موضوع قرار دینے کی غرض سے، آپ نے ایک اِفتراء بعض علمائے اُمت پر کیا، اور اِزالہ کے صفحہ:۲۱۸، خزائن ج:۳ ص:۲۰۹ میں لکھا ہے کہ: ''بعض علماء کہتے ہیں کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اُترے گا اور نہ دمشق میں، بلکہ وہ مسلمانوں کے لشکرگاہ میں اُترے گا جہاں حضرت مہدی ہوں گے۔'' حالانکہ علمائے اسلام سے ایسا کوئی معلوم نہیں ہوا جس نے یہ بات کہی ہو کہ حضرت مسیح نہ بیت المقدس میں اُترے گا اور نہ دمشق میں، بلکہ علمائے اسلام نے ان سبھی مقامات کو ایک مقام قرار دیا ہے اور یہ کہا ہے کہ حضرت مسیح بیت المقدس میں اُتریں گے۔

اِبنِ ماجہ کے حاشیہ میں لکھا ہے:

''قال الحافظ ابن كثير: وقد ورد في بعض الأحاديث ان عيسٰى عليه السلام ينزل ببيت المقدس، وفي رواية بالأُردن، وفي رواية؛ بمعسكر المسلمين، فالله اعلم! قلت: حديث النزول ببيت المقدس عند المصنف وهو عندي ارجح ولا ينافي سائر الروايات لأن بيت المقدس هو شرقي دمشق، وهو معسكر المسلمين إذ ذاك، والأُردن إسم الكورة، كذا في الصحاح، وبيت المقدس داخله، فاتفقت الروايات فإن لم يكن في بيت المقدس الآن منارة بيضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله۔''

(حاشية ابن ماجة ص:۲۹۷، باب فتنة الدجال وخروج عيسٰى بن مريم)

بیت المقدس دمشق سے مشرق میں ہے، وہیں مسلمانوں کا لشکر ہوگا، اور وہ اُردن ہی کے علاقے میں ہوگا، اسی جگہ خدا تعالیٰ منارہ سفید بنادے گا۔'' (ملخص)

لودھیانہ کے مباحثے میں آپ سے اس قول ''بعض علماء'' کا ثبوت طلب کیا گیا تو آپ نے ایسا جواب دیا جس سے آپ کے اِفترا کا اور یقین ہوا۔

۴:... اس حدیث صحیح مسلم اور دیگر احادیث نزولِ حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف و تأویل کرنے کی غرض سے ایک اِفترا مرزا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ کیا اور کہا ہے کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی نسبت جس میں دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا اور اس میں (اس کو ابن قطن کے مشابہ کہا) صاف اور صریح طور پر فرمادیا ہے کہ یہ میرا ایک مکاشفہ یا ایک خواب ہے۔'' (اِزالہ ص:۲۰۶، خزائن ج:۳ ص:۲۰۲) اور کہا ہے کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صاف اور صریح طور پر فرماتے ہیں کہ میرا یہ ایک کشف یا خواب ہے۔'' (اِزالہ ص:۲۰۷، خزائن ج:۳ ص:۲۰۲)۔

اور کہا ہے: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود اس بات کا اِقرار فرماتے ہیں کہ: یہ سب بیانات میرے مکاشفات میں سے

Marfat.com

ہیں۔'' (ازالہ ص:۲۳۲، خزائن ج:۳ ص:۲۱۶،۲۱۷) حالانکہ کسی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اقوال مروی نہیں، حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دجال کو طواف کرتے دیکھنا اور ابنِ قطن سے تشبیہ دینا مروی ہے، اس کو تسلیم کرلیا جائے کہ وہ ایک خواب یا کشف کا واقعہ ہے تو کوئی شخص... جس کو دِین سے تعلق ہو اور کذب سے اِحتراز... اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول اور صاف وصریح اِقرار نہیں ٹھہرا سکتا۔

اس اِفترا سے آپ کی غرض... جس کو مرزا نے اِزالہ کے صفحہ:۲۳۲ میں ظاہر کیا ہے... یہ ہے کہ اسی پر حدیثِ دمشقی وغیرہ کو قیاس کریں اور ان کو بھی ایک خواب یا مکاشفہ قرار دے کر تعبیر اور تاویل کا محتاج بنادیں اور ان کے ظاہری معنی سے ان کو پھیر سکیں، جو کمالِ جرأت ومحض اِفترا ہے۔

۵:... ان احادیث نزولِ حضرت مسیح علیہ السلام میں تحریف اور تاویل کی غرض سے آپ نے اس حدیث کے ترجمے میں ...جس میں یہ بیان ہے کہ عنقریب اِبنِ مریم حاکمِ عادل ہوکر نزول کریں گے... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال وجواب کا اِفترا کیا، اور اِزالہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے: ''تمہارا اس دِن کیا حال ہوگا جس دِن اِبنِ مریم تم میں نازل ہوگا اور تم جانتے ہو کہ اِبنِ مریم کون ہے؟ وہ تمہارا ہی اِمام ہوگا اور تم ہی میں سے (اے اُمتی لوگو) پیدا ہوگا۔'' (اِزالہ ص:۲۰۱، خزائن ج:۳ ص:۱۹۸)۔ اور اِزالہ کے صفحہ:۲۹۱، خزائن ج:۳ ص:۲۴۹ میں لفظ ''بل ھو'' اپنے مجوّزہ جواب میں اَز خود ملا کر وضع لفظ حدیث کا بھی اِرتکاب کیا، اور لکھ دیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس کو سچ مچ اِبنِ مریم ہی نہ سمجھ لو، ''بل ھو إمامکم منکم'' حالانکہ اس حدیث کے کسی طریق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال وجواب منقول نہیں ہے، اور نہ لفظ ''بل ھو'' اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ اس سوال وجواب کے اِفترا سے آپ کا مقصود یہ ہے کہ جو ظاہر حدیث سے مفہوم ہوتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو اس وقت مسلمانوں کا اِمام موجود ہوگا،... جس سے عام اہلِ اسلام کے اِعتقاد میں حضرت اِمام مہدی مراد ہیں... اور وہ آپ کے خیال اور دعووں کی جڑ کاٹ رہا ہے، کیونکہ اس وقت اِمام مہدی موجود نہیں تو آپ مسیحِ موعود کیونکر بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب ادا ہو، یہ سوچ کر آپ نے چاہا کہ چلو اِمام مہدی بھی ہم خود ہی بن جائیں اور حدیث کے یہ معنی گھڑ لیں کہ جو مسیح آئے گا وہی اِمام مہدی ہوگا۔ اور یہ سوال وجواب بنایا اور جواب میں لفظ ''بل ھو'' بڑھایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اِفترا کیا، مگر یہ نہ سوچا کہ دُوسری حدیث صحیح مسلم میں صاف آیا ہے:

"عن جابر بن عبداللہ یقول سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول: لا تزال طائفة من اُمّتی یقاتلون علی الحق ظاھرین إلٰی یوم القیامة، قال: فینزل عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم فیقول امیرھم: تعال صلّ لنا! فیقول: لا! ان بعضکم علٰی بعض اُمراء، تکرمة اللہ ھٰذہ الاُمَّة۔" (صحیح مسلم ج:۱ ص:۸۷، کتاب الإیمان، باب نزول عیسٰی حاکمًا بشریعة نبینا)

''عیسیٰ بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم اُتر آئیں گے تو ان کا (یعنی مسلمانوں کا) امیر (یعنی اِمام) ان کو کہے گا کہ آپ آئیں نماز پڑھائیں، تو وہ (اس اِمام کو) یہ جواب دیں گے: نہیں! امیر (یعنی اِمام) تم

Marfat.com

ہی میں سے ہونا چاہئے۔ یہ کہنا اس اُمتِ محمدیہ کے اِعزاز و اِکرام کے لئے ہوگا، جو خدا کی طرف سے اس کو حاصل ہے۔''

اس قسم کی تأویلات وتحریفات اور رَدِّ نصوص ووضعِ احادیث واقوال آپ کے طریقِ عملی میں اور بھی بکثرت پائی جاتی ہیں اور آپ کی تصنیفات کے صدہا صفحات میں موجود ہیں، ان چند اَمثلہ وعقائد ومقالات وطریقِ عملی میرزا قادیانی کو پیش کر کے علمائے اسلام سے یہ سوال کیا جاتا ہے کہ آیا وہ ان عقائد ومقالات وطریقِ عملی میں اسلام، خصوصاً مذہب اہلِ سنت کا پابند وپیرو ہے، یا اس سے خارج؟

بشقِ اوّل علمائے ربانی نصوصِ کتاب وسنت واقوال سلف اُمت اہل قرونِ ثلاثہ کی تائید میں نقل کریں، قرونِ ثلاثہ کے مابعد کے علماء یا صوفیوں کے اقوال بلا دلیل کتابُ اللہ وسنت معرضِ نقل میں نہ لائیں۔

وبشقِ ثانی وہ علمائے ربانی یہ فرمائیں کہ ان عقائد واقوال اور طریقِ عملی خصوصاً اس کے دعوائے نبوّت واِشاعتِ اکاذیب ووضعِ اَحادیثِ کاذبہ ورَدِّ اَحادیثِ صحیحہ وتحریفِ معانیٔ نصوص کی نظر سے اس کو من جملہ ان تیس دجالوں کے جن کے خارج ہونے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، ایک دجال، اور اس کے ان عقائد وخیالات وطریقِ عملی میں اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذُرِّیاتِ دجال کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ اور ایسے عقائد ومقالات وطریقِ عملی کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی اور ملہم ومحدث ومجدّد ہوسکتا ہے یا نہیں؟ بیّنوا توجروا!

الجواب:... ان عقائد ومقالات اور اس طریقِ عملی میں مرزا قادیانی پابندیٔ اسلام، خصوصاً مذہبِ اہلِ سنت سے خارج ہے، کیونکہ یہ عقائد ومقالات وطریقِ عملی اسلامی وسنی نہیں، بلکہ ازاں جملہ بعض عقائد ومقالات یونانی فلاسفہ کے ہیں، بعض ہندوؤں پیروانِ وید کے، بعض نیچریوں کے، بعض نصاریٰ کے، بعض اہلِ بدعت وضلالت کے اور اس کا طریقِ عملی ملحدین باطنیہ[1] وغیرہ اہلِ ضلال کا طریق ہے۔ اور اس کے دعوائے نبوّت اور اِشاعتِ اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق کی نظر سے یقیناً اس کو ان تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارِد ہے، ایک دجال کہہ سکتے ہیں اور اس کے پیروان وہم مشربوں کو ذُرِّیاتِ دجال، یہ لوگ دجال نہ ہوں تو

---

(۱) باطنیہ ایک ملحد فرقے کا نام ہے، جس کی تأویلات کی چند تمثیلات بیان کی جاتی ہیں، جن سے ناظرین کو یقین ہو کہ مرزا غلام احمد اور اس کے اَتباع کی تأویلات اسی قسم کی تأویلات ہیں، اور سب کا طریق ایک ہے۔ ملاحدہ سبعیہ کا یہ مذہب ہے کہ وضو سے اِمامِ وقت کی دوستی مراد ہے، اور زکوٰۃ سے تزکیۂ نفس اور کعبہ، ذاتِ نبی، اور صفا مروہ سے جناب اِمامین حسن وحسین علیہما السلام، اور اِحتلام سے افشائے اَسرارِ اِمامِ وقت، اور غسل سے اِمامِ وقت کے جناب میں دوبارہ عہد وبیعت کرنا، اور جنت سے جس کو آسائش وآرام دینا، اور دوزخ سے تکلیفات اُٹھانا، وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح ملاحدۂ باطنیہ کی یہ رائے ہے کہ روزہ، نماز، حج، زکوٰۃ، خلفائے ثلاثہ کے من گھڑت اَحکام ہیں، اور روزۂ رمضان خاص بدعتِ عمری ہے۔ ملاحدۂ منصوریہ کہتے ہیں کہ جنت سے اِمامِ وقت اور دوزخ سے اس کے دُشمن مراد ہیں، جیسے ابوبکر وعمر وغیرہ وغیرہ۔ جناب شاہ عبدالعزیز دہلوی علیہ الرحمۃ اپنے تحفۂ اِثنا عشریہ میں فرماتے ہیں کہ: ''مطیع باللہ عباسی کے عہد میں ان فرقوں کو بایں عقل وشعور نہایت غلبہ اور کمالِ تسلط حاصل تھا، جس کے بعد انہوں نے ایک عالم کو گمراہ کیا، دانش مندوں کو ایک قسم کی عبرت حاصل ہونے کا مقام ہے۔''

Marfat.com

پھر اَحادیثِ نبویہ کا...جن میں تیس دجالوں کذابوں کی خبر دِی گئی ہے...کوئی مصداق نہیں ہوسکتا، اوراس اِعتقاد وعمل کے ساتھ کوئی شخص شرعاً وعقلاً ولی وملہم ومحدث نہیں ہوسکتا، اس عمل واِعتقاد کا شخص خدا کا ملہم ومخاطب ہوتو انبیاء وملہمین سابقین کا اِلہام بے اِعتبار ہوجاتا ہے، اس اِجمال کی تفصیل بطور تمثیل ذیل میں معروض ہے:

قادیانی کا کواکب وسیارات وافلاک کے لئے نفوس واَرواح تجویز کرنا، یونانیوں کے فلاسفہ اشراقیین وہندوانِ پیروان وید کا مذہب ہے،...چنانچہ قادیانی اس اَمر کا توضیح المرام صفحہ: ۳۳، خزائن ج: ۳ ص: ۶۸ میں خود معترف ہوا ہے...اسلام نے یہ اِعتقاد مسلمانوں کو نہیں سکھایا، اورقرآن وحدیث میں جو اِسلام کے اصلِ اُصول ہیں، اس کا کہیں ذِکر پایا نہیں گیا، اور جو بعض متاَخرین صوفیہ نے بہ تقلید فلاسفہ یا اپنے مشاہدے ومکاشفے سے ان اَرواح کو تسلیم کیا ہے، وہ مذہب اسلام نہیں ہوسکتا، کیونکہ کتاب وسنت میں اس اِعتقاد کا ثبوت پایا نہیں جاتا، اوران صوفیوں نے خود بھی اس اِعتقاد کو اِعتقاد یا مذہب اسلام قرار نہیں دیا، صرف اپنا مشاہدہ بیان کیا ہے، لہٰذا ان صوفیوں کا مکاشفے سے وجود ان ارواحوں کو تسلیم کرنا اس اِعتقاد کو داخلِ اسلام نہیں بنا سکتا، اوراگر کوئی ناواقف اس مذہب واعتقاد کو جزوِ اِسلام قرار دے تو وہ بحکم حدیث: ''من احدث فی امرنا ھٰذا ما لیس منه فھو رَدٌّ'' (مشکوٰۃ المصابیح ص: ۲۷) (یعنی جو شخص ہمارے دِین میں وہ عمل یا اِعتقاد اَز خود پیدا کرے جو بحکم قرآن وحدیث اس میں سے نہ ہو تو وہ لائقِ رَدّ ہے، قابلِ قبول نہیں ہے)۔ قادیانی کے اس خیال کا اِبطال ان نصوص واقوال سے بھی ہوگا جو اس کے اقوال آئندہ کے اِبطال کے لئے پیش کئے جائیں گے۔

اور قادیانی کا نفوسِ فلکہ ارواح کواکب کو ملائکہ کہنا بھی ان فلاسفہ کا اِحداث ہے، جو فلسفہ کے ساتھ اسلام کے قائل ہیں، انہوں نے فلسفے کو اسلام سے ملایا ہے اور تن زیب میں گاڑھے کا پیوند لگانا چاہا ہے، کتابُ اللہ وسنت میں کہیں اس مذہب کا ثبوت پایا نہیں جاتا۔

اِمام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں ملائکہ کے متعلق لوگوں کے مذاہب بیان کئے ہیں تو ان میں فلاسفہ کا یہ مذہب بیان کیا ہے کہ وہ اَرواح کواکب ہیں، چنانچہ فرمایا ہے:

"ثانیھما: اقول: الفلاسفة وھی انھا جواھر قائمة بأنفسھا ولیست بمتحیزة البتة وإنھا بالماھیة مخالفة لأنواع النفوس الناطقة البشریة وانھا اکمل قوة منھا واکثر علما منھا وانھا للنفوس البشریة جاریة مجری الشمس بالنسبة إلی الأضواء ثم ان ھٰذہ الجواھر علٰی قسمین، منھا: ما ھی بالنسبة إلٰی اجرام الأفلاك والکواکب کنفوسنا الناطقة بالنسبة إلٰی ابداننا، ومنھا: ما ھی لأعلٰی شیء من تدبیر الأفلاك بل ھی مستغرقة فی معرفة الله ومحبته مشتغلة بطاعته، وھٰذا القسم من الملائکة ھم المقربون ونسبتھم إلی الملائکة الذین یدبرون السماوات کنسبة اولئك المدبرین إلٰی نفوسنا الناطقة، فھٰذان القسمان قد اتفقت الفلاسفة علٰی إثباتھما، ومنھم من اثبت نوعًا آخر من الملائکة وھی الملائکة الأرضیة المدبرة لأحوال ھٰذا العالم

Marfat.com

السفلی، ثم ان المدبرات لهٰذا العالم إن كانت خيرة فهم الملائكة وإن كانت شريرة فهم الشياطين۔" (تفسیر کبیر ج:۲ ص:۱۶۰،۱۶۱، زیرآیت: وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ)

''دُوسرا فلاسفہ کا قول ہے کہ ملائکہ جواہر یعنی بذاتِ خود قائم ہیں، مگر وہ کسی چیز (مکان) میں جاگزیں نہیں ہوتے اور ان کی حقیقت انسانی نفوس کی حقیقت سے مخالف ہے، وہ ان سے قوی تر اور علم میں بڑھ کر ہیں، ان کو اِنسانی نفوس سے وہ نسبت ہے جو روشنی کو سورج سے نسبت ہے، پھر یہ جواہر دو قسم کے ہیں، بعضے ایسے ہیں جن کو افلاک وکواکب سے وہ نسبت ہے جو ہمارے نفوسِ ناطقہ کو ہمارے بدنوں سے ہے، اور بعض ایسے ہیں جن کو اَجسامِ فلکیہ کی تدبیر سے کوئی تعلق نہیں ہے (یعنی وہ اس کے مدبر نہیں) بلکہ وہ اللہ کی معرفت اور محبت میں مستغرق اور اس کے حکم کی بجا آوری میں مشغول ہیں، اس قسم کے ملائکہ مقربین کہلاتے ہیں، ان کے ملائکہ مدبرین افلاک کو ہمارے نفوسِ ناطقہ سے نسبت ہے، ان دونوں قسموں کے ماننے پر فلاسفہ کا اِتفاق ہے، بعض فلاسفہ ایک اور قسم ملائکہ کو بھی مانتے ہیں، وہ زمین کے ملائکہ ہیں، جن کو عالم سفلی کی تدبیر سے تعلق ہے، پھر یہ (عالم سفلی کے مدبر) اگر اچھے ہیں تو وہ ملائکہ کہلاتے ہیں، اور اگر بُرے ہیں تو شیاطین ہیں۔''

اور قادیانی کا جملہ حوادث وکائناتِ عالم کو ستاروں کی تأثیر سمجھنا بھی فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں اور مجوسیوں اور وثنویہ اور بت پرستوں کا مذہب ہے۔ ہندوان قائلین وید کا قائل تاثیر ہونا تو قادیانی نے خود توضیح المرام صفحہ: ۳۳، خزائن ج: ۳ ص: ۶۷ میں بیان کیا ہے۔ بت پرست اور مجوس وثنویہ کا قائل ہونا اِمام رازیؒ کی تفسیر سے نقل کیا جاتا ہے، اِمام رازیؒ تفسیر کبیر میں فرماتے ہیں:

"وثانيًا قول طوائف من عبدة الأوثان وهو ان الملائكة هي الحقيقة في هذه الكواكب الموصوفة بالإسعاد والإنحاس فإنها بزعمهم احياء ناطقة، وان المسعدات منها ملائكة الرحمة، والمنحسات ملائكة العذاب۔ وثالثها قول معظم المجوس والثنوية وهو ان هذا العالم مركب من اصلين ازليين وهما النور والظلمة، وهما في الحقيقة جوهران شفافان مختاران قادران متضادا النفس والصورة مختلفا الفعل والتدبير، فجواهر النور فاضل خير تقي طيب الريح كريم النفس يسرُّ ولا يضر، وينفع ولا يمنع، ويحيي ولا يبلى، وجوهر الظلمة على ضد ذلك، ثم ان جوهر النور لم يزل يولد الأولياء وهم الملائكة لا على سبيل التناكح بل على سبيل تولد الحكمة من الحكيم والضوء من المضيء۔ وجوهر الظلمة لم يزل يولد الأعداء وهم الشياطين على سبيل تولد السفه من السفيه لا على سبيل التناكح۔"

(تفسیر کبیر ج:۲ ص:۱۶۰، زیرآیت:وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ)

Marfat.com

''دُوسرا قول کئی بت پرست جماعتوں کا ہے، وہ یہ کہ ملائکہ درحقیقت یہ ستارے ہیں جو سعد اور نحس کہلاتے ہیں، ان کے اِعتقاد میں یہ ستارے زندہ ہیں اور گویا ہیں، اور ان میں جو سعد (نیک) ہیں، وہ رحمت کے ملائکہ کہلاتے ہیں، اور جو نحس ہیں، وہ عذاب کے فرشتے۔ تیسرا قول اکثر مجوس اور ثنویہ کا ہے (جو عالم کے دو خالق مانتے ہیں)، وہ کہتے ہیں: عالم درحقیقت دو اُصول (مادّہ) سے مرکب ہے، جو ہمیشہ سے چلے آتے ہیں، ان میں ایک نور ہے، دُوسرا اندھیرا، اور وہ حقیقت میں جوہر شفاف ہیں، خود مختار، قادر، جنس وصورت میں باہم مختلف، فعل وتدبیر میں جداگانہ۔ سو نور کا جوہر بہتر اور سنہرا اور سخی ہے، خوش کرتا ہے، ضرر نہیں پہنچاتا، نفع دیتا ہے، فائدے کو نہیں روکتا، زندہ کرتا ہے، مارتا اور بوسیدہ نہیں کرتا، اندھیرے کا جوہر اس کے مخالف ہے، پھر نور کے جوہر سے ہمیشہ دوست پیدا ہوتے ہیں، جیسے حکیم سے حکمت پیدا ہوتی ہے، اور روشن چیز سے روشنی، اور وہ ملائکہ کہلاتے ہیں، اور اندھیرے کے جوہر سے دُشمن پیدا ہوتے ہیں، جیسے احمق سے حماقت پیدا ہوتی ہے، اور وہ شیاطین کہلاتے ہیں۔''

قادیانی نے بڑی جرأت کی ہے کہ ان باتوں کو قرآن سے ثابت بتایا ہے، اس جرأت میں قادیانی نے خدا پر اِفترا کیا ہے، کسی آیتِ قرآن میں یہ اِرشاد نہیں ہوا کہ کواکب وسیارات کے لئے اَرواح ہیں، اور کائنات الارض کے وجود میں مؤثر ہیں، اور وہی ملائکہ ہیں جو انبیاء وغیرہ ملہمین کی رُوحانی تربیت کر رہے ہیں، اور نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ اِرشاد فرمایا ہے، اور اِعتقادِ تأثیرِ کواکب کو تو قرآن شریف سے اِشارۃً اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحۃً ناشکری وکفر قرار دِیا ہے، قرآن میں اِرشاد ہے: ''وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾'' (الواقعہ) (کیا تمہاری یہی شکرگزاری ہے کہ تم خدا کو جھٹلاتے ہو) جو بارش ہوتی ہے تو یہ کہتے ہو کہ فلاں ستارے کی تأثیر سے ہوئی ہے۔

صحیحین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے:

"عن زيد بن خالد الجهنى انه قال: صلى لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الصبح بالحديبية علٰى اثر سماء كانت من الليلة فلما انصرف النبى صلى الله عليه وسلم اقبل على الناس فقال: هل تدرون ماذا قال ربكم؟ قالوا: الله ورسوله اعلم! قال: قال: اصبح من عبادى مؤمن بى وكافر، فأما من قال: مطرنا بفضل الله ورحمته فذلك مؤمن بى وكافر بالكواكب، واما من قال: مطرنا بنوء كذا وكذا، فذلك كافر بى ومؤمن بالكواكب۔" (بخارى ج: ۱ ص: ۱۴، كتاب الإستسقاء، باب قول الله: وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ ﴿۸۲﴾ (الواقعة)، مسلم ج: ۱ ص: ۵۹، باب بيان الكفر من قال: مطرنا بنوء واللفظ لهٗ، طبع قديمى)

''مقامِ حدیبیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے بعد صبح کی نماز پڑھائی تو اَصحاب کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ: آیا تم جانتے ہو کہ خدا تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے؟ اَصحاب بولے کہ: اللہ اور اللہ کا رسول

Marfat.com

خوب جانتا ہے! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: خداتعالیٰ فرماتا ہے کہ: میرے بندوں میں کوئی مجھ پر اِیمان لاتا ہے اور کوئی کافر ہوتا ہے، سو جو یہ کہے کہ: ہم پر خدا کے فضل ورحمت سے بارش ہوئی ہے، تو وہ مجھ پر اِیمان لانے والا ہے اور ستاروں سے منکر، اور جو یہ کہے کہ: فلاں ستارے کے فلاں مقام پر پہنچنے کے سبب بارش ہوئی ہے، تو وہ ستاروں پر اِیمان لاتا ہے اور مجھ سے کافر ہے۔"

صحیح مسلم کی ایک حدیث میں حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے:

"عن ابن عباس قال: مطر الناس علٰی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم، فقال النبی صلی الله علیه وسلم: اصبح من الناس شاکر ومنهم کافر، قالوا: هٰذه رحمة الله، وقال بعضهم: لقد صدق نوء کذا وکذا، قال: فنزلت هٰذه الآیة: فلا اقسم بمواقع النجوم حتّٰی بلغ وتجعلون رزقکم انکم تکذبون۔" (مسلم ج:۱ ص:۵۹، باب ایضًا)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں بارش ہوئی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خداتعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندوں سے کوئی شاکر ہے، کوئی کافر، شاکر کہتے ہیں: یہ بارش خدا کی رحمت ہے، بعض کافر کہتے ہیں کہ: فلاں فلاں ستارے کا غروب سچا نکلا جو بارش ہوئی، اس پر آیت اُتری۔"

اِمام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

"اما معنی الحدیث فاختلف العلماء فی کفر من قال: مطرنا بنوءِ کذا، علٰی قولین، احدهما هو کفر بالله تعالٰی سالب لأصل الإیمان مخرج من ملة الإسلام، قالوا وهٰذا فی من قال ذٰلك معتقدًا ان الکواکب فاعل مدبر منشیء للمطر کما کان بعض اهل الجاهلیة یزعم، ومن اعتقد هٰذا فلا شك فی کفره، وهٰذا القول الذی ذهب إلیه جماهیر العلماء والشافعی منهم، وهو ظاهر الحدیث، قالوا: وعلٰی هٰذا لو قال: مطرنا بنوء کذا معتقدًا انه من الله وبرحمته وان النوء میقات له وعلامة اعتبارًا بالعادة فکأنه قال: مطرنا فی وقت کذا فهٰذا لا یکفر، واختلفوا فی کراهته والأظهر کراهته لٰکهنا کراهة تنزیهیة لا إثم فیها، وسبب الکراهة انها کلمة متردده بین الکفر وغیره فیساء الظن بصاحبها، ولأنها شعار الجاهلیة ومن سلك مسلکم والقول الثانی فی اصل تأویل الحدیث ان المراد کفر نعمة الله تعالٰی لاقتصاره علٰی اضافة الغیث إلی الکواکب وهٰذا فیمن لا یعتقد تدبیر الکوکب۔"

(شرح مسلم ج:۱ ص:۵۹، باب ایضًا)

"جو یہ کہے کہ فلاں ستارے کے سبب بارش ہوئی، اس کے کفر کی تفسیر میں علماء کے دو قول ہیں، اوّل یہ کہ یہ خدا کے ساتھ کفر ہے، اِیمان کو دُور کرنے والا، اسلام کے دائرے سے نکالنے والا یہ قول اس شخص کے

Marfat.com

حق میں ہے جو اِعتقاد رکھے کہ ستارہ بارش کا فاعل اور مدبر ہے، اس کی تأثیر سے بارش ہوتی ہے، جیسا کہ جاہلیت میں خیال کیا جاتا تھا۔ دُوسرا قول یہ کہ اس سے کفرانِ نعمت یعنی (ناشکری) مراد ہے، یہ قول اس شخص کے حق میں ہے جو ستارے کو مدبر ومؤثر نہ سمجھے، یعنی صرف علامت ظہور تأثیر خداوندی خیال کرے۔'' (ملخص)

فتح الباری شرح صحیح بخاری میں ہے:

"وكانوا فى الجاهلية يظنون ان نزل الغيث بواسطة النوء إمّا لصنعه على زعمهم، وإمّا بعلامته، فأبطل الشرع قولهم وجعله كفرًا، فإن اعتقد قائل ذلك ان النوء صنعًا فى ذلك فكفره كفر تشريك، وإن اعتقد ان ذلك من قبيل التجربة فليس بشرك، لكن يجوز إطلاق الكفر عليه وإرادة ..... كفر النعمة لأنه لم يقع فى شيء من طرق الحديث بين الكفر والشكر واسطة، فيحمل الكفر فيه على المعنيين لتناول الأمرين۔" (فتح البارى ج:۲ ص:۵۲۴، باب قول الله تعالىٰ: وتجعلون رزقكم انكم تكذبون إلخ، طبع دار نشر الكتب الإسلامية)

''ایامِ جاہلیت میں یہ اِعتقاد تھا کہ بارش ستاروں کے فعل سے یا ان کی (مقرّرہ) علامت سے ہوتی ہے، سو شارع نے ان دونوں خیالوں کو باطل کیا اور کفر ٹھہرایا، سو اگر یہ اِعتقاد ہو کہ فعلِ ستارے کا اس میں دخل ہے تو یہ مشرکانہ کفر ہے، اور اگر صرف یہ اِعتقاد ہو کہ تجربے کی رُو سے ہے تو یہ شرک نہیں مگر اس کو کفر بمعنی ناشکری[1] کہہ سکتے ہیں۔''

ان احادیث سے بہ شہادت اقوال علماء صاف ثابت ہے کہ ستاروں کو بارش میں مؤثر وسبب وجود سمجھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر قرار دِیا ہے، اس کو کفر ملت سمجھیں، خواہ کفر نعمت، اب اور حوادث وکائنات میں تأثیر نجوم کے اِعتقاد کا کفر ہونا ثابت کیا جاتا ہے۔

ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے:

"عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اقتبس علمًا من النجوم اقتبس شعبة من السحر، زاد ما زاد۔ رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔"

(مشكوٰة ص:۳۹۳، باب الكهانة، طبع قديمى كتب خانه)

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے علمِ نجوم سے کچھ حاصل کیا، اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، جس قدر اس میں زیادتی کرے گا، سحر میں زیادتی کرے گا۔''

ایک حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"عن ابن عباس قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من اقتبس بابًا من علم

---

(۱) اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے تجربے کو لازم وواجب الاثر سمجھا۔

Marfat.com

النجوم لغير ما ذكر الله، فقد اقتبس شعبة من السحر المنجم كاهن والكاهن ساحر والساحر كافر، رواه رزين۔"

(مشکوٰۃ ص:۳۹۴، باب الكهانة، طبع قديمی كتب خانه)

''جس نے علمِ نجوم کا کوئی باب (حصہ) حاصل کیا، یعنی اس کی تأثیرات وفوائد کا علم سیکھا، بجز ان فوائد کے جو خدا تعالیٰ نے بیان کئے ہیں (چنانچہ قتادہؒ کی روایت میں ان کی تفسیر عنقریب آتی ہے) اس نے سحر کا ایک شعبہ حاصل کیا، اور نجومی (اس علم کو حاصل کرنے والا اور اس کا معتقد) کاہن ہے اور کاہن ساحر ہے اور ساحر کافر ہے۔''

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ نے کتاب حجۃ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے:

"اما الانواء والنجوم فلا يبعد ان يكون لهما حقيقة ما فإن الشرع انما اتى بالنهى عن الإشتغال به لا نفى الحقيقة البتة وانما توارث السلف الصالح ترك الإشتغال به وذم المستغلين وعدم القبول بتلك التأثيرات لا القول بالعدم اصلا ..... ولكن الناس جميعًا توغلوا فى هذا العلم توغلًا شديدًا حتّٰى صار مظنة لكفر الله وعدم الإيمان فعسٰى ان لا يقول صاحب توغل هذا العلم مطرنا بفضل الله ورحمته من صميم قلبه بل يقول مطرنا بنوء كذا وكذا فيكون ذٰلك صادا عن تحققه بالإيمان الذى هو الأصل فى النجاة واما علم النجوم فإنه لا يضر جهله إذ الله مدبر للعالم علٰى حسب حكمته علمه احد او لم يعلم فلذٰلك وجب فى الملة ان يخمل ذكره وينهى من تعلمه ويجهر بأن من اقتبس علمًا من النجوم اقتبس شعبة من السحر، زاد ما زاد، ومثل ذٰلك مثل التوراة والإنجيل شدد النبى صلى الله عليه وسلم علٰى من اراد ان ينظر فيهما لكونهما محرفة ومظنة لعدم الإنقياد للقرآن العظيم ولذٰلك نهوا عنه هذا ما ادىٰ إليه راينا وتفحصنا فإن ثبت من السُّنَّة ما يدل علٰى خلاف ذٰلك فالأمر علٰى ما فيه السُّنَّة۔"

(حجة الله البالغة ج:۲ ص:۱۹۵، مبحث فى اللباس والزينة ونحوها، طبع إدارة الطباعة المنيرية)

''حقیقتِ نجوم کو ممکن تسلیم کرنے اور ان کی تأثیرات کو غیر مستبعد ماننے کے ساتھ علمِ نجوم سے شغل ترک کرنا اور اس شغل والے کو بُرا سمجھنا اور نجوم کی تأثیرات کا قائل ومعتقد نہ ہونا سلف صالحین سے متوارث چلا آتا ہے اور اس علم میں توغل مظنہ کفر ہے، اور پیغمبر صاحبِ ملت کا یہ فرض تھا کہ اس کے ذِکر کو مٹا دے اور اس کے سیکھنے سے لوگوں کو روک دے اور پکار کر یہ کہہ دے کہ جو شخص اس علم سے کچھ حاصل کرتا ہے، وہ سحر کا ایک شعبہ حاصل کرتا ہے۔''

شاہ صاحبؒ کا کلام اس باب میں ایک نصِ قطعی ہے کہ شریعت اور اِسلام میں نجوم کی تأثیرات کے اِعتقاد سے منع کیا گیا

Marfat.com

ہے، گونفس الامر میں خدا تعالیٰ نے ان میں تأثیرات رکھی ہوں اور وہ واقعی وممکن وغیرہ مستبعد ہوں۔

اور صحیح بخاری میں حکمِ نجوم کے بیان میں ایک باب منعقد کر کے اس میں قتادہؒ سے نقل کیا ہے:

"باب فی النجوم، وقال قتادة: ولقد زينا السماء الدنيا بمصابيح، خلق هذه النجوم لثلاث: جعلها زينة للسماء، ورجومًا للشياطين، وعلامات يهتدى بها، فمن تأوّل فيها بغير ذٰلك اخطأ واضاع نصيبه وتكلف مالا علم له به۔" (بخاری ج:۱ ص:۴۵۴) "عن قتادة ..... وفی رواية رزين ..... وتكلف ما لا يعنيه وما لا علم له به وما عجز عن علمه الأنبياء والملائكة وعن الربيع مثله وزادو الله ما جعل الله فی نجم حياة احد ولا رزقه ولا موته وإنما يفترون على الله الكذب ويتعلّلون بالنجوم۔" (مشکوٰۃ ص:۳۹۴، باب الكهانة، فصل:۳، طبع قديمی كتب خانه)

"وصله عبد بن حميد من طريق شيبان عنه به وزاد فی آخره: وان ناسًا جهلة بأمر الله قد احدثوا فی هذه النجوم كهانة من غرس بنجم كذا كان كذا، ومن سافر بنجم كذا كان كذا، ولعمری ما من النجوم نجم الا ويولد به الطويل والقصير والأحمر والأبيض والحسن والدميم، وما علم هذه النجوم وهذه الدابة وهذا الطائر شیء من هذا الغيب انتهى۔ وبهذه الزيادة تظهر مناسبة ايراد المصنف ما اورده من تفسير الأشياء التی ذكرها من القرآن وان كان ذكر بعضها وقع استطرادًا والله اعلم، قال الداوٗدی: قول قتادة فی النجوم حسن، إلّا قوله: "اخطأ واضاع نفسه" فإنه قصر فی ذٰلك، بل قائل ذٰلك كافر انتهى، ولم يتعين الكفر فی حق من قال ذٰلك، وإنما يكفر من نسب الإختراع إليها، واما من جعلها علامة علٰى حدوث امر فی الأرض فلا۔"

(فتح الباری ج:۶ ص:۲۹۵، باب فی النجوم، وقال قتادة ... إلخ، طبع دار نشر الكتب الإسلامية، لاهور)

"یہ ستارے تین (فوائد) کے لئے پیدا کئے گئے ہیں:

۱:...خدا تعالیٰ نے ان کو آسمانوں کے لئے زینت بنایا ہے۔

۲:...ان سے شیاطین کو جو آسمانوں پر احکام سننے کو چڑھتے ہیں، مارا جاتا ہے۔

۳:...وہ علامات ہیں (جن کے سمت سے جنگلوں اور دریاؤں میں راستہ پہچانا جاتا ہے)۔

پھر جو شخص ان ستاروں سے اور اغراض وفوائد کا ہونا بیان کرے، تو وہ خطا کار ہے اور اپنا حصہ (فہم قرآن سے) ضائع کرتا ہے، اور اس علم کے لئے تکلف کرتا ہے جس کا علم اس کے لئے ممکن نہیں۔

رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ: وہ شخص اس امر کے جاننے کے لئے تکلف کرتا ہے جس کے جاننے سے انبیاء وملائکہ بھی عاجز ہیں۔ ایسا ہی ربیع بن زیاد سے رزیں نے نقل کیا ہے، اس نے اس پر یہ بھی

Marfat.com

بڑھایا ہے کہ بخدا! خداتعالیٰ نے کسی ستارے کو نہ کسی کی زندگانی کا سبب بنایا ہے نہ موت کا، نہ رزق کا، نجومی جھوٹ بولتے ہیں کہ وہ ستاروں کو علل (اسبابِ مؤثرہ بناتے ہیں)۔

فتح الباری میں لکھا ہے کہ اس قولِ قتادہؒ کی سند عبد بن حمید نے بیان کی ہے اور اس کے آخر میں یہ بڑھادیا ہے کہ: خدا کے حکم یا شان سے جاہل لوگوں نے ستاروں میں یہ باتیں اَز خود نکالی ہیں کہ فلاں ستارے کے وقت درخت لگادے تو یہ ہوگا، فلاں ستارے کے وقت سفر کرے تو ایسا ہوگا، اور ہر ایک ستارے کی تأثیر سے کوئی دراز قامت پیدا ہوتا ہے، کوئی پست قامت، کوئی سرخ، کوئی سفید، کوئی خوبصورت، کوئی بدصورت، اور ستاروں اور چوپایوں اور جانوروں کے یہ علوم علمِ غیب سے نہیں ہے۔ داؤدی نے کہا ہے: قتادہؒ کا یہ قول اچھا ہے، مگر اس اِعتقاد و قولِ جاہلیت کو صرف خطا کہنا اس کی کوتاہی ہے، ایسے اِعتقاد والا شخص کافر ہے۔ (صاحبِ فتح الباری کہتے ہیں) صرف اسی کہنے پر کفر کا حکم نہیں ہوسکتا، کافر اسی کو کہا جاتا ہے جو ستاروں کو مخترع (یعنی موجد و موثر) کہے، اور جو یہ سمجھے کہ یہ ستارے زمین میں خداتعالیٰ کی قدرت و تأثیرات کے ظاہر ہونے کی علامات ہیں، تو وہ کافر نہیں ہے۔''

اور یہ بات ظاہر ہے کہ پُرانے فلسفی اور قادیانی ان کواکب کو صرف علامات نہیں سمجھتے، بلکہ ان کو مؤثر جانتے ہیں، اور ان کی تأثیرات کے قائل ہیں، لہٰذا ان کا اِعتقاد وہی اِعتقاد ہے جس کو عباراتِ مذکورہ میں حقیقی کفر کہا گیا ہے۔

اور اگر کوئی کہے کہ مرزا قادیانی تو مدعیٔ اِسلام ہے، وہ خداتعالیٰ کو عالم کا خالق و موجد جانتا ہے، ستاروں کا خالق و موجد بھی خداتعالیٰ ہی کو سمجھتا ہے، لہٰذا اس کا ستاروں کی تأثیر کا قائل ہونا یہ معنی رکھتا ہے کہ یہ تأثیر ستاروں کو خداتعالیٰ نے عطا فرمائی ہے، پھر ان کی تأثیر کا اِعتقاد کفر کیونکر ہوا؟ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ پُرانے فلسفی اور نجومی بھی یہ اِعتقاد رکھتے ہیں کہ ستاروں کا خالق خدائے تعالیٰ ہے اور اسی نے ستاروں میں یہ تأثیرات پیدا کردی ہیں، ایسا کوئی فلسفی یا نجومی (بجز دہریہ کے) نہیں جو ستاروں کو خدا کی مخلوق نہ سمجھتا ہو، یا ان کی تأثیر کو خدا کی مخلوق نہ جانتا ہو، بایں ہمہ وہ اس تأثیر کے اِعتقاد کے سبب کافر سمجھے گئے ہیں تو قادیانی کو کیونکر نہ سمجھا جائے...؟

اس اِعتقادِ تأثیر کو باوجود اس اِعتراف کے کہ وہ تأثیر خدا کی طرف سے ہے اور اس کی مخلوق ہے، کفر ٹھہرانے کی عقلی وجہ اور اس کا سر یہ ہے کہ جو لوگ اس تأثیر کے قائل ہیں، وہ یہ اِعتقاد رکھتے ہیں کہ یہ تأثیر ستاروں کے لئے ایسی لازمی ہے کہ اس تأثیر کا ستاروں سے جدا ہونا محال ہے، خداتعالیٰ نے اس تأثیر کو پیدا تو کردیا، مگر وہ اب اس تأثیر کے معدوم کرنے پر قادر نہیں رہا، اور اپنے مقرّرہ قانون کو وہ معزول بادشاہ کی مانند بدل نہیں سکتا، اس اَمر کا فلاسفہ نہ صرف تأثیراتِ نجوم کی نسبت اِعتقاد رکھتے ہیں، بلکہ جملہ اسباب و مسبّباتِ عالم کی نسبت وہ یہی اِعتقاد رکھتے ہیں اور اَسباب و مسبّبات میں تلازم کو وہ واجب اور عدمِ تلازم کو محال جانتے ہیں، اور اس کو قانونِ قدرت (یا انگریزی والے لاز آف نیچر) کہتے ہیں، اور اس کی تبدیل اور تغییر سے خداتعالیٰ کو عاجز و غیر قادر

Marfat.com

جانتے ہیں، اور اس کے کفر ہونے میں اہلِ اسلام کو کیا شک ہے...؟

اہلِ اسلام خدا تعالیٰ کو فاعل، بااختیار و متصرف و مدبر عالم جانتے ہیں اور یہ اِعتقاد رکھتے ہیں کہ جو آثار اَسبابِ عالم سے ظاہر ہوتے ہیں، وہ خدا ہی کی تأثیر سے ہیں، اور اسی کی قدرت و اختیار میں ہیں، وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا ظہور ہوتا ہے، اور اگر وہ چاہتا ہے تو ان سے ان آثار کا عکس ظاہر کرتا ہے، وہ پانی سے آگ کا کام لیتا ہے اور آگ سے پانی کا کام، الغرض! اہلِ اسلام کے نزدیک مؤثر خدا تعالیٰ ہے، اسبابِ عالم اس کی تأثیر کے ظہور کے محل ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ تأثیراتِ نجوم جس کے قرآن سے ثابت ہونے کا قادیانی مدعی ہے، قرآن سے ثابت نہیں، بلکہ قرآن اور حدیث اور علمائے اسلام نے اس کو کفر قرار دِیا ہے، کفر حقیقی ملت سے خارج کرنے والا ہو، خواہ کفرانِ نعمت۔ اور اِعتقادِ تأثیر صرف فلاسفہ اور نجومیوں اور ہندوؤں کا مذہب ہے، اور قادیانی اس اِعتقاد میں انہیں کا پیرو اور مقلد ہے، نہ پیرو اِسلام! اور قادیانی کا حضرت جبریل و ملک الموت کے زمین پر آنے کو محال جاننا بھی اسی فلسفیوں اور نیچریوں کے اُصول پر مبنی ہے، جس کا کفر ہونا ابھی بیان ہوا ہے، اور جبریل وغیرہ ملائکہ کے صوَرِ محسوسہ کو جو اَنبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام دیکھتے، ان کی خیالی صورت و عکسی تصویر قرار دینا بھی بعینہٖ نیچریوں کی تجویز ہے، جو سرسیّد احمد خاں صاحب کی تفسیر میں بیان ہوئی، علمائے اسلام کے نزدیک احادیث نزول و رُؤیتِ جبریل میں یہ تأویل کرنا معانیٔ نصوص میں تحریف کرنا ہے، جو ملحدینِ باطنیہ کا شیوہ ہے۔

شرح عقائد نسفی صفحہ:۱۶۶ مبحث النصوص (طبع مکتبہ خیر کثیر کراچی) میں لکھا ہے:

"والنصوص من الكتاب والسُّنَّة تحمل على ظواهرها ما لم يصرف عنها دليل قطعي ..... والعدول عنها اى عن الظواهر إلى معان يدعيها اهل الباطن وهم الملاحدة وسمو الباطنية لإدعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنية لا يعرفها إلَّا المعلم وقصدهم بذالك نفى الشريعة بالكلية إلحاد اى ميل وعدول عن الإسلام واتصال والتصاق بكفر لكونه تكذيبًا للنبى عليه السلام فيما علم مجيئه به بالضرورة واما ما ذهب إليه بعض المحققين من ان النصوص مصروفة على ظواهرها ومع ذٰلك فيها إشارات خفيفة إلى دقائق تنكشف على ارباب السلوك يمكن التطبيق بينها وبين الظواهر المرادة فهو من كمال الإيمان ومحض العرفان۔"

"قرآن و حدیث کے نصوص (یعنی صاف عبارتوں) سے ان کے ظاہری معانی مراد لئے جائیں گے، جب تک کوئی قطعی دلیل ان معانی سے نہ پھیرے۔ اور ظاہری معانی سے ایسے معانی کی طرف عدول کرنا جس کے اہلِ باطن مدعی ہیں، اسلام سے عدول کرنا اور ملحد بننا ہے۔ باطنیہ ملحد لوگ ہیں، ان کو باطنیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ عبارات واضح قرآن کی نسبت یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کے ظاہری معنی مراد نہیں، بلکہ باطنی معنی مراد ہیں، جن کو ان کا معلم سکھلاتا ہے، ان کا مقصود اس اُصول سے یہ ہے کہ اَحکامِ شریعت باطل و بے کار

Marfat.com

ہوجائیں، اس امر کو کفر وإلحاد اس لئے کہا گیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَحکام وإرشادات کے جو بطور ہدایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہیں، تکذیب پائی جاتی ہے، ہاں! جو بعض اہلِ تحقیق قائل ہیں کہ نصوصِ قرآن اور حدیث کے ظاہری معانی تو مراد ہیں ہی اور باوجود اس کے ان نصوص میں بعض مخفی إشارات بھی پائے جاتے ہیں، اور وہ اہلِ سلوک پر کھلتے ہیں، اور وہ معانی ظاہری معانی سے مطابق ہوسکتے ہیں، سو وہ کمالِ ایمان اور عرفان کی بات ہے۔"

ایسا ہی شرح فقہ اکبر وغیرہ کتبِ عقائد میں ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اور ان کے حواریوں کی تأویلات اس قسم سے نہیں ہیں کہ وہ معانی ظاہریہ کو بھی تسلیم کرتے ہوں، اور مع ھٰذا اس کے اسرار ومعانی لطیفہ بیان کرتے ہوں، وہ تو معانی ظاہری کی نفی کرتے ہیں اور صاف کہہ چکے کہ نزولِ جبریل سے حقیقۃً نزول مراد نہیں ہے، اور جبریل کا اپنے ہیڈکوارٹر آفتاب سے جدا ہونا نظامِ شمسی میں فساد پیدا کرتا ہے، اور ملک الموت کا بذاتِ خود زمین پر آنا، ناممکن ہے، وعلیٰ ھٰذا القیاس، انہیں اُصولِ مُسلَّمہ اہلِ اسلام کی شہادت سے قادیانی اور ان کے گروہ کی وہ تأویلات جو دَرباب نزولِ حضرت مسیح علیہ السلام، ومعجزاتِ مسیح وخروجِ دجال ویأجوج ومأجوج ولیلۃ القدر وسجود آدم وغیرہ میں وہ کرتے ہیں، نصوص کی تحریف وإلحاد ہے اور ان سب اُمور کو اہلِ اسلام انہیں معانی سے تسلیم کرتے ہیں جو ان کے ظاہری معانی ہیں۔

إمام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں فرماتے ہیں:

"قال القاضی رحمه الله تعالیٰ: نزول عیسیٰ علیه السلام وقتله الدجال حق صحیح عند اهل السُّنَّة للأحادیث الصحیحة فی ذٰلك ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله، فوجب إثباته، وانكر ذالك بعض المعتزلة والجهمیة ومن وافقهم وزعموا ان هٰذه الأحادیث مردودة بقوله تعالیٰ: وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وبقوله صلی الله علیه وسلم: لا نبی بعدی، وبإجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم، وان شریعته مؤَبدة إلیٰ یوم القیامة لا تنسخ وهٰذا الإستدلال فاسد لأنه لیس المراد بنزول عیسیٰ علیه السلام انه ینزل نبیًّا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هٰذه الأحادیث ولا فی غیرها شیء من هٰذا بل صحت هٰذه الأحادیث هنا وما سبق فی كتاب الإیمان وغیرها انه ینزل حَكَمًا مقسطًا یحكم بشرعنا ویحیی من اُمور شرعنا ما هجره الناس، انتهی۔"

(شرح النووی ج:۲ ص:۴۰۳، باب ذکر الدجال)

"حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا اور دجال کو قتل کرنا اہلِ سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے، کیونکہ احادیثِ صحیحہ اس باب میں موجود ہیں، اور عقل وشرع میں ایسی کوئی دلیل وارِد نہیں ہے جو اس نزول کو باطل کرے۔ لہٰذا اس کا ثابت رکھنا (یعنی تسلیم کرنا) واجب ہے۔ معتزلہ اور بعض جہمیہ اور ان کے ہم مشرب اس کے منکر ہیں، ان کا یہ خیال ہے کہ: "وہ احادیث جن میں نزولِ مسیح کا ذِکر ہے، اس آیت کے مخالف ہیں

Marfat.com

جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کونبیوں کا خاتم کہا گیا ہے، اوراس قولِ نبوی کے مخالف ہیں کہ: ''میرے بعدکوئی نبی نہ ہوگا'' اور مسلمانوں کے اس کے اِجماع کے کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعدکوئی نبی نہ ہوگا اورآپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت قیامت تک منسوخ نہ ہوگی۔'' مگران کاان دلائل سے اِستدلال ایک فاسد اِستدلال ہے، کسی حدیث میں یہ نہیں آیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایسے نبی ہوکرآئیں گے جوآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کومنسوخ کریں گے، یہ بات نہ ان احادیثِ نزول میں ہے، نہ اورکسی حدیث میں، بلکہ کتاب الایمان میں گزرچکا ہے کہ وہ حاکمِ عادل ہوکرآئیں گے۔ ہماری ہی شریعت پرعمل کریں گے اوراس شریعت کے ان اُمورکوزِندہ کریں گے جن کولوگوں نے چھوڑرکھا ہوگا۔''

اوراس کی جلداوّل میں لکھا ہے:

"والصواب ما قدمناه وهو انه لا يقبل إلّا الإسلام ..... فعلى هذا قد يقال هذا خلاف ما هو حكم الشرع اليوم، فإن الكتابى إذا بذل الجزية وجب قبولها ولم يجز قتله ولا إكراهه على الإسلام۔ وجوابه: ان هذا الحكم ليس مستمرًّا إلى يوم القيامة بل هو مقيد بما قبل نزول عيسٰى عليه السلام واخبر النبى صلى الله عليه وسلم فى هٰذه الأحاديث الصحيحة بنسخه، وليس عيسٰى عليه السلام هو الناسخ، بل نبينا صلى الله عليه وسلم هو المبين للنسخ، فإن عيسٰى عليه السلام يحكم بشرعنا فدل على ان الإمتناع من قبول الجزية فى ذٰلك الوقت هو شرع نبينا محمد صلى الله عليه وسلم۔"

(شرح مسلم للنووی ج:۱ ص:۸۷، باب نزول عیسی بن مریم)

''ٹھیک بات وہی ہے جوہم پہلے بیان کرچکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بجز اِسلام کچھ (جزیہ وغیرہ) قبول نہ کریں گے۔ اس پر یہ اِعتراض کیا جاتا ہے کہ یہ ہماری آج کے دن کی شریعت کے مخالف ہے، کیونکہ اس وقت کتابی سے جزیہ قبول کرنا واجب ہے، اوراس کوقتل کرنا یا اسلام پرمجبورکرنا جائزنہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ یہ حکم قیامت تک نہیں رہے گا، بلکہ وہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے زمانے تک رہے گا، اس حکم کا بوقت نزولِ مسیح منسوخ ہوجانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان احادیث سے ظاہرکردیا ہے، تواس حکم کے ناسخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نہ ٹھہرے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ ہوئے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس وقت اس حکم کے نسخ کے مبین ہوں گے، وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حکم سے جزیہ موقوف کریں گے، اس سے ثابت ہوا کہ اس وقت جزیہ نہ قبول کرنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے ہوگا، نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حکم سے۔''

اوراس کی جلددوم میں فرمایا ہے:

Marfat.com

"قال القاضی هٰذه الأحادیث التی ذکرها مسلم وغیره فی قصة الدجال حجة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعینه ابتلی الله به عباده واقدره علٰی اشیاء من مقدورات الله تعالٰی من إحیاء الموتیٰ الذی یقتله ومن ظهوره زهرة الدنیا والخصب معه وجنته ونارة وتهریه وإتباع کنوز الأرض له وأمره السماء ان تمطر فتمطر والأرض ان تنبت فتنبت، فیقع کل ذٰلك بقدرة الله تعالٰی ومشیته ثم یعجزه الله تعالٰی بعد ذٰلك فلا یقدر علٰی قتل ذٰلك الرجل ولا غیره ویبطل امره ویقتله عیسٰی علیه السلام ویثبت الله الذین آمنوا، هٰذا مذهب اهل السُّنَّة وجمیع المحدثین والفقهاء والنظار خلافًا لمن انکره وابطل امره من الخوارج والجهمیة وبعض المعتزلة وخلافًا للجبائی المعتزلی وموافقیه من الجهمیة وغیرهم فی انه صحیح الوجود ولٰکن الذی یدعی مخارف وخیالات لا حقائق لها، وزعموا انه او کان حقًّا لم یوثق بمعجزات الأنبیاء صلوات الله وسلامه علیهم، وهٰذا غلط من جمیعهم لأنه لم یدع النبوة فیکون ما معه کالتصدیق له وإنما یدعی الإلٰهیة وهو فی نفس دعواه مکذب لها بصورة حاله ووجود دلائل الحدوث فیه ونقص صورته وعجزه عن إزالته العور الذی فی عینه وعن إزالة الشاهد بکفره المکتوب بین عینیه ولهٰذه الدلائل وغیرها لا یغتر به الإدعاء من الناس لسد الحاجة والفاقة رغبة فی سد الرمق وتقیة وخوفًا من اذاه لأن فتنته عظیمة جدًّا تدهش العقول وتحیر الألباب مع سرعة مروره فی الأمر ولا یمکث بحیث یتأمل الضعفاء حاله ودلائل الحدوث فیه والنقص فیصدقه من یصدقه فی هٰذه الحالة ولهٰذا حذرت الأنبیاء صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین من فتنته ونبهوا علٰی نقصه ودلائل إبطاله، وأما اهل التوفیق فلا یغترون به ویخدعون بما معه لما ذکرناه من الدلائل المکذبة له مع ما سبق لهم من العلم بحاله ولهٰذا یقول له الذی یقتله ثم یحییه: ما ازددت فیك إلَّا بصیرة!"

(نووی شرح مسلم ج:۲ ص:۳۹۹، باب ذکر الدجال)

''قاضی عیاضؒ نے کہا ہے: ان احادیث میں جن کو مسلم نے قصہ دجال میں ذِکر کیا ہے، اہلِ حق کے مذہب کی دلیل پائی جاتی ہے کہ دجال کا ہونا صحیح ہے، اور وہ ایک ایسا شخص ہے جس کے ذریعے سے خدا تعالیٰ مسلمانوں کا اِمتحان کرے گا اور اس کو ایسی چیزوں پر قدرت دے گا جو خدا کی قدرت میں داخل ہیں، جیسے مُردے کو (جس کو وہ مارے گا) زِندہ کرنا اور دُنیا کی زینت اور فراخی، اور بہشت اور آگ، اور نہروں کا اس کے ساتھ ہونا، اور زمین کے خزانوں کا اس کے تابع ہونا، اور اس کے کہنے سے آسمان سے مینہ برسنا اور زمین کا اُگانا، یہ سب کچھ خدا کی قدرت اور اِرادے سے ہوگا۔ پھر خدا تعالیٰ اس کو عاجز کردے گا تو وہ کسی کے

Marfat.com

مارنے پر قادر نہ ہوگا اور اس کا حال بگڑ جائے گا، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل کریں گے، اور خدا تعالیٰ ایمان لانے والوں کو اس اِمتحان میں ثابت قدم رکھے گا۔ یہی اہلِ سنت اور تمام محدثین وفقہاء اور اہلِ اِجتہاد کا مذہب ہے۔ خوارج، بعض معتزلہ اور جبائی اور اس کے ہم خیال جہمیہ اس کے مخالف ہیں، وہ اس کے ہونے کو تو مانتے ہیں مگر یہ کہتے ہیں کہ جو وہ کرے گا یا دِکھائے گا، وہ صرف خیالات ہوں گے، ان کی حقیقت کوئی نہ ہوگی، وہ کہتے ہیں کہ: ''اگر وہ اُمور واقعی ہوں تو پھر معجزاتِ انبیاء کا اِعتبار نہیں رہتا!'' مگر یہ ان کی غلطی ہے، کیونکہ وہ یہ کرشمات دِکھانے کے وقت نبوّت کا دعویٰ نہ کرے گا، تاکہ ان اُمور سے اس کے اس دعوے کی تصدیق ہو، اور وہ معجزاتِ انبیاء کے مشابہ ہوکر نبوّت میں شبہ وشک ڈال سکیں، بلکہ وہ ان خوارق کے وقت اُلوہیت کا دعویٰ جھوٹا کرے گا، جو خود بخود باطل ہوگا، اور دجال کا ظاہری اور اس کے مخلوق ہونے کے دلائل اور اس کی صورت کا عیب اور اس کا اس عیب کو دُور کرنے سے اور اپنی پیشانی سے علامتِ کفر (لفظ کافر) کو مٹانے سے عاجز رہنا اس کو جھٹلائے گا۔

اس میں ان دلائل عجز وحدث کے موجود ہونے کی وجہ سے اس کے خوارق سے کوئی دھوکا نہ کھائے گا، بجز عامی لوگوں کے جو بھوک کے سبب یا اس کے ڈر کے مارے اس کو مان لیں گے، کیونکہ اس کا فتنہ مدہوش وحیران کردے گا، اور اس کا زمین پر جلدی سے پھر جانا، ان کو اس کے حال کو سوچنے کا موقع نہ دے گا، اسی وجہ سے انبیاء نے اس کے فتنے سے لوگوں کو ڈرایا ہے، اور اس کے نقص وعجز پر آگاہ کردیا، اور جن لوگوں کو خدا تعالیٰ توفیق دے گا، وہ اس سے دھوکا نہ کھائیں گے، اور جو خوارق اس سے صادر ہوں گے، وہ ان سے اس کے فریب میں نہ آئیں گے، کیونکہ وہ اس کے کذب اور عجز کے دلائل جانتے ہوں گے، اور وہ اس کے حال سے واقف ہوں گے، اسی وجہ سے جس شخص کو وہ قتل کرکے جِلا دے گا، وہ اس کو صاف کہے گا کہ تیرے اس فعل سے میرا یقین بڑھ گیا ہے!''

اور ایسا ہی تمام کتبِ حدیث کے متون وشروح میں حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام کا نزول اور دجال ویأجوج ومأجوج کا خروج ظاہری معنی سے تسلیم وبیان کیا گیا ہے، اور ان اُمور کو ایسا یقینی سمجھا گیا ہے کہ ان کو اہلِ سنت کے اِعتقادات میں داخل کیا گیا ہے۔

حضرت اِمام الائمہ اِمامِ اعظم علیہ الرحمۃ نے فقہ اکبر میں اور مُلّا علی قاریؒ نے اس کی شرح میں فرمایا ہے:

"وخروج الدجال ویأجوج ومأجوج کما قال الله تعالیٰ: حَتّٰٓى اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ ﴿۹۶﴾ (الأنبیاء)، وطلوع الشمس من مغربها کما قال الله تعالیٰ: يَوْمَ يَاْتِيْ بَعْضُ اٰيٰتِ رَبِّكَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِيْٓ اِيْمَانِهَا خَيْرًا ؕ (الأنعام: ۱۵۸)، ..... ونزول عیسیٰ علیه السلام من السماء کما قال الله تعالیٰ: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ

Marfat.com

لِّلسَّاعَةِ (الزخرف: ٦١)، وقال الله تعالٰی: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ (النساء: ١٥٩)، ای قبل موت عیسٰی علیه السلام بعد نزوله عند قیام الساعة، فیصیر الملل واحدة وهی ملة الإسلام الحنیفیة، وفی نسخة: قدم طلوع الشمس علی البقیة، وعلٰی کل تقدیره فالواو لمطلق الجمیعة والا فترتیب القضیة: ان المهدی یظهر اوّلًا فی الحرمین الشریفین ثم یأتی بیت المقدس فیأتی الدجال ویحصره فی ذالك الحال فینزل عیسٰی علیه السلام من المنارة الشرقیة فی دمشق الشام ویجیء إلٰی قتال الدجال فیقتله بضربة فی الحال فإنه یذوب کالملح فی الماء عند نزول عیسٰی علیه السلام من السماء فیجتمع علیه السلام بالمهدی وقد اقیمت الصلٰوة فیشیر المهدی لعیسٰی علیه السلام بالتقدم فیمتنع معلّلًا بأن لهذه الصلٰوة اقیمت لك فأنت اولٰی بأن تکون الإمام فی هذه المقام ویقتدی به لیظهر متابعة لنبینا صلی الله علیه وسلم کما اشار إلٰی هذا المعنیٰ صلی الله علیه وسلم بقوله: لو کان موسٰی حیًّا لما وسعه إلّا اتباعی، وقد بینت وجه ذالك عند قوله تعالٰی: وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ الآیة (آل عمران: ٨١)۔ فی شرح الشفاء وغیره وقد ورد انه یبقی فی الأرض اربعین سنة ثم یموت ویصلی علیه المسلمون ویدفنون علٰی ما رواه الطیالسی فی مسنده، وروی غیره انه یدفن بین النبی صلی الله علیه وسلم والصدیق وروی انه یدفن بعد الشیخین، فهنیئًا للشیخین حیث اکتنفا بالنَّبِیَّیْنِ، وفی روایة: انه یمکث سبع سنین، قیل: وهی الأصح، والمراد بأربعین فی الروایة الأولٰی مدة مکثه وبعده فإنه رفع وله ثلاث وثلاثون سنة ..... حق کائن ای ثابت وامر قوی۔"

(شرح فقه اکبر ص: ١٣٦، ١٣٧، طبع مجتبائی)

''دجال اور یأجوج ومأجوج کا نکلنا جس کا ذِکر قرآن کی اس آیت میں ہے کہ: ''وہ ہر بلندی سے دوڑیں گے'' اور آفتاب کا جانبِ مغرب سے طلوع کرنا جس کا اس آیت میں ذکر ہے کہ: ''جس وقت خدا کی بعض نشانیاں آئیں گی، اس دن کسی کو جو پہلے سے اِیمان نہ لایا ہوگا، اس کا اِیمان نفع نہ دے گا'' اور حضرت عیسٰی علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، چنانچہ قرآن میں اِرشاد ہے کہ: ''وہ (یعنی حضرت عیسٰی علیہ السلام) قیامت کی ایک نشانی یا اس کے علم وشناخت کی دلیل ہیں'' اور اِرشاد ہے کہ: ''اہلِ کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو حضرت عیسٰی علیہ السلام پر ان کی موت سے پہلے یعنی قیامت کے قریب اِیمان نہ لائے گا'' اور اس وقت سبھی دِین اور ملت ایک دِین (اسلام) ہوجائے گا، یہ سب اُمور حق اور ثابت ہیں۔ فقہ اکبر کے بعض نسخوں میں آفتاب کے مغرب سے نکلنے کا ذکر باقی اُمور سے پہلے ہوا ہے۔ اس صورت میں واؤ حرفِ عطف مطلق

Marfat.com

جمعیت کے لئے ہوااور ترتیب اُمورِ مذکورہ کی اس طرح پر ہوگی کہ: اوّل اِمام مہدیؓ حرمین میں ظاہر ہوں گے، پھر وہ بیت المقدس میں آئیں گے، اس وقت دجال آئے گا اور اس کا محاصرہ کرلے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی منارے کے پاس آسمان سے اُتریں گے اور دجال کے قتل کی طرف متوجہ ہوکر ایک ہی وار سے اس کو مار ڈالیں گے، وہ ان کے اُترنے کے وقت نمک کی طرح پگھلنے لگے گا (مگر اس کی جان انہیں کے ہاتھ سے نکلے گی) پھر حضرت عیسیٰ اور مہدی ایک جگہ جمع ہوں گے، اور نماز کے لئے تکبیر ہوگی، تو حضرت مہدیؓ حضرت عیسیٰ کی طرف نماز پڑھانے کے لئے اِشارہ کریں گے، وہ اس سے اِنکار کریں گے یہ کہہ کر کہ: آپ ہی کی اِمامت کے لئے یہ تکبیر ہوئی ہے، لہٰذا آپ ہی اس کے مستحق ہیں، اور آپ ان کے مقتدی بن جائیں گے تا کہ معلوم ہو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تابعین میں سے ہیں۔ چنانچہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمادیا کہ: اگر حضرت موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بھی میری پیروی سے چارہ نہ ہوتا۔ اس کی وجہ اس قولِ خداوندی کی شرح میں بیان ہوئی ہے، جس میں ذِکر ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے نبیوں سے یہ عہد لیا تھا کہ تمہارے پاس میرا رسول (یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) آئے تو تم پر اس کا ماننا اور مدد کرنا ضروری ہوگا۔'' شفا کی شرح وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام زمین میں چالیس برس رہیں گے، اور پھر فوت ہوں گے، اور مسلمان ان کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے، اور ان کو دفن کریں گے۔ یہ ابوداؤد طیالسی کی مسند میں روایت ہے، اوروں کی روایت میں ہے کہ: آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی قبر کے بیچ میں دفن کئے جائیں گے۔ ایک روایت میں ہے کہ شیخین (صدیق اکبر اور فاروق رضی اللہ عنہما) کی قبر کے بعد دفن کئے جائیں گے، اس صورت میں شیخینؓ کے لئے مژدہ ہے کہ شیخینؓ دو نبیوں (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے بیچ میں مدفون ہوں گے۔ بعض کا قول ہے کہ وہ زمین میں سات سال رہیں گے اور یہی صحیح ترین اقوال سے ہے، اور چالیس سال ٹھہرنے کی روایت سے بھی یہی مراد ہے کہ وہ بعد نزول سات برس رہیں گے کیونکہ ازاں جملہ تینتیس برس انہوں نے آسمان پر جانے سے پہلے دُنیا میں بسر کئے، اور جب وہ اُٹھائے گئے تھے تو ان کی تینتیس سال کی عمر تھی۔''

اور شرح عقائد نسفی میں ہے:

"وما اخبر به النبی علیه السلام من أشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدجال ودابة الأرض ویأجوج ومأجوج ونزول عیسٰی من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لأنها امور ممکنة اخبر بها الصادق، قال حذیفة بن اسید الغفاری رضی الله عنه: طلع النبی صلی الله علیه وسلم علینا ونحن نتذاکر، فقال: ما تذکرون؟ قلنا: نذکر الساعة! قال:

Marfat.com

انها لن تقوم حتّٰی تروا قبلها عشر آیات، فذکر الدخان، والدجال، والدابة، وطلوع الشمس من مغربها، ونزول عیسی بن مریم، وخروج یأجوج ومأجوج، وثلاثة خسوف ...إلخ۔"

(شرح عقائد ص:۱۷۳، طبع مکتبه خیر خیر کثیر کراچی)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جوعلاماتِ قیامت (یعنی اس سے پہلے آنے والی چیزوں) کی خبر دِی ہے، یعنی دجال اور یأجوج ومأجوج کا نکلنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے نازل ہونا، اور آفتاب کا مغرب سے طلوع کرنا (وغیرہ وغیرہ)، وہ حق (واقع ہونے والے) ہیں، کیونکہ یہ ایسے اُمور ہیں جو ممکن الوقوع ہیں، اور مخبرِ صادق (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) نے ان کے وقوع کی خبر دِی ہے۔ حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن تشریف لائے تو ہم کچھ مذاکرہ کررہے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا ذِکر کررہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذِکر کررہے ہیں! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت نہ ہوگی جب تک تم دس نشان اس سے پہلے نہ دیکھولوگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُخان، دَجال، دابۃ الارض، طلوعِ آفتاب اَز جانبِ مغرب، نزولِ حضرت مسیح، خروجِ یأجوج ومأجوج، اور زمین کا خسوف اور یمن سے نکلنے والی آگ کا ذکر فرمایا۔"

یہ حدیث حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ کی جس کا شرح عقائد میں حوالہ دیا گیا ہے، صحیح مسلم (ج:۲ ص:۳۹۳) میں مروی ہے، اور صحاح کی ایسی بہت سی احادیث موجود ہیں، جن میں قادیانی اور اس کے حواریوں کی تأویلاتِ مذکورہ کی گنجائش ہی نہیں ہے۔

صحیح بخاری وصحیح مسلم میں نزولِ عیسیٰ علیہ السلام کے عنوان سے ایک باب منعقد کرکے، اس میں ایک حدیث نقل کی ہے، جس کا یہ مضمون ہے:

"قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: والذی نفسی بیده! لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حَکَمًا عدلًا، فیکسر الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد، حتّٰی تکون السجدة الواحدة خیرًا من الدنیا وما فیها، ثم یقول ابوهریرة: واقرؤا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾ (النساء)۔"

(بخاری ج:۱ ص:۴۹۰، واللفظ له، مسلم ج:۱ ص:۸۷)

"عنقریب حضرت ابنِ مریم حاکمِ عادل اُتریں گے، صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کردیں گے، وغیرہ وغیرہ، اس حدیث کے آخر میں راویٔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا یہ قول منقول ہے کہ چاہو تو (اس حدیث کی تصدیق کے لئے) یہ آیت پڑھ لو، جس میں اِرشاد ہے کہ: اہلِ کتاب سے ایسا کوئی نہ ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے ان پر اِیمان نہ لائے۔"

اور اس میں بالاتفاق اہلِ اسلام وگروہِ مسیحائی میرزائی "بِهٖ" کی ضمیر سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام مراد ہیں، اگرچہ "مَوْتِهٖ"

Marfat.com

کی ضمیر سے مراد میں اِختلاف ہے، اس سے بلانزاع و بے اِختلاف ثابت ہے کہ اس حدیث میں راوی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور اس کے مخرجین اِمام بخاریؒ و مسلمؒ کے نزدیک حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہی کا نزول مراد ہے، نہ کسی اور نام کے عیسیٰ یا مثالی مسیح کا...!

اِمام نوویؒ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

"قوله ثم يقول ابوهريرة: إقرؤا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ ففيه دلالة ظاهرة على ان مذهب ابى هريرة فى الآية ان الضمير فى موته يعود على عيسٰى صلى الله عليه وسلم۔" (شرح مسلم للنووی ج:۱ ص:۸۷)

''ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے اس قول سے کہ چاہو تو یہ قولِ خداوندی پڑھ لو: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ صاف سمجھا جاتا ہے کہ ابو ہریرہؓ کا اس آیت میں یہی مذہب تھا کہ اس میں لفظ ''مَوْتِهٖ'' کی ضمیر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتی ہے۔''

اور صحیح مسلم کی مشہور حدیث دمشقی میں جس آنے والے مسیح کا ذِکر ہے، اس کے نام کے ساتھ جابجا ''نبی الله'' کا لفظ وارِد ہے، ایک جگہ پر: ''فيحصر نبى الله''، ایک جگہ: ''ثم يهبط نبى الله''، دوجگہ ہے: ''فيرغب نبى الله'' چنانچہ اِرشاد ہے:

"يحصر نبى الله عيسٰى عليه السلام واصحابه حتّٰى يكون راس الثور لأحدهم خيرًا من مائة دينار لأحدكم اليوم، فيرغب نبى الله عيسٰى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف فى رقابهم، فيصبحون فرسى كموت نفس واحدة، ثم يهبط نبى الله عيسٰى عليه السلام واصحابه إلى الأرض فلا يجدون فى الأرض موضع شبر إلَّا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبى الله عيسٰى عليه السلام واصحابه ...إلخ۔" (صحيح مسلم ج:۲ ص:۴۰۱، ۴۰۲، باب ذكر الدجال)

''خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے (یأجوج مأجوج) کے محاصرے میں آجائیں گے، اس وقت گائے کی سری (کھانے کے لئے) سو دِینار سے ان کو بہتر معلوم ہوگی، پھر خدا کے نبی عیسیٰ اور آپ کے ساتھ والے خدا کی جناب میں رغبت (دُعا) کریں گے تو خدا تعالیٰ یأجوج مأجوج کی گردنوں میں پھوڑا پیدا کردے گا، پھر وہ سب کے سب ایسے مرجائیں گے جیسے ایک جان مرتی ہے، پھر خدا کے نبی عیسیٰ پہاڑ سے اُتر آئیں گے اور اپنے ساتھ والوں کو بلائیں گے تو زمین پر بالشت بھر ایسی جگہ نہ پائیں گے جو ان کی نعشوں اور بدبوؤں سے بھری نہ ہوگی، پھر خدا کے نبی عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ والے خدا سے دُعا مانگیں گے...الخ۔''

یہ الفاظ بھی صاف شاہد و ناطق ہیں کہ جس مسیح کے نزول کا اس حدیث میں ذِکر ہے، وہ اللہ کا نبی ہوگا، نہ کوئی اور نام کا عیسیٰ یا مثالی مسیح...!

اور سنن ابوداؤد میں آنے والے مسیح کا ذِکر ہوا ہے تو اس میں بھی آنے والے مسیح کو پہلے ''نبی'' کہا ہے، پھر اس کے نزول کا

Marfat.com

ذِکر فرمایا ہے، چنانچہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

"عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم انه قال: ليس بينی وبينه يعنی عيسٰی عليه السلام نبیٌّ وانه نازل۔" (ابوداؤد ج:۲ ص:۱۳۵، باب خروج الدجال)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ میں اور اس میں (یعنی عیسیٰ علیہ السلام میں) کوئی نبی نہ ہوگا، اور وہ اُترنے والے ہیں۔"

اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہے، نہ کوئی نام کا یا مثالی مسیح...!

اس قسم کی روایات[1] کتبِ حدیث میں اور بہت ہیں، جن میں گروہِ قادیانی کی سابق تأویلات کا دخل نہیں ہے۔ ہاں! ان احادیث کو آپ برملا "موضوع" قرار دیں، یا اس میں یہ نئی تأویل کریں کہ: "آنے والے مسیح کو جو "نبی" کہا گیا ہے، تو اس سے قادیانی نبی مراد ہے، کیونکہ وہ محدث ہے، اور محدث بھی ایک قسم کا نبی ہوتا ہے"، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اگر اس نبی سے محدث مراد ہوتا ہے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی نفی نہ کرتے اور نہ فرماتے کہ میرے اور اس کے مابین کوئی نبی نہیں، کیونکہ محدث تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنے والے مسیح کے درمیان بہت ہو چکے ہیں۔

لیلۃ القدر اور سجود آدم کے ظاہری معانی پر محمول ہونے میں جو اَقوال علمائے اسلام ہیں، ان کی نقل کی اس مقام میں ضرورت نہیں ہے، وہ تمام لوگوں میں معروف و مشہور ہیں۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ ان احادیث نزول حضرت مسیح علیہ السلام، وخروجِ دجال ویأجوج ومأجوج میں قادیانی اور اس کے اَتباع کی تأویل ملحدانہ تحریف ہے، اور تمام اہلِ اسلام میں جو ان احادیث کو صحیح مانتے ہیں، ان کے وہی معنی مراد ہونا مُسلَّم ہے جو ظاہر الفاظ سے مفہوم ہوتے ہیں۔ قادیانی نے جو اس تأویل وتحریف کو تجدیدِ دِین ومغزِ شریعت قرار دِیا ہے، یہ اس کے اِلحاد پر ایک اور دلیل ہے، تجدیدِ دِین یہ نہیں ہے کہ عقائد ومسائلِ اسلام کے ایسے معانی کئے جائیں جو نہ صحابہؓ کے خیال میں آئے ہوں نہ تابعینؒ کے، اور نہ ظاہر الفاظ نصوص سے سمجھ میں آتے ہوں اور نہ قرونِ ثلاثہ[2] میں تسلیم کئے گئے ہوں۔ ایسے معانی کا بیان تو "اِحداث" کہلاتا ہے، بلکہ تجدید کے معنی یہ ہیں کہ جو اُصول ومسائل (عقائد واعمال) اَدلّہ شرعیہ سے ثابت ہوں اور قرونِ ثلاثہ میں تسلیم کئے گئے ہوں، مگر لوگوں کی غفلت یا ناواقفی سے متروک ومہجور ہو گئے ہوں، ان کو اَز سرِ نو زِندہ کر کے رواج دِیا جائے، اس پر دلیل یہ ہے کہ تجدیدِ دِین کا حکم وارِد ہے، اور اِحداث سے ممانعت آچکی ہے، ان دونوں کو باہم متوافق کرنے سے صاف ثابت ہے کہ تجدیدِ دِین اسی صورت سے مطلوبِ شارع ہے جس میں اِحداث نہ پایا جائے۔ اور قادیانی کا یہ کہنا کہ تجدیدِ دِین ظاہری علوم سے نہیں ہو سکتی، یہ اس

---

(۱) ابن ماجه ص:۲۹۹، باب فتنة الدجال وخروج عيسٰی بن مريم میں ایک حدیث ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے تجھے دُنیا میں بھیجوں گا، پھر میں اُتروں گا اور دجال کو قتل کروں گا۔

(۲) یعنی زمانۂ صحابہ کرامؓ، عہدِ تابعینؒ اور عہدِ تبع تابعینؒ۔ (ع-ح)۔

Marfat.com

کے اِلحاد پر ایک اور دلیل ہے، ''تجدید'' اِحیاء وترویجِ اُصول ومسائلِ اسلام کا نام ہے، تو ظاہری علوم اسلام اور علوم مسائل اسلامیہ کے بغیر ممکن نہیں ہے، اِلحادات اور باطنیہ خیالات کی اِشاعت تجدید ہوتی تو وہ ظاہری علوم کے بغیر بھی ممکن تھی۔

قادیانی اور اس کے اَتباع نے جو آنے والے مسیح کی بعض ایسی صفات بیان کی ہیں جو ان کے زعم میں حضرت مسیح علیہ السلام میں نہیں پائی جاتیں، صرف قادیانی میں پائی جاتی ہیں، ان کے بیان میں انہوں نے کذب وتدلیس سے خوب کام لیا ہے، اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دِکھایا ہے۔ آنے والے مسیح کی نسبت یہ کہیں بیان نہ ہوا تھا کہ وہ فارسی الاصل ہوگا، اور نہ یہ ثابت ہے کہ مغل لوگ (جن میں قادیانی صاحب ہیں) فارسی الاصل ہیں۔ ایسا ہی کسی حدیث میں یہ تصریح نہیں ہے کہ آنے والا مسیح صرف ایک مسلمان اُمتی ہوگا اور نبی نہ ہوگا، یہ بات صرف قادیانی اور اس کے حواریوں کی من گھڑت ہے، جس کو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سوال وجواب وضع کر کے اس سے نکالا ہے، جس کا بیان صورتِ مسئولہ میں کافی ہو چکا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو متعدد حدیثوں میں آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے، جیسے منقول ہوا، آنے والے مسیح کے بالوں کا سیدھا ہونا اور رنگ کا گندم گوں ہونا جو انہوں نے بیان کیا ہے، یہ حضرت مسیح بن مریم میں پایا جاتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح بن مریم کا بھی حلیہ بیان کیا ہے، صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وارانی اللیل عند الکعبة فی المنام فإذا رجل آدم کأحسن ما تری من آدم الرجال تضرب لمته بین منکبیه رجل الشعر یقطر راسه ماء واضعًا یدیه علی منکبی رجلین وهو یطوف بالبیت، فقلت: من هذا؟ فقالوا: هذا المسیح بن مریم۔"

(صحیح بخاری ج: ۱ ص: ۴۸۹، باب وَ اذْکُرْ فِی الْکِتٰبِ مَرْیَمَ)

''میں نے (خواب میں) ایک خوبصورت شخص گندم رنگ، سیدھے بال والے کو دیکھا تو پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو جواب ملا کہ: یہ مسیح بن مریم ہے۔''

ہاں مجاہد کی حدیث میں حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے یہ بھی بخاری (ایضاً) میں ہے، مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سرخ رنگ وجعد دیکھا، اس حدیث کی دستاویز سے قادیانی اور اس کے حواریوں نے یہ اِفترا کیا ہے کہ عیسیٰ یا مسیح بن مریم دو ہیں، ایک حضرت عیسیٰ بن اِسرائیل جن کو سرخ اور جعد کہا گیا ہے، دُوسرا آنے والا عیسیٰ یا مسیح بن مریم جس کو گندم رنگ اور سیدھے بالوں والا کہا گیا ہے، اور وہ آپ (قادیانی) ہیں۔ مگر یہ نہ سوچا کہ یہ لفظی اِختلاف یوں رفع ہوسکتا ہے، اور علمائے اسلام نے رفع کر دیا ہے کہ درحقیقت حضرت عیسیٰ گندم رنگ وسیدھے بال والے تھے، ایک روایت میں جو اُن کو سرخ رنگ اور جعد کہا گیا ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ ان کا گندمی رنگ مائل بہ سرخی تھا اور جعودت آپ کے جسم میں تھی نہ بالوں میں۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں فرمایا ہے کہ: سالم کی روایت میں ہے:

"ووقع فی روایة سالم الآتیة فی نعت عیسیٰ "انه آدم سبط الشعر" وفی الحدیث الذی قبله فی نعته انه جعد، والجعد ضد السبط، فیمکن ان یجمع بینهما بأنه سبط الشعر

Marfat.com

ووصفه لجعودة فی جسمه لا شعره والمراد بذالك اجتماعه واكتنازه، ولهذا الإختلاف نظير الإختلاف فی كونه آدم او احمر، والأحمر عند العرب الشديد البياض مع الحمرة، والأدم الأسمر، ويمكن الجمع بين الوصفين بأنه احمر لونه بسبب كالتعب وهو فی الأصل الأسمر وقد وافق ابوهريرة علٰی ان عيسٰی احمر۔"

(فتح الباری ج:٦ ص:٤٨٦، باب وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ طبع دار نشر الكتب الإسلامية، لاهور)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح کو سیدھے بال والا کہا ہے، اور اس سے پہلی حدیث میں آیا ہے کہ وہ جعد تھے، جو اس کی ضد ہے، مگر ان دونوں روایتوں میں یوں موافقت ہوسکتی ہے کہ آپ کے بال تو سیدھے تھے، مگر جعد ہونے کا جو ذِکر ہے تو اس سے یہ مراد ہے کہ آپ کا بدن جعد یعنی کسا ہوا اور مضبوط تھا، یہ اِختلاف ایسا ہے جیسا کہ آپ کی رنگت کی نسبت اِختلاف ہوا ہے، وہ گندم رنگ تھے یا سرخ رنگ، جس سے یہ مراد ہوسکتی ہے کہ وہ تھے تو گندم رنگ مگر کسی سبب سے وہ رنگ سرخ ہوگیا تھا۔''

عبدالرحمٰن بن آدم کی روایت میں ہے:

"وقد وقع فی رواية عبدالرحمٰن بن آدم عن ابی هريرة فی نعت عيسٰی: انه مربوع إلی الحمرة والبياض۔"

(فتح الباری ج:٦ ص:٤٨٦، باب وَ اذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ طبع دار نشر الكتب الإسلامية، لاهور)

''ان کے رنگ میں سرخی وسپیدی دونوں موجود تھیں۔''

کرمانی نے شرح بخاری میں کہا ہے:

"ويجوز ان يأوّل ويجمع بينهما بأنه ليس احمر صرافا بل هو مائل إلی الأدمة۔"

(حاشيه بخاری ج:١ ص:٤٨٩، حاشيه نمبر ١٣)

''حضرت عیسیٰ کو سرخ وگندم رنگ کہنا یوں جمع ہوسکتا ہے کہ وہ صرف سرخ نہ تھے، بلکہ سرخ رنگ مائل بہ گندم گونی تھے۔''

اس اِختلاف کی نظیر حضرت موسیٰ کی نعت میں دو متضاد صفتوں جسیم اور خفیف کا ورود ہے، جس کو باہم یوں متوافق کیا گیا ہے:

"لا مانع ان يكون مع كونه خفيف اللحم جسيمًا بالنسبة لطوله فلو كان غير طويل لاجتمع لحمه وكان جسيمًا۔"

(فتح الباری ج:٦ ص:٣٥٠، باب ايضًا، طبع ايضًا)

''وہ بلحاظ طول قامت جسیم تھے، وہ چھوٹے قد کے ہوتے تو بھاری معلوم ہوتے۔''

اس اِختلاف سے کوئی یہ نہیں نکالتا کہ حضرت موسیٰ دو تھے، ایک جسیم، دُوسرے خفیف...!

اس کی دُوسری نظیر خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت وحلیہ میں یہ اِختلافِ لفظی ہے کہ ایک حدیث میں آپ صلی اللہ

Marfat.com

علیہ وسلم کو اَبیض (گورے رنگ والا) کہا گیا، چنانچہ بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت میں ابوطالب کا شعر منقول ہے، جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اَبیض کہا گیا ہے:

وأبيض يستسقى الغمام بوجهه

ثمال اليتامٰى عصمة للأرامل

(بخاری ج:۱ ص:۱۳۷، باب سؤال الناس الإمام الإستسقاء إذا قحطوا)

اور شمائل ترمذی میں ہے:

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم: ابيض كأنما صيغ من فضة۔"

(شمائل ترمذی ص:۴، طبع کتبہ خانہ رشیدیہ، دھلی)

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربعة ..... اسمر اللون۔" (ایضًا)

"كان رسول الله صلى الله عليه وسلم مربوعًا۔" (ایضًا)

"لم يكن بالجعد القطط ولا بالسبط كان جعدا رجلا۔" (ایضًا)

کہ آپ ایسے گورے تھے کہ گویا چاندی سے بنائے گئے۔ اور دُوسری روایت میں آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم گندم رنگ تھے۔ چنانچہ شمائل ترمذی میں موجود ہے۔ اس اِختلاف کو یوں ہی متوافق کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفید رنگ تھے، مگر مائل بسرخی، جس سے گندم گونی پیدا ہوگئی تھی، چنانچہ اور روایت میں صریح آچکا ہے۔

ایسا ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کو سیدھا بھی کہا گیا ہے، چنانچہ شمائل میں ہے اور یہ بھی آیا ہے کہ آپ سیدھے بال والے نہ تھے، جس کو یوں ہی باہم متوافق کیا گیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نہ بہت سیدھے تھے اور نہ بہت گھونگھر والے، بلکہ ایسے سیدھے تھے کہ ان میں کسی قدر شکن پڑتی تھی۔ مگر اس اِختلافِ رنگ اور موئے نبوی سے بھی کسی نے یہ نہیں نکالا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو تھے، ایک گورے رنگ کے، دُوسرے گندمی رنگ، یا ایک سیدھے بال والے، دُوسرے کسی قدر شکن دار بال والے۔ پس اس قسم کے لفظی اِختلاف سے حضرت مسیح کیونکر دو مسیح ہو سکتے ہیں...؟

قادیانی نے بڑا غضب ڈھایا ہے کہ حضرت مسیح کے حلیہ کے لفظی اِختلاف کے سبب ایک مسیح کو دو مسیح (ایک سرخ رنگ گھونگھر والے بال کا، دُوسرا گندم گوں سیدھے بال والا) بنا دیا، اور یہ بھی نہ سوچا کہ صرف گندم گوں ہونے سے کوئی شخص مسیح نہیں ہو جاتا، جہاں تک کہ بقیہ صفاتِ مسیح اس میں نہ ہوں، گندم گوں ہزاروں مسلمان، بلکہ مذاہبِ غیر کے اَشخاص موجود ہیں، پھر کیا وہ صرف رنگت سے مسیح ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں...!

اَتباعِ قادیانی میں سے کوئی شخص منصف وطالبِ حق ہو تو صرف اس ایک مغالطے کی نظر سے اس کو دجال سمجھے، اور اس کے اِتباع سے دست بردار ہو جائے۔

اور قادیانی کی تجویز "پاک تثلیث" نصف عیسائیت ہے، عیسائی لوگ باپ بیٹے اور رُوح القدس کے مجموعے کو تثلیث قرار

Marfat.com

دیتے ہیں، قادیانی صاحب خدا کی محبت (باپ) اور بندۂ محبوب کی محبت (ماں) اور ان دونوں سے متولد رُوح القدس کے مجموعے کو تثلیث قرار دیتے ہیں۔ لوگوں کو عیسائی بنانے میں صرف ایک آنچ کی کسر رہ گئی ہے کہ اس تثلیث کے ساتھ توحید کو بھی ملا دیں اور ان تینوں کو ایک خدا کہہ دیں، جیسا کہ عیسائی کہتے ہیں، یہ بات آپ اس وقت نہیں کہتے تو آئندہ سال کہیں گے اور لوگوں کو پورا عیسائی بنائیں گے، آپ کا یہ اِرادہ نہ ہوتا تو حرفِ تثلیث آپ کی تحریر میں نہ آتا اور نہ اس کو پاک کہا جاتا...!

قادیانی کا بطورِ اِستعارہ ''اِبن اللّٰہ'' کہلانے کو تجویز کرنا پوری عیسائیت ہے۔ نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ (المائدۃ:۱۸)۔ بائبل سے ثابت ہے کہ عیسائیوں نے بھی اِستعارے کے طور پر خدا کے پیارے و مطیع بندوں کو اِبن اللّٰہ کہا ہے اور قرآن میں ان کے اس قول کی حکایت کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، نیز اسی کی طرف مشعر ہے، مگر یہی اِستعارہ ان لوگوں کے مشرک ہو جانے اور مخلوق کو حقیقۃً خدا کا بیٹا قرار دینے کا موجب ہوا تو قرآن و اسلام آیا اور اس محاورے کو اُٹھایا اور بیٹے بیٹی کی نسبت سے (اِستعارہ کے طور پر کیوں نہ ہو؟) خدا تعالیٰ کی پاکی کا اِظہار فرمایا، اب قادیانی صاحب پھر اس محاورے کو مسلمانوں میں قائم کرنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کو عیسائی بنانے کی فکر میں ہیں، اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ...!

اور قادیانی کا محدث ہونے کا دعویٰ کرنا، اور اس ذریعے سے ایک قسم کا نبی کہلانا اور ختمِ نبوّت کو نبوّتِ کلی و تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوّتِ جزئی کے دروازے کو مفتوح کہنا، ان نصوصِ قرآن و حدیث سے انکار ہے جو مطلق نبوّت کو ختم کرتی ہیں، قرآن مجید کی آیت: ''وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط'' (الاحزاب:۴۰) اپنے اِطلاق و عموم کے ساتھ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم پر مطلق نبوّت کو ختم کرتی اور صاف بتاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی شخص نہ ہوگا جس پر لفظِ ''نبی'' کا اِطلاق ہو سکے، اور آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے اپنے اس کلام کے اِطلاق و عموم کے ساتھ بھی مطلق، نبوّت کو ختم کیا ہے، اور خصوصیت کے ساتھ محدثین سابقین اور محدث اُمتِ محمدیہ حضرت عمر فاروق رضی اللّٰہ عنہ کا نبی نہ ہونا ظاہر فرما دیا ہے۔

ایک حدیث میں آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، چنانچہ صحیح بخاری میں آیا ہے:

"عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: کانت بنو إسرائیل تسوسهم الأنبیاء، کلما هلك نبی خلفه نبی، وانه لا نبی بعدی وسیکون خلفاء۔"

(بخاری ج:۱ ص:۴۹۱، باب ما ذکر عن بنی إسرائیل)

''بنی اِسرائیل کی سرداری انبیاء کرتے، جب کوئی نبی ان میں فوت ہو جاتا تو اس کا جانشین بھی دُوسرا نبی ہوتا، مگر میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، صرف خلفاء ہوں گے۔''

ابوداؤد کی حدیث میں آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ میری اُمت میں تیس شخص ایسے جھوٹے ہوں گے جو نبوّت کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میں نبیوں کا خاتم ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، ہاں میری اُمت میں ایک جماعت حق پر قائم رہے گی، جن کو ان کا مخالف ضرر نہ پہنچائے گا، اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

"سیکون فی اُمتی کذابون ثلاثون، کلهم یزعم انه نبیٌّ، وانا خاتم النبیین لا نبی

Marfat.com

بعدی۔" (ابوداؤد ج:۲ ص:۱۲۷، کتاب ذکر الفتن ودلائلھا)

ان اِرشاداتِ نبویہ کے جملے: ''لا نبی بعدی'' میں لفظ نبی نکرہ ہے جو نفی لا کے تحت داخل ہے، اور وہ مفید عموم واِستغراق ہے، اور یہ بتاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسا کوئی نہ ہوگا جس پر لفظ نبی بولا جاسکے۔ اب خصوصیت کے ساتھ محدث کا نبی نہ ہونا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے، چنانچہ صحیح بخاری وصحیح مسلم میں آیا ہے:

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: لقد کان فیما کان قبلکم من الاُمم ناس محدثون فإن یك فی اُمتی احد فإنه عمر، قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: قد کان فیمن قبلکم من بنی إسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء، فإن یك فی امتی منهم احد فعمر۔ قال ابن عباس: من نبی ولا محدث۔" (بخاری ج:۱ ص:۵۲۱، باب مناقب عمر بن الخطاب)

''تم سے پہلے اُمتوں میں محدث ہوتے تھے، اس اُمت میں محدث ہے تو وہ عمر فاروق ہے!

یہ بھی آپ سے ان کتابوں میں منقول ہے کہ: تم سے پہلے بنی اِسرائیل میں ایسے لوگ ہوتے تھے جو نبی نہ ہوتے اور وہ خدا سے یا ملائکہ سے ہم کلام (مخاطب) ہوتے، میری اُمت میں ایسا کوئی ہے تو عمر ہے!

اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں آیت: ''وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ'' میں لفظ نبی کے بعد یہ لفظ ''وَلَا محدث'' بھی پڑھا گیا ہے، اور صحیح مسلم میں لفظ محدث کی تفسیر ملہم سے ہوئی ہے۔''

یہ اقوال نبوی صاف وصریح ناطق ہیں کہ پہلی اُمتوں کے محدث باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ یا ملائکہ کے ہم کلام ومخاطب ہوتے تھے، نبی نہ کہلاتے تھے، اب خاص محدث اُمتِ محمدیہ حضرت فاروق رضی اللہ عنہ کا نبی نہ ہونا آپ کے کلام سے ثابت کیا جاتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے، چنانچہ ترمذی کی روایت میں آیا ہے:

"لو کان بعدی نبی لکان عمر ابن الخطاب۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۲۰۹، باب مناقب ابی حفص عمر بن الخطاب)

''میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمر فاروق ہوتے۔''

جس سے ثابت ہے کہ حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے، اور اس لفظ کا اِطلاق ان پر نہیں ہوسکتا باوجودیکہ حدیث مذکورہ بالا میں ان کا محدث ہونا بیان ہو چکا ہے، اور جبکہ آیت قرآن کی عموم واِطلاق سے اور اِرشاداتِ نبویہ کی عموم وخصوص دونوں سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں جس پر لفظ نبی کا اِطلاق ہوسکے اور محدثین سابقین اور اس اُمت کے تسلیم شدہ محدث نبی نہ کہلا سکے اور قرآن وحدیث نے اس اَمر کا قطعی فیصلہ کردیا ہے، تو پھر قادیانی کا یہ دعویٰ کرنا کہ محدث ایک قسم کا نبی ہوتا ہے، وبناءً علیہ وہ خود ایک قسم کا نبی ہے، ان نصوصِ صریحہ کا اِنکار نہیں تو اور کیا ہے؟ قادیانی کا ختمِ نبوّت کو نبوّت تشریعی اور کلی سے مخصوص کرنا اور اپنے آپ کو محدث قرار دے کر اپنے لئے جزئی نبوّت اور ایک نوع نبوّت کو تجویز کرنا اور ایک قسم کا نبی کہلانا صاف مشعر ہے کہ

Marfat.com

وہ اپنے آپ کو اَنبیائے بنی اِسرائیل کی مانند (جو نئی شریعت نہ لاتے، بلکہ پیروی شریعت سابق کی کرتے اور نبی کہلاتے) نبی سمجھتا ہے، یہی امر اس کے قصیدۂ اِلہامیہ کے اَشعارِ ذیل سے جو اِزالہ میں منقول ہیں سمجھ میں آتا ہے:

حکم است زآسماں بزمین میر سانمش
گر بشنوم نگویمش آں را کجا برم

(اِزالہ ص:۱۶۲، خزائن ج:۳ ص:۱۸۱)

من نمیزیم بوحی خدائے کہ بامن ست
پیغام اوست چوں نفسِ روح پرورم

(اِزالہ ص:۱۶۶، خزائن ج:۳ ص:۱۸۲)

من نیستم رسول ونیا وردہ ام کتاب
ہاں ملہم ہستم وزخداوند منذِرم

(اِزالہ ص:۱۷۸، خزائن ج:۳ ص:۱۸۵)

یہ اَبیات صاف پکار رہے ہیں کہ آپ نبی ہیں، صاحبِ وحی ہیں، منذر ہیں، پیغمبر ہیں،[1] سب کچھ ہیں صرف کسر ہے تو اتنی ہے کہ آپ کوئی نئی کتاب نہیں لائے، بلکہ انبیائے بنی اِسرائیل کی طرح پہلی کتاب کے تابع ہیں اور اس میں عموم وخصوص نصوصِ قرآنیہ ونبویہ مذکورہ بالا سے صاف اِنکار ہے، اور یہ دعوائے نبوّت وتکذیبِ نصوص قادیانی کے دجال وکذّاب ہونے پر بڑی روشن وقوی دلیل ہے۔

---

(۱) ہرچند ان اَبیات میں آپ نے رسول ہونے کی نفی کی ہے، مگر سرورق اِزالہ اوہام پر اپنے حق میں لفظ ''مرسل یزدانی'' لکھوا کر چھپوا دیا ہے، جس سے صاف ثابت ہے کہ درحقیقت آپ کو رِسالت کا بھی دعویٰ ہے، اور ان اَبیات کی نفی صرف دھوکا دہی ہے۔ اس پر ایک روشن اور قطعی دلیل یہ ہے کہ آپ نے اِزالہ میں اپنے رسولِ مبشر بزبان حضرت مسیح ہونا آپ نے بزعمِ خود قرآن سے ثابت کیا ہے، چنانچہ فرمایا ہے: ''اس سلسلے کا خاتم باعتبارِ نسبتِ تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس اُمت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہوگیا ہے، اور فرمان: جعلناك المسيح بن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے، وكان الله على كل شيء قديرًا، اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اِشارہ ہے، کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی، اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں، اسی کی طرف یہ اِشارہ ہے: ومبشرًا برسول يأتي من بعدي اسمه احمد، مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں، بلکہ محمد بھی ہیں، یعنی جامع جلال وجمال ہیں، لیکن آخری زمانے میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد (خود بدولت) جو اپنے اندر حقیقتِ عیسوی رکھتا ہے، بھیجا گیا ہے۔'' (اِزالہ ص:۶۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳)۔ اور جس فرمان کا آپ نے ذِکر کیا ہے وہ اِزالہ میں آپ نے بیان کیا اور فرمایا ہے: ''اس عاجز کا نام مسیح بن مریم رکھ دیا اور اپنے اِلہام میں فرمادیا: جعلناك المسيح بن مريم۔'' (اِزالہ ص:۵۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۰۹)۔ یہ عبارت صاف ناطق ہے کہ آپ اپنے آپ کو شہادتِ قرآن سے رسول سمجھتے ہیں، پھر اس بیت میں اپنی رِسالت سے اِنکار مسلمانوں کو دھوکا دینے اور اِلزامِ دعوائے رِسالت سے بچنے کے سوا کیا معنی رکھتا ہے...؟

Marfat.com

ایسے ہی کاذب مدعی نبوت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال فرمایا ہے، چنانچہ حدیث مذکور ابی داؤد میں صاف تصریح ہے اور صحیح بخاری وصحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے:

"لا تقوم الساعة حتّٰی یبعث دجالون کذابون قریبًا من ثلاثین کلهم یزعم انه رسول الله۔" (بخاری ج:۱ ص:۵۰۹، باب علامات النبوة فی الإسلام، مسلم ج:۲ ص:۳۹۷، کتاب الفتن واشراط الساعة)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہوگی، جب تک کہ تقریباً تیس دجال کذّاب پیدا نہ ہوں گے، جو دعویٰ کریں گے کہ ہم اللہ کے رسول ہیں۔''

صحیح مسلم میں یہ بھی حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذّابون یأتونکم من الأحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آبائکم فإیّاکم وإیّاهم! لا یضلونکم ولا یفتنونکم!" (مسلم ج:۱ ص:۱۰، باب النهی عن الروایة عن الضعفاء الاحتیاط فی تحملها)

''آخر زمانے میں ایسے دجال کذّاب پیدا ہوں گے جو تم کو ایسی باتیں سنائیں گے، جن کو تم نے نہ سنا ہوگا اور نہ تمہارے باپوں نے، ان سے بچتے رہنا! وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور کسی بلا میں نہ ڈال دیں!''

اِمام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں فرمایا ہے:

"قال ثعلب: کل کذاب فهو دجال، وقیل الدجال المموه، یقال دجل فلان اذاموه ودجل الحق بباطله ای غطاه۔" (شرح مسلم ج:۱ ص:۱۰، باب ایضًا)

''ثعلب نے کہا: جو جھوٹا ہو، وہ دجال ہے، بعض نے کہا: دجال وہ ہے جو باطل پر حق کا ملمع چڑھائے یا حق کو باطل سے ڈھانک دے۔''

فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے:

"وقد ظهر مصداق ذالك فی آخر زمن النبی صلی الله علیه وسلم فخرج مسیلمة بالیمامة، واسود العنسی بالیمن، ثم خرج فی خلافة ابی بکر طلیحة بن خویلد فی بنی اسد بن خزیمة، وسجاح التمیمیة فی بنی تمیم، ..... وقُتِل الأسود قبل ان یموت النبی صلی الله علیه وسلم، وقُتِل مسیلمة فی خلافة ابی بکر، وتاب طلیحة ومات علی الإسلام علی الصحیح فی خلافة عمر، ونقل ان السجاح ایضًا تابت، واخبار هؤلاء مشهورة عند الأخباریین، ثم کان اوّل من خرج منهم المختار بن ابی عبید الثقفی غلب علی الکوفة فی اوّل خلافة بن الزبیر فأظهر محبة اهل البیت ودعا الناس إلٰی طلب قتلة الحسین فتبعهم فقتل کثیر ممن باشر ذالك

Marfat.com

او اعان علیه فأحبه الناس، ثم انه زین له الشیطان ان ادعی النبوة وزعم ان جبریل یأتیه فروی ابو داوٗد الطیالسی بإسناد صحیح عن رفاعة بن شداد قال: کنت ابطن شیء بالمختار فدخلت علیه یومًا فقال: دخلت وقد قام جبریل قبل من هذا الکرسی، وروی یعقوب بن سفیان بإسناد حسن عن الشعبی ان الأحنف بن قیس اراه کتاب المختار إلیه یذکر انه نبی، وروی ابوداوٗد، فی السُّنن من طریق إبراهیم النخعی قال: قلت لعبیدة بن عمرو: اتری المختار منهم؟ قال: اما انه من الرؤُوس وقتل المختار سنة بضع وستین۔ ومنهم الحراث الکذاب خرج فی خلافة عبدالملك بن مروان فقتل، وخرج فی خلافة بنی العباس جماعة۔"

(فتح الباری ج:۶ ص:۶۱۷، باب علامات النبوة فی الإسلام، طبع دار نشر الکتب الإسلامیة، لاهور)

''اس حدیث کا صدق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے آخر زمانے میں ظاہر ہو چکا ہے، یمامہ میں مسیلمہ کذّاب ایسا نکلا، یمن میں اسود عنسی، پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں طلیحہ اور سجاح نکلے۔ اسود تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت سے پہلے مارا گیا، اور مسیلمہ خلافتِ ابوبکرؓ میں، اور طلیحہ تائب ہوا اور اِسلام کی حالت میں مرا، اور سجاح بھی تائب ہوئی، ان کے حالات اہلِ تاریخ جانتے ہیں۔ ان سب کے بعد پہلے مختار بن عبید نکلا، اس نے اِبنِ زبیرؓ کی شروع خلافت میں کوفہ پر غلبہ پایا، سو پہلے تو اس نے محبتِ اہلِ بیت کا اِظہار کیا، اور اس کی طرف لوگوں کو بلایا، پھر یہ دعویٰ کیا کہ میرے پاس جبریل آتے ہیں، چنانچہ ابوداوٗد طیالسی نے رفاعہ سے نقل کیا ہے کہ: میں ایک دن مختار کے پاس گیا تو وہ بولا کہ ابھی اس کرسی سے جبریل اُٹھ کر گئے ہیں۔ یعقوب بن سفیان نے شعبیؒ سے نقل کیا ہے کہ احنف بن قیس نے ان کو مختار کا ایک خط دِکھایا جس میں اس نے اپنی نبوّت کا ذِکر کیا تھا، ابوداوٗد نے سنن میں عبیدہ بن عمرو سے نقل کیا ہے کہ مختار ان مدعیانِ نبوّت کا سردار تھا، یہ مختار ۶۰ھ میں مارا گیا، اور من جملہ ان کے حارث کذّاب ہے، جو خلافتِ عبدالملک بن مروان میں نکلا اور مارا گیا۔''

غلام احمد قادیانی کا یہ بھی حال سنا گیا ہے کہ وہ اپنے مریدوں میں بیٹھ کر دعویٰ کیا کرتا ہے کہ جبریل میرے سامنے کھڑے ہیں،(۱) جو کچھ مجھ سے کہتے ہیں میں وہی لوگوں کو سناتا ہوں۔

اس اِلزام کے جواب میں شاید قادیانی یا اس کے حواری یہ دو عذر پیش کریں:

اوّل:... یہ کہ ہر چند قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے، مگر اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اس نبوّت کا دُوسرا نام محدثیت

(۱) جبریل کے سامنے کھڑے ہونے سے آپ کی مراد یہ ہے کہ جبریل کی عکسی تصویر کھڑی ہے، نہ ذاتِ جبریل، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نزولِ جبریل سے وہ عکسی تصویر مراد لیتے ہیں، یا شاید اپنے پاس جبریل کا بذاتِ خود آنا جائز رکھتے ہوں، مگر یہ آپ کے اس اُصول کے برخلاف ہے کہ: ''جبریل اپنے ہیڈکوارٹر سے جدا نہیں ہوتا''...!

Marfat.com

ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کی نبوّت کے دعوے سے محدثیت کا دعویٰ مراد ہے، نہ حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کا دعویٰ۔ اس میں اس پر زیادہ سے زیادہ اِلزام قائم ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنے حق میں لفظ نبی کا اِطلاق کیا اور اس میں الفاظ نصوصِ مذکورہ کا خلاف کیا، نہ یہ اِلزام کہ وہ حقیقۃً نبوّت کا مدعی ہے۔

عذرِ دوم:... یہ کہ ان احادیث میں ان لوگوں کو دجّال وکذّاب کہا گیا ہے جو نبوّتِ خاتم النّبیین کے مقابلے میں نبوّت کا دعویٰ کریں اور مستقل ہی کہلاویں، جیسے مسیلمہ کذّاب اور اَسود وغیرہ سے وقوع میں آیا ہے، اور قادیانی تو نبوّتِ مستقلہ کا دعویٰ نہیں کرتے، بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے ساتھ دعوائے نبوّت کرتے ہیں، لہٰذا وہ ان احادیث کے مصداق نہیں ہوسکتے اور نہ دجال کذّاب کہلانے کے مستحق ہیں۔

ان دونوں عذر میں سے پہلے عذر کا جواب یہ ہے کہ اگرچہ قادیانی نے یہ بات کہہ دی ہے کہ جس نبوّت کا اس کو دعویٰ ہے، اس کا دروازہ قیامت تک کھلا رہے گا، اس کا دُوسرا نام محدثیت ہے، اور اسی محدثیت کے معنی سے نبوّت کا وہ مدعی ہے، مگر ساتھ اس کے اس نے محدثیت کے معنی ایسے بیان کئے ہیں اور اس کی حقیقت کی ایسی تشریح کردی ہے کہ اس سے بجز نبوّت اور کچھ مراد نہیں ہوسکتا۔

اس کی عبارت توضیح مرام میں منقول ہے، صاف تصریح ہے کہ:

> ''محدث جزئی طور پر ایک نبی ہی ہے، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، اُمورِ غیبیہ اس پر کھولے جاتے ہیں.....اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآوازِ بلند ظاہر کرے اور اس سے اِنکار کرنے والا ایک حد تک مستوجبِ سزا ٹھہرتا ہے، اور نبوّت کے معنی بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اُمورِ متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں...اِلیٰ ان قال: ان النبی محدث والمحدث نبی باعتبار حصول نوع من انواع النبوۃ۔''

(توضیح مرام ص:۱۸،۱۹، خزائن ج:۳ ص:۶۰،۶۱)

جس سے صاف اور قطعی طور پر ثابت ہے کہ مرزا کے نزدیک محدث کے وہی معنی اور اس کی وہی حقیقت ہے جو نبی کے معنی اور حقیقت ہے، اور محدث اور نبی آپ کے نزدیک صدق وتحقق میں مساوی ہیں۔ یا نبی عام ہے اور محدث ایک نوع خاص، اور اس سے یقینی نتیجہ نکلتا ہے کہ آپ نے صرف لفظی نبوّت کا دعویٰ نہیں کیا، اور اس میں صرف لفظی غلطی کا اِرتکاب نہیں فرمایا، بلکہ آپ معنیً نبوّت کو اپنی ذات شریف میں متحقق سمجھتے ہیں اور حقیقۃً اور معنیً نبی ہونے کے مدعی ہیں، اور عبارتِ منقولہ سابقہ میں آپ کا مرسل رسول کہلوانا بھی اس کا مؤید ہے۔

دُوسرے عذر کا جواب یہ ہے کہ نبوّت جس کے مدعی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کہا ہے، نبوّتِ مستقلہ سے مخصوص نہیں، یہ تخصیص نہ احادیثِ مذکورہ میں وارِد ہے اور نہ اور کہیں اس کا وجود ہے، اور اِطلاق نصوصِ مذکورہ سے صاف ثابت ہے

Marfat.com

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّتِ غیر مستقلہ کا مدعی بھی ویسا ہی دجال وکذّاب ہے جیسا کہ مدعیٔ نبوّتِ مستقلہ۔ اور ابوداؤد کی حدیثِ مذکور اپنے سیاق وصراحت سے بتا رہی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسے نبی بھی نہ ہوں گے، جیسے بنی اِسرائیل میں ہوتے تھے، جو نئی شریعت لاتے، بلکہ پچھلی شریعت کی پیروی کرتے، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی نبیوں کو ذِکر فرما کر اپنے بعد نبی آنے کی نفی کی ہے۔

اس حدیث کا سیاق اور اَحادیثِ سابقہ کا اِطلاق صاف بتا رہا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرے اور نبی کہلائے، گو دعوائے اِستقلال نبوّت نہ کرے، بلکہ پیروی خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا مدعی ہو، وہ دجال وکذّاب ہے، اور اَحادیثِ مذکورہ کا مصداق۔ قادیانی صاحب ان احادیث کے اِطلاق وسیاق میں بلا دلیل تخصیص کریں گے اور نبی غیر مستقل کہلا کر ان احادیث کے مضمون سے اپنے آپ کو مستثنیٰ قرار دیں گے تو یہ ان کے دجال ہونے پر ایک اور دلیل قائم ہوگی۔

علاوہ بریں قادیانی کا یہ دعویٰ اِتباعِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عدم اِستقلال دعوائے رِسالت بھی چند روز تک ہی معلوم ہوتا ہے، جب آپ کا یہ دعوائے نبوّت تبعی غیر اِستقلالی آپ کے مریدوں میں بلا خلاف مانا گیا تو دعوائے نبوّت مستقلہ بھی آپ سے بعید نہیں ہے، جیسا کہ مختار سے وقوع میں آیا تھا، چنانچہ فتح الباری کی عبارت میں گزرا اور ایسا ہی دجالِ موعود سے وقوع میں آئے گا، چنانچہ طبرانی کی روایت میں ہے:

"واما الذی یدعیه فإنه یخرج اوّلًا فیدعی الإیمان والصلاح ثم یدعی النبوة ثم یدعی الإلٰهیة کما اخرج الطبرانی من طریق سلیمان بن شهاب قال: نزل علی عبدالله بن المعتمر وکان صحابیًا فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: الدجال لیس به خفاء یحیی من قبل المشرق فیدعوا إلی الدین فیتبع ویظهر، فلا یزال حتّٰی یقدم الکوفة فیظهر الدین ویعمل به فیتبع ویحث علٰی ذٰلك ثم یدعی انه نبی فیفرغ من ذالك کل ذی لب ویفارقه، فیمکث بعد ذٰلك فیقول: انا الله، فتغشی عینه وتقطع اذنه ویکتب بین عینیه کافر۔"

(فتح الباری ج:۱۳ ص: ۹۱، باب ذکر الدجال، طبع دار نشر الکتب الإسلامیة، لاهور)

"دجال پہلے لوگوں کو دِینِ اسلام کی طرف بلائے گا، جب لوگ اس کے اس دعوے کے سبب پیرو ہو جائیں گے اور کوفہ وغیرہ میں اس کا تسلط اور تغلب ہو جائے گا، تو وہ پھر دعوائے نبوّت کرے گا، جس سے عقل مند لوگ گھبرائیں گے اور اس سے جدا ہوں گے، پھر وہ دعوائے خدائی کرے گا، اس وقت اس کی آنکھ پر جھلی پیدا ہوگی، یعنی وہ کانا ہوگا، اور اس کی پیشانی پر لفظ کافر لکھا جائے گا۔"

ایسا ہی قادیانی سے ڈر لگتا ہے کہ اب تو اس کو دعوائے نبوّتِ تبعی ہے، پھر دعوائے نبوّتِ مستقلہ ہوگا، پھر دعوائے اُلوہیت، یہ گمان آپ کے حق میں بلا برہان نہیں ہے، آپ کے سابق حالات اس گمان پر روشن دلائل ہیں۔

زمانۂ تالیف براہین احمدیہ میں آپ نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ جو پیشین گوئی غلبہ دِینِ اسلام حضرت مسیح علیہ السلام کے حق میں

Marfat.com

وارِد ہے، حضرت مسیح اس کے ظاہری اور جسمانی طور پر مصداق ہیں اور ہم (خود بدولت) رُوحانی اور معقولی طور پر اس کے مصداق ہیں، اور فرمایا کہ: ''جس غلبۂ کامل دِینِ اسلام کا اس پیشین گوئی میں وعدہ کیا گیا ہے، وہ غلبہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ذریعے سے ظہور میں آئے گا، اور جب آپ دوبارہ اس دُنیا میں تشریف لائیں گے تب آپ کے ہاتھ سے دِینِ اسلام جمیع اَقطارِ عالم میں پھیل جائے گا۔'' (دیکھو براہین احمدیہ ص:۴۹۸، خزائن ج:۱ ص:۵۹۳)۔

یہ بات آپ کی مسلمانوں میں مانی گئی تو آپ اب یہ فرما رہے ہیں کہ مسیح گئے گزرے اور مر گئے، اب وہ دُنیا میں نہیں آسکتے اور جو پیشین گوئیاں مسیح کے حق میں وارِد ہیں، وہ سر بسر آپ کے حق میں ہیں اور آپ ہی ان کے مصداق ہیں، پس اگر ایسا ہی چند روز کے بعد دعوائے نبوّتِ مستقلہ بلکہ اُلوہیتِ کاملہ آپ سے ظہور پائے تو کون سے تعجب کا محل ہے...؟

اس دعوائے نبوّتِ مستقلہ کرنے کا زمانہ آئندہ میں آپ کی نسبت کوئی گمان نہ کرے، تو وہی نبوّتِ تبعی اور جزئی (جس کے اب آپ برملا مدعی ہیں) آپ کے دجال ہونے کے لئے کافی دلیل ہے، نصوصِ مذکورہ صاف فیصلہ کرتی ہیں کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دعوائے نبوّت کرے (محدث ہی کیوں نہ کہلاتا ہو) وہ دجال وکذّاب ہے...!

اس میں بھی کسی کو اِشتباہ رہے تو اس کی فہمائش کے لئے صحیح مسلم کی دُوسری حدیث اس کے دجال ہونے پر کافی دلیل ہے،(۱) اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ: جو شخص ان کو ایسی باتوں (یعنی دین کے متعلق) سنادے جو اُن کے بزرگوں سے نہ پہنچی ہوں، تو وہ دجال ہے، اور یہ ظاہر ہے کہ قادیانی اُصولِ دِین اور مسائلِ اِعتقادیہ میں ایسی باتیں کہتا اور قرآن وحدیث کے ایسے معنی بیان کرتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اَصحابِ کبار کے خواب میں بھی نہ آئے تھے، اور نبوّت ختم شدہ کو نبوّتِ کلی اور تشریعی سے مخصوص کرنا اور نبوّتِ جزئی وغیر تشریعی کو اپنے لئے تجویز کرنا، اسی قسم سے ہے، پھر اس کے دجال وکذّاب ہونے میں کیا شک ہے...؟

قادیانی نے جو اپنے عقیدۂ کفریہ بدعیہ پر حدیثِ مبشرات سے اِستدلال کیا ہے، وہ اس کے عقیدے کا مثبت نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کی بے علمی ونافہمی پر ایک روشن دلیل ہے۔ اس حدیث میں مبشرات یعنی مؤمنوں کے سچے خوابوں کو نبوّت کا ایک جزو قرار دِیا ہے،(۲) نہ ایک نوعِ نبوّت یا جزئی نبوّت۔ اور یہ ظاہر ہے اور ادنیٰ اہلِ علم کو معلوم ہے کہ جزء اور ہے، جزئی اور، کسی چیز کی جز پر اس کے کل کا حقیقۃً اِطلاق نہیں ہوسکتا، اور جزئی پر کلی کا اِطلاق حقیقۃً ہوتا ہے، جزئی میں کلی کا پورا تحقق ہوتا ہے، ایسا ہی نوع میں جنس مع فصل پوری پائی جاتی ہے، بلکہ خارج اور نفس الامر میں جزئی ہی موجود اور اپنی کلیات کا کل ہوتی ہے، اور کلیات اس کے اجزاء ہوتے ہیں،

---

(۱) الصحیح لمسلم ج:۱ ص:۱۰، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی)۔

(۲) چنانچہ بخاری ج:۲ ص:۱۰۳۵ الرؤیا الصالحة کی حدیثِ مرفوع میں آیا ہے کہ: مؤمن کا خواب نبوّت کا چھیالیسواں حصہ ہے، اور ابنِ ابی حاتم کی روایت میں ہے کہ: نبیوں کے خواب وحی ہیں، یعنی وحیٔ نبوّت کی ایک نوع۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرق کرنا اور مؤمنوں کے خواب کو جزء نبوّت اور نبیوں کے خواب کو وحی (یعنی نوعِ وحیٔ نبوّت) قرار دینا صاف مشعر ہے کہ مؤمنوں کے خواب نبوّت نہیں ہیں، بلکہ وہ جزءِ نبوّت ہیں۔ قادیانیو! سمجھو! سمجھ نہ ہو تو کسی اہلِ علم سے دریافت کرو...!

Marfat.com

اور یہ اُمور جزء میں پائے نہیں جاتے، نہ ان میں کل کا پورا تحقق ہوتا ہے، نہ وہ کل کا کل ہوتی ہے، لہٰذا کوئی عقل مند جزء کو جزئی یا کلی کا ایک نوع نہیں کہہ سکتا، مثلاً: حقیقت انسان کی جزء حیوان کو کوئی شخص انسان نہیں کہہ سکتا، اور نہ اس کو جزئی انسان یا ایک نوعِ انسان قرار دے سکتا ہے۔

کوئی شخص صرف شکر یا سرکہ کو سکنجبین نہیں کہہ سکتا، اور نہ ان اجزاء کو سکنجبین کا ایک قسم قرار دے سکتا ہے، قادیانی نے اپنی بے علمی اور نافہمی سے اس بات کو نہیں سمجھا، اور جزء نبوّت کو نوعِ نبوّت اور نبوّتِ جزئی قرار دِیا ہے، اور اِنکارِ نصوصِ ختمِ نبوّت کا اِرتکاب کیا۔ ریاست بھوپال کا ملازم محمد احسن امروہی جو قادیانی کو علوم وحقائق کا دریائے ناپیدا کنار سمجھتا اور اپنے رسالے اعلام میں اس کے حق میں لکھ چکا ہے: ''ولا ینتھی بحرہ الذی لا ساحل لہ'' وہ اس بات کو غور سے سمجھے اور اَب بھی اس کو بے علم سمجھ کر اس کے اِتباع سے ہاتھ اُٹھائے، ورنہ تھوڑے دِنوں کے بعد وہ سخت پچھتائے گا اور آخر اس کی اِتباع سے دست بردار ہو جائے گا، اِن شاء اللہ تعالیٰ!

اور قادیانی کا حضرت عیسیٰ مسیح کا سولی پر چڑھایا جانا تجویز کرنا نصِ قرآن: ''وَمَاقَتَلُوْہُ وَمَاصَلَبُوْہُ'' (النساء:۱۵۷) سے اِنکار ہے، اور اس میں آپ نے نیچریوں کی تقلید کی ہے، جو عیسائیوں کے مقلد ہیں۔ تفسیر نیچری[1] نکالو اور اس اَمر کی تصدیق کرلو...!

ایسا ہی قادیانی کا حضرت مسیح علیہ السلام کے معجزات سے بتاویل اِنکار کرنا، قرآن کا اِنکار کرنا ہے، اور ان کی تاویلات میں نیچریوں کا اِتباع ہے، اس بات میں قادیانی کا قانونِ قدرت سے اِستشہاد کرنا بھی اسی اِعتقادِ نیچریت کو ظاہر کرنا ہے، انسان کا تجربہ اور مشاہدہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا قانون نہیں ہوسکتا، اور اس کی قدرت انسان کے تجربے و مشاہدے میں محدود نہیں ہوسکتی، اس بات کا قادیانی خود پہلے مقر ہو چکا ہے اور اپنی کتاب میں اپنے تجربے کو قانونِ قدرتِ خداوندی قرار دینے کو کفر و بے ادبی و بے اِیمانی کہہ چکا ہے، (سرمہ چشم آریہ ص:۱۷، خزائن ج:۲ ص:۶۵)۔

اور قادیانی کا بعض احادیثِ صحیحین کو موضوع کہنا، بدعت وضلالت ہے، اور ان تمام اہلِ اسلام کے مخالف جو اَحادیثِ صحیحین کو مانتے ہیں، حجۃ اللہ البالغہ میں ہے:

''اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانھما متواتران إلی مصنفیھما وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر سبیل المؤمنین۔'' (حجۃ اللہ البالغۃ ج:۱ ص:۱۳۴، باب طبقات کتب الحدیث)

''صحیحین کی مرفوع و متصل حدیثوں کے صحیح ہونے اور ان کتب کے مؤلفوں تک بتواتر پہنچ جانے پر محدثوں کا اِتفاق ہو چکا ہے، اور اس اَمر پر ان کا اِتفاق ہے کہ جو شخص ان کی شان کی توہین کرے، وہ بدعتی ہے، مؤمنوں کی راہ کے مخالف راہ کا پیرو۔''

---

(۱) سرسیّد احمد خان کی تفسیر جو خود کو نیچر کا متبع کہتے تھے، جس کی وجہ سے ان کو ''نیچری'' کہا جاتا تھا۔

Marfat.com

اورقادیانی کا کشف کے ذریعے سے حدیث صحیح بخاری کوموضوع قرار دینااور بھی گمراہی ہے، غیر نبی کا کشف واِلہام حجتِ شرعی نہیں ہے، چنانچہ شرح عقائد نسفی (ص:۲۲) میں ہے:

"والإلهام المفسر بالقاء معنى فى القلب بطريق الفيض ليس من اسباب المعرفة بصحة الشيء عند أهل الحق۔"

''اِلہام جس کی تفسیر یہ ہے کہ کسی کے دِل میں بطورفیض کچھ اِلقاء ہو، اہلِ حق (یعنی اہلِ سنت) کے نزدیک حقیقتِ اشیاء کے علم ومعرفت کا وسیلہ نہیں ہے۔''

ایسا ہی تلویح وغیرہ کتبِ اُصول میں ہے، تو پھر وہ ایک حجتِ شرعی (یعنی حدیثِ صحیح) کا مبطل کیونکر ہوسکتا ہے؟ وہ خود اپنی صحت وقبولیت میں توافقِ قرآن وحدیث کا محتاج ہے۔

اورقادیانی کا حدیث کو مفسرِ قرآن نہ ماننا، ضلالت اوراہلِ بدعت کی علامت ہے، اہلِ سنت میں مُسلَّم ہے کہ حدیث، قرآن کی تفسیر ہے اوراس کے اِجمال کی مبین۔

سنن دارمی (ج:۱ ص:۱۴۴) میں ''باب السُّنَّة قاضية على كتاب الله''[1] عقد کیا ہے اوراس میں ایک حدیثِ مرفوع نقل کی ہے، پھر بعینہٖ یہ قول اِمام یحییٰ ابن کثیر سے نقل کیا ہے، اوردارمی (ج:۱ ص:۴۹) ''باب التورع عن الجواب فيما ليس فيه كتاب ولا سُنَّة'' میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے:

"عن عمر ابن الخطاب قال: انه سيأتى ناس يجادلونكم بشبهات القرآن، فخذوهم بالسُّنن، فإن اصحاب السُّنن اعلم بكتاب الله۔"

''لوگ قرآن کی متشابہ آیات یعنی جن کی کئی وجوہ سے تفسیر ہوسکتی ہو، تمہارے سامنے پیش کریں گے، تم ان کو اَحادیثِ نبویہ سے پکڑنا، کیونکہ قرآن کو بہتر جاننے والے اہلِ حدیث ہیں۔''

اوراِمام شعرانی نے منہج میں کہا ہے:

"اجتمعت الأُمَّة على ان السُّنَّة قاضية على كتاب الله"

''اُمتِ محمدیہ کا اس پر اِتفاق ہے کہ سنت، کتابُ اللہ کی وجوہاتِ مختلف کا فیصلہ کرنے والی ہے۔''

اورقادیانی کا اپنے اِتباع کو مدارِ نجات ٹھہرانا اوراس سے اِنکار کو موجبِ ہلاکت کہنا بھی سخت گمراہی ہے، اوراس میں بھی اس کا اپنے حق میں در پردہ نبوّت کا دعویٰ ہے، کیونکہ یہ دعویٰ صرف انبیاء علیہم السلام کو پہنچتا ہے، جو سوءِ خاتمہ سے مأمون ہیں، دُوسروں کو...ولی کیوں نہ ہوں...اپنی نجات وحسنِ خاتمہ کا یقین نہیں ہے، تو وہ دُوسروں کو نجات کا یقین کیونکر دِلا سکتے ہیں...؟

صحیح بخاری میں اکابر صحابہؓ سے مروی ہے کہ وہ اپنے اُوپر نفاق کا ڈر رکھتے تھے، چنانچہ ابنِ ابی ملیکہؒ سے روایت ہے:

---

(۱) یعنی حدیث، قرآن مجید کی مختلف وجوہات کا فیصلہ کرنے والی ہے۔

Marfat.com

"قال ابن ابی ملیکة: ادرکت ثلاثین من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم کلهم یخاف النفاق علٰی نفسه۔" (صحیح بخاری ج:۱ ص:۱۲، باب خوف المؤمن ان یحبط عمله)

''انہوں نے کہا: میں نے تیس اصحابِ نبوی کو پایا، یعنی دیکھا، وہ سب کے سب اپنے حق میں نفاق کا ڈر رکھتے تھے۔''

اور مشکوٰۃ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ مقبرے میں جاتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی تر ہوجاتی۔ اسی نظر سے علمائے اسلام نے کہا ہے کہ ایمان بین الرجاء والخوف چاہئے، شرح عقائد میں ہے:

"والأمن من الله تعالٰی کفر لأنه لا یأمن مکر الله إلَّا القوم الخاسرون۔"

(شرح عقائد ص:۱۶۹، طبع مکتبه خیر کثیر)

''خدا کے مؤاخذے سے بے خوف ہوجانا کفر ہے، قرآن میں ارشاد ہے: خدا تعالیٰ سے وہی لوگ بے ڈر ہوتے ہیں جو خسارے میں ہیں۔''

اور اس میں ہے:

"لا یبلغ ولی درجة الأنبیاء، لأن الأنبیاء معصومون مأمونون عن خوف الخاتمة۔"

(شرح عقائد ص:۱۶۴)

''ولی، انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچتے، کیونکہ انبیاء خاتمہ بُرا ہونے سے بامن ہوتے ہیں۔''

اور شرح فقہ اکبر میں ہے:

"ورسول الله صلی الله علیه وسلم مات علی الإیمان ولیس لهذه النسخة فی اصل شارح تصدر لهذا المیدان لکونه ظاهرًا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه صلی الله علیه وسلم فی هذا الشأن ولعل مرام الامام علٰی تقدیر صحة ورود هذا الکلام انه صلی الله علیه وسلم من حیث کونه نبیًّا من الأنبیاء علیهم السلام وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الإبتداء والإنتهاء نعتقد انه مات علی الإیمان واما غیره من الأولیاء والعلماء والأصفیاء بالأعیان فلا نجزم بموتهم علی الإیمان وإن ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات وجمال انواع الطاعات فإن مبنی امره علی الإیمان وهو مستور علٰی افراد الإنسان ولهذا کانت العشرة المبشرة وامثالهم خائفین من إنقلاب احوالهم وسوء مآلهم فی آمالهم۔"

(شرح فقه اکبر ص:۱۳۱، طبع مجتبائی دهلی ۱۳۴۸ھ)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتمہ ایمان پر ہوا ہے، اس مسئلے کا بیان اہم مقام میں اس امر کے اظہار کی غرض سے ہوا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ نبی ہیں اور نبی سب کے سب ابتدائے عمر سے

Marfat.com

اِنتہا تک کفر سے محفوظ ہوتے ہیں، لہٰذا ہم یقین رکھتے ہیں کہ آپ کا خاتمہ اِیمان پر ہوا ہے۔ ان کے سوا اور ولیوں کے اِیمان پر خاتمہ ہونے کا ہم یقین نہیں کر سکتے، اگرچہ ان سے کرامات وکمال حالات اور انواعِ طاعات ظاہر ہوں، کیونکہ یہ یقین تب ہو جبکہ ان کا اِیمان یقیناً ثابت ہو، اور یہ اِیمان لوگوں پر مخفی رہتا ہے، اسی وجہ سے عشرہ مبشرہ اور ان کے امثال اصحاب سوءِ خاتمہ سے ڈرتے رہے۔''

اور جب اکابر اولیاء کو یہ دعویٰ نہیں پہنچتا تو مرزا قادیانی کو (جو عقائد اور اقوالِ مذکورہ کی نظر سے دائرۂ اسلام اور تسنن سے خارج ہے اور اس اِعتقاد و اقوال کے ساتھ اس کا ولی ہونا ممکن نہیں ہے) یہ دعویٰ کب زیبا ہے...؟

اور قادیانی کا یہ کہنا کہ اِعتقادِ حیاتِ مسیح شرک کا ستون ہے، ان تمام صحابہؓ و تابعینؒ و تبع تابعینؒ، اَئمہ مجتہدینؒ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے اُس وقت تک عام مسلمین کو جو حضرت مسیح علیہ السلام کو زِندہ سمجھتے ہیں اور قیامت سے پہلے ان کے نزول کے معتقد ہیں، مشرک بنانا ہے، اور یہ امر جیسا کفر ہے، محتاجِ بیان نہیں ہے...!

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ جو کچھ ہم نے سوالِ سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتویٰ دیا، وہ صحیح ہے، کتاب وسنت واقوالِ علمائے اُمت اس کی صحت پر شاہد ہیں، اب مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے دجال، کذّاب سے اِحتراز اِختیار کریں، اور اس سے وہ دِینی معاملات نہ کریں جو اہلِ اسلام میں باہم ہونے چاہئیں، نہ اس کی صحبت اِختیار کریں، اور نہ اس کو اِبتداءً سلام کریں، اور نہ اس کو دعوتِ مسنون میں بلائیں، اور نہ اس کی دعوت قبول کریں، اور نہ اس کے پیچھے اِقتدا کریں، اور نہ اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں، اگر انہیں اِعتقادات واقوال پر یہ رحلت کرے، وَاللّٰہُ الْمُوَفِّقُ لِلْعَمَلِ وَالْقَبُوْل!

الراقم العاجز

سیّد محمد نذیر حسین

جواب صحیح ہے

حسبنا اللہ بس

حفیظ اللہ

تصدیق علمائے دہلی وآگرہ وعرب وحیدرآباد و بنگال وغیرہ

لا ریب فی ان القادیانی الغبی الغوی ابتدع بدعةً ضلالةً وابرز فی تحریراته سفاهةً وجهالةً وزاد فی قلبه وعقیدته مرضًا وعلالةً قد حرف عن مواضعه الکلم والنصوص وانکر ما هو من ضروریات الدین فهو وامثاله من سرقة الدین واللصوص انی لا اشك ان هٰذا من الدَّجّالین الکذّابین والشّیاطین الملاعین تاب الله علیه او ابتلاه بالعذاب المهین، آمین یا رَبّ العالمین!

محمد عبدالجبار عمر پوری، مدرّس آگرہ اسکول

ترجمہ:... ''اس میں شک نہیں کہ قادیانی کج رو، بلید نے، بدعت ضلالت نکالی ہے اور اپنی تحریرات میں حماقت ظاہر کی ہے، اپنے حال اور اِعتقاد میں بیماری بڑھالی ہے، کلماتِ شارع اور نصوص کی تحریف کی ہے، اور ان باتوں کا جو دِین سے بداہۃً ثابت ہیں، اِنکار کیا ہے، وہ اور اس جیسے لوگ دِین کے چور ہیں اور وہ دجالین، کذّابین اور ملعون شیاطین سے ہیں، خدا اس کو توبہ کی توفیق دے، یا

Marfat.com

ذلیل کرنے والے عذاب میں مبتلا کرے۔"

لا شك فی ان من اعتقد ما بين فی جواب المجيبين الذين صرحوا مطالب ذالك المعتقد فهو ملحد، لأن ذالك المعتقد منكر اكثر ظواهر الشرع وحكم مثل المنكر مما لا يخفی۔

كتبه: احمد حسن دهلوی، كلكٹر حيدرآباد دكّن

ترجمہ:..."اس میں شک نہیں کہ جوشخص ان باتوں پر اِعتقاد رکھے، جوفتوے میں مذکور ہیں، وہ ملحد ہے، کیونکہ ایسا اِعتقاد رکھنے والا اکثر اِعتقاداتِ ظاہر شریعت کا منکر ہے، اوراس کا حکم مخفی نہیں ہے۔"

طريقة هذا الدَّجّال طريقة ضالة يشهد علٰی ردها النصوص وقد اصاب من اجاب، عفی الله عنه۔

اسحاق بن عبدالرحمٰن عربی

"اس دجال کا طریق گمراہی کا طریق ہے، اس کا نصوص کورَدّ کرنا اسی پر گواہ ہے، اس کے حق میں جو جواب لکھا ہے، وہ دُرست ہے!"

الجواب صحيح! (جواب صحیح ہے)

محمد بن حسن بن احمد عربی

كل الجواب صحيح لا ريب فيه، من انكر فهو ملحد زنديق!

ابوعبدالمنان محمد عبدالرحمٰن

"جواب سب کا سب صحیح ہے، اس میں کوئی شک نہیں، جواس کے مضامین کا منکر ہے، وہ ملحد اور چھپا مرتد ہے۔"

الحق لا يتجاوز عما فی هذه الأوراق فماذا بعد الحق إلّا الضلال!

سیّد محمد ابو الحسن

۱۳۰۵ھ

سیّد محمد عبدالسلام

"حق اس بیان سے متجاوز نہیں جوان اوراق میں ہے، پھر حق چھوڑ کر بجز باطل کیا ہوگا...!"

هذا حكم صحيح، لا ريب فيه!

سیّد احمد شاہ پوری

من اعتقد ما فی السؤال، لا ريب فيه انه مضلٌ وضالٌ وكذّابٌ مفسدٌ دجالٌ ليس فی ردته وزندقته وكفره مقال، قاتله الله المتعال!

حررہ الراجی رحمة الله

ابو عبدالله محمد فقير الله الكٹهوی الشاہ پوری

"جس کا یہ اِعتقاد ہو جو سوال میں مندرج ہے، اس کی نسبت کوئی شک نہیں کہ وہ خود گمراہ ہے، اوروں کو گمراہ کرنے والا ہے، کذّاب ہے، دِین میں فساد ڈالنے والا ہے، اس کے چھپے مرتد ہونے اور کفر میں کوئی گفتگو نہیں۔ خدا اس کو ہلاک کرے!

اقول بتوفيق الله الوهاب انه لا ريب فی صحة هذا الجواب وانه لا شك فی كفر مرزا الكذّاب۔

محمد يوسف

Marfat.com

''میں خداوہاب کی توفیق سے کہتا ہوں کہ اس جواب کی صحت میں کوئی شک نہیں اور نہ اس کذّاب قادیانی کے کفر میں شک ہے۔''

جس شخص کے ایسے عقائد اور اقوال ہوں، اس کے کفر میں کچھ شبہ نہیں۔ قادر علی عفی عنہ

حضرت اُستاذنا وشیخنا وشیخ الاسلام مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی ادام اللہ برکاتہٗ نے جو کچھ زیب رقم فرمایا ہے، مجھے اس سے دِلی اِتفاق ہے۔

محمد حسین پٹیالوی

جواب صحیح اور دُرست ہے
عبدالکریم

جواب صحیح اور دُرست ہے
محمد الطاف حسین عفی عنہ

جواب صحیح اور دُرست ہے
ابوالفضل محمد نصیر الدین

جواب صحیح اور دُرست ہے
خادم العلماء محمد عیسیٰ

جواب صحیح اور دُرست ہے
محمد کرامت اللہ

جواب صحیح اور دُرست ہے
محمد زکریا عفی عنہ

جواب صحیح اور دُرست ہے
ابومحمد عبدالعزیز

جواب صحیح اور دُرست ہے
محمد یحییٰ ابوالحسنات

جواب صحیح اور دُرست ہے
ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن

جواب صحیح اور دُرست ہے
محمد بٹیا مین خاں

جواب صحیح اور دُرست ہے
ابومحمد ثابت علی

افادالمجیب واجاد، مجیب نے اس جواب سے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور جواب کھرا دیا۔

ابواِسماعیل یوسف خانپوری

اصاب المجیب، جواب دینے والے نے دُرست کہا ہے۔ محمد سراج الدین

الجواب صحیح، والمجیب نجیح، ''جواب صحیح ہے، اور مجیب رستگار''۔ محمد

مرزا قادیانی کی بعض تصنیف فقیر کی نظر سے گزر چکی تھیں، فی الحال یہ سوال وجواب سنا گیا، بیشک مرزا قادیانی اہلِ اسلام سے خارج ہے اور سخت ملحد اور ایک دجال دجالون مخبر عنہا سے ہے، اور پیرو اس کے گمراہ ہیں۔ فقط فقیر مسعود دہلوی

سجادہ نشین نقشبندیہ خلیفہ اِمام علی شاہ مرحوم، رہڑ چھڑ، پنجاب

الجواب صحیح، ''یہ جواب صحیح ہے۔'' حبیب احمد

من اعتقد ما فی السؤال لا شك انه الدجال۔ فتح محمد فتح پوری، مدرّس دھلی

''جس کا یہ اِعتقاد ہو جو سوال میں ہے، وہ بلاشک دجال ہے۔

ومن كان إعتقاده مخالفًا لأهل السُّنَّة والجماعة فهو بلا ريب خارج عنه سيما من كان إعتقاده مما هو فی هذا السؤال مرقوم فهو قطعًا زنديق ومرتد۔ محمد امان اللہ

Marfat.com

''جس شخص کا اِعتقاد اہلِ سنت و جماعت سے خارج ہو، وہ بلاریب ان کی جماعت سے خارج ہے اور خاص کر جس شخص کا یہ اِعتقاد ہو جو سوال میں مرقوم ہے، وہ قطعاً چھپا کافر و مرتد ہے۔''

إن كان كذا فكذا۔ حررہٗ عبدالقادر

اگر قادیانی نے ایسا کہا ہے جو سوال میں ہے تو اس کا یہی حکم ہے، جو جواب میں ہے کہ وہ دجال و کذّاب ہے اور پابندی اسلام سے خارج ہے۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح، ''جواب صحیح ہے اور مجیب رستگار۔'' محمد عثمان

حقیقت میں ایسا شخص من جملہ ان دجالوں کے ایک دجال، مگر بڑا بھاری دجال، بلکہ اس کا عم و خال ہے، اس زمانے کی کیا خصوصیت ہے؟ اسی ملک پنجاب میں کہ جہاں کا ہیولیٰ بڑا قابل ہے، لوگوں کی سادہ لوحی اس بات کی مقتضی رہتی ہے کہ کوئی نئی صورت پہنائی جائے، مذہب بیکوک بھی محمد حسین نے فرخ سیر کے عہد میں جاری کیا تھا اور نبوّت و ولایت میں ایک مرتبہ مانا اور ایک کتاب بھی گھڑی جس کے سینکڑوں پڑھے لکھے سادہ لوح بھی معتقد ہو گئے تھے، ہنود میں بھی آریہ مذہب پنجاب والوں نے جلد قبول کیا۔

سب باتوں سے قطع نظر کیجئے کہ ان احادیث کی تأویل اور آیات کی تأویل جو وہ کرتے ہیں محض جاہلانہ جکڑ بندی ہے، جیسا کہ دہری اور عام جہلاء کیا کرتے ہیں، مگر جب یہ تأویلات صحیح مان لی جائیں کہ مسیح ابنِ مریم سے یہ مراد، اور قتل خنزیر سے یہ...الخ، تو پھر میاں قادیانی کو کیا ترجیح ہے کہ وہ مسیحِ موعود مانا جائے، جس کو نہ علم ہے نہ فضل نہ خاندانِ نبوّت سے ہے، اگر مسیحائی کا ایسا ہی بازار گرم ہے تو اور اچھے اچھے شخص اس کے مستحق ہیں، مگر معاذ اللہ! ان کو اس روٹی کمانے کے دھندے سے کیا کام، خدا کی پناہ کہ وہ ایمان ضائع کر کے مریدوں کے ہاں کا حلوہ پوری اُڑائیں! اگر یہی آزادی اور اِلحاد کا دریا پنجاب میں موجزن رہے گا تو کوئی شبہ نہیں کہ امروز فردا میں کوئی نبوّت[1] کا مدعی بھی کھڑا ہو جائے گا، اور اس کے بعد کوئی موٹا تازہ دولت والا خدائی کا دعویٰ کر بیٹھے گا اور قطعاً سینکڑوں پنجابی سادہ لوح ان کے بھی مرید ہو جائیں گے، معاذ اللہ! اس جہل و خرافات کا کیا ٹھکانا ہے، اللہ قادیانی کو ہدایت نصیب کرے...!

ابو محمد عبدالحق (مؤلف تفسیر حقانی)

علمائے کانپور و علی گڑھ وغیرہ

جس شخص کے یہ اِعتقاد اور مقالات ہیں جو سوال میں مذکور ہوئے، وہ بے شک دائرۂ اسلام سے خارج اور ملحد و زِندیق ہے، نعوذ باللہ من شرورہ!

محمد لطف اللہ محمد عثمان

لما ثبت ان القادیانی ینکر وجود الملائکة علیٰ وجه جاءنا به النبی صلی الله علیه وسلم وینکر نزول جبرائیل علیه السلام، ویقول ان الملائکة عبارة من ارواح السیارات والنفوس الفلکیة، ویقول ان لیلة القدر

---

(۱) مولوی عبدالحق صاحب نے اس عبارت کو لکھنے کے وقت تک قادیانی کے وہ رسائل ''توضیح مرام'' و ''اِزالہ اوہام'' نہ دیکھے تھے، جن میں قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے (مرتب)۔

Marfat.com

عبارة عن الزمان الظلمانی الذی ینقطع فیه البرکات السماویة، ویقول نزول عیسی بن مریم ورفعه إلی السماء بجسده العنصری من المستحیلات ومن الأباطیل، ویقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشریع جدید لا ختم مطلق النبوة، ویقول ان سلسلة مطلق النبوة جاریة غیر منقطعة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم إلٰی یوم القیامة، ویقول ان المسیح الموعود فی الشریعة المحمدیة لیس هو عیسی بن مریم الذی فات بل الموعود مثیله وهو انا الذی انزلنی الله فی القادیان وانا الذی نطقت به السنة والقرآن، ویقول المراد بالدجال الذی نطقت به السنة منکری عقیدتی، ویقول ان ظواهر النصوص مصروفة عن ظواهرها وان الله تعالٰی لم یزل یبین مراده بالإستعارات والکنایات، ومثل ذالك من الأباطیل الخرافات اعاذنا الله من کل ذالك، فلا شبهة عندی فی کفره، فهو کافر متعنت معاند للشریعة المحمدیة یرید إبطالها، سوّد الله وجهه! محمد إسماعیل

''چونکہ یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ قادیانی وجود ملائکہ کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا ہے، منکر ہے اور نزولِ جبریل کا منکر ہے، اور اس امر کا قائل ہے کہ ملائکہ ستاروں کی ارواح اور نفوسِ فلکیہ ہیں، اور وہ قائل ہے کہ لیلۃ القدر سے وہ تاریک زمانہ مراد ہے جس میں برکاتِ آسمانی منقطع ہو جاتی ہیں، اور وہ قائل ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور نازل ہونا محال ہے، اور وہ قائل ہے کہ ختمِ نبوّت سے نئی شریعت والی نبوّت کا ختم ہونا مراد ہے، نہ مطلق نبوّت کا ختم ہونا، اور وہ قائل ہے کہ مطلق نبوّت کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک جاری ہے، اور وہ قائل ہے کہ جس مسیح کے آنے کا شریعتِ محمدی میں وعدہ دیا گیا ہے، اس سے عیسیٰ بن مریم مراد نہیں جو فوت ہو چکا ہے، بلکہ اس کا مثیل قادیانی مراد ہے، جس کو خدا نے قادیان میں اُتارا ہے، اور قائل ہے کہ دجال سے اس کے منکر مراد ہیں، اور قائل ہے کہ قرآن وحدیث ظاہر معانی سے پھیرا ہوا ہے، اور خدا تعالیٰ اپنی مراد کو ہمیشہ اِستعاروں میں بیان کرتا ہے، ایسے ہی اور خرافاتِ باطلہ اس سے ثابت ہو چکے ہیں، لہٰذا میرے نزدیک اس کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے، وہ کافر ہے، بدکردار، شریعتِ محمدیہ کا مخالف، اس کو باطل کرنا چاہتا ہے، خدا اس کا منہ کالا کرے!''

ما اتی به المجیب فهو حق حقیق بالقبول، ولا ریب فی ان القادیانی جاحد لأُصول الشریعة الغراء المحمدیة ومن جاحدها فلا ریب فی کفره، اللّٰهم ارنا الحق حقًّا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلًا ووفقنا لاجتنابه، وانا العبد الکتیب المستغفر للذنوب، محمد ایوب الکولوی صانه الله من الذنب الجلی والخفی۔

محمد ایواب، ساکن کول

''جو کچھ مجیب نے بیان کیا ہے، وہ حق ہے، اور قبول کے لائق ہے، اس میں شک نہیں ہے کہ قادیانی، شریعتِ محمدیہ کے اُصول کا منکر ہے اور جو ان کا منکر ہو، اس کے کفر میں کوئی شک نہیں، اے خدا! تو ہمیں حق کو حق کر کے دِکھا اور اس کی پیروی نصیب کر اور باطل کو باطل کر کے دِکھا اور اس سے اِجتناب کی توفیق دے۔''

Marfat.com

علمائے بنارس و اعظم گڑھ وغیرہ

ہم نے رسالہ فتح اسلام اور توضیح المرام وغیرہ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے نام سے چھپے ہیں، دیکھے اور ان میں وہ مقامات اور عقائد جو فتوے میں نقل کئے ہیں، پائے۔ ہمارے نزدیک ان عقائد کا معتقد اور ان مقالات کا قائل اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے اور دجال کذّاب ہے۔

حکیم محمد حسین بنارسی

مجھ کو بھی مولوی حافظ حکیم محمد حسین کی تحریر سے اتفاق ہے۔

محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ

(امام مسجد جامع اہل حدیث بنارس)

الجواب صحیح

محمد عبدالمجید

الجواب صحیح

حیات محمد عفی عنہ

جس شخص کا ایسا عقیدہ ہے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، واللہ اعلم!

فقیر محمد عبدالقادر

جناب مولوی حافظ حکیم محمد حسین صاحب کی تحریر سے مجھ کو اِتفاق ہے،

واللہ اعلم بالصواب!

عبدالغفور

ولی اللہ

بے شک ان عقائد کا معتقد دجال و کاذب ہے۔

شہید الدین احمد بنارسی

علمائے آرہ و غازی پور و مہدانواں وغیرہ

مجھے اس جواب کے ساتھ پورا اِتفاق ہے، بے شک مرزا کے خیال کا آدمی اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے، واللہ اعلم!

ابوالخیر محمد ضمیر الحق الاروی

الجواب صحیح، ''جواب دُرست ہے'' جواب باصواب ہے۔

الفتاحین محمد اِسماعیل

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے، ان اقوال کی رُو سے قادیانی اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے۔

وصیت علی

میں اس کے ساتھ پورا متفق ہوں۔

ابو محمد اِبراہیم (بانی مدرسہ احمدیہ)

گر مسلمانی ہمیں ست کہ مرزا دارد

دائے گردر پس امروز بود فردائے

اس جواب سے مجھے اِتفاق ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!

عبدالغفار

میں نے ان اوراق کو اوّل سے آخر تک پڑھا، اور مرزا کے عقائد و مقالات کو اس کی اصل تصانیف میں بھی دیکھا، میری رائے میں وہ ضرور ان عقائد و مقالات کی نظر سے دجال و کذّاب ہے، اور پابندیٔ اِسلام و اہلِ سنت سے خارج ہے۔

Marfat.com

کتبہ محمد عبداللہ غازی پوری

میں بھی اس جواب کے ساتھ پورا اِتفاق کرتا ہوں۔ ابوعبدالودود اِدریس

علمائے رحیم آباد ضلع دربھنگہ ترہت

الحمد لله القاهر فوق العباد الحافظ لدينه عن شرور الكذابين اهل الفساد وهو الذى فطر الأنام علىٰ فطرة الإسلام وجبلهم على الملة الحنيفية السمحة البيضاء وهو ذوالجلال والإكرام، ثم ضلُّوا وتهوَّدوا وتنصَّروا والحدوا فى آياته فبعث فيهم رسولًا منهم ومجعزاته فأسس قواعد الشرع والأركان واوضح لهم سبل السلام بأوضح البيان فرزقوا به السلوك علىٰ مناهج الهداية وفازوا باتباعه معارج السعادة، ثم ارتد من ارتد عن دينه وافترى على الله كذبًا وكذب علىٰ رسوله فكانوا لجهنم حطبًا، فأتى الله بقوم اذلة على المؤمنين واعزة على الكافرين فنصروا الحق حاربوهم وجادلوهم فكب المفترون علىٰ مناخرهم خاسرين، منهم الذين حرفوا الكلم عن مواضعه من بعد ما تحقق فوفق الله من عباد الناصرين المنصورين على الحق لتشويش مسالكهم وخرم نطاقهم فاستاصلوا بنيانهم وما اسّسوا ومحوا عن صفحات الدهر اباطيلهم وما تنفسوا الم تر إلى الذى يدعى انه المسيح الموعود نزوله وما تفوه من المفتريات التى يأبى الله عنها ورسوله كيف اجترى علىٰ ذالك وتبوء مقعده من النار والنصوص فى الباب واضحة ليس فيها من الأسرار فإن الأحاديث الواردة فى نزول المسيح بعضها لبعض مفسرة فقتل الإنسان ما اكفره اولا يرى ان فى بعض الأخبار قد ورد لفظ المسيح، وفى بعضها عيسى بن مريم، وفى بعضها ابن مريم فقط، وفى بعضها عيسىٰ نبى الله، وفى بعضها جملة: "وإمامكم منكم" وقعت حالًا، فلو كان اطلق المسيح علىٰ سبيل الإستعارة فلا معنى لهٰذه القيود والتصريحات، يا للعجب! من اجتراء شرار الخلق الذى يضل الناس فى حلية اهل الصلاح والدلق، فللّٰه در من شمر عن ساق جده فى إبطال مزخرفاته وشيد ميزده لإزالة ترهاته فإنه اتى بشيءٍ عجيب لا يدركه إلّا المدرب اللبيب وجاهده مجاهدة اللسان وشوش مسلكه بالقلم والبيان وقعد له كل مرصد حتّى احجره وانهزم عدو الله وهرب عن كل مشهد، جزاه الله عنا وعن سائر المسلمين خير الجزاء وافاض عليه البركات بكرة وعشيًّا۔ وانا العبد المفتقر عبدالعزیز

''سب تعریفوں کا خداتعالیٰ مستحق ہے، جوتمام بندوں پر غالب ہے اوراپنے دِین کا اہلِ فساد کی شرارتوں سے محافظ، وہ جس نے لوگوں کوفطرتِ اسلام پر پیدا کیااور دِین یکسو، آسان، روشن (اسلام) ان کی جبلت میں رکھا، پھر وہ اپنی فطرت کو چھوڑ کر یہودی، نصرانی اور ملحد بن گئے، تو خداتعالیٰ نے ان ہی میں سے ایک رسول معجزوں کے ساتھ ان میں بھیجا، اس رسول نے شرع کے قواعد اور اَرکان بنادیئے اور سلامتی کے راستے خوب واضح کردیئے، جس کی برکت سے لوگ ہدایت کی راہ چلنے لگے، اورآپ کی پیروی سے وہ سعادت کو پہنچے، پھر بعض لوگ دِین سے پھر گئے اور خداپر جھوٹ باندھنے لگے اور رسولِ خدا پر اِفترا کر کے دوزخ کا ایندھن بنے تو خدا

Marfat.com

نے ایسے لوگوں کو پیدا کیا جو مؤمنوں کے آگے جھک جانے والے اور کافروں پر غالب آنے والے تھے، وہ حق کے مددگار ہو گئے اور ان مرتدوں، مفتریوں سے لڑے اور جھگڑے، وہ مفتری اوندھے کر کے ناک کے بل گرائے گئے اور خسارے میں پڑے، ان میں ایسے لوگ بھی ہوئے جو خدا کے کلام کی اس کے ٹھکانے (معانی) سے تحریف کرتے ہیں، بعد اس کے کہ وہ کلام ان معانی میں ثابت و متحقق ہو چکا تھا، سو خدا تعالیٰ نے اپنے بندوں سے ایسے لوگوں کو جو حق کے مددگار اور خدا کی طرف سے حق پر مدد دئے گئے ہیں، ان محرفین کی باتوں کو پراگندہ کرنے اور ان کی کمر بند توڑنے کی توفیق دی۔ پس ان حقانیوں نے ان کی بیخ و بنیاد اکھاڑ دی اور صفحۂ روزگار سے ان کی باطل باتیں مٹا دیں، ان محرفین میں سے تم نے اس شخص کو جو مسیحِ موعود ہونے کا مدعی ہے، نہیں دیکھا؟ اور اس کی جھوٹی باتوں کو جن سے خدا اور اس کے رسول اپنے کلام میں اِنکاری ہیں، نہیں سنا؟ اس نے اس اِفترا پر کیونکر جرأت کی؟ اور اپنے لئے آگ میں جگہ بنائی، مسیحِ موعود کے باب میں جو نصوص اور اَحادیث وارِد ہیں، تو وہ حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں روشن بیان ہیں، جن میں کوئی پوشیدگی نہیں ہے۔ احادیث جو اس باب میں وارِد ہیں، وہ ایک دُوسری کی تفسیر کر رہی ہیں، انسان (مدعیٔ مسیحیت) ہلاک ہو! وہ کیا ناشکر ہے (جو اِن احادیث میں تحریف کرتا ہے) وہ یہ نہیں دیکھتا کہ بعض احادیث میں لفظ ''مسیح'' وارِد ہے، بعض میں ''عیسیٰ بن مریم''، بعض میں ''اِبنِ مریم''، بعض میں ''عیسیٰ نبی اللہ''، بعض میں یہ جملہ وارِد ہے کہ: ''حضرت مسیح ایسے حال میں آئیں گے کہ اس وقت تمہارا اِمام موجود ہوگا۔'' سو اگر مسیحِ موعود یہی قادیانی بطورِ اِستعارہ مراد ہو، تو پھر ان قیدوں اور بیاناتِ احادیث کے کوئی معنی نہیں ہیں۔ اس بدترینِ خلائق کی دلیری سے تعجب ہے کہ یہ فقراء اور اہلِ صلاح کا لباس پہن کر مخلوقات کو گمراہ کر رہا ہے، جو شخص اس کی ملمع سازیوں کے لئے پنڈلی کھول کر اور کمر کس کر کوشش کر رہا ہے، اس کی یہ نیکی خدا ہی کے لئے ہے، وہ اس کے جواب میں ایسی عجیب بات لایا ہے کہ اس کی خوبی کو بجز ماہر دانشمند کے کوئی جان نہیں سکتا، وہ اس سے زبانی جہاد کر رہا ہے اور قلم و بیان سے اس کی باتوں کو پراگندہ کرتا ہے، اور ہر ایک گھات میں اس کے مقابلے کے لئے جما ہوا ہے، یہاں تک کہ اس کو مسلمانوں سے الگ کیا اور خدا کا دُشمن ہر ایک میدان سے بھاگ گیا، خدا تعالیٰ ایسے شخص کو ہم سب مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر دے اور صبح و شام اس پر اپنی برکات نازل کرے۔''

ھکذا قولی فیه واعتقادی وبه ثقتی وعلیه اعتمادی۔ عبدالرحیم رحیم آبادی

''یہی قادیانی کے حق میں میرا قول و اِعتقاد ہے، اور اسی پر میرا وثوق و اِعتماد ہے۔''

علمائے بھوپال و عرب وغیرہ

اسلام خصوصاً مذہب اہلِ سنت میں یہ عقائد و مقالات داخل نہیں ہیں۔ مرزا قادیانی ان عقائد و مقالات کی نظر سے مانند وجودیہ وغیرہ اہلِ بدعت کے دجالین کذّابین میں داخل ہے، اور مرزا کے ان عقائد و مقالات میں پیروان و ہم مشربوں کو ذُرِّیاتِ دجال کہہ سکتے ہیں، اور ایسے عقائد و مقالات کے ساتھ کوئی شخص شرعاً اور عقلاً ولی اور ملہم و محدث و مجدد نہیں ہو سکتا، دلیل اس کی حدیثِ ابوہریرہؓ ہے:

Marfat.com

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون في آخر الزمان دجالون كذّابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءكم فإيّاكم وإيّاهم! لا يضلونكم ولا يفتونكم!" (رواه مسلم ج:۱ ص:۱۰)

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: آخر زمانے میں دجال وکذّاب پیدا ہوں گے، جو تم کو ایسی باتیں کہیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی، نہ تمہارے بزرگوں نے، ان سے بچے رہنا، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور بہکا نہ دیں۔"

(مولانا) محمد بشیر سہوانی [1]

مجھ کو مولوی محمد بشیر صاحب کی تحریر سے اِتفاق ہے، بے شک یہ لوگ ایسے ہی ہیں، جیسا مولوی صاحب موصوف نے تحریر فرمایا ہے، واللہ اعلم!

مولانا سلامت اللہ جیراجپوری

طريقة الكذاب الدجال مرزا قاديانى طريقة اهل الضلال لا شك فى ذالك ومن شك فى ضلاله فهو مثله، وقد حررت فى رسالة ردما افتراه جازاه الله بما هو اهله۔

علامة شيخ حسين بن معن الأنصارى عربى يمانى

"کذّاب دجال مرزا قادیانی کا طریق، گمراہوں کا طریق ہے، اس میں کوئی شک نہیں ہے، اور جو اس کے گمراہ ہونے میں شک کرے، وہ ویسا ہی گمراہ ہے۔ میں نے اس کے مفتریات (جھوٹی باتوں) کے رَدّ میں ایک رسالہ لکھا ہے، خدا اس کو اس کے مفتریات کی سزا دے۔"

علمائے لودھیانہ وغیرہ

هذا الجواب مقرون بالصدق والصواب۔ مشتاق احمد

"یہ جواب راستی اور دُرستی سے ملا ہوا ہے۔"

الجواب حق، والحق يعلوا ولا يعلٰى۔ حررہٗ نور محمد

"یہ جواب حق ہے، اور حق غالب رہتا ہے، مغلوب نہیں ہوتا۔"

الجواب صحیح "جواب صحیح ہے" عبدالقادر

الجواب صحیح "جواب صحیح ہے" قربان علی لکھنوی

قد صح الجواب "تحقیق جواب صحیح ہے" المجيب مصيب "مجیب راستی کو پہنچنے والا ہے"

---

(۱) حضرت میاں صاحب کے شاگرد تھے، اور حضرت سیّد نواب صدیق حسن خاں صاحب کے ہاں قیام رکھتے تھے، آپ کی تصنیف "الحق الصریح فی حیات المسیح" ہے جو مناظرہ تحریری مرزا قادیانی سے ہوا تھا۔

Marfat.com

محمد حسن

رئیس و سرگروہ اہل حدیث لودھیانہ

نورالدین خان

علمائے امرتسر، سوجانپور وغیرہ

ما قاله القادیانی خلاف ما قاله اهل الإسلام۔

''جو کچھ قادیانی نے کہا ہے، وہ اہلِ اسلام کے مخالف ہے۔''

غلام مصطفیٰ

اس میں کچھ شک نہیں کہ معتقدات مرزا قادیانی کے برخلاف معتقدات اہلِ اسلام کے ہیں، اللہ جل شانہٗ مسلمانوں کو ان کی تسلیم سے محفوظ رکھے۔

عبداللہ الغنی

معتقداتِ مرزا قادیانی خلاف طریقہ اہلِ اسلام ہیں۔

غلام رسول الغنی

انا الراجی رحمۃ اللہ غلام اللہ قصوری

عقائد مرزا باطلةٌ واقاویله عاطلةٌ۔

احقر العباد غلام رسول

امام مسجد میاں محمد جان مرحوم

''مرزا (قادیانی) کے عقائد باطل ہیں اور ان کے اقوال بے کار ہیں۔''

ما قاله المرزا فهی مخالف لمذهب اهل السُّنَّة والجماعة۔

غلام محی الدین

''مرزا (قادیانی) نے جو کہا ہے وہ اہلِ سنت و جماعت کے مخالف ہے۔''

بے شک جس شخص کے ایسے اِعتقاد ہوں، وہ کافر بلکہ اکفر ہے۔

محمد اِدریس ابو محمد محمد اِسماعیل جھنجھانوی

ما قال مرزا فی اقواله فهو باطل عند اهل الإسلام۔

فقیر حشمت علی

''ان اقوال میں جو مرزا نے کہا ہے اہلِ اسلام کے نزدیک باطل ہے۔''

اس کی (یعنی مرزا قادیانی کی) عبارات جو مجھ کو دِکھائی گئی ہیں، ان کا ظاہری مفہوم خلافِ عقائد اہلِ سنت جماعت معلوم ہوتا ہے، اگر کوئی شخص صرف ان ظاہری عبارات کا لحاظ کر کے عقیدہ رکھے گا تو وہ خطا کار مخالف اہلِ سنت جماعت کا ہے۔

ابو عبید احمد اللہ

مواہیر خاندان حضرت مولوی عبداللہ صاحب غزنویؒ

رب سدد لسانی واسلل سخیمة قلبی واجر قلمی بما تحبُّ وترضیٰ!

لا ریب فیه ان مدعی الأمور المذکورة فی السؤال مخالف رسول رب العالمین یتبع غیر سبیل المؤمنین، وَ مَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَ یَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَ

Marfat.com

سَآءَتْ مَصِيْرًا ﴿۱۱۵﴾ (النساء)، متبع فی الإسلام طریقة الجاهلية، وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ﴿۸۵﴾ (آل عمران)، من الذين قال فيهم رسول الله صلى الله عليه وسلم: يكون فی آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباءكم فإيّاكم وإيّاهم! لا يضلونكم ولا يفتنونكم! رواه مسلم۔ قال علی القاری فی شرح الفقه الأكبر: ودعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالإجماع وافراخه مخانيث الهنود والنصاریٰ اكثرهم فمن اضلهم الله علىٰ علم فمن يهديهم بعد الله اسأل الله الهُدیٰ لی ولهم ولسائر المسلمين، اللّٰهم اهدنا لما اختلف فيه من الحق بإذنك، إنك تهدی من تشاء إلىٰ صراط مستقيم۔

عبدالجبار ابن شیخ عبدالله الغزنوی

''اے پروردگار! میری زبان کوسیدھا رکھ اور میرے دِل کا کینہ کھینچ لے اور میرے قلم کو اس بات سے جاری کر جو تو چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ان اُمور کا مدعی جو سوال میں مذکور ہیں رسولِ خدا کا مخالف ہے، اس راہ کا پیرو جو مؤمنوں کی راہ نہیں، اور (خدا تعالیٰ فرماتا ہے:) جو شخص رسولِ خدا کی مخالفت کرے، بعد اس کے کہ اس کو ہدایت معلوم ہو چکی ہو، اور مؤمنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ پر لے، ہم اس کو ادھر ہی پھیر دیتے ہیں، جدھر وہ پھرتا ہے، اور اس کو آگ میں داخل کریں گے اور وہ بُری پھرنے کی جگہ ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تین شخصوں سے خدا بہت ناخوش ہے، ایک وہ جو اِسلام میں رہ کر کافروں کا طریق اِختیار کرتا ہے۔ اور (خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:) جو شخص بجز اسلام کوئی اور دِین اِختیار کرتا ہے، اس سے وہ دِین قبول نہ ہوگا اور وہ آخرت میں ٹوٹا پانے والوں میں ہوگا، (یعنی) ان لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ: ''اخیر زمانے میں دجال کذّاب پیدا ہوں گے، وہ تمہیں ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی، نہ تمہارے بزرگوں نے، ان سے اپنے آپ کو بچاؤ، وہ تم کو گمراہ نہ کردیں اور بہکا نہ دیں!'' یہ مسلم کی روایت ہے۔ مُلّا علی قاریؒ نے شرح فقہ اکبر میں کہا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنا بالاتفاق کفر ہے۔ اس (قادیانی) کے چوزے (اَتباع) ہنود اور نصاریٰ کے مخنث ہیں، بہتیرے ان میں ایسے ہیں کہ خدا نے ان کو باوجود عالم ہونے کے گمراہ کر رکھا ہے، خدا کے سوا ان کو کون ہدایت کرے؟ میں خدا سے ان کے لئے اور اپنے لئے اور باقی مسلمانوں کے لئے ہدایت کا سوال کرتا ہوں۔ اے خدا! تو ہم کو اپنی مرضی سے حق کی راہ دِکھا جس میں اِختلاف کیا گیا ہے، تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دِکھاتا ہے!

قولی فی صاحب قادیانی ما قاله شيخ الإسلام ابن تيمية حيث قال: كما ان خير الناس الأنبياء، فشر الناس من تشبه بهم من الكذّابين وادعى انه منهم وليس منهم، فخير الناس بعدهم العلماء والشهداء والصديقون والمخلصون وشر الناس من تشبه بهم يوهم انه منهم وليس منهم وفی لفظ الحديث فهولاء اذل خلق الله تسعر بهم النار يوم القيامة، عياذًا بالله!

احمد بن عبدالله الغزنوی

Marfat.com

''قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو شیخ الاسلام ابنِ تیمیہؒ کا قول ہے، جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم السلام ہیں، ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ جھوٹے لوگ ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے کا دعویٰ کریں۔ نبیوں کے بعد بہتر وہ لوگ ہیں جو علماء اور شہید اور صدیق اور باِخلاص ہوں، پس جو ان سے مشابہ بن بیٹھیں اور یہ جتائیں کہ ہم ان ہی میں سے ہیں اور واقعہ میں ایسے نہ ہوں، وہ بدترین خلائق ہیں۔ یہ اِبنِ تیمیہؒ کا قول ہے۔ اور حدیث میں آیا ہے: وہ لوگ تمام خلائق سے ذلیل تر ہیں ان کو آگ میں جھونکا جائے گا، خدا اس سے بچائے!''

الحمد لله اما بعد! فيقول الراجى الملتجى إلى رحمة ربه القوى ابو محمد عبدالصمد الغزنوى ان غلام احمد القادیانی الغوی الغبی صاحب العقیدة الفاسدة والرای الکاسد ضال مضل زندیق بل هو اضل من شیطانه الذی لعب به وإن مات علی ذالك فلا یصلی علیه ولا یدفن فی مقابر المسلمین، لأن لا یتأذی به اهل القبور۔

''سب تعریف خدا کے لئے ہے، اس کے بعد اُمیدوار اور ملتجی رحمتِ رَبِّ قوی عبدالصمد غزنوی کہتا ہے کہ غلام احمد قادیانی کج رو و بلید جس کا عقیدہ فاسد ہے اور رائے کھوٹی گمراہ ہے، لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا مرتد ہے، بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ ہے جو اس سے کھیل رہا ہے۔ یہ شخص اسی اِعتقاد پر مرجائے تو اس کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ مسلمانوں کی قبروں میں دفن کیا جائے تاکہ وہ اہلِ قبور اس سے ایذا نہ پائیں۔''

لا ریب ان المرزا القادیانی دجال کذّاب زندیق باطنی قرمطی وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم: سیخرج فی اُمّتی اقوام تتجاری بهم تلك الأهواء کما یتجادی الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل إلّا دخله وانه من الذین قال فیهم رسول الله صلی الله علیه وسلم ان بین یدی الساعة کذابین فاحذروهم!

ابو إدریس عبدالغفور بن محمد بن عبدالله الغزنوی

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی ایک دجال ہے، بڑا جھوٹا چھپا مرتد، باطنی قرمطی، اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری اُمت میں سے ایسے لوگ نکلیں گے جن میں نفسانی خواہشیں (بدعات) ایسا اثر کر جائیں گی جیسا دیوانہ کتا اس شخص میں اثر کرتا ہے جس کو وہ کاٹتا ہے کہ اس کی کوئی رَگ یا جوڑ اس اثر سے نہیں بچتا۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جن کے حق میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: قیامت سے پہلے کذّاب پیدا ہوں گے، ان سے بچیو!''

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۱ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝۲ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝۳ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝۴ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝۵ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَ لَا الضَّآلِّیْنَ ۝۶ آمین! اللّٰهم صل علی محمد وآله وبارك وسلم۔

یہ مسئول عنہ شخص اپنی اِبتدائی حالت میں اچھا معلوم ہوتا تھا، دِین کی نصرت میں ساعی، اللہ تعالیٰ اس کا مددگار تھا، دن بدن فیوضع له القبول فی الأرض[1] کا مصداق بنتا جاتا تھا، لیکن اس سے اس نعمت کی قدردانی نہ ہوئی، نفس پروری و زمانہ سازی شروع

(۱) زمین میں اس کے لئے قبولیت کا حکم ہوتا ہے۔

Marfat.com

کی، زمانے کے رنگ کو دیکھ کر اس کے موافق کتاب وسنت میں تحریف والحاد ویہودیت اِختیار کی، پس اللہ تعالیٰ نے اس کو ذلیل کیا، فیوضع له البغضاء فی الأرض[1] کا مصداق بن گیا۔ قال الله تعالیٰ فی امثاله: ''وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْٓ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ ﴿۱۷۵﴾ وَلَوْ شِئْنَا لَرَفَعْنٰهُ بِهَا وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ ۚ الآية (الاعراف)[2]، اللّٰهم إنی اعوذ بك من الحور بعد الكور، يا مصرف القلوب صرف قلوبنا وقلوبهم علىٰ طاعتك، آمين وصل الله على النبی وآله واصحابه وسلم۔

عبدالواحد بن عبدالله الغزنوی

الحمد لله نحمده ونستعينه ونسأله الهدىٰ وصلى الله علىٰ محمد وآله، والمسئول عنه عندی مطفیء لنور الله والله متم نوره ولو كره الكافرون، محرّف للكتاب والسُّنّة وتحريفه اشد من تحريف اليهود والنصاریٰ ومخالف لجميع المسلمين وخالع لربقة الإسلام من عنقه وإن مات علىٰ ذالك فيقدم قومه يوم القيامة فاوردهم النار وبئس الورد المورود واتبعوا فی هذه لعنة ويوم القيامة يردون إلىٰ اشد العذاب، رب اعوذ بك من درك الشقاء وسوء القضاء النجا النجا۔

عبدالرحیم بن عبدالله الغزنوی

''اللہ کے سب تعریف ہے، ہم اس کا شکر کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں، اور اس سے ہدایت کا سوال کرتے ہیں، جس شخص کے حال سے اس فتوے میں سوال وجواب ہے، وہ میرے خیال میں خدا کے نور (اسلام) کو بجھانا چاہتا ہے، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگرچہ کافر اس سے ناخوش ہوں، وہ کتابُ اللہ وسنت میں تحریف کرنے والا ہے، اس کی تحریف یہود ونصاریٰ کی تحریف سے سخت تر ہے اور وہ سبھی مسلمانوں کا مخالف ہے، اور وہ اپنی گردن سے اسلام کی رَسّی نکالنے والا ہے، یہ اسی اِعتقاد پر مرا تو قیامت کے دن اپنی پیرو قوم کے آگے آگے ہوگا اور ان کو آگ میں وارد کرے گا، وہ آگ بُری جائے ورود ہے، ان سب (اَتباع ومتبوع) پر دُنیا میں لعنت پڑتی ہے اور قیامت کے دن یہ سخت عذاب کی طرف پھیرے جائیں گے۔ اے خدا! میں تیری پناہ چاہتا ہوں بدبختی کے پکڑنے اور بُری قضا سے۔ لوگو! اپنا آپ بچاؤ، نجات کو لازم پکڑو!''

لا شك ان مرزا كافر ومرتد زنديق ضال مضل ملحد دجال وسواس خناس، فمن شك فی مقالتی هذا فليباهلنی:

اكفر مرزا فهل من مباهل؟

يباهلنی فی انه ليس كافرٌ!

عبدالحق غزنوی

---

(۱) زمین میں اس کے لئے دُشمنی کا حکم ہوتا ہے۔

(۲) ان پر اس شخص (بلعم بن باعوراء) کی خبر پڑھ دو جس کو ہم نے اپنی آیتیں (ان کا علم) عطا کیں، پھر وہ ان سے (یعنی ان کے عمل واِعتقاد سے) نکل گیا، پس وہ بہکنے والوں سے ہوگیا، ہم چاہتے تو ان آیات کے ساتھ اس کو بلند کرتے، مگر وہ زمین پر پڑا رہا اور اپنے ہوائے نفس کا پیرو ہوا۔

Marfat.com

''اس میں شک نہیں کہ مرزا (قادیانی) کافر ہے، چھپا مرتد ہے، گمراہ ہے، گمراہ کنندہ ملحد ہے، دجال ہے، وسوسہ ڈالنے والا، ڈال کر پیچھے ہٹ جانے والا۔ جس کو میری اس گفتگو میں شک ہو، وہ اس پر مجھ سے مباہلہ کرلے! میں مرزا کو کافر جانتا ہوں، کوئی مجھ سے اس امر میں مباہلہ کرنا چاہے تو کرلے!

مواہیر علمائے لاہور

عقائد واقوال مندرجہ سوال در کتابے معتبر اہلِ اسلام ندیدم ونشنیدم، اہل اسلام را باید کہ ازیں عقائد واقوال احتراز واجب دانند واتباع شریعت حقہ نمایند، ومعتقد ایں عقائد را از اہل اہوائے وضلال باید دانست۔ غلام محمد بگوی بقلم خود(۱)

ادعاء النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر صريح مخالف للقرآن۔

العبد الفقير نور احمد

إمام مسجد انارکلی لاهور

غلام احمد

مدرّس مدرسه نکودر، وارد حال لاهور

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنا (جیسا کہ قادیانی نے کیا ہے) کفرِ صریح ہے اور قرآن کے مخالف۔''

الحمد لله رب العالمين، والصلوٰة على سيّد الأنبياء والمرسلين وآله اجمعين، اما بعد! فلما رأيت الناس مختلفين فى امر مؤلف توضيح المرام والبرهين حتّٰى وجدت بعضهم معتقدًا بكماله ومصدقًا لمقاله وقليل ما هو، واكثرهم حاكمًا بفساده وجازمًا بإلحاده وجهت ركاب النظر ومطية الفكر إلى ساحة كلامه لا ظفر على المآرب واظهر على المطالب فإذا هو منكر الخوارق وجاهد كمالات اكرم الخلائق ومحرف النصوص عن معاينها ومخرج الكلمات الحقة من مواضعها ومنكر صفات الملائكة بل انفسها لأن ما يطلق عليه الإسم شىء ليس له حظ من مصداقية حقائقها فصرت من ارتداده على اليقين ووصل إلحاده عندى إلى حق اليقين فمن يأتيه مصدقا فهو من الضالين ومن فرّ عن قربه فهو من الآمنين، اعاذنا الله من شره وشر احزابه إلى يوم الدين!

العبد غلام عباس، مدرّس مدرسه نعمانيه

''بعد حمد وصلوٰۃ، جب میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مؤلفِ توضیح مرام وبراہین احمدیہ کی نسبت مختلف خیال رکھتے ہیں، بعضے اس کے معتقدِ کمال اور مصدقِ مقال ہیں، مگر وہ بہت ہی کم ہیں، اور اکثر اس کو مفسد سمجھتے ہیں اور اس کے ملحد ہونے کا یقین رکھتے ہیں۔ تو میں نے اپنے مرکب نظر اور سواری فکر کو اس کے میدانِ کلام میں دوڑایا تا کہ اس کے مطالب وخیالات پر مجھے اِطلاع ہو، سو میں نے اس کو معجزات وکرامات اور کمالاتِ انبیاء علیہم السلام کا منکر پایا، اور معنی قرآن وحدیث کا محرف اور کلماتِ شرعیہ کو اپنے ٹھکانے سے نکالنے والا، صفات بلکہ حقیقتِ ملائکہ کا منکر، پس مجھے یقین ہوگیا کہ وہ مرتد ہے اور یقیناً ملحد، جو اس کا مصدق ومؤید ہو، وہ بھی

(۱) یہ مولوی صاحب بادشاہی مسجد لاہور کے اِمام اور تمام حنفیان شہر لاہور کے مقتدا ہیں۔

Marfat.com

گمراہ ہے، اور جو اس کے قریب سے بھاگے وہی امن میں ہے۔ خدا ہم سب مسلمانوں کو اس کے اور اس کے اَتباع کے شر سے بچائے، آمین ثم آمین!

نحمده ونصلی علٰی رسوله سیّد المرسلین وخاتم النبیین وآله وصحبه اجمعین وبعد! فقد رأیت الأقوال المذکورة فی هٰذا الإفتاء لغلام احمد الکادیانی، ووجدتها یقینا فی کتبه المطبوعة الشایعة ایضًا فأقول انها مصادمة للشریعة المحمدیة الغراء ومنافیة للملة الحنفیة البیضاء مما افیض علینا من جماعة الصحابة والتابعین ووصل إلینا عن ائمة المسلمین من الفقهاء والمحدثین فلا شك فی ان من یصدق الأقوال المذکورة ویسلمها کائنًا من کان واین ما کان فهو خارج عن حوزة الإسلام والإیمان ومارق عن إتباع الحدیث والقرآن، هٰذا والله عزیز ذوانتقام فی یوم الفصل والخصام!

العبد محمد عبدالله ٹونکی
مدرسه عالیه پنجاب یونیورسٹی

''میں نے قادیانی کے ان اقوال کو جو اس فتوے میں ہیں دیکھا اور اصل تصانیف قادیانی میں بھی ان کو ملاحظہ کیا، وہ اقوال شریعتِ محمدیہ اور تمام مسلمانوں کے مخالف ہیں، جو ان اقوال کا مصداق ہے جو کوئی ہو اور جہاں کہیں ہو، وہ اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے، اور اِتباعِ قرآن وحدیث سے باہر۔

لا ریب فی ان ما تقوّله المرزا خلاف ما قاله رسول الله صلی الله علیه وسلم وان ما جاء به السحر إن الله سیبطله، ان الله لا یصلح عمل المفسدین، ویحق الله الحق بکلماته ولو کره المجرمون!

فقیر إلی الله محمد عفا الله عنه

''اس میں شک نہیں کہ جو قادیانی نے بات بنائی ہے، وہ فرمودۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مخالف ہے، جو کچھ وہ لایا ہے، سحر[1] کی قسم سے ہے، خدا اس کو باطل کرے گا، اور حق کو اپنے کلمات سے ثابت کرے گا، اگرچہ مجرم ناخوش ہوں!

رسالہ فتح الاسلام وتوضیح المرام وازالہ اوہام، مؤلفہ مرزا غلام احمد قادیانی میں جو یہ اِعتقاد ومسائل درج ہیں کہ مسیحِ موعود میں ہوں، ملائک بذاتِ خود اپنے وجود سے زمین پر نہیں آتے، انبیاء پر نہیں اُترتے، صرف ان کی تأثیر نازل ہوتی ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج جسمِ مبارک کے ساتھ نہیں ہوئی، عیسیٰ علیہ السلام مُردے کو باذنِ اِلٰہی زِندہ نہیں کرتے تھے، جانور کو زِندہ نہیں کرتے تھے، موسیٰ علیہ السلام کا عصا سانپ حقیقی نہیں بنا تھا، اِبراہیم علیہ السلام نے چار جانور کو (جن کا قرآن شریف میں بیان ہے) زِندہ نہیں کیا، بلکہ یہ اَز قبیل عمل مسمریزم تھے، علیٰ هٰذا القیاس۔ اور ایسے ایسے اِعتقاد ومسائل نصوصِ کتاب اللہ واحادیثِ صحیحہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سبیل سلف صالحین مؤمنین کے مخالف ہیں، لہٰذا یہ عقائد ومسائل باطل ہیں اور ایسے عقائد والا اس آیت شریف کا مصداق ہے: وَمَنْ یُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الْهُدٰی وَیَتَّبِعْ غَیْرَ سَبِیْلِ الْمُؤْمِنِیْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰی وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ؕ وَسَآءَتْ

(۱) ''سحر'' اس لئے کہا کہ اس کا حواریوں پر جادو کا سا اثر ہوا ہے، وہ صمٌّ بکمٌ عمیٌ ہو کر اس کو بے سمجھے سوچے مان گئے ہیں۔

Marfat.com

مَصِیْرًا ﴿۱۱۵﴾ (النساء)۔[1] جن لوگوں کو ان عقائد کی طرف میلان ہو گیا ہے، ان کو لازم ہے ان عقائد کو پیش کر کے اور علمائے فضلاء سے نہ صرف دو چار سے، بلکہ صدہا سے اُخروی نجات کی غرض سے اور طالبِ راہِ حق بن کر ان سے شبہات کا حل کرائیں، یا ان کتب کے جواب غور سے دیکھیں اور پُرانی اور قدیمی تحقیقات کو بلا دلائلِ یقینیہ و اتفاقیہ نہ چھوڑیں، فقط وما علینا إلّا البلاغ!

الراقم خاکسار رحیم بخش، مصنف: سلسلہ تعلیم السلام

علماء و سجادہ نشینان بٹالہ ضلع گورداسپور

لاریب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مخالف قواعد اسلام وغیرہ مطابق کلام برکت التیام جناب خیر الانام ہیں، اس کے ہزلیاتِ باطلہ ولغویاتِ لاطائلہ پر نظر کرنا تو ایک بڑا بھاری ثبوت اس کے ضال و مضل ہونے کا ہے، صرف عیسیٰ موعود کے قادیان میں (جو وسط ملک پنجاب میں ایک گاؤں ہے) ظہور پکڑنے کا دعویٰ کرنا ہر ایک مسلم جو تھوڑی سی نسبت بھی علومِ دِینیہ سے رکھتا ہو، بے خفا ہے کہ کس قدر مضامین احادیثِ صحیحہ اور روایاتِ قویہ کے برخلاف ہے۔ حضراتِ علماء اُولی الاہتدا مجیبین مصیبین نے شکر اللہ سعیہم جس قدر اس کی نارِ شرارت کے اِطفا میں آبِ جہدِ مشکور وسعیٔ وفور اراضی قلوب المؤمنین پر ڈالا ہے، بغایت درجہ شایانِ ثنا و قابلِ مرحبا ہے۔ اگر ان حضرات کی ہمت علیا ایسی ہی گرم رہی اور مفصل مذکور کی کتب پر فتور کا حرف بحرف رَدّ ہو گیا تو بہت عمدہ اعانت دینی و مدد اسلامی کی صورت آئینہ وقت میں جلوہ گر ہو گی۔ موفقِ حقیقی کی طرف سے یہ خیر توفیق ہمارے علمائے حق کو وقتاً فوقتاً بہر اَیام و ساعات بر جمیع اوقات و آنات ہوتی رہے اور اس آیت شریفہ کا مصداق ظہور پذیر ہو جائے: جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ (بنی اسرائیل: ۱۵)۔

مجھے اپنے بعضے بھائیوں پر سخت افسوس ہے کہ جو مرزا مذکور کی کتب کو اچھی طرح سے مطالعہ کرتے ہیں، بالخصوص توضیح المرام، فتح الاسلام، اِزالہ اوہام کہ جس میں صاف طور پر عقائد مخالف شریعتِ غراء و ملتِ بیضاء مندرج ہیں، پھر مرزا قادیانی کو مسلمان اہلِ ایمان سمجھ کر اس کی دوستی و محبت کا دَم بھرتے ہیں، حالانکہ ایسے عقائد رکھنے والا شخص بے ریب و شک زُمرۂ اہلِ اسلام سے خارج و بفرقہ کفار مندرج ہوتا ہے، ہادیٔ مطلق ہم کو اور ہمارے بھائیوں کو ایسے اشخاص کی صحبت سے اور ان کی کتب کے مطالعے سے مأمون و مصئون فرمائے، آمین یا ہادی المضلین بحرمت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین!

حررہ فقیر سیّد ظہور الحسین عفی عنہ

سجادہ نشین خاندان عالیہ قادریہ فاضلیہ واقع بٹالہ شریف

جواب المجیب صحیح لأنه من اعتقد بتلك العقائد فقد ضل ضلالًا بعیدًا۔

حررہ مسکین المساکین امام الدین بٹالوی

---

(۱) اس آیت کا ترجمہ یہ ہے: ''جو شخص ہدایت ظاہر ہو جانے کے بعد رسول کی مخالفت کرے اور اس راہ پر چلے جو مؤمنوں کی راہ نہ ہو، اس کو ہم اُدھر ہی پھیریں گے، جدھر وہ پھرتا ہے، اور اس کو دوزخ میں داخل کریں گے، وہ بہت بُری پھرنے کی جگہ ہے۔''

Marfat.com

''جواب صحیح ہے، جو شخص ان عقائد کا معتقد ہو وہ دُور بھول گیا۔''

ما کتب فی ھذا الکتاب صحیح بلا ریب وتمویة۔'' حررہ سید محمد صادق

ولد مولوی گل علی شاہ مبرور مغفور

''جو اس فتوے میں لکھا ہوا ہے، وہ بلا شک وملمع سازی، صحیح ہے۔''

المسطور حق لا ریب فیه۔ العبد محمد إبراھیم، إمام مسجد جامع بٹالہ

''اس میں جو لکھا گیا ہے، وہ صحیح ہے۔''

ما حررہ فی ھذا الورق صحیح۔ العبد ابوالحسن محمد حسین عفی عنه

''جو اس ورق میں لکھا گیا ہے، صحیح ہے۔'' (یہ مولوی صاحب مولوی محمد صادق (قادیانی) کے بھائی ہیں)۔

ذالك الکتاب لا ریب فیه، المجیب مصیب!

حررہ محمد فخر الدین گجراتی، وارد بٹالہ

''اس فتوے میں کوئی شک نہیں ہے، مجیب نے ٹھیک جواب دیا ہے۔''

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا، اما بعد! فی الواقع یہ عقائد متحدثہ مخترعہ موضوعہ مرزا قادیانی کے مخالف عقائد حقہ جمہور اہلِ اسلام ہیں، پس ہر مسلمان متدین پر لازم ہے کہ ان کا اِبطال جہاں تک ہو سکے کرے، ہاتھ سے یا زبان سے اور دِل سے فقط بُرا جاننا تو ضعفِ ایمان پر دال ہے، جیسا کہ حدیثِ صحیح میں ہے:

"عن طارق بن شھاب وھذا حدیث ابی بکر قال: قال اول من بدء بالخطبة یوم العید قبل الصلٰوة مروان فقام إلیه رجل فقال: الصلٰوة قبل الخطبة! فقال قد ترك ما ھنالك، فقال ابوسعید اما ھذا فقد قضیٰ ما علیه سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: من رأی منکم منکرًا فلیغیّرہ بیدہ، فإن لم یستطع فبلسانه، فإن لم یستطع فبقلبه، وذالك اضعف الإیمان۔" (رواہ مسلم ج: ۱ ص: ۵۰، ۵۱، باب بیان کون النھی عن المنکر من الإیمان، وان الإیمان یزید وینقص) (۱)

واضح رہے کہ قطع نظر ان جمیع عقائدِ باطلہ کے جن کی تردید اصل فتوے میں مندرج ہے، صرف بعض مجملاً ذِکر کر کے اِبطال کیا جاتا ہے، وہ یہ کہ جمہور اہلِ اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ قربِ قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نزول فرمائیں گے اور

---

(۱) اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ مروان نے نمازِ عید سے پہلے خطبہ پڑھا تو ایک شخص نے اس پر اِعتراض کیا، جس پر ابوسعید خدریؓ نے فرمایا کہ: اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر عمل کیا کہ جو بُری بات دیکھے وہ اس کو ہٹا دے، ہاتھ سے نہ طاقت ہو تو زبان سے، یہ بھی نہ ہو سکے تو دِل سے بُرا جانے اور یہ ادنیٰ درجہ ایمان ہے۔

Marfat.com

دمشق کے منارۂ شرقی پر فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر تشریف لائیں گے، اور دجال کو (کہ ان سے پیشتر خروج کر چکا ہوگا) قتل فرمائیں گے، اور نیز حضرت مہدیؓ بھی اس وقت ظاہر ہو چکے ہوں گے۔ یہ بیان احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے:

"عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: والذی نفسی بيده! ليوشكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكمًا عدلًا فيكسر الصليب، ويقتل الخنزير، ويضع الجزية، ويفيض المال، حتّٰی لا يقبله احد، حتّٰی تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا وما فيها۔ ثم يقول ابوهريرة: واقرءوا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۔"

(بخاری ج:۱ ص:۴۹۰، باب نزول عيسی بن مريم، مسلم ج:۱ ص:۸۷، باب نزول عيسی بن مريم)

اس حدیث میں گویا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے تفسیر آیت کی فرمادی کہ جس سے ان کا دُنیا میں پھر آنا اور فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

"وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: والله! لينزل ابن مريم حكمًا عدلًا فليكسرن الصليب، وليقتلن الخنزير، وليضعن الجزية، وليتركن القلاص فلا يسعٰی عليها، ولتذهبن الشحناء والتباغض والتحاسد، وليدعون إلی المال فلا يقبله احد۔"

(رواه مسلم ج:۱ ص:۸۷، باب نزول عيسی بن مريم)

فی رواية لهما: "كيف انتم إذا نزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم۔" (ایضًا)

ان ہر دو حدیثوں میں صاف طور پر آپ نے قسم کھا کر فرمایا کہ ابنِ مریم علیہ السلام جب اُتریں گے تو صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر قتل کریں گے اور یہ سب اُمور اپنے حقیقی معنی پر محمول ہیں، جیسا کہ علمائے اہلِ اسلام نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔

اِمام نوویؒ شرح مسلم (ج:۱ ص:۸۷) میں فرماتے ہیں:

"معناه يكسره حقيقة ويبطل ما تزعمه النصاریٰ من تعظيمه وفيه دليل علٰی تغيير المنكرات والآلات الباطل وقتل الخنزير من هذا القبيل وفيه دليل للمختار فی مذهبنا ومذهب الجمهور انا إذا وجدنا الخنزير فی دار الكفر او غيرها وتمكنا من قتله قتلناه۔"(۱)

اور مرزا قادیانی نے اپنے تئیں مثیل مسیح قرار دیا ہے اور اِبنِ مریم علیہ السلام کے حقیقی نزول سے اِنکار کیا ہے، اور کہیں اِنکارِ اَحادیث اور کہیں تاویلاتِ باطلہ کو اِختیار کیا ہے، چنانچہ صلیب کے توڑنے سے یہ مقصود رکھا ہے کہ وہ اِظہارِ حرمت صلیب کریں گے جس کو میں کر رہا ہوں۔

مگر راقم حیران ہے کہ "حرمت" صرف مرزائی ہے یا کہ قدیم زمانہ اہلِ اسلام سے مشہور و معروف ہے، اوّل تو بدیہی

(۱) اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے کہ قتلِ خنزیر سے حقیقۃً خنزیر کو قتل کرنا مراد ہے۔

Marfat.com

البطلان ہے، پس ثانی متعین ہے، اور ان کی تاویل باطل ہے، فہو المطلوب۔ اور قتلِ خنزیر سے بھی یہ معنی لیا ہے کہ اس کی حرمت کا اِظہار ہے، اور ظاہری معنی پر یہ اِعتراضِ واہی کیا ہے کہ کیا وہ شکار کھیلتے پھریں گے؟ حالانکہ محاورہ اہلِ زبان میں شائع ہے کہ: ''بادشاہ نے فلاں کو قتل کیا!'' اور اس سے مقصود صرف یہی نہیں ہوتا کہ بادشاہ اپنے ہاتھ سے قتل کا مرتکب ہوا ہے، بلکہ جلاد کا قتل کرنا بھی منسوب اِلی السلطان سمجھا جاتا ہے، اور یہاں پر مباشرت بنفسہٖ میں بھی کوئی محذور نہیں ہے۔ علیٰ ھٰذا کفار سے جزیہ قبول نہ فرمائیں گے، بلکہ صرف اسلام ہی مقبول ہوگا، اور یہ اُمور ان سے بطور تنسیخ شریعتِ محمدیہ... علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام... واقع نہ ہوں گے، کیونکہ نبی مستقل نہ ہوں گے، بلکہ تابعِ شریعتِ محمدیہ ہوں گے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ناسخ اور مبین اَحکامِ مذکورہ ہیں، کیونکہ آپ نے بطور پیشین گوئی کے پہلے ہی سے فرمادیا، جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ اَحکامِ موجودہ ان کے آنے تک ہیں، پھر تبدیل ہوجائیں گے۔ چنانچہ اِمام نوویؒ شرح مسلم (ج:۱ ص:۸۷) باب نزول مسیح بن مریم میں فرماتے ہیں:

"فعلی ھٰذا قد یقال ھٰذا خلاف ما ھو حکم الشرع الیوم فإن الکتابی إذا بذل الجزیۃ وجبت قبولھا ولم یجز قتلہ ولا اکراھہ علی الإسلام، وجوابہ ان ھٰذا الحکم لیس بمستمر إلٰی یوم القیامۃ بل ھو مقید بما قبل نزول عیسٰی علیہ السلام وقد اخبرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھٰذہ الأحادیث الصحیحۃ بنسخہ ولیس عیسٰی علیہ السلام ھو الناسخ، بل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم ھو المبین للنسخ، فإن عیسٰی علیہ السلام یحکم بشرعنا فدل علٰی ان الإمتناع من قبول الجزیۃ فی ذالک الوقت ھو شرع نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔"

اور مال کی کثرت ہونا بھی بڑی علامت فرمائی ہے کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا، بعض حواری مرزا قادیانی اس کی تصدیق یوں فرماتے ہیں کہ: وہ بھی بہت مال لوگوں کو دیتے ہیں، یعنی بذریعہ اِشتہار وعدہ اِنعام کا دیتے ہیں، اور کوئی قبول نہیں کرتا، سبحان اللہ! کیا تاویلِ واہی ہے! اور کیسا خیالِ محال ہے! کیونکہ کثرتِ مال وعدمِ قبول کی تشریح صاف طور پر آپ نے فرمادی ہے کہ کثرت کا یہ حال ہوگا کہ اُونٹنی جوان بیکار پڑی پھرے گی، کوئی متوجہ اس کی طرف نہ ہوگا، اور نیز دُنیا سے نفرت اور عبادت میں لذّت ہوگی کہ اس وقت ایک سجدہ دُنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔ بھلا آج کل یہ معاملہ ہے...؟ بلکہ خلاف اس کے سب کی توجہ تام دُنیا ہی کی طرف ہے، حتیٰ کہ عموماً ایک پیسہ سجدے سے بہتر سمجھا جاتا ہے، اِلّا ماشاء اللہ! بلکہ خود مرزا قادیانی نے یہ دُنیائے دُوں کے کمانے کا ذریعہ نکالا ہوا ہے، عیاں راچہ بیاں...؟

اور یہ علامت بھی بہت بڑی فرمائی کہ اس وقت لوگوں میں باہمی بغض، عداوت، حسد سب جاتا رہے گا، بخلاف آج کل کے کہ زمین آسمان کا فرق ہے، عموماً یہ اُمور ایسے شائع ہیں کہ اس کا اِنکار بدیہی البطلان ہے:

''ببیں تفاوتِ راہ از کجاست تا بہ کجا''

چونکہ مرزا قادیانی سے ان اُمورِ صریحہ کی کوئی تاویل نہ بن سکی، ادھر رُخ بھی نہ کیا اور حدیثِ دمشق میں دربارۂ نزولِ اِبنِ مریم علیہ السلام، چار جگہ ''نبی اللہ'' کا لفظ آیا ہے، اور نبی کا اِطلاق مخالف آیت خاتم النّبیین نہیں، اس لئے کہ یہ اِطلاق باعتبار ما

Marfat.com

کان کے ہے اور محاورے میں شائع ہے، کما لا یخفی علی اللبیب، پس اِعتراض مخالف غلط صریح ہے۔ اور فرشتوں کے پروں پر اُترنا دمشق کے منارۂ شرقی پر صحیح مسلم میں موجود ہے، اور یہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ وہ دُنیا میں آ کر نکاح کریں گے، اولاد ہوگی، اور وہ فوت ہوں گے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ منوّرہ میں مدفون ہوں گے جیسا کہ مشکوٰۃ میں ہے:

"عن عبداللہ بن عمرو قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ینزل عیسی بن مریم إلی الأرض فیتزوج ویولد لہ ویمکث خمس واربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری، فأقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر۔"

(رواہ ابن الجوزی فی کتاب الوفاء، کذا فی المشکوٰۃ ص:۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیہ السلام)

اور ظاہر ہے کہ علامہ اِبنِ جوزیؒ محدث کو رَدِّ اَحادیثِ موضوعہ کے بارے میں کس قدر مبالغہ تھا، پھر یہ حدیث جس کو وہ خود روایت کرتے ہیں، صحیح ہے، اور مرزا قادیانی کا ان سب نصوصِ صریحہ سے اِنکار یا تاویل لاطائل کرنا صریح البطلان ہے۔ اور لفظ "اِمامکم منکم" کے یہ معنی لینا کہ آنے والا جو ہوگا تو وہ تمہیں میں سے ہوگا، حقیقۃً اِبنِ مریم نہیں ہوں گے، خیالِ محض ہے، اس لئے کہ "اِمامکم منکم" کی تفسیر دُوسری جگہ آ گئی ہے کہ وہ مہدیؓ ہوں گے جو ان کے بھی اِمام بنیں گے:

"وعن جابر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لا تزال طائفة من اُمّتی یقاتلون علی الحق ظاھرین إلی یوم القیامة، قال: فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم: تعال صل لنا! فیقول: لا، ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الاُمّة۔"

(رواہ مسلم ج:۱ ص:۸۷، باب نزول عیسی بن مریم علیہ السلام)

بعض روایات میں جو آیا ہے کہ وہ اِمام بنیں گے تو اس سے یہ مراد ہے کہ وہ کتابُ اللہ کی اِجراء و تعمیل میں اِمام ہوں گے، الفاظِ حدیث یہ ہیں: "فامکم بکتاب ربّکم عزّ وجل" (دیکھو مسلم ج:۱ ص:۸۷)۔

الغرض مرزا قادیانی کو اپنے تئیں مثیلِ مسیح سمجھنا اور لوگوں کو اس کی دعوت کرنا بالکل خلافِ عقائد اہلِ اسلام ہے۔

علیٰ ھٰذا دجال کے بارے میں احادیثِ صحیحہ موجود ہیں، چنانچہ مسلم (ج:۲ ص:۴۰۰) باب ذکر الدجال میں ہے:

"وان الدجال ممسوح العین علیھا ظفرة غلیظة مکتوب بین عینیہ کافر یقرا کل مؤمن کاتب وغیر کاتب۔"

"اس کی آنکھ مٹائی گئی ہوگی، اس پر ایک گاڑھا ناخنہ ہوگا، دونوں آنکھوں کے مابین لفظ کافر لکھا ہوگا جس کو خواندہ و ناخواندہ پڑھ لے گا۔"

اب یہ صریح علامت ہے کہ ان حروف کو اَن پڑھ بھی پڑھ لے گا اور یہ بھی آیا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس کو بابِ لُد پر قتل فرمائیں گے، اور یہ بھی اس کی علامت ہے کہ چالیس روز تک رہے گا، پہلا دن سال کے برابر، دُوسرا مہینے کے برابر، تیسرا جمعہ کے برابر ہوگا، اور باقی دن اور دِنوں کے برابر ہوں گے۔

Marfat.com

چنانچہ یہ بھی اس میں ہے:

"قلنا: یا رسول الله! وما لبثه فی الأرض؟ قال: اربعون یومًا! یوم کسنة، ویوم کشهر، ویوم کجمعة، وسائر ایامه کأیامکم! قلنا: یا رسول الله! فذالك الیوم الذی کسنة أتکفینا فیه صلوٰة یوم؟ قال: لا! اقدروا له قدره۔" (مسلم ج:۲ ص:۴۰۱، باب ذکر الدجال)

''ہم نے کہا: یارسول اللہ! وہ کتنا عرصہ زمین میں ٹھہرے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چالیس دن! جن میں ایک دن سال بھر کا ہوگا، ایک مہینے کا، ایک ہفتے کا، اور باقی اور دِنوں جیسے! ہم نے عرض کیا کہ: اس سال بھر والے دن میں کیا ایک ہی وقت نماز کافی ہوگی؟ فرمایا: نہیں! وقتِ نماز کا اندازہ کرنا ہوگا۔''

اور پھر یأجوج ومأجوج کا نکلنا اوران کے عجیب حالات اوران سب کا مرض وباء عام سے مرنا اور عیسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور سے اُترنا وغیرہ وغیرہ سب صحیح مسلم میں موجود ہے۔

اب مرزا قادیانی کا دجال سے مراد باِقبال قومیں لینا، کس قدر مخالفت وتحریفِ احادیثِ صحیحہ ہے! کیا باقبال قومیں اس وقت موجود نہ تھیں...؟

غرضیکہ بابِ تأویل میں مرزا قادیانی نیچریوں سے بڑھ گئے ہیں، اور جس طرح احادیثِ موضوعہ کو صحیح بیان کرنا، کذب علی الرسول ہے، اسی طرح احادیثِ صحیحہ کا اِنکار یا تأویلِ باطل، کذب علی الرسول ہیں، اور حدیثِ صحیح میں ہے:

"من کذب علیَّ متعمّدًا فلیتبوأ مقعده من النار!"

(مسلم ج:۱ ص:۷، باب تغلیظ الکذب علی رسول الله صلی الله علیه وسلم)

الغرض! یہ عقائد مرزا قادیانی کے باطل، مخالف عقائدِ اہلِ اسلام ہیں، اور خلافِ اِجماعِ اُمت ہیں، اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ''وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ ۭ وَسَاۗءَتْ مَصِيْرًا ۝۱۱۵'' (النساء) اور اُمتِ محمد یہ ہرگز گمراہی پر مجتمع نہیں ہوسکتی، بلکہ جو ان سے خارج ہو، مستحقِ نار ہوجاتا ہے، جیسا کہ ترمذی میں ہے:

"عن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن الله لا یجمع أُمّتی، او قال أُمَّة محمد صلی الله علیه وسلم، علی الضلالة، ویدالله علی الجماعة، ومن شذ شذ فی النار۔" (ترمذی ج:۲ ص:۳۹، باب فی لزوم الجماعة)(۱)

"وعن ابن عمر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اتبعوا السواد الأعظم! فإنه من شذ شذ فی النار۔"

(رواه ابن ماجة، من حدیث انس، کذا فی المشکوٰة ص:۳۰، باب الإعتصام بالکتاب والسُّنَّة)(۲)

---

(۱) اُمتِ محمدی کا گمراہی پر اِتفاق واِجماع نہ ہوگا، اور جو جماعت سے نکلا وہ آگ میں پڑا۔

(۲) بڑی جماعت کے پیچھے لگو، جو اس سے نکلا، وہ آگ میں پڑا۔

Marfat.com

"عن ابی ذر قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: من فارق الجماعة شبرًا فقد خلع ربقة الإسلام من عنقه۔" (رواه احمد وابوداؤد، کذا فی المشکوٰة) (۱)

اور یہ بھی حدیثِ صحیح میں وارِد ہے کہ قیامت سے پہلے تیس دجال کذّاب پیدا ہوں گے اور سب کے سب رِسالت کا دعویٰ کریں گے، سو یہ دعویٰ بھی مرزا قادیانی کے کلام میں پایا جاتا ہے۔ قال الإمام النووی فی شرح المسلم:

"وقد وجد من هٰؤُلاء خلق کثیرون فی الأعصار واهلکهم الله تعالیٰ واقلع اثارهم وکذالك یفعل بمن بقی منهم۔" (۲)

اور مزید یہ کہ باوجود ان عقائدِ باطلہ کی اِشاعت کے یہ دعویٰ بھی فرماتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں، مسلمانوں کے سے عقیدے رکھتا ہوں، حالانکہ:

''نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا''

جب ان کی تألیفات پکار پکار کر اس دعوے کی تکذیب کر رہی ہیں، پھر کیونکر مردِ عاقل دام میں آئے؟ اب میں خداوند کریم سے اس دُعا پر کلام کو ختم کرتا ہوں کہ مرزا قادیانی کو انہیں عقائدِ حقہ پر، جن پر اِجماعِ اُمت ہے، پھر عود کرنے کی توفیق عنایت کرے، اور نیز ان کے متبعین کو اُمورِ حقہ پر لائے، ورنہ سوءِ عاقبت کا اندیشہ ہے، وما علینا إلّا البلاغ! وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله خیر خلقه محمد خاتم النبیین وآله واصحابه اجمعین۔

کتبه خادم العلماء کمترین راجی رحمة ربه القوی

احمد علی عفا اللہ عنہ بٹالوی

مدرّس مدرسہ اسلامیہ بٹالہ

علمائے شہر پٹیالہ ریاست

ہم نے مرزا قادیانی کے رسائل: ''توضیح''، و''فتح''، و''اِزالہ'' نہایت غور سے دیکھے، قادیانی کے عقائد مخترعہ بے شک وبلاشبہ قرآن وحدیث کی تعلیم اور صحابہ کرامؓ وسلف صالحینؒ کے عقائد سے مخالف ہیں، ایسا شخص بے شک دائرۂ اسلام سے خارج اور حدیث کا پورا پورا مصداق ہے۔

مولوی محمد اسحاق

واعظ ومفتی شہر پٹیالہ وپروفیسر عربی مہندر کالج پٹیالہ

مولوی حافظ غلام مرتضیٰ

پروفیسر فارسی مہندر کالج پٹیالہ

کرامت اللہ مولوی فاضل

مولوی غلام محمد عفی عنہ

---

(۱) جو ایک بالشت جماعت سے الگ ہوا، اس نے اِسلام کا پٹا گردن سے نکال دیا۔

(۲) ایسے لوگ پچھلے زمانوں میں بہت پائے گئے ہیں، جن کو خدا تعالیٰ نے ہلاک کیا، ایسا خدا تعالیٰ آئندہ آنے والوں سے کرے گا۔

Marfat.com

ھذا الجواب صحیح، وحق صریح، والحق احق ان یتبع! حشمت اللہ سنوری (۱)

''جواب دُرست ہے، خداوند کریم قادیانی اوراس کے مقلدین کوراہِ راست کی ہدایت فرمائے۔''

مجھ کو جملہ علمائے اسلام سے اِتفاق ہے! مولوی طالب علی لاہوری، مقیم پٹیالہ

جوشخص ملائکہ کونفوسِ فلکیہ اور سلسلۂ نبوّت کوخواہ تامہ ہو، خواہ ناقصہ، قیامت تک جاری سمجھے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ (مولوی) حافظ عظیم بخش، سکنہ بنگہ، ضلع ہوشیار پور، مقیم پٹیالہ (یہ صاحب بھی مرزا کے حواری تھے)۔

مجھے مولوی محمد اِسحاق صاحب کی تحریر سے اِتفاق ہوا۔ العبدالفقیر عبدالعزیز محدث رئیس موضع کوم ضلع لدھیانہ

چونکہ مرزا غلام احمد کے عقائد مندرجہ فتویٰ سراسر خلافِ عقائد اہلِ اسلام، اہلِ سنت وجماعت ہیں، لہٰذا مجھ کو بھی سب علمائے دِین کے ساتھ اِتفاق ہے۔ (مولوی حافظ) سیّد محمد عنایت علی

الجواب صحیح، ''یہ جواب صحیح ہے'' خادم امام الدین حسین

پروفیسر عربی وفارسی اورینٹل ڈیپارٹمنٹ مہندر کالج پٹیالہ

مرزا کی تحریریں جملہ اہلِ اسلام خصوصاً عقائد اہلِ سنت والجماعت کے خلاف ہیں، ایسا شخص ہرگز ملہم اور مجدد نہیں ہوسکتا۔

العبد خاکسار محمد عبداللہ عفا اللہ عنہ

علمائے لکھنؤ کے ضلع فیروز پور جو پنجاب میں فقہ وحدیث کے ممتاز اور نام آور علماء ہیں اور صاحبِ برکات واِلہامات مشہور ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ جَاعِلِ الْمَلٰٓئِكَةِ رُسُلًا اُولِيْٓ اَجْنِحَةٍ مَّثْنٰى وَ ثُلٰثَ وَرُبٰعَ ؕ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ① (فاطر) والصلوٰة والسلام علٰی رسوله الأمین محمد المبعوث فی الاُمّیین بجوامع الکلم والکلام المبین، وعلٰی آله واصحابه اجمعین ومن تبعهم إلٰی یوم الدین، اما بعد!

جوعقائد کفریہ مرزا قادیانی کے سوال میں مرقوم ہیں، ہرایک کفر مذکوراس کے کافر مرتد ہونے کے لئے کافی ووافی ہے، معاذ اللہ! اس کا مذہب ہے کہ میرے اِلہام قطعی مثل کتابُ اللہ کے ہیں، جیسا کہ یہ اس نے بعضے اِشتہاروں میں صاف صریح لکھا ہے، لہٰذا وہ احادیثِ صحیحہ صریحہ کے مقابلے میں مرتدانہ کلام کرتا ہے، اور کھلم کھلا کافر ہوا جاتا ہے۔

اب یہاں یہ مسئلہ حقہ یادرکھنا ضروری ہے کہ ہرحدیثِ صحیح مرفوع جس کوعلمائے حدیث نے بالتحقیق صحیح ثابت کیا ہے، واجب القبول والعمل بالاجماع ہے، اس کا منکر، مکذب اپنی رائے سے موضوع وباطل کہنے والا، کافر ومرتد ہے، اس میں بہانہ قولِ اِمام کا، یا کشف واِلہام کا، یا عقلِ نافرجام کا، کچھ کام نہیں آتا۔ اگرحدیث متواتر ہے تو منکر کافرِ قطعی ہے، ورنہ ظنی کافر ہے۔ پس میری

(۱) مولوی حشمت اللہ صاحب سنوری وہ ہیں جن کی ''اِزالہ'' میں خاص مریدوں کی فہرست میں تعریف فرمائی ہے، ان کو اپنا ہم رنگ بھی لکھا ہے اور دُعائے خیر بھی دی ہے۔ دیکھو صفحہ: ۸۰۱ اِزالہ۔

Marfat.com

تحقیق میں یہ ملحد قادیانی اشدالمرتدین عجیب کافرومنافق لاثانی ہے، اس لئے اس نے اِزالہ کے صفحہ:۲۹۷ میں سب اہلِ اسلام کو جو صحابہؓ سے لے کراب تک ہیں، ملحد صریح اورسخت بے اِیمان بنادیا ہے، عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں پر اِیمان لانے کی وجہ سے اوراس کی پوچ تاویلیں قابلِ اِلتفات نہیں، اورنہ لائقِ اِعتبار ہیں، بلکہ فی الحقیقت تاویلیں نہیں صاف تمسخرِ منافقانہ اور اِستہزائے کافرانہ ہے، مثلاً: دعوائے اِلہامی اس کا کہ: ''میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزولِ موعود کا مصداق ہوں اِستعارے کے طور پر'' سراسر باطل ومردود ہے، کیونکہ اِستعارہ مجاز کا قسم ہے، اورمجاز میں قرینہ مانعہ اِرادہ ے معنی موضوع لہ سے ہونا ضرور ہے، اور یہاں کوئی قرینہ مانعہ اِرادۂ معنی حقیقی سے نہیں ہے، جو وجودِ مبارک عیسیٰ علیہ السلام کا بتمامہ ہے:

"والمجاز مفرد ومركب اما المفرد فهي الكلمة المستعملة في غير ما وضعت له في اصطلاح به التخاطب على وجهه يصح مع قرينة عدم إرادته اى إرادة الموضوع له۔"

(مختصر معانی مع متنه تلخیص المفتاح)

والإستعارة تفارق الكذب بوجهين، بالبناء على التأويل ونصب القرينة على خلاف الظاهر في الإستعارة لما عرفت انه لا بد للمجاز من قرينة مانعة عن إرادة الموضوع له۔"

(مختصر معانی مع متنه)

اورملحد صاحب نے کوئی قرینہ مانعہ معنی حقیقی سے الفاظِ نبویہ میں قرار نہیں دیا، اوراپنے اِلہام ضدِ اِسلام پر اِیمان لاکر خلاف تفسیر صحیح کاوکفر حدیث متواتر کا اِختیار کیا، معاذ اللہ!

فی تفسیر ابن کثیر:

"وقوله سبحانه وتعالىٰ: "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" تقدم تفسير ابن اسحاق ان المراد من ذالك ما بعث به عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام من إحياء الموتىٰ وإبراء الأكمه والأبرص وغير ذالك من الأسقام وفي هذا نظر وابعد منه ما حكاه قتادة عن الحسن البصري وسعيد بن جبير وان الضمير في "وَاِنَّهٗ" عائد على القرآن بل الصحيح انه عائد على عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام فإن السياق في ذكره ثم المراد بذالك نزوله قبل يوم القيامة كما قال تبارك وتعالىٰ: "وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" اى قبل موت عيسىٰ عليه الصلوٰة والسلام ثم "وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ﴿۱۵۹﴾" ويؤيد هذا المعنى القراءة الأخرىٰ "اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ" اى امارة ودليل علىٰ وقوع الساعة، قال مجاهد: وانه لعلم للساعة اى آية للساعة خروج عيسى بن مريم عليه الصلوٰة والسلام قبل يوم القيامة، وهكذا روى عن ابى هريرة وابن عباس وابى العالية وابى مالك وعكرمة والحسن وقتادة والضحاك وغيرهم وقد تواترت الأحاديث

Marfat.com

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه اخبر بنزول عيسىٰ عليه السلام قبل يوم القيامة إمامًا عادلًا وحكمًا مقسطًا۔" (تفسير ابن كثير ج:٦ ص:٥٣٠، زير آيت: "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ"، طبعه مكتبه رشيديه)

اس کا خلاصہ ترجمہ یہ ہے:... ''اس قولِ خداوندی ''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کی تفسیر ابنِ اِسحاق سے مذکور ہوچکی ہے کہ اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات مراد ہیں، جیسے مُردے کو زِندہ کرنا، اور مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرنا، مگر یہ محلِ اِعتراض ہے۔ اس سے بعید تر وہ تفسیر ہے جو قتادہ سے منقول ہے کہ اس سے قرآن مراد ہے۔ اس کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ اس سے قیامت کے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مراد ہے، چنانچہ دُوسری آیت میں اِرشاد ہے کہ: ''جو اہلِ کتاب ہیں وہ حضرت عیسیٰ کی موت سے پہلے ان پر اِیمان لائیں گے، اور وہ حضرت قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے۔'' اس معنی کی مؤید دُوسری قراءت: ''اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ'' ہے، یعنی قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نکلنا قیامت کی علامت ہے۔ چنانچہ ابوہریرہؓ وابنِ عباسؓ اور ابوالعالیہؒ، ابومالکؒ، عکرمہؒ، حسنؒ، قتادہؒ، ضحاکؒ وغیرہ سے مروی ہے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں اس باب میں آچکی ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے پہلے اِمامِ عادل ہوکر آئیں گے۔''

جب تک یہ دعویٰ اِلہام کا اس نے نہیں کیا تھا، اس کا اِعتقاد بھی اس مسئلے میں موافق اہلِ اسلام کے تھا، جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ:۴۹۸، ۴۹۹، خزائن ج:۱ ص:۵۹۳ میں مرقوم ہے، پس ظاہر ہے کہ قرآن وحدیث کی حقیقت پر اِیمان لانے سے اِلہام ہی اس کو مانع ہوا، جیسا کہ اس نے خود آپ تصریح کی ہے صفحۂ اوّل توضیح مرام میں: ''میرے اس رائے کے شائع ہونے کے بعد جس پر میں بینات اِلہام سے قائم کیا گیا ہوں'' تو اِلہام ہی قرینہ مجاز کا اس کے زعم میں ثابت ہوتا ہے، اور کوئی قرینہ عقلی نقلی اہلِ اسلام کے طور پر نہیں ہے۔ پس لازم آئے گا کہ قرینہ مجاز کا تیرہ سو برس بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم ہوا، اور آپ کے کلامِ ناتمام کو تمام کیا، اور مفید مطلب واقعی کے بنایا، ورنہ پہلے وہ کلام مفید خلافِ مطلب کے تھا، فصاحت وبلاغت کجا، بلکہ ضلالت درضلالت تھی، یہ تمسخر منافقانہ اور اِستہزا نہیں تو کیا ہے؟

قال الله تعالىٰ: "ذٰلِكَ جَزَآؤُهُمْ جَهَنَّمُ بِمَا كَفَرُوْا وَاتَّخَذُوْٓا اٰيٰتِيْ وَرُسُلِيْ هُزُوًا ﴿١٠٦﴾" (الكهف)

اور یہ امر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال فصاحت وبلاغت کو داغ لگانے کے لئے کمالِ شیطنت ہے، اور آپ کی فصاحت بلاغت جس طرح موافق ومخالف کے نزدیک مشہور ہے، اسی طرح حدیثِ صحیح میں بھی ثابت ومذکور ہے:

"بعثت بجوامع الكلم۔"[1] (مسلم ج:۱ ص:۱۹۹، كتاب المساجد ومواضع الصلوة)

"فضلت على الأنبياء بست: اعطيت جوامع الكلم۔" (رواه مسلم ايضًا) سيد المرسلين صلوات

---

(۱) اس عبارت کا خلاصہ ترجمہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فصاحت وبلاغت اور کلماتِ جامعہ کہنے کا بیان ہے۔

Marfat.com

الله وسلامه عليه وعلىٰ آله واصحابه اجمعين- وفى الحديث متفق عليه ايضًا: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يكن يسرد[1] الحديث كسردكم كان يحدث حديثًا لو عدّه العادّ لأحصاه كما فى المشكوٰة ص:۵۱۹، باب اخلاقه صلى الله عليه وسلم- فى صحيح البخارى ج:۱ ص:۵۰۳، باب صفة النبى صلى الله عليه وسلم: كان النبى صلى الله عليه وسلم إذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثًا حتّٰى تفهم عنه كما فى كتاب العلم من المشكوٰة ص:۳۳- وفى صحيح مسلم، فى خطبة النبى صلى الله عليه وسلم: اما بعد! فإن خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم-"

پس یہ صاف ظاہر ہے کہ ان احادیثِ صحیحہ مذکورہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تقریر، تعلیم وافہام تفہیم میں سب انبیاء علیہم السلام پر فوقیت رکھتے تھے تو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کلام کے مقابلے میں محدثین ملہمین کی عبارات، اِلہامات کی کیا حقیقت رہی؟ چہ جائیکہ اِلہامات اس محدث فی الدین مرتد بالیقین کے، معاذ اللہ...!

اور اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے حق میں فرمایا ہے: ''وَاٰتَيْنٰهُ الْحِكْمَةَ وَفَصْلَ الْخِطَابِ ۝۲۰'' (ص) قال ابن عباس: بيان الكلام، كما فى المعالم- یعنی عطا کی ہم نے داؤد کو دانائی اور کھلی بات کرنی جس کو ہر ایک بلا تکلف سمجھے- پس حضرت ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالاولیٰ اس کمال میں اعلیٰ واَولیٰ ہیں، لقوله عليه السلام: فضلت على الأنبياء ...إلخ، وقوله عليه السلام: خير الهدى هدى محمد صلى الله عليه وسلم- مختصر معانی میں ہے: وفصل الخطاب، اى الخطاب المفصول البين الذى يتبينه كل من يخاطب به ولا يلتبس عليه وهٰذا فى المطول -كفر اعظم كادیانی- علمائے مفسرین ومحدثین جو ظاہر علم تفسیر وحدیث کا ہمیشہ پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں، یہ بے مغز خدمتیں ہیں اور یہ تمام خدا تعالیٰ کے نزدیک استخوان فروشی ہے، اس سے بڑھ کر نہیں (دیکھو فتح اسلام صفحہ:۸)- قال الله تعالىٰ:

''وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ ؕ قُلْ اَبِاللّٰهِ وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۝۶۵ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ ؕ'' (التوبہ)

''جو کوئی دِین کی باتوں میں ٹھٹھا کرے، اگر چہ دِل سے منکر نہ ہو، وہ کافر ہوا، نہیں تو البتہ منافق ہوا، دِین کی بات میں ظاہر و باطن باادب رہنا ضروری ہے-'' (تفسیر موضح القرآن ص:۲۵۵)

اللہ اکبر! دِین کی بے ادبی سے آدمی کافر ومنافق ہو جاتا ہے، اگر چہ اِعتقاداً نہ ہو، معاذ اللہ، اگر اِعتقاداً ہو جیسا کہ اس ملحد نے علمِ دِین کی اہانت کی ہے، تو پھر کفر ونفاق اس کے میں کیا شک ہے...؟ انواع بارک اللہ رحمہ اللہ میں لکھا ہے:

---

(۱) السرد جودة سياق الحديث- ۱۲ ق

Marfat.com

دینی علم یا عالماں کرے اہانت کو
یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کافر ہو[1]

اور عیسیٰ علیہ السلام کو اس ملحد نے بہ تقلیدِ نصاریٰ صلیب پر چڑھا دیا ہے اور کفر و اِنکار نصِ قرآنی کا کیا ہے، قال اللہ تعالیٰ: ''وَمَاصَلَبُوْهُ''۔ اور عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے، یہ بھی کفرِ صریح ہے، قرآن وحدیث کا صاف اِنکار ہے۔ اور فرشتوں کے عروج ونزول کا اِنکار، بہت نصوصِ قرآنیہ اور احادیثِ صحیحہ صریحہ کا صاف اِنکار وکفرِ صریح ہے اور یہ مستلزم ہے اس کفرِ اعظم کو کہ قرآن شریف اللہ کا کلام نہیں، بلکہ: ''اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ'' ہے، کیونکہ فی الخارج نہ کوئی جبریل آیا نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس نے کچھ پڑھایا، نہ خدا نے جبریل کو فی الواقع اپنے کلام پیغام دے کر زمین پر بھیجا نہ اُتارا۔

پس قرآن بشر کا کلام ہوا، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال میں خدا تعالیٰ نے پیدا کیا، فی الخارج خود نہیں فرمایا، نہ جبریل کو پڑھایا، اور سلف صالح کا یہ مشہور مسئلہ تھا کہ: ''من قال: ان القرآن مخلوق، فهو كافرٌ!''

اور خروج یأجوج مأجوج کا اِنکار بھی کفرِ صریح ہے، اور خروج اور دجال سے مسیح (یعنی قادیانی) کذّاب کا اِنکار اور دعوائے رسول مرسل نبی اللہ ہونے کا اور احمد مبشر بالقرآن ہونے کا بھی کفر صریح ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام کو اِبن اللہ ماننا، اس ملحد کی نصرانیت ہے، اور اپنی ذات کو اِبن اللہ کا لقب دینا یہودیت،[2] اور یہ جو موحدین ان کفریاتِ صریحہ کو برحق مانتے ہیں، وہ بھی کافر مرتد ہیں، اور جو خود برحق نہیں جانتے مگر مرزا سے محبت دِل وجان سے کرتے ہیں اور اس پر بزرگ کا اِعتقاد رکھتے ہیں، ہرگز اس کے کفریاتِ صریحہ مذکورہ پر غیرتِ اِیمانی کو راہ دِل میں نہیں دیتے، ان میں بھی رائی کے دانے برابر اِیمان نہیں...!

"عن ابن مسعود رضی الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: ما من نبی بعثه الله فی أُمّة قبلی إلّا كان له من أُمّته حواريون واصحاب يأخذون بسُنّته ويقتدون بأمره، ثم انها تخلف من بعدهم خلوف يقولون ما لا يفعلون، ويفعلون ما لا يؤمرون، فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن، ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن، ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن، وليس وراء ذالك من الإيمان حبة خردل۔"

(رواه مسلم ج:۱ ص:۵۲، باب بيان كون النهی عن المنكر من الإيمان، وان الإيمان يزيد)

''حضرت اِبنِ مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو نبی گزرا ہے اس کے حواری اور اَصحاب گزر چکے ہیں، جو اس کی سنت وطریق کو لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے، پھر ان کے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے جو وہ بات کہتے خود نہ کرتے، وہ کام کرتے جس کے مأمور نہ

---

(۱) یہ پنجابی زبان کا شعر ہے، اس کا ترجمہ اُردو میں یہ ہے کہ: جو شخص علم یا علمائے دِین یا شرع کی اہانت کرے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

(۲) ان کا یہ قول تھا: ''نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ'' (المائدۃ:۱۸) یعنی ہم خدا کے بیٹے اور دوست ہیں۔

Marfat.com

ہوتے، جو ان سے ہاتھ کے ساتھ مقابلہ کرے وہ مؤمن ہے، جو زبان کے ساتھ مقابلہ کرے، وہ مؤمن ہے، جو دِل سے ان کا مخالف ہو، وہ مؤمن ہے، اس کے بعد (یعنی اگر دِل میں بھی ان کی مخالفت نہ ہو) تو دانہ رائی کے برابر اِیمان نہیں ہے۔''

اور جو اس ملحد کو اپنے مکانوں میں جگہ دیتے ہیں اور اس کی مدد میں سرگرم رہتے ہیں، وہ اس حدیث شریف کا مصداق ہیں:

''لعن اللّٰہُ من آوٰی محدثًا'' (رواہ مسلم ج:۱ ص:۱۶۰، باب تحریم الذبح لغیر اللّٰہ ولعن فاعلہ)۔

یعنی خدا کی لعنت ہے اس پر جو بدعتی، ملحد، محدث فی الدین کو جگہ دیتا ہے، رَدِّ نیچری میں لکھا ہے[1]:

ہک کفر عقیدہ جو حق جانے ہے مرتد یقینوں
اس وچہ شک نہ شبہ کوئی ہے صاف ایمانوں دینوں
جویں انکار فرشتیاں یا انکار جناں شیطاناں
یا تھوڑے بیاج حلال پچھانے یا منکر اسماناں
یا معجزہ یا ندا منکر ہووے من تاویلاں خاماں
یا کہے قرآن کلامِ محمد کافر باجہ کلاماں
یا آکھے حضرت عیسیٰ تائیں ہے یوسف دا جایا
وچہ قرآن جو قصہ مریم جوٹھا سفنہ آیا
یا آکھے عیسیٰ سولی چڑھیا منّے قول نصاریٰ
ہک آیت دا منکر کافر جوں کر سب دا یارا

اور تاویلیں ملحدانہ اس ملحد کی اِستہزا و تمسخر ہے، خدا رسول کو، ان سب کا نتیجہ یہ ہے کہ اللّٰہ اور رسول کو سمجھانا نہیں آتا اور میرے اِلہامات بینات ہیں، اگر اس کے اِلہاموں کی ایسی تاویلیں کہی جائیں تو مرزا اور مرزائی ضرور تمسخر سمجھیں گے۔ مثلاً اِلہام:

''إنّا جعلناك المسیح بن مریم'' (آئینہ کمالات اسلام ص:۵۵۱، خزائن ج:۵ ص:۵۵۱)

میں معنی مسیح کذّاب ہیں،[2] اور یہی معنی بالتحقیق مراد ہیں اور اِبنِ مریم لطیف اِستعارہ ہے کہ اس ملحد کی والدہ مؤمنہ تھی اور یہ ملحد مسلمانوں کی نسل سے قطع ہوگیا۔ اور الطف اِستعارہ یہ ہے کہ مسیح سے مراد وزن فصیل کا ہے جو میر ہے۔ کما شھد بہ إلھام

---

(۱) رَدِّ نیچری مولانا محمد بن بارک اللّٰہ کی تصنیف ایک پنجابی نظم کا رسالہ ہے، اس کے اَشعارِ منقولہ بالا کا، تھوڑے سود کو حلال جاننا، یا معجزات کا اِنکار کرنا، یا قرآن کو آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کا کلام قرار دینا، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یوسف نجار کا بیٹا کہنا، یا حضرت مریمؑ کے قصہ رُوَیتِ جبریل و بشارتِ فرزند کو ایک خواب قرار دینا، یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ کہنا کہ وہ صلیب پر چڑھائے گئے تھے، وغیرہ۔

(۲) قاموس میں مسیح کے معنی کذّاب بھی لکھے ہیں۔ مفتی۔

Marfat.com

المجذوب الجمونی: حدثنی به عبدالغفور، قال: حدثنی به عبدالواحد، قال عبدالغفور: حدثه به المجذوب بنفسه۔[1] اور میں نے فکر کیا ساتویں تاریخ ماہِ رجب حال میں بعد نماز فرض عشاء کے، کہ مرزائیوں کے حق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کیا ہے، اِلہام ہوا: اولٰئك هم الكافرون حقًّا![2] هكذا تطبيق إلهامه بالقرآن والحديث،[3] وهكذا تطبيقه بإلهامی،[4] اللّٰهم رب جبرائيل وميكائيل وإسرافيل فاطر السماوات والأرض عالم الغيب والشهادة انت تحكم بين عبادك فيما كانوا فيه يختلفون، اهدنی لما اختلف فيه من الحق بإذنك انت تهدی من تشاء إلٰی صراط مستقيم، ان ملحدوں کے حق میں مجھ کو یہ بہت اِلہام ہوا ہے: إن يقولون إلّا كذبًا، نہیں کہتے مگر جھوٹ!

حرره العبد الضعيف عبدالرحمٰن المدعو بمحی الدين من مقام لكهوكے فی جواب سؤال المولوی محمد حسين عافاه الله وإياى فی الدارين۔

الجواب صحيح، الملتجی إلى الله محمد بن مخدومی بارك الله مرحوم ساكن لكهوكے، ضلع فيروزفور، پنجاب، مصنف تفسير محمدی وانوار محمدی وغيره۔ ''یہ جواب صحیح ہے۔''

بسم الله الرحمٰن الرحيم

نحمده ونصلی علٰی رسوله الكريم

مرزا قادیانی کو یہ عاجز پہلے اچھا سمجھتا تھا، جب وہ تائیدِ اِسلام میں مصروف تھا، جب سے اس نے مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور نبوّت کا مدعی ہوا ہے، تب سے میں اس کو ملحد و دجّال و کذّاب سمجھتا ہوں۔

حررہ خادم القوم

محمد حسن بن مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ مرحوم

ساکن لکھوکے، ضلع فیروز پور پنجاب

---

(۱) یعنی جیسا کہ جموں کے مجذوب کا اِلہام شہادت دیتا ہے، جو مجھ سے عبدالغفور بن محمد بن عبداللہ غزنوی نے بیان کیا، اس کو عبدالواحد داماد حکیم نورالدین نے بتایا، انہوں نے خود اس مجذوب سے سنا، یہ مجذوب وہ شخص ہے جس کا ذِکر قادیانی نے آسمانی فیصلہ کے صفحہ:۱۶، سطر:۱۴ میں کیا ہے، اس مجذوب کو حکیم نورالدین جموں سے قادیان میں جلسہ قرأت فیصلہ آسمانی پر لے گیا، وہاں پر مجذوب صاحب نے خواب دیکھا، یا ان کو کشف ہوا کہ قادیانی کی ڈیوڑھی میں ایک سفید گھوڑی ہے، پھر وہ گدھی بن گئی، جس پر کسی نے کہا کہ: نورالدین گدھی کی خدمت کر رہا ہے۔ مجذوب صاحب بعارضہ برص یا جذام بیمار ہیں، قادیان میں ان کو حکیم نورالدین اس اُمید پر لے گیا تھا کہ وہاں ان کو شفا ہوگی، وہ وہاں سے واپس آئے تو ان کی بیماری اور بڑھ گئی، آگے وہ چلتے پھرتے تھے، اب اس سے معذور ہو گئے ہیں، یہ بات خاکسار نے مولوی غلام حسن صاحب اِمام اہلِ حدیث سیالکوٹ سے سنی ہے (ایڈیٹر)۔

(۲) یہ لوگ پکے کافر ہیں۔

(۳) اس کے اِلہام کی قرآن و حدیث سے یوں ہی موافقت ہو سکتی ہے، جو یہاں ہوئی کہ مسیح سے مرزا کا کاذب ہونا اور قادیانی کا گدھی کی صورت میں دِکھائی دینا۔

(۴) اسی طور اس کا اِلہام ہمارے اس اِلہام سے کہ وہ پکے کافر ہیں، مطابق ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

دستخط مواہیر علمائے تحریر پشاور

يجب علىٰ كافة المسلمين طرءًا وعلى قاطبة المؤمنين جمعًا ان يحكموا عليه بالكفر والإلحاد ويجتنبوا عنه بالغيظ والعناد، إذ لا شك فى كفره وكفر اتباعه واشياعه، لأنه دجّالٌ كذّابٌ مرتابٌ فى الأمر اليقينى وساعٍ فى الأرض بالفساد هم مؤوّلٌ للنصوص القرآنية علىٰ ما هو متمناه والمحكماة الفرقانية علىٰ ما هو مبتغاه لإفشاء الزور والإرتداد يذهب تارة إلى المذهب السوفسطاية واخرىٰ إلىٰ هواجسات الشيطانية قد انكر القواطع القطعية والشريعة الحقة الحقيقة كل ذالك بإغواء الشيطان كتب عليه ان من تولّاه فإنه يضله ويهديه إلىٰ عذاب السعير، اعوذ بالله من شره ومن شر احباره وانصاره ونتوكل عليه إنه هو السميع البصير۔

العبد خادم الفقهاء والمحدثين

سید اکبر شاہ حنفی قادری پشاوری

''تمام مسلمانوں پر واجب ہے کہ قادیانی پر کفر وإلحاد کا حکم لگادیں، اور اس سے کنارہ کش ہوں۔ اس کے اور اس کے پیروان کے کفر میں کوئی شک نہیں، یہ دجال وکذّاب ہے، یقینی امر میں شک کرنے والا، زمین میں فساد پھیلانے والا، آیاتِ قرآن کو اپنی خواہش کے موافق اصل معنی سے پھیرنے والا، یہ کبھی سوفسطائی مذہب اختیار کرتا ہے، کبھی شیطانی خطرات پر چلتا ہے، اَحکام واخبارِ قطعیہ کا منکر ہے، شیطان کے بہکانے میں آیا ہوا ہے، جس پر یہ حکم ہو چکا ہے کہ جو شخص اس کو دوست بنائے گا، اس کو وہ گمراہ کردے گا اور جہنم کی راہ چلائے گا، اس کے اور اس کے حواریوں کے شر سے خدا کی پناہ ہے!''

نحن نتبع ما نقح الفحول من العلماء والسالكين بطريق الشريعة والإنصاف ونحكم بكفره وإضلاله۔

حررہ قاضی احمد پشاوری

''ہم قادیانی کے باب میں اس حکم کے پیرو ہیں جو علماء نے تحقیق کر کے اس پر لگایا ہے، ہم اس کو کافر وگمراہ کنندہ جانتے ہیں۔''

''اَفَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ عَلٰى عِلْمٍ وَّخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ وَقَلْبِهٖ وَجَعَلَ عَلٰى بَصَرِهٖ غِشٰوَةً ؕ فَمَنْ يَّهْدِيْهِ مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ ؕ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۳﴾'' (الجاثیۃ)، ''اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ ۚ فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ ﴿۱۷۵﴾ ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا فِى الْكِتٰبِ لَفِىْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ﴿۱۷۶﴾ ع'' (البقرۃ)۔ العبدالفقیر نور محمد، مدرّس مسجد قائم علی خان پشاور

''یہ شخص ان آیات کا مصداق ہے، جن میں اِرشاد ہے: تو نے اس کو بھی دیکھا جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا معبود بنالیا ہے، اور خدا تعالیٰ نے اس کو علم کے ساتھ گمراہ کر رکھا ہے اور اس کے کان اور دِل پر مہر لگادی ہے، اور آنکھ پر پردہ ہے، اب اس کو خدا کے سوا کون ہدایت کرے؟ کیا تم پند پذیر نہیں ہوتے؟''، ''یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو خریدا، اور بخشش کے بدلے عذاب کو، یہ کیسے آگ پر صابر ہیں؟ یہ اس لئے ہوا کہ خدا تعالیٰ نے کتاب حق کے ساتھ اُتاری، اور جن لوگوں نے اس میں

Marfat.com

اِختلاف ڈالا، وہ اس کے خلاف میں دُور جا پڑے!''

الحمد لله اوّلًا وآخرًا والصلوٰة علىٰ نبيه محمد ظاهرًا وباطنًا وعلىٰ آله واصحابه طرًا وجمعًا اما بعد! فيا ايها الإخوان المؤمنون! إذا حكم ببقاء الإيمان ان نزول عيسى بن مريم عليه السلام من السماء بعد ظهور المهدى الموعود حق وما قتل عيسىٰ من ايدى الكفار وما صلب بل رفعه الله إلى السماء ونزوله علامة للساعة ويقتل الدجال الأعور من يده وهٰذه الأُمور كلها ثابتة بالآيات الناطقة والأحاديث القاطعة فكيف من ادعى بأنّى انا المسيح عيسىٰ، حاشا وكلّا ليس هو كما يدعى، بل هو من احد الدجالين الكذّابين وادعاؤه باطل محض مشتمل علىٰ إنكاره من النصوص القطعية والبراهين اليقينية ولقد زين الشيطان له عداوة الأنبياء، "مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۹۸﴾" (البقرة) وصار مصداق هٰذه الآية: "فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ كَذَبَ عَلَى اللّٰهِ وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ اِذْ جَآءَهٗ ؕ اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۲﴾" (الزمر)، فمن كان هٰكذا فهو ضال، مضل، يضل الناس عن سواء الطريق، فاجتنبوا منه ومن أحباره وأنصاره لعلكم تفلحون من شره۔

حرره الفقير الحقير حافظ عبدالحكيم قادرى پشاورى

''بھائی مؤمنو! حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان سے ظہورِ مہدیؓ کے بعد اُترنا حق ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام صلیب پر نہیں چڑھائے گئے اور نہ مارے گئے، بلکہ آسمان کی طرف اُٹھائے گئے ہیں، ان کا قیامت سے پہلے اُترنا قیامت کی علامت ہے، وہ دجال کو قتل کریں گے، یہ سب اُمور بحکم آیاتِ ناطقہ اور اَحادیثِ قاطعہ ہونے والے ہیں، پھر جو شخص اب دعویٰ کرتا ہے کہ میں مسیح ہوں، وہ مسیح نہیں ہے، بلکہ دجال ہے، اور اس کا دعویٰ بحکم آیات واحادیث باطل ہے، شیطان نے اس کو نبیوں کی دُشمنی اچھی کر دِکھائی ہے، اور جو نبیوں کا دُشمن ہو، خدا اس کا دُشمن ہے، وہ اس آیت کا مصداق ہے، جس میں یہ بیان ہے کہ اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ پر اِفترا کرے اور حق کو (جب اس کے پاس آچکا ہو) جھٹلائے، کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟''

ما اجاب العلماء الكرام فهو احق بالصواب والجواب، الراقم فقير سيّد محمد واعظ مسجد گنج خلف الصدق رئيس العلماء حافظ محمد عظيم مرحوم۔

''جو جواب علماء نے دیا ہے وہ دُرست ہے۔''

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ رسوله محمد خاتم النبيين وعلىٰ آله وصحبه اجمعين، اما بعد!

فلا يخفى علىٰ كافة المسلمين المؤمنين بجميع ما جاء به الرسول الأمين من الشرع المبين ان نزول عيسى بن مريم الصديقة المعدود فى اشراط الساعة حقٌ ثابتٌ بالكتاب والسُّنَّة الصحيحة الصريحة، قال عز من قائل: "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" اخرج الحاكم عن ابن عباس هو خروج عيسىٰ كذا فى الاكليل فى معانى التنزيل، وقرأ ابن عباس رضى الله عنه لَعَلَمٌ بفتحتين بمعنى العلامة۔

واخرج البخارى ومسلم وابوداؤد والترمذى عن ابى هريرة رضى الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله

Marfat.com

علیه وسلم: لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا مقسطًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد، ثم یقول ابوهریرة: اقرؤا إن شئتم: "وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ" والمعنی ما من احد من اهل الکتاب ادرك ذالك الوقت إلّا آمن بعیسٰی عند نزوله من السماء وصحح هٰذا القول الطبری کذا فی تفسیر الخازن وقال عطاء عن ابن عباس إذا نزل عیسٰی إلی الأرض لا یبقی یهودی ولا نصرانی إلّا آمن به وشهد انه روح الله وکلمته وعبده ونبیه کذا فی التفسیر الوسیط للإمام الواحدی۔

واخرج الإمام احمد فی مسنده عن عائشة رضی الله عنها قالت: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: یخرج الدجال فینزل عیسی بن مریم فیقتله ثم یمکث عیسٰی فی الأرض اربعین سنة إمامًا عادلًا مقسطًا۔

وفی حدیث مسلم عن النواس بن سمعان رضی الله عنه ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ذات غداة إلٰی ان قال ثم یأتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله فینصرف عنهم فیصبحون ممحلین لیس بایدیهم شیء من اموالهم ویمر بالخربة فیقول لها اخرجی کنوزك فتتبعه کنوزها کیعاسیب النحل ثم یدعوا رجلًا فیضربه بالسیف فیقطعه جزلتین رمیة الغرض ثم یدعوه فیقبل ویتهلل وجهه ویضحك فبینما هو کذالك إذ بعث الله المسیح بن مریم علیه السلام فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق واضعًا کفیه علٰی اجنحة ملکین فیطلبه حتّٰی یدرکه بباب لُدّ فیقتله ...الحدیث۔ والحاصل ان نزول عیسی بن مریم الموعود فی زمن الإستقبال انما یکون بعد خروج الدجال والأحادیث فیه کثیرة یطول ذکرها بالإستیفاء وهو الآن حی فی السماء وهٰذا قول اهل الحق المعول علیه لقوله تعالٰی: "وَ مَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۙ﴿۱۵۷﴾ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ" ای إلی السماء قاله الحسن البصری کما فی تفسیر الإمام الواحدی وینزل عند قرب الساعة کهلًا۔

رسالته ثلاثین شهرًا ثم رفعه الله إلیه کذا فی تفسیر الخازن، قالوا وما وصل إلٰی سن الکهولة ففیه إشارة إلٰی نزوله من السماء کذا فی التفسیر جامع البیان فأخبر الله تعالٰی یرفعه إلیه حیًّا بعد ما وعده وقال: "يٰعِيْسٰۤى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ" والمراد هنا توفی النوم وعلیه الأکثرون کما فی جامع البیان ومثله قوله تعالٰی: "وَ هُوَ الَّذِيْ يَتَوَفّٰىكُمْ بِالَّيْلِ وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ" الآیة (الأنعام:۶۰)۔ فالتوفی اعم من الإماتة ویدل علیه قوله تعالٰی: "اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا ۚ فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَ يُرْسِلُ الْاُخْرٰۤى اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ﴿۴۲﴾" (الزمر) فمن تفکر فی قوله تعالٰی حکایة عن قول عیسٰی علیه السلام یوم القیامة: "فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ" الآیة (المائدة:۱۱۷) علم انه لم یرد به الإماتة بشهادة الآیات السابقة والأحادیث الصریحة المذکورة وبالجملة ان الله تعالٰی لم یذکر فی هٰذه الآیات إلّا توفی عیسی بن مریم ولم یذکر فی القرآن انه اماته قبل التوفی والرفع او بعده فی السماء بل النصوص ناطقة بأنه حیی ینزل عند اقتراب الساعة فمن انکر نزول عیسی بن مریم الصدیقة مدعیًا انه مات فی الحقیقة ثم جعل هٰذا الإنکار تمهیدًا

Marfat.com

لإثبات دعوى المسيحية الجديدة وادعاء المماثلة العيسوية فى وصف النبوة واختار مسلك الملاحدة والباطنية وصرف النصوص الواردة فى نزول عيسىٰ بن مريم نبى بنى إسرائيل بضرب من التمحل الباطل وفاسد التأويل إلى معان توافق بغية هواه وهذيانٍ يطاق هفوة مدعاه وحرف الكلم عن مواضعه ووضع الكلام الحق فى غير موقعه، فادعى النبوة الشرعية وانكر الأحكام المحكمة القطعية فهو كافر ملحد كذاب لا يخفى إلحاده وكفره وكذبه على اولى العلم فى هذا الباب، فإن سيّدنا محمدًا صلى الله عليه وسلم خاتم النّبيين بنص القرآن المبين۔

وقال القاضى عياض فى كتاب الشفاء فى حقوق المصطفىٰ: من ادعى نبوة احد بعد نبينا عليه الصلوٰة والسلام او ادعى النبوة لنفسه او جوّز إكتسابها والبلوغ بصفاء القلب إلى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذالك من ادعى منهم انه يوحى إليه وان لم يدع النبوة إلى ان قال فهؤُلاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم، لأنه اخبر انه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين ولا نبى بعده واخبر عن الله تعالىٰ انه خاتمُ النبيين واجمعت الأُمّة على حمل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه هو المراد به دون تاويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤُلاء الطوائف كلها قطعًا إجماعًا وسمعًا وكذالك وقوع الإجماع على تكفير كل من دافع نص الكتاب او خص حديثًا مجمعًا على نقوله مقطوعًا به مجمعًا على حمله على ظاهره، انتهىٰ كلامه ملخصًا۔

وقال الإمام الصابونى فى الكفاية التى صنفها فى عقائد اهل السُّنّة والجماعة ما لفظه: العدول عن ظواهر النصوص من غير ضرورةٍ إلحاد محض انتهى۔ قال الله تعالىٰ: "اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ؕ اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿۴۰﴾" (فصلت) والله سبحانه وتعالىٰ وعد بحفظ كتابه المبين من تحريف الملاحدة المضلين فقال: "اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ﴿۹﴾" (الحجر) فأقام العلماء الصالحين على إبطال تأويل الملحدين فدونو علم الكتاب والسُّنّة الذى هو أساس الأحكام الشريعة الأصلية والفرعية فى الكتاب المبسوط المضبوطة المشهورة التى تداولها اهل السُّنّة والجماعة فى الإعصار الماضية إلى الآن۔

وعنه عليه السلام لا يزال يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين والملحد الذى ذكرنا سابقًا ليس نظير عيسى بن مريم الصديقة بل مثيل الأسود العنسى ومسيلمة اليمانى فى دعوى النبوة داخل فى سلسلة الكذّابين الذين اخبر عن خروجهم النبى الصادق الأمين، فقال صلى الله عليه وسلم: لا تقوم الساعة حتّٰى يبعث دجّالون كذّابون قريبًا من ثلاثين، كلهم يزعم انه رسول الله۔ اخرجه مسلم وغيره۔

فثبت بهذا التفصيل وواضح الدليل ان الملحد المسطور على الوصف المذكور دجال كذاب استحوذ عليه الشيطان فحمله على ذالك الهذيان والطغيان وهو المفسد الساعى فى إفساد عقائد المؤمنين وإيقاع

Marfat.com

التشويش فى صدور عوام المسلمين، وعندى ان ترك المباحثة مع الملحد المسطور اولى ولا ماتة قوله الزائغ احرى بل الواجب لتنفير العوام تشهير فساد عقائده بين الأنام ولله در من قال بالجهر ولن يصلح العطار ما افسده الدهر حفظ الله المؤمنين من شره وضره وعن كره بعد قره۔

ثم العجب العجاب من بعض اولى الألباب وجمع من اهل العلم فى الباب كيف اغتروا بأقوال الملحد البطال وتنزلوا إلى مدارك الجهال فآمنوا بأباطيل ذالك الضال زاعمين انه صادق وموحد ذو حلم، لا بل هو مارق وملحد فى سلم، إتخذ إلهه هواه واضله الله علىٰ علم، واعجب من هٰذا انهم يزعمون انفسهم كحوارى المسيح عيسى بن مريم الصديقة كلا بل هم انصار المسيح الدجال الأعور فى الحقيقة فأوردوا كثيرًا من العوام كالأنعام فى ورطة الضلالة وافسدوا عليهم عقائدهم القديمة الحقة فما ربحوا فى هٰذه البضاعة والتجارة إلّا الهلكة والخسارة، أيّة خسارة؟ خسارة الدنيا والآخرة! فإن لم ينتهوا عن تلك الأقاويل التى يلقى عليهم العزازيل فعسى الله ان يسلط عليهم النقاد فيفحمهم اى يسكتهم او هو لفظ يقبحهم ويرميهم بالكساد ويشيع اخبار فبضجهم فى جميع البلاد فتتفق علىٰ تضليلهم وتسفيههم السنة جميع اهل الرشاد ولا يبقى لكيدهم تأثير ولا لمكرهم مجال وعند الله مكرهم وإن كان مكرهم لتزول منه الجبال، وعما قليل ليصبحن نادمين ولتعلمنّ نبأه بعد حين!

حرره الفقير

محمد ايوب الحنفى البشاورى

خادم الفقه والحديث والتفسير

''حمد وصلوۃ کے بعد! مؤمنوں کو معلوم ہو کہ علاماتِ قیامت میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول شمار کیا گیا ہے، وہ حق ہے، کتاب وسنت سے ثابت ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: وہ علم قیامت ہے، اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے: اس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا تشریف لانا مراد ہے۔ ایسا ہی تفسیر اکلیل میں ہے، ایک قراءت میں عِلم کی جگہ عَلَم بفتح ہے، جس کے معنی علامت ہے، بخاری وغیرہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کیا ہے کہ عنقریب حضرت عیسیٰ علیہ السلام حاکمِ عادل ہو کر آئیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کریں گے، مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا، پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ: چاہو تو (اس کی تصدیق میں) یہ آیت پڑھو: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ'' الآیۃ جس سے یہ مراد ہے کہ جو اہلِ کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وہ وقت پائے گا، وہ ان پر اِیمان لے آئے گا، اسی قول کو تفسیر آیت میں طبری نے صحیح کہا ہے، چنانچہ تفسیر خازن میں ہے: حضرت اِبن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام زمین پر اُتریں گے تب کوئی یہودی ونصرانی ایسا نہ ہوگا جو یہ شہادت نہ دے گا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ ایسا ہی تفسیر وسیط میں ہے۔ اِمام احمدؒ نے روایت کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: دجال نکلے گا، پھر عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے اور اس کو قتل کریں گے، پھر وہ زمین میں چالیس برس رہیں گے، اِمامِ عادل اور حاکمِ منصف ہو کر۔ اور صحیح مسلم میں نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ آنحضرت

Marfat.com

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذِکر کیا تو فرمایا کہ: وہ ایک قوم کو اپنی طرف بلائے گا، وہ اس کی بات کو رَدّ کریں گے تو ہی دست ہو جائیں گے، پھر وہ کھنڈروں پر گزرے گا، ان کو کہے گا کہ: اپنے خزانے نکال دو! تو وہ اپنے خزانے نکال دیں گے، جیسے شہد کی مکھیاں نکلتی ہیں۔ پھر وہ ایک آدمی کو بلا کر دو ٹکڑے کر دے گا، پھر اس کو بلائے گا تو وہ چمکتے چہرے اور ہنستے منہ سے آئے گا، ایسی حالت میں حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا بھیجے گا، وہ دمشق کے مشرق میں سفید منارہ کے پاس فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اُتریں گے اور دجال کو دروازۂ لُدّ کے پاس پا کر قتل کریں گے، الحاصل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دجال کے بعد نزول فرمانا زمانۂ آئندہ میں ہوگا، اور اس وقت تو وہ زِندہ آسمان پر موجود ہیں، اور یہی اہلِ حق کا قول ہے، جس پر اِعتماد ہے۔ اس پر یہ قولِ خداوندی کہ: ''یہودیوں نے یقیناً اس کو قتل نہیں کیا، بلکہ خدا تعالیٰ نے اس کو اپنی طرف اُٹھالیا'' دلیل ہے۔ اپنی طرف اُٹھانے سے آسمان پر اُٹھانا مراد ہے، چنانچہ حسن بصریؒ نے کہا ہے ایسا ہی واحدی کی تفسیر میں ہے اور اس پر یہ قولِ خداوندی کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام گہوارے میں اور سنِ کہولت میں (یکساں) کلام کریں گے'' بھی دلیل ہے۔ اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ: جب وہ رسول ہوئے تو تین برس کے تھے، پھر بعد رِسالت وہ تیس مہینے ٹھہرے، پھر خدا تعالیٰ نے ان کو اُٹھالیا، ایسا ہی تفسیر خازن میں ہے۔ علماء نے کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنِ کہولت کو نہ پہنچے تھے کہ اُٹھائے گئے، لہٰذا اس آیت میں یہ اِرشاد ہے کہ وہ آسمان سے اُتریں گے (تا کہ سنِ کہولت میں ان کا کلام کرنا پایا جائے) ایسا ہی تفسیر جامع البیان میں ہے۔ خدا تعالیٰ نے ان کو زِندہ اُٹھانے کی اپنے اس وعدے کے بعد خبر دِی ہے جو ان کو دیا گیا تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے قبض کرنے والا اور اُٹھانے والا ہوں، اس آیت میں لفظ توفی سے نیند مراد ہے، چنانچہ اکثر علماء کا قول ہے، ایسا ہی جامع البیان میں ہے۔ اس کی نظیر وہ قولِ خداوندی ہے جس میں اِرشاد ہے کہ خدا تم کو رات کے وقت توفی کرتا ہے، توفی موت کے سوا اور صورتوں سے بھی ہو سکتی ہے، اس پر وہ آیت شاہد ہے جس میں اِرشاد ہے کہ: اللہ تعالیٰ جانوں کو موت کے وقت قبض کرتا ہے اور جو نہیں مرتے ان کو نیند میں۔

جو شخص اس قولِ خداوندی میں... جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اُٹھانے کا وعدہ دیا گیا ہے... تأمل کرے گا، وہ جان لے گا کہ اس سے موت دینا مراد نہیں، چنانچہ آیات و حدیث اس پر شاہد ہیں۔ من جملہ ان آیات میں حضرت عیسیٰ کے توفی بمعنی قبض کا ذِکر ہے، نہ یہ کہ خدا نے ان کو مار دِیا ہے، اور نصوصِ صحیحہ ناطق ہیں کہ وہ زندہ ہیں، پھر جو شخص ان کو مُردہ سمجھتا ہے اور ان کے نزول کا منکر ہے اور اس سے وہ اپنے مسیح ہونے کی پٹڑی جماتا ہے اور تأویل و تحریف آیات و احادیث متعلقہ نزولِ مسیح میں مسلک ملاحدہ باطنیہ کا اِختیار کرتا ہے اور اپنی نبوّت کا مدعی ہو بیٹھا ہے، وہ کافر و ملحد و کذّاب ہے، اس کے اِلحاد و کفر و کذب میں کوئی شک نہیں۔ قاضی عیاضؒ نے شفا میں کہا ہے کہ: جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا مدعی ہو اور اپنی کمائی اور صفائی قلب کے ذریعے سے حصولِ نبوّت کو جائز رکھے یا نزولِ وحی کا مدعی ہو، گو مدعی نبوّت نہ ہو، وہ کافر ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا سمجھنے والا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرما دیا ہے کہ: میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں، اور خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں، اور اس پر اُمت کا اِتفاق ہے کہ ان آیات و احادیث کے ظاہری معنی مراد ہیں، نہ کہ کوئی تأویلی معنی، ایسے

Marfat.com

لوگوں کے کفر پر اِجماع ہے، ایسا ہی ان لوگوں کے کفر پر جونص کتاب اللہ کو رفع کریں، یا کسی ایسی حدیث میں جو اِتفاقی صحیح اور ظاہری معنی پر یقیناً محمول ہو، کوئی تخصیص نکالیں۔

اِمام صابونی نے کفایہ میں کہا ہے کہ: ''ظاہر معنی آیات واحادیث سے بلاضرورت عدول کرنا اِلحاد ہے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''ہم پر وہ لوگ مخفی نہیں جو ہماری آیات میں اِلحاد کرتے ہیں، کیا جو شخص آگ میں ڈالا جائے وہ بہتر ہے یا جو باَمن قیامت کے دن حاضر ہو؟'' خدا تعالیٰ نے اپنی کتاب کی محافظت کا خود وعدہ کرلیا ہے، لہٰذا اس نے ایسے علماء کو پیدا کردیا ہے جو ان ملحدوں کی تحریف سے دِین کو بچاتے چلے آئے ہیں۔

یہ ملحد قادیانی حضرت مسیح کا مثیل ونظیر نہیں بلکہ اسود عنسی اور مسیلمہ کذّاب کا نظیر ہے، اور ان کذّابین کے سلسلے میں داخل ہے جن کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دِی ہے۔

اس تفصیل سے ثابت ہوا کہ ملحدِ مذکور دجال ہے، شیطان اس پر مسلط ہے جو اس سے یہ بکواس کرا رہا ہے، وہ مفسد ہے مسلمانوں میں فساد پھیلا رہا ہے، میرے نزدیک ایسے ملحد سے مباحثہ ترک کرکے عام مسلمانوں کو اس کے عقائدِ باطلہ کے فساد سے مطلع کرکے متنفر کرنا چاہئے، بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بعض اہلِ علم اس ملحد بطال کے اقوال سے دھوکا کھا بیٹھے ہیں اور خود جاہل بن گئے اور اس گمراہ کے باطل خیالات کو حق اور اس کو اہلِ علم سمجھنے لگ گئے ہیں، اور خود اس کے حواری بن بیٹھے ہیں، وہ مسیح دجال کے مددگار ہیں، وہ اس سے باز نہ آئیں گے تو خدا ان پر بھی ایسے لوگوں کو مسلط کرے گا جو ان کے کھوٹ وفساد کو ظاہر ومشتہر کریں گے، پھر وہ سخت نادم ہوں گے۔''

ما قال اعلمنا ومدققنا فهو عين الصواب لا شك فى نزول عيسٰى وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها، يدل عليه سياق النظم وسباقه ومن معتقدى ان نزول عيسٰى حق ثابت بالأدلة القاطعة من الآيات والأحاديث وإجماع الأُمَّة فمن انكر فإنكاره من الأدلة المذكورة فهو معرض عن طريق الرشاد ومروج سبيل الإلحاد۔

كتبه فقير مسعود

خلف مفتى بركت الله مرحوم

''جو ہم سے بڑھ کر عالم اور مدقق نے کہا ہے، وہ عین صواب ہے، اس میں شک نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے، آیۃ: ''لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' کا بیان اور سیاق اس پر دلیل ہے، میرا یہی اِعتقاد ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی دلائل آیات واحادیث اور اِجماعِ اُمت سے ثابت ہے، پس جو اس کا منکر ہے، وہ رُشد کے طریق سے منہ پھیرتا ہے اور اِلحاد کے طریق کو رِواج دے رہا ہے۔''

اللّٰهم إنّى اعوذ بك من فتنة المسيح الدَّجَّال! بہت افسوس بحال مرزا قادیانی آتا ہے، اغلب یقین ہے کہ اِبلیسِ لعین نے ان کو بہکایا ہے، یہ عقائد وکلمات ان کے جو انہوں نے توضیح مرام واِزالہ اوہام میں تحریر کئے ہیں، کفر ہیں، اور قائل اس کا

Marfat.com

کافر ہے، جو جناب مولانا ابوفضل رومی مولوی سیّد نذیر حسین صاحب ومولانا جناب ابوسعید صاحب نے فتویٰ دیا ہے، وہ حق ہے، واللہ الموفق بالصواب!

العبد القاضی عبدالقادر پشاوری

جوفتویٰ کہ علمائے ہندوستان وپنجاب نے درحق غلام احمد قادیانی دیا ہے، وہ صحیح ہے، اور معتقد اِعتقاد توضیح المرام کافر ہے۔

جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
العبد مُلّا محمد بشیر، سوات	مُلّا محمد منیر	مُلّا اللہ داد نصیر، بٹگرام
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
مُلّا معزالدین تنکی تپہ، ہشت نگر	مُلّا وجیہ الدین	مُلّا اِسماعیل اوڈی گرام سوات
جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے	جواب صحیح ہے
مُلّا بشیر محمد	قاضی عبدالخالق ماجور	مُلّا فصیح الدین یوسف زئی

قائل ومعتقد وفات مسیح ونہ آمدن دے بایں دنیا بقرب قیامت ومقتول گردیدن دے وغیرہ اُمور کہ درفتویٰ نامہ علمائے ہندوستان وپنجاب درج اند، اگر غلام احمد قادیانی ایں کلمات گفتہ باشد یا اعتقاد وے بریں باشد وے بموجب شرع شریف کافر مطلق است واعوان وے اگر ایں اعتقاد داشتہ باشند کافر اند۔

معتقد ما فی هذا السؤال فی العقائد والبیان قد استهوته الشیاطین فی الأرض حیران له اصحاب یدعونه إلی الهدی ائتنا، فما یأتی إلیهم موقنا، ومنشأ إعتقاده الفاسد انه ما میّز بین الهمام الرحمٰن، ووسوسة الشیطان وبین خواطر الروح وهوی النفس والطغیان، وترك ما وجب علیه من تطبیق الخیالات والخطرات بالقرآن والسُّنَّة وإجماع الأُمَّة المرحومة، فالواجب علیه ان یتوب، فإنه وقع فی اکبر الکبائر من الذنوب!

العبد رحمة الله عفاه الله

''عقائد مذکورہ سوال کے معتقد کو شیاطین نے زمین میں بہکا رکھا ہے، وہ حیران ہے، لوگ اس کو ہدایت کی طرف بلاتے ہیں، مگر وہ نہیں آتا، اس کے فساد واِعتقاد کا منشا یہ ہے کہ وہ اِلہامِ رحمانی اور وسوسہ شیطانی میں تمیز نہیں کرتا، اور اپنے خطرات وخیالات کو قرآن وحدیث واِجماع پر عرض کرنا چھوڑ بیٹھا ہے، اس پر واجب ہے کہ توبہ کرے وہ بڑے گناہ میں جا پڑا ہے۔

علمائے راولپنڈی وہزارہ

بسم الله الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمین، لا ریب ان العقائد المذکورة فی السؤال کفر ونفاق وزندقة وإلحاد واحداث وضلال فإن لم یکن صاحبها کافرًا وملحدًا وزندیقًا ومنافقًا فلیس فی الأرض کفر وإلحاد زندقة فلعنة الله علیٰ من

Marfat.com

اسس الضلال وغيّر الدين وحرّف النصوص واسأ الظن بالله وبأنبيائه وشرعه وقال اوحى إليَّ ولم يوح إليه شيء وعلى اعوانه وانصاره السفهاء الأذلين، ولا شك فى كونه من الدجاجلة عصمنا الله تعالىٰ من كيده وإضلاله- آمين-

كتبه عبدالأحد ابن القاضى محمد حسن خانپورى عفا الله عنهما

''اس میں شک نہیں کہ عقائدِ مذکورہ سوال کفر وإلحاد اور چھپا إرتداد ونفاق ہے، اس پر خدا کی لعنت ہو جس نے گمراہی کی بنیاد ڈالی ہے، اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور شرع پر بدگمانی کی اور یہ کہا ہے کہ میری طرف وحی ہوتی ہے، اور واقعہ میں نہیں ہوتی، ایسے ہی اس کے انصار مددگاروں پر جو بے عقل وذلیل ہیں، بے شک وہ دجال ہیں، خداوند کریم ان کے مکر وگمراہی سے بچائے۔''

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة علىٰ رسوله محمد وآله وصحبه اجمعين، اما بعد! فيقول احقر عبادى البارى محمد الخانفورى ان ما قاله شيخنا السيد نذير حسين وبركتنا المولوى عبدالجبار الغزنوى سلمهما الله تعالىٰ فى الدارين وغيرهما من العلماء الكرام فى حق الكاديانى فهو حق وصواب لا شك انه من الدجاجلة اعاذنا الله من هٰذه العقيدة الفاسدة، آمين!

حرره محمد بن محمد حسن خانفوزى عفى عنه

''جو کچھ ہمارے شیخ مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب اور ہماری برکت مولوی عبدالجبار صاحب وغیرہ علمائے کرام نے قادیانی کے حق میں کہا ہے، وہ حق ہے، اور بے شک قادیانی دجالوں میں سے ہے۔''

الحمد لله والصلوٰة والسلام علىٰ رسوله الذى بعث بالحق ليظهره على الدين كله، اما بعد! فيقول احقر العباد محمد بن سالم المكرانى ان ما قال العلماء فى تكفير مرزا الكاديانى فهو حق وصواب ولا شك ان من مات بهٰذه العقائد الفاسدة ولم يتب فهو فى نار جهنم خالدًا فيها، اللّٰهم اعذنا من هٰذه العقيدة الباطلة، الحق يعلوا ولا يعلى عليه-

فقير محمد بن سالم المكرانى عفى عنه

''جو کچھ علماء نے تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے، وہ حق ہے، اس میں شک نہیں کہ جو شخص ایسے عقائدِ فاسدہ پر بلاتوبہ مرے، وہ جہنم میں رہے گا۔''

نحمده ونصلى علىٰ رسوله الكريم، اما بعد! فما قال العلماء فى تكفير ميرزا كاديانى فهو صحيح وكفره ثابت وعقائده مخالف الكتاب والسُّنَّة، وقوله انا مثيل المسيح وعيسى بن مريم مات فدعواه باطل وهو دجّال كذّاب خارج عن الإسلام لقوله صلى الله عليه وسلم: سيكون فى أُمّتى كذّابون كلهم يزعم انه نبى الله، وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى-

العبد تاج دين گجراتى پنجابى

''علماء نے جو کچھ تکفیر قادیانی کے باب میں کہا ہے، وہ صحیح ہے، اور اس کا کفر ثابت اور اس کے عقائد کتاب وسنت کے مخالف ہیں، اس کا یہ کہنا کہ میں مسیح عیسیٰ بن مریم کا مثیل ہوں، ایک باطل دعویٰ ہے اور وہ دجال وکذّاب ہے، اسلام سے خارج، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: میری اُمت میں کذّاب پیدا ہوں گے جو دعوائے نبوّت کریں گے، اور میں نبیوں کا خاتم ہوں۔''

Marfat.com

ما قال العلماء المحققون فی الکادیانی حق وصواب۔ نیازا گین قاضی محسن الدین عفی عنه

''جوعلمائے محققین نے قادیانی کے حق میں کہا ہے، وہ حق ہے۔''

میں نے یہ فتویٰ اوّل سے آخر تک بنظرِ غور دیکھا، اوراس نے پہلے اس شخص کے مسائل فتح اسلام اورتوضیح مرام اور اِزالہ اوہام وغیرہ بھی دیکھے اوراس کے بعض مریدوں، نیم مُلّاً خطرۂ اِیمان سے مباحثے کا بھی اِتفاق پڑا، اورخود مرزا سے بھی اِلہام کے بارے میں بالمشافہ ایک سوال کیا تھا، جس کے جواب میں وہ مبہوت رہ گیا تھا۔غرض میں ان کے مذہب اتباع ہوا، سے پوراواقف ہوں، حضرت مجیب نے ان کے حق میں جو کچھ فرمایا ہے وہ سب صحیح اور بجا ہے، بلکہ یہ گمراہ فرقہ اس سے بھی زیادہ کے مستحق ہیں، ارحم الراحمین ان کوتوبہ نصیب کرے اوراپنی مخلوق کوان کے شر سے بچائے اوران کا رَدّ کرنے والوں کی مدد کرے۔

ہدایت اللہ، اِمام مسجد موحدین صدر پنڈی

ان هذه العقائد الأخيرة التی ذکرت فی رسائل الکادیانی باطلة زائغة مضلة فإنها مخالفة للکتاب والسُّنَّة وإجماع الأُمَّة ومعارضة للأخبار والآثار الصحيحة واقوال المرضية ومبانية لأهل السُّنَّة والجماعة وموافقة لأهل البدعة والهویٰ واهل الکتب من اليهود والنصاریٰ واهل الإلحاد والزنادقة والهنود والفلاسفة يا للعجب! ان قائلها ينکر خوارق الملائکة والأنبياء والأولياء يدعی هو من فسه صدورها ويختار علمه وفهمه علیٰ علمهم وفهمهم وهذا ضلال صريح وغوال قبيح، اللّٰهم تب عليه إن تاب عنها واهلکه إن بقی عليها وطغیٰ واعذنا منها واجعلنا من المهتدين واحفظنا عن مکر الماکرين، آمين ثم آمين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

حافظ عبدالهادی اعاذه الله من الأعادی شاه بوری ثم فنڈی

''قادیانی کے یہ آخری عقائد جواس کے رسائل میں مذکور ہیں، باطل ہیں، کتاب وسنت واِجماعِ اُمت کے مخالف ہیں، احادیث وآثارِ صحیحہ کے معارض، اقوالِ پسندیدہ اہلِ سنت سے مبائن، اہلِ بدعت، یہود، نصاریٰ، ملحدوں جیسے، مرتدوں، ہندوؤں، فلسفیوں کے موافق ہیں، تعجب ہے کہ قادیانی ملائکہ اورانبیاء واولیاء کی خوارق کا منکر ہے اورخود ان اُمور کا مدعی، اوراپنے علم وفہم کوان کے علم وفہم سے بہتر سمجھتا ہے، یہ صریح گمراہی اور ہزل ہے، خداوند اس کوتوبہ نصیب کر، یا ہلاک کر!''

علمائے جہلم وقرب وجوارِ آں

بندہ کو بسبب اِستماع اخبارات وحالاتِ حسنہ مرزا قادیانی کے جوعلی العموم واصل ہوئی تھی، حسنِ ظن بلیغ تھا اوراس کو زُمرۂ صالحین میں شمار کرتا تھا، اوراَب تک اس کی تصنیفات دیکھنے کا اِتفاق نہیں ہوا، چونکہ یہ فتویٰ دیکھا اورمرزا کے معتقدات سے اِطلاع ہوئی توحسنِ ظن مرتفع ہوا۔

مرزا اگر فی الواقع عقائد محررہ فتویٰ کا معتقد ہے تو بلاشک وہ اِرتداد واِلحاد میں داخل اور مستحق وعید: ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓ

Marfat.com

اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ ‘‘ (التوبہ: ۸۴) کا ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم!

العبد احمد الدین دریالوی

علاقہ جاپ، تحصیل پنڈ دادن خان ضلع جہلم، حال وارِدِ جہلم

سبحانك لا علم لنا إلّا ما علمتنا إنك انت العليم الحكيم، إن كان عقائده هكذا فجميع ما حرره العلماء فی حقه صحيح۔

ابو عبدالبصير مير حمزة هزاروی

’’مرزا قادیانی کا یہی اعتقاد ہے تو جو کچھ علماء نے اس کے حق میں لکھا ہے، صحیح ہے۔‘‘

الحمد لله العزيز الرحيم، والصلوٰة علىٰ نبيه الكريم وعلىٰ آله واصحابه المشيعين للدين القويم، اما بعد!

بندہ زمانۂ ملاقات سے مدّت تک مرزا کی کمال دیانت داری اور اُونچے درجے کی پرہیز گاری اور داعی الی اللہ ہونے کا بہ نہایت جاں نثاری صمیمِ قلب سے معتقد تھا، اور اس کو زُمرۂ غم خوارانِ خلق اللہ سے سمجھتا تھا، اور اِبتدا میں ایسی باتیں سن کر کہتا تھا کہ: سبحانك هذا بهتان عظيم! لیکن چونکہ مدّت سے مشہور ہو رہا ہے کہ وہ بذریعہ تحریرات مطبوعہ مشتہرہ کے ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے جو مولوی ابوسعید محمد حسین مہتمم اشاعۃ السنہ بٹالوی صاحب کے سوال میں بحوالہ تحریرات مذکورہ درج ہے، اور وہ تحریرات آج تک مجھ کو باوجود سعی و جستجو کے میسر نہیں ہوئیں، تاکہ میں ان کے مطالعے سے حسب اِستعداد اپنی کے، دجالیت و کذّابیت و اسلام کے دائرے سے خارج ہونے یا حقانیت و رہبانیت و صداقت و اِشاعتِ اسلام مرزا کی ایسی یقینی اور قطعی سند حاصل کرتا اور پھر اِستفتا پر لکھتا کہ اس کو عالم الغیب والشہادۃ کی حضور میں پیش کر سکتا اور فرمانِ ایزد سبحان کا بھی بے تحقیق لکھنے اور کہنے اور کرنے سے شدّت سے منع کرتا ہے کہ: ’’وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ﴿۳۶﴾‘‘ (بنی اِسرائیل) اور ایضاً: ’’اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ ... إلخ‘‘ اور نبی الرحمت نے فرمایا ہے کہ: ’’الشاهد يرى ما لا يرى به الغائب‘‘ اور غائب پر حکم لگانے سے روکا ہے، اور سوال میں بھی بحوالہ تحریراتِ مرزائی مسطور ہے کہ وہ ایسی باتوں کا معتقد و مدعی ہے، لہٰذا نہ مطلقاً بلکہ مقیداً لکھا جاتا ہے کہ اگر مرزا ایسے اِعتقادات کا معتقد و مدعی ہے جو سوال میں درج ہے، تو بے شک وہ انہیں فتوؤں کا مستوجب و مستحق ہے جو علمائے ربانیین نے اس کے حق میں لگائے ہیں، اور عیاذاً باللہ! کہ کسی کے حق میں تقلیداً اور سمعاً کوئی فتویٰ دُوں اور لکھوں۔ اعوذ بالله من شرور نفسی ومن سيئات اعمالی، اللّٰهم آتِ نفسی تقواها وزكِّها فإنك خير من زكّها، آمين يا ارحم الراحمين!

العبد برہان الدین جہلمی (۱)

اگر عقائد مرزا کے اسی طرح پر ہیں جو اس میں تحریر ہیں تو جواب یہی ہے جو فتوے میں تحریر ہے۔ فیض احمد جہلمی

---

(۱) مولوی برہان الدین صاحب کی نسبت گجرات و پشاور کے میرزائی عیسائیوں نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ انہوں نے اپنی شہادت سے جو اس فتوے پر لکھی ہے، رُجوع کر لیا ہے۔ جو بات مولوی برہان الدین صاحب کو پہنچی تو انہوں نے بذریعہ خاص مراسلت ہم کو اس سے اِطلاع دی اور یہ بھی لکھا کہ: میں اب تک اس اپنی شہادت پر قائم ہوں۔ مرزائی عیسائی اس پر بولیں گے تو ہم مولوی صاحب کا خط چھاپ دیں گے۔

Marfat.com

هذا الجواب صحيح، وما قال مرزا باطل عند اهل السُّنَّة والجماعة۔ احقر العباد فقير محمد
ایڈیٹر سراج الاخبار جهلم

''یہ جواب صحیح ہے اور جو مرزا نے کہا ہے وہ اہلِ سنت کے نزدیک باطل ہے۔''
یہ عقیدہ مخالف عقیدہ اہلِ سنت وجماعت کے ہے۔ عبدالودود سلطان محمود عفی عنہ جہلمی

علمائے گجرات وحوالی آں

جو عقائد معہ دلائل مرزا قادیانی کے اس فتوے میں درج ہیں، وہ تمام اہلِ حق کے خلاف ہیں، اہلِ حق تو یہ کہتے ہیں:
النصوص تُحْمَلُ علىٰ ظواهرها والعدول إلىٰ معان يدعيها اهل الباطل إلحاد، قال الله تعالىٰ: اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ (فصلت:۴۰)۔
عبدالرحمٰن، ساکن موضع دینہ، ضلع گجرات

من كان إعتقاده مخالفًا للسُّنَّة والجماعة فهو مبتدع متبع غير سبيل المؤمنين، اعاذنا الله وإخواننا المسلمين من اباطيله الكاذبة ومعتقداته الباطلة۔ العبد فضل الدين گجراتی

''جس شخص کا اِعتقاد اہلِ سنت وجماعت کے مخالف ہے، وہ بدعتی ہے، مؤمنوں کی راہ کے سوا، اور راہ چلنے والا، خدا اس کے جھوٹے عقائد سے مسلمانوں کو بچائے۔''

عقائد ميرزا غلام احمد الكادياني من الإعتزال، والفلسفة والذين سموا بأهل السُّنَّة والجماعة من وقت بدء النزاع بين فرق المسلمين بمراحل منه كل حزب بما لديه فرحون عهدى ما فى الفاظى من غير تبذير ولا تقتير۔ ابو الفيض محمدُ حسن حنفی
از بهين تحصيل چكوال، ضلع جهلم

''قادیانی کے عقائد معتزلہ اور فلسفہ کے عقائد ہیں، جو لوگ اہلِ سنت کہلاتے ہیں وہ ان عقائد سے کوسوں دُور ہیں، میری یہی رائے ہے جس میں نہ کمی ہے نہ زیادتی۔''

علمائے سیالکوٹ

الحمد لله وكفىٰ وسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ وعلىٰ آله اهل التقىٰ، اما بعد!
اس عاجز کو سیّدنا مولانا سیّد محمد نذیر حسین صاحب کی تحریر سے اس سوال کے جواب میں کلی اِتفاق ہے، واللہ اعلم وعلمہ اتم!
ابوعبداللہ عبیداللہ معروف بمولوی غلام حسین

علمائے وزیرآباد

الحمد لأهله والصلوة علىٰ اهلها، اما بعد! فقط طالعت مرة بعد اخرىٰ، كتب الكادياني ورسائله فوجدتها مملوءة بالكفر والإلحاد والكذب على الله ورسوله والطعن علىٰ اهل الحق فإنه يسلم امرًا مرة وينكره

Marfat.com

اُخریٰ، طریقته طریقة اهل الإلحاد والفساد، ومذهبه مذهب اهل الزیغ والعناد، هو دجال من الدجاجلة الذین اخبر عنهم المخبر الصادق ومتبع غیر سبیل المؤمنین ومتمسك بدلائل الملحدین وخداع للمسلمین، من طالع کتبه ووازنها بالکتاب والسُّنَّة فلا یخفیٰ علیه ما قلنا، اعاذنا الله وجمیع المسلمین من عقیدته الباطلة وطریقته الکاسدة وارشدنا إلیٰ طریق الصواب الذی اختاره العباده لعباده الذین هم اولوا الفضل واولوا الألباب۔

حافظ عبدالمنان

''بعد حمد وصلوٰۃ! میں نے قادیانی کی کتابوں کا بارہا مطالعہ کیا، تو ان کو کفر وإلحاد سے اور خدا اور رسول پر اِفترا سے پُر پایا، وہ کہیں کسی امر کو تسلیم کرتا ہے، کبھی اس سے اِنکاری ہوتا ہے، اس کا طریق اہلِ اِلحاد وفساد کا طریق ہے، اور اس کا مذہب کجی اور عناد والوں کا مذہب ہے، وہ ان دجالوں میں سے (جن کے آنے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دِی ہے) ایک دجال ہے، اور مؤمنوں کی راہ چھوڑ کر اور راہ چلنے والا، اور ملحدین کے دلائل سے تمسک کرنے والا، مسلمانوں کو دھوکا دینے والا، جو شخص اس کی کتابوں کو دیکھ کر قرآن وحدیث سے ان کا مقابلہ کرلے گا، اس پر ہمارا یہ بیان مخفی نہ رہے گا۔ خدا مسلمانوں کو اس کے عقیدۂ باطلہ سے بچائے اور طریقِ صواب پر چلنے کی ہدایت کرے۔''

احمدك یا من له الحمد وأُصلّی علیٰ من علیه الصلوٰة، امّا بعد! فقد نظرت فی رسائل القادیانی نظر الإنصاف وسمعت مقالاته فوجدتها داعیةً إلی الاعتساف وهو رجل قبیح، قبح الله وجهه ووجه أتباعه ما علیٰ هذا المنهاج، او تاب الله علیه وعلیٰ أتباعه إن رجع عن هذا الأعوجاج!

العبد المسکین فقیر جلال الدین

''بعد حمد وصلوٰۃ! میں نے قادیانی کے رسائل کو غور سے دیکھا اور اس کے مقالات کو سنا تو ان کو بے انصافی اور زیادتی کی طرف داعی پایا، خدا اس کا اور اس کے اَتباع کا جب تک وہ اس طریق پر رہیں منہ بُرا کرے، یا ان کو توبہ کی توفیق دے!''

فقد طالعت هذا السؤَال والجواب بالتأمل والصواب فوجدته حقًّا قویًّا وجوابًا صحیحًا وفصل الخطاب ولا ریب ان القادیانی ضال مضل مفتر علی الله ورسوله ومبتغ فی الإسلام طریقة الجاهلیة ومطلب بذالك العروض الدنیویة ومسود وجهه بفعله القبیح صب علیه ربه سوط العذاب او یهدیه إلیٰ سبیل أُولی الأبصار وأُولی الألباب!

حررہ محمد عبدالقادر سخانوی

''میں نے اس سوال وجواب کو تأمل سے دیکھا تو اس جواب کو حق وقوی اور چکوتا حکم پایا، اس میں شک نہیں کہ قادیانی گمراہ ہے، لوگوں کو گمراہ کرنے والا، خدا اور رسول پر اِفترا کرنے والا، اسلام میں رہ کر کافروں کا طریق چاہنے والا، اور اس ذریعے سے دُنیا کمانے والا، اس کا منہ کالا ہو اور اس پر عذاب نازل ہو یا ہدایت نصیب ہو!''

الحمد لله رب العالمین وبه ثقتی والصلوٰة والسلام علیٰ إمام وبه إقتدائی، امّا بعد! فقد نظرت فی السؤَال والجواب وتدبرت فیه فوجدته مطابقًا للحق وموافقًا للغرض الصحیح الذی ارشدنا إلیه الله ورسوله فصاحب هذا الهفوات التی مندرجة فی السؤَال زندیق شریر مخالف لملة الإسلام، حفظنا الله وجمیع المسلمین

Marfat.com

عن مزخرفاته۔ العبد محمد محی الدین نظام آبادی

''میں نے سوال و جواب کو دیکھا، جواب کو حق پایا ان باتوں کا جو سوال میں مذکور ہیں، قائل چھپا مرتد ہے، اسلام کا مخالف۔''

قولی فی القادیانی کقول شیخی حافظ عبدالمنان فی حقه۔ المسکین محمد شاه دین سوهدروی

''قادیانی کے حق میں وہی میرا قول ہے جو میرے شیخ حافظ عبدالمنان صاحب کا قول ہے۔''

بحکم نصوص شارع مضامین تالیفات مرزا کی ضلالت سے مبرہن ہے، خصوصاً اس کا اِدّعائے نبوّت، جس صورت میں مراد مرزا لفظ محدث سے نبی ہے، چنانچہ روبرو کا ذِکر ہے تو اِنکار لفظ نبی سے کیا فائدہ؟ اور اِستدلال منع اطلاق محدث بحدیث: ''لقد کان فیما قبلکم من الاُمم محدثون فإن یك فی اُمّتی احد فإنه عمر'' (متفق علیہ) سے با قاعدہ مستمرہ اُصول عدم شرط مستلزم عدم شروط نفی محدثیت بھی بنظر اہلِ انصاف صحیح ہے، پھر جو اِعتراض نزولِ عیسیٰ بن مریم نبی اللہ بنی اِسرائیل پر (ویحصر نبی الله عیسٰی علیه السلام واصحابه حتّٰی یکون راس الثور لأحدهم خیرًا من مائة دِینار لأحدکم الیوم، فیرغب الله نبی الله عیسٰی واصحابه فیرسل الله ...الحدیث۔ عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال: لیس بینی وبینه (عیسٰی علیه السلام) نبی وانه نازل، (ابوداؤد ص:۱۳۸)) وارِد ہے، وہی اِعتراض بعینہٖ نبوّتِ مرزائی واُمتیت پر وارِد ہے، کس طور وہ ایک جہت سے نبی ہی ہوسکتا ہے اور ایک جہت سے اُمتی؟ پس جو جواب دفع اس اِعتراض میں مرزائی رکھتے ہیں وہ جواب معتقد نزولِ (عیسیٰ بن مریم) نبی اللہ بنی اِسرائیل کی طرف سے سمجھ لیں...!

عائذ باللہ عبداللہ پسروری عبدالعظیم پسروری عبدالکریم پسروری

ماقولهم در کفر مرزا غلام احمد قادیانی، الجواب جس کو شریعتِ محمدی کافر فرمائے، میرے نزدیک بھی کافر ہے، جو ایک رُکنِ اسلام سے اِنکار کرے، اس کے کفر میں کیا شک...؟ حافظ محمد گوہر نوکھسوی(۱)

علمائے کپورتھلہ وغیرہ

حامداً ومصلیاً! گزارش ہے کہ احقر الناس کو قادیانی صاحب کی نسبت ان کے اِبتدائی امر میں بہت کچھ حسنِ ظن تھا، پھر چند وجوہِ ذیل سے زائل ہوا:

۱:... فتح، توضیح، اِزالہ کے مطالعہ کے ان میں بہت سے مضمون کتابُ اللہ اور سنتِ رسول... صلی اللہ علیہ وسلم... اور طریق سلف صالح کے خلاف دیکھنے میں آئے اور کہیں نصوصِ قرآنیہ اور سنیہ سے اِستشہاد بھی کیا تو بطور: تأویل القول بما لا یرضیٰ به قائله، فرقہ ناجیہ اہلِ سنت و جماعت کے بالکل خلاف۔

۲:... قادیانی صاحب کے کشف حال کی بابت شیخنا ومرشدنا، شیخ الاسلام، مفتیٔ شریعت، ہادیٔ طریقت حضرت مولانا شاہ رشید احمد صاحب گنگوہی... اَبَّد الله فیوضهم... کی جناب میں درخواست کی کہ باطنی طور پر ملاحظہ فرما کر اِرشاد فرماویں، حضرت

---

(۱) یہ وہ شخص ہے جس نے سیالکوٹ میں بمقام حسام الدین اوبر و مولوی محمد احسن لہروی بیعت مرزا کی کی تھی، اب اپنی بیعت سے اِنکاری ہوکر مستعفی ہے۔

Marfat.com

مرشدنا نے اپنا مکاشفہ تحریر فرمایا کہ اس کا حال مختار ثقفی کا سا بتلایا گیا ہے۔

۳:...عاجز نے دو دفعہ اِستخارہ کیا، پہلی دفعہ قادیانی صاحب کی مسجد کو ایسی صورت پر دیکھا کہ اس کا منہ شمال کی طرف اور پشت جنوب کی طرف ہے، جس میں نماز پڑھنے سے جنوب کی سمت سجدہ ہوتا ہے۔ دُوسری دفعہ قادیانی صاحب بذاتِ خود ایسی صورت میں دِکھائی دیئے کہ سرو قامت گندم گوں، وجیہ اور سفید پوش ہیں، لیکن موئے بروت حدِ مسنونہ سے بہت بڑھے ہوئے گویا کسی سکھ کی مونچھیں ہیں۔

میرے ایک دوست میاں گلاب خان افغان ساکن کپورتھلہ حال وارِد سلطان پور نے بھی اِستخارہ کیا تو خواب میں ایک ناپاک اور موذی جانور دِکھائی دیا جس کا نام لینا میں تہذیب کے خلاف سمجھتا ہوں۔

۴:...علمائے ظاہر کے علاوہ اہلِ کشف و شہود بھی ان کے مفتر انہ خیالات کے سخت مخالف ہیں، اور فرماتے ہیں: ''من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان!'' کے موافق بے شیخ، طریقت پر چلنے سے شیطان کے قابو میں آ گئے ہیں، اور اس کے وساوس کو اِلہامات سمجھتے ہیں، عیاذاً باللہ! چونکہ ان کی باتیں ایسی ہیں کہ ہم نے اور ہمارے بزرگوں نے کبھی نہیں سنیں، اس لئے بلاشبہ حدیث:

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الأحادیث بما لا تسمعوا انتم ولا آباءکم فإیّاکم وإیّاھم، لا یضلونکم ولا یفتنونکم۔" (رواہ مسلم ج:۱ ص:۹، النھی عن الروایۃ عن الضعفاء والإحتیاط فی تحملھا)

کے مصداق ہیں۔ سرورق ''اِزالہ'' پر ''مرسلِ یزدانی''، اور سرورق ''فیصلہ آسمانی'' خزائن ج:۴ ص:۳۰۹ پر تعریضاً ''یا حسرۃ علی العباد ما یأتیھم من رسول إلّا کانوا بہ یستھزؤن''، اور ''اِزالہ'' صفحہ:۲۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳ میں آیت: ''مبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' سے اپنا مبشر بہ ہونا، اور رِسالہ ''الحق مباحثہ لودھیانہ'' کے صفحہ:۸ نوٹ ایڈیٹر میں ''حضرت مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام'' لکھنا، اور ''فتح اسلام'' کی یہ عبارت کہ ''جو مجھے نہیں مانتا وہ اسے نہیں مانتا جس نے مجھے بھیجا!'' یہ ایسی باتیں ہیں جن سے قادیانی صاحب کا مدعی نبوّت اور رِسالت ہونا صاف ظاہر ہے، اس لئے وہ حدیث:

"ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: لا تقوم الساعۃ حتّٰی یبعث دجّالون کذّابون قریب من ثلاثین کلھم یزعم انہ رسول اللہ۔" (بخاری ج:۱ ص:۵۰۹، باب علامات النبوۃ فی الإسلام، مسلم ج:۲ ص:۲۹۷ باب فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم ان بین یدی الساعۃ کذّابین قریبًا من ثلاثین)

متفق علیہ کے موافق ان تیس میں سے ایک ہے۔

صفحہ:۱۸، ۱۹، خزائن ج:۳ ص:۶۰ توضیح میں محدث ہونے کے پیرایہ میں اپنا نبی ہونا صاف بتلا دیا ہے، ایک جگہ یہ بھی لکھ دیا ہے: ''ان النبی محدث والمحدث نبی'' اس لئے حدیث:

"قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم: انہ سیکون فی اُمّتی کذّابون ثلاثون کلھم یزعم

Marfat.com

انه نبی وانا خاتم النّبیین لا نبی بعدی۔" (ترمذی ج:۲ ص:۴۵)

کے حصہ دار ہیں۔ مجھے ان کی حالت پر سخت افسوس ہے، اللہ تعالیٰ ان کو توبہ کی توفیق بخشے اور اپنی صراطِ مستقیم پر لائے، ورنہ اہلِ اسلام کو شر وفتنہ سے بچائے، اللّٰھم اھدنا الصراط المستقیم، صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین، آمین!

احقر العباد بندہ محمد اشرف علی سلطان پوری

مرزا قادیانی کی بعض تصانیف خاکسار کی نظر سے گزریں، واقعی بعض عقائد مرزا مذکور کے خلاف کتابُ اللہ وسنتِ رسول اللہ کے ہیں، لاریب ایسے عقائد والا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ گزشتہ سال میں بیت اللہ شریف کو گیا تھا، وہاں پر میں نے بعض عقائد مرزا مذکور کے بیان کئے، علمائے مکہ ومدینہ نے یہی فرمایا کہ ایسا شخص دائرۂ اسلام سے خارج ہے، حدیث:

"عن عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قال: انه سیأتی اناس یجادلونکم بشبھات القرآن فخذوھم بالسُّنن، فإن اصحاب السُّنن اعلم بکتاب اللہ!(۱)

امام الدین کپورتھلی

من اعتقد موافقًا للکادیانی فھو مردود لأن اعتقادہ المستنبط من تصانیفه خلاف القرآن والحدیث وإجماع الصحابة والتابعین والمجتھدین وعلماء اھل الحق من امة سیّد المرسلین وخاتم النبیین، بل الظاھر من تصانیفه إنکار المعجزات المصرحة فی کتاب اللہ المجید، اللہ یھدی من یشاء إلٰی سبیل الرشاد!

عبدالقادر بیگووال، ریاست کپورتھلہ

"جو شخص قادیانی کے موافق اِعتقاد رکھتا ہے، وہ مردود ہے، کیونکہ قادیانی کا اِعتقاد جو اس کی تصانیف سے ثابت ہے، قرآن واحادیث واِجماعِ صحابہ وتابعین ومجتہدین وغیرہ علمائے اہلِ حق کے مخالف ہے، اس کی تصنیف میں معجزات مذکورہ قرآن کا صاف اِنکار پایا جاتا ہے، خدا تعالیٰ جسے چاہے ہدایت کرے۔"

المجیب مصیب، "مجیب نے ٹھیک کہا ہے۔" غلام محمد، مدرّس مدرسہ فارسی کالج اندھیر کپورتھلہ

علمائے دیوبند، سہارنپور وغیرہ

حامداً ومصلیاً! عقائد مندرجہ سوال مخالف کتابُ اللہ ومعارض سنتِ رسول اللہ ومناقض اِجماعِ اُمت ہیں، اور تاویلاتِ مذکورہ از قبیل تحریفات وتکذیبات ہیں۔ اگر اس قسم کی بیہودہ اور لغو تاویلوں کا باب کھولا جائے تو اِسلام کا کوئی مسئلہ اِعتقادی یا عملی ثابت نہ ہو اور تمام دِین درہم برہم ہو جائے، اور محدثیت اور ملہمیت محض تزئین نفس اور تسویل شیطان ہے، مخترع ان عقائد کا ضال ومضل بلکہ دجاجلہ کا رأس رئیس ہے، اور اس کے متبع، حق تعالیٰ اپنے دِین کی ایسے بے دِینوں سے حفظ وحمایت فرماوے اور ان کو

---

(۱) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث ہے کہ: لوگ تمہارے پاس قرآن کے مشتبہ اور ذی الوجوہ باتیں پیش کریں گے، ان کو احادیث سے پکڑو، حدیث والے قرآن کو خوب جانتے ہیں۔

Marfat.com

رُجوع کی توفیق دے، وما ذٰلك علی الله بعزیز!

حررہ خلیل احمد، مدرّس دوم مدرسہ عربی دیوبند

حامدًا لله العلی الأعلیٰ ومصلیًا ومسلّمًا علیٰ رسوله سیّدنا محمد سیّد الوریٰ وآلهٖ واصحابه نجوم الهدیٰ من اقتدیٰ بهم اهتدیٰ، ومن اخطأ طریقهم غویٰ وردیٰ وبعد! فإن ما اعتقده الکادیانی واتباعه إلحاد بلا مراء وإبطال للشریعة المستقیمة البیضاء، لیس له فیه شاهد من الکتاب وسنة النبی المستطاب، والله تعالیٰ اعلم وعلمه احکم!

کتبه عزیز الرحمٰن دیوبندی

''بعد حمد وصلوٰۃ! قادیانی اوراس کے پیرو جو اِعتقاد رکھتے ہیں، وہ بلاشک اِلحاد ہے، اورشریعت کا اِبطال ہے، اس اِعتقاد پر کتاب وسنت کی شہادت پائی نہیں جاتی۔''

الأُمور المنسوبة إلی المرزا ...هدانا الله وإیاه... لا شك انها منابذة بنصوص الله ومردود بإجماع المسلمین وجملة هٰذه الأقوال معتزلة من الطریق عن الطریق المستقیم ای إعتزال لا یجترء علیها الجاهل غوی ولا یعتقد علیها إلّا ضالٌّ شقی، والله سبحانه ولی الإرشاد واعلم بحال العباد!

العبد محمود دیوبندی

معروف مولوی محمد حسن صاحب

''جن مسائل کو قادیانی کی طرف منسوب کیا جاتا ہے، ان کو بلاشک نصوصِ قرآن وحدیث رَدّ کررہی ہیں، اوروہ باجماعِ مسلمین مردود ہے، راہِ راست سے ایسے برکنار ہیں کہ کوئی شخص بجز جاہل اور گمراہ کے ان پر جرأت نہیں کرسکتا اوران کا معتقد نہیں ہوسکتا۔''

یہ جواب صحیح ہے، مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ ان تأویلاتِ فاسدہ اور ہفواتِ باطلہ کے من جملہ دجالون کذابون خارج ازطریقہ اہلِ سنت وداخل زُمرۂ اہلِ ہویٰ ہے، اوراس کے اَتباع بھی مثل اس کے ہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم!

العبد رشید احمد گنگوہی

الحمد لله وحده والصلوٰة والسلام علیٰ من لا نبی بعده وبعد! فأقول وانی علیٰ بینة من ربی ان من کانت إعتقاداته کما ذکرت فی السؤال فهو من اهل الأهواء والضلال، ولیس هو من ابن مریم علیهما السلام فی شیء ولٰکنه مثیل للمسیح الدجال وهل یجتریء رجل فی قلبه مثقال ذرة من إیمان، علیٰ ان یضع الأحادیث عن مرتبة التفسیر ویرفع تأویله الباطلة إلیٰ ان ینکر بسببه الأحادیث ویؤوّل القرآن، این هو من قوله تبارك وتعالیٰ: ویکلم الناس فی المهد وکهلًا، فقد تکلم عیسی بن مریم علیهما السلام فی المهد ومتی تکلم کهلا، فکیف یرتاب فی کلامه ونزوله من آمن بما انزل الله علیٰ رسوله، فیا للعجب! کیف جوز مثل هٰذه الکنایات والإستعارات الباطلة فی الأحادیث والآیات، فهلا جعل اباطیله الملهمة من الإستعارات، ونجا من مثل هٰذه المفتریات وآمن بما انزل الله من البینات، هدانا الله الصراط السوی ووقانا شر من کل غبی وغوی۔

حررہٗ عبدالرحمن عفی عنه

Marfat.com

''حمد وصلوٰۃ کے بعد، جس شخص کے اِعتقاد ایسے ہوں جو سوال میں ہیں وہ اہلِ ہویٰ وگمراہ ہے، اِبنِ مریم سے اس کا کوئی تعلق نہیں، وہ تو مسیح دجال کا مثیل ونظیر ہے، جس کے دِل میں ذرا بھی ایمان ہے اس سے کبھی جرأت نہیں ہوسکتی کہ حدیث کو تفسیر قرآن ہونے کے مرتبے سے نیچے گرائے، اور اپنی اقاویلِ باطلہ کو اس قدر اُونچا کرے کہ ان اقوال کے سبب احادیث کا اِنکار کرے اور قرآن کی تاویل کرے، وہ اس قولِ خداوندی کے ملاحظہ سے کہاں چلا گیا؟ جس میں اِرشاد ہے کہ: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سنِ کہولت میں کلام کریں گے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین میں رہ کر کہولت میں کب کلام کیا ہے؟ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آنے میں کیوں شک کرتا ہے؟ وہ آئیں تو تب ہی تو سنِ کہولت میں کلام کریں گے۔ تعجب ہے کہ وہ ان آیات واحادیث میں اِستعاراتِ باطلہ تجویز کرتا ہے، اپنے باطل اِلہامات میں ایسے اِستعارے تجویز کیوں نہیں کرتا؟ تاکہ ان کو ان مفتریات سے نجات ہو اور آیاتِ بیناتِ خدا پر اِیمان حاصل ہو۔''

ما افادہ المصیب اللبیب اعنی مولانا المولوی عبدالرحمٰن فھو حق لاریب فیہ۔

العبد محمود حسن عفی عنہ

''جو مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے فرمایا ہے، حق ہے۔''

ما افادہ مولانا مولوی محمد عبدالرحمٰن فھو حق لا یرتاب فیہ۔ حررہ محمد حسن عفی عنہ

''مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے جو فرمایا ہے، وہ حق ہے، اس میں شک نہیں۔''

بے شک یہ عقائد کفر کے ہیں، اور معتقدان کا کافر ہے! احقر بشیر احمد

قد اصاب من اجاب، ''مصیب ہوا جس نے جواب دیا۔'' حررہٗ محمد جان علی عفی عنہ

مرزا قادیانی کے عقائد شریعت نبوی سے بالکل برخلاف ہیں، اور اکثر عقائد انہوں نے اپنے تراش وخراش سے ایجاد کئے ہیں، جو نہ کسی دین منزل کے موافق اور نہ کسی ضابطہ عقلی کے تحت میں داخل ہیں، اور بعض عقائد ان کے یونانی جاہلوں کے قواعد اور اُصول پر مبنی ہیں، جو عوام الناس کو اس سے اِحتراز کرنا، واجب اور ضروریات دین سے ہے، چنانچہ عالمگیر میں مسطور ہے: ''ومن العلوم المذمومۃ علوم الفلاسفۃ فانہ لا یجوز قراتہ لمن لم یکن متبحرًا فی العلم وسائر الحجج علیھم وحل شبھاتھم والخروج عن إشکالاتھم''[1] ونیز مرزا قادیانی اس آیت کریمہ کے مصداق میں داخل ہے: ''مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي اسْتَوْقَدَ نَارًا ۖ فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَّا يُبْصِرُونَ ﴿١٧﴾''[2] (البقرۃ)۔

شگفتہ محمد گل بے نظیر

(۱) بُرے علوم میں سے فلاسفہ کے علوم ہیں، جو شخص علومِ دِین سے اور ان دلائل سے جو فلاسفہ کے مقابلے میں قائم کئے گئے ہیں خوب واقف نہ ہو، اور ان کے شبہ دُور نہ کرسکے اس کو فلسفہ پڑھنا حلال نہیں۔

(۲) ان کی ایسی مثال ہے جیسے کسی نے آگ جلائی، پھر جب اس نے اس کے اِرگرد روشنی کی تو خدا ان کا نور لے گیا اور ان کو اندھیروں میں چھوڑ دیا کہ وہ نہیں دیکھتے۔

Marfat.com

ھٰذا ھو الحق والحق حقیق بالإتباع! ''یہی حق ہے، اور حق اِتباع کے لائق ہے!''

العبد المسکین محمد إسماعیل بیگ

مرزا قادیانی تفسیر بالرائے کرنے والا من جملہ ان دجالون کاذبین کے ہے کہ جن کی نسبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی ہے۔

محمد حسن مرادآبادی

مرزا غلام احمد کے بہت سے اقوال عقائدِ اسلام کے خلاف ہیں، مثلاً: وہ آخر زمانے میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے منکر ہیں، حالانکہ یہ مضمون احادیثِ صحیحہ سے ثابت ہے اور ان میں مجاز اور اِستعارے کی کوئی ضرورت نہیں اور بلاضرورت مجاز ماننا ضلالت کا دروازہ کھولنا ہے، علاوہ اس کے بعض روایتیں ایسی بھی ہیں جو اِستعارے کو رَدّ کرتی ہیں، علاوہ اس کے انہوں نے اِزالہ اوہام میں ایسی تقریر کی ہے جس سے متبادر یہی ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کے منکر ہیں، چنانچہ اِزالہ اوہام کے حصہ اوّل میں صفحہ:۶، ۷ کی عبارت اس کی شاہد ہے۔ قرآن میں جو مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے یہ کہا تھا کہ میں مٹی کے جانور بناتا ہوں اور ان میں پھونکتا ہوں تو وہ اللہ کے حکم سے اُڑنے لگتے ہیں، اس کی تأویل مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے باپ یوسف نجار کے ساتھ مدّت تک نجاری کا کام کیا تھا، اور وہ کچھ ایسی کلیں سیکھ گئے تھے جن کے ذریعے سے جانور اُڑاتے تھے، جیسے آج کل کے صناع انگریز بنا لیتے ہیں۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو مُردے کو زِندہ کرتے تھے، وہ مسمریزم کا عمل تھا، جو آج کل انگریزوں میں بھی ہے۔ ان اقوال میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزوں کا بھی اِنکار ہوا اور یوسف نجار کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بھی بنا دیا۔ اس قسم کے اقوال ان کتابوں میں بہت سے ہیں، جو درحقیقت بدعت ہیں، بعض کفر کے مرتبے تک بھی پہنچے ہیں، واللہ اعلم بالصواب!

راقم محمد احتشام الدین مرادآبادی

علمائے ضلع پٹنہ عظیم آباد

الحمد لله وكفٰى وسلام علٰى عباده الذين اصطفٰى وبعد! يقول العبد الفقير ابوالطيب محمد المدعو بشمس الحق العظيم آبادى عفا الله عنه سيئاته وتجاوز عنه، انى تشرفت بمطالعة هٰذه الرسالة التى حررها شيخ الإسلام والمسلمين المحدث المفسر الفقيه مسند الوقت شيخنا العلامة السيّد محمد نذير حسين الدهلوى ادام الله تعالٰى بركاته علينا وجعله الله ممن يؤتى اجره مرتين فى رد هفوات الكادياني الكاذب المفترى الضال المضل فوجدتها مطابقة للحق، وماذا بعد الحق إلّا الضلال! ولا ريب ان الكادياني سلك مسلك الإلحاد وحرف الكلم والنصوص الظاهرة عن مواضعها وتفوه بما تقشعر منه الجلود، وبما لم يجترء به إلّا غير اهل الإسلام اعاذنا الله تعالٰى والمسلمين من شروره ونفثه ونفخه، ورضى الله تعالٰى عن شيخنا العلّامة حيث ذب عن الإسلام وانتصر له ثم جزى الله الفاضلين الأكملين مولانا ابا سعيد محمد حسين اللاهورى، ومولانا محمد بشير السهوانى كيف قابلا للمناظرة بذالك المفترى الكذاب واظهر الحق واسكتا الكادياني الغبى والغوى فلم

Marfat.com

یستطع ان یقوم لرد الجواب بل فر مثل فرار حمر الوحش فلیحذر الذین یخالفون عن امرہ ان تصیبھم فتنة او یصیبھم عذاب الیم، واللہ اعلم!

العبد ابو طیب محمد شمس الحق

''بعد حمد وصلوٰۃ! ابوطیب شمس الحق کہتا ہے کہ مجھے اس رسالے (فتویٰ) کے مطالعے کا شرف حاصل ہوا، جس کو ہمارے شیخ وشیخ الاسلام والمسلمین مولانا سیّد نذیر حسین صاحب دام فیوضہٗ نے تحریر کیا ہے، اس کو میں نے حق کے مطابق پایا، پھر حق کے سوا بجز گمراہی کیا متصوّر ہے؟ اس میں شک نہیں کہ کادیانی نے مذہب اِلحاد اختیار کیا ہے اور نصوصِ کتاب وسنت کو اپنی جگہ سے پھیرا ہے، اور وہ باتیں بولا ہے جس پر کوئی مسلمان بجز اقوام غیر جرأت نہیں کرسکتا، خدا اس کے شر اور وساوس اور جادو سے مسلمانوں کو بچائے اور خداوند تعالیٰ ہمارے شیخ سے راضی ہو، جنہوں نے اسلام سے حملہ مخالفین کی مدافعت کی اور اس کی مدد کی۔ پھر خدا تعالیٰ مولوی ابوسعید اور مولوی محمد بشیر صاحب کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس مفتری کذاب سے مقابلہ کیا اور حق کو ظاہر، اور اس کو لاجواب کردیا، اس کو جواب کی طاقت نہیں ہوئی تو ان کے مقابلے سے جنگلی گدھوں کی طرح بھاگ ہی گیا۔''

الحمد للہ فقد خاب وخسر من افتریٰ علی اللہ کذبًا وبھت وانقلب ساغرًا وذالك بأن اللہ مولی الذین آمنوا وان الکافرین لا مولٰی لھم!

حررہ نور احمد العظیم آبادی

''جس نے خدا پر اِفترا کیا وہ ٹوٹے میں پڑا اور ذلیل ہوکر پھرا، یہ اس لئے کہ خدا مؤمنوں کا مولیٰ ومددگار ہے اور کافروں کا کوئی مولیٰ نہیں!''

ما اجاب بہ السیّد العلّامة المحدث الدھلوی ھو احق بالقبول۔

حررہ محمد اشرف علی عظیم آبادی

''جو جواب علامہ سیّد محمد دہلوی نے دیا ہے، وہ لائقِ قبول ہے۔''

الجواب صحیح، ''جواب صحیح ہے۔'' محمد عبداللطیف

الجواب صحیح والرای نجیح، ''جواب صحیح ہے اور رائے موجب رستگاری''

العبد علی نعمت، ساکن پھلواری ضلع پٹنہ

علمائے کانپور ولکھنؤ

ایسے عقائد کا معتقد دائرۂ اِسلام سے خارج اور مقالات اس کے مخالف سنت وکتاب اللہ ہیں۔ اعاذنا اللہ وسائر المسلمین من شرك مکائدہٖ! کتبہ محمد احسن عفی عنہ، مدرّس مدرسہ عالیہ اسلامیہ

ھو العلیم، الحمد للہ الذی ھو رب البریة والصلوٰة والسلام علی رسولہ ذی الأخلاق السنیة واھلہ وصحبہ اولی الفضل الشامخ والرتب العلیة وتابعیھم وتبعھم من الأئمة المجتھدین المشیدین لبنیان القواعد الشرعیة، اما بعد! فیا أیھا الناس! وفقکم اللہ لما یحب ویرضیٰ! إعلموا ان ما تفوہ بہ الکادیانی الغوی من الجھالة

Marfat.com

والسفاهة مخالف لما هو ثابت عند اهل السُّنَّة والجماعة من الآيات الإلٰهية والأحاديث النبوية وهو اضل من شيطانه الذى لعب به بلا امتراء ما دام متحرفًا عن الطريقة الحنيفية السمحة البيضاء، كيف لا وهو ينكر وجود الملائكة علٰى وجه اخبر به عن خير البرية ويقول ان المراد بختم النبوة هو ختم تشريع جديد لا ختم مطلق النبوة، فللّٰه در المجيب المصيب حيث صرف همته العليا وبذل جهده بالنهج الأوفىٰ جزاه الله تعالٰى خير الجزاء وان ليس للإنسان إلّا ما سعىٰ۔

حررہ العبد الضعیف المشتاق إلی رحمة ربه القوی

محمد صدیق دیوبندی عفی عنه هو الملهم للصدق والصواب

''حمد وصلوٰۃ کے بعد! جان لو کہ قادیانی نے جو بکواس کی ہے، وہ ان عقائد اہلِ سنت کے جو آیات واحادیث سے ثابت ہیں، مخالف ہے، وہ اپنے اس شیطان سے بھی جو اس سے کھیل رہا ہے، زیادہ تر گمراہ ہے۔ کیوں نہ ہو؟ جس حالت میں کہ وہ اس وجود ملائکہ سے، جس کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے، منکر ہے، ختم مطلق نبوّت کا قائل نہیں، صرف تشریعی نبوّت کو ختم بتاتا ہے، جس مجیب ومصیب نے اس کے جواب میں ہمت عالی مصروف کی ہے، اس کا اجر خدا ہی پر ہے۔''

الأكاذيب التى نقلت فى السؤال لا شك انها خيالات باطلة وظنون فاسدة كظنون اهل الجنون وقائلها الكادياني قمين بأن يقال له انه لمجنون۔ مقالاته الكاذبة دالة علٰى انها من قبيل هذيانات المبرسمين والمسرسمين، وهو الفقدان البصيرة لا يقدر على التميز بين الغث والسمين، اقاويله الأباطيل تدل علٰى ان حين صدورها مما لا يخفى مخالفتها لما اتى به الرسول الأمين، من حضرة فاطر السماوات والأرضين عليه وعلٰى آله الصلوٰة والتسليمات من رب العالمين، فلا مرية انه خارج عن دائرة ملة الإسلام وانه فى ضلال مبين، وللّٰه درُّ من اجاب وافاد فإنه قد اصاب واجاد، والله سبحانه اعلم وعلمه اتم واحكم!

حررہ العبد الخامل محمد عادل عامله الله تعالٰی بفضله الشامل

''جو عقائد قادیانی کے سوال میں منقول ہیں، وہ بلاشک باطل خیالات ہیں، جیسے اہلِ جنون کے ظنون، اس کے قائل قادیانی کو مجنون کہنا مناسب ہے، اس کی جھوٹی باتیں بتا رہی ہیں کہ وہ از قسم ہذیان برسام[1] اور سرسام والوں سے ہیں، اور وہ بے بصیرت ہونے کے سبب دبلے اور موٹے یعنی قوی وضعیف میں تمیز نہیں کرسکتا، اس کے اقوال بتا رہے ہیں کہ وہ یہ باتیں کہتے وقت حواس باختہ ہوگیا تھا، خدا اپنے غضب سے خواص وعوام اہلِ اسلام کو (جو اس کے دام میں آگئے ہیں) بچالے، اس کی بکواس اس دین کے برخلاف ہے جو رسولِ امین صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرف سے لائے ہیں، وہ بلاشک دائرۂ اسلام سے خارج اور کھلی گمراہی میں ہے، جس نے اس کی نسبت یہ جواب لکھا ہے، اس نے لوگوں کو فائدہ پہنچایا اور راہِ صواب بتایا، اس کی نیکی خدا ہی کے لئے ہے۔''

هو العليم، لا شك ان هفوات الكادياني ولغوياته مخالفة لعقائد جمهور الإسلام وتوهماته كأنياب

(۱) سرسام مشہور مرض ہے، ایسا ہی برسام دِماغی مرض ہے، جس سے مریض بکواس کرتا ہے۔

Marfat.com

الأغوال وأضغاث الأحلام هداه الله الكريم إلٰى صراط المستقيم وحفظ المسلمين عن كيده ومكائد الشياطين۔

حررہ محمد عبدالغفار لکھنوی

''اس میں شک نہیں کہ قادیانی کی بکواس اورلغویات عقائد جمہوراسلام کے مخالف ہیں، اوراس کے توہمات ایسے ہیں جیسے غولِ بیابانی کے دانت ہیں، اور پریشان خواب، خدااس کوراہِ مستقیم کی ہدایت کرے اور مسلمانوں کواس کے اور دیگر شیاطین کے مکروں سے بچائے!''

لا ريب فى ان المعتقد بهٰذه الإعتقادات المنقول بتلك المقالات هادم لأساس الكتاب ومراغم للسُّنَّة التى هى فصل الخطاب ومصادم لإجماع المسلمين الذى هو حجة شرعية بلا إرتياب كما فصله المجيب جزاه الله خيرًا ولم يلحق به ضيرا ونسئل الله تعالٰى العفو والعافية فى الدنيا والآخرة آمين ثم آمين!

كتبه محمد اشرف على

''اس میں شک نہیں کہ ان عقائد کا معتقداوران باتوں کا قائل کتابُ اللہ کی بنیادکو بزعمِ خود بڑھانے والا ہےاورسنت کوخاک میں ملانے والا، اِجماعِ مسلمانوں کا مقابلہ کرنے والا، چنانچہ مجیب نے بہ تفصیل بیان کیا، خدااس کوجزائے خیر دےاور ضرر سے بچائے!''

❊❊❊

Marfat.com

فتاویٰ تکفیر منکر عروجِ جسمی ونزولِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

از

حضرت مولانا قاضی عبید اللہؒ

مدرسہ محمدی مدراس

Marfat.com

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

تعارف

یہ فتویٰ پہلی دفعہ ۱۳۱۱ھ میں طبع ہوا، اب ۱۴۲۶ھ ہے، ایک سو پندرہ سال بعد اسے تحقیق وتخریج کے ساتھ دوبارہ شائع کرنے پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوّت، اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر اَدا کرے کم ہے، فالحمدللہ اوّلاً وآخراً!

(مرتب)

فتویٰ تکفیر منکر عروجِ جسمی ونزولِ عیسیٰ علیہ السلام

مولانا مولوی قاضی عبیداللہ صاحب دامت برکاتہم

وبندہ عاصی سیّد محمد محی الدین غفراللہ ذنوبہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین اس مسئلے میں کہ کوئی شخص یہ اِعتقاد کرتا ہے کہ: ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوکر زمین میں ان کا دفن ہو چکا، اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا لغو خیال ہے۔'' (اِزالہ اوہام ص:۴۷، خزائن ج:۳ ص:۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ: ''اب تک زِندہ رہنا ان کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدّت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہوگئے ہوں گے اور ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں۔'' (اِزالہ اوہام ص:۵۰، خزائن ج:۳ ص:۱۲۷)

آسمان سے ان کے نزول کرنے کا اِنکار کرتا ہے اور اَحادیثِ صحیحہ میں مسیح علیہ السلام کے لئے جو نزول وارِد ہوا ہے، اس کے لئے دعویٰ کرتا ہے کہ: ''وہ مسیحِ موعود میں ہی ہوں۔'' (اِزالہ ص:۳۹، خزائن ج:۳ ص:۱۲۲)

اور کہتا ہے کہ: ''جنہوں نے اس عاجز کا مسیحِ موعود ہونا مان لیا ہے، وہ لوگ ہر ایک خطرے کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب اور اَجر اور قوّتِ ایمانی کے وہ مستحق ٹھہر گئے ہیں۔'' (اِزالہ اوہام ص:۱۷۹، خزائن ج:۳ ص:۱۸۶)

اور نبوّت و وحی کا دعویٰ کرتا ہے، چنانچہ لکھا ہے کہ: ''مسیحِ موعود جو آنے والا ہے، اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا، یعنی خدا تعالیٰ سے وحی پانے والا، لیکن اس جگہ نبوّتِ تامہ کاملہ مراد نہیں، کیونکہ نبوّتِ تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے، بلکہ وہ نبوّت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے، جو مشکوٰۃِ نبوّتِ محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے، سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دِی گئی ہے۔'' (اِزالہ اوہام ص:۷۰۱، خزائن ج:۳ ص:۴۷۸)

اور لکھا ہے: ''مطلق نبوّت ختم نہیں ہوئی، نہ من کل الوجوہ بابِ نبوّت مسدود ہوا ہے، اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے، بلکہ جزئی طور وحی اور نبوّت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔'' (رسالہ توضیح مرام ص:۱۸،۱۹، خزائن ج:۳ ص:۶۰)

اور لکھا ہے: ''یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے محدث ہوکر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے۔'' (توضیح مرام ص:۱۹، خزائن ج:۳ ص:۶۰)

اور کہتا ہے کہ: ''میں نبی بھی ہوں اُمتی بھی۔'' (اِزالہ اوہام ص:۵۳۳، خزائن ج:۳ ص:۳۸۶)

اور آیت: ''وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ط'' میں اپنی طرف ہی اِشارہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔

(اِزالہ اوہام ص:۶۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳)

اور آیت: ''ھُوَالَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ'' درحقیقت اپنے ہی زمانے سے متعلق

Marfat.com

ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (اِزالہ اوہام ص:۶۷۵، خزائن ج:۳ ص:۴۶۴)

اور کہتا ہے کہ: ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سیر معراج اس جسمِ کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجے کا کشف تھا۔'' بعد کہتا ہے کہ: ''اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحبِ تجربہ ہے۔''

(اِزالہ اوہام ص:۴۷، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۲۶)

اور کہتا ہے کہ: ''اسلام کو غلطیوں اور اِلحاقاتِ بیجا سے منزّہ کر کے وہ تعلیم جو رُوح و راستی سے بھری ہوئی ہے، خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالیٰ نے میرے سپرد کیا ہے۔'' (اِزالہ اوہام ص:۵۹، خزائن ج:۳ ص:۱۳۲)

اور لکھا ہے کہ: ''خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دِیا، اور پھر مثیل نوح قرار دِیا، اور پھر مثیل یوسف قرار دِیا، اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا، اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا، پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل اِبراہیم بھی کہا، اور پھر آخر مثیل محمد بھی ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار ''یا احمد'' کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر وہی سیّد الانبیاء و اِمام الاصفیا حضرت مقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم قرار لیا گیا۔'' لیکن دُوسری جگہ کہتا ہے کہ: ''حضرت مسیح اور آپ (یعنی شخص مذکور) کے ناطہ سے کہ کشفی طور پر مروی ہوئی ہے، اس نے خدا کی محبت کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے، ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی، جس کا نام رُوح القدس ہے، اور اس کو بطور اِستعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہئے اور یہ پاک تثلیث ہے۔''

(توضیح مرام ص:۲۲، خزائن ج:۳ ص:۶۲)

اور کہتا ہے کہ: ''مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو اِستعارہ کے طور پر اِبنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں (یعنی اِبن اللہ کہہ سکتے ہیں)۔'' (توضیح مرام ص:۲۷، خزائن ج:۳ ص:۶۴)

اور قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہؓ و تابعینؒ و جمہور مفسرینؒ کے برخلاف، اپنی رائے سے کرتا ہے، اور صحابہؓ اور تابعینؒ سے اس کی جو تفسیر وارِد ہوئی ہے، اس کو کہتا ہے: ''یہ سراسر غلط تفسیر ہے'' (اِزالہ اوہام ص:۱۲۹، خزائن ج:۳ ص:۱۶۷)

اور کہتا ہے کہ: ''جبرائیل امین جو انبیاء کو دِکھائی دیتا ہے، وہ بذاتِ خود زمین پر نہیں اُترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیرّ سے جدا نہیں ہوتا ہے، بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے، اور اس کے عکس سے تصویر ان کے دِل میں (یعنی انبیاء کے دِل میں) منقوش ہو جاتی ہے۔'' (ملخص توضیح مرام ص:۶۸، ۷۰، ۸۵، خزائن ج:۳ ص:۸۶، ۹۵)

اور کہتا ہے: ''لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں، بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ ہے، اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے۔'' (فتح اسلام ص:۵۴ ملخص، خزائن ج:۳ ص:۳۲)

اور کہتا ہے کہ: ''آخری زمانے میں دجال معہود کا آنا سراسر غلط ہے۔'' (اِزالہ اوہام ص:۲۳۷، خزائن ج:۳ ص:۲۲۰)

اور اَنبیاء کے معجزوں کا اِنکار کرتا ہے، ان کو مسمریزمی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ (اِزالہ اوہام ص:۳۰۵، خزائن ج:۳ ص:۲۵۶)

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات جوقرآن شریف میں واقع ہیں، یعنی مٹی سے پرندہ بنا کر اس میں دَم پھونکنا، اور اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنا، مُردہ اِنسان کو زِندہ کرنا، ان سب کا اِنکار کرتا ہے، اور وہ سب مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔

(اِزالہ اوہام ص:۳۰۵، خزائن ج:۳ ص:۲۵۶)

لکھا ہے: ''اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا، تو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے اتنی طاقت رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔''

(اِزالہ ص:۳۰۹، خزائن ج:۳ ص:۲۵۸)

اور پھر لکھتا ہے کہ: ''یہ اِعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔''

(اِزالہ اوہام ص:۳۲۲، خزائن ج:۳ ص:۲۶۳ حاشیہ)

اور عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے۔ (اِزالہ اوہام ص:۳۰۳، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴)

اور عیسیٰ علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو اَحادیثِ صحیحہ میں وارِد ہوا ہے، اس کے حقیقی معنی: ''خنزیر کا شکار کھیلتے پھریں گے'' زعم کر کے اس پر تمسخر واِستہزا کرتا ہے۔

(اِزالہ اوہام ص:۴۲، خزائن ج:۳ ص:۱۲۳)

اور اَزواجِ مطہرات میں کونسی بی بی کا پہلے اِنتقال ہوا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش گوئی فرمائی تھی، اس کے بارے میں کہتا ہے کہ: ''اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہیں تھی۔''

(اِزالہ اوہام ص:۷۳۰، خزائن ج:۳ ص:۴۹۶)

اور کہتا ہے کہ: ''جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔''

اور کہتا ہے کہ: ''اُمورِ اخباریہ کشفیہ میں اِجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔''

(اِزالہ اوہام ص:۷ خزائن ج:۳ ص:۱۰۶)

اور کہتا ہے: ''جبکہ پیش گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود اَنبیاء سے اِمکانِ غلطی ہے تو پھر اُمت کا کورانہ اِتفاق یا اِجماع کیا چیز ہے؟''

(اِزالہ اوہام ص:۱۴۱، خزائن ج:۳ ص:۱۷۲)

اور شیطانی دخل انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعویٰ کر کے اس کی سند میں موجودہ توراۃ سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارے میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے، اور اس کی توجیہ اپنی طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ: ''دراصل وہ اِلہام ایک ناپاک رُوح کی طرف سے تھا، نوری فرشتے کی طرف سے نہیں تھا، اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا۔''

(اِزالہ اوہام ص:۶۲۹، خزائن ج:۳ ص:۴۳۹)

اور کہتا ہے کہ: ''یہ بھی مدّت سے اِلہام ہو چکا ہے کہ: انا انزلناہ قریبًا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل وکان وعداللہ مفعولًا۔''

اس کے بعد لکھا ہے کہ: ''پھر اس کے بعد اِلہام کیا گیا کہ دُوسرے علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔''

Marfat.com

اس کے بعد لکھتا ہے کہ: ''کشفی طور سے مروی ہوئی میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر باوازِ بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ: إنّا انزلناہ قریبًا من القادیان، تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا: یہ دیکھو لکھا ہوا! تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحے میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی اِلہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دِل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔''

(اِزالہ اوہام ص:۷۷، خزائن ج:۳ ص:۱۴۰)

الغرض! اس کے ایسے اقوال بہت ہیں، بخوفِ تطویل نہیں لکھے گئے، پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا!

السائل: حاجی سیّد محمد محی الدین

الجواب:... حامدًا للہ وحدہ ومصلّیًا ومسلّمًا علٰی رسولہ سیّدنا محمدِنِ الذی لا نبی بعدہ!

ایسا اِعتقادی شخص بشرط ثبوتِ عقل وعدمِ جنون، بے شک کافر ومرتد وزِندیق ہے، اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی، وہ بھی مرتد ہے، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانا اور وہاں زِندہ رہنا، پھر اَخیر زمانے میں اُتر آنا اور اِمام مہدیؓ کے ساتھ نماز پڑھنا، اور دجال نکل کے جو اُلوہیت کا دعویٰ کرے گا، اس کو قتل کرنا، ان اُمور سے ہیں جن پر اِیمان لانا ضروری ہے، اور اس میں شک کرنا کفر واِرتداد ہے، اور یہی عقیدہ اہلِ سنت کا ہے،(۱) اس میں کسی ایک اہلِ سنت کو خلاف نہیں۔

پھر ''عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا، اور فقط ان کی رُوح آسمان پر گئی'' زعم کرنا نصاریٰ کا عقیدہ ہے، اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو: ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ'' (النساء:۱۵۸)، اور فرمایا: ''وَرَافِعُكَ اِلَيَّ'' (آل عمران:۵۵)، سو وہ نصِ قطعی ہے عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے آسمان پر جانے میں۔ اور جو فرمایا: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ'' (النساء:۱۵۹) اور فرمایا: ''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' (الزخرف:۶۱) اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔ اور اس مضمون کے بہت سی احادیثِ صحیحہ بھی آئی ہیں جو حدِ تواتر کو پہنچی ہیں، ہم بخوفِ تطویل چند اَحادیث لکھتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی طرف سے جس کے نصیب میں ہدایت ہے، اس کو کافی ہیں۔

اِمام المحدثین محمد بن اِسماعیل البخاری رحمہ اللہ نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"والذی نفسی بیدہ! لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکمًا عدلًا، فیکسر الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد، حتّٰی تکون

(۱) واعلم أن أحادیث الدَّجّال ونزول عیسٰی علیه السلام متواترة یجب الإیمان بها۔ (حاشیة علٰی شرح العقیدة الطحاویة ص:۵۶۵، طبع المکتبة السلفیة لاهور)۔

Marfat.com

السجدة الواحدة خيرًا من الدنيا وما فيها، ثم يقول ابوهريرة: واقرءوا إن شئتم: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔"

(بخاری ج:۱ ص:۴۹۰، باب نزول عیسی بن مریم)

یعنی قسم ہے اس کی جس کے دستِ قدرت میری جان ہے! البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکمِ عادل ہو کے تم میں اُترے گا، سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا، اور جزیہ اُٹھادے گا اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دُنیا اور جو کچھ اس میں ہے، ملنے سے بہتر ہوگا۔ بعد ابوہریرہؓ نے کہا: اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو: "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا۔" اس حدیث کو مسلمؒ نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے،(۱) اور اِمام بغویؒ نے بھی شرح السنۃ میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا: "هذا حديث متفق على صحته"۔(۲)

حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیتِ مذکورہ میں "قَبْلَ مَوْتِهٖ" کے ضمیر کا مرجع عیسیٰ ہے، یعنی اہلِ کتاب کا کوئی شخص نہیں، مگر اِیمان عیسیٰ پر لائے گا عیسیٰ کے مرنے کے پہلے، یعنی عیسیٰ علیہ السلام اَخیر زمانے میں جب آسمان پر سے اُتریں گے تو اہلِ کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر عیسیٰ پر اِیمان لائے گا۔ اور "وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ" کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے، لیکن اس عموم سے وہی اہلِ کتاب مراد ہیں جو عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پائیں گے۔ اس آیت میں دُوسری توجیہ بھی آئی ہے، لیکن مفسروں کی ایک جماعت نے اسی کو جو ابوہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے، اِختیار کیا ہے، اور اِمام ابوجعفر طبریؒ نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول قتادہؒ اور حسن بصریؒ اور عطاءؒ وغیرہ کا بھی ہے، ابنِ عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کی تائید کرتی ہے، چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

بخاری اور مسلم، ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"كيف انتم إذا انزل ابن مريم فيكم وإمامكم منكم"

(بخاری ج:۱ ص:۴۹۰، باب نزول عیسی بن مریم)

یعنی تم کیسے ہوگے جبکہ مریم کا بیٹا تم میں اُترے گا اور تمہارا اِمام تمہارے میں کا ہی ہوگا۔ اس حدیث کو اِمام احمد اور بیہقی نے کتاب الاسماء والصفات میں روایت کیا ہے، اور اِمام بغویؒ نے بھی شرح السنہ میں روایت کی ہے اور کہا: "هذا حديث متفق على صحته"۔ علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے: "وإمامكم منكم" یعنی تمہارا اِمام تمہارے میں کا ہی ہوگا، سو اس سے مراد اِمام مہدیؒ ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اِقتدا کریں گے۔(۳) چنانچہ اس مضمون کی احادیث

---

(۱) صحیح مسلم ج:۱ ص:۸۷، باب نزول عیسی علیه السلام، طبع کتب خانه رحیمیه، دیوبند، یوپی، انڈیا۔

(۲) شرح السُّنَّة للإمام البغوی ج:۱۵ ص:۸۱، طبع المكتب الإسلامی۔

(۳) عن جابر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لا تزال طائفة من أُمّتی يقاتلون على الحق ظاهرين إلى يوم القيامة، قال: فينزل عيسى بن مريم فيقول إميرهم: تعال صل لنا! فيقول: لا، ان بعضكم على بعض امراء، تكرمة الله هذه الأُمَّة۔ (مسلم ج:۱ ص:۸۷ باب نزول عیسی علیه السلام)۔

Marfat.com

بھی آئی ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام نبی ہو کے اِمام مہدیؓ کی اِقتدا کرنا بعید نہیں، کیونکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی عبدالرحمٰن بن عوف کے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پیچھے اِقتدا فرمائی ہے۔ (۱)

اور مسلم نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تزال طائفة من اُمّتی یقاتلون علی الحق ظاهرین إلٰی یوم القیامة، قال فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم: تعال صل لنا! فیقول: لا! ان بعضکم علٰی بعض امراء، تکرمة الله هٰذه الاُمَّة۔" (مسلم ج:۱ ص:۸۷ باب نزول عیسٰی علیه السلام)

یعنی قیامت تک میری اُمت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی، پھر عیسیٰ بن مریم اُتریں گے، سو مؤمنوں کا امیر کہے گا: آپ آیئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھیے! عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: ایسا نہیں! تمہارے میں کا بعض تمہارے بعض پر اَمیر ہے، اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے یہ مکرمت ہے۔

اور مسلم نے نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدَّجّال ذات غداة فخفض فیه وقع حتّٰی ظننناه فی طائفة النخل، فلما رحنا إلیه عرف ذالك فینا، فقال: ما شأنکم؟ قلنا: یا رسول الله! ذکرت الدَّجّال غداةً فخفضت فیه ورفعت حتّٰی ظننناه فی طائفة النخل۔ فقال: غیر الدَّجّال اخوفنی علیکم! إن یخرج وانا فیکم فأنا حجیجه دونکم وإن یخرج ولست فیکم فامرؤٌ حجیج نفسه والله خلیفتی علٰی کل مسلم انه شاب قطط عینه طافیة کأنی اشبهه بعبدالعزّٰی بن قطن، فمن ادرکه منکم فلیقرا علیه فواتح سورة الکهف، انه خارج خلة بین الشام والعراق فعاث یمینًا وعاث شمالًا یا عباد الله فاثبتوا! قلنا: یا رسول الله! وما لبثه فی الأرض؟ قال: اربعون یومًا! یوم کسنة، ویوم کشهر، ویوم کجمعة، وسائر ایّامه کأیّامکم! قلنا: یا رسول الله! فذالك الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلٰوة یوم؟ قال: لا! اقدروا له قدره! قلنا: یا رسول الله! وما إسراعه فی الأرض؟ قال: کالغیث استدبرته الریح فیأتی علی القوم فیدعوهم فیؤمنون به ویستجیبون له فیأمر السماء فتمطر والأرض فتنبت فتروح علیهم سارحتهم اطول ما کانت ذُرًی واسبغه ضروعا وامده خواصر، ثم یأتی القوم فیدعوهم فیردون علیه قوله، فینصرف

---

(۱) عن عبدالرحمٰن بن عوف ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما انتهی الٰی عبدالرحمٰن بن عوف وهو یصلی بالناس اراد عبدالرحمٰن ان یتاخر فأومأ إلیه النبی صلی الله علیه وسلم: ان مکانك فصلی وصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصلاة عبدالرحمٰن۔ (اُسد الغابة فی معرفة الصحابة لإبن الأثیر ج:۳ ص:۳۱۶، طبع دار إحیاء التراث العربی، بیروت)۔ وفی بذل القوة فی حوادچ سنی النبوة: وفیها ..... حتّٰی وصل إلی الصف فی أثناء الصلٰوة وابوبکر رضی الله عنه قائم یصلی بالناس، فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك الصلٰوة مع الناس۔ (بذل القوة فی حوادث سنی النبوة ص:۳۰۰)۔

Marfat.com

عنهم فيصبحون ممحلين ليس بأيديهم شيء عن اموالهم، ويمر بالخربة فيقول لها: اخرجي كنوزك! فتتبعه كنزوها كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلًا ممتلئًا شابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين رمية الغرض ثم يدعوه فيقبل ويتهلل وجهه ويضحك فبينما هو كذالك إذ بعث الله المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقي دمشق مهرودتين واضعًا كفيه على اجنحة مَلَكين إذا طأطأ راسه قطر وإذا رفعه تحدر منه جمانٍ كاللؤلؤ، فلا يحل لكافر يجد ريح نفسه إلَّا مات ونفسه ينتهي حيث ينتهي طرفه، فيطلبه حتّٰى يدركه بباب لُدٍّ فيقتله، ثم يأتي عيسٰى قوم قد عصمهم الله منه فيمسح عن وجوههم ويحدثهم بدرجاتهم في الجنة، فبينما هو كذالك إذ اوحى الله إلٰى عيسٰى انى قدر اخرجت عبادًا لى لا يدان لأحدٍ بقاتلهم، فحرز عبادى إلى الطور ويبعث الله يأجوج ومأجوج وهم من كل حدب ينسلون فيمر اوائلهم علٰى بحيرة طبرية فيشربون ما فيها ويمر آخرهم فيقولون: لقد كان بهٰذه مرةً ماءٌ، ويحصر نبي الله عيسٰى واصحابه حتّٰى يكون راس الثور لأحدهم خيرًا من مائة دينارٍ لأحدكم اليوم، فيرغب نبي الله عيسٰى واصحابه فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم فيصبحون فرسى كموت نفس واحدةٍ ثم يهبط نبي الله عيسٰى واصحابه إلى الأرض فلا يجدون في الأرض موضع شبر إلَّا ملأه زهمهم ونتنهم فيرغب نبي الله عيسٰى واصحابه إلى الله، فيرسل الله عليهم طيرًا كأعناق البخت فتحملهم فتطرحهم حيث شاء الله ثم يرسل الله مطرًا لا يكُنُّ منه بيت مدر ولا وبر فيغسل الأرض حتّٰى يتركها كالزَّلفة، ثم يقال للأرض: انبتي ثمرتك وردّي بركتك! فيومئذ تأكل العصابة من الرمانة ويستظلُّون بقحفها ويبارك في الرِّسْلِ حتّٰى ان اللِّقحة من الإبل لتكفي الفئام من الناس، واللِّقحة من البقر لتكفي القبيلة من الناس، واللِّقحة من الغنم لتكفي الفَخِذ من الناس، فبينما هم كذالك إذ بعث الله ريحًا طيبة فتأخذهم تحت آباطهم فتقبض روح كل مؤمن وكل مسلم ويبقى شرار الناس يتهارجون فيها تهارج الحمر، فعليهم تقوم الساعة۔"

(مسلم ج:۲ ص:۴۰۱،۴۰۲، باب ذکر الدَّجّال)

یعنی ایک دن صبح کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا حال ذِکر کیا، پھر اس میں اُتارا اور چڑھایا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے، پھر ہم جب دوپہر کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے تو ہمارے میں کو اس کو پایا، یعنی اس کے احوال سننے سے ہم پر جو خوف ودہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا: تمہارا کیا حال ہے؟ ہم نے کہا: یارسول اللہ! آپ نے صبح کو دجال کا ذِکر فرمایا، سو اس میں اُتارا اور چڑھایا، یہاں تک کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے کر کے ہم کو گمان ہوا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پر دجال کے غیر کا خوف مجھ کو زیادہ ہے! اگر دجال نکلے اور میں تمہارے میں ہوں تو اس کا حجیج

Marfat.com

میں ہوں، تم نہیں! یعنی دلیل کہنے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں، تم کو اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں، اگر وہ نکلے اور میں تم میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے، تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالیٰ میرا خلیفہ ہے، یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے، مقرر دجال جوان ہے، اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں، اس کی آنکھ طافیہ ہے، یعنی نکل آئی ہے، اس کو میں عبدالعزیٰ بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں، یعنی دجال عبدالعزیٰ سے مشابہ ہے، تمہارے سے جو کوئی اس کو پائے گا تو سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے۔ وہ شام وعراق کے درمیان میں کی راہ سے نکلے گا، سو داہنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا، اے اللہ کے بندو! تم ثابت رہو۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا؟ حضرت نے فرمایا: چالیس دن! اس کا ایک دن ایک برس کی مانند ہے، اور ایک دن ایک مہینے کی مانند، اور ایک دن ایک جمعہ کی مانند، یعنی ایک ہفتے کے ہے، اور باقی کے دن تمہارے دِنوں کی مانند ہیں۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! وہ دِن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہیں؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کفایت نہ کرے گا، اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم نے کہا: یارسول اللہ! اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے؟ حضرت نے فرمایا: غیث کی مانند ہے، یعنی مہینے کی مانند، یا اَبر کی مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے، سو ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا، پھر وہ اس پر اِیمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا، سو مینہ برسے گا اور زمین کو حکم کرے گا، سو اُگائے گی، پھر اس قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے، سو شام کو آئیں گے تو ان کے کوہان بہت بلند رہیں گے، یعنی ان کے مواشی نہایت فربہ رہیں گے، اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے، ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے۔ پھر دجال دُوسری قوم کے پاس آکے ان کو دعوت دے گا، وہ اس کی دعوت کو رَدّ کر دیں گے، تو ان کے پاس سے چلا جائے گا، صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے، ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا، دجال ویرانے پر گزرے گا اور اس کو کہے گا: اپنے خزانے کو نکال! تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چل پڑیں گے، جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے، بلائے گا اور اس کو تلوار سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانے کی مقدار فاصلے سے ڈالے گا، پھر اس جوان کو پکارے گا تو زِندہ ہو کے آئے گا، اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا، دجال اس ہی میں تھا کہ یکا یک اللہ تعالیٰ مسیح ابنِ مریم کو بھیجے گا، سو سفید منارے کے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے، اُترین گے دو مہروذے[1] پہنے ہوئے، اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے، اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پسینا ٹپکے گا اور جب سر کو اُٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کی مانند سر پر سے اُتریں گے، پس ممکن نہیں کہ کسی کافر کو کہ ان کی سانس کی بھانپ لگے، مگر یہ کہ مر جائے گا، ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا دَم اتنی دُور جائے گا، پھر عیسیٰ دجال کو طلب کریں گے، یہاں تک کہ لُدّ[2] کے دروازے کے پاس اس کو پا کے اس کو قتل کریں گے۔ بعد عیسیٰ کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال سے نگاہ رکھا تھا، سو ان کے منہ پونچھیں گے اور ان کو ان کے مرتبوں سے جو

---

(۱) ''مہروذہ'' راء مہملہ اور ذال معجمہ ہے، کپڑے کو کہتے ہیں کہ جس کو ورس کے رنگ میں بعد زعفران کے رنگتے ہیں۔

(۲) ''لُدّ'' لام کی ضم اور دال کی تشدید سے وہ اِسرائیل میں ایک جگہ کا نام ہے، اور اس وقت یہاں پر اِسرائیل کا ایئر پورٹ ہے۔

Marfat.com

بہشت میں ہیں خبر دیں گے، ایسے میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقرر میں اپنے کئی بندوں کو نکالا ہوں کہ کسی کو ان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں، میرے بندوں کو یعنی مؤمنوں کو محافظت کرنے کے لئے کوہِ طور پر جا، پھر اللہ تعالیٰ یأجوج مأجوج کو نکالے گا، پھر وہ ہر بلند و سخت زمین سے شتاب آئیں گے اور ان میں پیش رواں طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پر گزریں گے، سو اس کا پانی سب پئیں گے، ان میں سے پیچھے آنے والے اس پر جب گزریں گے، کہیں گے: ''اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا!'' نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب محصور رہیں گے، یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھر عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس یأجوج مأجوج کے ہلاک ہونے کے لئے دُعا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑوں کو بھیجے گا، سو سب یکبارگی مرجائیں گے، بعد نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب زمین پر اُتریں گے، سو زمین پر بالشت بھر کی جگہ نہ رہے گی، مگر ان کی چربی اور بدبوئی سے بھر جائے گی، پھر نبی اللہ عیسیٰ اور ان کے اصحاب اللہ کے پاس اِلتجا کریں گے، تب اللہ تعالیٰ بختی اُونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا، سو ان کی لاشوں کو اُٹھا کے جہاں اللہ تعالیٰ چاہے گا، وہاں ڈالیں گے، پھر اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کو مٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اور ساری زمین کو ایسا دھوئے گا کہ آئینے کی مانند مصفیٰ ہو جائے گی، پھر زمین کو کہا جائے گا: ''اپنے پھلوں کو اُگا اور اپنی برکت کو پھر لے آ!'' تب ایک انار ایک عصابہ یعنی ایک جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکوں سے سایہ بنائیں گے، اور دُودھ میں برکت ہوگی، یہاں تک کہ اُونٹ کے ایک لقحے[1] کا دُودھ ایک جماعت کو کفایت کرے گا، اور گائے کے ایک لقحے کا دُودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا، اور بکری کے ایک لقحے کا دُودھ لوگوں کی ایک فخذ[2] کو کفایت کرے گا، لوگ اس ہی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیجے گا، جب ان کے بغلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مؤمن اور مسلم کی رُوح کو قبض کرے گی اور بد لوگ باقی رہیں گے، گدھے جیسے مختلط[3] ہوتے ہیں ویسے اِختلاط کریں گے، انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ اس حدیث کو اِمام احمد اور ترمذی اور اِبنِ ماجہ نے روایت کیا ہے۔

اور مسلم نے اپنی صحیح میں حذیفہ بن اُسید الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"قال: اطلع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علینا ونحن نتذاکر، فقال: ما تذاکرون؟ قالوا: نذکر الساعۃ! قال: انها لن تقوم حتّٰی تروا قبلها عشر آیات، فذکر الدُّخان، والدَّجّال، والدَّابَّۃ، وطلوع الشمس من مغربها، ونزول عیسی بن مریم صلی اللہ علیہ وسلم، ویأجوج ومأجوج...إلخ۔" (مسلم ج:۲ ص:۳۹۳، کتاب الفتن)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرے کر رہے تھے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کیا تذکرہ کرتے ہو؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم قیامت کا ذِکر کرتے تھے! فرمایا: قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس

---

(۱) ''لقحہ'' اس جانور کو کہتے ہیں جن کے تھوڑے دن ہوئے ہوں۔

(۲) ''فخذ'' یعنی قرابتی لوگوں کی جماعت۔

(۳) یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں، ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا۔

Marfat.com

نشانیاں دیکھ لو۔ پھر بیان فرمایا: دُخان اور دجال اور دابہ اور طلوعِ آفتاب کا اس کے مغرب سے، اور نزول عیسیٰ بن مریم کا اور یأجوج اور مأجوج۔

اِبنِ ماجہ نے اپنی سنن میں ابی اُمامہ الباہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"قال خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فكان اكثر خطبته حديثًا حدَّثناه عن الدَّجَّال وحذَّرناه فكان من قوله ان قال انه لم تكن فتنة فى الأرض منذ ذرأ الله ذرية آدم اعظم من فتنة الدَّجَّال وان الله لم يبعث نبيًّا إلَّا حذَّر أُمَّته الدَّجَّال وانا آخر الأنبياء وانتم آخر الأُمم وهو خارج فيكم لا مَحالة، وإن يخرج وانا بين ظهرانيكم فأنا حجيج لكل مسلم، وإن يخرج من بعدى فكل امرء حجيج نفسه والله خليفتى علىٰ كل مسلم، وإنه يخرج من خلةٍ بين الشام والعراق فيعيث يمينا ويعيث شمالًا، يا عباد الله فاثبتوا! فإنى سأصفه لكم صفة لم يصفها إيَّاه نبى قبلى، انه يبدأ فيقول: انا نبى! ولا نبى بعدى، ثم يثنى فيقول: انا ربكم! ولا ترون ربكم حتّٰى تموتون، وإنه اعور وان ربكم ليس بأعور، وانه مكتوب بين عينيه كافر يقراه كل مؤمن كاتب او غير كاتب، وان من فتنته ان معه جنة ونارًا، فناره جنة، وجنته نار، فمن ابتلى بناره فليستغث بالله وليقرأ فواتح الكهف فتكون عليه بردًا وسلامًا، كما كانت النار على إبراهيم، وإن من فتنته ان يقول لأعرابى: ارايت إن بعثت لك اباك وأُمَّك أتشهد أنِّى ربك؟ فيقول: نعم! فيتمثل له شيطانان فى صورة ابيه وأُمّه فيقولان: يا بنىَّ! اتبعه فإنه ربك! وإن من فتنته يسلط على نفس واحدة فيقتلها وينشرها بالمنشار حتّٰى يلقى شقتين ثم يقول: انظروا إلى عبدى هذا فإنِّى ابعثه الآن، ثم يزعم انه له ربا غيرى فيبعثه الله فيقول له الخبيث: من ربك؟ فيقول: ربى الله وانت عدو الله، انت الدَّجَّال والله! ما كنت اشد بصيرة بك منى اليوم ..... وإن من فتنته ان يأمر السماء ان تمطر فتمطر، ويأمر الأرض ان تنبت فتنبت، وإن من فتنته ان يمر بالحى فيكذبونه فلا تبقى لهم سائمة إلَّا هلكت، وإن من فتنته ان يمر بالحى فيصدقونه فيأمر السماء ان تمطر فتمطر ويأمر الأرض ان تنبت فتنبت، حتّٰى تروح مواشيهم من يومهم ذالك اسمن ما كانت واعظمه وامده خواصر وادره ضروعًا وإنه لا يبقى شىء من الأرض إلَّا وطئه وظهر عليه إلَّا مكة والمدينة لا يأتيهما من نقب من نقابهما إلَّا لقيته الملائكة بالسيوف صلتة حتّٰى ينزل عند الظريب الأحمر عند منقطع السبخة فترجف المدينة بأهلها ثلاث رجفات فلا يبقى منافق ولا منافقة إلَّا خرج إليه فتنفى الخبث منها كما ينفى الكير خبث الحديد ويدعى ذالك اليوم يوم الخلاص، فقالت أُمّ شريك بنت

Marfat.com

ابی العکر: یا رسول الله! فأین العرب یومئذ؟ قال: هم یومئذ قلیل وجلهم ببیت المقدس وإمامهم رجل صالح فبینما إمامهم قد تقدم یصلی بهم الصبح إذ نزل علیهم عیسی ابن مریم الصبح، فرجع ذالك الإمام ینکص یمشی القهقری لیتقدم عیسٰی یصلی بالناس، فیضع عیسٰی یده بین کتفیه ثم یقول له: تقدم فصل فإنها لك اقیمت! فیصلی بهم إمامهم، فإذا انصرف قال عیسٰی علیه السلام: افتحوا الباب! فیفتح ووراءه الدَّجَّال معه سبعون الف یهودی کلهم ذو سیف محلًّی وساجٍ، فإذا نظر إلیه الدَّجَّال ذاب کما یذوب الملح فی الماء وینطلق هاربًا، ویقول عیسٰی علیه السلام: إن لی فیك ضربة لن تسبقنی بها! فیدرکه عند باب اللُّدِّ الشرقی فیقتله فیهزم الله الیهود ولا یبقی شیء مما خلق اللهُ یتوارٰی به یهودی إلَّا انطق الله ذالك الشیء، لا حجر ولا شجر ولا حائط ولا دابة إلَّا الغرقدة فإنها من شجرهم لا تنطق إلَّا قال: یا عبدالله المسلم! هٰذا یهودیٌّ فتعال اقتله! ...الحدیث۔"

(ابن ماجة ص:۲۹۷،۲۹۸، باب فتنة الدَّجَّال وخروج عیسی بن مریم)

یعنی ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا، سو اس میں اکثر باتیں دجال کے متعلق فرمائیں، اور ہم کو اس سے ڈرایا، اَز جملہ یہ فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے، تب سے دجال کے فتنے سے کوئی فتنہ بڑا زمین پر نہیں ہوا، اور اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو نہیں بھیجا، مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا۔ میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم اَخیر اُمت ہو، دجال ناگزیر تمہارے میں ہی نکلے گا، پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود ہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجیج ہوں، یعنی دلیل گو ہوں، اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہے گا، اور اللہ تعالیٰ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا، اور وہ دجال ایک خلہ سے یعنی راہ کے جو شام وعراق کے درمیان ہے، نکلے گا، پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا، اے اللہ کے بندو! تم ثابت قدم رہو! دجال کی صفت میں تم کو ایسی بات بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اس کو بیان نہیں کیا۔ اِبتدا میں تو دجال کہے گا: ''میں نبی ہوں!'' حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں، بعد میں کہے گا: ''میں تمہارا رَبّ ہوں!'' حال تو یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کو مرنے تک نہیں دیکھو گے، اور وہ دجال کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں، اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہے، جو مؤمن ہے اس کو پڑھے گا، خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نہ جانے۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے، اس کی دوزخ بہشت ہے، اور اس کی بہشت دوزخ ہے، اس کی دوزخ کی بلا میں کوئی تمہارے میں کا پڑا تو اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے اور سورۂ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی ہو جائے گی، جیسے اِبراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ہوئی تھی۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ اَعرابی کو بولے گا: تیرے ماں باپ کو اگر میں زندہ کروں تو آیا میں تیرا رَبّ ہوں کر کے اِقرار کرے گا؟ وہ بولے گا: بہتر! پھر دو شیطان اس کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے اور کہیں گے: ''بیٹا! تو اس کا تابعدار ہو جا کیونکہ وہ تیرا رَبّ

Marfat.com

ہے!'' اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کے اس کو آرے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا، بعد میں لوگوں کو کہے گا: دیکھو میرے اس بندے کو، اب میں جِلاتا ہوں! وہ زندہ ہو کے بولے گا: میرا رَب تو نہیں دُوسرا کوئی ہے، پھر اس کو زندہ کر کے وہ خبیث کہے گا: تیرا رَبّ کون ہے؟ وہ شخص بولے گا: میرا رَبّ اللہ ہے اور تو اللہ کا دُشمن دجال ہے، تیرے حال سے واللہ! مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہ برسائے گا، زمین کو حکم کیا تو اُگائے گی۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرے گا اور وہ لوگ اس کی تکذیب کریں گے تو ان کے جانور جتنے ہیں اتنے سب مر جائیں گے۔ اس کے فتنوں میں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گزرا اور وہ لوگ اس پر اِیمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برسے تو مینہ برسے گا، زمین کو حکم کرے گا اُگائے تو اُگائے گی، پھر اسی دن ان کے جانور نہایت فربہ اور پُرشکم اور کاس دُودھ سے بھرے ہوئے ہو جائیں گے۔ اور تھوڑی سی زمین خالی نہ رہے گی جو اس سے پامال نہ ہو، مگر مکے اور مدینے میں نہ آئے گا، ان کی راہوں پر فرشتے تلوار لئے ہوئے کھڑے ہوں گے، اس کو دفع کریں گے، پھر سرخ پہاڑ پاس جہان چوڑ کی زمین منقطع ہوتی ہے آ کے اُترے گا، مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا، پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا، مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا، سو اَندر کی نجاست کو نکال دے گا، جیسا کہ یعنی مُس یا بھتالو ہے کے گوہ کو نکالتا ہے، اس دن تمام یوم الخلاص ہے۔ اُمِّ شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا: یارسول اللہ! اس دن عرب کہاں رہیں گے؟ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑے رہیں گے، اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے، ان کا اِمام ایک صالح مرد ہوگا، سو ایک دن اِمام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسیٰ بن مریم اُتریں گے، وہ اِمام پچھلے پاؤں ہٹتا ہوا آئے گا، تا کہ عیسیٰ اِمامت کریں، عیسیٰ اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے: ''اِقامت تمہارے واسطے کہی گئی، تم ہی اِمام ہو کے نماز پڑھو!'' پھر وہی صالح مرد اِمام ہو کے نماز پڑھے گا، نماز سے جب فراغت پائے تو عیسیٰ کہیں گے: دروازہ کھولو! پھر دروازہ کھولے تو اس کے رُوبرو دجال رہے گا، اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہودی رہیں گے، ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کئے ہوئے رہیں گے، اور ان پر سبز طیلسان رہیں گے، دجال عیسیٰ کو دیکھتے ہی گھل جائے گا جیسا نمک پانی میں گھلتا ہے، پھر وہاں سے بھاگے گا، عیسیٰ کہیں گے: میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا! پھر اس کا پیچھا کر کے لُدّ کے دروازے کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے، اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا، اللہ تعالیٰ جس چیز کو پیدا کیا ہے، اس کے پاس یہود جا کے پوشیدہ ہونا چاہیں گے، پتھر ہو یا درخت، جانور ہو یا دیوار، اللہ تعالیٰ اس مخلوق کو زبان دے گا، وہ پکار اُٹھے گا: ''اے اللہ کے مسلمان بندے! یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر!'' مگر غرقد[1] نہ بولے گا، اس واسطے کہ وہ یہود کا جھاڑ ہے... الحدیث۔

اِبنِ ماجہ نے اس حدیث کے آخر میں لکھا ہے:

---

(۱) ''غرقد'' نام ہے ایک درخت کا، انار کے درخت سے تنا بڑا ہوتا ہے، اس کو کانٹے رہتے ہیں۔

Marfat.com

"سمعت ابا الحسن الطنافسی یقول: سمعت عبدالرحمٰن المحاربی یقول: ینبغی ان یدفع هذا الحدیث إلی المؤَدِّب حتّٰی یعلِّمه الصبیان فی الکُتَّاب۔" (ابن ماجة ص:۲۹۹)

یعنی میں نے ابوالحسن طنافسی کو سنا وہ کہا: میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو سنا کہتا تھا: مناسب ہے کہ اس حدیث کو مؤدِّب کو دینا تا کہ مکتب خانے میں بچوں کو سکھلائے۔

اور ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیس بینی وبینه نبیٌّ یعنی عیسٰی، وإنه نازِل، فإذا رایتموه فاعرفوه، رجلٌ مربوع إلی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کأن راسه یقطر وإن لم یصبه بللٌ، فیقاتل الناس علی الإسلام، فیدق الصَّلیب ویقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویهلك الله فی زمانه الملل کلها إلَّا الإسلام، ویهلك المسیح الدَّجَّال، فیمکث فی الأرض اربعین سنة ثم یتوفّٰی فیصلِّی علیه المسلمون۔"

(ابوداؤد ج:۲ ص:۲۳۸، باب خروج الدَّجَّال)

یعنی میرے اور عیسٰی کے درمیان کوئی نبی نہیں، اور مقرّر وہ اُتریں گے، تم انہیں کو دیکھو تو پہچانو، کہ وہ میانہ قد ہیں، سرخ وسفید، ان پر ممصر دو کپڑے رہیں گے، یعنی تھوڑی زردی ملی ہوئی، گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے، اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے، اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اِسلام لانے پر، پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اُٹھائیں گے، اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دُوسری سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا، اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا، پھر عیسٰی چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے، بعد مریں گے، پھر مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔

اِمام احمدؒ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الأنبیاء إخوة لعلَّات، اُمّهاتهم شتّٰی ودینهم واحد، وانا اولی الناس بعیسی بن مریم، لأنه لم یکن بینی وبینه نبیٌّ، وإنه نازل، فإذا رایتموه فاعرفوه، رجلًا مربوعًا إلی الحمرة والبیاض، علیه ثوبان ممصران، کأن راسه یقطر وإن لم یصبه بلل، فیدق الصلیب، ویقتل الخنزیر، ویضع الجزیة، ویدعو الناس إلی الإسلام، فیهلك الله فی زمانه الملل کلها إلَّا الإسلام، ویهلك الله فی زمانه المسیح الدَّجَّال، وتقع الأمنة علی الأرض، حتّٰی ترتع الأسود مع الإبل، والنمار مع البقر، والذئاب مع الغنم ویلعب الصبیان بالحیَّات لا تضرهم، فیمکث اربعین سنة ثم یتوفّٰی ویصلِّی علیه المسلمون۔"

(مسند احمد ج:۲ ص:۴۰۶)

یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں، ان کی مائیں علیحدہ ہیں، اور دِین ان کا ایک ہی ہے،، اور لوگوں میں سے میں عیسٰی بن مریم کے ساتھ اَولیٰ ہوں، یعنی اَحق اور نزدیک تر ہوں، کیا واسطے میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے، اور مقرّر وہ اُتریں گے، تم

Marfat.com

ان کو دیکھو تو پہچانو! کہ وہ میانہ قد ہیں، سرخ وسفید، ان پر ممصر دو کپڑے رہیں گے، گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے، اگرچہ پانی کی تراوت نہ پہنچے، پھر صلیب کو توڑیں گے، اور خنزیر کو مار ہی ڈالیں گے، اور جزیہ کو اُٹھا دیں گے، اور لوگوں کو اِسلام کی طرف بلوائیں گے، ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دُوسری سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا، اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانے میں ہلاک کرے گا، پھر زمین پر اَمن ہو جائے گا، باگ اُونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کر چریں گے، اور آدمی کے بچے سانپوں کے ساتھ مل کے کھیلیں گے تو سانپ ان کو اِیذا نہ دیں گے، سو عیسیٰ چالیس برس ٹھہریں گے، بعد مریں گے، مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے۔ اس حدیث کو حاکمؒ نے بھی مستدرک میں روایت کیا، اس کا لفظ یہ ہے: ''ان روح اللہ عیسیٰ نازل فیکم، فإذا رأیتموہ فاعرفوہ ...الحدیث۔''

اِمام احمدؒ اور اِبنِ ابی شیبہؒ اور سعید بن منصورؒ اور بیہقیؒ نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لقیت لیلة اسری بی إبراهیم وموسٰی وعیسٰی، قال: فتذاکروا امر الساعة، فردوا امرهم إلٰی إبراهیم فقال: لا علم لی بها! فردوا الأمر إلٰی موسٰی، فقال: لا علم لی بها! فردوا الأمر إلٰی عیسٰی، فقال: اما وجبتها فلا یعلمها احد إلّا الله ذالك وفیما عهد إلیّ ربّی عزّ وجلّ ان الدّجّال خارجٌ، قال: ومعی قضیبان، فإذا رآنی ذاب کما یذوب الرصاص، قال: فیهلکه الله حتّٰی إن الحجر والشجر لیقول: یا مسلم! إن تحتی کافرًا فتعال فاقتله! قال: فیهلکهم الله ...الحدیث۔" (مسند احمد ج:۱ ص:۳۷۵)

یعنی ملاقات کی میں نے شبِ معراج میں اِبراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام سے، پھر قیامِ قیامت کا مذاکرہ کیا کہ کب ہوگی؟ سب اس سوال کو اِبراہیم پر پیش کیے، تو اِبراہیم کہے: ''مجھ کو اِس کا علم نہیں!'' پھر موسیٰ پر پیش کیے تو موسیٰ کہے: ''مجھ کو اِس کا علم نہیں!'' پھر عیسیٰ پر پیش کیے تو کہے کہ: ''قیامت کا عین وقتِ وقوع سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا، لیکن میرے رَبّ عزوجل نے مجھ سے عہد کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے، اور میرے ہاتھ میں دو چھڑی رہیں گی، پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا، تو پگھلے گا جیسے سیسہ پگھلتا ہے، پھر اللہ تعالیٰ دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا، یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے: ''اے مسلمان! مقرر میرے نیچے کافر ہے، تو آ کے اس کو قتل کر!'' پھر اللہ تعالیٰ ان سب کو ہلاک کرے گا۔''

اس حدیث کو اِبنِ ماجہ نے اپنی سنن میں بھی روایت کیا ہے، اس میں ہے: ''فذکر خروج الدّجّال، قال: فأنزل فأقتله!'' (سنن اِبنِ ماجہ ص:۲۹۹)، یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے نکلنے کو ذِکر کر کے فرمایا کہ: ''میں اُتر کے اس کو قتل کروں گا!''

اور اس حدیث کو حاکمؒ نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے، اس میں ہے: ''فذکر من خروج الدّجّال فأهبط فأقتله!'' یعنی عیسیٰ علیہ السلام نے دجال کے نکلنے کو ذِکر کر کے فرمایا کہ: ''میں اُتر کے اس کو قتل کروں گا!'' حاکمؒ نے کہا: ''اس کی اسناد

Marfat.com

صحیح ہیں۔'' اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے جن پر اِنجیل نازل ہوئی، اور اَب آسمان پر موجود ہیں۔

اور سعید بن منصور اور نسائی اور اِبنِ ابی حاتم اور اِبنِ مردویہ نے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

"لما اراد الله ان يرفع عيسىٰ عليه السلام إلى السماء، خرج علىٰ اصحابه، وفي البيت اثنا عشر رجلًا من الحواريين، يعني فخرج عليهم من عين في البيت ورأسه يقطر ماء، فقال: إن منكم من يكفر بي اثنتي عشرة مرة بعد ان آمن بي، قال: ثم قال: أيكم يلقى عليه شبهي فيقتل مكاني ويكون معي في درجتي؟ فقام شاب من احدثهم سنا، فقال: انا! فقال له: اجلس! ثم أعاد عليهم فقام ذالك الشاب، فقال: اجلس! ثم اعاد عليهم فقام الشاب، فقال: انا! فقال:هو انت ذاك، فألقى عليه شبه عيسىٰ ورفع عيسىٰ من روزنة في البيت إلى السماء۔" (ابن كثير ج:۲ ص:۴۰۹، زیرِ آیت: "بَلْ رَّفَعَهُ اللهُ اِلَيْهِ"، سنن كبرىٰ للنسائي ج:۶ ص:۴۸۹، كتاب التفسير باب:۳۹۰)

یعنی اللہ تعالیٰ نے جب عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالے جانے کا اِرادہ کیا تو عیسیٰ اپنے اصحاب کے پاس آئے، اور اس گھر میں عیسیٰ کے بارہ حواری تھے، اس گھر میں ایک چشمہ تھا، عیسیٰ اس میں سے نکل آئے، ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے، سو عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو فرمایا: تمہارے میں ایک شخص میرے پر اِیمان لایا سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا، پھر فرمایا: تم میں سے کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ ہو جائے اور میرے عوض مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجے میں رہے؟ ان میں سے ایک کم عمر جوان کھڑا ہوا اور بولا: میں ہوتا ہوں! عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو کہا: بیٹھ! اور اس کو دوبارہ فرمایا، پھر وہی جوان اُٹھ کے کہا: میں حاضر ہوں! عیسیٰ علیہ السلام نے اس کو فرمایا: بیٹھ! اور پھر اس کلام کا اِعادہ کیا، پھر وہی جوان کھڑے ہو کے کہا: میں ہوں! عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: وہ تو ہی ہے! پھر وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بن گیا، عیسیٰ علیہ السلام گھر کے ایک جھروکے میں سے نکل کے آسمان پر چلے گئے۔''

اور نسائی نے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

"ان رهطا من اليهود سبوه وأمّه فدعا عليهم فمسخهم الله قردةً وخنازير فاجتمعت اليهود علىٰ قتله فأخبره الله تعالىٰ بأنه يرفعه إلى السماء ويطهّره من صحبة اليهود، فقال لأصحابه: ايكم يرضى ان يلقى الله شبهي فيقتل ويصلب ويدخل الجنة فقال رجل منهم: أنا! فألقى الله عليه شبهه فقتل وصلب۔" (تفسير النسفي، الجزء الأوّل ص:۴۱۳، طبع بيروت)

یعنی ایک جماعتِ یہود نے عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی ماں کو گالیاں دیں، تب عیسیٰ علیہ السلام نے ان پر بددُعا کی، سو اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا، پھر یہود عیسیٰ علیہ السلام کے قتل پر جمع ہوئے، سو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام کو خبر دی کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں، پھر عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو کہا: تم میں کون

Marfat.com

شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو میرا شبیہ کرے، سو قتل کیا جائے اور سولی دیا جائے اور جنت میں داخل ہو جائے؟ پھر ان میں سے ایک شخص نے کہا: میں راضی ہوں! سو اللہ تعالیٰ نے اس کو عیسیٰ کا شبیہ کیا، پھر وہ قتل کیا گیا اور سولی دیا گیا۔

اِبنِ ابی حاتمؒ نے حسن سے روایت کی:

"قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لليهود: ان عيسىٰ لم يمت وإنه راجع إليكم قبل يوم القيامة۔" (تفسير ابن كثير ج:٣ ص:٣٦٦)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو فرمایا: مقرر عیسیٰ نہیں مرے، اور وہ روزِ قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں۔

اِبنِ جریرؒ اور اِبنِ ابی حاتمؒ نے ربیعؒ سے روایت کی:

"قال: ان النصارىٰ اتوا رسول الله صلى الله عليه وسلم، فخاصموه فى عيسى بن مريم، وقالوا له: من ابوه؟ وقالوا على الله الكذب والبهتان، لا إله إلَّا هو، لم يتخذ صاحبة ولا ولدًا، فقال لهم النبى صلى الله عليه وسلم: ألستم تعلمون انه لا يكون ولد إلَّا وهو يشبه اباه؟ قالوا: بلىٰ! قال: ألستم تعلمون ان ربنا حيٌّ لا يموت، وان عيسىٰ يأتى عليه الفناء؟"

(جامع البيان عن تأويل آى القرآن، ابن جرير ج:٣ ص:١٦٣، طبع دار الفكر، بيروت)

یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک نصاریٰ کی ایک جماعت آئی، سو عیسیٰ بن مریم میں جھگڑنے لگی، اور کہا: ان کا باپ کون ہے؟ اور اللہ تعالیٰ پر کذب و بہتان کرنے لگے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ سے شبیہ ہوتا، سو تم جانتے ہو یا نہیں؟ کہا: ہاں! تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا ربّ زِندہ ہے نہ مرے گا، اور عیسیٰ پر فنا آئے گی تو تم جانتے ہو یا نہیں؟

دیکھو! اس حدیث میں: ''عیسیٰ پر موت آئے گی'' کر کے فرمایا، اور ''عیسیٰ فنا ہو گئے'' کر کے نہیں فرمایا۔

روایت ہے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے:

"كنا فى المسجد نتذاكر فضل الأنبياء فذكرنا نوحًا بطول عبادته، وإبراهيم بخلة، وموسىٰ بتكليم الله تعالىٰ إيَّاه، وعيسىٰ برفعه إلى السماء، وقلنا رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل منهم، بعث إلى الناس كافة، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخَّر، وهو خاتم الأنبياء، فدخل علينا فقال: فيم انتم؟ فذكرنا له ...إلخ۔"

(الكشاف، تحت آية: تلك الرسل فضلنا بعضهم علىٰ بعض، ج:١ ص:٢٩٨)

یعنی باہم دیگر ہم صحابہ مسجد میں انبیاء علیہم السلام کے فضل کو بیان کر رہے تھے، سو نوح علیہ السلام کا ذِکر کیا ان کی طولِ عباد سے، اور اِبراہیم علیہ السلام کا ان کی خلت سے، اور موسیٰ علیہ السلام کا اللہ تعالیٰ سے بات کرنے میں، اور عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

آسمان پر لے جانے میں، اور ہم نے کہا کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب انبیاء سے افضل ہیں کہ آپ کافہ ناس یعنی سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں، اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کیے گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے نزدیک تشریف لائے، سو فرمایا: تم کیا ذکر کرتے تھے؟ پس ہم نے عرض کیا...الخ۔

بزار اور طبرانی نے سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ثم یجیء عیسی بن مریم من قبل المغرب مصدقا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم فیقتل الدَّجَّال وإنما ھو قیام الساعۃ۔" (طبرانی کبیر ج:۷ ص:۲۲۱، حدیث نمبر:۶۹۱۹)

یعنی اُتریں گے عیسیٰ بن مریم، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر، پھر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں پر یہ کہ قیامت قائم ہوگی۔

اور طبرانی معجم کبیر واَوسط میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یلبث الدَّجَّال فیکم ما شاء اللہ ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقًا بمحمد صلی اللہ علیہ وسلم وعلٰی ملتہ إمامًا مھدیًا وحکمًا عدلًا فیقتل الدَّجَّال۔"

(طبرانی اوسط ج:۳ ص:۲۷۷، حدیث:۴۵۸۰)

یعنی تمہارے میں دجال جب تک خدا چاہے، ٹھہرا رہے گا، اس کے بعد عیسیٰ بن مریم اُتریں گے، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر اِمام ہدایت پایا ہوا اور حاکمِ عادل، پھر دجال کو قتل کریں گے۔

حافظ السیوطیؒ نے کہا کہ اس کی سند جید ہے، اور اِبنِ عساکرؒ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"الا ان ابن مریم لیس بینی وبینہ نبی ولا رسول، الا انہ خلیفتی فی اُمّتی من بعدی۔" (ابن عساکر ج:۲۰ ص:۱۴۴)

یعنی پکی بات ہے کہ اِبنِ مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے، سنیو! میرے بعد میری اُمت پر مقرّر وہ میرا خلیفہ ہے۔

اور اِبنِ عساکرؒ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیھبطن اللہ عیسی بن مریم حکمًا عدلًا وإمامًا مقسطًا فلیسلکن فج الروحاء حاجًّا او معتمرًا ولیقفن علٰی قبری لیسلمن علیَّ ولأردن علیہ۔" (ایضًا)

یعنی البتہ اُتارے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو حاکمِ عادل اور اِمامِ منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحاء(۱) کی راہ میں چلیں گے، اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے، اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دُوں گا۔

(۱) ''روحاء'' نام ہے ایک جگہ کا مدینے سے چھتیس میل پر، اسی راہ سے انبیاء حج کو جاتے تھے۔

Marfat.com

اور ابوداؤد طیالسیؒ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یمکث عیسٰی علیه الصلوٰة والسلام فی الأرض بعد ما ینزل اربعین سنة ثم یموت ویصلّی علیه المسلمون ویدفنونه۔"

(مسند ابی داوٗد الطیالسی، الجزء العاشر، ص: ۳۳۱، حدیث: ۲۵۴۱، طبع مکتبه حسینیه، گوجرانوله)

یعنی عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اُترنے کے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے، اس کے بعد مریں گے، اور مسلمانان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے۔

حکیم ابوعبداللہ الترمذیؒ نے نوادر الاصول میں عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"والذی بعثنی بالحق لیجدن ابن مریم فی اُمّتی خلفًا من حواریه۔"

یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا، اِبنِ مریم میری اُمت اپنے حواری کا بدل پائے گا، یعنی عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر جانے کے قبل حواریان تھے، سو ان کے عوض میری اُمت کے چند لوگ جو حواری کے مثل ہوں گے، عیسیٰ علیہ السلام کے نزدیک رہیں گے۔

اور روایت کی ہے ابویعلیٰ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لیدرکن رجال من اُمّتی عیسی بن مریم ولیشهدن قتال الدَّجّال۔"

(المطالب العالیة للحافظ ابن حجر، باب علامات الساعة، مکتبة الشاملة)

یعنی البتہ پائیں گے میری اُمت سے چند لوگ عیسیٰ بن مریم کو اور البتہ حاضر ہو جائیں گے دجال کے قتال میں۔

المستدرک حاکم نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من ادرك منکم عیسی بن مریم فلیقراٴه مِنّی السلام۔"

(درمنثور ج:۲ ص:۲۴۵، مستدرك ج:۵ ص:۷۵۵، حدیث نمبر:۸۶۷۹)

یعنی جو شخص تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو پائے گا تو چاہئے اس کو میرا اسلام کہے۔ حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

یاد رکھئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اُمت کو عیسیٰ علیہ السلام کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے، پھر جو شخص عیسیٰ علیہ السلام کو پائے گا تو اس کو ضرور ہے کہ سلام پہنچائے اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زِندیق آپ، عیسیٰ بن مریم ہو کر کے دعویٰ کیا تو اس کو سلام نہیں پہنچانا، بلکہ وہ عیسیٰ جو آسمان سے تشریف لائیں گے، ان کو پہنچانا ہے۔

اِبنِ ابی شیبہ اور اِمام احمد نے عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اور میں روتی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کس لئے روتی ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے دجال کا ذِکر کیا، اس لئے میں روئی! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

Marfat.com

"إن يخرج الدَّجَّال وانا حيٌّ كفيتموه، وإن يخرج الدَّجَّال بعدى فإن ربكم عزَّ وجلَّ ليس بأعور، انه يخرج فى يهودية اصبهان حتّٰى يأتى المدينة فينزل ناحيتها ولها يومئذ سبعة ابواب علٰى كل نقب منها ملكان فيخرج إليه شرار اهلها حتّٰى الشام مدينة بفلسطين بباب لُدٍّ ..... فينزل عيسٰى عليه السلام فيقتله ثم يمكث عيسٰى عليه السلام فى الأرض اربعين سنة إمامًا عدلًا وحَكَمًا مقسطًا۔"

(مسند احمد ج:٦ ص:٧٥)

یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں کافی ہوں، اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرّر تمہارا پروردگار کانا نہیں، بے شک دجال اصبہان کے یہودیہ[1] سے نکلے گا، یہاں تک کہ مدینے کو آ کے اس کے ایک جانب میں اُترے گا، اس وقت مدینہ کو سات دروازے رہیں گے، اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے، مدینہ میں بدلوگ جو ہیں سب نکل کر دجال کے پاس جائیں گے، بعد دجال فلسطین کے علاقے میں شام کا شہر جو ہے وہاں جا کے لُدّ کے دروازے کے پاس اُترے گا، پھر عیسیٰ بن مریم اُتر کے اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک اِمامِ عادل اور حَکَمِ مقسط ہو رہیں گے۔

اِبنِ عساکرؒ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی، اس میں مذکور ہے:

"فبينما هم كذالك إذ سمعوا صوتًا من السماء ان ابشروا فقد اتاكم الغوث! فيقولون: نزل عيسى بن مريم، فيستبشرون ويستبشر بهم ويقولون: صل يا روح الله! فيقول: ان الله اكرم هٰذه الأُمَّة فلا ينبغى لأحد ان يؤُمهم إلَّا منهم فيصل امير المؤمنين بالناس ويصلّى عيسٰى خلفه۔"

(ابن عساكر ج:٢٠ ص:١٥٠)

یعنی لوگ اسی حالت میں یعنی سختی و مشقت میں رہیں گے، دفعۃً آسمان سے آواز سنیں گے کہ: اے لوگو! خوش ہو جاؤ، تمہارا فریادرس آیا! سو لوگ ایک دُوسرے سے کہیں گے عیسیٰ بن مریم اُترے ہیں، پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی لوگوں سے خوش ہوں گے، اور لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو کہیں گے: یا رُوح اللہ نماز پڑھایئے! تو عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: مقرّر اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کو بزرگی دی ہے، سو ان کے سوا دُوسرے کسی کو ان کی اِمامت کرنا سزاوار نہیں، پھر مؤمنوں کا امیر لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے گا اور عیسیٰ علیہ السلام اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے... الحدیث۔

اِبنِ ابی شیبہؒ نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

"قال: ينزل المسيح بن مريم فإذا رآه الدَّجَّال ذاب كما تذوب الشحمة، قال: فيقتل الدَّجَّال وتفرق عنه اليهود فيقتلون حتّٰى ان الحجر يقول: يا عبدالله المسلم! هٰذا يهودى فتعال فاقتله!" (مصنف ابن ابى شيبة ج:٢١ ص:٢١٣، ٢١٤، حديث نمبر:٣٨٦٤٩، كتاب الفتن، باب واذكر فى فتنة الدَّجَّال، طبع إدارة القرآن والعلوم الإسلامية)

---

(۱) "یہودیہ" نام ہے ایک قریہ کا اصبہان کے علاقے میں۔

Marfat.com

یعنی مسیح بن مریم اُتریں گے، پھران کو دجال دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا چربی پگھلتی ہے، پس عیسیٰ علیہ السلام دجال کوقتل کریں گے اور یہود متفرق ہوجائیں گے، سولوگ قتل کریں گے، یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا: اے اللہ کے بندے! یہ یہودی ہے، سوتو آکے اس کوقتل کر!

اورنعیم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کی، اس میں مذکور ہے: ''حتّٰی ینزل علیھم عیسی بن مریم فیقاتلون معه الدَّجَّال ''یعنی یہاں تک کہ مؤمنوں پر عیسیٰ بن مریم اُتریں گے، سومؤمنین ان کے ہمراہ دجال سے قتال کریں گے۔

ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریۃ الانصاریؓ سے روایت کی: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوسنا فرماتے تھے:

"یقتل ابن مریم الدَّجَّال بباب لُدٍّ۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۴۹، ابواب الفتن، باب ما جاء فی قتل عیسی بن مریم الدَّجَّال)

یعنی اِبنِ مریم لُدّ کے دروازے کے پاس دجال کوقتل کریں گے۔اس حدیث کو اِمام احمدؒ اورطبرانیؒ وغیرہ نے بھی روایت کیا ہے، اورترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے، اورکہا: اس باب میں عمران بن حصین اورنافع بن عتبہ اورابو برزہ اورحذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اورکیسان اورعثمان بن ابی العاص اورجابر اورابواُمامہ اوراِبنِ مسعود اورعبداللہ بن عمرو اورسمرہ بن جندب اورنواس بن سمعان اورعمرو بن عوف اورحذیفہ بن الیمان...رضی اللہ عنہم...سے بھی احادیث مروی ہیں۔

اِبنِ جریر نے حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اوّل الآیات الدَّجَّال ونزول عیسٰی۔" (ابن جریر ج:۱۷ ص:۸۷)

یعنی قیامت کی اوّل نشانیوں میں سے ہے دجال اورنازل ہونا عیسیٰ کا۔

اِبنِ ابی شیبہؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتّٰی ینزل عیسی بن مریم حکَمًا مقسطًا وإمامًا عادلًا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویفیض المال حتّٰی لا یقبله احد۔" (ج:۲۱ ص:۲۱۴، حدیث نمبر ۳۸۶۵۰، کتاب الفتن، باب ما ذکر فی فتنة الدجال، طبع إدارة القرآن والعلوم الإسلامیة)

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسیٰ بن مریم اُتریں گے حَکَمِ مقسط اور اِمامِ عادل ہوکے، پھرصلیب کوتوڑیں گے اور خنزیر کوقتل کریں گے اور جزیہ اُٹھائیں گے، اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کوقبول نہیں کرے گا۔

طبرانی اورحاکم اوراِبنِ مردویہ نے واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لا تقوم الساعة حتّٰی یکون عشر آیات: خسف بالمشرق، وخسف بالمغرب، وخسف فی جزیرة العرب، والدَّجَّال، والدُّخان، ونزول عیسی بن مریم فیأجوج ومأجوج۔"

(مستدرک حاکم ج:۴ ص:۴۲۸، حدیث نمبر:۸۳۶۶، باب لا تقوم الساعة)

Marfat.com

یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوں: خسف مشرق میں، اور خسف مغرب میں، اور خسف جزیرۂ عرب میں اور دجال اور اُترنا عیسیٰ کا اور یأجوج و مأجوج۔

طبرانی نے اوس بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق۔"

(طبرانی کبیر ج:۱ ص:۲۱۷، حدیث نمبر:۵۹۰)

یعنی اُتریں گے عیسیٰ بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے۔

طبرانی نے نافع بن کیسان سے، وہ اپنے والد کیسان رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء فی دمشق شرقی۔"

(طبرانی کبیر ج:۱۹ ص:۱۹۶ حدیث:۴۴۰)

یعنی اُتریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کے مشرقی جہت میں۔

ابوداؤد طیالسیؒ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ینزل عیسی بن مریم إلی الأرض فیتزوج ویولد له۔"

(مشکوٰۃ ص:۴۸۰، باب نزول عیسیٰ علیه السلام، طبع قدیمی کتب خانه)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے، پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی۔

اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"قال: یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فیکون قبرًا رابعًا۔"

(جامع المسانید والسُّنن ج:۸ ص:۶۹، ۷۰ حدیث نمبر:۵۶۶۹)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابی بکرؓ اور عمرؓ کے پاس عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے، عیسیٰ کی قبر چوتھی قبر ہوگی۔ اس حدیث کو بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحییٰ نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

"یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم وصاحبیه رضی الله عنهما فیکون قبره رابع۔"

(مجمع الزوائد ج:۸ ص:۲۷۰، باب ذکر المسیح عیسی بن مریم علیه السلام، طبع بیروت)

اور ترمذی نے عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

"قال مکتوب فی التوراة صفة محمد صلی الله علیه وسلم وعیسی بن مریم یدفن معه۔"

(ترمذی ج:۲ ص:۲۰۲، ابواب المناقب)

Marfat.com

یعنی توراۃ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ بن مریم حضرت کے پاس مدفون ہوں گے۔ ترمذی نے کہا: ابومودود کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن النجار نے کہا: اہل سِیَر کہتے ہیں کہ: وہاں ایک قبر کی جگہ ہے، سوسعید بن المسیبؒ سے منقول ہے کہ اسی میں عیسیٰ بن مریم علیہ السلام مدفون ہوں گے۔

اِمام احمد اپنی مسند میں اور حاکم مستدرک میں عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں، اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فینزل عیسی بن مریم علیه الصلوٰة والسلام عند صلوٰة الفجر فیقول له إمام الناس: تقدم یا رُوح الله فصل بنا! فیقول: إنکم معشر هٰذه الاُمَّة اُمراء بعضکم علی بعض، تقدم انت فصل بنا! فیتقدم فیصلی بهم، فإذا انصرف اخذ عیسٰی صلوات الله علیه حربته نحو الدَّجَّال فإذا رآه ذاب کما یذوب الرصاص فتقع حربته بین ثندوته فیقتله ثم ینهزم اصحابه فلیس شیء یومئذ یحبس منهم احدًا حتّٰی ان الحجر یقول: یا مؤمن هٰذا کافر فاقتله!"

(مستدرك حاکم ج:۴ ص:۴۷۸، باب نزول عیسٰی علیه السلام من السماء)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام صبح کی نماز کے وقت اُتریں گے لوگوں کا امیر عیسیٰ کو کہے گا: یا رُوح اللہ آپ پڑھایئے نماز! عیسیٰ کہیں گے: یہ اُمت بعض ان کے بعض پر اَمیر ہیں، پھر وہ امیر مقدم ہو کے نماز پڑھائے گا، نماز سے فراغت ہوتے ہی عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جائیں گے، دجال ان کو دیکھ کے پگھلے گا جیسے سیسے پگھلتا ہے عیسیٰ اپنا حربہ دجال کے تندوے پر یعنی پستان کے گوشت پر رکھ کر دجال کو قتل کریں گے، اس کے ساتھ والے بھاگیں گے، ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی، یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا: اے مؤمن! یہ کافر ہے یعنی یہاں کافر چھپا ہے تو اس کو قتل کر۔

ابونعیم نے ابی سعید رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ینزل عیسی بن مریم علیه السلام فیقول امیرهم المهدی: تعال صل بنا! فیقول: الا وإن بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله لهٰذه الاُمَّة۔"

(الحاوی للسیوطی ج:۲ ص:۶۴، طبع دار الکتب العلمیة، بیروت، ومسند احمد ج:۳ ص:۳۸۴)

یعنی عیسیٰ بن مریم علیہ السلام اُتریں گے، لوگوں کا امیر مہدی کہے گا: آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو! عیسیٰ کہیں گے: ایسا نہیں! (یعنی میں اِمام ہو کے نماز نہیں ادا کروں گا) تمہارے بعض، بعض پر امیر ہیں، اللہ تعالیٰ سے اس اُمت کو بزرگی ہے۔

اِسحاق بن بشر اور اِبنِ عساکر نے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے، اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فعند ذالك ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء۔" (ابن عساکر ج:۲۰ ص:۱۴۸، ۱۴۹)

یعنی [illegible] وقت یعنی جب دجال مسلط ہوگا اور مؤمنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان

Marfat.com

سے اتریں گے... الحدیث۔ اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔

ابو عمر الدانی نے اپنی سنن میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"یلتفت المهدی وقد نزل عیسی بن مریم کأنما یقطر من شعره الماء فیقول المهدی: تقدم صل بالناس فیقول عیسی: إنما أقیمت الصلوة لك فیصلی خلف رجل من ولدی۔" الحاوی للفتاوی ج:۲ ص:۸۱، طبع دار الکتب العلمیة بیروت

یعنی مہدی پلٹ کے دیکھے تو عیسیٰ بن مریم اترے ہیں، گویا کہ ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے، پھر مہدی کہیں گے: آپ مقدم ہو اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو، تو عیسیٰ کہیں گے: تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوئی، پھر میری اولاد میں سے ایک شخص کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے۔

حاکم نے حریث بن اخشی سے روایت کی:

"إن عمیا قتل صبیحة إحدی وعشرین من رمضان فسمعت الحسن بن علی وهو یقول: قتل لیلة أنزل القرآن، ولیلة أسری بعیسی ولیلة قبض موسی۔" درمنثور ج:۲ ص:۳۶

یعنی علی اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے، سو میں نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کو سنا، فرماتے تھے کہ قتل کئے گئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا، اور اس شب میں جو عیسیٰ علیہ السلام اسرا کئے گئے، یعنی اللہ تعالیٰ ان کو لے گیا، اور اس شب میں جو موسیٰ علیہ السلام وفات پائے۔

ابو نعیم نے کعب الاحبار سے روایت کی:

"قال: یحاصر الدجال المؤمنین ببیت المقدس فیصیبهم جوع شدید حتی یأکلوا أوتار قسیهم من الجوع، فبینما هم علی ذالك إذ سمعوا صوتاً فی الغلس فیقولون: إن هذا الصوت رجل شبعان فینظرون فإذا بعیسی بن مریم ویقام الصلوة فیرجع إمام المسلمین المهدی فیقول عیسی علیه السلام: تقدم فلك أقیمت الصلوة فیصلی بهم تلك الصلوة، ثم یکون عیسی إماماً بعده۔"

یعنی دجال محاصرہ کرے گا مؤمنوں کو بیت المقدس میں، پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک کہ بھوک سے اپنی کمان کی وتر یعنی چلا چوپی کا ہوتا ہے، اس کو کھائیں گے، اسی حالت میں رہیں گے، دفعۃً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنیں گے، لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے: یہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے! پھر دیکھے تو یکایک عیسیٰ بن مریم ہیں اور نماز کی اقامت کہی جائے گی، پھر مہدی مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا تو عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: تم مقدم ہو، تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوئی! پھر مہدی لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں گے، پھر اس کے بعد کی نمازوں میں عیسیٰ علیہ السلام امام ہوں گے۔

ابن ابی شیبہؒ نے اپنی مصنف ابن سیرینؒ سے روایت کی ہے:

Marfat.com

"قال المهدی من هذه الأُمَّة وهو الذی یؤُمّ عیسی بن مریم علیه الصلوٰة والسلام۔" (مصنف ابن ابی شیبة ج:۸ ص:۶۷۹، حدیث:۱۰۹۵، کتاب الفتن)

یعنی مہدی اسی اُمت سے ہے، اور وہی اِمامت کریں گے عیسیٰ بن مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی۔

اِبنِ جریرؒ نے بہ سندِ صحیح کعبؒ سے روایت کی ہے:

"قال: فلما رای عیسٰی قلة من اتبعه وکثرة من کذبه، شکی ذالك إلی الله عزَّ وجلَّ، فأوحی الله إلیه: إنّی متوفیك ورافعك إلیَّ ..... وانی سأبعثك علی الأعور الدَّجّال فتقتله۔"

(ابن جریر ج:۳ ص:۲۹۰، جزء ثالث، طبع دار الفکر، بیروت، الدر المنثور ج:۲ ص:۳۲)

یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے تابعون کی کمی اور جھٹلانے والے لوگوں کی کثرت دیکھی تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس کی شکایت کی، اللہ تعالیٰ نے وحی کی کہ: میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اُٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف، اور میں قریب اَعوَر دَجال کی طرف تجھ کو بھیجوں گا، پھر تو اس کو قتل کرے گا۔

حاکمؒ نے اپنی مستدرک (ج:۳ ص:۳۲، ۳۳، حدیث نمبر:۳۲۶۰) میں اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

"وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ قال: خروج عیسی بن مریم صلوات الله علیه۔"

یعنی قرآن شریف میں: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتٰبِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ'' جو ہے، اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا خروج ہے۔ حاکمؒ نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر۔

اور اِبنِ کثیرؒ نے حسن بصریؒ سے روایت کی:

"وإن من اهل الکتٰب إلَّا لیؤمنن به قبل موت عیسٰی والله انه الآن حیٌّ عند الله ولٰکن إذا نزل آمنوا به اجمعون۔" (تفسیر ابن کثیر ج:۲ ص:۴۱۲، طبع جدید)

یعنی اہلِ کتاب کا کوئی شخص نہیں، مگر عیسیٰ کے موت کے آگے ان پر اِیمان لائے گا، اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی! مقرّر عیسیٰ اس وقت زندہ ہیں، اور لیکن جب اُتریں گے تو سب ان پر اِیمان لائیں گے۔

اِمام احمد اور اِبنِ ابی حاتم اور طبرانی اور اِبنِ مردویہ اور عبد بن حمیدؒ اور مسدد اور سعید بن منصور اور فریابی... رحمہم اللہ تعالیٰ... نے اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی:

"وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ، قال: وهو خروج عیسی بن مریم علیه السلام قبل یوم القیامة۔"

(مسند احمد ج:۱ ص:۳۱۸)

یعنی قرآن شریف میں ''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ'' جو ہے، اس سے مراد عیسیٰ بن مریم علیہ السلام قیامت کے قبل خروج کرنا ہے۔

اور عبد بن حمیدؒ نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی:

Marfat.com

"وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال: خروج عیسی یمکث فی الأرض اربعین سنة تکون تلك الأربعین اربع سنین یحج ویعتمر"

(تفسیر درمنثور ج:۶ ص:۳۰)

یعنی "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا نکلنا ہے، وہ زمین پر چالیس سال رہیں گے، وہ چالیس سال بعد لے چار سال کے ہوں گے، حج اور عمرہ ادا کریں گے۔

اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کی ہے:

"وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال: نزول عیسی بن مریم"

(ابن جریر ج:۲۵ ص:۵۰، جزء:۲۵، مستدرک حاکم ج:۳ ص:۴۲۱، حدیث نمبر:۵۴۷۴)

یعنی "وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ" سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کا اترنا ہے۔

اور عبد الرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے قتادہ سے روایت کی:

"وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ قال: نزول عیسی علم لساعة ..... وناس یقولون القرآن علم لساعة"

(ابن جریر طبری ج:۲۵ ص:۵۰، الجزء الخامس والعشرون، تفسیر درمنثور ج:۶ ص:۳۰)

ان سب احادیث و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور اب آسمان پر زندہ ہیں، اور آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہو کر دجال لعین کو قتل کریں گے، اور مراد دجال سے ایک معین شخص ہے، جو اوّلاً نبوت کا دعویٰ کرکے اس کے بعد الوہیت کا دعویٰ کرے گا، اور اقوام کے فتنے بھیلائے گا، تب عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے سفید منارہ کے پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے، اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے، اس کے بعد یاجوج و ماجوج نکلیں گے، سو اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا، اس کے کئی سال کے بعد عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہوگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ متبرکہ میں مدفون ہوں گے۔ پھر جو کوئی آپ کے موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اور شہر دمشق سے مراد قادیان، اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت، اور یاجوج و ماجوج سے مراد انگریز کرکے بتاتا ہے اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضہ مبارک میں دفن ہوں گا، سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے، عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امور واقع ہوں گے، وہ بالتفصیل صحیح احادیث میں مذکور ہیں، ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا، اس لئے احادیث صحیحہ و حقیقی معنی سے پھیر کے اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔

امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے:

"قال القاضی: هذه الأحادیث التی ذکرها مسلم وغیره فی قصة الدجّال حجّة لمذهب اهل الحق فی صحة وجوده وانه شخص بعینه ابتلی الله به عباده وقدره علی اشیاء من مقدورات الله تعالی من احیاء الموتی الذی یقتله ومن ظهور زهرة الدنیا والخصب معه وجنته ونارة ونهریه واتباعه کنوز الأرض له، وامره السماء أن تمطر فتمطر، والأرض أن تنبت

Marfat.com

فتنبت، فيقع كل ذالك بقدرة الله ومشيئته، ثم يعجزه الله تعالىٰ بعد ذالك فلا يقدر على قتل ذالك الرجل ولا غيره ويبطل امره ويقتله عيسىٰ عليه السلام ويثبت الله الذين آمنوا، هٰذا مذهب أهل السُّنَّة وجميع المحدثين والفقهاء والنظار۔"

(نووی شرح مسلم ج:۲ ص:۳۹۹، باب ذکر الدَّجَّال)

اور معلوم کریں کہ عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے سفید مینار کے پاس اُتریں گے کر کے جو اَحادیثِ صحیحہ میں آیا ہے، سو اس پر کسی زِندیق نے اِعتراض کیا ہے کہ ان دنوں انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی، پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اِعتراض جو اَحادیثِ صحیحہ پر کرتا ہے، سو وہ قساوتِ قلبی سے ہے، اب منارہ بیضا جل گیا اور موجود نہ رہا تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں، کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اُتریں گے قبل وہاں البتہ بنایا جاوے گا۔ شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے ''مصباح الزجاجة على سنن ابن ماجة'' میں لکھا ہے:

"قال حافظ ابن كثير: وقد جددت منارة في زماننا وفي سنة احدى واربعين وسبعمائة من حجارة بيض ولعل هٰذا يكون من دلائل النبوة الظاهرة حيث فرض الله بناء هٰذه المنارة لينزل عيسى بن مريم، قلت: هو من دلائل النبوة بلا شك فإنه صلى الله عليه وسلم اوحى إليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن في زمانه۔"

اس کے بعد کہا:

"فإن لم يكن في بيت المقدس الآن منارة بيضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله۔"

(سنن ابن ماجة ج:۲ ص:۲۹۷، حاشية باب فتنة الدجال)

اور ہم نے جو ذِکر کیا اس ہی پر اہلِ سنت کا عقیدہ ہے۔

تفسیر اِبنِ کثیر میں ہے:

"ثم ان رفعه إليه وانه باق حي وانه سينزل قبل يوم القيامة كما دلت عليه الأحاديث المتواترة التي سنوردها إن شاء الله قريبًا فيقتل المسيح الضلالة ويكسر الصليب ويقتل الخنزير ويضع الجزية يعني لا يقبلها من احد من اهل الأديان بل لا يقبل إلَّا الإسلام او السيف۔" (تفسیر ابن کثیر ج:۲ ص:۴۰۲،۴۰۳، طبع بیروت، لبنان)

اِمام ابوحنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے:

"وخروج الدَّجَّال، ويأجوج ومأجوج، وطلوع الشمس من مغربها، ونزول عيسىٰ عليه السلام من السماء، وسائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الأخبار الصحيحة حق كائن۔"

(فقه اکبر ص:۵۴،۵۵)

Marfat.com

اور شیخ شہاب الدین السہروردی قدس سرہٗ نے ''اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقی'' میں فرمایا ہے:

"وتعتقد ان عیسٰی علیه السلام ینزل وان الدَّجّال یخرج والشمس تطلع من مغربها، کل ذالك حق لا شك فیه۔"

اور اِمام کمال الدین محمد بن الہمامؒ نے کتاب ''المسائرۃ فی العقائد المنجیۃ فی الآخرۃ'' میں لکھا ہے:

"واشراط الساعة من خروج الدَّجّال ونزول عیسٰی علیه السلام وخروج یأجوج ومأجوج وخروج الدابة وطلوع الشمس من مغربها حق۔"

اور ''توضیح شرح المسائرۃ'' میں ہے:

"واشراط الساعة من خروج الدَّجّال ونزول عیسی بن مریم علیه الصلٰوة والسلام من السماء وخروج یأجوج ومأجوج وخروج الدابة کما فی سورة النمل وفی جامع الترمذی عن ابی هریرة قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تخرج الدابة ومعها خاتم سلیمان وعصٰی موسٰی فتجلو وجه المؤمن وتحطم انف الکافر، الحدیث، وطلوع الشمس من مغربها کل منها حق وردت بها النصوص الصحیحة الصریحة۔"

اِمام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے:

"قال القاضی عیاض رحمه الله تعالٰی: نزول عیسٰی علیه السلام وقتله الدَّجّال حق وصحیح عند اهل السُّنَّة للأحادیث الصحیحة فی ذالك ولیس فی العقل ولا فی الشرع ما یبطله، فوجب إثباته، وانکر ذالك بعض المعتزلة والجهمیة ومن وافقهم وزعموا ان هذه الأحادیث مردودة بقوله تعالٰی: وخاتم النَّبیّن، وبقوله صلی الله علیه وسلم: لا نبی بعدی، وبإجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا صلی الله علیه وسلم، وان شریعته مؤیدة إلٰی یوم القیامة لا تنسخ وهذا إستدلال فاسد لأنه لیس المراد بنزول عیسٰی علیه السلام انه لا ینزل نبیًّا بشرع ینسخ شرعنا ولا فی هذه الأحادیث ولا فی غیرها شیء من هذا بل صحت هذه الأحادیث هنا وما سبق فی کتاب الإیمان وغیرها انه ینزل حکمًا مقسطًا یحکم شرعنا ویحیی من أمور شرعنا ما هجره الناس۔" (نووی شرح مسلم ج:۲ ص:۴۰۳، باب ذکر الدَّجّال)

اور اِمام عبداللہ النسفی نے ''عمدۃ العقائد'' میں لکھا ہے:

"وما اخبر به النبی علیه السلام من خروج الدَّجّال ودابة الأرض ویأجوج ومأجوج ونزول عیسٰی علیه السلام وطلوع الشمس من مغربها حق۔"

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

Marfat.com

"وما اخبر به النبی صلی الله علیه وسلم من اشراط الساعة ای من علاماتها من خروج الدَّجَّال ودابة الأرض ویأجوج ومأجوج ونزول عیسٰی علیه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها فهو حق لأنها اُمور ممکنة اخبر بها الصادق۔" (شرح عقائد نسفی ص:۱۷۳)

اور شیخ الاسلام احمد النفراوی المالکیؒ نے ''الفواکه الدوانی علٰی رسالة ابی زید القیروانی ''میں لکھا ہے:

"للساعة اشراط وعلامات یجب الإیمان بها، وهی علٰی قسمین: کبریٰ وصغریٰ، فالکبریٰ عشرة، خمس متفق علیها: خروج الدَّجَّال، ونزول عیسی بن مریم من السماء الثانیة، وخروج الدابة ویأجوج ومأجوج وطلوع الشمس من مغربها ...إلخ۔"

اور بھی کہا:

"الفائدة الثالثة فی نزول عیسٰی علیه السلام إلی الأرض وان نزوله حق ثابت بالکتاب والسُّنَّة ..... وذالك عند نزوله من السماء آخر الزمان ..... وسئل الجلال السیوطی رحمه الله تعالٰی عن حیاة عیسٰی علیه السلام ومقره وطعامه وشرابه، فقال: فی السماء الثانیة لا یأکل ولا یشرب، بل هو ملازم للتسبیح کالملائکة وسبب رفعه إلی السماء ان الیهود کذبته وآذته وهمت بقتله رفعه الله إلی السماء، واجتمع بالمصطفیٰ علیهما الصلٰوة والسّلام لیلة الإسراء فی السماء الثانیة، واستمر فیها حتّٰی ینزل آخر الزمان عند المنارة البیضاء شرقی دمشق واضعًا یدیه علٰی اجنحة ملکَین، ویکون نزوله عند صلاة الصبح فیقول له امیر الناس وهو المهدی: تقدم یا رُوح الله فصل بنا! فیقول إنکم معشر هٰذه الاُمَّة اُمراء بعضهم علٰی بعض، تقدم فصل بنا! فیصلی بهم المهدی فإذا انصرف یأخذ عیسٰی حربته ویتبع الدَّجَّال فیقتله عند باب لد الشرقی ویحکم بشریعتنا۔"

(الفواکه الدوانی، باب ما تنطق به الألسنة وتعتقده الأفئدة ج:۱ ص:۲۵۰، مکتبة الشاملة)

یعنی عیسیٰ علیہ السلام کا زمین پر اُترنا حق ہے، کتاب وسنت سے ثابت ہے، اور یہ حکم اَخیر زمانے میں ان کو آسمان سے اُترے وقت ہوگا، کسی نے شیخ جلال الدین السیوطی کو عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے متعلق سوال کیا، تو آپؒ نے کہا: عیسیٰ علیہ السلام دُوسرے آسمان پر ہیں، کچھ کھاتے پیتے نہیں، بلکہ ملائکہ کی مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں، اور ان کا آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا اِرادہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو آسمان پر اُٹھالیا، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراج کی رات دُوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی، اور عیسیٰ علیہ السلام اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اَخیر زمانے میں سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں اُتریں گے، اپنے دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پکھوتوں پر دھرے ہوئے، اور نمازِ صبح کے وقت اُتریں گے پھر لوگوں کا اَمیر ...جو وہ مہدی ہے... کہے گا: یارُوح اللہ آپ مقدم ہو کے اس میں نماز پڑھایئے!

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے: تم اے گروہ اس اُمت کے! بعضے بعضوں کے امیر ہیں، تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو! پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے، جب نماز سے پھریں گے تو عیسیٰ علیہ السلام اپنا حربہ لیں گے اور دَجال کا پیچھا کریں گے، پھر اس کو لد کے دروازۂ شرقی کے پاس قتل کریں گے، اور عیسیٰ علیہ السلام ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔"

اور شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے "إتمام الدراية شرح النقاية" میں لکھا ہے:

"وان نزول عيسٰى بن مريم عليه السلام قرب الساعة وقتله الدَّجَّال حق۔"

اور علامہ المولی محمد الافندیؒ نے "الطريقة الأحمدية" میں لکھا ہے:

"وما اخبره النبى صلى الله عليه وسلم من أشراط الساعة من خروج الدَّجَّال ودابة الأرض ويأجوج ومأجوج ونزول عيسٰى عليه السلام من السماء وطلوع الشمس من مغربها نحو ذالك كله حق۔"

اور علامہ شیخ ضیاء الدین إبراہیم نے "شرح الارشاد والی الاعتقاد" میں لکھا ہے:

"نزول السيد المسيح عيسى بن مريم صلى الله علٰى نبينا وعليه وسلم قرب الساعة بعد خروج المسيح الدَّجَّال وفى الصحيح: ما من نبى إلَّا نذر قومه المسيح الدَّجَّال۔ وفى رواية: الأعور الكذّاب وانى انذركموه، الحديث۔ وفيه: ما من بلد إلَّا سيدخله الدَّجَّال غير مكة والمدينة، فإذا شدت فتنته انزل الله المسيح بن مريم فنزوله وقتله الدَّجَّال ثابت فى الحديث الصحيح فذالك حق يجب الإيمان به۔"

اور علامہ ابن الوریؒ نے "خريدة العجائب" میں لکھا ہے:

"المسلمون لا يختلفون فى نزول عيسى بن مريم آخر الزمان قد قيل فى قوله تعالٰى: وانه لعلم للساعة فلا تمترن بها انه نزول عيسٰى عليه السلام۔"

اور الشیخ الاسلام ابوعبداللہ القرطبیؒ نے کتاب "التذكرة فى كشف احوال الموتىٰ واُمور الآخرة" میں لکھا ہے:

"قال ابو الحسن محمد بن الحسين بن إبراهيم بن عاصم الأثرى السجزى: قد تواترت الأخبار واستفاضت بكثرة رواتها عن محمد المصطفىٰ والنبى المرتضىٰ صلى الله عليه وسلم، يعنى المهدى وانه من اهل بيته، وانه سيملك سبع سنين، وانه يملأ الأرض عدلًا، وانه يخرج مع عيسٰى عليه السلام فيساعده علٰى قتل الدَّجَّال بباب لد بأرض فلسطين وانه يؤُم لهٰذه الاُمَّة وعيسٰى صلوات الله عليه يصلى خلفه فى طول من قصته وامره۔"

(ج:۲ ص:۲۷۹ من الشاملة)

اور علامہ برزنجیؒ نے "اشاعة فى اشراط الساعة" میں لکھا ہے:

Marfat.com

"قد علمت ان احاديث وجود المهدى وخروجه آخر الزمان وانه من عترة رسول الله صلى الله عليه وسلم: من ولد فاطمة عليها السلام، بلغت حد التواتر فلا معنى لإنكارها، ومن ثم ورد: من كذب بالدَّجَّال فقد كفر، ومن كذب بالمهدى فقد كفر، رواه فى الاسكاف فى فوائد الأخبار وابو القاسم السهيلى فى شرح السير له۔" (اشراط الساعة ص:۲۳۶)

اور علامہ شیخ علی متقیؒ نے ''برہان فی علامۃ مہدی آخرالزمان'' میں لکھا ہے:

"اخرج ابوبكر الاسكاف فى فوائد الأخبار عن جابر بن عبدالله رضى الله عنهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كذب بالدَّجَّال فقد كفر، ومن كذب بالمهدى فقد كفر، قال الشيخ ابن حجر الهيثمى: اى كفر حقيقة كما هو المتبادر عن اللفظ إذ كان تكذيبه بالسُّنَّة او الإستهزاء بها او الرغبة عنها؛ فقد قال ائمتنا وغيرهم لو قال لإنسان قرص اظفارك فإنّه سُنَّة فقال: لا افعله وإن كان سُنَّة رغبة عنها كفر، فكذا يقال بمثله۔"

اور شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے ''اعلام بحکم عیسیٰ علیہ السلام'' میں لکھا ہے:

"فيلزمك عليه احد امرين إمّا نفى نزول عيسى عليه السلام او نفى النبوة عنه، وكلاهما كفر۔" (الحاوى للفتاوىٰ ج:۲ ص:۱۶۶، طبع دار الكتب العلمية، بيروت)

اور امام عبدالوہاب الشعرانی نے کتاب ''الیواقیت والجواہر'' میں لکھا ہے:

"فإن قيل فما الدليل على نزول عيسى عليه السلام من القرآن فالجواب: الدليل على نزوله قوله تعالى: وَ اِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ اى حين ينزل ويجتمعون عليه وانكرت المعتزلة والفلاسفة واليهود والنصارىٰ عروجه بجسده إلى السماء، وقال تعالى فى عيسى عليه السلام: وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ، قرئَ لعَلَم بفتح اللام والعين والضمير فى اِنَّهٗ راجع إلى عيسى عليه السلام لقوله تعالى: وَ لَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا، ومعناه ان نزوله علامة القيامة۔ وفى الحديث فى صفة الدَّجَّال: فبينما هم فى الصلوٰة إذ بعث الله المسيح بن مريم فنزل عند المنارة البيضاء شرقى دمشق بين يديه مهروذتان واضعًا كفيه على اجنحة ملَكين، ومهروذتان بالذال المعجمة والمهملة مما حلتان مصبوغتان بالورس، فقد ثبت نزوله عليه السلام بالكتاب والسُّنَّة وزعمت النصارىٰ ان ناسوته صلب ولاهوته رفع والحق انه رفع بجسده إلى السماء، والإيمان بذالك واجب، قال تعالى: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ قال ابو طاهر القزوينى: واعلم ان كيفية رفعه ونزوله وكيفية مكثه فى السماء إلى ان ينزل من غير طعام ولا شراب مما يتقام عن دركه العقل ولا سبيل لنا إلّا ان نؤمن بذالك تسليمًا لسعة قدرة الله

Marfat.com

تعالٰی واطال فی ذکر شبه الفلاسفة وغیرهم فی إنکار الرفع، فإن قیل فما الجواب عن استغنائه عن الطعام والشراب مدة رفعه فإن الله تعالٰی قال: وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ؟ فالجواب: ان الطعام إنما جعل قوتًا لمن یعیش فی الأرض لأنه مسلط علیه الهواء الحار والبارد فیخل بدنه فإذا انحل عوضه الله تعالٰی بالغذاء اجراء لعادته فی هذه الخطة الغبراء واما من رفعه الله تعالٰی إلی السماء فإنه یلطفه بقدرته ویغنیه عن الطعام والشراب کما اغنی الملائکة عنهما فیکون حینئذ طعامه التسبیح وشرابه التهلیل کما قال صلی الله علیه وسلم: انی ابیت عند ربی یطعمنی ویسقینی، وفی الحدیث مرفوعًا: ان بین یدی الدَّجَّال ثلاث سنین، سنة تمسك السماء منها ثلث قطرها والأرض ثلث نباتها، وفی السنة الثانیة تمسك السماء ثلثی قطرها والأرض ثلثی نباتها، وفی السنة الثالثة تمسك السماء قطرها کلها والأرض نباتها کلها، فطالت له أسماء بنت زید: یا رسول الله! انا لنعجن عجینتنا فما نجزه حتّٰی نجوع فکیف بالمؤمنین حینئذ؟ فقال: یجزیهم ما جزی اهل السماء من التسبیح والتقدیس- قال الشیخ ابو طاهر: وقد شاهدنا رجلا اسمه خلیفة الخراط کان مقیما بأبهر من بلاد المشرق مکث لا یطعم طعامًا منذ ثلاث وعشرین سنة وکان یعبد الله لیلًا ونهارًا من غیر ضعف فإذا علمت بذالك فلا یبعد ان یکون قوت عیسٰی علیه السلام التسبیح والتهلیل والله اعلم بجمیع ذالك!"

(الیواقیت والجواهر ج:۲ ص:۱۴۶)

یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے اُترنے پر اللہ تعالیٰ کا قول دلیل ہے: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ۚ''یعنی اور کوئی نہیں اہلِ کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے، یعنی جبکہ عیسیٰ علیہ السلام اُتریں گے اور لوگ ان پر جمع پڑیں گے، اور عیسیٰ علیہ السلام کے اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود ونصاریٰ نے اِنکار کیا ہے، حالانکہ خدا تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں فرماتا ہے: ''وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ''بعضوں کی قراءت لَعَلَمٌ ہے لام اور عین کی فتحہ سے، اور اِنَّهٗ کی ضمیر عیسیٰ علیہ السلام کی طرف راجع ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا'' اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یکا یک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا، پھر سفید منارہ کے پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اُتریں گے، دو مہروذے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے پنجے دو فرشتوں کے پکھونوں پر دھرے ہوئے، پس عیسیٰ علیہ السلام کا اُترنا کتاب وسنت سے ثابت ہو چکا، اور نصاریٰ زعم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ''ناسوت''...یعنی جسم...مصلوب ہوا، اور ان کا ''لاہوت''...یعنی رُوح...اُٹھایا گیا، اور حق بات وہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اُٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ۭ''شیخ ابو طاہر

Marfat.com

قزوینیؒ نے کہا کہ: عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر اُٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کئے تک بغیر کھانے اور پینے کے آسمان میں ٹھہرے رہنا، ان اُمور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے، اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی، مگر اللہ تعالیٰ کی قدرتِ وسیعہ کو مان لے کہ اس پر ہم نے اِیمان لانا ہے۔ پھر شیخ ابوطاہر نے فلاسفہ وغیرہم جو عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کا اِنکار کرتے ہیں، ان کے شبہوں میں بیان طویل کیا ہے، اگر کوئی کہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اَیامِ رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''وَمَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ'' (الانبیاء:۸)، تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لئے طعام قوت ہوا ہے، کیونکہ ان پر گرم وسرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے، پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف اُٹھالیا ہے، سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے اور کھانے پینے سے بے پروا کرتا ہے، جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا، پھر اس وقت عیسیٰ علیہ السلام کا کھانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اِنّی ابیت عند ربّی یطعمنی ویسقینی'' اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئیں گے، ایک سال آسمان سے ثلث یعنی تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی کشش ہوگی، اور دُوسرے سال آسمان سے دوثلث برسات اور زمین سے دوثلث سرسبزی کی کشش ہوگی، اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا اِمساک ہوگا۔ پس اسماء بنت زید رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آٹا گوندھتے ہیں، سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں، پھر اس روز مؤمنوں کا کیا حال ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کو تسبیح وتقدیس کافی ہوگی، جو آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابوطاہرؒ نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا، اور ابہر میں مقیم تھا، جو بلادِ مشرق سے ہے، تئیس برس تک کچھ نہ کھایا اور شب وروز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا، پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام کا قوت تسبیح وتہلیل رہے، واللہ اعلم بجمیع ذالك!

اور اِمام ابواِسحاق احمد بن محمد الثعلبیؒ نے کتاب ''العرائس'' میں لکھا ہے:

"ذکر نزول عیسٰی علیه السلام من السماء فی المرة الثانیة فی آخر الزمان قال الله تعالٰی: "وَاِنَّهٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِهَا" اِلّا وقیل للحسین بن الفضل: هل تجد نزول عیسٰی علیه السلام فی القرآن؟ قال: نعم! قوله: وَكَهْلًا، وهو لم یکن یکهل فی الدنیا وإنما معناه وَكَهْلًا بعد نزوله من السمآء۔"

اور شیخ اِبنِ حجرؒ نے ''شرح الہمزیہ'' میں لکھا ہے:

"انهم ای الیهود حسدوا عیسٰی علیه السلام، حتّٰی زعموا انهم قتلوه وصلبوه وما دری الملاعین انه شبه لهم مثله فقتلوه ونجاه منهم ثم رفعه إلی السماء لینزل آخر الزمان حاکمًا بشریعة محمد صلی الله علیه وسلم مصلّیًا وراء المهدی اوّل نزوله لیعلم ان نزوله تابعًا لهٰذه الاُمّة عاملًا بشریعة۔"

Marfat.com

اور شیخ الاسلام ابوعبداللہ فضل اللہ بن تاج الدین ابوسعید الحسن التورپشتیؒ نے کتاب ''المعتمد'' میں لکھا ہے:

''وبعد از ظہورِ دجال وافسادوی درزمین نزول عیسیٰ بن مریم علیہ السلام از آسمان است وباحادیث درست از رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثابت شدہ سبت کہ عیسیٰ علیہ السلام در وقت اقتراب ساعت، از آسمان فرود آید زندہ ودجال را بہ کشد وزمین از خبث وفسادواتباع وی از اہل شرک خاصہ جہودان کہ دعویٰ کردہ اند کہ عیسیٰ علیہ السلام را بکشتیم وصلب کردیم پاک کند۔''

اور حافظ مناویؒ نے ''شرح جامع الصغیر'' میں لکھا ہے:

"ینزل عیسی بن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البیضاء۔"

(سراج منیر ج:۴ ص:۴۴۱)

اور علامہ شیخ علی العزیزیؒ نے ''سراج المنیر شرح الجامع الصغیر'' میں لکھا ہے:

"ینزل عیسی ابن مریم من السماء آخر الزمان وهو نبی رسول عند المنارة البیضاء۔"

(سراج منیر ج:۴ ص:۴۴۱)

اور مولانا شاہ ولی اللہ نے ''فوز الکبیر'' میں لکھا ہے:

''ونیز از ضلالت ایشاں یعنی نصاریٰ یکی آن است کہ جزم می کنند کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مقتول شدہ است وفی الواقع درقصہ عیسیٰ اشتباہی واقع شدہ بود رفع بر آسماں را قتل گمان کردند وکابر اًعن کابر جان غلط را روایت نمودند خدا تعالیٰ درقرآن شریف ازالہ شبہ فرمود کہ وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ط۔''

(فوز الکبیر ص:۱۹)

اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدرالدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوے میں لکھا ہے:

''عروج جسمی محمد عیسیٰ علیہ السلام را نیز واقع، چنانچہ نص: ''اِذْقَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ'' الآیۃ، ونص: ''وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط'' (النساء) بران دال است وانکار آن کفر وضلالت۔''

اور معلوم کریں کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں جو فرماتا ہے: ''وَمَاقَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝۱۵۷ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ط''یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسیٰ کو بے شک بلکہ اس کو اُٹھالیا اللہ نے اپنی طرف۔ اور فرمایا: ''يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ'' سو اس رفع سے عیسیٰ علیہ السلام کو ان کے جسم کے ساتھ آسمان پر اُٹھالینا مراد ہے، رفعِ رُوحی مراد نہیں، اور جو کہا یعنی اپنی طرف اُٹھالیا، وہ تعظیم کے لئے ہے، اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالیٰ کے غیر کا حکم جاری نہیں، وہ آسمان ہے، اس پر قاضی مفسرون کا اتفاق ہے، ابنِ جریرؒ اور ابنِ ابی حاتمؒ، حسن بصریؒ سے روایت کئے ہیں: ''فی الآیة قال رفعه الله فهو عنده فی السمآء۔''

اور امام واحدیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

Marfat.com

"بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ" ای الموضع الذی لا یجری لأحد سوی الله فیه حکم فکان رفعه إلٰی ذالك الموضع رفعًا إلیه لأنه رفع عن ان یجری علیه حکم احد من العباد یؤکد هذا ان الحسن قال: بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ای إلی السماء کما قال: وَ مَنْ يَّخْرُجْ مِنْۢ بَيْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ، وکانت الهجرة إلی المدینة۔"

اور بھی اِمام واحدیؒ نے کہا:

"رَافِعُكَ اِلَیَّ، ای سمائی ومحل کرامتی فجعل ذالك رفعًا إلیه للتفخیم والتعظیم۔"

اور اِمام ابواللیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"قال مقاتل: بل رفعه الله إلی السماء فی شهر رمضان۔"

اور اِمام عبداللہ بن احمد النسفی نے مدارک التنزیل میں لکھا ہے:

"وارفعك إلی السماء مقر ملائکتی۔" (ج:۱ ص:۱۲۴)

''اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ'' جو فرمایا اس سے کیا مراد ہے؟ سو سلف اس میں اِختلاف کرتے ہیں، کیونکہ عرب کے محاورے میں ''توفی'' کا لفظ متعدد مضمون پر مستعمل ہوتا ہے، سو یہاں کونسا معنی ہے؟ اس میں چند اقوال ہیں، پہلا قول ''توفی'' کا معنی استوفی کا ہے، وہ مشتق ہے توفی حقه واستوفا سے، یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستوفی اجلك ہے، یعنی تیری عمر پوری کروں گا، کافروں کے ہاتھ پر تجھ کو مرنے نہ دُوں گا، بلکہ تجھ کو آسمان پر بلواؤں گا، عمر پوری ہونے کے بعد تیری موت آئے گی۔ تفسیر بیضاوی میں ہے:

"اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ ای مستوفی اجلك ومؤخرك إلٰی اجلك المسمی عاصمًا إیاك من قتلهم۔" (انوار التنزیل ج:۱ ص:۱۴۰)

اور تفسیر کبیر میں ہے:

"ای انی متمم عمرك فحینئذ اتوفاك فلا اترکهم حتّٰی یقتلوك بل انا رافعك إلٰی سمائی ومقربك ملائکتی واصونك عن ان یتمکنوا من قتلك۔" (تفسیر کبیر ج:۸ ص:۶۷)

اور تفسیر مدارک میں ہے:

"ای مستوف اجلك ومعناه انی عاصمك من ان یقتلك الکفار وممیتك حتف انفك نقلًا بأیدیهم۔" (تفسیر نسفی ج:۱ ص:۱۲۴)

دُوسرا قول:... توفی کا معنی قبض کرنا ہے، اس سے مراد متوفیك من الأرض ہے، یعنی قابضك من الأرض وہ مشتق ہے توفیت الشیء سے، یعنی اس چیز کو میں نے پورا لے لیا، اس سے کچھ نہ چھوڑا، اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے رُوح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا، اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دُوں گا، یہ معنی حسن بصریؒ اور مطر الوراق اور اِبنِ جریجؒ اور کلبی اور اِبنِ جریرؒ سے منقول ہے، شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے:

Marfat.com

"ما خرج عبدالرزاق وابن جرير وابن ابی حاتم عن الحسن قال: متوفيك من الأرض۔"

اور یہ بھی کہا:

"واخرج ابن جرير وابن ابی حاتم عن مطر الوراق فی الآية قال: متوفيك من الدُّنيا وليس نوم موت۔"

اور یہ بھی کہا:

"واخرج ابن ابی حاتم عن ابن جرير فی الآية قال: رفعه اياه توفية۔"

(در منثور ج:۲ ص:۳۶)

اور تفسیر ابنِ کثیر میں لکھا ہے:

"وكذا قال ابن جرير توفيه هو رفعه۔"

اور اِمام محی السنۃ البغویؒ نے معالم التنزیل میں لکھا ہے:

"واختلفوا فی معنی التوفی منها قال الحسن والكلبی وابن جريج: انی قابضك ورافعك من الدُّنيا إلیَّ من غير موت بدنك يدل عليه قوله تعالیٰ: فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِیْ ای قبضتنی إلی السماء وانا حی لأن قومه انما تنصروا بعد رفعه لا بعد موته۔" (معالم التنزيل ج:۱ ص:۱۶۲)

اور علامہ شمس الدین رملیؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"او قابضك من الأرض ورافعك إلیَّ من غير موت.من قولهم توفيت الشیء واستوفيته إذا اخذته وقبضته تامًا للرد علی النصاریٰ حيث زعموا ان الله رفع روحه دون جسده۔"

تیسرا قول:...اس کا معنی مميتك ہے، اور اس میں تقدیم وتأخیر ہے، یعنی تجھ کو اُٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں، یعنی آخیر زمانے میں۔ یہ قول اِبنِ عباسؓ اور قتادہؒ اور ضحاکؒ کا ہے۔ تفسیر اِبنِ عباسؓ میں ہے:

"يا عيسیٰ انی متوفيك ورافعك مقدم ومؤخر يقول انی رافعك إلیَّ ومطهرك منجيك من الذين كفروا بك وجاعل الذين اتبعوك اتبعوا دينك فوق الذين كفروا بالحجة والنصرة إلی يوم القيامة ثم متوفيك قابضك بعد النزول۔" (تفسير ابن عباس ص:۶۳)

اور شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے:

"اخرج إسحاق بن بشر وابن عساكر من طريق جوهر عن الضحاك عن ابن عباس فی قوله: اِنِّیْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ يعنی رافعك ثم متوفيك فی آخر الزمان۔" (درمنثور ج:۲ ص:۳۶)

Marfat.com

اور بھی کہا:

"اخرج ابن جرير وابن منذر وابن ابی حاتم من طريق علی عن ابن عباس فی قوله: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ يقول اِنِّی مميتك۔" (ایضًا)

اس اثر اِبنِ عباسؓ کو بخاریؒ نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً روایت کیا ہے، اس سے مخالفین جو توہّم کرتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے اور آسمان پر فقط ان کی رُوح گئی سو وہ جہل ہے، کما لین حاشیہ جلالین میں ہے:

"وفی البخاری: قال ابن عباس: متوفيك ای مميتك مضاه فی وقت موتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن۔"

اور شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے درمنثور میں لکھا ہے:

"واخرج ابن ابی حاتم عن قتادة إنّی متوفيك ورافعك إلیَّ، قال: هٰذا من المقدم والمؤَخر ای رافعك إلیَّ ومتوفيك۔" (درمنثور ج:۲ ص:۳۶)

اور شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے اِتقان میں لکھا ہے:

"الرابع والأربعون فی مقدم القرآن ومؤَخرهما قسمان الأوّل ما اشكل معناه بحسب الظاهر فلما عرف انه من باب التقديم والتأخير اتضح وهو جدير ان يفرد بالتصنيف وقد تعرض السلف لذالك فی آيات فأخرج ابن ابی حاتم عن قتادة فی قوله: فلا تعجبك اموالهم ولا اولادهم إنما يريد الله ليعذبهم بها فی الحيٰوة الدنيا، قال هٰذا من تقاديم الكلام يقول: لا تعجب اموالهم ولا اولادهم فی الحيٰوة الدنيا إنما يريد الله ان يعذبهم بها فی الآخرة۔ واخرج عنه ايضًا فی قوله: ولو لا كلمة سبقت من ربك لكان لزامًا واجل مسمّٰی، قال هٰذا من تقاديم الكلام، يقول: لولا كلمة واجل مسمی لكان لزامًا۔ واخرج عن مجاهد فی قوله: انزل علٰی عبده الكتٰب ولم يجعل له عوجا قيما، قال هٰذا من التقديم والتأخير انزل علٰی عبده الكتٰب قيما ولم يُجعل له عوجًا۔ واخرج عن قتادة فی قوله تعالٰی: إنی متوفيك ورافعك إلیَّ، قال: هٰذا من المقدم والمؤَخر انی رافعك إلیَّ ومتوفيك۔" (الإتقان ج:۲ ص:۲۱)

اور فقیہ ابواللیث السمرقندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"ففی الآية تقديم وتأخير ومعناه: انی رافعك من الدنيا إلی السماء ومتوفيك بعد ان تنزل من السماء علٰی عهد الدَّجَّال۔"

یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم وتأخیر کو تحریف کہا، سو وہ اِبنِ عباسؓ وغیرہ سلف پر طعن کیا۔

چوتھا قول:... متوفيك کا معنی ممیتك ہے یعنی میں مارنے والا ہوں، اور رافعك میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو

Marfat.com

نہیں بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ کام کرے گا، لیکن کب کرے گا؟ کیسا کرے گا؟ آیت میں مذکور نہیں، اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے، دلیل سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ زندہ ہیں، احادیث سے ثابت ہوا کہ عیسیٰ علیہ السلام زمین پر آئیں گے، دجال کو قتل کریں گے، بعد ان کی وفات ہوگی، اِمام فخر الدین الرازیؒ نے تفسیر کبیر میں کہا:

"الوجه الرابع فی تأويل الآية ان الواو فی قوله: اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ، تفيد الترتيب فالآية تدل علی انه تعالیٰ يفعل به هذه الأفعال فأما كيف يفعل ومتیٰ يفعل فالأمر فيه موقوف علی الدليل وقد ثبت الدليل انه حی ورد الخبر عن النبی صلی الله عليه وسلم انه سينزل ويقتل الدَّجَّال ثم انه تعالیٰ يتوفاه بعد ذالك۔" (تفسير كبير ج:۸ ص:٦٧)

اور تفسیر مدارک میں ہے:

"او مميتك فنی وقتك بعد النزول من السماء ورافعك الآن إذا الواو لا توجب الترتيب قال النبی صلی الله عليه وسلم: ينزل عيسیٰ خليفة علیٰ اُمّتی يدق الصليب، ويقتل الخنزير، ويلبث اربعين سنة ويتزوّج ويولد له ثم يتوفّیٰ۔" (تفسير النسفی ج:۱ ص:۲۵۹)

پانچواں قول:... موت سے مراد نیند ہے، عیسیٰ علیہ السلام سوتے تھے، اس ہی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تا کہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو، پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے، یہ قول ربیع بن انس کا ہے اور حسن بصریؒ سے بھی ایک روایت ہے، شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے درمنثور میں لکھا ہے:

"واخرج ابن جرير وابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله إنّی متوفيك يعنی وفاة المنام رفعه الله فی منامه۔" (درمنثور ج:۲ ص:۳٦)

اور اِمام محی السنۃ البغویؒ نے معالم التنزیل میں لکھا ہے:

"وقال الربيع بن انس: المراد بالتوفی النوم وكان عيسیٰ قد نام رفعه الله نائمًا إلی السماء معناها إنّی منميك ورافعك إلیَّ كما قال الله تعالیٰ: وَ هُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ ای مميتكم۔" (معالم التنزيل ج:۱ ص:۱٦۲)

اور اِمام فخر الدین الرازیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"الثالث: قال الربيع بن انس انه تعالیٰ توفاه حين رفعه إلی السماء، قال الله تعالیٰ: يَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا۔" (تفسير كبير ج:۴ .ص: ۷۱ جزء ثامن)

اور تفسیر اِبنِ کثیر میں ہے:

"وقال الأكثرون المراد بالوفاة هنا النوم كما قال الله تعالیٰ: وَهُوَ الَّذِیْ يَتَوَفّٰكُمْ بِالَّيْلِ الاية، وقال تعالیٰ: اَللّٰهُ يَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِیْ لَمْ تَمُتْ فِیْ مَنَامِهَا الآية، وكان رسول

Marfat.com

الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا قام من النوم: الحمد الله الذى احيانا بعد ما اماتنا۔"

(تفسير ابن كثير ج:۲ ص:۳۹)

اور علامہ شمس الدین الرملیؒ نے کہا:

"متوفيك نائما ومنه قوله تعالىٰ: يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِىْ لَمْ تَمُتْ فِىْ مَنَامِهَا فجعل النوم وفاة وإنما رفعه نائما لئلّا يلحقه خوف۔"

اور تفسیر مدارک میں ہے:

"او متوفى نفسك بالنوم ورافعك وانت نائم حق لا يلحقك خوف وتستيقظ وانت فى السماء آمن مقرب انتهى۔" (تفسير النسفى ج:۱ ص:۱۲۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انسؒ بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں، سو وہ باطل ہے۔

چھٹا قول:... اس کا معنی مرنے کا ہے، یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دُشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا، پھر عیسیٰ علیہ السلام مر گئے، بعد تین ساعت، یا تین روز، یا سات ساعت کے بعد زِندہ ہو کر آسمان پر گئے، یعنی رُوح وجسم کے ساتھ آسمان پر گئے، علماء اس قول کو ضعیف کہتے ہیں، بلکہ محمد بن اِسحاق وغیرہ اس کو نصاریٰ کا قول کہہ کر تصریح کئے ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے:

"توفى الله عيسىٰ ثلاث ساعات من النهار ثم احياه ورفعه الله إليه، وقال محمد بن إسحاق ان النصارىٰ يزعمون ان الله توفاه سبع ساعات من النهار ثم احياه ورفعه إليه۔"

(معالم التنزيل ج:۱ ص:۱۶۲)

اور تفسیر اِبنِ کثیر میں ہے:

"قال ابن إسحاق: والنصارىٰ يزعمون ان الله توفاه سبع ساعات ثم احياه، قال إسحاق بن بشير عن إدريس عن وهب: اماته الله ثلاثة أيّام ثم بعثه ثم رفعه۔"

(تفسير ابن كثير ج:۲ ص:۳۹، انوار التنزيل ج:۱ ص:۴۰)

اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے:

"وقيل اماته الله سبع ساعات ثم رفعه إلى السماء وإليه ذهبت النصارىٰ۔"

(تفسير ابوالسعود ج:۱ ص:۴۳)

یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام مر کے پھر زِندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے، اور اِبنِ اِسحاق نے اس کو نصاریٰ کا قول ہے کر کے لکھا ہے، پھر مخالفان نے عیسیٰ علیہ السلام مرنے کے فقط رفعِ رُوح ہونے کی نسبت وہب اور اِبنِ اِسحاق کے طرف جو کئے ہیں، وہ باطل ہے، اور جانئے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اِختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ باطل ہے اور جانئے کہ یہاں متوفیک کے معنی میں سلف کے اِختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہلِ سنت کا

Marfat.com

اتفاق ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے، اس میں کسی اہلِ سنت کو خلاف نہیں، ہاں اختلاف اس میں کئے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعت کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے؟ سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کئے ہیں، اور ثانی قول جو وہبؒ سے منقول ہے، وہ ضعیف ہے، لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی، کیونکہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دِین کی تکمیل ہو چکی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہاں رہنے سے وصالِ الٰہی ہونا بہتر ہے، اور بھی عیسیٰ علیہ السلام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کی صفت اِنجیل میں دیکھی تو اللہ تعالیٰ سے دُعا کی کہ اپنے کو زِندہ رکھے تا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے اور آپ کی اُمت میں رہنے کا شرف حاصل کرے، سو اللہ تعالیٰ نے ان کی دُعا قبول کی اور آخیر زمانے میں شریعتِ مصطفوی کو ان سے تائید بخشے گا، اس صورت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اس کے سوائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شبِ معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانیؒ نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"واما ما اعطیه عیسٰی علیه السلام ایضًا من رفعه إلی السماء فقط اعطی نبینا صلی الله علیه وسلم ذالك لیلة المعراج وزاد فی الترقی المزید الدرجات وسماع المناجات والخلوة فی الحضرة المقدسة بالمشاهدة۔"

اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رُتبہ عرش سے بھی بڑھ کے ہے، اور مدینہ منوّرہ مہبط برکات وکمالات ہے، جس سے اُمت کو اَنواعِ خیرات ومنافع حاصل ہوتے ہیں۔ اِمام تقی الدین السبکیؒ نے کہا: قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے اِدراک سے عقول قاصر ہیں، پھر وہ جانے کیونکر افضل نہ ہو۔

الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی نے "تحفۃ السائل" میں لکھا ہے:

"سیدنا عیسٰی علیه السلام یذوق الموت فی آخر الزمان، لأنه قرا الإنجیل ورای صفة محمد صلی الله علیه وسلم فتمنی ان یراه، فدعا الله تعالٰی ان یرزقه الحیاة ان یخرج محمد صلی الله علیه وسلم فاستجاب الله دعاءه فرآه لیلة المعراج ولما رای فی الإنجیل فضل اُمَّته صلی الله علیه وسلم تمنی ان یکون من اُمَّته، فدعا الله تعالٰی فاستجاب دعاءه ووعده ان یخرج فی هٰذه الاُمَّة فی آخر الزمان وفی هٰذا فضل محمد صلی الله علیه وسلم۔"

اور ولی ملا کمال باشا نے "رسالة فی افضلیة محمد صلی الله علیه وسلم" میں لکھا ہے:

"واما إحتجاج المخالف علٰی تفضیل عیسٰی علیه وعلٰی نبینا السلام، بأنه فی السماء وفی زمرة الأحیاء، فالجواب عنه ان کونه علیه السلام میتا بعد تکمیل النفس وإکماله الدین انفع من کونه حیًّا اما فی حق نفسه فظاهر فإن تعلق النفس بالبدن لمصلحة التکمیل فبعد فراغها عن تلك المصلحة حقها ان یقطع علاقة البدن ویرجع إلٰی أصلها وما یلیق بشأنها من

Marfat.com

التجرد، واما فی حق الأُمَّة فلما فيه من الرحمة علٰى ما افصح عنه عليه السلام بقوله إذ أراد الله رحمة أُمّةٍ من عباده قبض نبيها فجعل لها فرطًا وسلفًا بين يديها، ثم ان فی كونه عليه السلام مدفونًا فی الأرض غير مرفوع إلى السماء نفعًا آخر للأُمَّة حيث صارت روضة المقدسة مهبطاً للبركات ومصعدًا للدعوات ومؤطنا للإجتماعات على الطاعات إلٰى غير ذالك من انواع الخيرات، ثم ان كون عيسٰى عليه السلام فی زمرة الأحياء لمصلحة احياء دينه عليه السلام فی آخر الزمان بدلالة انه ينزل من السماء ويكون خليفة له عليه السلام فالشرف من الوجه المذكور مرجع جله إلٰى نبينا عليه الصلٰوة والسلام، فما ذكر المخالف فی معرض الإحتجاج لنا لا علينا۔"

اور عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت سے رہیں گے، اس پر علماء کا اِجماع ہے اور ان کو اُمت میں رہ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوّت و رِسالت کو منافی نہیں، بلکہ ان کی نبوّت و رِسالت علیٰ حالہٖ باقی ہے، اور ان کی نبوّت باقی رہنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے کو منافی نہیں، کیونکہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تابع اور اُمتی ہوں گے۔

حافظ اِبنِ حجر مکیؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"الذی نص عليه العلماء بل اجمعوا عليه انه يحكم بشريعة محمد صلى الله عليه وسلم وعلٰى ملته، وفی رواية سندها جيد: مصدقًا بمحمد صلى الله عليه وسلم وعلٰى ملته إمامًا مهديًا وحكمًا عدلًا۔"

اور بھی کہا:

"وعيسٰى نبی كريم باق علٰى نبوة ورسالة لا كما زعمه من لا يعتد به انه واحد من هذه الأُمَّة، لأن كونه واحدًا منهم يحكم بشريعتهم لا ينافی بقاءه علٰى نبوته ورسالته۔"

(الفتاوىٰ الحديثية ص:۱۵۴، ۱۵۵، طبع مصطفی البابی)

اور اِمام خطابیؒ نے معالم السنن میں حدیث: "ان عيسٰى يقتل الخنزير" کی شرح میں لکھا ہے:

"فيه دليل علٰى وجوب قتل الخنازير، وبيان ان اعيانها نجسةٌ وذالك لأن عيسٰى عليه الصلٰوة والسلام انما يقتل الخنزير علٰى حكم شريعة نبينا صلى الله عليه وسلم، لأن نزوله انما يكون آخر الزمان وشريعة الإسلام باقية۔"

اور اِمام بغویؒ نے شرح السنۃ میں لکھا ہے:

"لأن عيسٰى عليه السلام انما يقتلها اى الخنازير علٰى حكم شرع الإسلام۔"

(شرح السُّنَّة ج:۷ ص:۴۵۵)

Marfat.com

اور الامام القرطبیؒ نے کتاب التذکرہ میں لکھا ہے:

"لا یجوز ان یتوھم ان عیسٰی علیه السلام ینزل نبیًّا بشریعة متجددة غیر شریعة نبینا محمد صلی الله علیه وسلم بل إذا نزل یکون یومئذ من اتباع محمد صلی الله علیه وسلم کما اخبر صلی الله علیه وسلم حیث قال لعمر: لو کان موسٰی حیًّا ما وسعه إلَّا اتباعی۔"

اور حافظ جلال الدین السیوطیؒ نے کتاب الاعلام بحکم عیسٰی علیہ السلام میں لکھا ہے:

"انه یحکم بشرع نبینا لا بشرعه کما نص علٰی ذالك العلماء ووردت به الأحادیث وانعقد علیه الإجماع۔" (الحاوی للفتاوی ج:۲ ص:۱۵۵)

اور بھی کہا کہ اِمام سبکیؒ وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہتے ہیں:

"ان عیسٰی علیه السلام مع بقائه علٰی نبوة معدود من اُمَّة النبی صلی الله علیه وسلم وھو حی مؤمنًا ومصدقًا وکان إجتماعه به مراتٍ فی غیر لیلة الإسراء۔"

اور بھی کہا:

"قد رایت فی عبارة السبکی فی تصنیف له بما نصه: انما یحکم عیسٰی بشریعة نبینا صلی الله علیه وسلم بالقرآن والسُّنَّة وحینئذ فیترجح ان اخذه للسنة من النبی صلی الله علیه وسلم بطریق المشافهة من غیر واسطة وقد عده بعض المحدثین فی جملة الصحابة وھو والخضر وإلیاس قال الذھبی فی تخریجه الصحابة عیسی بن مریم علیه السلام نبی وصحابی فإنه رای النبی صلی الله علیه وسلم فھو آخر الصحابة موتًا۔" (ایضًا ص:۱۶۱)

اور علامہ تفتازانیؒ نے شرح المقاصد میں لکھا ہے:

"فإن قیل: الیس عیسٰی علیه السلام حیًّا بعد نبینا رفع إلی السماء وسینزل إلی الدنیا؟ قلنا: بلٰی! ولٰکنه علٰی شریعة نبینا لا یسعه إلَّا اتباعه علٰی ما قال علیه السلام فی حق موسٰی علیه السلام "انه لو کان حیًّا لما وسعه إلَّا اتباعی" فیصیح انه خاتم الأنبیاء بمعنی انه لا یبعث بعد منی۔" (شرح المقاصد ج:۳ ص:۳۰۵،۳۰۶، المبحث الخامس بعثة علیه السلام إلی الناس کافة)

اور شیخ شہاب الدین الاسدیؒ نے "الأقوال النافعة فی حل فریدة الجامعة" میں لکھا ہے:

"فلا نبی بعده یقینًا للنص والإجماع فحینئذ فعیسٰی صلی الله علیه وسلم الوارد فی الحدیث نزوله آخر الزمان بشرعنا المحمدی ای لا بشرعه۔"

اور مُلَّا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے:

"واما نزول عیسٰی علیه السلام ومتابعته بشریعة (ای شریعة محمد صلی الله علیه

Marfat.com

وسلم) فهو ما يؤكد كونه خاتم النبيين۔"

اور شیخ عبدالحق دہلویؒ نے ترجمہ مشکوٰۃ میں لکھا ہے:

"تحقیق ثابت شدہ است باحادیثِ صحیحہ آنکہ عیسیٰ علیہ السلام فردومی آید از آسمان بزمین ومی باشد تابع دین محمد را... صلی اللہ علیہ وسلم... وحکم می کند بشریعت آنحضرت۔"

اور مولانا عبدالرحمٰن جامیؒ نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے:

چوں در آخر زمان بقول رسول
کند از آسماں مسیح نزول
پیرو شرع دین او باشد
تابع اصل وفرع او باشد
دین ہمیں شرع ودین او داند
ہمہ کس را بدین او خواند

اور اِمامِ ربانی مجدّدالف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے مکتوب:۲۰۹، جلداوّل میں لکھا ہے:

"چوں حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نزول خواہد فرمود ومتابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید وتقویت دین او، علیہما الصلوٰۃ والتحیات خواہد نمود۔" (مکتوب الامام ربانی مجددالف ثانی ص:۳۳۲، ۳۳۳، مکتوب نمبر:۲۰۹، ج:اوّل)

اور مکتوب:۲۴۹ میں لکھا ہے:

"وپیغمبران اُولوالعزم آرزوی متابعت او (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) می نمایند ولو کان موسیٰ حیًّا فی زمنه ما وسعه إلّا اتباعه، وقصة نزول رُوح الله ومتابعته حبيب الله معلومة مشهورة۔"

(ایضاً ص:۴۰۸)

اور بھی مکتوب:۶۷، جلددوم میں لکھا ہے:

"انبیاء علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات فرستادہای حق اند جل شانہ بسوئے خلق تا ایشاں را بحق دعوت کنند تعالیٰ واز ضلالت براہ آرند ہر کہ دعوت ایشاں را قبول کند اورا بہ بہشت بشارت دہند، وہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند، ہر چہ ایشاں از حق تبلیغ نمودہ اند واعلام فرمودہ اند ہمہ حق است وصدق کہ شائبہ تخلف ندارد، وخاتم انبیاء محمد رسول اللہ است، صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم، ودین او ناسخ ادیان سابق است، وکتاب او بہترین کتب ماتقدم ست وشریعت او را ناسخی نخواہد بود، بلکہ تا قیامِ قیامت خواہد ماند، وعیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان امت او خواہد بود۔"

اور بھی کہا:

"وعلاماتِ قیامت کہ مخبرِ صادق علیہ وعلیٰ آلہ الصلوات والتسلیمات از ان خبر دادہ است، حق است۔ واحتمال تخلف ندارد، وطلوع آفتاب از جانب مغرب برخلاف عادت وظہور حضرت مہدی علیہ الرضوان ونزول حضرت رُوح اللہ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام وخروج دجال وظہور یاجوج وماجوج وخروج دابۃ الارض ودخانے کہ از آسماں پیدا شود تمام مردم را فروگیرد وعذاب دردناک کند مردم از اِضطراب گویند ای پروردگار من ایں عذاب را از ما دُور کن کہ ما اِیمان می آریم۔ وآخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد و جماعۃ از ندانی گمان کنند شخصی را کہ دعویٰ مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است پس بزعم ایناں مہدی گزشتہ است وفوت شدہ ونشان می دہند کہ قبرش درفرہ است در احادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ اند تکذیب ایں طائفہ است چہ آں سرور علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام مہدی را علامات فرمودہ است کہ در حق آن شخص کہ معتقد ایشانست آں علامات مفقود اند در اَحادیثِ نبوی آمدہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ مہدی موعود بیرون آید وبرسروی پارۂ ابر بود دراں ابر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ایں شخص مہدی است او را متابعت کنید وفرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام کہ تمام زمین را مالک شدند چار کس، دو کس از مؤمناں، ودو کس از کافراں، ذُوالقرنین وسلیمان از مؤمناں، ونمرود وبخت نصر از کافراں مالک خواہد شد آں زمین را شخص پنجم از اہل بیت من یعنی مہدی وفرمودہ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام ونیاورد تا آنکہ بعث کند خدا تعالیٰ مردیرا از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود ونام پدر او موافق نام پدر من باشد، پس پر سازد زمین را بہ داد وعدل چنانچہ پر شدہ بود بجور وظلم ودر حدیث آمدہ است کہ اصحابِ کہف اعوان حضرت مہدی خواہند بود، وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در زماں وی نزول خواہد کرد واو موافقت خواہد کرد با حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام در قتال دجال ودر زمان ظہور سلطنت او در چہاردہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد ودر اوّل آں ماہ خسوف قمر برخلاف عادت زمان برخلاف حساب منجماں بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات دراں شخص میت بودہ است یا نہ؟ وعلامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمودہ است علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام شیخ ابنِ حجر رسالہ نوشتہ است در علاماتِ مہدی منتظر کہ بدریست علامات می کشد نہایت جہل است کہ باوجود وضوح امر مہدی موعود وجمعی در ضلالت مانند، ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط!"

(مکتوب امامِ ربانی مجدّد الف ثانی، مکتوب نمبر: ۶۷، ج: ۲ ص: ۱۸۴ و ۱۸۹ تا ۱۹۱)

اور مکتوب: ۱۷، جلد ثالث میں لکھا ہے:

"اوّل انبیاء حضرت آدم است علیٰ نبینا وعلیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات والتحیات، وآخر ایشاں

Marfat.com

وخاتم نبوّت شان حضرت محمد رسول اللہ علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات بجمیع انبیاء ایمان باید آورد علیہم الصلوات والتسلیمات وہمہ را معصوم دراست گو باید دانست عدم ایمان بیکے ازیں بزرگواران مستلزم عدم ایمان است بجمیع ایشاں علیہم الصلوات والتسلیمات چہ کلمہ ایشاں متفق است واصول دین شان واحد وحضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات۔" (مکتوب:۱۷، ج:۲ حصہ ششم ص:۳۰۴،۳۰۵)

یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی زِندیق نے مصنوعی مسیح کے ثبوت پر اِمامِ ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ پیشین گوئی فرمائی کر کے کہا ہے، سو وہ اِمامِ ربانی پر اِفترا ہے، اور جو عبارت کہ اِمامِ ربانی کی طرف منسوب کی، اس میں تحریف ہے، اِمامِ ربانی قدس سرہٗ عقیدۂ اہلِ سنت کے موافق وہی حضرت عیسیٰ کے آسمان پر سے اُتر آنے کے قائل ہیں، جن پر اِنجیل نازل ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مخالفین، عیسیٰ علیہ السلام کے مرجانے اور رفع مع الجسد والروح کے اِنکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: اگر حضرت مسیح کا رفع مع الجسد والروح ہوتا تو کیوں حضرت مسیح فوت شدہ نبیوں کی جماعت میں معراج کی شب دیکھے جاتے اور ان کی زندگی فوت شدہ نبیوں کی زندگی کے ہم رنگ ہوتی۔ سو یہ اِستدلال باطل ہے، کیونکہ علماء تصریح کر چکے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی شب انبیاء کو جو دیکھے سو، یا ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالیٰ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال کر آسمان پر لے گیا، مگر عیسیٰ علیہ السلام کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے، علامہ زرقانیؒ نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"وقد اختلف فی رؤية نبينا صلى الله عليه وسلم هؤلاء الأنبياء عليهم السلام فحمله بعضهم على رؤية ارواحهم إلّا عيسىٰ لما ثبت انه رفع بجسده۔" (شرح مواهب اللدنية ج:٦ ص:٧٢)

اور وہ شخص عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ رہنے کا اِنکار کرتا ہے جو لکھتا ہے کہ: "اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدّت کے گزرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کر سکیں" اس میں عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ایسے اِستخفاف وحقارت کے الفاظ جو ذِکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر واِرتداد ہے۔ یہ زِندیق نہیں جانتا کہ خدا تعالیٰ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو ایسی طاقت دیتا ہے جو اور بشر کو وہ میسر نہیں، اور ان میں جن کی عمر دراز کی، ان سے دِینی کاموں میں کچھ فتور نہیں ہوا، جیسا آدم ونوح علیہما الصلوٰۃ والسلام جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی، پھر جب عیسیٰ علیہ السلام کو بے غذائی وغیرہ صفتِ مَلکی عنایت ہوئی تو ان پر ضعف وپیری کہ ان سے آئی، دیکھو! فرشتوں کو کہ باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف وفتور نہیں ہے۔ قاضی عیاضؒ شفاء میں اور مُلّا علی قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"او استخف ای إحتقر واستهزا به او بأحد من الأنبياء او ازری ای عاب عليهم، ای جميعهم او بعضهم او اذاهم او قتل نبيًّا او حاربه فهو كافر بإجماع من علماء المسلمين۔"

(شرح الشفاء ج:۲ ص:۵۱۴، طبع بیروت)

Marfat.com

اور اِبنِ حجر مکیؒ نے ''اعلام بقواطع الاسلام'' میں من جملہ کفریات میں لکھا ہے:

"او قال إستخفافًا: النبی طویل الأظفار خلق الشیاب جائع البطن"

اور جو دعویٰ کرتا ہے کہ مسیحِ موعود میں ہی ہوں، اور کہتا ہے کہ: ''جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا، وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں'' وہ بھی کفر ہے، کیونکہ اس کا مسیحِ موعود ہونا مان لینے میں عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا اِنکار ہے، وہ کفر ہے، جیسا کہ اُوپر گزرا، اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصوّر کرتا ہے وہ بھی کفر ہے، تمہید ابی الشکور میں ہے:

"من انکر نبیًّا فإنه یکفر ولو اقرّ لأحد بالنبوّة وهو لم یکن نبیًّا فإنه یکفر ایضًا۔"

اور جو نبوّت وحی کا دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و اِرتداد ہے، تمہید ابی الشکور میں لکھا ہے:

"ومن ادعی النبوّة فی زماننا یصیر کافرًا ومن طلب منه المعجزة فإنه یصیر کافرًا لأنه شك فی النص فیجب الإعتقاد بأنه ما کانت لأحد شرکة فی النبوة مع محمد صلی الله علیه وسلم۔"

اور اِبنِ حجر مکیؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"من اعتقد وحیًا من بعد محمد صلی الله علیه وسلم کان کافرًا بإجماع المسلمین۔"

اور علامہ قسطلانیؒ نے مواہب اللدنیۃ میں لکھا ہے:

"وقد اخبر الله تعالٰی فی کتابه ورسوله فی السُّنَّة المتواترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من ادعی هٰذا المقام بعده فهو کذَّابٌ أفَّاكٌ دَجَّالٌ ضالٌّ مُضلٌّ ولو تخرَّق وشعبد واتی بأنواع السحر والطلاسم والنیرنجیات فکلها محال وضلالة عند اولی الألباب، ولا یقدح فی هٰذا نزول عیسٰی علیه السلام لأنه إذا نزل کان علٰی دین نبینا صلی الله علیه وسلم ومنهاجه مع ان المراد انه آخر من نبّیء، قال ابن حبان: من ذهب إلٰی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او إلٰی ان الولی افضل من النبی فهو زندیق یجب قتله، والله تعالٰی اعلم!"

(مواهب اللدنیة ج:۲ ص:۱۸۷،۱۸۸)

اور علامہ شمس الدین التکساریؒ نے ''شرح عمدۃ العقائد'' میں لکھا ہے:

"ثبت بالدلیل الختام الرسالة علیه الصلوٰة والسلام وانسداد بابها بعده فلو ادعی احد بعده انه نبی لا یطالب بالبرهان بل یردو دعواه بأول الوهلة إلّا إذا اراد بمطالبة البرهان إظهار عجزه إذ من المعلوم انه لا یتمکن من إقامة الدلیل فینتهك ستره ویفتضح فی دعواه۔"

اور آیت: ''وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ'' کا اپنی طرف ہی اِشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصدق ہونے

Marfat.com

کا جو دعویٰ کرتا ہے وہ بھی کفر و اِرتداد ہے، کیونکہ یہ آیت بالا جماع محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں نازل ہوئی ہے جو عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت دی کہ اپنے بعد ایک رسول آئیں گے ان کا نام احمد صلی اللہ علیہ وسلم، اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمائے مبارک میں احمد دُوسرا نام ہے، جو اہلِ سماوات کے نزدیک اس ہی نام سے مشہور ہیں۔ اِمامِ ربانی مجدّد الف ثانی قدس سرہٗ نے اپنے مکتوب: ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے:

''واحمد اسم دوئم آں سرور است علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ در اہل سماوات بآں اسم معروف است چنانچہ گفتہ اند اینجا تواند بود کہ حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ از اہل سماوات گشتہ است بشارۃ قدم آں سرور را باسم احمد دادہ است۔'' (مکتوب اِمامِ ربانی حصہ ششم، ج:۲ ص:۴۹۲)

جب کسی زِندیق نے اس کو اپنی طرف اِشارہ ہے کر کے کہا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو جو بالا جماع ثابت ہے، جھٹلایا، وہ کفر ہے۔ اِبنِ حجرؒ نے ''کتاب الزواجر'' میں لکھا ہے:

"ان کل صفا اجمعوا علٰی ثبوتها له صلی الله علیه وسلم یکون انکارها کفرًا۔"

اور خود رسول ہونے کا دعویٰ ہوا، وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گزرا۔ اور نص قرآن کو جو یہاں یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا، کفر ہے، شرح عقیدۂ یافعی میں ہے:

"وقد نص العلماء رضی الله عنهم علٰی تکفیر کل من دافع الکتاب العزیز او حدیثًا مجمعا علٰی نقله مقطوعًا به مجمعًا علٰی حمله علٰی ظاهره۔"

اور تمہید ابی شکور میں ہے:

"والأصل فی هذا ان من تکلم بکلمة او اعتقد بشیء یکون خلاف النص او ما یقوم مقام النص کالسُّنَّة الظاهرة الثابتة وإجماع الاُمَّة فإنه یوجب الکفر۔"

اور آیت: ''هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ۝'' (الصّف) کو اپنے ہی زمانے سے متعلق ہونے کا دعویٰ جو کرتا ہے، وہ بھی کفر و اِرتداد ہے، کیونکہ یہ آیت بالا جماع ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف میں نازل ہوئی، اس کے معنی یہ ہیں: ''اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دِینِ حق کے، تا اس کو غالب کرے ہر دِین پر، اور اگرچہ بُرا مانیں مشرک۔''

علامہ قسطلانیؒ نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"وهذه الآیة مشتملة علٰی کل وصف جمیل له۔"

ہاں! اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے؟ سو اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نصرت وغلبہ دینا، اور بعضوں نے کہا: ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دِین باقی نہ رہنا، اور وہ عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کے وقت ہوگا۔ تفسیر اِبنِ عطیہ میں ہے:

Marfat.com

"هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی الآیة تعظیم لأمره صلی الله علیه وسلم واعلام بأنه یظهره علی جمیع الأدیان ورای بعضهم ان لفظ یظهره یقتضی محو غیره به فقال: هذا الخبر یظهر للوجود عند نزول عیسٰی فإنه لا یبقی فی وقته دین غیر الإسلام۔"

پھر جو بے دِین کہ اس کو اپنے ہی زمانے سے متعلق ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اس سے ایک صورت ان دو سے نظر آتی ہے، یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت کو جھٹلانا، یا خود مسیح موعود ہونا، وہ دونوں کفر ہیں۔

اَمّا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا اِنکار کر کے جو کہتا ہے کہ: "اعلیٰ درجے کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحبِ تجربہ ہے" وہ بھی کفر ہے، کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا معراج جسم مبارک اور رُوح شریف کے ساتھ سماوات کے اُوپر الیٰ ماشاء اللہ ہونا اور وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت سے ہونا، اہلِ سنت و جماعت کا مذہب ہے، ان کا اِنکار کر کے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی خود اسے بھی ہوتا ہے، بیان کر کے اظہار کرنا، کفر و اِرتداد ہے۔ علماء اگرچہ سماوات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور ضال و مضل کہتے ہیں، اور اس کے کفر میں اِختلاف کئے ہیں، لیکن بیت المقدس تک تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اِتفاق کئے ہیں۔ قاضی عیاضؒ شفا میں اور مُلّا علی قاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"والحق من هذا والصحیح إن شاء الله تعالٰی إستثناء للتبرك بمنزلة والله تعالٰی اعلم انه اسری بالجسد والروح فی القصة کلها وعلیه ای وعلٰی هذا تدل الآیة وصحیح الأخبار ای مجموعهما علٰی جمیعها غایة ان دلالة الآیة علی الإسراء ن المسجد الحرام إلی السجد الأقصٰی نص قاطع یکون جاحده کافرًا او منافقًا ودلالة الأحادیث علٰی إسرائه إلی السماء وسدرة المنتهٰی ومقام قاب قوسین او ادنیٰ ظنیة منکره یکون مبتدعًا فاسقًا۔"

(شرح شفاء ج:۱ ص:۴۱۱)

اور علامہ تفتازانیؒ نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

"والمعراج لرسول الله صلی الله علیه وسلم فی الیقظة بشخصه إلی السماء ثم إلٰی ماشاء الله تعالٰی من العلٰی حق ای ثابت بالخبر المشهور حتّٰی ان منکره یکون مبتدعًا۔"

(شرح عقائد النسفیة ص:۱۴۳، طبع مکتبه خیر کثیر کراچی)

اور فتاویٰ حمادیہ میں لکھا ہے:

"وکل ما ثبت بالخبر الواحد واتفق الفقهاء علٰی صحة ذالك واجتمع علٰی قبوله من غیر تأویل فإنه یکون من شرائط الإیمان کعذاب القبر والصراط والمیزان والشفاعة والمعراج إلی السماء ومثل هذا بالخبر الواحد ولٰکن الفقهاء والصحابة رضی الله عنهم اتفقت علٰی صحة ذالك وقبولها فحل محل الإجماع فإنه یوجب الإیمان به ثم من انکر ذالك هل

Marfat.com

یصیر کافرًا ام لا؟ قال بعضهم: یصیر کافرًا، وقال بعضهم: لا یصیر کافرًا۔"

اورعلامہ قسطلانیؒ نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"وبالجملة حدیث الإسراء اجمع علیه المسلمون واعرض عن الزنادقة الملحدون یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَ لَوْ کَرِهَ الْکٰفِرُوْنَ۔" (مواهب اللدنیة ج:۶ ص:۱۴)

اور ابنِ حجر مکیؒ نے "منح المکیہ شرح الہمزیہ" میں لکھا ہے:

"وقصة الإسراء والمعراج من اشهر المعجزات واظهر البراهین والبینات ومن ثم قال بعض المفسرین انها افضل من لیلة القدر لکن بالنسبة له صلی الله علیه وسلم لأنه اوتی فیها ما لا یحیط به الحد ولذا کان الإسراء بالجسم فی الیقظة من خصائص نبینا محمد صلی الله علیه وسلم۔"

وہ جو عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ: "ما فقد جسد رسول الله صلی الله علیه وسلم" سو علماء کہتے ہیں کہ وہ حدیث ثابت نہیں، بلکہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب موافق جمہور کے تھا کہ معراج رُوح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔ قاضی عیاضؒ شفا میں اور مُلّا علی القاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وهو دلیل قول عائشة ای مذهب المختار لها۔" (شرح شفاء ج:۱ ص:۴۱۰)

اور بھی لکھتے ہیں:

"وایضًا فلیس حدیث عائشة رضی الله عنها ای ما فقدت جسده بالثابت ای عند ائمة الحدیث لقادح فی سنده عنها۔" (شرح شفا ج:۱ ص:۴۲۱)

اور صورت ثبوت اس میں معراج رُوح مع الجسد کا اِنکار نہیں۔ تفتازانیؒ نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

"والمعنی ما فقد جسده عن الروح بل کان مع روحه وکان المعراج للروح والجسد جمیعًا۔" (شرح عقائد نسفی ص:۱۴۳)

اور یہ بھی معلوم کریں کہ ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم مبارک اللہ تعالیٰ کے نور سے بنا تھا، اللہ تعالیٰ اس کو کثائف جسمانیہ سے پاک کر کے خالص نور کیا تھا، اس لئے آپ جب دُھوپ یا چاندنی میں گزرتے تو سایہ نہیں پڑتا تھا سو ایسے پاک نور مقدس جسم کو یہ زندیق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے، سو معاذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے۔

ابن حجر مکی نے شرح الہمزیہ میں لکھا ہے:

"انه صلی الله علیه وسلم کان إذا مشی فی الشمس او القمر لا یظهر الا للکثیف وهو صلی الله علیه وسلم قد خلصه الله من سائر الکثائف الجسمانیة وصیره نورًا صرفًا لا یظهر له ظل اصلًا خرقًا للعادة کما خرقت له فی شق صدره وقلبه مرارًا لم یتألم بذالك۔" انتهی۔

Marfat.com

اور وہ جو کہتا ہے کہ: ''اسلام کو غلطیوں اور اِلحاقاتِ بے جا سے منزّہ کر کے وہ تعلیم جو رُوح وراستی سے بھری ہوئی ہے، خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدائے تعالیٰ نے اپنے سپرد کیا ہے'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ آپ جو کفریات شریعتِ غرا کے مخالف بکتا ہے، اس کو خدا تعالیٰ اپنے سپرد کیا ہے کر کے اللہ تعالیٰ پر اِفترا کرتا ہے، وہ کفر ہے، قال اللہ تعالیٰ: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا'' (الانعام:۲۱) اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے:

"قال العلماء وقد دخل فی حکم هٰذه الآیة کل من افتری علی الله کذبًا فی ذالك الزمان وبعده۔"

اور اِبنِ حجر مکی نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"کل حقیقة ردتها الشریعة زندقة۔"

اور زواجر میں لکھا ہے:

"ولا ریب ان تعمد الکذب علی الله ورسوله فی تحلیل حرام او تحریم حلال کفر محض!"

اور مرزا، سیّد الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دُوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کے جو دعوے کرتا ہے، وہ بھی کفر ہے، کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں۔ ''تحفۃ المرید'' میں لکھا ہے:

"الشبه والشبیه بمعنی کالحب والحبیب وذالك المعنیٰ هو المساوی فی اغلب الوجوه والنظر هو المساوی ولو فی بعض الوجوه والمثیل هو المساوی فی جمیع الوجوه۔"

پھر جب آپ مثیل ہو کر کے کہا تو بجمیع وجوہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور دُوسرے انبیاء کا مساوی ہونے کا اِدّعا ہوا، وہ کفر ورَدّت ہے۔

''غایۃ تلخیص المراد من فتاویٰ ابنِ زیاد'' میں لکھا ہے:

"رجل قال فی حلفه وراس علی بن عمر الشاذلی الذی ما مثله إلّا النبی صلی الله علیه وسلم اجریت علیه احکام الردة فیستتاب، فإن تاب وإلّا قتل بردته لفعله هٰذا الشنیع من تشبیه سیّد الکونین صلوات الله وسلامه علیه بغیره کیف وقد قال فی الشفاء فی ابوا نواس انه کفر او قارب بتشبیه محمد الأمین بالنبی صلی الله علیه وسلم وهٰذا اعظم منه۔"

اور مخالفوں نے جواز مثیل پر حدیث: ''علماء اُمّتی کأنبیاء بنی إسرائیل'' سے جو اِستدلال کیا ہے، سو وہ باطل ہے، کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کی اصل نہیں۔ مُلّا علی قاریؒ نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے:

"قال الدمیری والعسقلانی والزرکشی لا اصل له۔" (موضوعات کبیر ص:۴۸)

Marfat.com

بہ تقدیر ثبوت اس میں کاف تشبیہ لائے، علماء کی فضیلت بیان فرمائی، اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دے۔

اور جو کہتا ہے کہ: ''حضرت مسیح علیہ السلام اور خود کے دل میں جو قومی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے، ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام رُوح القدس ہے، اس کو بطور اِستعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہئے، اور یہ پاک تثلیث ہے'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور اِبطالِ تثلیث پر عقائدِ اِسلام کی بنا ہے، پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت ملنے سے رُوح القدس پیدا ہوا، اس کو بطور اِستعارہ ان دونوں محبتوں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کر کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے، سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے کہ: ''مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو اِستعارہ کے طور پر اِبنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں، یعنی اِبنِ اللہ کہہ سکتے ہیں'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں نصاریٰ مسیح کو اور یہود عزیر کو اِبن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کی اور ان پر لعنت کیا، اور متعدد مقاموں میں اِبنیت سے اپنی ذات کو تنزیہ کیا، پھر حقیقی طور پر ہو یا مجازاً و اِستعارۃً اس کی ذات سے اِبنیت کی نسبت لگانا شرعاً کفر ٹھہرا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ۨ ابْنُ اللّٰهِ وَقَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ۭ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ۭ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ۝۳۰'' (التوبہ)

یعنی اور کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے، اور کہا نصاریٰ نے مسیح بیٹا اللہ کا ہے، یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے ماریوان کو اللہ، کہاں سے پھرے جاتے ہیں۔

اور بھی فرماتا ہے:

''وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝۸۸ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝۸۹ تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۝۹۰ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۝۹۱ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ۝۹۲'' (مریم)

یعنی اور کہا انہوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد، البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری، یعنی بھاری گناہ، نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جائیں اس سے اور پھٹ جائے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا، اور نہیں لائق واسطے رحمٰن کے یہ کہ پکڑے اولاد۔

اور بیضاویؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

"واعلم ان السبب فی هذه الضلالة ان ارباب الشرائع المقدمة كانوا يطلقون الأب على الله تعالىٰ بإعتبار انه السبب الأوّل حتّٰى قالوا ان الأب هو الربّ الأصغر والله سبحانه تعالىٰ هو الربّ الأكبر، ثم ظنت الجهلة منهم ان المراد به معنى الولادة فاعتقدوا ذالك تقليدًا ولذالك كفر قائله ومنع منه مطلقًا جسما لمادة الفساد۔"

Marfat.com

اورعلامہ عبدالحکیم السیالکوٹی نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے:

"قوله ومنع منه مطلقًا ای سواء قصد معنی منه مجازیًّا او معنی حقیقیًّا"

اورعلامہ شیخ زادہؒ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے:

"وإذ ثبت هٰذا فتقول إذا لم يجز حقيقة الولادة فلا يجوز التسمية بطريق المجاز، لأن الإطلاق علٰى سبيله التجوز انما يصح إذا كان الإطلاق علٰى سبيله الحقيقة متصورًا لأن الإطلاق المجازی هو التشبيه بحذف اداة التشبيه والتشبيه إنما يتصور إذا كان المشبه به متصورا وإذا لم يتصور ان يكون له تعالٰى ولد حقيقة لا يجوز التسمية بطريق المجاز۔"

اورخطیب شربینی نے سراج المنیر میں لکھا ہے:

"وَ مَا يَنْۢبَغِیْ لِلرَّحْمٰنِ اَنْ يَّتَّخِذَ وَلَدًا ای ما يليق به اتخاذ الولد لأن ذالك محال، اما الولادة المعروفة فلا مقاله فی امتناعها واما التبنی فإن الولد لا بد ان يكون شبيها بالوالد ولا شبيه لله تعالٰى لأن اتخاذ الولد انما يكون لأغراض، إما من سرور او إستعانة او ذكر جميل وكل ذالك لا يصح فی حق الله تعالٰی۔"

اوروہ جوتر آن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ وتابعین وجمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اورصحابہ وتابعین سے اس کی جوتفسیر وارِد ہوئی ہے، اس کوسراسر غلط ہے کر کے کہتا ہے، وہ بھی کفر ہے، کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ وتابعین سے جومنقول ہے، اس کو اِختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے اِتقان میں لکھا ہے:

"يجب ان يكون إعتماده على النقل من النبی صلى الله عليه وسلم وعن اصحابه او من عاصرهم۔"

پھر جب اس کوسراسر غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کی تو نص قرآن کا جومعنی ہے اس کو پھیرا اوروہ کفر ہے۔ قاضی عیاضؒ شفا میں اورمُلّا علی القاریؒ اس کی شرح میں لکھتے ہیں:

"وكذالك وقع الإجماع علٰى تكفير كل من دافع نص الكتاب القديم وحمله علٰى خلاف ما ورد به معنی القويم۔" (شرح الشفاء للقاضی عیاض ج:۲ ص:۵۱۶)

اوروہ جوکہتا ہے کہ: ''جبرائیل امین جوانبیاء کو دِکھائی دیتا ہے وہ بذاتِ خود زمین پر نہیں اُترتا، اوراپنے ہیڈ کوارٹر نہایت روشن نیّر سے جدا نہیں ہوتا ہے، بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے، اوراس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہوجاتی ہے'' یہ بھی کفر ہے، اِمام عبداللہ النسفی نے ''عمدۃ العقائد'' میں لکھا ہے:

"ولو جاز إستبعاد صعود النبی لجاز إستبعاد نزول الملك وهو يؤدّی إلٰى إنكار النبوة۔"

Marfat.com

اور علامہ شمس الدین التکساری نے اس کی شرح میں لکھا ہے:

"هذا إشارة إلى فساد دليل من ذهب إلى انه اى المعراج فى المنام تقريره ان محمدًا صلى الله عليه وسلم من جنس البشر لقوله تعالى: قل انما انا بشر مثلكم، ومن هو من جنس البشر يمتنع صعوده إلى السماء لأنا نعلم بالضرورة ان الجسم يمتنع صعوده إلى الهواء العالى والجواب انه لو صح إستبعاد صعود شخص من البشر إلى الهواء العالى لصح إستبعاد نزول الجسم الهوائى إلى الأرض لكن التالى باطل لأنه يؤدّى إلى إنكار نزول الملك وهو كفر لإتفاق الأنبياء والرسل عليهم السلام عليه وبداهة إمتناع الصعود ممنوعة بل هو ممكن والله تعالى قادر على جميع الممكنات فكانت الشبهة زائلة۔"

اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"روية عليه الصلوٰة والسلام الجبريل هى اصل الإيمان لا يتم الإيمان إلا باعتقادها ومن انكرها كفر قطعًا۔" (مواهب اللدنية ج:٦ ص:٢٢١)

اور وہ جو کہتا ہے کہ: ''لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں، بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہمرنگ اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گزر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے: ''لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۙ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ ۝'' (القدر) یعنی شبِ قدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے، سو اس سے مراد رات ہے کر کے احادیث متواترہ اور اِجماع سے ثابت ہو چکا، پھر اس کا اِنکار کر کے نص قرآن کو اس کے ظاہری معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا، وہ کفر ہے۔ قاضی عیاضؒ نے شفا میں لکھا ہے:

"فإنه إذا جوّز على جميع الأُمَّة الوهم والغلط فيما نقلوه من ذالك واجمعوا انه قول الرسول عليه الصلوٰة والسلام وفعله وتفسير مراد الله به ادخل الاسترابة فى جميع الشريعة إذ هم الناقلون لها وللقرآن وانحلت هوى الدين كرة ومن قال هذا كافر۔"

اور علامہ تفتازانیؒ نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

"والنصوص من الكتاب والسُّنَّة تحمل على ظواهرها ما لم يصرف عنها دليل قطعى كما فى الآيات التى تشعر ظواهرها بالجهة والجسمية ونحو ذالك والعدول عنها اى عن الظواهر إلى معان تدعيها اهل الباطن وهم الملاحدة وسموا بالباطنية لإدعائهم ان النصوص ليست على ظواهرها بل لها معان باطنة لا يعرفها إلّا الملهم وقصدهم بذالك نفى الشريعة بالكلية إلحاد اى ميل وعدول عن الإسلام وإتصال وإتصاف بكفر بكونه تكذيبًا للنبى صلى الله عليه وسلم فيما علم مجيئه به بالضرورة۔" (شرح عقائد النسفى ص:١٦٦، طبع مكتبه خير)

Marfat.com

اَمّا انبیاء علیہم السلام کے معجزوں کا جو اِنکار کرتا ہے اور ان کو مسمریزم طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں، ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرکانہ خیال کرتا ہے، اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے، وہ بھی کفر ہے۔ علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے:

"ان من كفر برسول واحد وبمعجزة واحدة فإنه لا يمكنه الإيمان بأحد من الرسل۔"

اور وہ جو کہتا ہے کہ: "اگر میں اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمایوں میں حضرت اِبنِ مریم سے کم نہ رہتا" یہ بھی کفر ہے، کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوتِ قلبی کے اس عمل مسمریزم کو آپ مکروہ جانتا ہے اور اس کو عیسیٰ علیہ السلام کی طرف نسبت کیا، جو یقیناً کفر ہے۔

اس کے سوائے ان اعجوبہ نمایوں میں عیسیٰ علیہ السلام سے کم نہ رہتا کر کے جو کہتا ہے اس سے عیسیٰ علیہ السلام سے مساوات یا تفوّق ہونے کا دعویٰ ہوا، وہ بھی کفر ہے، اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رُتبے کو پہنچا کر کے اِعتقاد کرنا کفر ہے، چہ جائیکہ یہ زِندیق آپ عیسیٰ علیہ السلام سے مساوی ہونے کا یا فائق ہونے کا دعویٰ کرے۔ حافظ ابنِ حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری میں لکھا ہے:

"فالنبى افضل من الولى وهو امر مقطوع به عقلًا ونقلًا والصائر إلى خلافه كافر لأنه امر معلوم من الشرع بالضرورة۔"

اور اِبنِ حجر مکیؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"ان من اعتقد ان الولى يبلغ مرتبة النبى عليه الصلوٰة والسلام فقد كفر۔"

اَمّا عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زَعم کرتا ہے، وہ بھی کفر ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے عیسیٰ علیہ السلام کو پیدا کیا، سو قرآن شریف میں فرماتا ہے، پھر یہ شخص جب عیسیٰ علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا زَعم کیا، سو قرآن کی تکذیب کی، وہ کفر و ردّت ہے، کما مر!

اور وہ جو عیسیٰ علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے کر کے جو اَحادیثِ صحیحہ وارِد ہوئی ہیں، سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے، حافظ اِبنِ حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے:

"ويقتل الخنزير اى يأمر بإعدامه مبالغة فى تحريم اكله فيه توبيخ عظيم للنصارىٰ الذين يدعون انهم علىٰ طريقة عيسىٰ ثم يستحلون اكل الخنزير ويبالغون فى نجسة۔"

پھر اس سے یہ زِندیق ایک غلط معنی کر کے جو زَعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی مراد نہ ہو تو اس کا حقیقی معنی شکار کھیلتے پھرنا ہوگا، پھر اس پر اِستہزا کرتا ہے، سو شریعت کا اِستہزا ہے، وہ کفر ہے، علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

"والإستهزاء على الشريعة كفر لأن ذالك من امارات التكذيب۔"

(شرح عقائد نسفی، مبحث الإستحلال الكفر ص:۱۶۷)

Marfat.com

اَمّا وہ جو کہتا ہے کہ: ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اَزواجِ مطہراتؓ میں کونسی بی بی کا پہلے اِنتقال ہوگا، سو جو پیش گوئی فرمائی تھی، اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہ تھی“ سو یہ بھی کفر ہے، پہلے ہم عوام کی اِطلاع کے لئے وہ حدیث دِکھلانے کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔

معلوم کریں کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم اَزواجِ مطہراتؓ کو فرماتے: تمہارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں، وہ میرے سے اوّل ملے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی، بعد سب بیبیاں اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے دراز تھے، جب زینب رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینبؓ بڑے ہاتھ کی بی بی تھیں، صدقہ بہت دیا کرتی تھیں۔ اس حدیث سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس پیش گوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کا مفہوم نہیں ہوتا، بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ اَزواجِ مطہراتؓ نے ہاتھ بڑا رہنے سے اس کا ظاہری معنی مراد ہے کر کے اِبتداءً سمجھے پھر جب بی بی زینب رضی اللہ عنہا کی وفات اوّل ہوئی تب معلوم کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ بڑا رہنے سے اس کے مجازی معنی اِرادہ فرمائے۔

شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے زہر الربی میں لکھا ہے:

”قال القرطبی معناہ فهمنا ابتداءً ظاهره فلما ماتت زينب علمنا انه لم يرد باليد العضو وبالطول طولها بل اراد العطاء وكثرتها فاليد هنا إستعارة للصدقة والطول ترشيح لها۔“

اور یہ اِعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو علومِ اوّلین وآخرین اور علم ما کان وما یکون کا عطا فرمایا تھا، اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں، ان سب کی وحی کر چکا تھا، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا، بلکہ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا، شیخ جلال الدین السیوطیؒ نے ”مصباح الزجاجہ حاشیہ سنن اِبنِ ماجہ“ میں لکھا ہے:

”فإنه صلى الله عليه وسلم اوحى إليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن فى زمانه۔“

(سنن ابن ماجة حاشية: ۱)

اور اِبنِ حجر مکیؒ نے شرح الہمزیہ میں لکھا ہے:

”وسع علمه صلى الله عليه وسلم علوم الأوّلين الإنس والملائكة والجن لأن الله تعالٰى اطلعه على العالم فعلم علم الأوّلين والآخرين ما كان وما يكون كما مر وحسبك فى ذالك القرآن الذى اوتيه صلى الله عليه وسلم ومثله معه كما صح عنه وقد قال تعالٰى: ما فرطنا فى الكتٰب من شىء، ويلزم من احاطة صلى الله عليه وسلم بالعلوم القرآنية ومثلها الذى اوتيه ايضًا انه صلى الله عليه وسلم احاط بعلوم الأوّلين والآخرين وان علومهم مندرجة ومنغمرة فى علومه صلى الله عليه وسلم۔“

Marfat.com

اور علامہ زرقانیؒ نے شرح المواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"قال الإمام الغزالی: لا یظن ان تقدیر النبی صلی اللہ علیه وسلم یجری علیٰ لسانه کیف اتفق بل لا ینطق إلّا بحقیقة الحق۔"

پھر جو شخص کہ اس مذکور پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بے علمی کی نسبت کرتا ہے، وہ کافر ہے، اِبنِ حجر مکیؒ نے اپنے فتاویٰ میں لکھا ہے:

"ولا شك ان من اعتقد ان ابن سریج او اجل منه علم علما حقا وجهله النبی صلی اللہ علیه وسلم کان کافرًا مهدر الدم لأنه مرتد عن الإسلام۔"

اَمّا وہ جو کہتا ہے کہ: ''جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور اُمورِ اَخباریہ کشفیہ میں اِجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیش گوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اِعتقاد رکھنا، کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے:

"وکذا یکفر من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة نبینا محمد صلی اللہ علیه وسلم ولٰکن جوّز علی الأنبیاء الکذب فیما اتوا به ادعی فی ذالك المصلحة بزعمهم او لم یدعها۔"

اور اِمام علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا:

"اما الرسل علیهم الصلٰوة والسلام فیجب فی حقهم الصدق والأمانة وتبلیغ ما اُمروا بإبلاغه للخلق ویستحیل فی حقهم علیهم الصلٰوة والسلام اضداد هٰذه الصفات وهی الکذب والخیانة بفعل شیء مما نهی عنه نهی تحریم او کراهة۔"

اور بھی کہا:

"فلا یرتاب فی صدقهم علیهم الصلٰوة والسلام إلّا من طبع اللہ علیٰ قلبه والعیاذ باللہ تعالیٰ!"

اَمّا وہ جو کہتا ہے کہ: ''جبکہ پیش گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود اَنبیاء سے اِمکانِ غلطی ہے تو پھر اُمت کا کورانہ اِتفاق یا اِجماع کیا چیز ہے؟'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ اس میں انبیاء سے پیش گوئیوں کے سمجھنے میں اِمکانِ غلطی ہے کر کے جو اِعتقاد رکھا، وہ کفر ہے، اس کے سوائے اُمت کی تضلیل کی، وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدۂ یافعی میں ہے:

"وکذالك نقطع بتکفیر کل قائل قال قولًا یتوصل به إلیٰ تضلیل الاُمّة۔"

اور اِبنِ حجر مکیؒ نے اعلام میں لکھا ہے:

"ان کل ما فیه تضلیل الاُمّة یکون کفر۔"

Marfat.com

اَمّا انبیاء اور رسولوں کی وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے کہ: ''چار سو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک رُوح کی طرف سے تھا، نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا، اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ شیطان کا فرشتے کی صورت میں آ کے انبیاء کو دھوکا دینا صحیح نہیں، پھر ویسا اِعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اِعتقاد کیا، وہ کفر ہے، جیسا کہ اُوپر مذکور ہوا۔ اور علامہ قسطلانیؒ نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

"وكذالك لا يصح ان يتصور له الشيطان فى صورة الملك ويلبس عليها لا فى اول الرسالة ولا بعدها، بل لا يشك النبى ان ما يأتيه من الله هو الملك ورسوله حقيقة إمّا بعلم ضرورى يخلقه الله أو ببرهان يظهر لديه۔"

اَمّا وہ جو کہتا ہے کہ: ''یہ بھی مدّت سے اِلہام ہو چکا ہے کہ: إنا انزلناه قريبًا من القاديان، اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے'' یہ بھی کفر ہے، کیونکہ قرآن شریف میں لفظ ''قادیان'' جو موجود نہیں ہے، سو اس کو ہے کر کے اِعتقاد رکھا، جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو ہے کر کے اِعتقاد رکھنا کفر ہے۔ قاضی عیاضؒ نے شفا میں لکھا ہے:

"قد اجمع المسلمون ان القرآن المتلو فى جميع اقطار الأرض المكتوب فى المصاحف بأيدى المسلمين مما جمعه الدفتان من اول اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ إلى آخر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ انه كلام الله ووحيه المنزل علىٰ نبيه محمد صلى الله عليه وسلم وان جميع ما فيه حق وان من نقص منه حرفًا قاصدًا لذالك، او بدّله بحرف آخر مكانه، او زاد فيه حرفًا مما لم يشتمل عليه المصحف الذى وقع عليه الإجماع واجمع علىٰ انه ليس من القرآن عامدًا لكل هٰذا انه كافر۔" (الشفاء قاضی عياض ص:۲۶۴، طبع مصطفى البابى)

اب ہم اہلِ اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص ایسے دعوے کرتا ہے، سو وہ نہ نبی ہے، کیونکہ نبوّت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو چکی۔

اور نہ مسیحِ موعود ہے، کیونکہ مسیحِ موعود وہ عیسیٰ بن مریم ہیں جن پر اِنجیل نازل ہوئی تھی، اور اَب آسمان پر زِندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعتِ مصطفوی پر حکم فرمائیں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔

اور نہ کوئی اولیاء اللہ میں سے ہے، کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے، جس سے شریعتِ مصطفوی ہدم ہو، اگرچہ منصور حلاّج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل: ''انا الحق!'' وغیرہ کلمے صادر ہوئے، سو اس پر انہوں نے کسی کو دعوت نہیں کیے، بلکہ وہ بے خودی میں ہوتا تھا جو شہودِ حق تعالیٰ ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے، اور وہ اقوال قابلِ تاویل رہتے تھے، اس لئے محققین ان کو معذور رکھے ہیں، بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زَعم کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں، پھر وہ متعدّد وجوہ سے شرع شریف کے رَدّ سے مرتد و زِندیق و کافر ہے، اور مصداق ہمارے نبی کریم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے کہ:

Marfat.com

"لا تقوم الساعة حتّٰی تخرج ثلاثون کذّابًا، وفی روایة: دجّالًا کلهم یزعم انه رسول الله۔"

(فتح الباری ج:٦ ص:۴۵۴)

ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے، پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر ومرتد ہے، اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور اس کی عورت حرام ہوتی ہے، اور اپنی عورت کے ساتھ جو وطی کرے گا سو وہ زنا ہے، اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوگی وہ ولدالزنا ہوں گے، قال فی التنویر والکنز:

"وارتداد احدهما فسخ فی الحال۔"

(درمختار ج:۳ ص:۱۹۳)

اور بزازیہ میں ہے:

"ولو ارتدَّ والعیاذ بالله تحرم امراته ویجدد النکاح بعد إسلامه والمولود بینهما قبل تجدید النکاح بالوطی، بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا۔"

اور مفتاح السعادت میں ہے:

"ویکون وطیه مع امراته زنا والولد منهما فی هٰذه الحالة ولد الزنا وإن اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة۔"

اور مرتد بغیر توبہ کے مرگیا تو اس پر نمازِ جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہلِ اسلام میں دفن نہیں کرنا، بلکہ بغیر غسل وکفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈال دینا ہے۔ اشباہ والنظائر میں ہے:

"وإذا مات او قتل علٰی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین ولا اهل ملة فإنما یلقی فی حفرة کالکلب۔"

(الاشباہ ج:۱ ص:۲۹۱، الفن الثانی)

اور بحرالرائق میں ہے:

"اما المرتد فلا یغسل ولا یکفن فإنما یلقی فی حفرة کالکلب۔"

چونکہ طالبانِ حق کی آگہی منظور ہے، اس لئے بطور اِجمال کے اتنے ہی پر اِکتفا کرکے ختم کلام کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جس کے نصیب میں توفیق لکھی، اس کو کافی ہے، وما علینا إلّا البلاغ المبین، وآخر دعوانا ان الحمد لله ربّ العالمین وصلی الله علٰی خاتم الأنبیاء والمرسلین سیّدنا ومولانا محمد وآله وصحبه وسلم! مرقوم ۳۰ر شعبان ۱۳۱۱ ہجری

کتبه عبیدالله بن صبغة الله

قاضی الملك بدر الدولة کان الله لهما

هذا الجواب صحیح بلا إرتیاب، جزی الله المجیب عنّا خیر الجزاء إلٰی یوم الحساب!

احمد علی عفا الله عنه

یَهدی من یشاء ویضل من یشاء!

Marfat.com

باعثِ تحریر اس مقال وموجب تفصیل ایں اِجمال آنکہ شخصے قادیانی از نواحی پنجاب خروج کردہ عوام کالانعام را در دامِ ضلالت انداختہ وخود را مثیل حضرت عیسیٰ بلکہ مسیحِ موعود شمردہ، دعوتِ نبوت ورِسالت می دارد کہ مرسل خداوند تعالیٰ ام واشارہ آیت: ''وَمُبَشِّرًۢا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ''بطرف خود است، ومصداق آیت: ''هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ'' (الصف:۹) خود را می پندارد ومیگوید کہ برخود اِلہام شدہ کہ: ''انّا انزلناہ قریبًا من القادیان وبالحق انزلناہ وبالحق نزل'' حالانکہ وبالحق آہ آیت قرآن مجید است کہ مرجع آں بسوی قرآن است نہ درشانِ ایں خبیث، بلکہ عبارت بالائی مہمل بآں منضم ساختہ وچوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنصِ قطعی خاتم النّبیین بودند ولا نبی بعدہ در اَحادیث واقع شدہ، وہم نزول فرشتہ واِظہارِ معجزات وغیرہ اُمور از لوازمِ رِسالت بودہ است، ونیز عیسیٰ علیہ السلام اَبرص واَکمہ را تندرست می ساخت، واِحیای مردگان می کرد کہ بنصِ صریح ثابت است، وخدائی تعالیٰ اورا بالائی آسمان زندہ برود ودر آخر زمان برمنارۂ بیت المقدس نزول خواہد کرد، وخروجِ دجال وقتلِ او دجال را، واِمامت مہدی واِقتدای عیسیٰ علیہ السلام، وغیر ذالک اُمور کہ باَحادیثِ متواترہ بہ ثبوت پیوستہ وعلمائے اُمت برآں اِتفاق کردہ اند ایں ہمہ اُمور قادح نبوت او بودہ اند پس چارۂ ندید بجز اِنکار ایں ہمہ اُمورِ صریحہ قاطعہ ازاں کہ ختمِ نبوت بہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شدہ وہیچک معجزہ مثل مسیح از و بظہور نہ پیوستہ ونہ طاقت آں می دارد، ونہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ از و واقع شود، ونہ او از مسجد دمشق فرود شدہ وہم احادیثیکہ اہل سنت برآں استناد وحجت می آرند آں را بمعانی غلط ودروغ برائی نمایش جہلا پرداختہ وآیاتے را کہ درحق عیسیٰ علیہ السلام دارد اند: ''وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ ''(النساء:۱۵۹)، ''وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ''(النساء:۱۵۸)، و''يٰعِيْسٰٓى اِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَيَّ'' (آل عمران:۵۵) وغیر ذالک بہ تفسیر وتعبیر دروغ وکذب می پرداز کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہؓ وتابعینؒ اندومی گویند روحش پرواز گشتہ وجسدش درزیر زمین مدفون گشتہ وایں بعینہٖ اِعتقادِ یہود وفرقۃ الانصاری بودہ پس کسیکہ آنچنین اِعتقاد دارد پیش علمائے حقانی کافر ومرتد است وحکم اِرتداد بروجاری می شود وآں کہ خود را مثیل مسیح میشمرد بیشک او مثیل مسیح الدجال است کہ مخبرِ صادق بآں خبر دادہ، کما رواہ الشیخان عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: "لا تقوم الساعۃ حتّٰی تبعث دجّالون کذّابون قریبًا من ثلاثین، کلھم یزعم انہ رسول اللہ" (مسلم ج:۲ ص:۳۹۷، کتاب الفتن)۔

پس برحکامِ اسلام ومسلمین وقضاۃ ومفتیین لازم است کہ بدفع ایں شریر پردازند وآیۃ فیض پیراہ: ''اِنَّ الَّذِيْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيْقِ ۝'' (البروج) را نصب العین داشتہ فتنہ عظیم ایں کس را درمیانِ اہلِ اسلام انداختہ است دور سازند، واللہ اعلم بالصواب وإلیہ المرجع والمآب!

کتبہ: محمد سعید
مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کان اللہ لہ

Marfat.com

ما استدل عليه بالآيات الصريحة الجلية والأحاديث الشهيرة القوية والنقول المعتمدة السنية احرى بالقبول واليق بالعمل فاللازم على الرجل المسئول عنه واتباعه ان يتوبوا عن سوء اقوالهم وإعتقاداتهم، وبالله التوفيق!

كتبه:

محمود بن صبغة الله كان الله لهما

الجواب صحيح
سیّد محمد علی قادری عفی عنہ

هذه الفتوىٰ صحيحة بلا إرتياب
کتبہ سیّد شاہ محمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحيح
کتبہ سیّد عظمت پیران قادری للہ

هذا الجواب صحيح
احمد محی الدین

درالمجيب المصيب اصاب من اجاب
میر حیدر علی

هذا الجواب صحيح
کتبہ محمد عبدالقادر عفی عنہ

یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہوا ہے
غلام محی الدین عفی عنہ

الجواب صحیح
علی موسیٰ رضا عفی عنہ

الجواب صحیح بلاارتیاب
ابوالحسین شہاب الدین احمد

صحيح الجواب
محمد سلیم قدرت الناصری

الجوب، نحن نتبع على ما قال علمائنا جزى الله عنا المجيب الفاضل والشيخ الكامل خير الجزاء
کتبہ محمد غوث کان اللہ لہ

نشانِ مہر

Marfat.com

درّۂ زاہدیہ

بر

فرقۂ احمدیہ

از

حضرت مولانا قاضی زاہد الحسینیؒ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حقیقتِ حال!

مقصود ہے گزارشِ احوال واقعی
ہرگز کبھی کسی سے عداوت نہیں مجھے

عام مسلمانوں کو یہ بات پوری طرح معلوم ہے کہ اسلام کو جتنا نقصان پہنچانے کی کوشش قادیانی اور احمدی جماعت نے کی ہے، اتنی شاید ہی کسی اور جماعت نے کی ہو، اور یہ لوگ اپنے اس باطل اِرادے میں کچھ حد تک کامیاب ہوئے، جس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ مسلمان اپنے مذہبی اَحکام سے پوری واقفیت نہیں رکھتے اور یہ ان کو دھوکا دے کر اپنا مطلب پورا کر لیتے ہیں۔ مسلمان ان کی ظاہری شکل وصورت، اقوال وافعال پر اِعتبار کر لیتے ہیں، جس سے ان کو نقصانِ عظیم اُٹھانا پڑتا ہے، انہی دھوکے بازیوں کی ایک چال یہ بھی ہے کہ یہ لوگ مسلمانوں کو اپنی لڑکیاں نکاح میں دینا کفر اور بہت بڑا جرم سمجھتے ہیں، مگر مسلمانوں کی لڑکیوں کو نکاح میں لانے کے لئے طرح طرح کے حیلے تلاش کرتے ہیں، جس سے غرض مسلمانوں کی بے عزتی اور اپنا جال پھیلانا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایسا ہی ایک واقعہ دوالمیال، ضلع جہلم میں بھی پیش آیا ہے، یہ جگہ اس تمام علاقے میں احمدیوں کا مرکز ہے، یہاں پر ان کی تعداد بہ نسبت دیگر مقامات کے زیادہ ہے، اور ان کے تعلقات مسلمانوں سے بہت ہیں، یہ لوگ مسلمانوں کی لڑکیاں نکاح میں لانے کے لئے یہ طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ اِدھر مسلمانوں کو کہہ دیا کہ ہم مسلمان ہیں، اُدھر احمدیوں کو اپنا عہد نامہ لکھ کر دے دیتے ہیں، تاکہ جب تک برسرِ روزگار نہ ہوئے کام چلاتے رہیں۔ مسلمان ان کے اس ظاہری بیان سے مطمئن ہو جاتے ہیں... جیسا کہ ان کی شریعت کا حکم ہے... مگر بعد میں ان کو ذِلت اُٹھانی پڑتی ہے۔ ایسا ہی ایک واقعہ ہوا کہ مسمّٰی مسعود احمد سکنہ موضع مذکور نے سنی لڑکی سے نکاح کیا اور احمدیوں کو عہد نامہ لکھ دیا، جس کی اصلی عبارت درج کی جاتی ہے:

''میں جب ملازم ہو گیا تو احمدی ہو جاؤں گا اور سسرال کا رِشتہ توڑ دُوں گا، اور قادیان شریف میں شادی کر لوں گا، اگر میں احمدی نہ ہوا، تو کافر کافر کافر اسی وقت سے ہو جاؤں گا۔''

اس عہد نامے کی تحریر کا مقصد تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اِدھر مسلمان لڑکی جو اس کے نکاح میں ہے، وہ بھی نہ جائے، اور اُدھر احمدیت کا بھی پورا پورا اِعتبار باقی رہے۔ اِتفاقاً یہ عہد نامہ اس کی بیوی کو مل گیا، اس نے جب یہ حالات معلوم کئے تو اپنے رشتہ

Marfat.com

داروں کے مشورے کے موجب قانونی اور شرعی دونوں کارروائیاں اس خاوند کے خلاف کیں۔ سرکارِ انگریزی نے اس کو فسخِ نکاح کی ڈگری دے دی، اور اس طرح شریعتِ اسلامیہ نے اس کو فسخِ نکاح کا حکم دیا۔ ان دونوں فیصلوں کے بعد اس کی بیوی نے دُوسرے مسلمان مرد سے نکاح کرلیا۔ اسی شہر دوالمیال میں مولانا حاجی حافظ سیّد لال شاہ صاحب خلیفہ حضرت غوث زمان میرویؒ ہیں، آپ نے جو اِسلامی خدمات انجام دیں، وہ اظہر من الشمس ہیں، خصوصاً شیعہ اور مرزائی فرقوں کے خلاف آپ نے نہایت ہی اِستقلال اور جواں مردی سے مقابلہ کیا، اور اسی جہاد فی سبیل اللہ کا نتیجہ ہے کہ باوجود کئی کوششوں اور تدابیر کے اس علاقے میں قادیانیت ترقی نہ کرسکی، اور دوالمیال میں بھی مسلمانوں کی کافی تعداد بحمداللہ موجود ہے، یہ صرف آپ کے وجودِ مسعود کا فیض ہے۔ احمدی ہمیشہ اس تاک میں رہتے تھے کہ کوئی ایسا معاملہ پیش آئے کہ نہ تو مقابل ہوں اور نہ مدعی ہوں اور جناب شاہ صاحب کو ذِلت پہنچے مگر:

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پر خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

۲:... ادھر اس لڑکی کا حقیقی بھائی نور اِلٰہی جس نے بذاتِ خود اس کے فسخِ نکاح کی کوشش کی، مقدمات کی پیروی بھی اسی نے کی، اور دیوبند وغیرہ مقامات سے فتاویٰ طلب کرنے میں بھی یہی انسان درپیش رہا۔ اس کی خواہش تھی کہ میری بہن میری مرضی کے مطابق شادی کرے، مگر والدہ اور دُوسرے بھائی اور لڑکی کی مرضی دُوسری جگہ پر ہوگئی، جس پر اس کے بھائی نور اِلٰہی نے اس معاملے کو خراب کرنا چاہا۔ ہمارے اس بیان کی شہادت پر موضع تترال کے دو معتبر گواہ ہیں، جن کا یہ بیان حلیفہ ہے، جو نور اِلٰہی نے ان سے بیان کیا تھا۔

۳:... جناب شاہ صاحب کے حقیقی بھانجے رفیع الدین شاہ صاحب ہیں، جو آپ کے شاگرد بھی ہیں، وہ ذاتی عداوت کی وجہ سے شاہ صاحب کے خلاف موقع کی تلاش میں تھے۔ ان تینوں رقیبوں کو موقع مل گیا اور خوب دِل کھول کر ان کی مخالفت میں ڈٹ گئے۔ علمائے کرام کے پاس دوڑے، مگر کوئی مسلمان جس کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہو، کب احمدی نوازی کرسکتا ہے؟ سب علمائے کرام نے ان کو منہ توڑ جواب دیا، مگر جویندہ یابندہ ہے، ان کو ایک مولوی صاحب مل گئے، جن کا نامِ نامی کرم اِلٰہی ہے، آپ منڈی بہاءالدین کے ہائی اسکول میں ٹیچر ہیں، انہوں نے ایک دُوسرے مولوی صاحب سے جو نکاح خوانوں کے گرد آور ہیں، فتویٰ حاصل کیا کہ یہ عہد نامہ قسم ہے... اس کا اِقرار ان کی طرف سے ایک عام مجمع میں انسپکٹر پولیس کے سامنے ہوا... مولوی صاحب نے تمام علمائے اسلام کی مخالفت کا بارِ عظیم بلاسوچ سمجھ کے سر پر اُٹھایا اور یہ دعویٰ کیا کہ یہ نکاح از روئے شریعت فسخ نہیں ہوا۔ چونکہ ہمارے پاس دُنیائے اسلام کے بزرگ ترین علمائے کرام کے فیصلے موجود تھے، اس لئے ہم کو تو کسی قسم کی تحقیق کی ضرورت نہ تھی، لیکن مخالفوں نے یہ شور مچایا کہ ہم مولوی صاحب کو لائیں گے جو اس نکاح کو توڑ کر لڑکی ہمارے حوالے کردیں گے۔ اس لئے ہم نے مسلمانوں کے زیادہ اِطمینان کے لئے جناب مولانا الحاج القاضی محمد زاہد الحسینی زید مجدہم کو جلسے میں تشریف لانے کی دعوت دی، آپ نے اس کام کو فی سبیل اللہ سمجھ کر ہماری دعوت کو قبول فرمایا اور ۲۹ر جون (۱۹۴۰ء) کو تشریف لائے۔

Marfat.com

مختصر کیفیتِ مناظرہ

یکم جولائی (۱۹۴۰ء) تاریخِ مناظرہ مقرّر تھی، مخالفین کے مولوی صاحب کا اِنتظار رہا، آپ بمشکل تمام تقریباً گیارہ بجے دوالمیال تشریف لائے، چونکہ اس معاملے کی اصلی کیفیت جناب آغا صاحب انسپکٹر پولیس کو معلوم تھی، اس لئے انہوں نے فریقین سے اپنے اپنے دلائل طلب کئے، ہماری طرف سے تمام دلائل اور فتاویٰ پیش کئے گئے، جن کو فریقِ مخالف کے رُکنِ اعلیٰ شاہ رفیع الدین صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر دیوبند و دیگر مقامات سے منگوایا تھا، اور اس کا اِقرار تمام مجمع کے سامنے انہوں نے کیا۔ مخالفین کے اِستفتاء کی عبارات بالکل بدلی ہوئی تھیں، ان کے پاس کوئی دلیل اور کارآمد فتویٰ موجود نہ تھا، انسپکٹر صاحب نے پوری حقیقت معلوم کرلی، آخر مناظرہ چار بجے شروع کردیا گیا۔ تمام مسلمان اس مسجد میں جمع ہوئے جس میں سوائے اہلِ اسلام کے اور کسی کا دخل نہ تھا، اس میں صرف اللہ کی عبادت اور اس کے سچے رسول کی اِطاعت کی جاتی تھی، مگر مخالف پارٹی نے ''کند ہم جنس با ہم جنس پرواز'' پر عمل کیا، اور اس مسجد میں جا پہنچے کہ جہاں احمدیوں کا کافی قبضہ تھا، اور وہ اسی مسجد میں خدا کے سچے رسول کے حکم کو ٹھکرا کر بناوٹی رسول کے اَحکام کی تعمیل کرتے ہیں۔ ان کا خیال یہ تھا کہ شاید مسلمان اس مسجد میں نہ آئیں گے، مگر ہم اس حقیقت کو روشن کرنے کے لئے وہاں چلے گئے اور توحیدِ خداوندی اور رِسالتِ خاتم الانبیاء کے نعرے لگاتے ہوئے اسی مسجد میں جہاں قادیانی، مولوی صاحب کو گھیرے ہوئے بیٹھے تھے، مناظرہ شروع کردیا گیا۔ موضوعِ مناظرہ یہ تھا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج اَز اِسلام ہوا یا نہ؟ ہمارے فاضل محترم نے اپنی خداداد قابلیت اور نورِ اِیمان کو واضح و ثابت کردیا کہ عہد کنندہ اسی وقت سے خارج اَز اِسلام ہوگیا۔ فریقِ مخالف نے یہ دعویٰ کیا کہ الفاظِ مذکورہ ''قسم'' ہیں، جن سے کفارہ ادا کرکے نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ کفر لازم آتا ہے۔ مگر مولانا حسینی نے اس موضوع کو اس طرح صاف کردیا کہ تمام مسلمانوں کے ذہن نشین ہوا اور حق باطل پر غالب آیا۔ فریقِ مخالف کے مولوی صاحب کی جو حالت میدانِ مناظرہ میں ہوئی، اس کو مختصراً درج کیا جاتا ہے:

۱:... مولوی صاحب جب اِثباتِ مدعا کے لئے کھڑے ہوئے تو اتنی ہیبت آئی کہ بسم اللہ نہ پڑھ سکے، قاضی صاحب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اِرشادِ گرامی: ''کل امر ذی بال لم یبدأ ببسم اللہ فھو ابتر'' پڑھ کر بسم اللہ نہ پڑھنے کی وجہ طلب کی، آخر لاجواب ہوکر غلطی کا اِعتراف کرتے ہوئے بہ آوازِ بلند بسم اللہ پڑھی، یہ پہلی ہار تھی۔

۲:... ''شرح وقایہ'' کے متعلق بتلایا کہ یہ مولوی عبدالحی صاحبؒ کی تصنیف ہے۔

۳:... تسلیم کرلیا کہ اِرادۂ کفر سے کافر ہوجاتا ہے۔

۴:... مان لیا کہ احمدی کافر ہیں۔

۵:... فقہِ حنفی کی مشہور کتاب ''جامع الفصولین'' کا نام ''جامع الفصول'' بتلایا۔

۶:... ''تعلیق الکفر بأمر'' اور ''تعلیق الأمر بکفر'' کا فرق نہ بتلا سکے۔

حقیقت میں مناظرہ ہی کیا تھا، ایسے فاضل نوجوان محقق مفتی علامہ کے مقابلے میں بچوں کا ٹیچر کیا تاب لاسکتا ہے...!

Marfat.com

مخالفین کوسخت ندامت اور رُسوائی ہوئی۔ اگر چہ یہ مسئلہ صاف تھا، مگر ہم نے اس خیال سے کہ تمام مسلمانوں کوان کے فتنے سے آگاہ کیا جائے تا کہ کوئی مسلمان اپنی لڑکی ان کو نکاح میں نہ دے، جناب قاضی صاحب کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ اس عنوان پر جامع مانع ایک رسالہ تحریر فرمائیں، الحمدللہ! کہ آپ نے ہماری اِلتجا کو قبول فرما کر اپنے علمی انداز میں رسالہ تحریر فرمایا۔ یہ جو کچھ میں نے عرض کیا لفظ بہ لفظ دُرست ہے، وَاللّٰہُ عَلٰی مَانَقُوْلُ وَکِیْلٌ ، فقط!

عبدالحق شاہ

مسئلہ اِرتداد کی مختصر کیفیت

ایک مسلمان کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، اگر چہ وہ کتنا ہی گنہگار کیوں نہ ہو،(۱) مگر تاہم اس کو مسلمانوی صفت سے موصوف سمجھا جاتا ہے، کوئی گناہ کرنے سے اس کا اِیمان زائل نہیں ہوتا۔(۲) مگر اِرتداد ایک ایسا جرم ہے کہ جس کے کرنے سے وہ اِسلام سے بالکل نکل جاتا ہے، اوراس کی مغفرت ہرگز نہیں ہوسکتی،(۳) کفر فی الحال وہ کسی مسلمان کا دائرۂ اسلام سے نکل جانا ہے جس کو مرتد کہتے ہیں، کفر فی الاستقبال یعنی جب کوئی مسلمان اسلام سے نکل جانے کا اِرادہ کرتا ہے، وہ اسی وقت اسلام سے نکل جاتا ہے،(۴) اوراس کا وجود اس حد تک نجس ہوجاتا ہے کہ اسلامی شریعت میں اس کی سزا قتل ہے،(۵) یعنی اگر مسلمان بادشاہ ہوتو ایسے انسان کو جس نے اپنے مقدس اور برتر مذہب کو چھوڑ کر دُوسرا مذہب اِختیار کرلیا ہو، قتل کرنے کا حکم ہے۔ اوراس کی عورت اس سے جدا ہوجائے گی،(۶) اس کے سب کام برباد اور ضائع ہوں گے اور وہ ایسا ہوگیا کہ اس نے کوئی نیکی کی ہی نہ تھی،(۷) قرآنِ کریم میں یہ اَحکام مفصل طریقے پر موجود ہیں۔

مرتد کی بہت سی اَقسام ہیں، جس کی مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

۱:...زمانۂ قریب یا بعید میں کفر کا اِرادہ کرے۔

۲:...اپنے مذہب میں شک کرے۔

۳:...اپنے کافر ہونے کو کسی شرط پر دِل میں خیال رکھے۔

۴:...زبان سے کافر ہونے کو کسی کام پر مشروط اور موقوف رکھے۔

---

(۱) قال الله تبارك وتعالىٰ: "وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ" (النساء:۴۸)۔

(۲) والكبيرة ..... لا تخرج العبد المؤمن من الإيمان۔ (شرح العقائد النسفية ص:۱۰۶،۱۰۷، طبع مكتبه خير كثير۔

(۳) قال الله تبارك وتعالىٰ: "وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ وَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۱۷﴾" (البقرة)۔

(۴) ومنها إذا عزم على الكفر ولو بعد مائة سنة يكفر في الحال۔ (خلاصة الفتاوىٰ ج:۴ ص:۳۸۲، طبع مكتبه رشيديه كوئٹه)۔

(۵) عن عكرمة قال ..... لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم: من بدّل دينه فاقتلوه! (بخاری ج:۲ ص:۱۰۲۳، باب حكم المرتد والمرتدة)۔

(۶) إرتد أحد الزوجين عن الإسلام وقعت الفرقة بغير طلاق في الحال۔ (فتاوىٰ هندية ج:۱ ص:۳۳۹، طبع بلوچستان بك ڈپو)۔

(۷) قال الله تبارك وتعالىٰ: "وَ مَنْ يَّرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَيَمُتْ وَ هُوَ كَافِرٌ فَاُولٰٓئِكَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ۚ" (البقرة:۲۱۷)۔

Marfat.com

''اِرشاد العباد'' (ص:۴) میں یہ مفصلاً موجود ہے۔''لاہوری'' اور ''قادیانی'' یہ دو مشہور فرقے ہیں۔''لاہوری'' مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدّد مانتے ہیں، اور ''قادیانی'' اس کو نبی مانتے ہیں۔قادیانی تو اس لئے کافر ہیں کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مرزا کو نبی تسلیم کرتے ہیں، اور لاہوری اس لئے کافر ہیں کہ وہ ایک کافر اِنسان کو مجدّد مانتے ہیں، جس کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے۔

بہر حال تمام دُنیا کے مسلمانوں کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزائی خواہ لاہوری ہوں یا قادیانی، وہ اسی طرح کافر ہیں جس طرح یہودی، عیسائی، آریہ، مجوسی کافر ہیں۔لہٰذا جو شخص اِسلام کو چھوڑ کر احمدی ہوا، وہ اسی طرح مرتد ہے جیسا کہ اسلام کو ترک کر کے عیسائی ہوا۔زیرا کہ کفر تمام ایک ہی ملت ہے:''الکفر ملّة واحدة'' (شامی ج:۴ ص:۲۰۵،طبع ایچ ایم سعید) خصوصاً احمدی تو مسلمانوں کو بہت ہی بُرا کہتے ہیں۔

مسلمانوں کے متعلق احمدیوں کا حکم

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں کچھ حالات ان کے اَحکام کے درج کردُوں جو مرزائیوں، احمدیوں کی طرف سے مسلمانوں کے متعلق صادر ہوتے ہیں، تا کہ یہ اندازہ لگانا دُرست ہو جائے کہ کسی احمدی کو لڑکی دینا سخت بے غیرتی، بے اِیمانی، بلکہ خلافِ انسانیت کام ہے۔

۱:...''کل مسلمان جو حضرت مسیحِ موعود (مرزا) کی بیعت میں داخل نہیں ہوئے، خواہ انہوں نے مسیحِ موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔'' (آئینہ صداقت ص:۳۵)

۲:...''جو شخص غیر احمدیوں کو رِشتہ دیتا ہے، وہ یقیناً مسیحِ موعود کو نہیں سمجھتا اور نہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کوئی غیر احمدی ایسا بے دِین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر تم سے اچھے ہیں کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے، مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔''

(ملائکۃ اللہ ص:۴۶)

۳:...''غیر احمدی تو حضرت مسیح کے منکر ہوئے، اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیحِ موعود کا منکر نہیں۔ایسے سوال کرنے والے سے میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ دُرست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟''

(انوارِ صداقت ص:۹۱)

ان بیانات سے ظاہر ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کا مرتبہ اس ملعون قوم کے ہاں صرف کافر، عیسائی، ہندو جیسا ہے، اور ان کے نابالغ بچے بھی کافر ہیں۔تو لعنت ہے اس انسان پر جو مسلمان کہلا کر احمدیوں سے نکاح کرے اور نکاح کو جائز سمجھے، وہ دراصل زنا کو حلال کہتا ہے۔

Marfat.com

اصلی مقصد کی تفصیل

چونکہ ہمارا اصل مدعا تو یہ تھا کہ مسمّٰی مسعود احمد نے جب کفر کا اِرادہ کرلیا، وہ اسی وقت سے کافر ہوگیا، لہٰذا اَب ہم ضروری تمہید بیان کرنے کے بعد اصل مسئلے پر بحث کرتے ہیں۔

اِرادۂ کفر کا حکم

چونکہ اسلام ایک نہایت ہی مقدس اور اعلیٰ مذہب ہے، اس لئے اگر ایک انسان کسی وجہ سے یا بلاوجہ اس کو چھوڑنے کا اِرادہ کرے تو وہ اسی وقت سے کافر ہوجائے گا، زیرا کہ اس نے اسلام جیسی نعمتِ عظمیٰ کو ایک ہلکا سا کام سمجھا، اور یہی کفر کی اصلی علت ہے۔شامی (ج:۴ ص:۲۲۳، طبع ایچ ایم سعید) میں ہے کہ کفر کی اصلی وجہ تو جھٹلانا یا ہلکا سمجھا ہے، لأن مناط التكفير هو التكذيب أو الإستخفاف، لہٰذا وہ انسان اسی وقت سے کافر ہوجائے گا، یہ مسئلہ تمام کتبِ اسلامیہ میں موجود ہے، مثلاً: حدیث پاک کی مشہور کتاب ''مشکوٰۃ شریف'' کی مستند شرح ''مظاہر حق'' (جلد سوم ص:۲۷۱، طبع ایچ ایم سعید) میں ہے،[1] فقہِ اسلامی کی مشہور کتاب ''خلاصۃ الفتاویٰ'' (جلدنمبر ۴ ص:۳۸۲) میں ہے:

"إذا عزم الكفر ولو بعد مائة سنة يكفر في الحال۔"

ترجمہ:... ''جس نے کافر ہونے کا اِرادہ کیا، اگرچہ سو برس کے بعد، وہ فی الحال کافر ہوگیا۔''

میں بوجہ رسالہ کے مختصر ہونے کے ان کتابوں کے نام معہ جلد وصفحہ کے نیچے درج کرتا ہوں، جس کا جی چاہے ان کو دیکھ لے، احقر کے پاس سب کتابیں موجود ہیں:

۱:... فتاویٰ عالمگیری المعروف بہ فتاویٰ ہندیہ، جلددوم ص:۸۸۹۔

۲:... ردالمحتار المعروف شامی، جلد چہارم ص:۲۲۱ (طبع ایچ ایم سعید)۔

۳:... غایۃ الاوطار شرح درمختار، جلددوم ص:۵۱۴۔

۴:... بحرالرائق شرح کنزالدقائق، جلد پنجم ص:۱۳۳۔

۵:... طحطاوی شرح درمختار، جلددوم ص:۴۷۷۔

۶:... سیر القنیہ ص:۱۴۴۔

۷:... جامع الفصولین، جلددوم ص:۳۱۴۔

۸:... دستورالقضاۃ ص:۱۳۱۔

۹:... مالابدمنہ (فارسی) ص:۱۳۸۔

۱۰:... عقائدالاسلام ص:۲۵۴۔

---

(۱) اور جس وقت کہ قصد کیا کفر کا اگرچہ بعد سو برس کے ہوگا کافر ہوجاتا ہے فی الحال۔ (مظاہر حق ج:۳ ص:۲۷۱، طبع ایچ ایم سعید)۔

Marfat.com

ان کتابوں کے سوا دیگر تمام اسلامی کتابوں میں یہ مسئلہ صاف طریقے پر موجود ہے کہ جو شخص کافر ہونے کا اِرادہ کرے، وہ اسی وقت سے کافر ہو جاتا ہے اور اس کی عورت پر طلاق ہو جاتی ہے۔

کلماتِ کفر کہنے کا حکم

چونکہ اسلام اور کفر بلکہ تمام اُمور طلاق، نکاح، بیع، شراء، اِطاعت، نافرمانی وغیرہا اُمور کا تعلق صرف زبان ہی سے ہے، اس کی وجہ سے انسان مسلمان بھی ہوتا ہے اور اسی سے کافر بھی ہوتا ہے، جس پر دلیل لانے کی ضرورت نہیں۔ لہٰذا اگر ایک انسان نے کفر کا کلمہ زبان سے بکا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس پر کفر کے تمام اَحکام نافذ کر دیئے جائیں گے، ''جامع الفصولین'' (جلد دوم ص:۲۹۷، الطبعة الأُولٰی بالمطبعة الأزهرية) میں ہے:

"ومن كفر بلسانه طائعًا وقلبه مطمئن بالإيمان كفر ولا ينفعه ما في قلبه إذ الكافر إنما يعرف بنطقه فلا نطق بكفرٍ كفرٌ عندنا وعند الله تعالٰی۔"

ترجمہ:... ''اور جو بلا کسی خیر کے زبان سے کفر کہے، اس کا دِل ایمان سے مطمئن ہو، تو کافر ہو جائے گا، اسے دِل کی بات نفع نہ دے گی، زیرا کہ کافر تو زبان ہی سے پہچانا جاتا ہے، پس اگر کفر سے بولا تو ہمارے اور اللہ کے ہاں کافر ہے۔''

اِعتراضات

اگرچہ اتنی مفصل اور مدلل بحث کے بعد کسی مسلمان کو اس اَمر میں شک نہیں ہو سکتا کہ کفر کا کلمہ کہنے سے اور اِرادۂ کفر کرنے سے انسان کافر ہو جاتا ہے، خواہ صرف زبان سے کلمہ کفر کہے یا مدّت کے بعد کافر ہونے کا اِرادہ کرے۔ مگر وہ انسان جو ضدی اور متعصب ہو، وہ اس کے خلاف صدا بلند کرتا ہے، چونکہ ہم کو صرف تحقیقِ حق مقصود ہے، اس لئے ہم ان اِعتراضات کو بھی تفصیل سے بیان کرتے ہیں، جو اس مسئلے پر وارِد ہو سکتے ہیں، اور پھر ان کے دندان شکن جواب ذِکر کرتے ہیں، تاکہ مسلمانوں کو زیادہ واقفیت ہو اور مخالفین کو اپنی نا قابلیت کا پتا چل جائے۔ وہ اِعتراضات یہ ہیں:

۱:... یہ مشہور اور مُسلّمہ قاعدہ ہے کہ جب ایک انسان میں ایک کم سو کام ایسے ہوں جن سے کفر لازم آتا ہو، اور صرف ایک کام اسلام کا ہو تو وہ مسلمان ہی رہے گا، اس کے کفر سے اِحتراز لازم ہے۔

۲:... جو عبارات نقل کی گئی ہیں، یہ صرف ایک قول ہے، علماء کا فتویٰ اس پر نہیں ہے۔

۳:... زبان سے اگر کفر کا کلمہ کہے، مگر جب دِل میں اسلام ہے تو وہ مسلمان ہی رہے گا۔

۴:... اگر واقعی انسان کفریہ کلمات کہنے سے کافر ہو جاتا ہے تو اس کو تجدیدِ اِسلام کے بعد تجدیدِ نکاح کافی ہے۔

۵:... فسخِ نکاح کے لئے قاضیٔ اسلام کی قضاء شرط ہے۔

Marfat.com

۶:...عہدنامہ مذکورہ میں یہ الفاظ کہ: ''اگر میں احمدی نہ ہوا تو کافر ہوجاؤں گا'' یہ الفاظِ قسم ہیں، اور قسم میں کفارہ دے دینا کافی ہے، کفر لازم نہیں آتا۔

یہ وہ مشہور اِعتراضات ہیں جو کم علمی یا ضد کی وجہ سے اس مسئلے پر وارِد ہوسکتے ہیں، ان کے جوابات بھی تفصیل وار ملاحظہ فرمائیں۔

جوابات

ا:...اس جواب کو سمجھنے کے لئے ایک تمہید کا سمجھنا ضروری ہے، وہ یہ کہ علاماتِ کفر اور کفریہ کام اور چیز ہے، اور کلماتِ کفر کا کہنا یہ شے دیگر ہے۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ ایک شخص شراب پیتا ہے، زنا کرتا ہے، جوا کھیلتا ہے، بے نماز ہے، زکوٰۃ ادا نہیں کرتا، جھوٹ بولتا ہے، وغیرہا، کئی ایسے اُمور کرتا ہے جو کفر کی علامات ہیں، مگر وہ اسلام کے خلاف زبان سے حرف تک نہیں نکالتا، بلکہ اسلام کو سچا مذہب جانتا ہے، اور بُرے کام کو بُرا ہی سمجھتا ہے۔ تو ایسے شخص کو کافر نہ کہا جائے گا، بلکہ مسلمان ہی رہے گا۔

اس کے برخلاف ایک دُوسرا اِنسان ہے جو نماز پڑھتا ہے، زکوٰۃ دیتا ہے، داڑھی رکھتا ہے، قرآنِ کریم پڑھتا ہے، مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور اِنسان کو بھی نبی مانتا ہے، یا زِنا، یا شراب وغیرہما اور حرام کو حلال جانتا ہے، تو ان صورتوں میں وہ اسی وقت کافر ہوجائے گا، اسی کو لزومِ کفر اور اِلتزامِ کفر کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لزومِ کفر کی پہلی، اور اِلتزامِ کفر کی دُوسری صورت ہے۔

بہرحال جب ایک انسان نے اپنی زبان سے کفر کا کلمہ کہا تو وہ کافر ہوجائے گا، اگرچہ اس کی نیت نہ ہو:

"إلّا إذا صرّح بإرادة موجب الكفر فلا ينفعه التأويل حينئذٍ"

(شامی ج:۴ ص:۲۲۴، طبع ایچ ایم سعید)

ترجمہ:... ''مگر جب اس نے کفر کو واجب کرنے والے اِرادے کو ظاہر کیا تو اَب تأویل نفع نہ دے گی۔''

اسی طرح بحرالرائق شرح کنزالدقائق وفتاویٰ عالمگیری جلددوم ص: ۳۰۳ وغیرہما میں ہے۔

۲:... یہ مسئلہ تمام علمائے کرام کے ہاں متفق علیہ ہے، آج تک کسی عالمِ دین محقق نے اس میں اِختلاف نہیں کیا، بلکہ آج بھی تمام علمائے اسلام اسی پر حکم دے رہے ہیں:

"من تكلم بكلمة الكفر هازلًا أو لاعبًا كفر عند الكل۔"

(شامی ج:۴ ص:۲۲۴، طبع ایچ ایم سعید)

اور خلاصۃ الفتاویٰ (جلد چہارم ص: ۳۸۳) اور کتاب مطالب السنیہ (ص:۶۸) وغیرہا کتبِ اسلام میں یہ مسئلہ مصرّحاً موجود ہے۔

Marfat.com

۳:...صرف قول ہی پر سب کاموں کا دارومدار ہے، کفر، ایمان، نکاح، طلاق وغیرہا تمام اُمور موقوف ہیں، اِعتقاد میں ان کا کوئی دخل نہیں، جو اِنسان کفر کا کلمہ منہ سے نکالتا ہے، وہ اسی وقت کافر ہوجاتا ہے، اس سے نیت وغیرہا کا سوال نہ کیا جائے گا، اگر وہ اپنے اِرادے اور نیت کے متعلق یہ کہہ دے کہ میری نیت تو کافر ہونے کی نہ تھی، لیکن اس کا ہرگز اِعتبار نہ ہوگا، قاضی اس بات کو نہ مانے گا اور اس پر حکمِ کفر دے دے گا، یہ مسئلہ بھی تمام کتابوں میں موجود ہے۔ علامہ شامی، جلد چہارم صفحہ: ۲۲۴ (طبع ایچ ایم سعید) میں فرماتے ہیں:

"والحاصل ان من تكلم بكلمة الكفر هازلًا او لاعبًا كفر عند الكل ولا اعتبار باعتقاده۔"

ترجمہ:... "حاصل یہ کہ جو شخص ہازلاً یا لاعباً کلمۂ کفر کہے، وہ سب علماء کے نزدیک کافر ہوجاتا ہے، اور اس کے اِعتقاد کا اِعتبار نہیں۔"

جامع الفصولین (جلددوم ص:۲۹۷) اور کتاب "المطالب السنیہ" (ص:۶۸) وعالمگیری وغیرہما میں ہے:

"إذا اراد ان يتكلم بكلمة مباحةٍ فجرىٰ علىٰ لسانه كلمة الكفر خطاءً بلا قصدٍ لا يصدقه القاضي۔"

ترجمہ:... "جب کسی نے ایک مباح بات کرنے کا اِرادہ کیا تو اس کی زبان پر غلطی سے کفر کا کلمہ جاری ہوگیا، قاضی اس کو سچا نہ سمجھے گا۔"

الغرض اسی زبان سے انسان کہاں جا پہنچتا ہے! انسان کو چاہئے کہ اپنی زبان کو محفوظ رکھے، اُستاذِ کامل علامہ دمیاطی نے بطور نصیحت کے اِرشاد فرمایا ہے کہ:

"وبالجملة فباب المكفرات واسع جدًّا فليأمل الإنسان فيما يريد ان يقوله قبل قوله ولا يطلق لسانه فى الكلام فإنه من اكبر اعدائه۔" (نهاية الأمل ص:۳۷۳)

۴:...واقعی یہ دُرست ہے کہ اگر مرتد اِسلام لائے تو وہ دوبارہ نکاح اس عورت سے کرسکتا ہے، مگر اس میں ایک ضروری شرط ہے، وہ یہ کہ اگر اس عورت کی رضا ہو تو دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے، ورنہ اس عورت کی رضامندی نہ ہونے پر اس سے دوبارہ نکاح جائز نہیں، اور اس کو مجبور نہ کیا جائے، بلکہ جہاں اس عورت کی مرضی ہو، نکاح کرسکتی ہے۔

"خلاصۃ الفتاویٰ" (جلد چہارم ص:۳۸۳) میں ہے:

"ولا تجبر المراة علىٰ ان ترجع إليه حتّٰى يتزوجها۔"

ترجمہ:... "اور عورت کو اس کے لئے مجبور نہ کیا جائے کہ اس کے ساتھ نکاح کرے۔"

اسی طرح "جامع الفصولین" (جلددوم ص:۳۱۷)، اور شامی (جلد نمبر ۳ ص:۴۱۴)، واشباہ والنظائر (ص:۲۶۲) وغیرہا کتابوں میں مفصلاً موجود ہے۔

Marfat.com

۵:... چونکہ اسلام کوترک کردینا ایک بہت ہی بڑا جرم ہے، لہٰذا اس کے بعد اس کی عورت اس پر فوراً حرام ہوجاتی ہے، اس میں قاضی کی قضاء کی ہرگز ضرورت نہیں، بلا قاضی کے بھی جدا ہوجائیں گے۔

"منها ان الردّة حد الزوجين توجب البينونة بينهما فی الحال بدون قضاء القاضی۔"

ترجمہ:... ''خاوند، بیوی میں ایک کے مرتد ہونے پر فی الحال جدائی واجب ہوجاتی ہے، اس میں قضاءِ قاضی کی ضرورت نہیں۔''

(خلاصۃ الفتاویٰ، جلد چہارم ص: ۳۸۳، اور جامع الفصولین جلددوم ص: ۳۱۸، طبع ازہریہ)

۶:... یہ اِعتراض مخالفین کے پاس سب سے بڑا ہتھیار تھا، ان کے مولوی صاحب نے اسی کو بار بار پیش کیا کہ یہ قسم ہے، اور قسم کا کفارہ دے دینا کافی ہے، لہٰذا میں اس کو ذرا تفصیل سے بیان کرتا ہوں۔

پہلا جواب

اس جواب کو سمجھنے سے پہلے ایک تمہید کا جاننا ضروری ہے کہ یہاں تین باتیں ہیں:

۱:... ایک: ''تعلیق الأمر بکفر''

۲:... دُوسرا ''تعلیق الکفر بأمر''

۳:... تیسرا ''تعلیق الکفر بکفر''

پہلے کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کسی کام کو کفر پر معلق کردے، مثلاً: اس نے کہا: ''میں ضرور کوہاٹ جاؤں گا، اگر نہ گیا تو کافر ہوں گا'' اس میں اس نے اپنے کوہاٹ جانے کو کفر پر معلق اور مشروط کردیا ہے۔ ظاہر ہے ایسا کلام کرنے والے کا مدعا صرف اپنے بیان کی پختگی بیان کرنا ہوتا ہے کہ میں کوہاٹ ضرور جاؤں گا۔

دُوسرے کلام کا مطلب یہ کہ ایک آدمی اپنے کافر ہونے کو کسی کام پر معلق اور مشروط رکھے، مثلاً: اس نے کہا: اگر کل بارش ہوئی تو میں کافر ہوجاؤں گا'' یا جیسا کہ مسعود احمد نے کہا: ''جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہوجاؤں گا'' ان کلاموں میں مقصود تو کافر ہونا ہے، مگر فی الحال نہیں، اس نے کافر ہونے کو ایک شرط پر موقوف کردیا ہے، ایسی صورت میں وہ اسی وقت کافر ہوجائے گا، خواہ وہ کام ہو یا نہ ہو۔ لہٰذا مسمّٰی مسعود کا یہ کلام اسی قسم سے ہے، وہ اسی وقت کافر ہوگیا۔ ''ان کان کذا کفرت، کفر فی تلك الساعة'' (ترجمہ: اگر یہ کام ہوا تو میں کافر ہوجاؤں گا، اسی وقت کافر ہوجائے گا)۔ کتاب ''سیر القنیہ'' (ص: ۱۴۲) اور ''جامع الفصولین'' (جلددوم ص: ۲۹۷) وغیرہا میں موجود ہے۔

تیسرے کلام کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے کافر ہونے کو کفر پر معلق کرے، مثلاً: مسعود احمد نے کہا کہ: ''میں اگر احمدی نہ ہوا تو کافر ہوجاؤں گا'' اس کلام میں اس نے اپنے کافر ہونے کا اِرادہ کیا، اس طرح اس کی تاکید کی اور اپنے اِرادے کو پختہ کردیا کہ اگر وہ احمدی نہ ہوتا تو کافر ہوگا، یعنی ضرور کافر ہوگا، ہرگز وہ احمدیت کو نہ چھوڑے گا۔ یہ اس عہدنامے کا دُوسرا جز ہے، جو مسمّٰی مسعود احمد نے

Marfat.com

لکھا ہے، پس اگر وہ احمدی ہوا تب بھی کافر، اور اگر احمدی نہ ہوا تب کافر ہوا، بالکل صاف مطلب ہے۔ یہ عہد نامہ درحقیقت اس کے کفر کی سند ہے، قسم وغیرہ ہرگز نہیں۔

دُوسرا جواب

اگر اس عہد نامے کا پہلا حصہ دیکھا جائے تو معاملہ بالکل صاف ہے کہ اس نے عہد کیا: ''جب میں ملازم ہوا تو احمدی ہو جاؤں گا'' اس میں صاف طور کفر کا اِرادہ موجود ہے، یہ قسم وغیرہ نہیں۔ اسی وجہ سے مخالفین کے مولوی صاحب نے بھی اس کو ہاتھ نہیں لگایا، حالانکہ تمام کلاموں کو جب تک اوّل سے آخر تک نہ دیکھا جائے گا، معنی معلوم نہ ہو سکے گا۔ مولوی صاحب نے آخری جزو کو لیا جو ہمارا عین مدعا تھا۔ بہرحال یہ کلام چونکہ اِرادۂ کفر پر دلالت کرتا ہے، لہٰذا اسی وقت کافر ہو گیا۔

تیسرا جواب

یہ آخری جملہ قسم نہیں ہو سکتا، زیرا کہ قسم کے لئے پہلی شرط یہ ہے کہ قسم اُٹھانے والا مسلمان ہو، اگر کافر نے قسم اُٹھائی تو لغو اور باطل ہو جائے گی، جب مسعود نے یہ کہا کہ: ''میں جب ملازم ہوا کافر ہو جاؤں گا'' اس کلام کے کہنے سے وہ اسی وقت کافر ہو گیا۔ اب اگر تھوڑی دیر کے لئے اس کے آخری کلام کو قسم مان بھی لیا جائے تو وہ لغو اور باطل ہو جائے گی، زیرا کہ وہ تو کافر ہو چکا ہے، اور کافر کی قسم مقبول نہیں، قسم اُٹھانے والے کے لئے مسلمان ہونا ضروری ہے۔ ''وشرطها الإسلام'' قسم کی شرط اِسلام ہے (درمختار ص:۲۵۶)۔

جب وہ قسم ہی نہیں ہوئی تو اَب کفارہ وغیرہ کا کیا ذِکر ہے؟ اسی طرح ''شرح وقایہ'' (ص:۱۵۱) میں ہے: ''لا كفارة في حلف كافرٍ'' (ترجمہ: کافر کی قسم میں کفارہ نہیں ہوتا)۔ مطلب یہ نکلا کہ اسلام قسم کے لئے اِبتداءً اور بقاءً دونوں حالتوں میں شرط ہے: ''فالإسلام شرط إنعقادها وبقائها'' (شامی ج:۳ ص:۷۴)۔ جب وہ مسعود مسلمان ہی نہ رہا تو اَب قسم وغیرہ باطل اور لغو ہو گئی، اور وہ پہلے ہی کلام سے کافر ہو گیا، اس کی عورت اس پر طلاق ہو گئی۔

الإستفتاء بحضراة العلماء

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے اسلام اور مفتیانِ دِین اس مسئلے میں کہ ایک شخص مسمّٰی مسعود احمد نے اپنے ایک معاہدے میں تحریر کیا ہے کہ: ''اگر میں برسرِ روزگار ہو گیا تو میں قادیانی مذہب اِختیار کر لوں گا، اگر وہ مذہب اِختیار نہ کروں تو میں کافر، کافر، کافر۔'' اور اَب مسعود برسرِ روزگار ہے، کیا اس صورت میں مسعود کی منکوحہ.... جو بوقتِ معاہدہ منکوحہ تھی... پر کچھ اثر پڑتا ہے یا نکاح بحالہٖ قائم ہے؟ بیّنوا توجروا!

الجواب:... قادیانی مذہب باجماعِ علمائے اُمت کفر ہے، اور کفر کے متعلق یہ کہنا کہ: ''اگر فلاں کام ہو گیا تو میں کفر اِختیار کر لوں گا'' اس کلمے سے کہنے والا اسی وقت کافر ہو جاتا ہے، خواہ وہ کام کیا ہو یا نہ، اور اس مذہب کو اِختیار کرے یا نہ کرے، لما فی القنیه:

Marfat.com

"باب ما یکفر به الإنسان من کتاب السیر ان کان کذا کفرت، کفر فی تلك الساعة ولو قال وعنی اصیر کافرا لو قال اعتدنی کافرا او انا کافر کفرٌ۔" (ص:۱۴۴)

اور جبکہ کہنے والا کافر ہوگیا تو اس کا نکاح فسخ ہوگیا، واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم!

ضروری نوٹ:... یہ فتویٰ فریق مخالف نے منگوایا ہے جو تترال سے بھیجا گیا ہے، جس میں اس فریق کے معاون جماعت رہتی ہے، جناب شاہ رفیع الدین صاحب نے تمام مجمع میں اس امر کا اعتراف کیا کہ یہ فتویٰ میں نے خود منگوایا ہے، اور مسعود احمد کے عہد نامے کو میں نے خود دیکھا ہے جو بالکل اس اِستفتاء سے ملتا جلتا ہے۔

اے مسلمانو! اس سے زیادہ ہماری صداقت کی اور کیا دلیل ہوسکتی ہے کہ مخالف خود اس نکاح کو توڑانے کے اصلی مباشر تھے اور اب ضد کی وجہ سے مقابلہ کرتے ہیں، خدا ان کو ہدایت بخشے!

مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب — مولانا الحاج محمد کفایت اللہ صاحب — مولانا محمد یوسف صاحب

مفتی دارالعلوم دیوبند — مفتیٔ اعظم دہلی — مدرسہ امینیہ دہلی

(علمائے صوبہ سرحد)

مولانا السید مبارک شاہ صاحب گیلانی — مولانا السید عبداللہ شاہ صاحب — مولانا عبدالعزیز صاحب

فاضل دیوبند — مدیر اخبار "الفلاح" — فاضل دیوبند

مولانا السید محمد ایوب صاحب بنوری، فاضل دیوبند — مولانا السید حبیب شاہ صاحب، مدرّس پشاور

(علمائے ضلع جہلم)

مولانا الحاج الحافظ السید لال شاہ صاحب دوالمیال — مولانا مولوی مفتی عطاء محمد صاحب ساکن رتہ

مولانا احمد دین صاحب سکنہ جسیال — مولانا ابوالفضل کرم الدین صاحب بھین

مولانا غلام ربانی صاحب، مدرّس اعلیٰ ڈلوال سابق مدرّس میرہ شریف

(علمائے ضلع کیمبل پور)

مولانا الحاج قطب الدین صاحب غورغشتی — مولانا الحاج نصیر الدین صاحب غورغشتی

مولانا مولوی میاں شاہ صاحب غورغشتی — مولانا الشیخ سعد الدین صاحب جلالیہ

مولانا عبداللہ جان صاحب جلالیہ — مولانا محمد یوسف صاحب جلالیہ

مولانا خدا بخش صاحب سجادہ نشین حضرو — مولانا محمد ایوب شاہ صاحب، فاضل دیوبند

مولانا عبدالحق صاحب، سابق مدیر مدرس بھیرہ — مولانا سیّد محبوب شاہ صاحب کالو

مولانا الحاج محمد حضرت الدین صاحب، مبلغ اسلام جنوبی افریقہ — مولانا محمد غوث صاحب دریا

Marfat.com

مولانا حافظ محمد امین صاحب، فاضل دیوبند
مولانا الشیخ القاضی محمد غلام ربانی صاحب شمس آباد
مولانا حافظ احمد حسین صاحب حمیلہ
مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامان
مولانا نور محمد صاحب چھاؤنی کیمبل پور
مولانا عبدالعزیز صاحب، فاضل دیوبند
مولانا نور محمد صاحب ویسہ
مولانا غلام مصطفیٰ صاحب، فاضل دیوبند
مولانا قاضی انوار الحق صاحب بی اے منشی فاضل مفتی ریاست مانگرول
مولانا قاضی عبدالشکور صاحب سامان
مولانا محمد عمر صاحب شمس آباد
مولانا عبدالدیان صاحب دامان
مولانا علم الدین صاحب، فاضل دیوبند
مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ویسہ
مولانا محمد عمر صاحب کامل پور

سیئہ کارخلائق قاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ

یہ حکم مذکورہ دراصل تمام علمائے اسلام کا ہے، صرف انہی علمائے کرام کا نہیں جن کے اسمائے گرامی ہم نے درج کئے ہیں، مگر جلدی کہ وجہ سے صرف ان ہی علمائے کرام سے دستخط لئے گئے ہیں، علمائے حقانی کی اتنی زیادہ تعداد کے بعد ہر ایک انسان کو یہ بات بخوبی معلوم ہوگئی کہ یہ مسئلہ بالکل دُرست ہے، اور مسمّٰی مسعود احمد اسی وقت سے خارج از اِسلام ہوگیا، اُس کی عورت اس سے جدا ہوگئی، جہاں وہ چاہے نکاح کرسکتی ہے۔ یہ قسم ہرگز نہیں جیسا کہ مخالف نے سمجھا، کیونکہ یہ ایک ناممکن بات ہے کہ تمام علمائے کرام ایک غلط مسئلہ بیان کریں اور ایک بچوں کا ٹیچر اس کو دُرست سمجھے، ضدی انسان کو اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی طاقت نہیں منوا سکتی، من یضلل اللہ فلا ھادی لہ...!

آخری عرض

اتنی تفصیل اور اس قدر علمائے اسلام کے حکم سے یہ بات بخوبی واضح ہوگئی کہ مسمّٰی مسعود احمد اِسلام سے خارج ہوگیا اور اس کی عورت اس سے جدا ہوگئی، اور جو دُوسری جگہ نکاح کیا، بالکل حلال ہے، اب اگر کوئی اِنسان اس مسئلے کو نہ مانے اور اس کو کافر نہ سمجھے تو وہ خود کافر ہوجائے گا، مسلمانوں کو اس سے تمام تعلقات ہٹا لینے ضروری ہیں، نہ اس کے پیچھے نماز دُرست ہے، جب تک توبہ نہ کرے اور تجدیدِ اِسلام نہ کرے۔

"الإجماع علٰی کفر من لم یکفر احدًا من النصاریٰ والیھود وکل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرھم او شك۔" (الشفاء ج:۲ ص:۲۴۴) "ولھٰذا نکفر من لم یکفر بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیھم او شكّ او صحح مذھبھم وان اظھر مع ذالك الإسلام۔"

ترجمہ:... "ایسے آدمی کے کافر ہونے پر سب کا اِتفاق ہے جو یہود اور نصاریٰ کو، یا ایسے شخص کو جو

Marfat.com

مسلمانوں کے دِین سے الگ ہو جائے، کافر نہ سمجھے، یا ان کے کفر میں توقف اور شک کرے۔ اس لئے ہم ان لوگوں کو کافر کہتے ہیں جو مسلمانوں کے دِین کے سوا کسی اور طریقے پر چلتے ہیں یا اس کو جو ایسے لوگوں کے بارے میں توقف کرے یا ان کے مذہب کو صحیح جانے، اگرچہ وہ اسلام کا بھی مدعی ہو۔"

(شفاء شریف جلد دوم ص: ۲۷۰ و ۲۷۱، ومنہاج جلد دوم ص: ۵۰۴، وقواطع الاسلام ص: ۴۱)

میرے عزیز مسلمان بھائیو! تم کو لازم ہے کہ اپنے دِینِ اسلام اور سچے رسول کی محبت کا ذرا تو خیال کرو، ایسے مرتدوں کا ہرگز ساتھ نہ دو، ورنہ دُنیا اور آخرت میں ذِلت اور رُسوائی اُٹھانی پڑے گی۔

میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے اور میرے والدین و جملہ مسلمانوں کے گناہ بخش کر حبِّ رسول عطا فرما دے، آمین بجاہ سیّد المرسلین، وما علینا الا البلاغ!

عبدہ العاصی القاضی محمد زاہد الحسینی غفرلہٗ
مدرسہ محمدیہ شمس آباد، ضلع اٹک
۲/ جمادی الثانیہ ۱۳۶۰ھ

❊❊❊

Marfat.com

قہرِ یزدانی بر جان دجال قادیانی

یعنی

۱:...فتاویٰ عظیمیہ من علماء الحنفیہ

۲:...عدم جواز نکاح مرزائی با مسلمہ سُنّیہ

۳:...عدم جواز صلوٰۃ جنازہ قادیانیہ

شائع کردہ

واعظِ اسلام حضرت پیر سیّد ظہور شاہ قادری

جلال پور جٹاں، ضلع گجرات

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مضمون رسالہ اوّل:... مرزا قادیانی کی طرف سے دعویٰ نبوّت وتوہین انبیاء علیہم السلام، ومرزا قادیانی کے عقائد انہی کی تصنیفات سے بحوالہ صفحات کتاب صراحۃً لکھا گیا ہے۔

دوم:... اگر کوئی مسلمان اپنی لڑکی کا نکاح کسی مرزائی سے کردے اور بعد میں معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے، کیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا ناجائز؟ اور پھر اس لڑکی کا نکاحِ ثانی بلاطلاق مرزائی دُوسرا مسلمان کرسکتا ہے؟

سوم:... جو شخص اس فتوے کے دیکھنے کے بعد کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا پڑھائے، اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟ تجدیدِ نکاح کرے یا نہ؟

فقیر حافظ سیّد پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام
جلال پور جٹاں، ضلع گجرات، پنجاب

نحمدہٗ ونصلی علٰی رسولہ الکریم

"عن ثوبان قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: إذا وضع السيف فى أُمّتى لم يرفع عنهما إلٰى يوم القيامة، ولا تقوم الساعة حتّٰى تلحق قبائل من أُمّتى بالمشركين وحتّٰى تعمل قبائل من أُمّتى الأوثان، وانه سيكون فى أُمّتى كذابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبى الله وانا خاتم النبيين لا نبى بعدى، ولا تزال طائفة من أُمّتى على الحق ظاهرين لا يضرهم من خالفهم حتّٰى يأتى امر الله۔" (ابوداؤد، كتاب الفتن، حديث نمبر: ۴۲۴۹، طبع المكتبة المكية، جدة، ج:۵ ص:۱۳و۱۴، وفى الترمذى كتاب الفتن، باب ما جاء فى الهرج والعبادة فيه ج:۳ ص:۲۲۹، حديث نمبر: ۲۲۰۲، طبع دار الكتب العلمية، بيروت)

ترجمہ:... "روایت ہے ثوبانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ: جس وقت رکھ دی جائے گی تلوار میری اُمت میں، نہیں اُٹھائی جائے گی تلوار قبل اس سے قیامت تک، اور نہیں قائم ہوگی قیامت

Marfat.com

یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلہ میری اُمت سے مشرکوں کے، اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلہ میری اُمت سے بتوں کو، اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری اُمت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے، سب گمان کریں گے وہ نبی خدا کے ہیں، حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، نہیں کوئی نبی پیچھے میرے، اور ہمیشہ ایک جماعت اُمت میری سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب، نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آئے حکم خدا کا۔''

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی آلِہِ الْمُجْتَبٰی وَاَصْحَابِہِ الْمُقْتَدٰی، اَمَّا بَعْدُ!

احقر العباد، خادم العلماء، فقیر حافظ سیّد پیر ظہور شاہ قادری واعظ الاسلام جلال پور جٹاں، ضلع گجرات، پنجاب، برادرانِ اسلام کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ لاہوری مرزائی جماعت کی طرف سے ایک دو ورقہ اِشتہار شائع ہوا ہے، جس میں ۲۲ اَشخاص نے... جن کے نام آگے درج کئے جائیں گے... حلف اُٹھا کر بیان کیا ہے کہ: ''مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی و رسول ہونے کا ہرگز نہ تھا، مسلمان ہماری قسمیہ شہادت پر اِعتبار کریں اور مرزا قادیانی کو مدعیٔ رِسالت نہ سمجھیں، اور نہ ان کو بہ سبب دعویٔ نبوّت و رِسالت کافر و خارج اَز اِسلام سمجھیں، جن اَشخاص نے ان کو سمجھا ہے، غلو کیا ہے، اور علمائے اسلام نے اِلزام لگا کر ان کی تکفیر کی ہے، غلط ہے، حقیقت میں وہ نبوّت و رِسالت کے مدعی نہ تھے، بلکہ محدثیت اور مجدّدیت کا دعویٰ کیا ہے۔'' لہٰذا مسلمانوں کی اِطلاع کے لئے مرزا قادیانی کی دعویٔ نبوّت و رِسالت و توہینِ انبیاء و عقائد و اِلہامات و تحریرات پیش کی جاتی ہیں، جس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا قادیانی رِسالت و نبوّت کے مدعی تھے، خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتمِ نبوّت نہ جانتے تھے، اس لئے مسلمان نہ تھے، بلکہ جو ہم عقائد مرزا غلام احمد کے ہے وہ بھی کافر و خارج اَز دائرۂ اِسلام ہے، اگر فقیر کے کہنے پر رنج پیدا ہو جائے تو علماء صاحبان سے بطور اِستفتاء تصفیہ کر کے ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں!

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کی بابت

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ: ''میں مسیحِ موعود ہوں، اور عیسیٰ ابن مریم سے بڑھ کر ہوں، جو کوئی مجھ پر اِیمان نہ لائے گا، وہ کافر ہے، خدا میری نسبت کہتا ہے: تو مجھ سے ہے، اور میں تجھ سے ہوں، تو میرے واسطے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد، جس سے تو راضی، اس سے میں راضی، اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا، خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے، خدا نے مجھے قادیان میں اپنا سچا رسول کر کے بھیجا ہے اور خدا نے مجھ کو کرشن بھی کہا ہے، معجزہ کوئی شے نہیں، محض مسمریزم اور شعبدہ بازی ہے۔'' آیا اس قسم کے عقائد والے کو کافر کہا جائے یا نہ؟ اس کی اِمامت و بیعت اور

Marfat.com

دوستی وسلام علیک اس سے اوراس کے مریدوں سے جائز ہے یانہیں؟ بیّنوا بالتّفصیل جزاکم اللہ الرَّبّ الجلیل!

الجواب:...

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ، اَمَّا بَعْدُ!

پس مخفی نہ رہے کہ عقائدِ مذکورہ کے ماسوا ملحد قادیانی کے اور بہت سے عقائد کفریہ ہیں، جن میں سے بعض کا بطور مشت نمونہ ازخروارے کلمہ فضل رحمانی سے ذِکر کردینا مناسب معلوم ہوتا ہے، اوروہ یہ ہیں:

اِزالہ اوہام میں لکھا ہے: عیسیٰ علیہ السلام یوسف نجار کے بیٹے تھے۔ (اِزالہ ص:۳۰۳، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۴)

حضرت یسوع مسیح کی نسبت لکھا ہے: شریر، مکار کے پیچھے چلنے والا جھوٹا۔ (ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۵، خزائن ج:۱۱ ص:۲۸۹)

اس میں لکھا ہے کہ:

آپ کی تین دادیاں، نانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۵، خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱ حاشیہ)

انبیاء علیہم السلام جھوٹے ہوتے ہیں۔ (اِزالہ ص:۶۲۸ تا ۶۲۹)

حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وحی بھی غلط نکلی تھی۔ (اِزالہ ص:۶۸۸ تا ۶۸۹)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی نبی کے پاس زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح مرام ص:۶۸ تا ۶۵۷)

قرآن شریف میں جو معجزات ہیں، وہ سب مسمریزم ہیں۔ (اِزالہ اوہام ص:۷۴۸ تا ۷۵۰)

دجال، پادری ہیں۔ (اِزالہ اوہام ص:۷۲۲، خزائن ج:۳ ص:۴۸۸)

اور کوئی دجال نہیں آئے گا۔ (اِزالہ ص:۴۹۵، ۴۹۶، خزائن ج:۳ س:۳۶۵، ۳۶۶)

دجال کا گدھا ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں۔ (اِزالہ اوہام ص:۴۸۵، خزائن ص:۴۷۰)

یاجوج ماجوج انگریز ہیں اور اس کے سوا اور کوئی نہیں۔ (اِزالہ ص:۵۰۲، ۵۰۸)

دُخان کچھ نہیں، غلط خیال ہے۔ (اِزالہ ص:۵۱۳، خزائن ص:۳۷۵)

آفتاب مغرب سے کوئی نہیں نکلے گا۔ (اِزالہ ص:۵۱۵، خزائن ص:۳۷۶)

دابۃ الارض، علماء ہوں گے، اور کچھ نہیں۔ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اِبنِ مریم اور دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ (اِزالہ ص:۶۹۲، خزائن ج:۳ ص:۴۷۳)

مرزا کی طرف سے دعویٰ نبوّت

ا:... ''اِلہام: ''قل إن کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ'' یعنی کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو'' بلفظہ۔ (براہین احمدیہ ص:۲۴۶، خزائن ج:۱ ص:۲۶۶)

Marfat.com

۲:... ''مرسلِ یزدانی و مامورِ رحمانی حضرت جناب مرزا غلام احمد قادیانی'' بلفظہ۔

(اِبتدا (ٹائٹل پیج) اِزالہ اوہام، خزائن ج:۳ ص:۱۰۱)

۳:... ''خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا اور مثل نوح کہا، مثیل یوسف کہا، مثیل داؤد کہا، پھر مثیل موسیٰ کہا، پھر مثیل اِبراہیم، پھر بار بار احمد کے خطاب سے مجھے پکارا۔'' بلفظہ۔ (اِزالہ ص:۲۵۳، خزائن ج:۳ ص:۲۲۷)

۴:... ''پس واضح ہو کہ وہ مسیحِ موعود جن کا آنا اِنجیل اور اَحادیثِ صحیحہ کی رُو سے ضروری طور پر قرار پا چکا تھا، وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آ گیا، اور آج وہ وعدہ پورا ہو گیا جو خدا تعالیٰ کی مقدس پیش گوئیوں میں پہلے سے کیا گیا تھا۔''

(اِزالہ ص:۴۱۳، ۴۱۴، خزائن ج:۳ ص:۳۱۵)

۵:... ''چونکہ مسیح میں مماثلت ہے، اس لئے اس عاجز کا نام بھی آدم کہا اور مسیح بھی۔''

(اِزالہ ص:۴۵۶، خزائن ج:۳ ص:۳۴۳)

۶:... ''خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام اُمتی بھی رکھا اور نبی بھی۔''

(اِزالہ ص:۵۳۳، خزائن ج:۳ ص:۳۸۶)

فائدہ:... اس سے معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کی مؤلفہ براہین احمدیہ خدا کا کلام ہے۔

۷:... ''احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رُو سے ایک ہی ہیں، اسی کی طرف یہ اِشارہ ہے: مبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد۔'' (اِزالہ ص:۶۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳)

۸:... ''اور یہ آیت کہ: هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله، درحقیقت اسی مسیح بن مریم کے زمانے سے متعلق ہے۔'' (اِزالہ ص:۶۷۵، خزائن ج:۳ ص:۴۶۴)

۹:... ''وہ آدم اور اِبنِ مریم یہی عاجز ہے، کیونکہ اوّل تو ایسا دعویٰ اس عاجز سے پہلے کبھی کسی نے نہیں کیا، اور اس عاجز کا یہ دعویٰ دس برس سے شائع ہو رہا ہے۔'' (اِزالہ ص:۶۹۵، خزائن ج:۳ ص:۴۷۵)

۱۰:... حضرت اقدس اِمام مہدی و مسیحِ موعود مرزا غلام احمد رسالہ آریہ دھرم مؤلفہ مرزا۔ (ص:۶۵)

۱۱:... ''ان کو کہو کہ تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میرے پیچھے ہو، تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔''

(انجامِ آتھم ص:۵۲ تا ۵۶، خزائن ج:۱۱ ص:۵۲ تا ۵۶)

۱۲:... ''اے احمد! تمہارا نام پورا ہو جائے گا قبل اس کے جو میرا نام پورا ہو۔'' (انجامِ آتھم ص:۵۲، خزائن ج:۱۱ ص:۵۲)

۱۳:... ''تو ہمارے پانی میں سے ہے۔'' (انجامِ آتھم ص:۵۳، خزائن ج:۱۱ ص:۵۳)

۱۴:... ''پاک ہے وہ جس نے اپنے بندے کو رات میں سیر کرائے۔'' (انجامِ آتھم ص:۵۳، خزائن ج:۱۱ ص:۵۳)

۱۵:... ''نبیوں کا چاند مرزا قادیانی آئے گا۔'' (انجامِ آتھم ص:۵۸، خزائن ج:۱۱ ص:۵۸)

Marfat.com

۱۶:...''ما ارسلناك إلّا رحمة للعالمين، تجھ کوتمام جہان کی رحمت کے واسطے بھیجا۔''

(انجامِ آتھم ص:۷۸، خزائن ج:۱۱ ص:۷۸)

۱۷:...''انی مرسلك إلٰی قوم مفسدين علٰی صراط مستقيم، یعنی تجھ کوقومِ مفسدین کی طرف رسول بنا کر بھیجا۔''

(انجامِ آتھم ص:۷۹، خزائن ج:۱۱ ص:۷۹)

۱۸:...''یٰسین والقرآن الحکیم انك لمن المرسلین علٰی صراط مستقیم، یعنی اے سردارتو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، خزائن ج:۲۲ ص:۱۰۷)

۱۹:...''قل انما انا بشر مثلکم یوحی إلیّ انما إلٰھکم إلٰہ واحد، یعنی اے نبی ان سے کہہ دے کہ میں تمہاری طرح انسان ہوں، میری طرف وحی ہوتی ہے کہ تمہارا خدا ایک خدا ہے۔'' (دیکھو:حقیقۃ الوحی ص:۸۱، خزائن ج:۲۲ ص:۸۴)

۲۰:...''قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ إلیکم جمیعًا، یعنی اے مرزا تو تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں اللہ کا رسول ہوکر تمہاری طرف آیا ہوں۔'' (اخبارالاخبار مصنفہ مرزا قادیانی ص:۳)

یہی فرمانِ اِلٰہی ہیں جنہوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کامل رسول بنایا، جب وہی الفاظ مرزا قادیانی کو خدا نے فرمائے تو وہ کیوں کامل نبی ورسول نہیں؟ یا یوں کہو کہ مرزا قادیانی نے خدا پر اِفترا کیا ہے، کہاں ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں غلام احمد قادیانی نے دعویٰ نبوّت ورِسالت نہیں کیا، کیا انہوں نے یہ کتابیں پُراَز خرافات اپنی آنکھ سے نہیں دیکھیں؟ یا جان بوجھ کر چشم پوشی کر کے مخلوقِ خدا کو چاہِ ضلالت میں ڈبونا چاہتے ہیں؟ اور فریب دہی کے واسطے چند ایک شعر مرزا قادیانی کے جو انہوں نے قبل از دعوے نبوّت لکھے تھے، لکھ کر مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں، خصوصاً لاہوری مرزائی جماعت نے یہی شعر پیش کر کے حلف اُٹھائی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ نبی ورسول ہونے کا ہرگز نہ تھا:

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفٰے ما را اِمام وپیشوا
آں رسولے کش محمد ہست نام
دامن یا کش دست ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوّت را برو شد اِختتام

مشتہرین کے نام یہ ہیں:

محمد علی ایم اے، پریذیڈنٹ انجمن اِشاعتِ اسلام لاہوری — ابو یوسف مبارک علی، سیالکوٹ

جمال الدین بی اے، انسپکٹر اسکولز، جموں — سیّد عبدالجبار شاہ، سابق بادشاہ سوات

Marfat.com

شیخ نیاز احمد، میونسپل کمشنر، وزیر آباد
شیخ نور احمد بی اے، پلیڈر ایبٹ آباد
محمد یحییٰ دیب گراں، ضلع ہزارہ
محمد یمین داتہ، ضلع ہزارہ
یعقوب بیگ، ایل ایم فزیشن اینڈ سرجن، لاہور
سیّد محمد احسن امروہی
کمال الدین بی اے، ایل ایل بی، مسلم مشنری
خان صاحب غلام رسول، ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس فیروز پور
محمد جان مرچنٹ، وزیر آباد
شیر محمد بی اے، پرنسپل اسسٹنٹ ریونیو ممبر، جموں
شیخ مولا بخش، پروپرائٹر، فلور ملز، لائل پور
محمد عجب خاں تحصیل دار، نوشہرہ
بشارت احمد ایل ایم ایس، کرنال
عبدالرحمٰن ای اے سی، گوجرانوالہ
صاحبزادہ سیف الرحمٰن، پشاور
عزیز بخش سپرنٹنڈنٹ، ضلع ڈیرہ غازی خاں

چونکہ یہ ایک عظیم الشان مغالطہ ہے، جو قسم کھا کر ان اصحاب نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلۂ احمدیہ سچے مسلمان تھے، اور ان تمام عقائد پر قائم تھے جو اہلِ سنت والجماعت کے عقائد ہیں۔

۱:... آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی یقین کرتے تھے، اور آپ کے بعد دعویٰ نبوّت کرنے والے کو کاذب وکافر یقین کرتے تھے۔

۲:... آپ نے نبوّت ورِسالت کا ہرگز دعویٰ نہیں کیا، محدثیت اور مجدّدیت کا دعویٰ کیا ہے۔

ناظرین! آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ کس قدر دروغ بے فروغ ہے جو اِن اصحاب نے قسم اُٹھا کر لوگوں کو دِیا ہے۔ نبوّت ورِسالت کے متعلق ان کی کتابوں سے بہت کچھ ثبوت دیا گیا، اب معلوم کرنا چاہئے کہ مرزا قادیانی نبی ورسول تو ایک طرف، مسلمان بھی ہیں کہ نہیں؟ جواب! مرزا قادیانی ہرگز مسلمان نہ تھے، وہ خود لکھتے ہیں:

''پس جیسا کہ آریہ قوم کے لوگ کرشن کے ظہور کا ان دِنوں اِنتظار کرتے ہیں، وہ کرشن میں ہی ہوں اور یہ دعویٰ صرف میری طرف سے نہیں، بلکہ خدائے تعالیٰ نے بار بار میرے پر ظاہر کیا ہے کہ جو کرشن آخری زمانے میں ظاہر ہونے والا تھا وہ تو ہی ہے، آریوں کا بادشاہ... الخ۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۸۵، خزائن ج:۲۲ ص:۵۲۱)

اور سیالکوٹ والے لیکچر میں فرماتے ہیں کہ: ''حقیقتِ رُوحانی کی رُو سے میں کرشن ہوں، جو ہندو مذہب کے بڑے اوتاروں میں سے ایک اوتار تھا... الخ'' جب مرزا قادیانی کا اپنا اِقرار ہے کہ میں آریہ ہوں، بلکہ آریوں کا بادشاہ ہوں تو پھر مسلمان ہرگز نہ رہے، کیونکہ آریہ لوگ تناسخ کے قائل اور قیامت کے منکر ہیں، اور کرشن جی مہاراج کا بھی یہی مذہب تھا، چنانچہ وہ گیتا میں لکھتے ہیں:

Marfat.com

بقید تناسخ کند داد رش
بانواع قالب دروں آردش
تنہائے معبود در میر دند
بجسم سگ وخوک در میر دند

جس کا مطلب یہ کہ اعمال سزا وجزا اسی دُنیا میں بذریعہ اواگون (تناسخ) ملتی ہے، یوم الآخرت کوئی نہیں، (دیکھو: گیتا مترجمہ فیضی ص:۱۳۶)۔

پھر کرشن جی ارجن کو فرماتے ہیں: ''ہم سب گزشتہ جنموں میں بھی پیدا ہوئے تھے اور اگلے جنموں میں بھی پیدا ہوں گے، جس طرح انسانی زندگی میں لڑکپن، جوانی، بڑھاپا ہوا کرتا ہے، اسی طرح انسان بھی مختلف قالب قبول کرتا ہے اور پھر اس قالب کو چھوڑ دیتا ہے۔'' (دیکھو: گیتا رشلوک ۱۲ و ۱۳، اوہائے ۲ مترجمہ دوارکا پرشاد افق)۔

پھر کرشن جی فرماتے ہیں: ''جس طرح انسان پوشاک بدلتا ہے، اسی طرح آتما بھی ایک قالب سے دُوسرے قالب کو قبول کرتی ہے۔'' (اشلوک ۲۲ اوہائے)۔

ناظرین! یا تو مرزا قادیانی کا کرشن ہونا غلط ہے، یا مسلمان ہونا غلط ہے، کیونکہ کوئی شخص مسلمان اور آریہ دونوں مذاہب کا متبع نہیں ہوسکتا، کیا کسی مجدّد اور مسلمان اہلِ سنت والجماعت کے ایسے عقائد ہوسکتے ہیں؟ ہرگز نہیں، اس طرح تو کفر و اِسلام میں کچھ فرق نہ رہا، اگر مرزا قادیانی رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو سچے خاتم النّبیین جانتے تو مذکورہ بالا اِلہامات سے دست بردار ہوتے۔

سوال:... مرزا قادیانی پر اِلزام لگائے جاتے ہیں کہ انہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ میں خدا ہوں، مجھے کن فیکون کا اِختیار دیا گیا، میں خدا کا رسول ہوں، صاحبِ شریعت بھی ہوں، وغیرہ وغیرہ، یہ محض آپ پر اِفترا ہے... الخ۔

جواب:... مرزا قادیانی کے اِلہامات سے ان کا دعویٰ نبوّت ورِسالت ثابت ہے، اگر ان کی تحریریں نہ دکھائی تو ہم جھوٹے، اور اگر آپ نے قسمیں کھا کر مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہا ہے تو آپ سے خدا سمجھے۔ آپ کہتے ہیں کہ وہ رسول نہ تھے، حالانکہ وہ افضل الرسل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، فرمایئے یہ ان کا شعر ہے کہ نہیں؟

آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

یعنی جو نعمتِ نبوّت ورِسالت کا جام ہر ایک نبی کو دِیا گیا ہے، وہ تمام جام مجھ اکیلے کو دِیا گیا ہے، حضرت آدم سے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک جس قدر نبی ہوئے، ان سب کی نعمت کا جام جب مرزا قادیانی کو دِیا گیا تو وہ سب سے افضل ہوئے یا نہیں؟ مرزا قادیانی کا مندرجہ ذیل شعر ملاحظہ ہو، جس میں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر خصوصیت سے اپنی فضیلت کا فخر کرتے ہیں:

Marfat.com

لہ' خسف القمر المنیر وان لی

غسا القمران المشرقان اتنکر؟

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے تو صرف چاند کو گہن لگا تھا، اور میرے واسطے چاند اور سورج دونوں کو گہن ہوا، اَب تو کیا اِنکار کرے گا؟ (اعجازِ احمدی ص:۷۱، خزائن ج:۱۹ ص:۱۸۳)۔ مرزا قادیانی کا یہ شعر پڑھو اور نورِ عقل سے دیکھو کہ کس قدر دروغ گو ہے، اور دھوکا دہندہ وہ شخص ہے جو مسلمانوں کو فریب میں لانے کے لئے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا ہے کہ: ''ما مسلمانیم از لطف خدا مصطفٰے مارا اِمام و پیشوا۔'' (سراج منیر ص:۹۳، خزائن ج:۱۲ ص:۹۳)۔ کیا اِمام اور پیشوا کی یہی عزت ہوا کرتی ہے جو مرزا قادیانی نے کی کہ محمد کے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا تو میرے واسطے دو نشان ظاہر ہوئے، مگر مسلمان بجز ایں کچھ افسوس نہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتاب البریہ میں لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہو گیا اور میرا غضب اور حلم اور تلخی و شیرینی اور حرکت و سکون سب اسی کا ہو گیا اور اسی حالت میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں، سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اِجمالی صورت میں پیدا کیا، جس میں کوئی ترتیب و تفریق نہ تھی، پھر میں نے منشاءِ حق کے موافق اس کی ترتیب و تفریق کی، اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں، پھر میں نے آسمانِ دُنیا کو پیدا کیا اور کہا: إنّا زیّنا السّماء الدُّنیا بمصابیح، پھر میں نے کہا: اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں گے (کتاب البریہ ص:۱۰۳، خزائن ص:۱۰۳)۔ مرزائی صاحبان فرمایئے! کہ جب مرزا قادیانی خالقِ زمین و آسمان اور خالقِ انسان ہیں، تو بیشک محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ گئے، کیونکہ محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود افضل الرسل اور خاتم النّبیین ہونے کے کہیں اپنا کشف نہیں لکھا اور نہ خالقِ زمین و آسمان بنے، وہ تو توحید ہی بتلاتے رہے، اشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ فرماتے رہے، مرزائی صاحبان! آپ نے ناحق جھوٹی قسم کھائی ہے کہ مرزا قادیانی پر کُن فیکون کے اِختیارات کا جھوٹا اِلزام ہے۔ دیکھو: اِلہام مرزا قادیانی (حقیقۃ الوحی ص:۱۰۵، خزائن ج:۲۲ ص:۱۰۸) إنّما امرك إذا اردت شیئًا ان تقول له كُن فیكون، اے مرزا! اب تیرا مرتبہ یہ ہے کہ جس چیز کا تو اِرادہ کرے تو صرف کہہ دے کہ ہو جا، وہ چیز ہو جائے گی (اخبار بدر ۲۴ر فروری ۱۹۰۵ء)۔

مرزائی صاحبان! فرمایئے کہ یہ مرزا قادیانی کا اِلہام ہے کہ نہیں؟ اگر اِلہام ہے تو آپ کا کہنا غلط ہے، وگرنہ مرزا قادیانی کے اِلہام پر عمل بے سود ہے۔ نیز اسی طرح مرزا قادیانی کا بابو اِلٰہی بخش کی نسبت یہ اِلہام ہے: یریدون ان یرو طمثك، یعنی بابو اِلٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرا حیض دیکھے یا کسی پلیدی اور ناپاکی پر اِطلاع پائے مگر خدا تعالیٰ اپنے اِنعامات دِکھلائے گا جو متواتر ہوں گے اور تجھ میں حیض نہیں بلکہ وہ بچہ ہو گیا ہے ایسا بچہ جو بمنزلہ اطفال اللہ ہے ...الخ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۴۳، خزائن ج:۲۲ ص:۵۸۱)۔ مسلمانو! اِلہام کی یہ تشریح مرزا قادیانی کی اپنی ہی لکھی ہوئی ہے، اس سے یہ اُمورات ثابت ہوتے ہیں:

۱:... خدا تعالیٰ جل شانہٗ بچے جناتا ہے۔

۲:... مرزا قادیانی کے حیض سے اطفال اللہ پیدا ہوتے ہیں۔

Marfat.com

۳:...مرزا قادیانی خدا کی بیوی ہے جس کے حیض سے طفل اللہ پیدا ہوتے ہیں۔

اب ہر ایک مسلمان خود فیصلہ کرسکتا ہے کہ جس مذہب میں ایسے ایسے لغو مسائل ہوں، وہ مذہب ذریعہ نجات ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں! لہٰذا لاہوری مرزائی جماعت کے اراکین نے جو لکھا ہے کہ مرزا قادیانی پر یہ جھوٹے اِلزام ہیں، اہلِ اسلام کو بتایا جائے کہ یہ کتابیں مرزا قادیانی کی تصنیف ہیں یا نہیں؟ اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں یہ ذخیرۂ خرافات ہے، تو پھر مسلمان سچے، اور اگر مرزا قادیانی کی کتابوں میں ایسا نہ ہو تو آسان طریقہ یہ ہے کہ وہ ہم پر نالش کرکے بذریعہ عدالت جھوٹ سچ ثابت کرلیں، اگر مرزا قادیانی کو اپنے دعوے میں آپ سچا یقین کرتے ہیں اور آپ کا اِیمان ہے کہ مرزا قادیانی خدا کے فرمان کے مطابق اِلہام پاتے تھے اور مرسل من اللہ تھے تو گویا اللہ تعالیٰ کے حکم سے انہوں نے وہ باطل مسائل اسلام میں داخل کئے، جن کی قرآن شریف اور حدیثِ نبوی تردید کرتی ہے، مثلاً: اِبن اللہ کا مسئلہ عیسائیوں کا، مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا جو کفارۂ عیسائیوں کی بنیاد ہے، اُلوہیتِ مسیح کا مسئلہ، آریوں اور ہندوؤں کے اوتار کا مسئلہ، حلول ذاتِ باری کا مسئلہ، جیسا کشف میں لکھا کہ خدا تعالیٰ میرے وجود میں داخل ہوگیا، تجسّمِ خدا کا مسئلہ، الغرض ہمچو قسم کے باطل مسائل داخل اسلام کرکے خود کرشن جی کا رُوپ دھارا اور آریوں کے بادشاہ بنے، باوجود اسلام میں ایسی خرابیاں ڈالنے کے مجدّدِ دِینِ محمدی کا دعویٰ: ''بریں عقل ودانش بباید گریست'' ہاں! اگر لاہوری جماعت کو معلوم ہوگیا ہے کہ مرزا قادیانی نبوّت ورِسالت کے دعاوی میں سچے نہ تھے اور آیاتِ قرآنی کو اپنے پر دوبارہ نازل شدہ سمجھنے میں حق پر نہ تھے تو بسم اللہ اعلان کیجئے کہ ہم مرزا قادیانی کے خلافِ قرآن وحدیث کشوف واِلہامات کو من جانب اللہ نہیں سمجھتے اور مسلمانوں کی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد مدعیٔ نبوّت کو کافر سمجھتے ہیں، جیسا کہ اِبنِ حجر مکی کا فتویٰ ہے: ''من اعتقد وحیًا من بعد محمد کان کافرًا باجماع المسلمین''، یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص دعویٰ کرے کہ مجھ کو وحی ہوتی ہے، وہ تمام مسلمانوں کے نزدیک کافر ہے۔ اور مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ: ''سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔'' (دافع البلاء ص:۱۱، خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۱)۔ اور مُلّا علی قاریؒ شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں: ''دعوی النبوة بعد نبینا صلی الله علیه وسلم کفر بالإجماع'' (شرح فقہ اکبر ص:۲۰۲، طبع مجتبائی) یعنی ہمارے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے بعد نبوّت کا دعویٰ بالاجماع کفر ہے۔ نظیر میں مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ کے حالات دیکھ لو، اور یہ کفر کا فتویٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے باتفاقِ صحابہ کرامؓ صادر ہوا تھا اور تیرہ سو برس تک اسی پر عمل چلا آیا ہے کہ جب کسی اُمتی نے نبوّت کا دعویٰ کیا (چاہے اپنی نبوّت کا نام ظلّی، بروزی، اِشتراکی، مختاری، متبع نبی استعاری وغیرہ وغیرہ ہی رکھا ہو) وہ کافر اور خارج از اِسلام سمجھا گیا، گو نمازیں پڑھتا ہو، روزے رکھتا ہو، اور خود کو مسلمان کلمہ گو بھی کہتا ہو، مرزا قادیانی اور مرزائی لاہوری جماعت کی یہ دلیل بالکل غلط ہے کہ علمائے اسلام نے جو مرزا قادیانی پر کفر کے فتوے لگائے ہیں، اس سے وہ خود کافر ہوگئے۔ اجی جناب! جب نظیر موجود ہے کہ مدعیٔ نبوّت اور اس کے تابعداروں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کبار نے کافر کہا تو پھر مسلمان مرزا قادیانی اور ان کے متبعین کو کافر کہنے میں بالکل حق بجانب ہیں، اگر مسیلمہ کذاب بھی مرزا قادیانی والی دلیل پیش کرتا کہ میں کلمہ گو ہوں، لہٰذا جو مجھ کو کافر کہتا ہے وہ خود کافر ہے، تو کیا یہ

Marfat.com

دلیل دُرست ہوتی ؟ ہرگز نہیں ! تو پھر مرزا اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ ان جیسے کلمہ گو کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے، غلط ہے، کیونکہ کلمہ گو تب تک ہی کلمہ گو ہے جب تک خود مدعیٔ نبوّت نہ ہو، جب خود مدعیٔ نبوّت ہوا تو مع متبعین خارج از اِسلام ہوا۔ آپ مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیں:

۱:... مرزا قادیانی آپ کے اِعتقاد میں سچے صاحبِ وحی تھے، یعنی ان کی وحی توریت وانجیل وفرقان کی مانند تھی، جن کا منکر جہنمی ہو۔

۲:... جو جو اِلہام مرزا قادیانی کو ہوئے، آپ انہیں خدا تعالیٰ کی طرف سے یقین کرتے ہیں۔

۳:... مرزا قادیانی کے اِلہاموں کو وساوسِ شیطانی سے پاک یقین کرتے ہو۔

۴:... مرزا قادیانی کے کشوف من جانب اللہ اور سچے تھے۔

۵:... شیطانی اِلہامات اور شیطانی کشوف کی کیا علامات ہیں؟

۶:... مرزا قادیانی نے جو ''حقیقۃ الوحی ص:۲۱۱، خزائن ج:۲۲ ص:۲۲۰ پر لکھا ہے کہ میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان اِلہامات پر اسی طرح اِیمان لاتا ہوں جیسا قرآن شریف پر... الخ، کیا آپ کا بھی یہی ایمان ہے؟

۷:... اگر مرزا قادیانی کے عقائد علمائے اہلِ سنت والجماعت والے تھے اور آپ کے بھی ہیں، تو پھر مسلمانوں کے ساتھ مل کر نمازیں کیوں نہیں پڑھتے ؟

جواب کتاب وسنتِ نبوی سے دیا جائے، کیونکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ مرزا قادیانی اہلِ سنت والجماعت سے تھے، توجہ طلب نہایت ضروری! برادرانِ اسلام کو اِطلاع ہو کہ وہ اس ٹھوکر سے بچیں اور لاہور کی مرزائی جماعت کی گندم نمائی وجوفروشی سے پرہیز کریں۔ اِشاعتِ اسلام کا صرف بہانہ ہے، جبکہ ان کو مرزا قادیانی کا حکم ہے کہ جس ملک میں جاؤ پہلے میری تبلیغ کرو، اگر وہ لوگ میری تصدیق کریں تو ان کے ساتھ نمازیں پڑھو، ورنہ اپنی نماز الگ پڑھو (دیکھو: فتاویٰ احمدیہ، نہج المصلی ص:۲۸۴)۔

سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ کا اِمام حضور (مرزا قادیانی) کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ مرزا قادیانی نے جواب میں فرمایا: پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرواؤ، پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر، وگرنہ اس کے پیچھے نماز ضائع نہ کرو، اور اگر خاموش رہے، نہ تصدیق کرے نہ تکذیب تو بھی منافق ہے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

جب مرزائیوں کو اپنے مرشد کا حکم ہے اور فرض ہے کہ وہ مرزائی عقائد کی تبلیغ کریں تو پھر مسلمانوں کی کس قدر حماقت ہوگی کہ وہ خود چندہ دے کر مرزائیت کی تبلیغ کرائیں اور اِسلام کی جڑ کھوکھلی کریں، کیونکہ اگر عیسائی مرزائی ہوگا تو اس کو مرزا قادیانی کے اِلہام: ''انت مِنّی بمنزلۃ ولدی'' پر اِیمان لانا فرض ہوگا، تو اس صورت میں وہ بجائے ایک اِبن اللہ (مسیح)، دو اِبن اللہ (مسیح ومرزا) کا قائل ہوگا، یعنی ایک اِبن اللہ حضرت عیسیٰ اور دُوسرا مرزا قادیانی، پس کوئی مسلمان مرزائی کو تبلیغ اسلام کے لئے ہرگز چندہ نہ دے جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو لے کہ کس اسلام کی مرزائی تبلیغ کریں گے؟ کیا لاہوری مرزائی جماعت تحریری اِقرار کرتی ہے کہ

Marfat.com

وہ مرزائیت کی تبلیغ نہ کرے گی؟ جب تک وہ تحریری اِقرار اور ہمارے اس ٹریکٹ کا تشفی بخش جواب نہ دیں، ہرگز مسلمان ان کو چندہ نہ دیں، ورنہ غضبِ اِلٰہی کے مورد ہوں گے۔...والسلام...اصغر علی روحی پروفیسر اسلامیہ کالج و پریذیڈنٹ انجمن تائید اسلام لاہور...سیّد احمد علی شاہ پروفیسر اسلامیہ کالج و اِمام مسجد شاہی لاہور...محمد یار اِمام مسجد سنہری لاہور...قاضی فضل میراں بی اے بی ٹی اسلامیہ کالج لاہور...محمد الدین بی اے فیلو پنجاب یونیورسٹی...صدر الدین ایم اے پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور...نور بخش ایم ناظم التعلیم انجمن نعمانیہ لاہور...نجم الدین پروفیسر عربی اورینٹل کالج لاہور...احمد علی شیرانوالہ دروازہ لاہور...حاجی شمس الدین لاہور...مفتی عبدالقادر مدرّس مدرسہ غوثیہ تکیہ سادھواں لاہور...عبدالواحد امام مسجد چینیا والی لاہور...فضل الدین مصحح مطبع دین محمدی اسٹیم پریس لاہور...ابومحمد احمد امام مسجد صوفی لاہور...محمد حسین (شمس العلماء) پروفیسر مشن کالج لاہور...محمد باقی پروفیسر مشن کالج لاہور...حبیب اللہ منشی فاضل کشمیری بازار لاہور...ایم اے ضیاء الدین پروفیسر ٹریننگ کالج لاہور...ایم اے فضل حق پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور...مولوی کرم بخش میونسپل کمشنر لاہور...یہ چند ایک سطور میں اخی المکرّم حامیٔ دِین قاطع البدعت پیر بخش صاحب پنشنر پوسٹ ماسٹر آنریری سیکٹری انجمن تائید اسلام لاہور...کے رسالے سے نقل کی ہیں۔

توہینِ انبیاء

۱:...''میں سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے، جو شخص میرے ہاتھ سے جام پیئے گا، ہرگز نہ مرے گا۔'' (اِزالہ اوہام ص:۲، خزائن ج:۳ ص:۱۰۴)

۲:...''جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نہیں نکلیں۔'' (اِزالہ اوہام ص:۷، خزائن ج:۳ ص:۱۰۶)

۳:...حضرت موسیٰ کی پیش گوئیاں اسی صورت پر ظہور پذیر نہیں ہوئیں جس صورت پر حضرت موسیٰ نے اپنے دِل میں اُمیدیں باندھی تھیں، غائیت مافی الباب یہ ہے کہ حضرت مسیح کی پیش گوئیاں زیادہ غلط نکلیں۔'' (اِزالہ ص:۸، خزائن ج:۳ ص:۱۰۶)

۴:...''سیر معراج (حضرت صلی اللہ علیہ وسلم) اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔''

(برحاشیہ اِزالہ ص:۴۷، خزائن ج:۳ ص:۱۲۶)

۵:...''یہ حضرت مسیح کا معجزہ پرندے بنا کر اس میں پھونک مار کر اُڑانا، حضرت سلیمان کے معجزے کی طرح عقلی تھا، تاریخ سے ثابت ہے ان دِنوں ایسے اُمور کی طرف لوگوں کے خیال جھکے ہوتے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے ہیں، دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔'' (اِزالہ ص:۳۰۲، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۳۵۴)

''چڑیاں کا معجزہ حضرت مسیح کا اور ان کا بولنا اور ہلنا اور دم ہلانا یہ عقلی معجزہ اپنے دادے سلیمان کی طرح ہے۔''

(ملخصاً اِزالہ ص:۳۰۴)

۶:...''حضرت مسیح بن مریم باذن وحکمِ اِلٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب (مسمریزم) میں کمال رکھتا ہے، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کی فضل وتوفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ عجوبہ نمایوں میں حضرتؑ اِبنِ مریم

Marfat.com

سے کم نہ رہتا۔'' (ازالہ ص:۳۰۷، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۲۵۶)

۷:... ''یہ جو میں نے مسمریزم کی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے، جس میں حضرت مسیح ہی کسی درجہ مشق رکھتے تھے، یہ الہامی نام ہے۔'' (ازالہ ص:۳۱۲، خزائن ج:۳ ص:۲۵۸،۲۵۹)

۸:... ''چار نبیوں کی غلط پیش گوئی نکلی۔'' (ازالہ ص:۶۲۹، خزائن ج:۳ ص:۴۳۹)

۹:... ''جو پہلے اماموں کو معلوم نہیں ہوا تھا وہ ہم نے معلوم کرلیا۔'' (ازالہ ص:۶۸۳)

۱۰:... ''حضرت رسولِ خدا کے الہام و وحی غلط نکلیں تھیں۔'' (ازالہ ص:۶۸۸،۶۸۹، خزائن ج:۳ ص:۴۷۱)

۱۱:... ''اس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابنِ مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونے کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو...الخ۔'' (ازالہ ص:۶۹۱، خزائن ج:۳ ص:۴۷۳)

۱۲:... ''سورۂ بقرہ میں ایک قتل کا ذِکر گائے کا علم مسمریزم تھا۔'' (ازالہ ص:۷۴۸،۷۴۹، خزائن ج:۳ ص:۵۰۳)

۱۳:... ''حضرت ابراہیم کا چار پرندوں کے معجزہ کا ذِکر جو قرآن میں ہے، وہ بھی ان کا مسمریزم کا عمل تھا۔'' (ازالہ ص:۷۵۱،۷۵۲، خزائن ج:۳ ص:۵۰۶)

۱۴:... ''مریم کا بیٹا کشلیا (''کشلیا'' راجہ رام چندر کی ماں کا نام تھا) کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔'' (انجامِ آتھم ص:۴۱، خزائن ج:۱۱ ص:۴۱)

عقائدِ مرزا قادیانی

۱:... ''ہمارا خدا عاجی (ہاتھی کا دانت) ہے۔'' (براہین احمدیہ ص:۵۵۶)

۲:... حضرت مسیح ابنِ مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدّت تک...الخ۔''

(ازالہ ص:۳۰۲، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴)

۳:... ''نیا اور پُرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو ثابت کر رہا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچے پس اس جسم کا کرہ ماہتاب و آفتاب تک پہنچنا کس قدر لغو خیال ہے۔'' (ازالہ ص:۴۷، خزائن ج:۳ ص:۱۲۶ حاشیہ)

۴:... سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ وہ اعلیٰ درجے کا کشف تھا۔'' (ازالہ ص:۱۴۷ ایضاً)

۵:... ''قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو اِستعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی ہے، مثلاً: زمانۂ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گال ہے، لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔'' (ازالہ ص:۲۵،۲۶، خزائن ج:۳ ص:۱۱۵)

۶:... ''قرآن شریف نے ولید بن مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ خوبصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کی ہیں۔'' (ازالہ ص:۲۷، خزائن ج:۳ ص:۱۱۶)

Marfat.com

۷:... ''قرآن شریف میں جو معجزات ہیں، وہ سب مسمریزم ہیں۔''

(اِزالہ ص:۷۴۸،۷۵۰،۷۵۲،۷۵۳، خزائن ج:۳ ص:۱۰۴)

۸:... ''قرآن شریف میں: إنّا انزلناہ قریبًا من القادیان۔'' (اِزالہ ص:۷۶،۷۷، خزائن ج:۳ ص:۱۳۹)

۹:... ''اگر عذر ہو کہ بابِ نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے، بلکہ جزوی طور پر وحی اور نبوت کا اس اُمتِ مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔'' (توضیح مرام ص:۱۹، خزائن ج:۳ ص:۶۰)

۱۰:... ''اِمام مہدی کا آنا بالکل غلط ہے۔'' (اِزالہ ص:۵۱۸، خزائن ج:۳ ص:۳۷۸)

۱۱:... ''پایۂ ثبوت کو پہنچ گیا ہے کہ مسیح دجال جس کے آنے کی اِنتظاری تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے...الخ۔''

(اِزالہ ص:۴۹۴،۴۹۵، خزائن ج:۳ ص:۳۶۵)

۱۲:... ''وہ گدھا دجال کا اپنا بنایا ہوا ہوگا، پھر اگر وہ ریل نہیں ہے تو اور کیا ہے؟'' (اِزالہ ص:۶۸۵، خزائن ۲ ص:۴۷۰)

۱۳:... ''یاجوج ماجوج سے دو قومیں انگریز اور رُوس مراد ہیں، اور کچھ نہیں۔''

(اِزالہ ص:۵۰۲،۵۰۸، خزائن ج:۳ ص:۶۷۳،۶۸۶)

۱۴:... ''دابۃ الارض وہ علماء اور واعظ ہوں گے جو آسمانی قوت اپنے میں نہیں رکھتے، آخری زمانے میں ان کی کثرت ہوگی۔'' (اِزالہ ص:۵۱۰، خزائن ج:۳ ص:۳۷۳)

۱۵:... ''دُخان سے مراد قحط عظیم شدید ہے۔'' (اِزالہ ص:۵۱۳، خزائن ج:۳ ص:۳۷۵)

۱۶:... ''مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی آفتاب سے منوّر کئے جائیں گے اور ان کو اِسلام سے حصہ ملے گا۔'' (اِزالہ ص:۵۱۵، خزائن ج:۳ ص:۳۷۷)

۱۷:... ''کسی قبر میں سانپ اور بچھو دِکھاؤ!'' (اِزالہ ص:۱۵، خزائن ج:۳ ص:۶۱۵)

حکیم الامت مولوی نوردین صاحب فرماتے ہیں: یہ تو بالکل غلط ہے کہ ہمارا اور غیر احمدیوں کا کوئی فروعی اِختلاف ہے، غیر احمدی مرزا قادیانی کی رِسالت کے منکر ہیں، اس لئے فروعی اِختلاف نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی تقریر کا خلاصہ ص:۲۳۔

۱۸:... ''جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ خدا رسول کو بھی نہیں مانتا، اور باوجود صدہا نشان کے مفتری ٹھہراتا ہے، وہ مؤمن کیونکر ٹھہر سکتا ہے؟'' مرزا بشیر الدین نے اس مضمون کو اپنے باپ کی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' ص:۱۶۳ و ۱۶۴، خزائن ج:۳ ص:۱۶۷،۱۶۸ سے نقل کیا ہے۔

۱۹:... ''ایک شخص مرزا کو جھوٹا بھی نہیں کہتا اور منکر بھی اور دِل سے سچا بھی جانتا ہے، اگر بیعت نہیں کرتا، وہ بھی کافر ہے۔''

(دیکھو ص:۱۴)

الجواب:... یہ عقائد ایسے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک مستقل طور پر مرزا ملحد کی تکفیر کے لئے کافی ہے، کیونکہ ان میں یا

Marfat.com

توہین انبیاء علیہم السلام ہے،[1] یا اِدّعائے نبوت،[2] یا رَدِّ نصوص، اور یہ سب کفر ہے،[3] پس مرزا قادیانی کے ملحد، مرتد، کافر، دجال ہونے میں کوئی شک نہیں، بلکہ قادیانی کا کفر تو ایسا ہے جس میں کسی بھی اہلِ اسلام عالم یا غیر عالم کو کوئی شک وشبہ اور تردّد نہیں ہے، مؤمن کا دِل ایسے عقائد سے بھی اس کے کفر کی شہادت دے دیتا ہے، فقط واللہ اعلم!

حررہ العاجز یوسف عفی عنہ از بگھیلے والا

الجواب:... بلاشبہ مرزا قادیانی بوجوہ کثیرہ قطعاً یقیناً کافر مرتد ہے، ایسا کہ جو اس کے اقوال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے خود کافر مرتد ہے۔[4] ازاں جملہ کفر اوّل اپنے رسالہ ''اِزالۃ الاوہام ص: ۶۷۳، خزائن ج: ۳ ص: ۴۶۳ پر لکھا ہے: ''میں احمد ہوں، جو آیت: مبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد میں مراد ہے۔'' آیتِ کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ سیّدنا مسیح زمانی عیسیٰ ابنِ مریم رُوح اللہ علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بنی اِسرائیل سے فرمایا کہ: مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے، توراۃ کی تصدیق اور اس رسول کی خوشخبری سناتا ہوں جو میرے بعد تشریف لانے والا ہے، جن کا نام پاک احمد ہے۔ اِزالہ کے قولِ مذکور سے ملعون میں صراحۃً اِدّعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا مژدہ حضرت مسیح لائے، معاذ اللہ! مرزا قادیانی ہے۔

کفرِ دوم:... دافع البلاء ص: ۲۰، خزائن ج: ۱۸ ص: ۲۴۰ پر لکھا ہے: ''اِبنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے!''

کفرِ سوم:... اِعجازِ احمدی کے ص: ۱۳ پر صاف لکھ دیا ہے کہ: ''یہود عیسیٰ کے بارے میں ایسے قوی اِعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی جواب دینے سے حیران ہیں، بغیر اس کے کہ یہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی رہے، کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دِیا ہے اور کوئی دلیل ان کی نبوّت پر قائم نہیں ہوسکتی، بلکہ اِبطالِ نبوّت پر کئی دلیلیں قائم ہیں۔'' یہاں عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ قرآنِ عظیم پر ہی تہمت جڑ دی کہ وہ ایسی باطل بات بتا رہا ہے جس کے اِبطال پر متعدّد دلائل قائم ہیں۔

کفرِ چہارم:... دافع البلاء، مطبوعہ ریاض ہند ص: ۱۱، خزائن ج: ۱۸ ص: ۲۳۱ پر لکھا ہے: ''سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا سچا رسول بھیجا۔''

کفرِ پنجم:... اِزالہ ص: ۳۱۰، ۳۱۱ حاشیہ خزائن ج: ۳ ص: ۲۵۸ پر لکھا ہے: ''ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کے کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' لعنۃ اللہ علیٰ اعداء انبیاء اللہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وبارك وسلم۔ ہر نبی کی تحقیر مطلقاً کفرِ قطعی ہے، چہ جائیکہ نبیٔ مرسل کی تحقیر کہ مسمریزم کے سبب نورِ باطن اور توحید اور دِینی اِستقامت میں کم درجہ پر بلکہ قریب ناکام رہے، لعنۃ اللہ علی الکاذبین

---

(۱) وقال محمد بن سحنون: اجمع العلماء علی انّ شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمتنقّص لہ کافر۔ (الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص: ۷، طبع بیروت)۔

(۲) ودعوی النبوۃ بعد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کفر بالإجماع۔ (شرح فقہ اکبر ص: ۲۰۲، طبع مجتبائی)۔

(۳) وَرَدّ النصوص کفر۔ (شرح العقائد النسفیۃ ص: ۱۶۶، طبع مکتبہ خیر کثیر)۔

(۴) الإجماع علی کفر من لَمْ یکفر احدًا من النصاریٰ والیہود وکل من فارق دین المسلمین او وقف فی تکفیرہم او شك۔ (الشفاء ج: ۲ ص: ۲۴۴، طبع مصطفی البابی الحلبی)۔

Marfat.com

الکافرین، اوراس قسم کے صدہا کفراس کے رسائل میں بھرے ہیں۔ بالجملہ مرزا قادیانی کافر مرتد ہے، اس کے اوراس کے متبعین کے پیچھے نماز محض باطل ومردود ہے، جیسے کسی یہودی کی اِمامت، اوران کے ساتھ موا کلت، مشاربت اور مجالست سب ناجائز وحرام ہے۔ حدیث شریف: ''لا تواکلوھم ولا تشاربوھم ولا تجالسوھم'' نہ ان کے ساتھ کھانا کھاؤ، نہ پانی پیو، نہ ان کے پاس بیٹھو۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے: ''وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ'' (ہود: ۱۱۳) ظالموں کی طرف نہ جھکو، ایسا نہ ہو کہ تمہیں دوزخ کی آگ چھوئے، واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

الجواب صحیح
محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ

جواب صحیح ہے
کریم بخش عفی عنہ سنبلی

الجواب صحیح
عبدہ المذنب احمد رضا عفی عنہ بریلوی

الجواب صحیح
عبدہ المذنب ظفرالدین عفی عنہ بریلوی

جواب درست ہے
عبدالوحید، مدرّس اوّل نعمانیہ امرتسر

الجواب صحیح
بندہ فتح الدین، از ہوشیار پور سنی حنفی قادری رضوی

عبدالمصطفیٰ ظفرالدین احمد بریلوی محمدی سنی حنفی بہاری

جواب ٹھیک ہے

ھذا الجواب صحیح
ابوالفیض غلام محمد سنی حنفی قادر بریلوی نواب مرزا عبدالنبی

الجواب صحیح

خادم العلماء بندہ امام الدین کپورتھلوی

سیّد علی عفی عنہ القادری الجالندھری

احقر الزمن محمد حسن، مدرسہ نعمانیہ امرتسر

جوابات مذکورہ بالا مطابق اہل سنت

قولنا بھٰذا الحکم ثابتٌ

والجماعت ہیں

ھذا الجواب صحیح لا شك فیه

فقیر سعداللہ شاہ ولائتی، ساکن سوات

احقر الزمن خاکسار سیّد حسن عفی عنہ،

محمد رشید الرحمٰن عفی عنہ

بنیر ملک ماتحت اخون صاحب سوات

مدرّس مدرسہ نعمانیہ لاہور

ھذا الجواب صحیح

الجواب صحیح لا شك فیه

لقد اصاب من اجاب

محمد اشرف، مدرّس مدرسہ نعمانیہ لاہور

مسکین علم الدین لاہور

حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری

مرزا غلام احمد قادیانی کے اِعتقاداتِ مذکورہ اور اِعتقاداتِ کفریہ نقل کر کے علمائے ہندوستان پنجاب کی خدمت میں پیش کیے گئے، سب نے بالاتفاق اس کو دائرۂ اسلام سے خارج کیا، اس کے ساتھ اسلامی معاملات مثل ملاقات وسلام وکلام کرنے سے منع کر دیا ہے، اور قریب قریب ان ہر سہ رسائل میں دوسو علماء کی مہریں ودستخط ثبت ہیں۔

نمقہ ابوسعید محمد حسین بٹالوی حنفی اہل حدیث

ان عقائد کا معتقد کافر ہے

الجواب صحیح

حررہ محمد واحد نور رامپوری

ابوعماد محمد شبلی جیراج پوری

مدرّس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

Marfat.com

بے شک مرزا قادیانی کے عقائد و اقوال حد کفر تک پہنچ گئے ہیں اس لئے اس کے کفر میں کوئی شک نہیں۔

محمد کفایت اللہ عفی عنہ، مدرسہ امینیہ، دہلی

جو شخص خدا کے متعلق اس قسم کے عقائد رکھے جو سوال میں درج ہیں یا مدعیٔ رسالت ہو، اگر مجنون نہیں تو کافر ہے۔

حررہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ، دارالعلوم لکھنؤ

مرزا قادیانی اصول اسلامی کا منکر ہے اور ملحد اس کی امامت بیعت اور محبت بالکل ناجائز ہے۔

رقمیہ احقر العباد اللہ الصمد مرید احمد میانوالی

الجواب صحیح
سیّد علی زینی عفی عنہ
مدرّس مدرسۃ العلوم دارالندوۃ لکھنؤ

جواب صحیح ہے
محمد عبدالغنی عفی عنہ
مدرّس مدرسہ فتح پوری، دہلی

جواب صحیح ہے
ابو محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح
محمد قاسم عفی عنہ
مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
سید انظار حسین عفی عنہ
مدرّس مدرسہ امینیہ، دہلی

جواب صحیح ہے
محمد امین
مدرّس مدرسہ امینیہ، دہلی

ایسا شخص بے شک دائرہ اسلام سے
خارج ہے
حبیب احمد
مدرّس مدرسہ فتح پوری دہلی

الجواب صحیح
محمد کرامت اللہ، دہلی

الجواب صحیح
محمد لطیف اللہ
از علی گڑھ

قادیانی نص قطعی کا منکر ہے اور جو نصوصِ قطعیہ سے منکر ہوتا ہے وہ کافر ہے، پس قادیانی دعاوی مذکورہ کا مدعی ہے تو بے شک کافر ہے۔

حررہ امانت اللہ، علی گڑھ

مرزا قادیانی اور اس کے پیرو یہ سب کے سب کافر ہیں۔

نصیر الدین خان غلام مصطفیٰ ابراہیم محمد سلطان احمد خان محمد رضا خان

مرزا قادیانی اور اس کے معتقد اور مرید اور دوست مثل بو سلیم کے کافر ہیں۔

حررہ عین الہدیٰ عفی عنہ قادری، از کلکتہ

جواب درست ہے
عبداللہ خان
مدرّس مدرسہ اسلامیہ شیر میرٹھ

الجواب صحیح
احمد جی
علاقہ چھچھ موضع پانڈنک

الجواب صحیح
سیّد حافظ محمد حسین واعظ
ساڈھرہ، ضلع انبالہ

Marfat.com

بے شک جو آدمی امور قطعیہ کا منکر ہے، وہ کافر ہے۔ قرآن شریف کا معجزہ ہونا ثابت ہے، اس کا انکار کفر ہے۔ اور ایسے آدمی کی بیعت بھی کفر ہے، اور مسلمان جاننا دُرست نہیں۔

حررہ احمد علی عفی عنہ
مدرّس مدرسہ اسلامیہ اندرکوٹ میرٹھ

قادیانی خنزیر مسیلمہ کذاب قادیان میں رہتا ہے مفتری زندیق مردود کار نائب ابلیس لعنت اللہ علیہ زندیق کی توبہ قبول نہیں۔ شریعت محمدیہ میں واجب القتل ہے۔

جمال الدین
از ریاست کشمیری ضلع شہر مظفر آباد

ایسا دعویٰ کرنے والا کافر ہے اور اس کے مرید اور معتقد جو ایسے مدعی مفتری کو اس کے تاویل کافرہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتے ہیں اور راضی ہیں وہ بھی کافر ہیں اس لئے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

حررہ محمد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح
فضل احمد
ضلع پشاور، علاقہ مردان، تحصیل صوابی

خاکسار مولوی محمد کفایت اللہ صاحب کے جواب سے اتفاق کرتا ہے۔

کتبہ مشتاق احمد
مدرّس گورنمنٹ اسکول، دہلی

مرزا غلام احمد دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

محمد اسحاق لدھیانوی

بے شک الفاظ مذکورہ مسطورہ فتویٰ کفر کے ہیں اور قائل ان کا کافر ہے، اگر مرزا مذکور سے یہ الفاظ تقریراً یا تحریراً ثابت ہیں تو بس کافر ہے۔

راقم فقیر امانت علی از نکودریہ

جو شخص کسی پیغمبر کی نبوت کا انکار کرے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النّبیین ہونے کا انکار کرے وہ کافر ہے۔

عبدالسلام پانی پتی

ذالك الكتاب لا ريب فيه۔

محمد معز اللہ خاں رامپوری	احمد سعید رامپوری	
قد صح الجواب	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد امانت اللہ رامپوری	محمد ضیاء اللہ خان رامپوری	محمد کفایت اللہ سہارنپوری
المجیب مصیب	الجواب صحیح	الجواب صحیح والقول نجیح
حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی	فضل احمد رائے پوری گوجراں	والمذنب ابوالرجال غلام محمد
		ہوشیار پوری

Marfat.com

اصاب من اجاب
محمد ابراہم وکیل اسلام، لاہور

الجواب صحیح
محمد بخش عفی عنہ سہرائے

الجواب صحیح
محمد عبدہ
مدرّس مدرسہ اسلامیہ دیوبند

اصاب المجیب
محمد حسن عفی عنہ
مدرّس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید

الجواب صحیح
نوراللہ خان

الجواب صحیح
احمد علی شاہ اجمیری

جواب درست ہے
سلطان احمد گنجوی

جواب صحیح ہے
فقیر غلام اللہ قصوری

رایتہ فوجدتہ صحیحًا
نبی بخش حکیم رسول نگری

الجواب صحیح
صدیق احمد انبیٹھوی

الجواب صحیح
غلام رسول عفی عنہ
مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح
بندہ محمود
مدرّس اول مدرسہ عالیہ دیوبند

المجیب صادق
محمد یعقوب

الجواب صحیح
علی اکبر

الجواب صحیح
محمد فتح علی شاہ

ھذا ھو الحق
جمال الدین کوٹھالوی

جواب درست ہے
احمد علی عفی عنہ سہارنپوری

جواب صحیح ہے
محمد اشرف علی عفی عنہ
تھانہ بھون ہندوستان

الجواب صحیح
عنایت الٰہی سہارنپوری
مہتمم مدرسہ عربیہ سہارنپور

الجواب صحیح
احقر الزمن گل محمد خان
مدرّس مدرسہ عالیہ دیوبند

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن
مفتی مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند

الجواب صحیح
قادر بخش عفی عنہ
جامع مسجد سہارنپور

المجیب مصیب
عبدالخالق

الجواب صحیح
فقیر غلام رسول
مدرسہ حمیدیہ لاہور

المجیب مصیب
احمد علی عفی عنہ بٹالوی

الجواب صحیح
محمد عظمی متوطن گکھڑ

ما اجاب بہ المجیب فھو فیہ مصیب
غلام احمد امرتسری

Marfat.com

ایڈیٹر اہل فقہ: من قال سوا ذالك فقد قال محالا۔

حررہ ابوالہاشم محبوب عالم عفی عنہ توکلی سیدوی ضلع گجرات

سب نبی کفر ہے اور دعویٰ نبوت کفر ہے نبی سے اپنے آپ کو افضل سمجھنے والا کافر ہے۔

ابوبکر علی احمد محمود اللہ شاہ بدایونی عفی عنہ

ذالك كذالك۔ فقیر محمد عفی عنہ

الجواب صحیح	لاریب فی ما کتب	الجواب صحیح
شیر محمد عفی عنہ	رحیم بخش جالندھری	ابوعبدالجبار محمد جمال امرتسری
جواب صحیح ہے	الجواب صحیح	الجواب صحیح لاریب فیه
عبدالکریم مجددی	فقیر محمد باقر نقشبندی	محمد رحیم اللہ
ساکن تنڈہ محمد خاں ضلع حیدرآباد سندھ	مدرّس مشن کالج لاہور	دہلی
الجواب صحیح	هذا هو الحق	الجواب صحیح
محمد وصیت علی	خادم حسن	عزیز احمد
مدرّس مدرسہ مولوی عبدالربّ صاحب، دہلی	مدرّس مدرسہ مولوی عبدالربّ صاحب، دہلی	مدرّس مدرسہ حسین بخش، دہلی
المجیب مصیب	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد احکم	عبدالرحمٰن	بندہ ضیاء الحق عفی عنہ
مدرّس مدرسہ بارہ ہندوراؤ دہلی	مدرّس مدرسہ مولوی عبدالربّ صاحب، دہلی	
الجواب صحیح	الجواب صحیح	جواب درست ہے
محمد پردل دہلی	ولی محمد کرنالوی	عبدالصمد، مدرّس مدرسہ دیوبند
الأجوبة صحيحة	جواب صحیح ہے	لقد اجاب من اصاب
مقبول حسن عفی عنہ	محمد اسحاق عفی عنہ	مشتاق احمد
مدرّس سیوم مدرسہ جامع العلوم کانپور	مدرّس مدرسہ جامع العلوم کانپور	اول مدرّس فیض عام کانپور

جو کلمات سوال میں مذکور ہیں، ہر ایک کلمے کا مرتکب اشد کافر ہے۔ العاجز عبدالمنان وزیرآبادی

مرزا غلام احمد کے خیالات اور عقائد اکثر ایسے ہیں جن پر فتویٰ کفر عائد ہوتا ہے۔

یوسف علی عفا اللہ عنہ میرٹھی خیرنگری

Marfat.com

بے شک یہ شخص اسی طرح کا کافر ہے جیسا کہ مولوی محمد عثمان صاحب دام ظلہم نے تحریر فرمایا ہے۔

ابوالرفعت محمد سخاوت اللہ خاں

مدرّس سیوم مدرسہ عین العلوم شاہجہاں پور

تمام علماء نے اس کے کافر ہونے پر اتفاق کرلیا ہے، کوئی گنجائش تاویل کی نہیں، لہٰذا اس کی بیعت اور اس کی پیروی سے مجالست ومواکلت قطعی حرام ناجائز ہے۔

ابوالمعظم سیّد محمد اعظم شاہجہاں پوری

میری نظر سے مرزا کی کتابیں گزریں، ان میں صراحۃً عقائد کفریہ مرقوم ہیں، لہٰذا میں باعتبار ان کتابوں کے مرزا قادیانی کو کافر سمجھتا ہوں۔

غلام محی الدین، امام جامع مسجد شاہجہاں پوری

مرزا قادیانی کی کتابوں میں بہت سے کفریات موجود ہیں، جو نصوصِ قاطعہ کے خلاف ہیں، لہٰذا وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔

عبدالکریم عفی عنہ از ہندوستان — محمد حسین عفی عنہ

جواب صحیح ہے — الجواب صحیح — الجواب صحیح

محمد عبداللہ — محمد فیض اللہ عفی عنہ ملتانی — محمود عفی عنہ ملتانی

ناظم دینیات مدرسۃ العلوم علی گڑھ

بے شک ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں، واللہ تعالیٰ اعلم، فقط۔

محمد عبدالخالق عفی عنہ

مدرّس مدرسہ عین العلوم شاہجہاں پور

جو شخص توہین کسی نبی کی انبیاء علیہم السلام میں سے کرے، وہ مردود اور کافر ہے، یعنی ایسا کافر ہے کہ اس کی توبہ میں اختلاف ہے، اور اس کا کفر دیگر کفار کے کفر سے زائد ہے، العیاذ باللہ، فقط۔

محمد عثمان عفی عنہ

مدرّس اوّل مدرسہ عین العلوم شاہجہاں پور

وجدتہ صحیحًا ملیحًا۔

مسکین عبداللہ مولوی پلٹن نمبر ۶۹ سیالکوٹی ثم گجراتی

مہر دارالافتاء، مدرسہ اہل سنت وجماعت معروف بنام نامی منظر اسلام بریلوی

مرزا غلام احمد قادیانی یقیناً کافر ہے اس کی تکفیر میں ذرا بھی شک نہی ہے، احقر کو اس کی کتب تمامیہ دیکھنے کا بھی اتفاق ہوا ہے اس سے، اور اس کے متبعین سے اسلامی طریقے سے ملنا جلنا ناجائز ہے، واللہ اعلم بالصواب! محمد اعزاز علی بریلوی

مرزا قادیانی جو عیسیٰ مسیح ہونے کا مدعی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت کلمات شنیعہ لکھنے والا وغیرہ سراسر کاذب اور مفتری انتہا درجے کا بے دین ہے، مرتد، ملحد، خبیث النفس اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اس کی اِتباع کرنے والا بھی اسلام سے

Marfat.com

خارج، ہرگز اِمامت کے لائق نہیں۔ عبدالجبار عمر پوری، دہلی کشن گنج

مرزا قادیانی ان عقائد باطلہ کے رو سے بلاریب کافر ظاہر ہے قرآنی اور اجماعی امر ہے کہ دنیا میں پہلا کافر ابلیس لعین ہے اور اس کا کفر نص کی بنا پر ہے، اور وجوہ بھی تکفیر مرزائیں کے آیات واحادیث سے بکثرت ملتی ہیں۔ مرزائیوں سے ارتباط اسلامی نصوص آیات واحادیث سے ممنوع ہے جملہ تکالیف شرعیہ وارشادات اسلامیہ ان سے کیا معنی رکھتے ہیں بلکہ جو شخص ان کی تکفیر میں تامل کرے اس پر بھی مخالفت کفر ہے اور یہ پہلا زینہ دخول فی المرزائیت ہے۔ حررہ محمد عبدالخالق الملتانی عفی عنہ

کچھ شک نہیں کہ مرزا قادیانی ایک دہریہ معلوم ہوتا ہے، مفتری علی اللہ ہے، اس کے اِلہامات سے معلوم ہوا کہ اسے خدا پر اِیمان نہیں، کیونکہ خدا پر اِیمان رکھنے والا اس قسم کے افترا نہیں کیا کرتا، اس لئے میرا یقین ہے کہ چونکہ شخص مذکور اپنے کو سچا رسول کہتا ہے، اور رِسالت کا ختم ہو جانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نصوصِ قطعیہ یقینیہ سے ثابت ہے، جو حدِ تواتر میں داخل ہے، اس لئے وہ شخص بلاشبہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، پس اِمامت یا بیعت ودوستی، سلام کلام اس سے اور اس کے مریدوں سے جائز نہ ہوگا، واللہ اعلم! احقر محمد رشید، مدرّس دوم مدرسہ جامع العلوم کانپور

شخصیکہ مدعی رسالت باشد منکر نص قطعی است وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ ودر نفر منکر قطعیات اختلاف نیست درہ چنیں کساں بیعت ومحبت چہ معنی دارد۔ الراقم: غلام احمد، مدرّس مدرسہ نعمانیہ لاہور

بہ متقضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح ودرست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید ادلہ قطعیہ مؤید ہیں، اور کتب شرعیہ مملوکتہ۔ احقر عباد اللہ الصمد ابوالرجا غلام محمد ہوشیار پوری

حق تعالیٰ شانہٗ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النّبیین فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد ہے: وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ اور نیز باجماع اُمت ثابت ہے کہ انبیاء ورسول افضل الخلق ہیں، لہٰذا جو شخص اپنے لئے رسالت کا مدعی ہے اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے آپ کو افضل جانتا ہے وہ کتاب اللہ کا مکذب ہے۔ دائرۂ اسلام سے خارج ہے اس کی اور اس کے اَتباع کی اِمامت اور بیعت ومحبت ناجائز اور حرام ہے، ایسے شخص سے اور اس کے اذناب سے سلام کلام ترک کرنا چاہئے۔

حررہ خلیل احمد سہارنپوری

یہ شخص مدعی حال نبوّت ورِسالت کا ہے اور یہ کفر ہے اس کے دعویٰ کا ہر ایک کلمہ کئی کئی کفریات پر مشتمل ہے۔ پس شریعت غرا میں قائل ان کلمات اور دعاوی کا مثل فرعون، دجال، مسیلمہ کذاب کے ہے، اسی کے ساتھ بیعت وغیرہ سلام وکلام شرع میں کفر ہے۔ کتبہ محمد محی الدین صدیقی الحنفی عفی عنہ

مدرّس نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر

مرزا قادیانی کے عقائد اس حد تک یقیناً پہنچ گئے ہیں کہ دائرۂ اسلام سے خارج ہونے کا حکم عائد ہو جائے دعویٰ نبوّت اس کے اور اس کے مریدوں کی تصنیفات میں بصراحت موجود ہے، انبیاء علیہم السلام پر اپنی فضیلت اور انبیاء علیہم السلام کی شان میں ہتک

Marfat.com

اور استخفاف سے ان کی کتابیں واشتہار ورسالے مملو ہیں، معجزات وخوارقِ عادت کی دُور از کار تأویلیں نصوصِ قطعیہ کی تحریفِ معنوی ان کا ادنیٰ کرشمہ ہے، لہٰذا اس کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ نہیں اور ان کی بیعت حرام ہے اور اِمامت ہرگز جائز نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

کتبہ الراجی الی اللہ محمد کفایت اللہ شاہجہاں پوری

بلاریب وشک مرزائی لوگ مرتد اور کافرین ہیں، ایسے ظالموں سے احتراز کرنا قرآن شریف اور حدیثِ نبوی سے ثابت ہے، جیسا کہ ارشاد خوش بنیاد جناب باری تعالیٰ کا ہے: فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾ (الانعام)۔

حررہ فقیر حافظ سیّد پیر ظہور شاہ قادری قریشی الہاشمی جلال پوری

***

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فتویٰ نمبر دوم

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ: ''میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔'' کیا ایسے شخص کی بیعت واِمامت دُرست ہے؟ اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہئے؟ بيّنوا بالتّفصيل، جزاكم الله الرَّبّ الجليل!

الجواب:... جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔[1] ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں، یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں، لیکن ظاہرداری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے۔ کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردّد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید... اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے... اس کے کفر میں توقف کرنے والے، سب کے سب کافر ہیں۔ توہینِ انبیاء، ادّعائے نبوّت، رَدِّ نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہلِ سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں، اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط واللہ اعلم!

حررہ العاجز یوسف علی عفی عنہ از بگھیلے والا

---

(۱) نكفر من لم يكفر من دان بغير ملة المسلمين من الملل او وقف فيهم او شك۔ (الشفاء ج:۲ ص:۲۴۷، مكتبه مصطفى البابى الحلبى)۔

Marfat.com

الجواب:....جوشخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہوکر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر مرتد ہے، بلکہ جوشخص اس کے کافر ہونے میں شک وتردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذاب عظیم ہے۔شفا شریف میں ہے:

"نکفر من لم یکفر من دان بغیر ملة المسلمین من الملل او وقف فیهم او شك۔"

(شفاء ج:۲ ص:۲۴۷)

یعنی ہم ہراس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے، اس کی تکفیر میں توقف یا شک وتردّد رکھے۔

غرر ومجمع الانہار ودرمختار وفتاویٰ خیریہ وبزازیہ وغیرہ میں ہے:

(۱)

"من شك فی کفره وعذابه فقد کفر۔"

یعنی جوشخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے، یقیناً خود کافر ہے۔واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
احمد رضا عفی عنہ	محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ	عبدہ ظفر الدین بریلوی حنفی قادری رضوی
الجواب صحیح	الجواب صحیح والمجیب مصیب	جواب صحیح ہے
عبدالان المصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی	احقر زمن محمد حسن	سیّد حسن عفی عنہ
مدرسہ اہل سنت وجماعت بریلوی	مدرّس مدرسہ نعمانیہ امرتسر	مدرّس مدرسہ نعمانیہ لاہور
جواب صحیح ہے	الجواب صحیح	هذا الجواب صحیح
کریم بخش سنبلی عفی عنہ	عبدالوحید	محمد اشرف
	مدرّس اوّل مدرسہ نعمانیہ امرتسر	مدرّس نعمانیہ لاہور
قولنا به هذا المحکم ثابت	هذا الجواب صحیح	جواب صحیح ہے
فقیر سعداللہ شاہ ساکن سوات	محمد لطف اللہ علی گڑھ	بندہ امام دین کپورتھلوی
هذا الجواب صحیح	لقد اصاب من اجاب	الجواب صحیح
سیّد علی جالندھری	حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری	بندہ فتح الدین ہوشیار پوری
هذا الجواب صحیح لا شك فیه	الجواب صحیح لا شك فیه	الجواب صحیح
محمد رشید الرحمٰن	علم الدین لاہوری	سیّد علی زینی، مدرّس دارالعلوم ندوۃ لکھنؤ

(۱) الصارم المسلول علی شاتم الرسول ص:۷، طبع بیروت۔

Marfat.com

الجواب صحیح والمجیب مصیب
ابوالعماد محمد شبلی عفی عنہ جیراجپوری

بہتر ہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں
حررہ محمد امانت اللہ علی گڑھ

نبیر وجدتہ صحیحًا ملیحًا
مسکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۹۹
سیالکوٹی ثم گجراتی

ھذا الجواب صحیح
ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی

اصاب من اجاب
محمد عبدالعزیز لکھنوی

الجواب صحیح
عبدالخالق لکھنوی

الجواب صحیح
ولی محمد کرنالوی

صحیح الجواب
محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی

اصاب من اجاب
محمد برکت اللہ لکھنوی

الجواب صحیح
محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی

صحیح الجواب
محمد عبیداللہ لکھنوی

ایسا شخص فاسق ہے
محمد عبدالغنی، مدرّس مدرسہ فتح پوری دہلی

الجواب صحیح
بندہ محمد قاسم مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
محمد کرامت اللہ دہلوی

الجواب صحیح والمجیب نجیح
بندہ محمد امین، مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری

من اصاب فقد اجاب
غلام رسول ملتانی

الجواب صحیح
ابومحمد احمد عفی عنہ چکوال لاہوری

جو شخص غلام احمد قادیانی کو باوجود دعاوی کے اہلِ اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے، وہ اسلام اور دینِ محمدی سے خارج ہے۔
الراقم: عبدالجبار امرتسری

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرۂ اسلام نہ جانے، وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔
ابومحمد سعید محمد حسین بٹالوی

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے، اور پھر ان سے راضی و خوش ہے تو یہ بھی کافر ہے، لأن الرضا بالکفر کفر۔
محمد کفایت اللہ شاہجہاں پوری
مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

الجواب صحیح
نور احمد امرتسری

اصاب من اجاب
سیّد حسین، مدرّس مدرسہ نعمانیہ لاہور
ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتدا درست نہیں
سلام دین امرتسری

الجواب صحیح
عبدالعزیز، ساکن قلعہ صہبا سنگھ

الجواب صحیح
محمد عبدالحق دہلوی

الجواب صحیح
ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری

Marfat.com

الجواب صحیح
سیّد شاہ حیدر آبادی

الجواب صحیح
محمد اسحاق لدھیانوی

الجواب صحیح
ثابت علی سہارنپوری

الجواب صحیح
حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی

اصاب من اجاب
فضل احمد رائے پور گجراں

جواب صحیح ہے
خادم شریعت ابوالہاشم محبوب عالم
سنیدے ضلع گجرات

الجواب صحیح
فقیر غلام رسول، مدرسہ حمیدیہ لاہور

الجواب صحیح
احمد علی شاہ اجمیری

الجواب صحیح
محمد عظیم متوطن گکھڑ

جواب درست ہے
احمد علی عفی عنہ، مدرّس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ

الجواب صحیح
احقر گل محمد خاں، مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراطِ مستقیم دین قویم سے منحرف ہے۔
مرید احمد
اس کے عقیدے میں فرق ہے، اس کی اِمامت اور بیعت جائز نہیں۔
الراقم: عبدالسلام پانی پتی

الجواب صحیح
محمد کفایت اللہ سہارنپوری

الجواب صحیح
محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور

الجواب صحیح
محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الورما

الجواب صحیح
فتح محمد

الجواب صحیح
فقیر غلام اللہ قصوری

ھٰذا ھو الحق
جمال الدین کٹیالوی

المجیب مصیب
احمد علی بٹالوی

الجواب صحیح
عنایت علی سہارنپوری

الجواب صحیح
سیّد محمد، مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند

قادیانی ایسا شخص کافر اور مرتد ہے
ابو یوسف امرتسری

الجواب صحیح
عبداللطیف سہارنپوری

الجواب صحیح والقول مقحیح
غلام محمد ہوشیار پوری

رائیته فوجدته صحیحًا
نبی بخش حکیم رسول نگری

اجاب به المجیب وھو مصیب
غلام احمد امرتسری

صحیح الجواب
شیر محمد

الجواب صحیح
فتح محمد

الجواب صحیح
سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات

الجواب صحیح
صدیق احمد دمونوی

الجواب صحیح
محمد بخش سبزائی

الجواب صحیح
غلام اسعد، مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند

Marfat.com

الجواب صحیح
عزیز الرحمٰن مفتی حنفی مدرسہ عالیہ دیوبند

اصاب المجیب
محمد حسن، مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح
بندہ محمود عفی عنہ اوّل مدرّس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح
قادر بخش، مہتمم جامع مسجد سہارنپور

الجواب صحیح
بندہ عبدالمجید عفی عنہ

الجواب صحیح
علی اکبر عفی عنہ

الجواب صحیح
ابوعبدالجبار محمد جلال الدین امرتسری

المجیب صادق
عبدالخالق

الجواب صحیح
رحیم بخش جالندھری
جواب صحیح ہے
محمد یعقوب دیوبند

الجواب صحیح
بندہ عبدالصمد عفی عنہ، مدرّس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح
عبدالکریم، ساکن ٹنڈہ محمد خاں، ضلع حیدرآباد سندھی

الجواب صحیح والمجیب مصیب
حبیب المرسلین، مدرّس اول مدرسہ حسین بخش دہلی

الجواب صحیح
محمد وصیت علی مدرّس مدرسہ مولوی عبدالربّ دہلی

هذا هو الحق
خادم حسین عفی عنہ مدرّس مدرسہ مولوی عبدالربّ دہلی

الجواب صحیح
محمد ناظر حسن، صدر مدرّس عربیہ فتح پوری، دہلی

الجواب صحیح
محمد عزیز احمد عفی عنہ، مدرّس مدرسہ حسین بخش دہلی

المجیب مصیب
محمد احکم عفی عنہ، مدرّس مدرسہ بارۂ ہندورائے دہلی

الجواب صحیح
بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی

الجواب صحیح
حبیب احمد، مدرّس مدرسہ فتح پوری

الجواب صحیح
ولی محمد کرنالوی

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔

ابوالمعظم سیّد محمد اعظم مفتی حنفی شاہجہاں پوری

جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔ ہرگز اِمامت کے لائق نہیں۔

عبدالجبار عمر پوری دہلی کشن گنج

جو ایسے مدعی کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لئے کہ الرضاء بالکفر کفر۔

محمد عبدالغفار خان رامپوری

الجواب صحیح
محمد سلامت الہدیٰ رامپوری

جواب صحیح ہے
احمد سعید رامپوری

الجواب صحیح
محمد ضیاء اللہ خان رامپوری

Marfat.com

ذالك الكتاب لا ريب فيه — الجواب صحیح — جواب صحیح ہے

محمد معزاللہ خاں رامپوری — عبداللہ خان، مدرّس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ — محمد عبداللہ علی گڑھ

مرزااوراس کے اَتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافرکوئی نہیں۔

العاجز عبدالمنان وزیرآبادی

جوایسے اِعتقادوالے کومسلمان جانے، وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین، ریاست کشمیر

ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا دُرست نہیں۔ احمد علی عفی عنہ

الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح

سیّد محمد حسین واعظ ساڈھورہ — احمد جی علاقہ چھچہ — محمود عفی عنہ ملتان — محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ

مرزاکو یہ شخص اگر بنابر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا۔ اگر باوجود اس کے ایسے دعاوی کفریہ اور عقائدِ باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے، اگر نہ سمجھے، پھر اس کی اِمامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔

حررہ عبدالحق الملتانی

جوشخص مرزاقادیانی کے حق میں باوجود یکہ وہ اپنے کو عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے، حسنِ ظن رکھتا ہو، اوراس کو مسلمان کہتا ہو، تو وہ شخص خود دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے، اوراہلِ اسلام کواس سے اِجتناب لازم ہے۔

حررہ محمد خدابخش عفی عنہ پشاوری

جوشخص مرزاغلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے، اس کے پیچھے نماز دُرست نہیں، اور نہ اس سے کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔

ابویوسف علی میرٹھی

بہ مقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح ودُرست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلہ قطعیہ مؤید ہیں۔ اور کتبِ شرعیہ اسی مملوکہ۔

کتبہ احمد عبداللہ الصمد ابوالوفا غلام محمد ہوشیار پوری

شخص مذکور اگر مرزا کے کفریہ معتقدات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ہم رشتہ ہے اس کی بیعت اور اِمامت جائز نہ ہوگی۔

حررہ خلیل احمد

ایسا شخص ساطرحق ہے، اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے، ایسے اِمام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔

الراقم: محمد محی الدین الصدیقی الحنفی امرتسری

کسیکہ قائل جواز اقتدا خلف مرزا واَتباع او باشد مخصلے وناواقف از اُصولِ دین است زیرا کہ صحت نماز بدوں ایمان صورت نمے بندد وبطلان نمازِ اِمام موجب بطلان نمازِ مقتدی است، کما لا یخفی علی من له مسکه بالدین، وبیعت چنیں ناواقف بریں قیاس باید کرد۔

غلام احمد مدرّس مدرسہ نعمانیہ

Marfat.com

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے، ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو اِمام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی، مدرّس گورنمنٹ اسکول دہلی

ایسا شخص جاہل ہے، کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا، اس کی اِمامت اور بیعت قبول نہیں ہے، یا واقف متعصب ہے، اس کو توبہ کرنی چاہئے، ورنہ یہ تعصب بے محل مخل اِمامت وارشاد ہوگا۔

حررہ ابوالحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ القادری الانصاری النظامی اللکھنوی

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے، گو اس کے طریقے پر نہ ہو، یا مرید نہ ہو، مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور اِبنِ زیاد اور یزید اور اِبنِ ملجم کو مسلمان جانتا ہے اور جاننے والا ہے، منافق اور خارجی ہے۔ حررہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ

ایسا شخص جاہل ہے، اس کو سمجھانا چاہئے، اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی اِمامت سے بچنا چاہئے، اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے، یہ شخص بدعتی ہے۔ حررہ واحد نور رامپوری

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل ہے یا بدعقائد، بیعت اور اِمامت ایسے شخص کو دُرست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ، مدرّس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

"مَنْ سَبَّ الشَّيْخَيْنَ اَوْ طَعَنَ فِيْهِمَا كَفَرَ، لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهٗ"

(درمختار ج:۴ ص:۲۳۶، طبع ایچ ایم سعید)

چہ جائیکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والا اور دعویٰ نبوّت کرنے والا، اشد کافر ہے، جیسا کہ خداوند کریم اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے، ویسا ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں۔

تراب اقدام اہل اللہ فقیر ابومیر محمد

امیر اللہ قریشی الہاشمی جلال پور جٹاں بقلم خود

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین کہ مرزائی لوگ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے سب عقائد کو تسلیم کرتے ہیں اور اس کی رسالت کے قائل ہیں اور اس کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ اس واسطے علمائے عرب وعجم نے مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لایا ہے، اگر کوئی مسلمان اپنی دختر کا نکاح کسی مرزائی سے کردے بعد میں اس کو معلوم ہو کہ یہ شخص مرزائی ہے آیا یہ نکاح عندالشرع جائز ہوگا یا ناجائز؟ اور یہ شخص اپنی لڑکی کا نکاح ثانی بلا طلاق مرزائی زوج کے کسی مسلمان سے کرسکتا ہے یا نہیں؟ بيّنوا بالتّفصيل جزاكم الله الرّبّ الجليل!

Marfat.com

الجواب:...مرزائی مرد سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوتا،[1] بلاطلاق سنیہ کا باپ اس کا نکاح کسی سنی سے کرسکتا ہے،[2] بلکہ فرض ہے کہ اس لڑکی کو اس مرزائی سے فوراً جدا کرے کہ اس کی صحبت اس کے ساتھ خالص زنا ہے، بالکل وہی حکم ہے جو کوئی شخص اپنی دختر کسی ہندو کے گھر بلا نکاح بھیج دے، بلکہ اس سے سخت تر کہ وہاں حرام کو حرام کی ہی مد میں رکھا، اور یہاں نکاح پڑھا کر معاذ اللہ اسی حلال پیرایہ میں لایا گیا، اس سے فوراً علیحدہ کرلینا فرض ہے، پھر جس سنی سے چاہے نکاح ممکن ہے۔ ردّالمحتار میں ہے:

"حرم نكاح الوثنية وفي شرح الوجيز وكل مذهب يكفر وبه معتقده۔"

(ردالمختار ج:۳ ص:۴۵، طبع ایچ ایم سعید)

درمختار میں ہے:

"ويبطل منه إتفاقًا ما يعتمد الملة وهي خمس النكاح والذبيحة...إلخ۔"

(درمختار ج:۲ ص:۳۱۳، ۳۱۴)

یہاں تک اصل حکم شرعی کا بیان تھا، شرعاً یہ صورت جائز ہے اور ازدواج مکرر سے پاک کہ پہلا نکاح ہی نہ تھا۔ مگر قانون رائج میں جو اَمر جرم ہے شرعاً اپنی جان و مال و آبرو کی حفاظت کے لئے اس سے بھی بچنے کا حکم ہے، قانون کا حال وکلا جانتے ہین، اگر اَز رُوئے قانون بھی یہ صورت داخلِ جرم نہ ہو، یا قانون حکم فتویٰ کو تسلیم کرکے اس کا جرم نہ ہونا قبول کرلے تو حرج نہیں، ورنہ ان سے دُور رہا جائے۔ ہاں دختر کو جس جائز طریقے سے ممکن ہو جدا کرنا سخت فرض اہم ہے، اگرچہ دُوسری جگہ نکاح نہ ہوسکے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم!

کتبہ عبدالنبی نواب مرزا عفی عنہ سنی حنفی بریلوی

الجواب صحیح واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر احمد رضا خاں عفی عنہ بریلوی

الجواب صحیح بلا قیل وقال
والمجیب مصیب بعون اللہ المتعال

الفقیر محمد ضیاء الدین

الجواب صحیح والرائے نجیح
حررہ محمد عبدالمقتدر القادری البدایونی
عفی عنہ خادم المدرسۃ القادریۃ

صحیح الجواب والمجیب مصیب ومثاب
محمد عبدالماجد عفی عنہ مہتمم مدرسہ شمسیہ
بدایوں

الجواب صحیح
محمد شجاعت علی

صاب من اجاب
نمقہ محمد علی رضا عفی عنہ
رامپوری

اصاب من اجاب
احقر العباد سیّد شہاب الدین
جالندھری بقلم خود

الجواب صحیح
محمد شرافت اللہ رامپوری

الحکم کذالک
محمد معزاللہ خاں مدرّس مدرسہ
عالیہ رامپور

---

(۱) ولا يصلح ان ينكح مرتد او مرتدة احد من الناس (قوله مطلقًا) اى مسلمًا او كافرًا او مرتدًا۔ (رد المحتار على الدر المختار ج:۳ ص:۳۰۰)۔

(۲) وفي الدر المختار: وإرتداد احدهما اى الزوجين فسخ فلا ينقص عددا عاجل بلا قضاء۔ وفي رد المحتار: اى بلا توقف على قضاء القاضي۔ (رد المحتار ج:۳ ص:۱۹۳، ۱۹۴، طبع ایچ ایم سعید)۔

Marfat.com

الجواب صحیح والقول قوی
حررہ المسکین احقر العباد فدوی علی بخش
گنہ پنڈ

من اجاب اصاب
محمد گلاب خان رامپوری

الجواب صحیح
خواجہ امام الدین صدیقی مدرسہ پشاوری
عفی عنہ

الجواب صحیح والمجیب نجیح
پیر حافظ سیّد ظہور شاہ قریشی الہاشمی جلال
پوری عفی عنہ

الجواب صحیح وصواب
والمجیب مصیب ومثاب
محمد یونس عفی عنہ

المجیب اصاب فیما اجاب
الراجی الیٰ غفران الحق نور الحق عفی عنہ
پشاوری صدوراً مانسہری مولداً

هذا الجواب هو الصواب وموافق
کما فی الکتاب
محمد عبدالحکیم صورتی پشاوری عفی عنہ سند
یافتہ مدرسہ عالیہ ریاست رامپور

المجیب مصیب
حررہ الاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید
المفتی عبدالحمید المرقوم غفرلہ القیوم
الساکن فی بلدۃ پشاور

الجواب صحیح حقیق بالقبول
محمد میر عالم پشاوری ہزاروی اول مدرّس
عربی انجمن حمایت اسلام

الجواب صحیح ومثاب
عبدالوہاب عفی عنہ پشاوری

الجواب صحیح
نور الحسن مہتمم مدرسہ جامع العلوم کانپور

جواب درست
احمد علی مدرّس مدرسہ عربیہ میرٹھ اندرکوٹ

الجواب صحیح
محمد قمر الدین عفی عنہ رامپوری

ذالك كذالك
سردار احمد مجددی رامپوری

المجیب مصیب
احمد علی عفی عنہ لاہوری

الجواب صحیح
محمد نور الحسن عفی عنہ مدرّس مدرسہ جامع
العلوم کانپور

الجواب صحیح
خان زمان عفی عنہ مدرّس سیوم جامع
العلوم کانپور

المجیب هو المصیب
محمد یار لاہوری

المجیب هو المصیب
ابوالحسن حقانی خلف الرشید مولانا واولانا
مولوی ابومحمد عبدالحق دہلوی

اصاب من اجاب
احقر دوست محمد جالندھری بقلم خود

هذا الجواب مطابق للحق
غلام محمد عفی عنہ مدح پوری نمبردار چک
نمبر ۱۲۵۵ ضلع لاہور

الجواب صحیح
محمد عبدالسلام ٹوبانوی

حصار ذالك كذالك
فقیر سیّد عبدالرسول عفی عنہ جالندھری

اگر مذکورہ بالا مرزائی مرزا کو رسول مانتا ہو تو یقیناً کافر ہے، اور کافر سے مسلمان عورت کا نکاح ناجائز ہے۔
راقم فیض الحسن نعمانیہ لاہور

Marfat.com

بے شک مرزائی حکم مرتد میں ہیں، اوران سے مسلمہ عورت کا نکاح نا جائز ہے، فقط!

رشید الرحمٰن رامپوری حال وارد جالندھر

اصاب المجیب العلام	الجواب صحیح	الجواب صحیح
بندہ اصغر حسین عفی عنہ	محمد سہول عفی عنہ مدرّس دیوبند	بشیر احمد عفی عنہ دیوبند

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	جواب صحیح ہے
خاکسار سردار احمد عفی عنہ دیوبند	محمد ریحان حسین عفی عنہ	احقر الزمن گل محمد خان مدرّس مدرسہ عالیہ دیوبند	حبیب الرحمٰن منچن آباد

بسملة وحمدلة وصلاة وسلامًا الأمر كذالك۔

خادم الشعراء والاطباء والعلماء

محمد ہادی رضا خان رئیس لکھنوی

خلف حکیم مولوی محمد حسین رضا خاں صاحب مرحوم

الجواب صحیح، علمائے کرام نے بے شک مرزا پر کفر کا فتویٰ دیا ہے، اور کافر ہونے کی حالت میں جو اُمور جواب میں تحریر فرمائے ہیں، صحیح اور دُرست ہیں، واللہ اعلم!

احمد علی، مدرّس مدرسہ جامع العلوم کانپور

بے شک مرزائی سے سنیہ عورت کا نکاح نہیں ہوسکتا، اگر کوئی کردے تو بلا طلاق مرزائی زوج کے نکاح ثانی کے مسلمان سے کرسکتا ہے، کیونکہ پہلا نکاح، نکاح ہی نہ تھا۔

حکیم مولوی عبدالرزاق راہوں

بقلم محمد اسحاق راہوں

جولوگ مرزا کے نبی ہونے کے قائل ہیں وہ بے شک نص صریح قرآنی اور حدیث رسالت پناہی کے منکر ہیں۔ قال الله تعالٰی وتبارك فی القرآن المجید والفرقان الحمید المشتمل بالوصی والوعد والوعید: مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ (الاحزاب:۴۰)، وقال صلی الله علیه وسلم: لا نبی بعدی (رواه الترمذی ج:۲ ص:۲۰۹)۔

محمد منور علی عفی عنہ رامپوری

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

چونکہ مرزائی فرقہ رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کو خاتم النّبیین نہیں مانتا، بلکہ ان کا اِیمان ہے کہ مرزا قادیانی ہی آخر الزمان نبی ہے، اور ایسا ہی اس کو مسیحِ موعود اور کرشن وغیرہ مانتے ہیں، اور نیز جمہور کے خلاف انہوں نے قرآن مجید کے معنی کئے ہیں، اس واسطے یہ لوگ مسلمان نہیں تصور کئے جاتے، چونکہ وہ خود ہمیں کافر جانتے ہیں اس واسطے ایسے اشخاص سے مسلمان لڑکی کا نکاح ناجائز ہے۔

نیاز مند نبی بخش حکیم رسول نگری

Marfat.com

الجواب:... اس میں شک نہیں کہ مرزا کے عقائد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں، پس اس کا پیرو جس کے عقائد مثل مرزا کے کفریہ ہیں، اور تاویل ممکن نہیں، مسلمہ سنیہ عورت کو اس سے نکاح نہ کرنا چاہئے، اور اگر کیا تو وہ نکاح نہیں ہوا، واللہ تعالیٰ اعلم۔

کتبہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ

مدرسہ عربیہ دیوبند

۲۲ رجب المرجب ۱۳۳۰ھ

الجواب:... چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النّبیین ہیں، ان کے بعد جو مدعی نبوّت ہوگا، کافر ہے، تقدیر صحت دعویٰ نبوّت مرزا کے ان کے ساتھ معاملہ کفار رکھنا چاہئے، لہٰذا نکاح عورت مسلمان کا، کافر اور مرزائی سے حرام ہوگا، فقط۔

راقم محمد عبدالعزیز عفی عنہ

مدرسہ نعمانیہ لاہور

الجواب صحیح وصواب، والمجیب مصیب ومثاب، وَیُؤَیِّدُہ ما حَقَّقَہُ الفاضل البریلوی فی رسالته المسماة بـ"إزالة العار فی حجر الکریم عن کلاب النار" وکذا ما فی رد الرفضة ونزهة الأرواح فی احکام النکاح فی بحث الکفر وفی زاد المعاد فی هدی خیر العباد للعلامة ابن القیم فی بحث الکفو لأن نکاح المسلمة بالکافر والکافرة بالمسلم لا ینعقد اصلًا والمسلمة بالمبتدع موقوفًا وللأولیاء حق الإعتراض فإن ترکها فبها وإلّا فالفسخ للقاضی او الحکم کما فی بهجة المشتاق فی احکام الطَّلاق فی بحث الفسخ واللہ اعلم وعلمه اتم واحکم، حررہ فقیر محمد یونس عفی عنه قادری حنفی کشمیری مولدا پشاوری نزیلا بقلمه۔

ترجمہ:... جواب صحیح اور دُرست ہے، جیسا کہ تائید کرتا ہے اس کی وہ جو تحقیق کیا ہے فاضل بریلوی نے رسالہ مسمّٰی ازالۃ العار فی حجر الکریم عن کلاب النار میں اور جیسے کہ ردّ الرفضۃ اور نزہۃ الارواح میں ہے، نکاح کے حکموں میں بحث کفو میں، اور زاد المعاد فی ہدی خیر العباد للعلامہ ابنِ قیم میں ہے، بحث کفو میں، کیونکہ نکاح مسلمان عورت کا فر مرد کے ساتھ اور کافر عورت کا مسلمان مرد کے ساتھ ہرگز منعقد نہیں ہوتا، اور مسلمان عورت کا نکاح بدعتی مرد کے ساتھ موقوف ہوتا ہے، اگر وہ بدعت سے توبہ نہ کرے تو عورت کے ولیوں کو اِعتراض کرنے کا حق حاصل ہے۔ پس اگر وہ بدعتی خاوند ولیوں کے اِعتراض پر اس کو چھوڑ دے تو بہتر، ورنہ قاضی کے حکم سے ٹوٹ جائے گا، جیسا کہ بہجۃ المشتاق فی احکام الطّلاق بحث فسخ میں ہے، واللہ اعلم۔

الجواب:... مرزا کے پیرو جو کہ اس کی نبوّت کے قائل ہیں، اور اس کے عقائد کے معتقد، وہ بے شک کافر ہیں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، مسلمہ عورت کا نکاح مرزائی سے منعقد نہیں ہوتا، بعد علم اس امر کے کہ زوج مرزائی ہے، زوجہ کا والد اپنی دُختر کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ کر سکتا ہے چونکہ پہلا نکاح کوئی چیز نہ تھا، قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

"وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا

Marfat.com

الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚۖ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ﴿۲۲۱﴾ ع" (البقرة)

فتح القدیر میں ہے:

"ويدخل فى عبدة الأوثان عبدة الشمس والنجوم، وفى شرح الوجيز وكل مذهب يكفر به مُعْتَقِدُه لأنَّ إسم المشرك يتناولهم جميعًا۔" (فتح القدير ج:۳ ص:۱۳۷)

مرزائی بقول صریح حکم فقہ مرتد ہیں، اور مرتد کا نکاح باطل ہوتا ہے، بعد گزرنے عدت کے وہ عورت جہاں چاہے نکاح کرسکتی ہے، كما هو مصرّح فى كتب الفقه رقيمه۔

العبدالاثیم محمد ابراہیم الحنفی القادری عفی عنہ
المدرّس بالمدرسۃ الشمسیۃ بجامع بلدۃ بدایوں

جو کچھ کہ حضرت قبلہ محدثِ ارشد، فقیہِ اَوحد، صاحبِ تصانیفِ کثیرہ جناب مولوی وصی احمد صاحب قبلہ مشہور محدث سورتی دام فیضہ القوی وعم ومدظلہٗ الیٰ یوم الابدی نے تحریر فرمایا ہے، وہ بالکل صحیح ہے، اور حضرت مجیب مدظلہٗ اپنے جواب میں صحیح ہیں، فقط۔

حررہ عبدالاحد، مدرّس مدرسۃ الحدیث پیلی بھیت

الجواب وھوملہم الصدق والصواب! بے شک بلاتردّد کرسکتا ہے کہ مرزائی سے نکاح باطل محض زنائے خالص ہے کہ وہ مرتد ہے، اور مرتد کا نکاح کسی قسم کی عورت کے ساتھ نہیں ہوسکتا، طلاق کی حاجت نکاح میں ہوتی ہے، نہ کہ زنا میں، فتاویٰ عالمگیری میں ہے: "ولا يجوز للمرتد ان يتزوج مرتدة ولا مسلمة ولا كافرة اصلية" (عالمگیری ج:۲ ص:۲۸۲)، واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم، فقط۔

حررہ الفقیر القادری وصی احمد حنفی
فی مدرسۃ الحدیث الدایرۃ فی پیلی بھیت

ای عزیز باتمیز آگاہ اور ہوشیار رہو، جو شخص جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے ساتھ دعویٰ ہمسری کا کرے، وہ بے شک مرتد اور کافر ہے، اس کے ساتھ کھانا اور پینا، اور سلام علیک کرنا، ناجائز اور ممنوع ہے، خیال کرنے کی جا ہے طریقۃ المسلمین میں ہے: "فجعلہ عبدًا کاملاً بحیث لاشریک لہ فی العبودیۃ وکما انہ لاشریک للربّ فی الربوبیۃ وخواصھا" خلاصہ کلام اور مطلب مراد یہ ہے جس طرح اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا شریک اُلوہیت اور رُبوبیت میں نہیں ہے، اسی طرح جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نظیر اور سہیم عبودت میں نہیں ہے، جیسا کہ شاعر نے کیا خوش لہجہ میں کہا ہے:

محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سا اگر کوئی بشر ہو تو میں جانوں
جہاں میں گر نظیر ان کا اگر ہو تو میں جانوں

خاکپائے اہل اللہ فقیر میر محمد امیر اللہ عفی عنہ
مولا قریشی الہاشمی جلال پور جٹاں بقلم خود

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

سوال:... کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین ایسے شخص کے حق میں ایک مسجد کا اِمام ہواور مدعی علم ہو، ایک مرزائی مرگیا، پہلے اس کا جنازہ مرزائیوں نے کیا، اور دوبارہ اِمام مذکور جواہلِ سنت والجماعت ہے، اس نے جنازہ کیا۔ تکفیرِ مرزا او اس کے پیروان کا وہ عالم ہے کہ کل علمائے عرب وعجم تکفیرِ مرزا پر مواہیر ثبت کر چکے ہیں، اِمام مصلیٔ جنازہ اس فتویٰ کو دیکھ چکا ہے، دید ودانستہ جوایسا کام کرے، اس کا شرعاً کیا حکم ہے؟ بیّنوا توجروا!

الجواب:... مرزا غلام احمد قادیانی علانیہ نزولِ وحی، نبوّت اور رِسالت کے مدعی ہیں اوران کے مرید اور مقلد ان کے ان سب دعاوی کو تسلیم کرتے ہیں، اس لحاظ سے ان کا اوران کے مریدوں کا خارج از دائرۂ اسلام ہونا مسلّم الثبوت مسئلہ ہے۔ اِمام ابوالفضل قاضی عیاضؒ کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ (ﷺ) (ج:۲ ص:۲۴۶، ۲۴۷، باب مقالات کفر) میں فرماتے ہیں:

"وكذالك من ادعى نبوة احد مع نبينا عليه الصلوٰة والسلام كأصحاب مسيلمة والأسود العنسى وبعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالته إلى العرب، وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل، وكأكثر الرافضة القائلين بمشاركة علىّ فى الرسالة للنبى صلى الله عليه وسلم وبعده، فكذالك كل إمام عند هؤُلاء يقوم مقامه فى النبوة والحجة، وكالبزيغية والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هؤُلاء او من ادعى النبوة لنفسه او جوز إكتسابها والبلوغ بصفاء القلب إلى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذالك من ادعى منهم انه يوحى إليه وإن لم يدع النبوة، او إنه يصعد إلى السماء ويدخل الجنة ويأكل من ثمرتها ويعانق الحور العين فهؤُلاء كلهم كفار مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم لأنه اخبر صلى الله عليه وسلم انه خاتم النبيين لا نبى بعده واخبر عن الله تعالىٰ انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس، واجمعت الأُمّة علىٰ حمل هذا الكلام علىٰ ظاهره وان مفهومه المراد به دون تأويل ولا تخصيص فلا شك فى كفر هؤُلاء الطوائف كلها قطعًا اجماعًا وسمعًا۔"

(ج:۲ ص:۵۱۹)

ترجمہ:... اور ایسا ہی جو شخص کہ دعویٰ کرے کسی ایک کی نبوّت کا ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ یعنی ان کی موجودگی میں جیسا کہ مسیلمہ کذّاب کے پیرو اور اَسود عنسی کے تھے، اور ایسے ہی جو دعویٰ کرے پیچھے ان کے مانند عیسویہ کے یہودیوں سے، جو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت کو عرب کے ساتھ خاص کرتے ہیں، اور مانند خرمیہ کے جو تواترِ رُسل کے قائل ہیں، وہ کہتے ہیں کہ رسول ہمیشہ آتے رہیں گے، اور مانند رافضیوں کے جو کہتے ہیں کہ علی کرّم اللہ وجہہ، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نبوّت میں شریک

Marfat.com

تھے اور ان کے پیچھے بھی نبی تھے، اور ایسے ہی ان کا ہر اِمام ان کے نزدیک نبوّت اور حجت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قائم مقام ہے، اور مانند بزیغیہ اور بیانیہ کے جو ان سے بزیغ اور بیان کی نبوّت کے قائل ہیں، یا وہ شخص جو اپنی ذات کے واسطے نبوّت کا دعویٰ کرے یا نبوّت کے حاصل کرنے اور صفائی قلب کے ساتھ نبوّت کے مرتبے پر پہنچنے کو جائز کہتا ہو، مانند فلسفیوں اور گمراہ صوفیوں کے، اور ایسا ہی وہ شخص جو دعویٰ کرے کہ اس کی طرف وحی کی جاتی ہے اور اگرچہ نبوّت کا دعویٰ نہ کرے، اور دعویٰ کرے کہ وہ آسمان پر چڑھتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اور جنت کے میوے کھاتا ہے اور حوروں سے بغل گیر ہوتا ہے، پس یہ سب کافر ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھٹلانے والے، اس لئے کہ انہوں نے خبر دی ہے کہ وہ نبیوں کے سلسلے کے ختم کرنے والے ہیں، ان کے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا، اور خبر دی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کہ نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور تحقیق وہ تمام خلقت کی طرف بھیجے گئے ہیں، اور اِجماع کیا اُمت نے اس بات پر کہ اس کلام کے ظاہری معنی ہی مراد ہیں بغیر کسی تاویل اور تخصیص کے، پس ان ایسے مدعیوں کے کفر میں قطعاً اور اِجماع اور سمع کے طور پر کوئی شک نہیں ہے۔ ان حالات میں مرزا غلام احمد کے مریدوں کو پیش اِمام بنانا، ان کے جنازے کی نماز پڑھنا ہرگز دُرست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾'' (التوبۃ)

ترجمہ:... ''اور نہ نماز پڑھ کسی ایک پر ان میں سے جو مرے کبھی بھی، اور نہ اس کی قبر پر کھڑا ہو کے دُعا کر، تحقیق انہوں نے کفر کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور اس کے رسول کے ساتھ اور وہ کفر کی حالت میں مر گئے۔''

پس جس شخص نے دیدہ و دانستہ مرزائی کے جنازے کی نماز پڑھی ہے، اس شخص کو علانیہ توبہ کرنی چاہئے، اور مناسب ہے کہ وہ اپنے تجدیدِ نکاح کرے، اور حسبِ طاقت آدمیوں کو کھانا کھلائے، اور اگر وہ شخص علانیہ توبہ نہ کرے تو اہلِ سنت والجماعت کو اس کے پیچھے نماز نہ پڑھنی چاہئے، ایسے منافق کے پیچھے نماز دُرست نہیں ہوتی، ھٰذا واللہ اعلم بالصواب!

کتبہ عبدالمذنب محمد عبداللہ ٹونکی لاہور عفی عنہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے پیرو نصوصِ قطعیہ کے منکر ہیں، پس جو شخص نص قطعی کا انکار کرے وہ کافر ہے، کافر کے واسطے بخشش مانگنا گناہ ہے، جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

''اِسْتَغْفِرْ لَهُمْ اَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ ؕ اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۸۰﴾ ع'' (التوبہ)

ترجمہ:... ''(اے پیغمبر) تم ان کے حق میں مغفرت کی دُعا کرو، یا ان کے حق میں مغفرت کی دُعا نہ کرو (ان کے لئے یکساں ہے)، اگر تم ستر دفعہ بھی مغفرت کی دُعا کرو گے تو خدا ہرگز ان کی مغفرت نہیں کرے گا، یہ ان کے اس فعل کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ کفر کیا اور اللہ (ایسے)

Marfat.com

سرکش لوگوں کو (توفیق) ہدایت نہیں دیا کرتا۔"

حررہ فقیر حافظ سیّد پیر ظہور شاہ قادری جلال پوری

سوال:... مرزائی کا جنازہ پڑھنا کیا ہے؟

جواب:... کفر ہے، کافر کو مثل مسلمان کہنا جیسا کہ مسلمان کو کافر کہنا، جنازے کی دُعا میں یہ لفظ آتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ۔"

(مشکوٰۃ ص:۱۴۶، باب المشی بالجنازۃ)

یعنی ہم میں سے جس کو زِندہ رکھنا ہے اس کو اسلام پر زِندہ رکھ، اور جس کو مارنا ہے اس کو اِیمان پر مار۔ اس نے میّت کو اپنے زُمرۂ اسلام میں شامل کیا، اور آپ میّت کے ساتھ شامل ہوا، یہ اقرار عدم اِمتیاز کا ہے درمیان کافر اور مسلمان کے، اور جو کافر اور مسلمان کو برابر سمجھے وہ بے ایمان ہے۔ حدیث کا فتویٰ ہے کہ جو کسی قوم سے مل کر کھائے اور مل بیٹھے اور اس کا دِل ویسا ہی ہو جاتا ہے اور وہ ملعون ہو جاتا ہے:

"عن عبداللہ بن عمر قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لمّا وقعت بنو إسرائیل فی المعاصی فنھتھم علماءھم فلم ینتھوا، فجالسوا فی مجالسھم وآکلوھم وشاربوھم فضرب اللہ قلوب بعضھم ببعض ولعنھم علٰی لسان داوٗد وعیسَی ابن مریم۔"

(مسند احمد، ج:۶ ص:۲۵۰، ۲۵۱، حدیث نمبر:۳۷۱۳، طبع بیروت)

یعنی جب بنی اسرائیل گناہوں میں پڑے تو ان کے علماء نے ان کو منع کیا، باز نہ آئے، وہی علماء ان کے ساتھ مل بیٹھے اور مل کے کھایا پیا تو اللہ تعالیٰ نے سب کے دل یکساں سیاہ کر دیئے اور داوٗد اور عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہما السلام کی زبان پر ان کو ملعون بنایا۔

فقیر غلام قادر بھیروی، از لاہور

قد صح جواب المجیب المصیب
احقر محمد باقر عفی عنہ نقشبندی مجددی لاہوری

الجواب صحیح
بندہ عبدالسلام عفی عنہ ٹوہاٹوی مولد دیوبندی

ھذا الجواب صحیح والمجیب مصیب
محمد یار عفی عنہ لاہور امام مسجد سنہری

الجواب صحیح والمجیب نجیح
محمد حسن عفی عنہ، اوّل مدرّس مدرسہ حمیدیہ لاہور

المجیب مصیب
محمد عمر خان عفی اللہ عنہ لاہور

الجواب صحیح
محمد عالم دوم مدرّس مدرسہ حمیدیہ

ذالك كذالك
محمد حسین عفی عنہ لاہوری

الجواب صحیح
غلام رسول مدرّس مدرسہ حمیدیہ لاہور

الجواب صحیح
ابوسعید محمد حسین بٹالوی

الجواب صحیح
محمد یونس عفی عنہ کشمیری مولد اُفشاوری

الجواب صحیح
حررہ الراجی بارگاہ حق نور الحق، مانسہرہ

المجیب مصیب
محمد سخاوت اللہ، مدرّس مدرسہ عین العلوم

Marfat.com

الجواب صحیح بالقول	ھذا الجواب صحیح والحق الصریح	الجواب صحیح
محمد میر عالم عفی عنہ ہزاروی حال انجمن	عبدالحکیم صواتی مولد پشاوری سند یافتہ	نورالحسن عفی عنہ نائب مہتمم مدرسہ جامع
حمایت اسلام پشاور	مدرسہ عالیہ رامپور ریاست	العلوم کانپور
الجواب صحیح	الجواب صحیح	ھذا الجواب مطابق للحق
محمد نورالحسن مدرّس مدرسہ جامع العلوم	خان زمان، مدرّس سوم مدرسہ جامع	غلام محمد مدح پوری
کانپور	العلوم کانپور	

الجواب صحیح	الجواب صحیح	صحیح الجواب
ابوالحسن حقانی ابن مولوی ابومحمد عبدالحق	بندہ سلطان حسن غفرلہٗ، مدرّس مدرسہ	عاجز عبدی سرعفی عنہ
دہلوی	عین العلوم شاہجہاں پور	

الجواب صحیح وصواب والمجیب مصیب ومثاب لیس المثاب إلّا ھذا الجواب واللہ اعلم بالصواب۔

عبدالوہاب پشاوری

الجواب:... اِمام کو مناسب نہ تھا کہ اس کی نماز پڑھتا، اگر اِمام توبہ نہ کرے تو اس کو عہدۂ اِمامت سے معزل کرنا چاہئے۔

ابومحمد عبدالحق دہلوی

قادیانی کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔ ابومحمود محمد رمضان عفی عنہ لدھیانوی

ھو الموفق! صحت نمازِ جنازہ کی شرائط میں سے ایک شرط اِسلامِ میّت بھی ہے،[1] کما صرح بہ الفقہاء الکرام، اگر کوئی شخص قطعاً اسلام سے خارج ہوجائے وہ جس گروہ کا ہو دیدہ ودانستہ اس کے جنازے کی نماز پڑھنا ناجائز اور ایسی ناجائز نماز پڑھنے والا گناہگار ہوگا ورنہ نہ، واللہ اعلم بالصواب وعندہ اُمّ الکتاب۔ حررہ محمد عبدالحمید

الجواب مصاب، اِمامِ مذکور اگر معتقد کفر غلام احمد قادیانی کا نہیں تو بلاسبب ادا کرے صلوٰۃ جنازہ پیروان اس کے کافر ہوگیا، اس لئے کہ غلام احمد مذکور قطعاً کافر ہے، اس نے کلام اللہ کو محرف کردیا ہے اور تحریف کتاب اللہ کا کفر ہے، اور ایضاً اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے:

''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸۴''

(التوبۃ)

العبدالاثیم مفتی عبدالرحیم خلف الوحید مفتی عبدالحمید پشاوری

صورت مذکورہ میں اِمامِ مذکور سخت مداہنت اور جرمِ عظیم کا مرتکب ہے اور اس لئے فاسق ہے توبہ کرنا لازم ہے، اگر توبہ نہ

---

(۱) الصلاۃ علی الجنازۃ فرض کفایۃ ..... وشرطھا إسلام المیّت۔ (عالمگیری ج:۱ ص:۱۶۲، الأشباہ والنظائر ج:۱ ص:۲۹۱)۔

Marfat.com

کرے تو زجراً مسلمان اس سے اسلامی تعلقات ترک کردیں۔ محمد کفایت اللہ عفی عنہ مولاہ، مدرّس امینیہ دہلی

الجواب:... چونکہ نمازِ جنازہ میں دُعائے مغفرت للمیت ہوتی ہے اور یہ مسئلہ ہے کہ دُعائے مغفرت للکافر ہے، علمائے کرام فتویٰ کفر مرزا اور اس کے متبعین پر دے چکے ہیں، بنابریں مصلی صلوٰۃ جنازہ للمرزائی بغیر توبہ جدید مسلمان نہ ہوگا۔

عبدالرؤف، مدرّس مدرسہ اسلامیہ عین العلم شاہجہاں پوری عفی عنہ

الجواب:... جبکہ اس اِمام نے بعد علم اس بات کے کہ وہ میّت ہم عقیدہ وہم مذہب مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے، اس میّت کے عقائد حد کفر قطعی تک پہنچے ہوئے تھے، اور میّت کا تائب ہونا اس کو نہ معلوم ہوا ہو، اس کی نمازِ جنازہ پڑھادی تو اس کے متعلق دُعائے مغفرت کافر کا حکم عائد ہوگا۔ بعض علماء نے دُعائے مغفرت کافر پر حکم کفر دیا ہے، اور بعض نے احتیاط کی ہے، بہرحال یہ فعل اِجماعاً حرام ہے، اگر اس کو حلال سمجھے گا تو سب کے نزدیک حکم کفر عائد ہوگا۔ درمختار میں ہے: ”والحق حرمة الدعاء بالمغفرة للكافر۔“ ردّ المحتار میں ہے: ”رد على الإمام الوافي ومن تبعه حيث قال ان الدعاء بالمغفرة للكافر كفرٌ إلخ“ (درمختار ج:۲ ص:۳۱۳، ۳۱۴)۔ علماء محققین فرماتے ہیں کہ جس مسئلہ میں علماء آپس میں کفر اور عدمِ کفر میں مختلف ہوں تو اِحتیاط عدمِ تکفیر میں ہے، ہاں ایسے شخص کو توبہ اور تجدیدِ ایمان ونکاح کا حکم دیا گیا ہے۔[1] اور وہ جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس سے اِجتناب اور اس کی اِقتدا سے پرہیز کرنا چاہئے۔ فقیر حافظ محمد بخش عفی عنہ قادری، مدرّس مدرسہ محمدیہ بدایوں

❊❊❊

(۱) ما یکون کفرًا ..... وما فیه إختلاف یؤمر بالإستغفار والتوبة وتجدید النکاح۔ (درمختار ج:۴ ص:۲۴۷، باب المرتد، کتاب الجهاد، طبع سعید)۔

Marfat.com

القول الصحیح
فی
مکائد المسیح

حضرت مولانا محمد سہولؒ دیوبند

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور جو اپنے کو عیسیٰ موعود اور مہدی آخر الزمان کہتا تھا، اور جملہ احادیث بابت نزولِ عیسیٰ علیہ السلام اور ظہورِ مہدیؓ اور قتلِ دجال وغیرہا کی تحریف وتأویل وانکار کرتا تھا، اس کے متعلق اُمور مذکورہ ذیل دریافت طلب ہیں۔ موافق مذہب سنی حنفی جواب سے مطلع فرمایا جائے۔

۱:... مرزا غلام احمد قادیانی مذکورہ اور اس کے معتقدین اہلِ سنت والجماعت میں داخل ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو کافر ہیں یا مسلمان؟

۲:... ان لوگوں کے ساتھ اسلامی معاملہ دُرست ہے یا نہیں؟

۳:... ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟

۴:... ان لوگوں کو نماز پڑھنے اور دیگر اَحکام مذہبی ادا کرنے کے لئے اہلِ سنت والجماعت اپنی مسجدوں میں آنے دیں یا نہیں؟

۵:... ان لوگوں کو قادیانی کہنا دُرست ہے یا نہیں؟

الجواب:...

۱:... مرزا غلام احمد ساکن پنجاب ضلع گورداسپور قصبہ قادیان اور اس کے جملہ معتقدین زمرۂ اہلِ سنت والجماعت اور اِحاطۂ اِسلام سے یقیناً خارج ہیں۔ مرزا غلام احمد کے اقوال وعقائد ایسے ہیں کہ ان سے واقف ہوکر کوئی مسلمان ان لوگوں کے اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہونے میں تردّد نہ کرے۔ چند اقوال مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے نقل کرتا ہوں۔

"فأخرجنی الله من حجرتی وعرفنی فی الناس وانا کاره من شهرتی وجعلنی خلیفة آخر الزمان وإمام هذا الأوان وکلمنی بکلمات نذکر شیئًا منها فی هذا المقام ونؤمن بها کما نؤمن بکتب الله خالق الأنام وهی هذه۔" (الإستفتاء ص:۷۹، خزائن ج:۲۲ ص:۷۰۵)

اس عبارت کے تحت مرزا قادیانی بزعمِ خود اپنے خدا کے کلام کو نقل کرتا ہے۔ اس میں سے چند عبارات درج ذیل ہیں:

۱:-"انما امرك إذا اردت شیئًا ان تقول له کن فیکون۔"

(الإستفتاء ص:۸۶، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۴)

Marfat.com

۲:-"إنّا نبشرّك بغلام مظهر الحق والعلى كأن الله نزل من السماء۔"

(الإستفتاء ص:۸۵، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۲)

۳:-"انت مِنّی بمنزلة توحیدی وتفریدی ..... انت مِنّی بمنزلة ولدی۔"

(الإستفتاء ص:۸۲، خزائن ج:۲۲ ص:۷۰۹)

۴:-"قل إنما انا بشر مثلكم یوحی إلیّ انما إلٰهكم إلٰه واحد۔"

(الإستفتاء ص:۸۲، خزائن ج:۲۲ ص:۷۰۸)

۵:-"وما ارسلناك إلّا رحمةً للعالمین۔" (الإستفتاء ص:۸۲، خزائن ج:۲۲ ص:۷۰۸)

۶:-"قل إن كنتم تحبون الله فاتبعونی یحببكم الله"

(الإستفتاء ص:۸۲، خزائن ج:۲۲ ص:۷۰۸)

۷:-"لا تَخف إنّی لا یخاف لدی المرسلون۔" (الإستفتاء ص:۸۳، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۰)

۸:-"إنّا فتحنا لك فتحًا مبینًا لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخّر۔"

(الإستفتاء ص:۸۵، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۱)

۹:-"لو لاك لما خلقت الأفلاك۔" (الإستفتاء ص:۸۵، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۲)

۱۰:-"اراد الله ان یبعثك مقامًا محمودًا۔" (الإستفتاء ص:۸۶، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۳)

۱۱:-"إنك لمن المرسلین علٰی صراط مستقیم۔"

(الإستفتاء ص:۸۷، خزائن ج:۲۲ ص:۷۱۵)

ترجمہ:..."۱:-بس تیرا فرمان جب تو اِرادہ کرے کسی چیز کا یہی ہے کہ اس کو فرماوے ہوجا، پس وہ ہوجاتی ہے۔

۲:-ہم تجھ کو بشارت دیتے ہیں ایک لڑکے کی جو حق اور علا کا مظہر ہوگا، اور ایسا ہوگا گویا کہ اللہ تعالیٰ آسمان سے اُتر آیا۔

۳:-تو میرے لئے بمنزلہ توحید وتفرید کے ہے۔تو بمنزلہ میری اولاد کے ہے۔

۴:-کہہ دے میں بھی تم جیسا ایک بشر ہی ہوں، میری جانب وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود یکتا ہے۔

۵:-اور ہم نے تجھ کو دُنیا جہان کے لوگوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

۶:-کہہ دے اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ سے، تو میری راہ چلو کہ اللہ تم سے محبت کرے۔

۷:-ڈر مت، ڈرانہیں کرتے میرے حضور میں پیغمبر۔

Marfat.com

۸:- بے شک ہم نے تجھ کو فتح دی کھلم کھلی فتح تا کہ اللہ تجھ کو معاف کردے جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔

۹:- اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو نہ پیدا کرتا۔

۱۰:- اللہ نے ارادہ کیا ہے کہ تجھ کو کھڑا کرے گا مقامِ محمود میں۔

۱۱:- بے شک تو پیغمبروں میں ہے سیدھے راستے پر۔''

(مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ ہفوات ہیں جن کو وہ اپنی زندگی بھر اِلہامات اور وحی سے تعبیر کرتا رہا، اور دجالی فتنہ سے بے خبر لوگ اس پر اِیمان لاتے رہے۔)

دافع البلاء میں ہے کہ:

''خدا تعالیٰ بہر حال جب تک کہ طاعون دُنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا، کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔''

(دافع البلاء ص:۱۰، خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۰)

''سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔''

(دافع البلاء ص:۱۱، خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۱)

''خدا نے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور اس نے اس دُوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔'' (دافع البلاء ص:۱۳، خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۳)

''ابنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔''

(دافع البلاء ص:۲۰، خزائن ج:۱۸ ص:۲۴۰)

''اینک منم کہ حسب بشارات آمدم، عیسیٰ کجاست تا بہ نہد پا بمنبرم۔''

(ازالہ اوہام ص:۱۵۸، رُوحانی خزائن ج:۳ ص:۱۸۰)

''مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دُوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی، بلکہ یحییٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے، کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی، اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحییٰ کا نام حصور رکھا۔ مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔ کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔''

(دافع البلاء ص:۴، خزائن ج:۱۸ ص:۲۲۰)

Marfat.com

ریویو، جلداوّل، نمبر۶، صفحہ:۲۵۷ میں مذکور ہے کہ: ''خدانے اس اُمت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔'' پھر ریویو صفحہ:۴۷۸ میں لکھا ہے کہ: ''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابنِ مریم میرے زمانہ میں ہوتا تو وہ کام جو میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہورہے ہیں، وہ ہرگز دکھلا نہ سکتا۔''

(حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸، رُوحانی خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۲)

''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے، وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے، اور اگر کوئی اَمر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا، مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی، اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۹، خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۳)

''اس امر میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ فطرتی طاقتیں نہیں دی گئیں جو مجھے دی گئیں، کیونکہ وہ ایک خاص قوم کے لئے آئے تھے، اور اگر وہ میری جگہ ہوتے تو اپنی اس فطرت کی وجہ سے وہ کام انجام نہ دے سکتے جو خدا کی عنایت نے مجھے انجام دینے کی قوت دی، وھذا تحدیث نعمة الله ولا فخر!'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۳، خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۷)

''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو؟'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۵، خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۹)

''صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں اُمتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضِ نبوّت کی وجہ سے نبی ہُوں، اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالیٰ سے بکثرت شرفِ مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس اُمت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے، لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت اُمورِ غیبیہ اس پر ظاہر کیے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۳۹۰، خزائن ج:۲۲ ص:۴۰۶)

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ:

''اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر اُمورِ غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں، تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی

Marfat.com

گئی۔ اگر کوئی منکر ہو تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے۔ غرض اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور اُمورِ غیبیہ میں اس اُمت میں سے میں ہی ایک فردِ مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور اَبدال اور اَقطاب (آج تک جس قدر اولیاء، ابدال اور اَقطاب جس میں حضرت غوثِ اعظمؒ وغیرہ تمام اکابر بلکہ صحابہ بھی داخل ہیں...اعزازعلی) اس اُمت میں سے گزر چکے ہیں، ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دُوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرتِ وحی اور کثرتِ اُمورِ غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۳۹۱، خزائن ج:۲۲ ص:۴۰۶)

''میں صرف یہی جواب نہیں دُوں گا کہ میں معجزہ دِکھلا سکتا ہوں، بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے میرا جواب یہ ہے کہ اس نے میرا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے اس قدر معجزات دِکھائے ہیں کہ بہت ہی کم نبی ایسے آئے ہیں جنہوں نے اس قدر معجزات دِکھائے ہوں۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۱۳۶، خزائن ج:۲۲ ص:۵۷۴)

''میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان اِلہامات پر اسی طرح اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور خدا کی دُوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔''

(حقیقۃ الوحی ص:۲۱۱، خزائن ج:۲۲ ص:۲۲۰)

''اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس اُمت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے، اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے، گو اس کے لئے نبوّت تامہ نہیں، مگر تاہم جزئی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے، کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے، اُمورِ غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزّہ کیا جاتا ہے، اور مغزِ شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہٖ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں با آوازِ بلند ظاہر کرے، اور اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوّت کے معنے بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ اُمور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔'' (توضیح المرام ص:۱۸، خزائن ج:۳ ص:۶۰)

حضرت عیسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کی بابت مرزا قادیانی حسبِ ذیل اپنا خیال ظاہر کرتا ہے کہ:

''کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اِطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسا پرندہ پرواز کرتا ہے، یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو، کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ ۲۲ برس کی مدت

Marfat.com

تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام درحقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے۔''

(اِزالہ اوہام بقیہ حاشیہ ص:۳۰۳، خزائن ج:۳ ص:۲۵۴)

''کچھ تعجب نہیں کرنا چاہئے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دِکھلایا ہو اور ایسا معجزہ دِکھلانا عقل سے بعید بھی نہیں، کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی چڑیاں بنا لیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دُم بھی ہلاتی ہیں، اور میں نے سنا ہے کہ بعض چڑیاں کل کے ذریعہ سے پرواز بھی کرتی ہیں۔''

(اِزالہ اوہام حصہ اوّل ص:۳۰۴ حاشیہ، خزائن ج:۳ ص:۲۵۵)

''ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزمی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں۔ کیونکہ عمل الترب میں جس کو زمانۂ حال میں مسمریزم کہتے ہیں، ایسے ایسے عجائبات ہیں کہ اس میں پوری پوری مشق کرنے والے اپنی رُوح کی گرمی دُوسری چیزوں پر ڈال کر ان چیزوں کو زِندہ سے موافق کر دِکھاتے ہیں۔ انسان کی رُوح میں کچھ ایسی خاصیت ہے کہ وہ اپنی زندگی کی گرمی ایک جماد پر جو بالکل بے جان ہیں ڈال سکتی ہے، تب جماد سے وہ بعض حرکات صادر ہوتی ہیں جو زِندوں سے صادر ہوا کرتی ہیں۔'' (اِزالہ اوہام حصہ اوّل ص:۳۰۵ حاشیہ، خزائن ج:۳ ص:۲۵۵، ۲۵۶)

''اب یہ بات قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم باذن وحکمِ الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔ گو الیسع کے درجہ کاملہ سے کم رہے ہوئے تھے، کیونکہ الیسع کی لاش نے بھی معجزہ دِکھلایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا، مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے ساتھ لگنے سے ہرگز زِندہ نہ ہو سکیں۔ یعنی وہ دو چور جو مسیح کے ساتھ مصلوب ہوئے تھے۔ بہرحال مسیح کی یہ تربی کارروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطورِ خاص مصلحت کے تھیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں، اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابلِ نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل وتوفیق سے اُمید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابنِ مریم سے کم نہ رہتا۔''

(اِزالہ اوہام حصہ اوّل ص:۳۰۹، خزائن ج:۳ ص:۲۵۷)

''واضح ہو کہ اس عمل جسمانی کا ایک نہایت بُرا خاصہ یہ ہے کہ جو شخص اپنے تئیں اس مشغولی میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کے لئے اپنی دلی اور دِماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے۔ وہ اپنی ان رُوحانی تاثیروں میں جو رُوح پر اَثر ڈال کر رُوحانی بیماریوں کو دُور کرتی ہیں، بہت ضعیف اور نکمّا ہو جاتا

Marfat.com

ہے، اور امر تنویر باطن اور تزکیۂ نفوس کا جو اصل مقصد ہے اس کے ہاتھ بہت کم انجام پذیر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے، مگر ہدایت اور توحید اور دِینی اِستقامتوں کے کامل طور پر دِلوں میں قائم کرنے کے بارہ میں ان کی کارروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام کے رہے۔'' (اِزالہ اوہام حصہ اوّل ص:۳۱۰، خزائن ج:۳ ص:۲۵۸)

مرزا قادیانی احادیثِ نبویہ کے متعلق اپنا خیال یوں ظاہر کرتا ہے کہ:

''ہم اس کے جواب میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میرے اس دعویٰ کی حدیث بنیاد نہیں، بلکہ قرآن اور وہ وحی ہے جو میرے پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں بھی پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں، اور دُوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔'' (اعجاز احمدی ص:۳۰، خزائن ج:۱۹ ص:۱۴۰)

مرزا قادیانی اپنے کو ہی حَکَم کہتا ہے جو حدیث بخاری شریف میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت ''حَکَمًا عدلًا'' وارِد ہے، اور حَکَم کی بابت مرزا قادیانی یہ عقیدہ ظاہر کرتا ہے کہ:

''ہم بادب عرض کرتے ہیں کہ پھر وہ حَکَم کا لفظ جو مسیح موعود کی نسبت صحیح بخاری میں آیا ہے اس کے ذرہ معنی تو کریں، ہم تو اَب تک یہی سمجھتے تھے کہ حَکَم اس کو کہتے ہیں کہ اِختلاف رفع کرنے کے لئے اس کا حکم قبول کیا جائے اور اس کا فیصلہ گو وہ ہزار حدیث کو بھی موضوع قرار دے ناطق سمجھا جائے۔''

(اعجاز احمدی ص:۲۹، خزائن ج:۱۹ ص:۱۳۹)

''خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں، تحریفِ معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں، اور جو شخص حَکَم ہو کر آیا ہے، اس کا اِختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رَدّ کرے۔''

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ، حاشیہ ص:۱۰، خزائن ج:۱۷ ص:۵۱)

نیز اَحادیث کے متعلق مرزا قادیانی کے حسبِ ذیل اقوال ہیں:

"۱-هل النقل شیء بعد ایحاء ربنا؟

۲-فأیُّ حدیث بعده نتخیّر؟

۳-وقد مزّق الأخبار کل ممزّق

۴-فکل بما هو عنده یستبشر

۵-اخذنا من الحی الذی لیس مثله

۶-وانتم عن الموتی رویتم ففکروا

Marfat.com

۷-راینا وانتم تذکرون رواتکم

۸-وهل من نقول عند عین تبصر؟"

"۱-اور خدا کی وحی کے بعد نقل کی کیا حقیقت ہے؟

۲-پس ہم خدا تعالیٰ کی وحی کے بعد کس حدیث کو مان لیں۔

۳-اور حدیثیں تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گئیں۔

۴-اور ہر ایک گروہ اپنی حدیثوں سے خوش ہو رہا ہے۔

۵-ہم نے اس سے لیا کہ وہ حی وقیوم اور واحد لاشریک ہے۔

۶-اور تم لوگ مُردوں سے روایت کرتے ہو۔

۷-ہم نے دیکھ لیا اور تم اپنے راویوں کا ذِکر کرتے ہو۔

۸-اور کیا قصے دیکھنے کے مقابل پر کچھ چیز ہیں؟"

(اعجاز احمدی ص:۵۶،۵۷، خزائن ج:۱۹ ص:۱۶۸،۱۶۹،۱۸۱)

تنبیہ:... یہ ترجمہ مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کا خود کیا ہوا ہے! (محمد اِعزاز علی)

صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتؓ کی بابت لکھا ہے کہ:

"۱-وقالوا علی الحسنین فضل نفسه

۲-اقول نعم والله ربی سیظهر"

"۱-اور انہوں نے کہا کہ اس شخص نے اِمام حسنؓ اور حسینؓ سے اپنے تئیں اچھا سمجھا۔

۲- میں کہتا ہوں کہ ہاں! اور میرا خدا عنقریب ظاہر کر دے گا۔"

(اعجاز احمدی ص:۵۳، خزائن ج:۱۹ ص:۱۶۴)

"۱-وشتان ما بینی وبین حسینکم

۲-فانی اؤیّد کل آن وانصر

۳-واما حسین فاذکروا دشت کربلا

۴-إلی هذه الأیام تبکون فانظروا"

"۱-اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔

۲-کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔

۳-مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کر لو۔

Marfat.com

۴-اب تک تم روتے ہو، پس سوچ لو!''

(اعجازاحمدی ص:۶۹، خزائن ج:۱۹ ص:۱۸۱)

''۱-ووالله ليست فيه منى زيادة

۲-وعندى شهادات من الله فانظروا

۳-وانى قتيل الحِبّ لكن حسينكم

۴-قتيل العدا فالفرق اجلى واظهر''

''۱-اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں۔

۲-اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں، پس تم دیکھ لو۔

۳-اور میں خدا کا کشتہ ہوں، لیکن تمہارا حسین۔

۴-دُشمنوں کا کشتہ ہے، پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے۔''

(اعجازاحمدی ص:۸۱، خزائن ج:۱۹ ص:۱۹۳)

''جیسا کہ ابوہریرہؓ جو غبی تھا اور درایت اچھی نہیں رکھتا تھا۔''

(اعجازاحمدی ص:۱۸، خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۷)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابہ میں سے ہیں، جن کو ہر مسلمان جانتا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ ان کی نسبت قابلِ غور ہیں۔ غالباً اب تو مرزا قادیانی کو بھی معلوم ہو گیا ہوگا۔ (محمد اعزاز علی)

''حق بات یہ ہے کہ ابنِ مسعود ایک معمولی انسان تھا۔''

(ازالہ اوہام حصہ دوم ص:۵۹۶، خزائن ج:۳ ص:۴۲۲)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج شریف کے متعلق مرزا قادیانی حسبِ ذیل اپنا اِعتقاد ظاہر کرتا ہے کہ:

''سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا، بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجے کا کشف تھا، جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیئے۔''

چند سطروں کے بعد کہتا ہے کہ:

''اس قسم کے کشفوں میں مؤلف خود صاحبِ تجربہ ہے۔''

(ازالہ اوہام حصہ اوّل ص:۴۷، حاشیہ خزائن ج:۳ ص:۱۲۶)

(آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج، مرزا قادیانی کی معراج کے برابر ہے؟)

مرزا قادیانی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بابت حسبِ ذیل گستاخانہ کلمہ لکھتا ہے کہ:

Marfat.com

''اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اِبنِ مریم اور دجال کی حقیقتِ کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے موبمو منکشف نہ ہوئی ہو اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصل کیفیت کھلی ہو، اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحیٔ اِلٰہی نے اطلاع دی ہو، اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کماھی، ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور اُمور متشاکلہ کے طرزِ بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے۔''

(اِزالہ اوہام حصہ دوم ص:۶۹۱، خزائن ج:۳ ص:۴۷۳)

مرزا قادیانی اپنے نہ ماننے والوں کی بابت حسبِ ذیل حکم دیتا ہے:

''ہاں میں یہ کہتا ہوں کہ چونکہ میں مسیحِ موعود ہوں اور خدا نے عام طور پر میرے لئے آسمان سے نشان ظاہر کئے ہیں، پس جس شخص پر میرے مسیحِ موعود ہونے کے بارہ میں خدا کے نزدیک اِتمامِ حجت ہو چکا ہے اور میرے دعویٰ پر وہ اِطلاع پا چکا ہے، وہ قابلِ مؤاخذہ ہوگا، کیونکہ خدا کے فرستادوں سے دانستہ منہ پھیرنا ایسا امر نہیں ہے کہ اس پر کوئی گرفت نہ ہو۔ اس گناہ کا دادخواہ میں نہیں ہوں، بلکہ ایک ہی ہے جس کی تائید کے لئے میں بھیجا گیا۔ یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ میرا نہیں، بلکہ اس کا نافرمان ہے جس نے میرے آنے کی پیش گوئی کی۔ ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر اِیمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے کہ جس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعوت پہنچ چکی ہے اور وہ آپ کی بعثت سے مطلع ہو چکا ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رِسالت کے بارہ میں اس پر اِتمامِ حجت ہو چکا ہے، وہ اگر کفر پر مر گیا تو ہمیشہ کی جہنم کا سزاوار ہوگا..... کفر دو قسم پر ہے۔ (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیحِ موعود کو نہیں مانتا۔''

چند سطروں کے بعد لکھتا ہے کہ:

''اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔''

(حقیقۃ الوحی ص:۱۷۸،۱۷۹، خزائن ج:۲۲ ص:۱۸۴،۱۸۵)

''اور جس پر خدا کے نزدیک اِتمامِ حجت نہیں ہوا اور وہ مکذب اور منکر ہے تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے، اس کا نام بھی کافر ہی رکھا ہے اور ہم بھی اس کو باتباعِ شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں، مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک بموجب آیت: ''لا یکلّف اللہ نفسًا إلّا وسعھا'' قابلِ مؤاخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں کہ ہم اس کی نسبت نجات کا حکم دیں، اس کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے، ہمیں

Marfat.com

اس میں دخل نہیں۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۸۰، خزائن ج:۲۲ ص:۱۸۶)

مرزا قادیانی اپنے ایک مرید کے سوال کے جواب میں لکھتا ہے، سوال مع جواب نقل کرتا ہوں:

''سوال: حضور عالی نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کہ کلمہ گو اور اہلِ قبلہ کو کافر کہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ علاوہ ان مؤمنوں کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں، صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا۔ لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے۔ یعنی پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اور اَب آپ لکھتے ہیں کہ میرے اِنکار سے کافر ہو جاتا ہے۔

الجواب: یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۶۳، خزائن ج:۲۲ ص:۱۶۷)

''پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی اِمام ہو جو تم میں سے ہو۔ اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ: ''اِمامکم منکم'' یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دُوسرے فرقوں کو جو دعویٰ اسلام کرتے ہیں، بکلی ترک کرنا پڑے گا، اور تمہارا اِمام تم میں سے ہوگا۔ پس تم ایسا ہی کرو۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا اِلزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو۔ جو شخص مجھے دِل سے قبول کرتا ہے، وہ دِل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر یک حال میں مجھے حَکم ٹھہراتا ہے اور ہر یک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے، مگر جو شخص مجھے دِل سے قبول نہیں کرتا، اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اِختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں، عزّت سے نہیں دیکھتا، اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔''

(اربعین نمبر ۳ ص:۲۸، حاشیہ خزائن ج:۱۷ ص:۴۱۷)

''سب سے پہلے میں وہ عبارت درج کرتا ہوں جو حضرت صاحب نے اِلہام کی بنا پر لکھی ہے اور جس کا کوئی قادیانی انکار نہیں کرسکتا۔ یہ اس خط میں درج ہے جو آپ نے عبدالحکیم کے جواب میں لکھا ہے۔ وھو ھٰذا۔ اگر آپ کا یہ خیال ہے کہ ہزارہا آدمی جو میری جماعت میں شامل نہیں، کیا راست بازوں سے خالی ہیں؟ تو ایسا ہی آپ کو یہ خیال کر لینا چاہئے کہ وہ ہزارہا یہود و نصاریٰ جو اِسلام نہیں لائے وہ راست بازوں سے خالی نہیں۔ بہر حال جبکہ خدا نے مجھے ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے، اور اس نے مجھے قبول

Marfat.com

نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں ہے، اور خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے۔''

چند سطروں کے بعد عبارتِ مذکورہ بالا کی شرح مرزا محمود یوں کرتا ہے کہ:

''اب اس عبارت سے مفصلہ ذیل باتیں نکلتی ہیں۔ اوّل تو یہ ہے کہ حضرت صاحب کو اس بات کا اِلہام ہوا ہے کہ جس کو آپ کی دعوت پہنچی اور اس نے آپ کو قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔ دُوسرے یہ کہ اس اِلزام کے نیچے وہی لوگ نہیں ہیں کہ جنہوں نے تکفیر میں جدوجہد کی ہے، بلکہ ہر ایک شخص جس نے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔ اور تیسرے یہ کہ وہ خدا کے نزدیک قابلِ مؤاخذہ ہے اور سزا کے مستحق ہے۔ رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۴، ج:۶ ص:۱۳۵ بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء میں یہ عبارت موجود ہے۔ میں ایک اور حوالہ درج کرتا ہوں جس میں آپ نے اس شخص کو بھی، جو آپ کو سچا جانتا ہے، مگر مزید اِطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے، کافر ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ آپ ضمیمہ براہین احمدیہ میں صفحہ:۱۸۷ میں اس سوال کے جواب میں کہ چونکہ حضرت کی اب تک کوئی ایسی تاثیر روشن طور پر ظہور میں نہیں آئی ہے اور وہ تین لاکھ آدمی کا حضرت کے سلسلہ میں داخل ہونا گویا دریا میں ایک قطرہ ہے۔ پس اگر تاثیر بیّن کے ظہور تک کوئی بغیر اِنکار کے داخل سلسلہ ہونے میں توقف اور تاخیر کرے تو یہ جائز ہوگا یا نہیں؟ فرماتے ہیں کہ توقف اور تاخیر بھی ایک قسم اِنکار کی ہے۔ اب ہر ایک دانا اور عقل مند اِنسان دیکھ سکتا ہے کہ سائل نے اپنے سوال میں کس قدر شرائط لگائی ہیں کہ ایک شخص آپ کو جھوٹا بھی نہیں مانتا اور آپ کا اِنکار بھی نہیں کرتا، اور محض اِطمینان کے لئے بیعت میں توقف کرتا ہے تو اس کی نسبت کیا فتویٰ ہے؟ جس کے جواب میں آپ فرماتے ہیں کہ اس کا بھی وہی حال ہے جو منکر کا حال ہے اور منکر کا حال اُوپر کے فتوے میں جو حقیقت الوحی سے نقل کیا گیا ہے، درج ہے۔ یعنی اسے کافر قرار دیا گیا ہے، اور وہی درجہ دیا گیا ہے جو اس شخص کو دیا گیا ہے جو آپ کو کافر کہتا ہے۔ پس نہ صرف اس کو جو آپ کو کافر تو نہیں کہتا، مگر آپ کے دعوے کو نہیں مانتا، کافر قرار دیا گیا ہے، بلکہ وہ بھی جو آپ کو دِل میں سچا قرار دیتا ہے اور زبانی بھی آپ کا اِنکار نہیں کرتا، لیکن ابھی بیعت میں اسے توقف ہے، کافر قرار دیا گیا۔ پس سوچنے کا مقام یہ ہے کہ حضرت صاحب نے اس معاملہ میں کس قدر تشدّد سے کام لیا ہے اور عقل بھی چاہتی ہے۔ کیونکہ اگر ایک ہندو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا مانے اور دِل میں اِقرار بھی کرے اور ظاہر طور سے اِنکار بھی نہ کرے، ہاں بعض واقعات کی وجہ سے ابھی کھلم کھلا اسلام لانے سے پرہیز کرے تو ہم اسے بھی مسلمان کبھی بھی نہیں سمجھتے، اور شریعتِ اسلام کبھی اس کے ساتھ ناتے رشتے کو جائز نہیں رکھتی۔ یعنی اس کے ساتھ کسی مسلمان عورت کو بیاہ دینے کی اِجازت نہیں دیتی۔ پس اسی طرح غیر قادیانی کا حال ہے، جو حضرت کو دِل میں سچا بھی جانتا ہے، لیکن ابھی بیعت کرنے میں تردّد ہے۔''

(رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۴، ج:۶ ص:۱۴۰، ۱۴۱، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

Marfat.com

اسی تشحیذ الاذہان ص:۱۲۲ میں ہے:

''جب تبت اور سوئیزرلینڈ کے باشندے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ ماننے پر کافر ہیں تو ہندوستان کے باشندے مسیحِ موعود کے نہ ماننے سے کیونکر مؤمن ٹھہر سکتے ہیں؟''

(تشحیذ الاذہان نمبر ۴، ج:۶ ص:۱۲۲، بابت ماہ اپریل ۱۹۱۱ء)

''جب حضرت کی مخالفت کے باوجود اِنسان مسلمان کا مسلمان رہتا ہے تو پھر آپ کی بعثت کا فائدہ ہی کیا ہو؟''

(ایضاً)

واضح ہو کہ رسالہ تشحیذ الاذہان مذکورہ حکیم نورالدین خلیفہ مرزا غلام احمد قادیانی مذکور کی اجازت سے چھپا ہے، اس کا ذکر اسی رسالہ میں موجود ہے جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

اقوالِ مذکورہ بالا سے مفصلہ ذیل دعوے بخوبی ظاہر ہیں:

دعویٰ اُلوہیت، دعویٰ نبوّت ورِسالت، اپنی ذات کو موجب تخلیق عالم کہنا، رحمۃ للعالمین کا وصف اپنے لئے ثابت کرنا، دعویٰ معصومیت، مقامِ محمود کا اپنے کو مستحق جاننا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے اُولوالعزم نبی سے اپنے کو تمام شان میں افضل کہنا، دشنام دہی نبی، تذلیل وتحقیر نبی، اِنکارِ معجزہ، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اِظہارِ معجزہ میں نجار اور مسمریزم داں قرار دینا، اکثر انبیاء علیہم السلام سے اپنے معجزات کو زیادہ سمجھنا، اپنے اِلہام اور بزعمِ خود اپنی وحی کو قرآن مجید کی مثل قطعی اور یقینی سمجھنا، تحقیر احادیثِ نبویہ، احادیث کے رَدّ وقبول میں خودمختار ہونا، اپنی اِدّعائی وحی کے مقابلے میں احادیثِ نبویہ کو معاذ اللہ رَدّی کی طرح پھینک دینا، سب صحابہ، حضرت ابوبکر صدیق وحضرت عمر وحضرت عثمان وحضرت علی وحضرت فاطمہ وحضرت اِمام حسن وحضرت اِمام حسین ودیگر جمیع اصحاب وازواج واہلِ بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین وجمیع اَئمہ مجتہدین، اِمام ابوحنیفہؒ واِمام مالکؒ واِمام شافعی، واِمام احمدؒ واِمام بخاریؒ وغیرہم، وجمیع فقہاء ومحدثین ومفسرین اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، وجمیع اَئمۂ طریقت غوث الاعظم حضرت جیلانیؒ وحضرت خواجہ معین الدین اجمیریؒ وحضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ وحضرت شیخ شہاب الدین سہروردیؒ وغیرہم، وجمیع اَبدال واَقطاب واَولیاء واَخیار اُمتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم، رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے اپنے کو افضل سمجھنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے باپ ثابت کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب کہنا، اپنے غیر معتقد کو کافر کہنا، خواہ مکفر ہو یا مکذّب، متردّد ہو یا خاموش اور خالی الذہن، بلکہ جو شخص دِل میں معتقد ہو اور زبان سے اِنکار بھی نہ کرتا ہو، صرف بیعت میں کسی مصلحت سے تاخیر کرتا ہے، اس کو بھی دائرۂ اسلام سے خارج سمجھنا، سوائے کل اہلِ اسلام سے بکلی قطعی تعلق صریح وشدید حکم دینا، اپنے غیر معتقدین کے پیچھے نماز پڑھنے کو حرام قطعی کہنا وغیرہ وغیرہ، اس قسم کے اقوال مرزا قادیانی کی تمام تصانیف میں بکثرت موجود ہیں۔

جس شخص کے ایسے عقائد واقوال ہوں:

۱:... اس کے خارج اِحاطۂ اہلِ سنت والجماعت اور اِحاطۂ اِسلام سے ہونے میں کسی مسلمان کو خواہ جاہل ہو یا عالم تردّد نہیں

Marfat.com

ہوسکتا، لہٰذا مرزا قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین درجہ بدرجہ مرتد، زِندیق، ملحد، کافر اور فرقہ ضالہ میں یقیناً داخل ہیں۔

۲:... معتقدینِ مرزا قادیانی مذکور کے ساتھ کوئی اسلامی معاملہ شرعاً ہرگز دُرست نہیں ہے، مسلمانوں کو ضروری اور لازم ہے کہ مرزائیوں کو نہ اسلامی سلام کریں اور نہ ان سے رشتہ قرابت رکھیں، نہ ان کا ذبیحہ کھائیں، نہ ان سے محبت اور نہ اُلفت رکھیں، اور نہ ان کو اپنے اسلامی مجمعوں میں شریک ہونے دیں اور نہ ان کی مجلسوں میں اہلِ اسلام شریک ہوں۔ جس طرح سے یہود، نصاریٰ، ہندو سے اہلِ اسلام مذہباً علیحدہ رہتے ہیں، اس سے زیادہ مرزائیوں سے الگ رہیں۔ جس طرح سے بول و براز، سانپ اور بچھو سے پرہیز کیا جاتا ہے، اس سے زیادہ مرزائیوں سے پرہیز کرنا شرعاً ضروری اور لازمی ہے۔

۳:... کسی مرزائی کے پیچھے نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ایسا ہے جیسا یہود و نصاریٰ اور ہندوؤں کے پیچھے۔

۴:... مرزائیوں کو نماز پڑھنے یا دیگر مذہبی احکام ادا کرنے کے لئے اہلِ سنت والجماعت اور اہلِ اسلام اپنی مسجدوں میں ہرگز نہ آنے دیں۔ مرزائیوں کو مسلمانوں کی مسجد میں اپنی عبادت کرنے کی اجازت دینی ایسا ہی ہے جیسے ہندوؤں کو مسجد میں پوجا کرنے اور یہود و نصاریٰ کو فرائضِ مذہبی ادا کرنے کی اجازت دی جائے۔

مذکورہ بالا اقوال کفریہ کے ملاحظہ کے بعد کالشّمس فی نصف النہار ظاہر ہوگیا کہ مرزائیوں کی تکفیر میں اب نہ کسی قسم کی تاویل کی گنجائش ہے، نہ کوئی صورت ان سے اسلامی اور مذہبی تعلقات باقی رکھنے کی اور یہی وجہ ہے کہ ان کو مسجد میں نہ آنے دینے کا شرعاً حکم ہے: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ'' (البقرۃ:۱۱۴) سے شاید کسی کو یہ شبہ ہو کہ مرزائیوں کو مسجدوں میں نہ آنے دینے کا حکم اس کے مخالف معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اوّل تو تفسیر کی کتابوں پر نظر ڈالی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس مبحث خاص سے اس کو زیادہ تعلق نہیں۔ تفسیر مدارک ج:۱ ص:۱۲۲ (طبع بیروت) تحت قولہ: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ'' (البقرۃ:۱۱۴) میں مذکور ہے:

"والسبب فيه طرح النصاریٰ فی بیت المقدس الأذی ومنعهم الناس ان یصلوا فیه او منع المشرکین رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یدخل المسجد الحرام عام الحدیبیة۔"

یعنی اس آیت کی شانِ نزول میں دو سبب بیان کئے جاتے ہیں۔ یا تو یہ کہ عیسائی دُوسرے لوگوں کو بیت المقدس میں نماز پڑھنے سے روکتے تھے، یا یہ کہ عام حدیبیہ میں سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسجدِ حرام سے روکا گیا تھا۔ تو چونکہ مسلمان مساجد سے روکے جاتے تھے، اس آیت نے اس کو منع فرمایا اور یہاں اس کا بالکل عکس ہے، یعنی ان لوگوں کو مساجد میں عبادت کرنے سے روکتے ہیں جو کہ کافر ہیں۔ علاوہ اس کے یہ بھی قابلِ غور ہے کہ اس آیت کو اپنے عموم کامل پر رکھنا بھی صحیح ہے یا نہیں؟ کیونکہ ایک طرف تو منع عام ہے، جس میں یہود و نصاریٰ، آتش پرست، بت پرست، پاک اور ناپاک سب ہی داخل ہیں، نہ کسی مذہب کی تخصیص، نہ کسی شخص کی خصوصیت۔ اس کے بعد: ''اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ'' (البقرۃ:۱۱۴) موجود ہے جس میں ذِکر مطلق ہے تو اگر سیاق سے قطع نظر کر کے

Marfat.com

اس آیت کا عموم علیٰ حالہٖ رکھا بھی جائے تو معنے یہ ہوئے جاتے ہیں کہ کوئی شخص ہندو ہو یا آریہ، عیسائی ہو یا یہودی، جنبی ہو یا طاہر، مسجد میں ذکرِ خدا سے نہ روکا جائے، خواہ وہ سنکھ بجا کر ''رام رام'' کرے، یا گھنٹہ بجائے شری کرشن جی کی مورتی رکھ کر پوجا کرے یا سیتا جی کی، خدا کو عیسیٰ کا باپ کہہ کر یا عزیر کا، سرسری نظر میں بھی یہ معنے ایسے ہیں کہ ان کا بطلان محتاجِ دلیل نہیں۔ اس لئے یہ مسلّم ہو ہی گیا کہ اس آیت کے معنے ایسے عام نہیں ہو سکتے، جس میں کفار بھی داخل ہو جائیں، ورنہ پھر وجہ تخصیص کی کیا ہو سکتی ہے؟ اور کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ عیسائی اور یہود تو ہماری مسجدوں میں اپنے طور سے عبادت نہ کرنے پائیں، مگر مرزائی جو یقیناً مرتد ہیں (والمرتد اشد من الکافر) مستحق ہیں کہ ہماری مسجدوں میں عبادت کر سکیں...؟

علاوہ ازیں دُوسری آیت پر بھی غور کرنا چاہئے۔ ایک جگہ فرمایا جاتا ہے کہ:

''مَا كَانَ لِلْمُشْرِكِيْنَ اَنْ يَّعْمُرُوْا مَسٰجِدَ اللّٰهِ شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ'' (التوبۃ:۱۷)

صاحب معالم التنزیل (ج:۲ ص:۲۷۴، طبع ادارہ تالیفات اشرفیہ، ملتان) اس کے تحت فرماتے ہیں کہ:

"فمن كان كافرًا بالله فليس من شأنه ان يعمرها۔"

''یعنی جو شخص کافر ہو، اس کو مسجدوں میں عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں۔''

''شٰهِدِيْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ بِالْكُفْرِ ؕ'' تو ایسی کھلی ہوئی دلالت کر رہا ہے کہ جس میں کوئی صورت ہی گنجائش کی نہیں۔

اور دُوسری آیت صراحۃً حکم دیتی ہے کہ مسجد میں غیر مسلم لوگوں کو عبادت کا حق ہرگز حاصل نہیں ہے، وھوھٰذہ:

''اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ'' (التوبۃ:۱۸)

''مساجد کو بجز مؤمنین کے اور کوئی شخص آباد نہیں کر سکتا۔''

اب کونسا شبہ باقی رہ سکتا ہے کہ غیر مسلم مسجد کے بالکل مستحق نہیں۔ احادیث میں مستقل طور سے اس شبہ کا اِزالہ موجود ہے۔ طبرانی نے اوسط میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے:

"قد سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عمار بيوت الله هم اهل الله عز وجل۔"

(طبرانی اوسط ج:۲ ص:۵۸، حدیث نمبر:۲۵۰۲، باب من اسمه إبراهيم)

''مساجد کے آباد کرنے والے صرف مسلمان ہی ہو سکتے ہیں'' اس سے جس طرح مساجد میں عبادت کرنے والوں کی فضیلت معلوم ہوتی ہے، اسی طرح یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مساجد میں عبادت کرنے کا حق صرف مسلمانوں ہی کو حاصل ہے اور یہ بات محتاج اِعادہ نہیں کہ مرزائی کسی صورت سے مسلمان کہلائے جانے کے مستحق نہیں۔ روایاتِ حدیث کا اگر تفحص کیا جائے تو اس مضمون کی احادیث بکثرت ملیں گی جن سے اس حدیث سے زیادہ تصریح کے ساتھ ثابت ہوگا کہ غیر مسلم لوگوں کو مسجد میں عبادت کرنے کا حق بالکل حاصل نہیں۔ لیکن غور کیا جائے تو صاف معلوم ہو جائے گا کہ یہ کلیہ بھی قابلِ تسلیم نہیں ہے کہ مساجد سے کسی مسلمان کو روکنا منع ہے، اس واسطے کہ فقہ کی روایات احادیث کتب میں اس کلیہ کا خلاف صریح موجود ہے۔

مثلاً ایک حدیث کا مضمون ہے کہ:

Marfat.com

"من اکل هذه الشجرة یعنی الثوم فلا یقربن مسجدنا"

(بخاری ج:۱ ص:۱۱۸ باب ما جاء فی الثوم)

یعنی لہسن کھا کر مسجد میں نہ آنا چاہئے۔

دُوسری روایت میں بایں الفاظ مروی ہے:

"عن عمر بن الخطاب لقد رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم إذا وجد ریحها (البصل والثوم) من الرجل فی المسجد امر به فأخرج إلی البقیع۔" (مسلم ج:۱ ص:۲۱۰، باب نهی من اکل الثوم او بصلا، نسائی ج:۱ ص:۷۳، باب من یمنع من المسجد، ابن ماجة ص:۷۱، باب من اکل الثوم فلا یقربن المسجد)

خلاصہ اس روایت کا یہ ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے شخص کو موجود دیکھتے جو لہسن یا پیاز کھا کر آیا ہو تو اس کو مسجد سے نکلوا دیتے تھے۔ جب خود سرورِ کونین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے امر سے بعض صحابہ ان باتوں پر بھی نکال دیئے جاتے تھے تو اس بنا پر جو لوگ نہ صحابہ، نہ تابعین، نہ تبع تابعین، نہ مسلمان، بلکہ یقیناً مرتد ہیں وہ کس طرح نہ نکال دیئے جائیں؟ فقہ کی روایات دیکھی جائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے مسلمان بھی مسجد سے نکال دیئے جاسکتے ہیں۔ شامی میں ہے:

"قال الإمام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت: علة النهی اذی الملائکة واذی المسلمین، ولا یختص بمسجده علیه الصلوٰة والسلام، بل الکل سواء لروایة مساجدنا بالجمع بخلافا لمن شذ ویلحق بما نص علیه فی الحدیث کل ما له رائحة کریهة مأکولًا او غیره، وانما خص الثوم هنا بالذکر وغیره ایضًا بالبصل والکراث لکثرة اکلهم لها، وکذالك الحق بعضهم بذالك من بفیه بخر أو به جرح له رائحة، وکذا القصّاب، والسمّاك، والمجذوم، والأبرص اولی بالإلحاق۔" (مطلب فی الغرس فی المسجد ج:۱ ص:۶۶۱، طبع ایچ ایم سعید)

اسی کے دُوسرے صفحے پر ہے:

"قال فی القنیة: وکذا الأهل المحلة ان یمنعوا من لیس منهم عن الصلوٰة فیه إذا ضاق بهم المسجد۔" (مطلب فیمن سبقت یده إلی المباح ج:۱ ص:۶۶۲، طبع ایچ ایم سعید)

احادیثِ مذکورہ اور روایاتِ مسطورہ سے بخوبی واضح ہوگیا کہ بعض اُمور کی بنا پر مسلمان متقی کو بھی مسجد سے روک سکتے ہیں، چہ جائیکہ کافر، جب یہ کلیہ: ''ہر مسلمان کو مسجد میں نماز پڑھنے کا حق حاصل ہے'' غلط ہوا تو یہ کہنا کہ: ''ہر شخص کو مسجد میں عبادت کا حق حاصل ہے'' کس قدر صریح غلط ہے...!

۵:... مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ قصبہ قادیان ضلع گورداسپور اِحاطہ پنجاب کا باشندہ تھا۔ اس لئے اس کے معتقدین کو قادیانی کہا جاتا ہے، وہ لوگ اپنی جماعت کو احمدیہ جماعت کہتے ہیں۔ مگر اہلِ اسلام ''مرزائی'' اور ''قادیانی'' کہتے ہیں، اگر اہلِ سنت

Marfat.com

والجماعت ''فرقہ غلامیہ'' کہیں تو مناسب ہے، اور اگر ان لوگوں کو ''جماعتِ شیطانیہ اِبلیسیہ'' کہا جائے تو شرعاً دُرست ہے۔

محمد المدعو بالسہول غفرلہٗ

مدرّس دارالعلوم دیوبند

۱۲ر صفر ۱۳۳۱ھ روز سہ شنبہ

(کل جوابات صحیح ہیں) مرزا علیہ ما یستحقہ کے عقائد واقوال کا اُمورِ کفریہ ہونا ایسا بدیہی مضمون ہے کہ جس کا اِنکار کوئی منصف فہیم نہیں کرسکتا، جن کی تفصیل جواب میں موجود ہے۔

بندہ محمود عفی عنہ دیوبند

صدر المدرّسین دارالعلوم دیوبند

واقعی مرزا اور اس کے متبعین کے کفر واِلحاد میں کچھ تردّد وشک نہیں، ان کی تکفیر علمائے حقانی پر ضروری ہے، تاکہ عوام ان کے مکائد سے محفوظ رہیں۔ تمام اہلِ اسلام پر یہ بات ضروری ہے کہ ان سے بالکل مجتنب رہیں، نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں اور نہ ان کو اپنی مساجد میں داخل ہونے دیں اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھیں اور نہ ان کو مقابر میں دفن کریں۔ غرض تمام اُمور میں ان سے علیحدہ رہیں۔

بندہ محمد حسن عفی عنہ

مدرّس مدرسہ عربی اسلام دیوبند

الأجوبة كلها صحيحة!

شبیر احمد عفا اللہ عنہ، دارالعلوم دیوبند

بے شک مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ نے اپنی جانب سے دِینِ متین کے ہدم کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی اور علانیہ ضروریات وقطعیات شریعت محمدیہ کا جحود اور اِنکار کیا ہے۔ ایسے شخص کے کفر میں اگر تردّد کیا جائے تو کفر اور اِسلام میں امتیاز باقی نہ رہے، وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ!

محمد انور شاہ کشمیری عفا اللہ عنہ

مدرّس دارالعلوم دیوبند

الأجوبة كلها صحيحة، مرزا کی تحریرات سے اِدّعائے نبوّت ظاہر ہے۔ مسیلمہ وغیرہ نے یہ دعویٰ بھونڈے طور سے کیا تھا، مرزا نے اچ پیچ سے کام لیا، وہی فتنہ ہے، لیکن یہاں ذرا سانچے میں ڈھلتا ہوا ہے، دِین فروشی کی بہت سی صوتیں ہیں، کوئی کسی کا تابع ہوکر دِین سے پھرا، مرزا نے ایک نیا طریق نکالا اور خود نبی بنا، اِرتداد کیا مگر پردے سے، مگر بالآخر چھپ نہ سکا۔ ہندوستان میں اور بھی مدعیٔ نبوّت ہوئے مگر مرزا نے سب کو مات کیا... علیہ ماعلیہ....

خاکسار سراج احمد رشیدی عفی عنہ

خادم دارالعلوم دیوبند

جوابات بالکل حق ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے جملہ معتقدین قطعی کافر ومرتد ہیں۔ اہلِ اسلام کو ان سے جملہ مراسم اسلامی کو ترک کرنا چاہئے۔ اس پر مرتدین کے جملہ اَحکام جاری ہونے چاہئیں۔

بندہ مرتضیٰ حسن عفی عنہ

مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند، ضلع سہارنپور

Marfat.com

الأجوبة كلها صحيحة۔

احقر الزماں گل محمد خان
مدرّس مدرسہ عالیہ عربیہ دیوبند
نور حسن شاہ اٹکی

هذا الجواب صحيح۔

ذالك حق صريح فما ذالك بعد الحق إلّا الضلال۔

احقر محمد احسان اللہ خان عفی عنہ
دارالعلوم دیوبند نجیب آباد مسکناً

الجواب حق صحیح — الجواب صحیح — الجواب صحیح من شك فیه فقد خطاء — جواب دُرست ہے

عبدالرحمٰن پوریوی — نصیرالدین کوہاٹی عفی عنہ — محمد اِدریس غفرلہٗ سکروڈ ضلع سہارنپور — عبدالسمیع مدرّس مدرسہ دیوبند

الجواب صحیح — جوابات کل حق وصحیح ہیں — جوابات حق وصحیح ہیں — جوابات حق وصحیح ہیں — الأجوبة كلها صحيحة

احمد امین عفی عنہ — احقر محمد علی اظہر عفی عنہ بلیاوی — بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ مفتی مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم دیوبند — محمد ابراہیم عفی عنہ بلیاوی، مدرّس دارالعلوم دیوبند — بازمحمد متوطن ڈیرہ اسماعیل خان

۱۲ر صفر ۱۳۳۱ھ

من قال سوا ذالك قد قال محالًا — الجواب صحيح — الجوابات صحيحة فماذا بعد الحق إلّا الضلال

محمد اِدریس کمرلائی — بندہ عزیز الرحمٰن نظام پورے — محمد شفیق پنجابی

الجواب صحیح — الجواب صواب

احقر محمد رئیس الحق بہاری عفی عنہ عظیم آبادی — بندہ نسیم الدین میمن سنگی

جوابات حق وصحیح ہیں۔ ایسے شخص کے کفر والحاد میں کیا تامل ہوسکتا ہے؟ جس کو خدا کافر کہے، اس کا کفر کیونکر نہ تسلیم کیا جائے؟ اور مسلمان اس سے پھر کیونکر تعلق ومراسم اسلام باقی رکھنے جائز تسلیم کریں گے؟ خدا ایسے شخص کے اثرِ بد سے ہر مسلمان کو محفوظ ومامون رکھے کہ جو نہ خود ہی خراب ہو، بلکہ سینکڑوں بنی نوعِ انسان کو اپنے ساتھ لے کر ڈوبا ہو۔ مسلمانوں کو اس کے معتقدین وہوئی خواہوں سے پرہیز کرنا سخت ضروری اور لازمی ہے، جب کہ ان کے ساتھ مراسم قائم کرنے ایسے ہیں جیسے اور ہندوؤں کے ساتھ تو بالکل ان کو اس کا مصداق سمجھنا چاہئے:

”اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا وَّ مِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ مَا

Marfat.com

تُقْبَّلَ مِنْهُمْ ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۳۶﴾ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنْهَا ۡ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّقِيْمٌ ﴿۳۷﴾''

(المائدۃ)

احقر الزمن بندہ سیّد حسن عفی عنہ حسینی چاندپوری

مدرّس دارالعلوم دیوبند

الأجوبة كلها صحيحة بلا مرتيه۔ فی الواقع مرزا اوران کے معتقدین ایسے ہی ہیں، ان سے پرہیز کرنا ضروری امر ہے۔

احقر الزمن نبیہ حسن

بے شک مرزا غلام احمد کافر اور مرتد ہے، مسلمانوں کو اس سے اور اس کے تمام معتقدین سے ہر طرح پرہیز کرنا چاہئے، وہ اور اس کے معتقد گمراہ اور دوزخی ہیں۔ مرزا وہ شخص ہے جس نے مسلمانوں میں اِختلاف کی ایسی زبردست دیوار قائم کردی کہ مسلمانوں کی ترقی نہ ہوسکے اور ان کا شیرازہ منتشر ہو۔ مرزا مرتد ہے اور اس کے معتقدین بھی مرتد ہیں اور مرتد اور مرتدہ کا نکاح منعقد نہیں ہوتا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی سب ایسے ہیں جن کا نکاح صحیح نہیں ہوا۔ کتبہ احمد حسن غفرلہٗ ذُوالمنن

متوطن کیرانہ، مدرّس دارالعلوم دیوبند

لاریب، مرزا غلام احمد کافر ہے، اس کے سارے متبعین گمراہ اور جہنمی ہیں۔ ان سے کسی قسم کا اِسلامی برتاؤ کرنا جائز نہیں۔ اس کی چکنی چپڑی باتوں یا لچھے دار تحریروں میں جو لوگ گرفتار ہوگئے ان کے حال سے سمجھ داروں کو عبرت حاصل کرنی زیبا ہے۔ بعض ان لوگوں میں سے ایسے بھی ہیں جو لکھے پڑھے کہلائے جاتے ہیں۔ ان کی حالت دیکھ کر ''قلب الإنسان بين اصبعى الرحمٰن'' کی پوری تصدیق کرنا پڑتی ہے۔ ایسے دلائلِ قاطعہ کے ہوتے ہوئے جب لوگوں نے مرزا مذکور کو نبی کہنے میں تأمل نہ کیا، تو اس میں کیا شبہ ہوسکتا ہے کہ دجال کو خدا کہنے میں بھی ایسے ہی لوگ سبقت کریں گے۔ لہٰذا یہی نہیں کہ مرزا مذکور کے جمیع متبعین سے اسلامی طریقے کی شرعاً حرمت ثابت ہے، بلکہ ان کی حالت کو دیکھ کر خداوند عالم سے اِلتجا کرنی ضروری ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کا انجام بخیر کرے اور ایسے قعرِ ضلالت میں گرنے سے بچائے، آمین!

خادم الطلبہ محمد اِعزاز علی بریلوی غفرلہٗ

مدرّس مدرسہ اسلامیہ عربیہ دیوبند

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور اِرتداد میں ذرا شک وشبہ نہیں۔ تمام مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور خلفاء اور اس کی تمام تصانیف اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے، ورنہ سخت مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے۔ اس سے مسلمانوں کو سخت مضرت پہنچی ہے، فقط!

محمد شفیع بڈھانوی

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے تمام متبعین بے شک مرتد کہے جانے کے قابل ہیں۔ پس جو اَحکام مرتد کے ہیں، وہ بلاشبہ ان پر جاری کئے جائیں گے۔ یعنی حاکمِ اسلام جبر کرے گا اگر اپنے اقوال وعقائد سے وہ تائب ہوگئے تو فبہا، ورنہ بادشاہ اسلام پر ضروری ہے کہ انہیں سخت سزا دے، اور ان کے ذبیحہ یا شکار کا کھانا، یا معاملاتِ مناکحت وقرابت بھی جائز نہیں، اور علیٰ ھٰذا کسی معاملہ میں ان کی شہادت بھی لینی جائز نہیں، اور اگر وہ مرجائے یا دُوسری صورت پیش آئے تو مسلمان وارث اس کے اسلام کے زمانے کا

Marfat.com

وارث ہوسکتا ہے، اور اِرتداد کے زمانہ کا نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

اصاب المجیب۔

کتبہ محمد عبدالماجد ہنگوے

قاضی محمد غلام یحییٰ عفی عنہ

متوطن عیسیٰ خیل ضلع میانوالی، پنجاب

هذه الأجوبة المذكورة صحيحة، لا شك فيها۔

عبدالوہاب، ضلع کوہاٹ

الأمر هكذا!

علی صغیر غفرلہٗ اعظم گڑھی

كل واحد من الأجوبة صحيح حق صريح لا ريب فيه۔

بندہ محمد اِسماعیل عفا اللہ عنہ، بارہ بنکی

لا شك فى كفرهم وارتدادهم ومرقوا من الدِّين كما يمرق السهم من الرمية لإدعائهم خلاف النصوص القاطعة التى هى قطعية الثبوت والدلالة۔

العبد محمد جان الغزالی الروسی

الجواب حق	الجواب هو الصحيحة		اقول المرزا القادیانی ومن تبعه كافر بالأقوال المذكورة
محمد منیر چاٹگامی	بندہ یحییٰ دربھنگوی		محمد قربان بخاری
الجواب صحیح	الجواب صحیح	المجیب مصیب	الجواب صحیح
محمد رضا غفرلہٗ منی پورے	بندہ اسماعیل نواکھالی ثم الدولت پوزی	طفیل احمد شیرکوٹی	محمد اِبراہیم عفی عنہ بردوانے
الجواب صحیح	الجواب صحیح المجیب نجیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
محمد عبیداللہ سیالکوٹی مولوی فاضل	بندہ غلام رسول ملتانی عفی عنہ	بندہ عبدالحکیم نواکھالی	محمد اِبراہیم ضلع میانوالی خاص چکڑالہ
الجواب حق صریح	الجواب صحیح		الجواب صحیح
بندہ عزیز اللہ عفی عنہ نواکھالوی	نذیر حسین امروہوی		محمد رمضان ضلع شاہ پور

فرقہ قادیانی میں اِدّعائے نبوّت ومسیحیت علانیہ طور سے کیا گیا ہے، جو صریح نصوص کے مخالف ہے۔ صریح نص جیسے آیت خاتم النّبیین اور حدیث صحیح: ”انا خاتم النّبیین لا نبی بعدی“ موجود ہے، اور نزولِ عیسیٰ علیہ السلام بھی صریح حدیث مسلم شریف وغیرہ سے ثابت ہے۔ ان نصوص میں تاویل کرنے والا ضال ومضل ہے اور جو شخص صریح نصوص کا منکر ہو، وہ کافر ہے۔

منصور علی عفی عنہ (مصنف فتح المبین)

Marfat.com

الجوابات حق لا فیها شك:	الجواب حق	الجواب هو الصحیح	الجواب صواب
سیّد شریف ہزاروی	سعادت علی عفی عنہ نگینوی	محمد عبداللہ عفی عنہ بنوی	محمد بہرام ہزاروی
الأجوبة صحیحة	قد أصاب من أجاب	المجیب مصیب لا ریب فیه	الجواب صحیح
محمد خالد البصری العربی	احقر العلماء سلطان محمود ساکن کوٹھیالہ شیخان ضلع گجرات	غلام مصطفیٰ راولپنڈی	عیسیٰ خان پشاوری

الأجوبة کلها صحیحة	الجواب صحیح	الأمر هکذا	الجواب صحیح	الجواب صحیح
احقر محمد صدیق عفی عنہ شاہ پوری	محمد امیر احمد مظفر نگری عفی عنہ	محمد احمد اعظم گڑھی	محمد عبدالحفیظ دربھنگوی	حامد اللہ ملتانی

لقد أصاب من أجاب	الأجوبة کلها صحیحة	الجواب صحیح لا شك فیه	الجواب صحیح
ابوالفضل محمد عبدالرحمٰن غفرلہٗ ولوالدیہ دربھنگوی	محمد عتیق اللہ غفرلہٗ مظفر پوری	محمد عبدالحی میمن سنگی عفی عنہ	بندہ نور محمد میانوالی، پنجاب

من ادعی بهٰذه الدعاوی الباطلة، فقد اسحق الکفر بلا ریب والجوابات المندرجة کلها صحیحة عندی۔
عبدالحمید پشاوری بقلم خود

المجیب مصیب، مرزا... قبّحهُ الله... کی تکفیر میں جہاں تک سختی کی جائے کم ہے، اس نے شریعتِ غراء کے قطعی الثبوت عقائد کو بدل ڈالا، اورانبیاء وصحابہ کی توہین وتحقیر کی۔ وکفی بذالك کفرًا وإرتدادًا۔ شائق احمد عثمانی غفرلہٗ
مدرّس مدرسہ دیوبند

لا شك فی کفر هذا الدَّجّال ومن تبعه۔ محمد اِمتیاز احمد غفرلہٗ
مدرّس اوّل مدرسہ سعیدیہ شاہجہاں پور

الجواب حق البتة	هذه الأجوبة صحیحة	الأجوبة کلها صحیحة	صح الجواب
اُمید علی غفرلہٗ مدرّس دوم مدرسہ سعیدیہ جامع مسجد شاہجہاں پور	عبدالمجید شاہجہاں پوری	فقیر محمد عبدالحمید پھانوی	عبدالخالق عفی عنہ مدرّس مدرسہ عین العلم شاہجہاں پوری

واقعی مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے جملہ متبعین دائرۂ اسلام سے یقیناً خارج ہیں۔۔ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوّت ختم ہوچکی ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام جن کی نسبت فخر صادق علیہ السلام نے خبر دی ہے۔ آپ کے تشریف فرما ہونے کا وقت ہنوز نہیں آیا۔ قطع نظر دیگر ملفوظاتِ کفریہ کے ایسے شخص اوراس کے متبعین کو خارج عن الاسلام ہونے کے لئے صرف یہی دو

Marfat.com

دعوے کافی ہیں، جوصراحۃً نصوصِ شرعیہ کے خلاف ہیں، فقط!

کتبہ عبدالرؤف عفی اللہ عنہ
مدرّس اوّل مدرسہ عین العلم شاہجہاں پوری

بلاشبہ مرزا غلام احمد قادیانی اوراس کے متبعین کے عقائد اہلِ سنت والجماعت کے عقائد سے خارج ہیں، اور منجر بکفر اوران کے ساتھ خلط ملط بلاضرورتِ شرعیہ نہ چاہئے اورنہ ان کے پیچھے نماز پڑھنی چاہئے، فقط! محمد ریاست علی عفی عنہ شاہجہاں پوری

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی مشتہرہ کے بعداس کے اورنیز اس کے معتقدین کے کفروارتداد میں کسی مسلمان کوتردّد نہ کرنا چاہئے، دجالانِ ماضیہ کا وہ سرغنہ اورپیش رو ہے، عامله الله بما يستحقّه! کتبہ عبدالحکیم الامرتسری (مولوی فاضل، منشی فاضل)

مرزا قادیانی کے عقائد مستحدثہ باطلہ جواس کی تحریرات وتالیفات میں میری نظر سے گزرے، وہ خلاف اُصولِ شرعیہ نقلیہ ہیں۔واقعی موردحدیث: ''سیأتی من اُمّتی دجّالون کذّابون'' (الحدیث کما رواہ السنن) ہے۔پس ایسے عقائد باطلہ کے پیروں ومعتقدین سے اِجتناب ضروری ہے، ان کے پیچھے نماز ہرگز نہ پڑھنی چاہئے، کیونکہ وہ اہم ضروریاتِ اسلام سے منکر ہیں۔

حررہ محمد آفاق لدھیانوی بیدہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح وصواب	الجواب صحیح
ولی اللہ لدھیانوی	عبدالواحد بقلم خود	بندہ عبدالرشید عفی عنہ لدھیانوی حنفی	بندہ محمد موسیٰ مدرّس مدرسہ اسلامیہ لدھیانہ	مسکین نظام الدین لدھیانوی

المجیب مصیب، مرزا قادیانی کے کفراور اِلحاد میں کوئی شک اورشبہ نہیں ہے۔اس کا قرآن شریف شاہد ہے، فقط!

بقلم نظام اللہ عفی عنہ

جب مرزا قادیانی کسی زمانے میں لدھیانہ جناب شہزادہ والا گوہر صاحب کے مکان میں بطور کرایہ کے قیام کرتے تھے، میں نے خود مرزا قادیانی سے پوچھا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بموجب حدیث شریف قربِ قیامت میں دوبارہ دُنیا پر تشریف لائیں گے یانہیں؟ مرزا قادیانی نے میرے اور چند صاحبان اہلِ مجلس کے رُوبرو تین دفعہ انکار کیا۔ میں نے رُوبرو اسی وقت اپنی زبان سے کہہ دیا کہ آپ کو میں ضرور کفر پر جانتا ہوں، جملہ علماء کے دربارۂ کفر کے فتوے کی تصدیق کرتا ہوں۔ پھر ہم اتنا کہہ کر ان کے مکان سے چلے آئے۔ العبد میاں جی رحمت اللہ، اِمام مسجد جٹاں، محلّہ ڈھیولواں بقلم خود

الجواب صحیح	اجاب واصاب
حبیب الرحمٰن لدھیانوی	عبدالغفار عفی عنہ رامپوری

هذا هو الجواب لأنه ادعى النبوة بعد ختم النّبيين ومن ادعى فهو دجّال كذّاب كما ورد فى الحديث، فثبت كفره بلا تردّد، فلا يجوز معهم المناكحة والمشاركة فى الصلوٰة وغيرها من امور الدِّين، والله اعلم بالصواب!

حررہ محمد یوسف عفی عنہ
مہتمم ومدرّس مدرسہ انوار العلوم ریاست رامپور

Marfat.com

مرزا قادیانی علیہ ماعلیہ کے عقائد واقوال اور اس کے متبعین کے احوال سے بخوبی ظاہر ہے کہ انہوں نے ملت بیضاء وشریعت غراء کی تحریف میں کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا، بلکہ عقائد قطعیہ ومسائل مجمع علیہا سے صراحۃً اِنکار کیا اور جو شخص ضروریاتِ دِین کا منکر اور اس کے خلاف کا مدعی ہو بلاریب کافر ہے۔ علمائے کرام نے اس کی تکفیر کی تصریح فرمائی۔ کما ھو مصرح فی الکتب المعتبرۃ، جملہ اہلِ اسلام کو چاہئے کہ مرزا قادیانی کو مع اَتباع اس کے اسلام سے خارج سمجھیں اور ان کے ساتھ مناکحت اور موالات کو حرام اور خلافِ شریعت جانیں۔ ھذا الجواب والموافق للسنۃ والکتاب، فقط!

حررہ سیّد دیانت حسین غفرلہٗ

مدرّس مدرسہ انوار العلوم رامپور

بے شک مرزا قادیانی کے بہت سے دعاوی اور بکثرت ایسے اقوال موجود ہیں جو حدِ کفر تک پہنچاتے ہیں، جیسا کہ ان کی کتابوں پر نظر رکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں، واللہ اعلم!

محمد کفایت اللہ عفا عنہ مولاہ

مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

محمد قاسم	ضیاء الحق	انتظار حسین	محمد امین	محمد عبدالغفور
مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی	مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی	مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی	مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی	دارالافتاء مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی
المجیب مصیب	الجواب صحیح	المجیب مصیب	المجیب مصیب	اصاب من اجاب ھو المصوب
محمد عبدالمنان	سیف الرحمٰن عفی عنہ	محمد عالم	قطب الدین	محمد پردل
مدرّس مدرسہ فتح پوری	مدرّس مدرسہ فتح پوری دہلی	مدرّس مدرسہ فتح پوری دہلی	مدرّس مدرسہ فتح پوری دہلی	صدر مدرّس مدرسہ اسلامیہ نعمانیہ دہلی

سوال خمسہ کے جواب میں مجیب مصیب نے جس قدر عبارتیں کتب مرزا قادیانی سے نقل کی ہیں وہ قطعاً سراسر ہذیانات ہیں۔ ان کو دیکھ کر یہ یقین ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی من جملہ ان کذّابین کے ہے جو دجالِ موعود سے پہلے دعاۃ دجال بن کر نکلیں گے، اس پر شہادت یہ ہے کہ خود مسیحِ موعود بن بیٹھا، لیکن یہ نہ سوچا کہ کجا مسیح دجال کجا مسیح رسول ذُوالجلال، ھل یستوی الظلمات والنُّور!

اس کو مسیح بن کر مسلمانوں کو یہ دھوکا دینا تھا کہ واقعات مسیح علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام اور دجال کو بھول جائیں اور اس کا یہ شیطانی کید اور ولہانے مکر چل جائے۔ جو کچھ بارگاہِ صمدیت میں کفریات بکے ہیں اور حضرت مسیح علیہ السلام وحضرت اِمام حسین وصحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین، اور اَحادیثِ نبویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے متعلق دریدہ دہنی اور سفا کی کی ہے، اس کو دیکھتے ہوئے مجیب مصیب کے حق میں نہایت خلوصِ قلب سے یہ جملہ دُعائیہ بے اِختیار زبانِ قلم سے نکلتا ہے کہ جزاہ عنّی وعن جمیع المفتین۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ عفی عنہ

مدرّس اعلیٰ مدرسہ ڈھاکہ

Marfat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واقوال حسبِ نقل مجیب صاحب کچھ ایسے واقع ہوئے ہیں کہ ان کو دیکھتے ہوئے چپ رہا نہیں جاتا ہے۔ مجیب پر ازحمیت نے تیغ قلم سے جو کچھ کام لیا ہے، محض بہ تقاضائے حمیتِ اسلام ہے، واللہ ینصر الدین ومن ینصر الدین!

حررہ محمد صمصام الدین المدرّس فی مدرسۃ ڈھاکہ

بسملة وحمدلة الحمد لأهله والصلوة لأهلها جواب المجيب مثاب ويقال جاء الحق وزهق الباطل وويل للقاديانى الغلمانى بالقول القائل الا انهم هم الكفرة الفجرة ولٰكن لا يشعرون بالعقائد الفاسدة الفاسقة بئسما اخترعوا واهتلكوا به انفسهم ان يكفروا بما انزل الله وبما اخبر به رسول الله صلى الله عليه وسلم الا انهم هم المصداق لقول رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون فى آخر الزمان دجّالون كذّابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم لا يضلونكم ولا يفتنونكم، رواه مسلم ص:۴، باب النهى عن الرواية عن الضعفاء والإحتياط فى تحملها مروجه كتاب ص:۱۰، مقدمة مسلم ج:۱، وعن عبدالله بن عمرو ابن العاص قال: ان فى البحر شياطين مسجونة اوثقها سليمان بن داوٗد يوشك ان تخرج فتقرأ على الناس قرآنًا (وما هو بقرآن بل تغربه عوام الناس) رواه مسلم۔

حررہ العاصی ابو محمود محمدالرحمٰن
السندیپی مولدًا ومسکنًا الدیوبندی تلمذًا،
المدرس الأعلٰی فی المدسة الحمادية، الدهاكه

مجیب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جو عقائد واقوال نقل کئے ہیں، اگر حقیقت میں اس کے عقائد ایسے ہی تھے تو اس کے اِحاطۂ سنت والجماعت سے خارج ہونے میں کسی کو کچھ شک وتردّد نہیں ہوسکتا، اور مسلمانوں کو اس کے معتقدین اور تحریرات سے پرہیز کرنا لازم ہے، واللہ اعلم!

کتبہ محمد عبدالرحمٰن عفی عنہ
مدرّس مدرسہ ڈھاکہ

نعم الأجوبة صحيحة، والقاديانى المذكور إستحق الكفر ودعاويه باطلة بلا ريب!

حرره ابوجعفر اختر الدين
المدرّس فى مدرسة دهاكه

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد واقوال کے بارے میں مجیب صاحب نے جو عبارتیں تحریر کی ہیں، اس سے صاف ظاہر ہے کہ قادیانی مذکور بلاریب دائرۂ اسلام سے خارج ہے، مسلمانوں کو اس کے تمام متبعین اور تصانیف سے ہر طرح پرہیز کرنا لازم ہے۔

حررہ محمد عبدالغنی عفی عنہ، مدرّس مدرسہ ڈھاکہ

الجواب صحیح۔ عبدالجبار قاضی کولوٹولہ کلکتہ

جوابات صحیح ہیں، اس لئے کہ اہلِ سنت میں داخل ہونے سے تو خود مرزا قادیانی کو اِنکار ہے، سنت کی بابت تو ان کا یہ خیال ہے کہ:

Marfat.com

هل النقل شیء بعد ایحاء ربنا

فأی حدیث بعده نتخیر؟

جماعت سے ان کا یہ خطاب:

اخذنا من الحی الذی لیس مثله

وانتم عن الموتیٰ رویتم ففکروا!

(اعجازاحمدی ص:۶۵، خزائن ج:۱۹ ص:۱۶۹)

اب رہاان کا مسلمان ہونا یا نہ ہونا، البتہ مسلمان ہونے کا وہ دعویٰ کرتے ہیں اور مسلمان ہی ہونے کا نہیں، بلکہ نبی ہونے کا اور نبی سے بڑھ کر دعویٰ ہے مگر اس دعوے میں وہ متردّد ہیں، کبھی اپنے کو مجدّد، کبھی خلیفہ، کبھی اِمام، کبھی کرشن، کبھی نبی اور کبھی مثیل نبی کہتے ہیں اور جو اپنی نبوّت کے دعوے میں متردّد ہو، وہ کاذب ہے اور نبی کا ذب یقینی کافر ہے، واللہ اعلم!

ابوالبرکات عبدالرؤف عفی عنہ داناپوری

مرزاغلام احمد متوفی کے بعض حواریین نے ایک اِشتہار برائے اِتمامِ حجۃ ہم مدرّسین درسہ عالیہ کلکتہ کے نام بھی کچھ پہلے بھیجا تھا۔ جس میں مرزا قادیانی کے دعوے مسیحیت ونبوّت ورِسالت کی تصریح تھی، اور چونکہ ان دعاوی کا ماننا من جملہ ضروریاتِ اسلام واِیمان ظاہر کیا گیا تھا، جس سے صاف ظاہر تھا کہ نبوّت ورسالتِ مستقلہ کا مرزا قادیانی مدعی تھا، لہٰذا اس کا اور اس کی جمیع اُمت کا، اُمتِ محمدی سے خارج ہونا یقینی معلوم ہوگیا تھا، اور فاضل مجیب کی پُرزور اور مدلل تحریر نے تو بالکل اس متنبّی مردہ اور اس کے مؤمنین کی بے ایمانی کو اَظہر من الشّمس کردیا ہے، فجزاکم الله خیر الجزاء! الراقم: محمد یحییٰ سہسرامی، مدرسہ عالیہ کلکتہ

الأجوبة صحیحة، العقائد التی قد صرح بها المرزا فی کتبه غیر عقائد الإسلامیة لا شك فیها انها من الکفریات فلا ریب فی کفر معتقدیها، والله اعلم! خادم القوم المدعو بعبدالأحد عفا عنه (دربھنگوی)

ولله در المجیب المصیب فقد اتی بجوابات صحیحة بلا ریب وشك! محمد عمر

مدرس اوّل انجمن حمایت اسلام مونگیر

الجواب صحیح

محمد یعسوب ندوی

جاء الحق وزهق الباطل إن الباطل کان زهوقًا!

المجیب مصیب۔

الجواب صحیح

محمد عبدالشکور عفی عنہ گورکھپوری ساکن مونگیر

ابوالرضوان محمد عبدالرحمٰن

ہیڈ مولوی ضلع اسکول مونگیر

ابوالمعانی بندہ محمد محبوب عیل عفی عنہ

مدرّس دوم ضلع اسکول مونگیر

۷۸۶، مرزا قادیانی کے اقوال مذکورہ رسالہ بعضے بدعت قبیحہ شنیعہ اور بعضے کفر ہیں جو سب کا یا کفریات کا معتقد ہو اس پر حکم

Marfat.com

کفر کا کیا جائے گا، جو بدعیات کا معتقد ہو، وہ مبتدع ضال ہے، اور دونوں حالتوں میں اہلِ حق کو ان سے تجنب لازم ہے، جیسا کہ رسالہ میں تفصیل مرقوم ہے۔

اشرف علی تھانوی
۵ر جمادی الاولیٰ ۱۳۱۹ھ

الجواب صحیح۔

بندہ محمد ضرغام الدین عفی عنہ
مدرّس مدرسہ احمدیہ فیض آباد

رسالہ ھٰذا کے صفحۂ اوّل میں جو اِستفتاء مرقوم ہے اس کا جواب مجیب مصیب نے جس قدر بھی ارقام فرمایا ہے، بلاشبہ وہ کل صحیح ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ ماعلیہ نے جس قدر کفر وزندقہ، اِرتداد واِلحاد کا جال رُوئے زمین پر پھیلایا اس کی نظیر گزشتہ صدیوں میں کم ملے گی۔

عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: لا تقوم الساعة حتّٰی تقتتل فئتان فتكون بينهما مقتلة عظيمة دعواهما واحدة، ولا تقوم الساعة حتّٰی يبعث دجّالون كذّابون قريبًا من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله۔ رواه البخاری ج:۳ ص:۱۱۱۳، فی باب علامات النبوة فی الإسلام، حديث نمبر: ۳۶۰۹، نسخه مروجه ج:۱ ص:۵۰۹، وی غيره بطريق كثيرة ومثله فی صحيح المسلم ج:۲ ص:۳۹۰، كتاب الفتن واشراط الساعة وروی الدارقطنی عن ابن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: إن الله عز وجل اختار لی اصحابًا فجعلهم اصحابی واصهاری وانصاری، وسيجیء من بعدهم قومٌ ينقصونهم ويسبونهم، فإن ادركتموهم فلا تناكحوهم ولا تواكلوهم ولا تشاربوهم ولا تصلوا معهم ولا تصلوا عليهم۔ انتهٰی۔

پس مرزا قادیانی مع اپنے تمام معتقدین کے یقیناً دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور ان سب کے کفر واِرتداد میں کسی قسم کا شبہ نہیں ہے، لہٰذا جملہ اہلِ اسلام پر فرض ہے کہ ان سب کے ساتھ وہی برتاؤ ومعاملہ اِعتقاداً وعملاً کریں اور رکھیں جو کافر اور مرتد کے متعلق منصوص ومذکور ہیں۔

فقیر ابوالطاہر ظہور احمد بنجوی کان اللہ تعالیٰ لہٗ
مدرّس جماعت سنیسر مدرسہ عالیہ ہوگلی

الأجوبة كلها صحيحة والعبارات المنقولة من كتبهم علٰی كفر القاديانی وارتداد اتباعه وجنوده صريحة والله تعالٰی سبحانه اعلم!

حررہ الراجی عفو ربه الكريم المدعو
بمحمد سليم عفا الله عنه
صدر المدرّسين فی المدرسة الهاشمية الواقعة فی مسجد زكريا بمبئی

لا شك ان المرزائين منحرفون عن الطريق المستقيم۔

احقر العبيد عبدالحميد بهوپالی
سند یافتہ مدرسہ عالیہ دیوبند
صدر المدرّسين للمدرسة النظامية حفظها الله

Marfat.com

باسمه سبحانه تعالٰی شأنه! حمدًا لمن جعل لنا شعائر ديننا الحنيف ذرائع قوية إلٰى سبيل الحق والهدى، ونصلى ونسلم علٰى هادى البر والإحسان، افضل الأساتذة الروحانية واكمل المجعزات الباهرة فى الورىٰ وعلٰى آله وصحبه الأخيار ذوى البركات ومعالم الرشد كما يتمنى، اما بعد! ما اثبت العلماء الكرام من عبارات الضال المضل عن الصراط المستقيم مرزا غلام احمد قاديانى فهو دال علٰى إنحرافه عن الملة البيضاء التى قال الله سبحانه وتعالٰى فى شأنها: "اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ" (آل عمران:۱۹) وبتقدير صحة هذه العبارات بأنها من معتقدات المسيح الفنجابى فلا شك فى ارتداده عن الطريق الحقِ والله سبحانه وتعالٰى يحفظنا وجميع المسلمين من مكائد هذه الفرقة الطاغية بحرمة سيّد البرية عليه افضل الصلٰوة واتم التحية۔

ما كتب المجيب اللبيب فهو فيه مثاب ومصيب!

وانا العبد الراجى عفو ربى ذى العرش المتين
محمد سيف الدين عفا الله عنه رب العالمين
خادم المدرسة النظامية، الواقعة فى البمبائى

الجواب صحيح!

كتبه القاضى غلام احمد التهائى
المدرّس فى المسجد الجامع فى بلدة بمبئى

كتبه العبد محمد عبدالمنعم
واعظ وخطيب المسجد الجامع بمبئى

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین سب کے سب بے اِیمان اور بددِین ہیں، کیونکہ اس کے اقوال مستلزم کفر ہیں، واللہ اعلم بالصواب!

محمد ریاست حسین عفی عنہ رائے بریلی
مہتمم مدرسہ رحمانیہ اِلٰہ آباد

بے شک اقوال مرزا کے کفر واِلحاد کو پہنچتے ہیں، کسی سمجھ دار کو ان پر کفر واِلحاد کے کسی لزوم میں تامل نہیں ہوسکتا، واللہ اعلم بالصواب!

محمد دِین احمد جعفری اِلٰہ آبادی کان اللہ لہٗ

جوابات صحیح ہیں۔

ولی محمد اِلٰہ آبادی، مدرّس مدرسہ سبحانیہ اِلٰہ آباد

مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال کفر واِلحاد کے ہیں، لہٰذا اس کے اِرتداد میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

ابوسعید محمد عبدالحمید، مدرّس مدرسہ سبحانیہ شہر اِلٰہ آباد

لله در المجيب لا ريب ان القاديانى واتباعه إخوان الشياطين لا شك فى تكفيرهم اولئك اصحاب النار هم فيها خالدون۔ لا تجوز الصلوٰة خلفهم بل يجب على المسلمين إخراجهم عن المساجد۔

كتبه ابو المكارم محمد عبدالرحمٰن المتخلص بقيس
المدرس فى المدرسة السبحانية إله آباد

لقد اصاب من اجاب۔

سیّد محمد اعظم گڑھی کوٹھیاوی مدرسہ اسلامیہ

Marfat.com

صح الجواب بلا إرتياب والله اعلم بالصواب!

محمد حسين منڈاوری إله آبادی
مدرسه اسلاميه

جوابات صحیح ہیں۔

عبدالمعبود، مدرّس مدرسہ اسلامیہ إلٰہ آباد

لقد درينا بما ترشح بقلم المجيب متعمدًا وواثقًا على ما اخذ المصيب! نمقه:

السيد نذير احمد وفق له الخير
مدرسه اسلاميه إله آباد

الجواب صحیح۔

برکت اللہ إلٰہ آبادی، مدرسہ اسلامیہ

لا ريب فی تكفير القاديانی وإلحادهم وهم من الخاسرين والضالين لعنة الله عليهم اجمعين۔

حرره محمد متين اعظم گڑهی كولياوی
تلميذ مولانا حكيم سيد نذير احمد صاحب سكندرپوری
بلياوی، مدرّس اعلٰی مدرسة إسلامية إله آباد

صح الجواب وإليه المرجع والمآب۔

محمد عبدالمجید خان الٰہ آبادی، مدرسہ اسلامیہ

لا شك فی كفر القاديانی وأتباعه من شك فی كفرهم وعذابهم فقد كفر ولهم عذاب اليم۔

محمد رضا خان إلٰہ آبادی، مدرسہ اسلامیہ

الجواب صحیح۔

کتبہ عبدالغفور مظفر پوری موضع بھروندی وارد حال إلٰہ آباد مدرسہ اسلامیہ

مرزا غلام احمد قادیانی کے کفر اور اِرتداد میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے، اس کے تمام معتقدین اور خلفاء سے پرہیز کرنا لازم ہے۔ مرزا قادیانی مذکور کی تصانیف سے صاف طور پر دعویٰ نبوّت معلوم ہوتا ہے کہ جو صریح حدیث: ''لا نبی بعدی'' کے خلاف ہے، اور نیز اس کی تصانیف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صریح تحقیر ثابت ہوتی ہے، اور تحقیرِ انبیاء کفر ہے۔ بس بناءً علیہ اس کی اور اس کے معتقدین کے کافر اور مرتد ہونے میں کچھ شک اور شبہ نہیں ہے، فقط!

احقر الزمن محمود حسن سہسوانی
مدرّس اوّل مدرسہ شاہی مسجد واقع شہر مرادآباد

مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام سراسر کفر اور اِلحاد سے بھرا ہوا ہے۔ جابجا دعویٰ نبوّت اور انبیائے سابقین کی تحقیر اور ختمِ نبوّت کا اِنکار نصوصِ قطعیہ کی تحریف وتبدیل وغیر ذالک من الکفریات سے مملو ہے۔ جس سے اس کا کفر واِرتداد کالشمس فی رابعۃ النہار ظاہر ہے۔ وہ اور اس کے تمام ہم خیال کافر اور مرتد ملعون ہیں۔ ان سے ترک معاملات لازم اور واجب ہے، ان کو مسلمان سمجھنا اپنے کفر کا اقرار کرنا ہے، فقط!

فخر الدین احمد غفرلہٗ
مدرّس دوم مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد

مرزا قادیانی مذکور اور اس کے تمام مرید ہم خیال اور ہم عقیدہ کافر ومرتد ہیں۔ مرزا قادیانی کی تحریر سے توہین حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ نبینا ظاہر ہوتی ہے اور توہین ادنیٰ نبی بھی کفر ہے۔ چہ جائیکہ اُولوالعزم رسول کی توہین، عیاذ باللہ! علاوہ بریں

Marfat.com

دیگر عقائد باطلہ مثلاً زعمِ نبوّت اس کے اور اس کے جملہ اَتباع کے کفر کی بیّن دلیل ہیں، ان کے کفر میں کچھ شک نہیں۔

بندہ ولایت احمد عفی عنہ سنبھلی

مدرس مدرسہ شاہی مسجد مرادآباد

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی علیہ کے اقوال سے اس کی صاف ردّت ظاہر ہوتی ہے، اس کے جس قدر اقوالِ مذکورہ ہیں نصوصِ قطعی قرآنی واحادیث کے بالکل مخالف ہیں، ان اقوال کا معتقد منکر قرآن واحادیث کا ہے، اور ان ہر دو کا یا ایک کا منکر قطعی کافر ہے، اور چونکہ عقائدِ قادیانی وعقائدِ اِیمانی کا اِجتماع مثل آب وآتش کے وعلیٰ ھٰذا اہلِ اسلام وقادیانیین کا، لہٰذا نہایت ضروری ہے کہ ان میں باہم بالکل اِنقطاع ہونا چاہئے۔ خصوصاً مزاوجت اور صلوٰۃ کہ ان ہر دو میں بالکلیہ کوشش کر کے مفارقت وقطع تعلق کرنا چاہئے۔ اہلِ اسلام کو ہرگز ہرگز اپنی دختر نہ دینا چاہئے۔ ونیز اہلِ اسلام کو اپنی مساجد میں ان کو ہرگز داخلے کی اِجازت نہ دینا چاہئے، اور جن اصحاب کو مساجد میں داخلے کی اِجازت ہو ان اصحاب کو ممانعت کر کے ان کے مرض متعدی سے اپنی مطہر مساجد کو صاف کرنا چاہئے۔ ونیز اہلِ اسلام ان اصحاب سے بوجہ اپنی لاعلمی کے اس وقت تک موانست کرتے رہے ہیں۔ ان کو چاہئے کہ مفارقت اِختیار کر کے بہ مقتضائے للصحبۃ تاثر جو کچھ اس مرض متعدی کا اثر پیدا ہو، اس کا اِستغفار کے ساتھ علاج کرنا چاہئے، فقط، وما علینا إلّا البلاغ!

رضوان علی عفی عنہ

مدرّس مدرسۃ الغرباء واقع مسجد شاہی مرادآباد

خادم العلماء والاطباء کبیر الدین عفی عنہ مرادآباد

فی الواقع اس مہمل عقیدہ والا شخص قطعاً کافر ہے۔

جوابات صحیح ہیں۔

احقر علی نظر غفرلہٗ

لاریب مدعیٔ نبوّت خصوصاً اہلِ اسلام سے بوجہ صریح تخالف وتحریف نصوصِ قطعیہ واحادیثِ نبویہ کے کافر ومرتد ہے، اور علیٰ ھٰذا اسی حکم میں اس کے اُمتی بھی ہیں، ان سے اِجتناب وترکِ تعلقات اہم وضروری ہے۔

راقم بندہ ابوالمظفر عبدالرشید غفرلہٗ بلندشہری

الجوابات صحیح

احمد حسن غفرلہٗ

الجوابات صحیح

ابوحامد محمد نصر اللہ عفی عنہ مرادآباد

مدرّس دینیات مدرسہ ہیوٹ مسلم ہائی اسکول مرادآباد

جو عقائدِ فاسدہ کہ اس رسالے میں درج ہیں، اس کے قائل اور معتقد سے بیزار ہوں اور دونوں کو دائرۂ اسلام سے خارج جانتا ہوں، اور ایسا شخص پورا اس حدیث کا مصداق ہے کہ جس کی پیشین گوئی مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی:

"عن ابی هريرة رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله عليه وسلم: يكون فی آخر الزمان دجالون كذابون يأتونكم من الأحاديث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤكم فإياكم وإياهم! لا يضلونكم ولا يفتنونكم۔" (مسلم ج:۱ ص:۱۰، مقدمة)

Marfat.com

''روایت ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے:
ہوں گے آخر زمانے میں فریب دینے والے جھوٹے، لائیں گے تمہارے پاس حدیثیں کہ نہیں سنیں تم نے
اور نہ تمہارے باپوں نے، پس بچو تم ان سے اور بچاؤ ان کو آپ سے! نہ گمراہ کریں وہ تم کو اور نہ فتنہ میں
ڈالیں تم کو۔''

پس مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسے بد دِینوں کی صحبت اور خلط ملط سے بچیں اور ان سے ہم کلام نہ ہوں اور نہ ان کی کتابیں دیکھیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو کیدِ قادیانی اور اس کے متبعین سے بچائیں، بجاہ النبی وآلہ واصحابہ، صلی اللہ علیہ وسلم!

فرخ بیگ عفی عنہ مرادآبادی

کسی شخص کے کفر کا فتویٰ دینا کچھ آسان امر نہیں، مگر جو شخص نصوصِ متواترہ، قطعی الدلالۃ کا منکر ہو، اس کے کفر کو مسلمانوں پر ظاہر کرنا، حاملانِ شرعِ اسلام کا فرضِ قطعی ہے، اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو خدا کے نزدیک ان سے بڑھ کر شاید ہی کوئی ملعون ثابت ہو! اسی مجبوری کی وجہ سے مرزا غلام احمد، ساکن قادیان ضلع گورداسپور پنجاب، کے کفر کا فتویٰ دیا جاتا ہے۔ میں نے خود اس سے سنا ہے کہ وہ بار بار تاکید سے کہتا تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں، مجھ پر نزولِ وحی اسی طرح ہوتی ہے جیسے دیگر اَنبیاء پر۔ اس کے بعد مجھے اس کے کفر میں کوئی تأمل نہ رہا، واللہ اعلم!

میر عبدالکریم قرشی العلوی
ساکن ضلع ہزارہ فقیہ اوّل ندوہ لکھنؤ،
سابق صدر مدرّس مدرسہ محبوبیہ حیدرآباد دکن

❊❊❊

Marfat.com

فتویٰ تکفیرِ قادیان

شائع کردہ

کتب خانہ اِعزازیہ دیوبند

نوٹ:... بعد میں اس رسالے کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے
''فسخ نکاح مرزائیاں'' کے نام سے بھی شائع کیا تھا

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوّت کی بنیاد ڈال کر اہلِ اسلام میں نہ صرف اِختلاف پیدا کر دیا ہے، بلکہ لین دین، عقائد، اُصول اور عبادات و معاملات میں بھی زمین آسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغاز مسیحیت میں کئی رنگ بدلے۔ سب سے پہلے اپنے کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدد بنے، پھر حَکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے، پھر کرشن اوتار، اور سب سے آخر میں نبوّت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ مرزا قادیانی اِبتداءً دعاوی میں نرمی سے کام لیتے تھے رہے، جب جماعت کثیر ہوگئی تو غیر احمدیوں کو کافر قرار دِیا، اور ان سے عبادات و معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دُنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دِیا۔

مرزا قادیانی کے گدی کے جانشین

جب مرزا قادیانی مرے تو حکیم نورالدین نے حضرت ابوبکرؓ کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو حضرت عمرؓ کا زمانہ مرزا محمود دِکھا رہے ہیں۔ مرزا محمود نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اِشاعت میں کوشش کی، مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری، مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا۔ مولوی احمد حسن امروہی قادیان سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیر الدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی، اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اِسلامی چار مذاہب کا نقشہ ہوں، مگر حضرات! اِسلامی چار مذاہب تو ایک دُوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں، مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اِسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت، قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے، کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ اِلہام کو صحیح تسلیم کیا۔ اور قادیانی، لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریقِ مشرب سے اِنحراف کیا ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ: ''میرے بعد یوسف آئے گا، بس اس سے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اُترا ہے۔'' ظہیر اروپی کو مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے، اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ قادیان کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے، کیونکہ وہ مکہ ہے، جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تیماپوری کا دعویٰ ہے کہ اسے وہ اِنکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا، اس کو اپنے بازو سے اِلہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوّا سے خلاف فطرتِ انسانی ملوّث ہونے کا اِلزام لگاتا ہے۔ وزیر آباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے، وہاں کے ایک

Marfat.com

مرزائی محمد سعید نامی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا قادیانی نے تجدیدِ اِسلام کو شروع کیا تھا، مگر اَخیر تک نہ پہنچا سکے، خدا تعالیٰ نے مجھے ''قمر الانبیاء'' بنا کر مبعوث کیا ہے۔ اس کے یہ عقائد ہیں کہ:

''شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے، وغیرہ وغیرہ۔''

بہر حال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اِتفاق ہے کہ مسیحِ موعود مرزا قادیانی ہی تھے اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہلِ اسلام ان دونوں اُمور کے منکر ہیں، صرف منکر ہی نہیں، بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے آخر تک کافر و مرتد قرار دیتے ہیں، اور لین و دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر و اِسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہو سکتی ہے، نہ ان کی ان کے ہاں۔ کفن، دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے۔ بالجملہ ایک اِستفتاء جس کے متعدد (بلکہ اس سے بھی زیادہ) جوابات مختلف حضرات علمائے اسلام کی جانب سے دیئے گئے ہیں، ناظرینِ کرام کی خدمت میں پیش کرتے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اُصولی فرق ہے، فروعی اِختلاف نہیں، اور ایسے بعید اِختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اِسلام میں داخل نہیں سمجھ سکتے۔ کوئی عقل مند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا، اور اُمید ہے کہ مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اِعتقادیات کا نام و نشان کہاں تھا۔ انہوں نے اسلام کی پُرانی چار دیواری کو مسمار کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ناظرین خود فیصلہ کر لیں گے کہ مرزائیوں نے اسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال (اِستفتاء)

بخدمت شریف جناب علمائے اسلام... سلّمکم اللہ إلیٰ یوم القیامۃ... کیا فرماتے ہیں علمائے دِینِ متین و مفتیانِ شرعِ متین اس امر میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱:... آیت: ''مبشرًا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد'' کا مصداق میں ہوں۔

(اِزالہ اوہام، طبع اوّل ص:۶۷۳، خزائن ج:۳ ص:۴۶۳)

۲:... مسیحِ موعود (جن کے آنے کی خبر اَحادیث میں آئی ہے) میں ہوں۔

(اِزالہ اوہام، طبع اوّل ص:۶۶۵، خزائن ج:۳ ص:۴۵۹)

۳:... میں مہدیٔ مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں۔ (معیار الاخیار ص:۱۱، مجموعہ اِشتہارات ج:۳ ص:۲۷۸)

۴:... إن قدمی ھذہ علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ۔ میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔

(خطبہ اِلہامیہ ص:۷۰، خزائن ج:۱۶ ص:ایضاً)

Marfat.com

۵:... لا تقیسونی بأحد ولا احدًا بی۔ میرے مقابل کسی کو پیش نہ کرو۔

(خطبہ اِلہامیہ ص:۲۰، خزائن ج:۱۶ ص:۵۲)

۶:...میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں۔

(لیکچر سیالکوٹ ص:۳۳، خزائن ج:۲۰ ص:۲۲۸)

۷:...میں اِمام حسین (علیہ السلام) سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء ص:۱۳، خزائن ج:۱۹ ص:۱۶۴)

۸:...وانی قتیل الحب لٰکن حُسَینکم..... قتیل العداء فالفرق اجلٰی واظھر

(میں عشق کا مقتول ہوں، مگر تمہارا حُسین دُشمن کا مقتول ہے، فرق بالکل ظاہر ہے)۔

(اعجاز احمدی ص:۸۱، خزائن ج:۱۹ ص:۱۹۳)

۹:...یسوع مسیح کی تین دادیاں اور تین نانیاں زِنا کار تھیں۔ (العیاذ باللہ!)

(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ ص:۷، خزائن ج:۱۱ حاشیہ ص:۲۹۱)

۱۰:...یسوع مسیح کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (معاذ اللہ!) (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵، خزائن ج:۱۱ ص:۲۸۹)

۱۱:...''یسوع مسیح کے معجزات مسمریزم تھے'' (خزائن ج:۳ ص:۲۵۵،۲۵۶)، اس کے پاس بجز دھوکے کے اور کچھ نہ تھا۔

(ضمیمہ انجام آتھم، حاشیہ ص:۷، خزائن ج:۱۱، حاشیہ ص:۲۹۱)

۱۲:...میں نبی ہوں اس اُمت میں، نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص:۳۹۱، خزائن ج:۲۲ ص:۴۰۶،۴۰۷)

۱۳:...مجھے اِلہام ہوا ہے: ''یا ایھا الناس إنّی رسول اللہ إلیکم جمیعًا'' (لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں)۔

(مجموعہ اِشتہارات ج:۳ ص:۲۷۰)

۱۴:...میرا منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص:۱۶۳، خزائن ج:۲۲ ص:۱۶۷)

۱۵:...میرے منکروں بلکہ متأملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔ (فتاویٰ احمدیہ، جلد اوّل ص:۱۸)

۱۶:...مجھے خدا نے کہا ہے: ''إسمع ولدی!'' (اے میرے بیٹے سن!)۔ (البشریٰ ص:۴۹، حصہ اوّل)

۱۷:...''لو لاک لما خلقت الأفلاک'' (اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان پیدا نہ کرتا)۔

(حقیقۃ الوحی ص:۹۹، خزائن ج:۲۲ ص:۱۰۲)

۱۸:...میرا اِلہام ہے: ''وما ینطق عن الھویٰ'' یعنی میں بلا وحی نہیں بولتا۔

(اربعین نمبر ۳ ص:۳۶، خزائن ج:۱۷ ص:۴۲۶)

۱۹:...مجھے خدا نے کہا ہے: ''وما ارسلناک إلّا رحمۃً للعالمین'' یعنی خدا نے مجھے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(حقیقۃ الوحی ص:۸۲، خزائن ج:۲۲ ص:۸۵)

Marfat.com

۲۰:...مجھے خدانے کہا: ''إنّك لمن المرسلين'' (خدا کہتا ہے کہ تو بلاشک رسول ہے)۔

(حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، خزائن ج:۲۲ ص:۱۱۰)

۲۱:... ''اتانی ما لم یؤت احد من العالمین'' (خدانے مجھے وہ عزّت دی جو کسی کو نہیں دی گئی)۔

(حقیقۃ الوحی ص:۱۰۷، خزائن ج:۲۲ ص:۱۱۰)

۲۲:... ''إن الله معك إن الله یقوم اینما قمت'' (خدا تیرے ساتھ ہوگا جہاں کہیں تو رہے)۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص:۱۷، خزائن ج:۱۱ حاشیہ ص:۳۰۱)

۲۳:... ''إنّا اعطیناك الکوثر'' خدانے مجھے حوضِ کوثر دیا۔ (انجام آتم ص:۵۸، خزائن ج:۱۱ ص:ایضاً)

۲۴:... ''(رایتنی) فی المنام عین الله وتیقنت اننی هو ..... فخلقت السماوات والأرض'' (میں نے اپنے آپ کو بعینہٖ خدا دیکھا اور میں یقیناً کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور میں نے زمین آسمان بنائے)۔

(آئینہ کمالات ص:۵۶۴،۵۶۵، خزائن ج:۵ ص:ایضاً)

۲۵:...میرے مرید کسی غیر مرید سے لڑکی نہ بیاہا کریں۔ (فتاویٰ احمدیہ جلددوم ص:۷)

جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو، اس کے ساتھ کسی مسلمان کا رِشتہ زوجیت کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اور تصدیق بعد نکاح موجب اِفتراق ہے یا نہیں؟

الجواب

۱:...از ریاست بھوپال (سنی)

مندرجہ سوال ھٰذا میں متعدّد ایسے اقوال ہیں جن کے کلمۂ کفر ہونے میں تأویل بھی نہیں ہوسکتی، لہٰذا جس شخص کے عقائد ایسے ہوں، وہ بوجہ مخالفت اسلام کے جماعتِ اسلام سے جدا ہے اور مسلمان مرد وعورت کا نکاح ایسے خارج عن الاسلام سے دُرست نہیں۔[1]

مہر دستخط

محمد یحییٰ عفا اللہ عنہ

مفتی بھوپال، ۳؍رجب ۱۳۳۶ھ

---

(۱) قال تعالیٰ: "وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا" (البقرۃ: ۲۲۱)۔

ومنها: إسلام الرجل، إذا كانت المرأة مسلمة فلا يجوز إنكاحه المؤمنة الكافر، لقوله تعالىٰ: "وَ لَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا" ولأن فی النكاح المؤمنة الكافر خوف وقوع المؤمنة فی الكفر۔ (بدائع الصنائع ج:۲ ص:۲۷۱، كتاب النكاح)۔

ايضًا: إعلم ان تصرفات المرتد علىٰ اقسام، نفاذ بالإتفاق كالإستيلاء، والطلاق ..... وباطل بالإتفاق كالنكاح والذبيحة لأنه يعتمد الملّة ولا ملّة له۔ (هداية ج:۲ ص:۵۸۳)۔

ايضًا: ولا يصلح ان ينكح مرتد اور مرتدة احد من الناس۔ وفی الشامية: (قوله مطلقًا) اى مسلمًا او كافرًا او مرتدًا۔ (فتاوىٰ شامی مع درمختار ج:۳ ص:۳۰۰)۔

Marfat.com

۲:...از ریاست رامپور

جوشخص مرزائے قادیانی کے اقوالِ مذکور میں تصدیق کرے، وہ اعلیٰ درجے کا ملحد اور کافر ہے۔[۱] ایسے شخص کے یہاں نکاح کرنا مطلقاً حرام ہے، اور اگر کوئی شخص بعد نکاح اقوالِ مذکورہ میں مرزائے قادیانی کی تصدیق کرے گا تو اس سے اِفتراق لازم ہوگا۔

دستخط ظہورالحسن محلّہ پہلوار

الأمر كما حرره مولانا

ذالك كذالك السيد ظهور الحسن فإن القول ما قالت حذام الأمر كذالك

مظفرعلی خان مقبرہ عالیہ انصارحسین عفی عنہ ذُوالفقارحسین عفی عنہ فقیرسیّدتاثیرحسین عفی عنہ

۳:...از ریاست حیدرآباد

یہاں کے جوابات کی بجائے کتاب ''افادۃ الافہام بجواب ازالۃ الاوہام'' مصنفہ جناب مولانا مولوی محمد انوار اللہ خاں مرحوم، ناظم اُمورمذہبیہ کا مطالعہ کرلینا کافی ہوگا۔

۴:...از دارالعلوم دیوبند ضلع سہارنپور (سنی)

اقوالِ مذکورہ کا کفر و اِرتداد ہونا ظاہر ہے۔ پس وہ شخص جو ایسا کہتا اور عقیدہ رکھتا ہے، اور جو اس کی پیروی اور تصدیق کرنے والے ہیں، وہ کافر و مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔[۲] اہلِ اسلام کو ان سے مناکحت دُرست نہیں اور ان کے ساتھ نکاح منعقد نہ ہوگا۔[۳] اگر کوئی مسلمان نکاح کے بعد مصدق قادیانی کا ہوجائے تو وہ فوراً مرتد ہوجائے گا اور نکاح اس کا فسخ ہوجائے گا اور تفریق لازم ہوگی۔[۴] مہر و دستخط عزیزالرحمٰن عفی عنہ

مفتی مدرسی دیوبند ۱۲؍رجب ۱۳۳۶ھ

الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح الجواب صحیح

گل محمد خاں غلام رسول عفی عنہ الحسن عفی عنہ محمد رسول خان عفی عنہ فقیراصغرحسین عفی عنہ

مدرّس مدرسہ عربیہ دیوبند

---

(۱) قال الموفق فی المغنی: ومن ادعی النبوة او صدق من إدّعاها فقد ارتد لأن مسيلمة لما ادعى النبوة فصدقه قومه صاروا بذالك مرتدين۔ (إعلاء السُّنن ج:۱۲ ص:۶۳۶، طبع إدارة القرآن)

(۲) المرتد هو لغةً الراجع مطلقًا وشرعًا، الراجع عن دين الإسلام، وركنها: إجراء كلمة الكفر على اللسان بعد الإيمان۔ (شامی ج:۴ ص:۲۲۱، باب المرتد)۔

ايضًا: فمن جحد شيئًا واحدًا من الضروريات فقد آمن ببعض الكتاب وكفر ببعضه وهو من الكافرين۔ (إكفار الملحدين ص:۴، طبع پشاور)۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ کیجئے۔

(۴) وارتداد احدهما (الزوجين) فسخ، فلا ينقص عددًا عاجل بلا قضاء۔ (درمختار ج:۳ ص:۱۹۳)۔

Marfat.com

اصاب المجیب	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صواب	الجواب صواب
محمد اعزاز علی عفی عنہ	محمد ادریس عفی عنہ	احمد امین عفی عنہ	محمد تفضّل حسین عفی عنہ	عبدالوحید عفی عنہ

۵:...از تھانہ بھون ضلع سہارنپور (سنی)

جو مسلمان ایسے عقائد اِختیار کرے، جن میں بعضے یقینی کفر ہیں، بحکم مرتد ہے،(۱) اور مرتد کا نکاح مسلمان عورت سے، اور اسی طرح مرتدہ کا نکاح مسلمان مرد سے صحیح نہیں،(۲) اور نکاح ہو جانے کے بعد اگر عقائدِ کفریہ اِختیار کرلے تو نکاح فسخ ہو جائے گا۔(۳)

دستخط

اشرف علی عفی عنہ

حکیم الامۃ مصنف تصانیف کثیرہ ۱۳۳۶ھ

۶:...مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم سہارنپور (سنی)

سوال مذکور الصدر میں اکثر ایسے اُمور ذِکر کئے گئے ہیں جو مسلمانوں کے نزدیک متفق علیہ ناجائز اور موجبِ کفر و اِرتداد کے قابل ہیں، پس جو شخص ایسا عقیدہ رکھتا ہو، اور ان اقوال کا مصدق ہو تو اس کے کفر میں کچھ کلام نہیں، وہ شرعاً مرتد ہوگا، جس کے ساتھ نکاح جائز نہیں۔ اور جو پہلے سے اہلِ اسلام تھا، بعد نکاح کے قادیانی عقائد کا ہو گیا، اس کا نکاح فوراً شرعاً باطل ہو جائے گا۔ قضاءِ قاضی اور حکمِ حاکم کی بھی شرعاً اس میں ضرورت نہیں: ”إرتداد احدهما (الزوجين) فسخ عاجل بلا قضاء۔“ (شامی ج:۲ ص:۴۲۵) ”لا يجوز له ان يتزوج مسلمة إلخ، ويحرم ذبيحته وصيده بالكلب والباز والرمی“ (عالمگیریہ ص:۸۷۷)۔

حررہ عنایت الٰہی

مہتمم مدرسہ مظاہر العلوم ۹/اپریل ۱۹۱۸ء

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح بلا ارتیاب
خلیل احمد	ثابت علی	عبدالرحمٰن	عبداللطیف	عبدالوحید سنبھلی

قد أصاب من أجاب	الجواب صحیح	هذا هو الحق	الجواب صحیح	الجواب حق
ممتاز میرٹھی	منظور احمد	محمد ادریس	عبدالقوی	محمد فاضل

الجواب صحیح	جواب المجیب صحیح	المجیب مصیب	هذا الجواب حق
بدر عالم میرٹھی	علم الدین حصاری	غلام حبیب پشاوری	عبدالکریم نوگانوی

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱، ۲۔

(۲) دیکھیں ص:۳۶۴ پر حاشیہ نمبر ۱۔

(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۴۔

Marfat.com

هذا جواب صحیح	جواب المجیب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
فصیح الدین سہارنپوری	محمد روشن الدین محمد پوری	نور محمد	دلیل الرحمٰن
الجواب صحیح	الجواب حق	لله در المجیب	
محمد بلوچستانی	ظریف احمد مظفرنگری	محمد حبیب اللہ	

۷:...رائے پور ضلع سہارنپور (سنی)

جوشخص مسلمان ہوکران اقوال عقائد کا معتقد ہووہ بلاتردّد مرتد ہے،[1] اس سے کوئی اسلامی معاملہ کرنا اور رِشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں،[2] اور جوان کے عقائد تسلیم کرکے مرتد ہوجائے تواس کی بیوی اس پرحرام ہے۔[3]

حررہ نور محمد لدھیانوی مقیم رائے پور

الجواب صحیح	الجواب صحیح	مصدق	مصدق	مجھے اتفاق ہے
عبدالقادر شاہ پوری	مقبول سبحانی کشمیری	عبدالرحیم رائے پوری	خدابخش فیروزی	محمد سراج الحق
جواب دُرست ہے	هذا الجواب صحیح			الجواب صحیح
محمد صادق شاہ پوری	احمد شاہ اِمام مسجد بھٹ			اللہ بخش بہاولنگر

۸:...ازشہر کلکتہ (سنی)

ان باتوں کا ماننے والا اقسام کفروشرک کا معجون مرکب ہے، پس ایسی حالت میں ان سے عقدمناکحت ومواخاۃ بالکل جائز نہیں اور یہ سب عقائد باعثِ اِرتادوموجبِ تفریق نکاح ماسبق ہیں۔[4]

کتبہ عبدالنور

مدرّس اول، مدرسہ دارالہدیٰ کلکتہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
افاض الدین	ابوالحسن محمد عباس	محمد سلیمان مدرّس مدرسہ	شمس العلماء مفتی محمد عبداللہ
دارالکتاب والسنۃ		صدر مدرّس مدرسہ عالیہ کلکتہ	

(۱) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں۔
(۲) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۱ ملاحظہ فرمائیں۔
(۳) گزشتہ صفحے کا حاشیہ نمبر ۳ ملاحظہ فرمائیں۔
(۴) ایضاً سابقہ حوالے۔

Marfat.com

الجواب صحیح
احمد سعید انصاری سہارنپوری
حال وارِد کلکتہ

الجواب موافق للکتاب والسُّنّۃ
عبدالرحیم

الجواب صحیح
محمد یحییٰ

الجواب صحیح
محمد اکرم خان
سیکریٹری انجمن علماء بنگالہ
ایڈیٹر اخبار محمدی کلکتہ

الجواب صحیح
محمد یحییٰ مدرّس مدرسہ عالیہ کلکتہ

لا ریب فی صحۃ الجواب
محمد مظہر علی

لا ریب فی الجواب
عبدالصمد اسلام آبادی مدرّس

لا ریب فی الجواب
صفی اللہ شمس العلماء مدرّس

الجواب صحیح
عبدالواحد، مدرّس دوم مدرسہ دارالہدیٰ

الجواب صحیح
محمد زُبیر

الجواب صحیح
ضیاء الرحمٰن از کلکتہ کولوٹولہ نمبر ۶
مسجد اہل حدیث ۲۴ رجب ۱۳۳۶ھ

۹:...از شہر بناس (سنی)

مرزا قادیانی مسائل اعتقادیہ منصوصہ کا منکر ہے، لہٰذا ایسا عقیدہ رکھنے والے کے ساتھ عقد مناکحت واستقرارِ نکاح ہرگز نہیں ہوسکتا، اور تصدیق (مرزا قادیانی) بعد نکاح موجبِ اِفتراق وفسخِ نکاح ہوگا۔ (۱) کتبہ محمد ابوالقاسم البنارسی
مدرسہ عربیہ محلّہ سعید نگر، بنارس
۱۰ رجمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

میں بھی اس تحریر کے موافق ہوں
محمد شیر خان مدرّس، کان اللہ لہ

ماکتب صحیح
حکیم محمد حسین خان

الجواب صحیح
محمد عبداللہ مدرّس کانپوری

الجواب صحیح
محمد حیات احمد

جواب صحیح ہے
حکیم عبدالمجید عفی عنہ

۱۰:...شہر آرہ (سنی)

اقوال مندرجہ سوال مرزا قادیانی کا حد کفر تک پہنچنا ظاہر ہے، بلکہ اس کے بعض اقوال سے شرک ثابت ہوتا ہے اور مشرکین کے حق میں وارد ہے: ”وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا“ الآیۃ (البقرۃ:۲۲۱) اور مرزا کے منکرِ رسالت ہونے میں کوئی کلام نہیں، بلکہ وہ خود مدعی نبوّت واُلوہیت ہے...اعاذنا اللہ منہ...، پس جو لوگ ان اقوال کے قائل ومصدق ومعتقد ہیں، ہرگز وہ مؤمن نہیں ہیں، ان کے ساتھ مخالطت ومجالست ومناکحت جائز نہیں۔ قال تعالیٰ: ”وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ“ (ہود:۱۱۳) کما

(۱) ایضاً۔

Marfat.com

صرح به المفسرون المحققون من المتقدمين منهم والمتأخرين، رضوان الله عليهم اجمعين۔

بالجملہ قادیانیوں کے ساتھ کسی مسلمہ کا نکاح ہرگز جائز نہیں،(۱) اور اگر نکاح ہوگیا تو تفریق کرادینی چاہئے، اور اگر کوئی مسلمان قادیانی ہوگیا تو اس کا نکاح بلا طلاق فسخ ہوگیا، اس کی عورت کسی مسلمان صالح سے نکاح کرسکتی ہے،(۲) واللہ اعلم بالصواب!

کتبہ ابوطاہر البہاری عفا عنہ الباری

المدرّس الاوّل فی المدرسة الاحمدية

قد صح الجواب — محمد طاہر ابن حضرت مولانا محمد طاہر دام فیضہ

قد أصاب من أجاب — محمد مجیب الرحمٰن دربھنگوی

۱۱:... بدایوں (سنی)

مرزائیوں سے رشتۂ زوجیت قائم کرنا حرام ہے، اگر لاعلمی سے ایسا ہوگیا تو شرعاً نکاح ہی نہ ہوا۔ کیونکہ مسلمان عورت کا نکاح کافر کے ساتھ قطعاً حرام ہے (هكذا فى كتب الفقه)۔ اگر بعد نکاح کوئی مسلمان باغوائے شیطان عقائد کفریہ مرزائیہ کا معتقد ہوگیا تو اس کی عورت اس کے نکاح سے نکل جائے گی، اور اگر عورت معتقد ہوگئی تو اس کا نکاح قائم نہ رہے گا، مثل مرتدین کے ہوجائے گا۔

مہر
محمد ابراہیم قادری بدایونی

الجواب صحیح — الجواب صواب — ذالک کذالک — مہر — الجواب صحیح

محمد حافظ الحسن — احمد الدین — شمس الدین قادری — محمد عبدالحمید — حسین احمد

مدرّس مدرسہ محمدیہ — مدرّس مدرسہ شمس العلوم فریدپوری

واحد حسین — عبدالرحیم قادری — محمد عبدالماجد منظور حق — فضل الرحمٰن ولایتی — عبدالستار عفی عنہ

مدرّس مدرسہ اسلامیہ — مہتمم مدرسہ شمس العلوم

مہر
محمد قدیر الحسن حنفی قادری

۱۲:... شہر الورد سنبھل (سنی)

مرزا کافر مرتد ملعون خارج از اسلام ہے، اور ایک ہے ان تین میں جن کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے کہ

---

(۱) دیکھیں صفحہ: ۳۶۴ پر حاشیہ نمبر ۱۔ (۲) دیکھیں صفحہ: ۳۶۵ پر حاشیہ نمبر ۴۔

Marfat.com

میرے بعد تیس دجال کذاب پیدا ہوں گے جو اپنی نبوّتِ باطلہ کا دعویٰ کریں گے، حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں،(۱) اور جو شخص غلام احمد قادیانی کا ہم عقیدہ ہے، وہ بھی کافر ہے۔(۲) مسلمان عورت اور مردوں کا نکاح ان مرتدین کے رجال ونساء سے ہرگز ہرگز جائز نہیں۔ اگر نکاح پہلے سے ہو چکا تھا پھر زوجین میں سے کسی ایک نے ان کفریات کا اِرتکاب کیا تو فوراً ہی نکاح ٹوٹ گیا، زن وشوہر کا جو تعلق ورشتہ تھا، وہ منقطع ہوگیا، اب اگر صحبت ہوگی تو زنا ہوگا، اور اولاد حرامی...!

حررہ العبد المسکین محمد عماد الدین سنبھلی السنی الحنفی القادری

بے شک ایسے کفری قول کرنے والا اور ایسا عقیدہ رکھنے والا اسلام سے خارج ہے اور مرتد، اور اس کا مسلمانوں سے نکاح جائز نہیں۔

محمد ابوالبرکات سیّد احمد الوریٰ سلّمہ اللہ القوی

۱۳:...از آگرہ (اکبرآباد) وبلندشہر (سنی)

الف:... جو ان اقوالِ کفریہ کا مصداق ہے، وہ کافر ہے،(۳) اس کے ساتھ مسلم غیر مصدقہ کا رِشتہ زوجیت جائز نہیں۔ اور زوجین میں سے کسی ایک کا بعد نکاح ان اقوال کی تصدیق کرنا موجبِ اِفتراق ہے، فقط!

محمد محمام، اِمام مسجد جامع آگرہ

ب:...ان اقوال کے قائل اور معتقد کے ساتھ نکاح مطلق جائز نہیں، اور ایسا نکاح موجبِ اِفتراق ہے۔

ج:...قادیانی مرتد ہے اور قادیانیوں کے ساتھ نکاح مطلقاً جائز نہیں، اور اگر کوئی مسلمان مرد یا عورت مرتد ہوجائے، اس کا نکاح فسخ ہوگا، (انتہیٰ مختصر فقط)۔

حررہ العبد الراجی رحمۃ ربہ القوی
ابو محمد دیدار علی الرضوی الحنفی المفتی فی جامعۃ اکبرآباد

د:...عقائد مندرجہ سوال رکھنے والا قطعاً کافر ہے، عورت اس کے نکاح سے باہر ہے، اہلِ اسلام کو چاہئے کہ اَحکام ومعاملات میں ان سے اِحتراز رکھیں، ھٰکذا فی کتاب الإسلام۔

خادم الطلبہ محمد مبارک حسین محمودی
صدر مدرّس مدرسہ قاسم العلوم ضلع بلندشہر

۱۴:...از مرادآباد (سنی)

غلام احمد قادیانی کے کفریات بدیہی ہیں کہ جن پر اِستدلال کی بھی ضرورت نہیں۔ اس لئے اس کے تابعین سے رشتہ اُخوّت، سلسلۂ مناکحت، تعلق محبت، ربط، ضبط، شرعاً قطعی حرام ہے۔ ہرگز ہرگز ان اسلامی رُوپ کے کافروں سے مؤمنین کو کوئی دینی

---

(۱) وإنه سيكون في أُمّتي كذّابون ثلاثون كلهم يزعم انه نبي الله، وانا خاتم النّبيين لا نبي بعدي۔ (مشکوٰۃ ص:۴۶۵)۔

(۲) فمتنبیء البنجاب القادیانی کافر مرتد عن الإسلام، وکذا من لم یقل بکفرہ وارتدادہ وظنہ ولیًّا او مجدّدًا او مصلحًا فإنہ کذاب دجال قد افتریٰ علی اللہ ورسولہ کذبًا .....إلخ۔ (إعلاء السُّنن ج:۱۲ ص:۶۳۷)۔

(۳) ومن ادعی النبوة او صدق من ادعاها فقد ارتد لأن مسيلمة لما ادعى النبوة فصدقه قومه صاروا مرتدين۔ (إعلاء السُّنن ج:۱۲ ص:۶۳۶)۔

Marfat.com

تعلق نہ رکھنا چاہئے۔ان سے نکاح زنا ہوگا، جو دِین میں وبال ونکال ہے۔

خادم العلماء والفقراء
غلام احمد حنفی قادری مرادآبادی
۱۸ر رجب ۱۳۳۶ھ

۱۵:... شہر لکھنؤ (از حضرات شیعہ)

(نوٹ) حضراتِ شیعہ کے فتوے اس لئے معدودے چند ہیں کہ ان میں سوائے مجتہد کے کوئی دُوسرا فتویٰ نہیں دے سکتا، اور مجتہد کا فتویٰ تمام افرادِ شیعہ کو ماننا پڑتا ہے۔

الف:... الجواب ومن الله التوفیق! عقد مسلم یا مسلمہ، قادیانی یا قادیانیہ سے جائز نہیں، اور اگر کوئی مسلم یا مسلمہ خدانخواستہ قادیانی مذہب اِختیار کرے تو نکاح اس کا باطل ہوجائے گا، واللہ العاصم! ناصر علی عفی عنہ بقلمہ

ب:... باسمہ سبحانہ! جو شخص ان اقوال کا قائل اور ان معتقدات کا معتقد ہو۔اس کا عقد ان مسلمین ومسلمات سے اور علی الخصوص مؤمنین وشیعیان اثناعشرہ سے جو کہ ان معتقداتِ باطلہ کے قائل ومعتقد نہیں ہیں، حرام وباطل ہے، اور تصدیق ان عقائد کے بعد عقد بھی موجبِ اِفتراق وبطلانِ عقد ہے۔ حررہ السید آقا حسن

ج:... باسمہ سبحانہ! جو شخص ان تمام اُمور مندرجہ اِستفتاء کا معتقد ہو، وہ کافر ہے، اس کے ساتھ زن مسلمان کا عقد ناجائز وباطل ہے۔اور جس زن مسلمہ کا شوہر بعد الاسلام ان عقائد کا معتقد ہوجائے، اس کا نکاح فسخ ہوجائے گا، بلکہ جمیع اَحکام کفر واِرتداد ایسے اِعتقاد والے جاری ہوجائیں گے، واللہ اعلم! سیّد نجم الحسن عفی عنہ بقلمہ

۱۶:... شہر لکھنؤ ندوۃ العلماء (سنی)

جو شخص ان اقوال مندرجہ اِستفتاء کا مصدق ہو، اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رِشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں، اور جو شخص کہ نکاح کے بعد ان اقوال کا مصداق ہوا، اس کی یہ تصدیق ضرور موجبِ اِفتراق ہے۔ قال تعالیٰ: ''فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ'' (الممتحنہ:۱۰) خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ اگر تم یقیناً معلوم کرلو کہ عورتیں مسلمان ہیں تو کبھی کفار کو واپس نہ دو، نہ یہ (عورتیں) ان کے لئے حلال ہیں اور نہ وہ (کافر) ان کے لئے حلال ہیں۔واللہ اعلم!

کتبہ محمد عبداللہ
۱۱ر جمادی الاخریٰ ۱۳۳۶ھ

جو ان اقوال کا معتقد اور مصدق ہے، وہ ہرگز مسلمان نہیں ہے، اور نکاح وغیرہ ایسے لوگوں سے ناجائز ہے۔

حررہ الراجی رحمۃ ربہ القوی ابوالحماد محمد شبلی
المدرّس فی دار العلوم لندوۃ العلماء عفی عنہ

مذکورہ بالا جوابات بالکل صحیح ہیں۔ عبدالودود عفی عنہ، مدرّس دار العلوم

Marfat.com

ان اقوالِ مذکورہ اِستفتاء کا جو شخص قائل ہو، وہ کافر ہے اور اِسلام سے خارج ہے، مناکحت وغیرہ اس سے جائز نہیں۔

امیر علی عفا اللہ عنہ

مہتمم دار العلوم ندوۃ العلماء

معتقدان اِعتقادات کا مسلمان نہیں ہے، لہٰذا کسی مسلمان کا نکاح ان سے جائز نہیں، اور اگر نکاح کیا گیا ہو، وہ عدمِ محض سمجھا جائے گا اور تفریق واجب ہوگی۔

حیدر شاہ

فقیہ دوم، دار العلوم ندوۃ العلماء

واقعی بعض اَز معتقداتِ مذکورہ کفر است و معتقد را بسر حد کفر رساند و کفر کہ بعد اِیمان اِرتداد است و با مرتد و مرتدہ نکاح ایماندار درست نیست۔ واللہ اعلم بالصواب!

حررہ الراجی الی رحمۃ ربہ الباری

محمد عبد الہادی الانصاری

حفید العلامۃ مُلّا مبین شارح السلم والمسلم

اسکنہ اللہ فی اعلیٰ علیّین

میں نے ایک عرصہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و دعاوی کی تحقیق کی، دوران تحقیق میں اس امر کا خاص لحاظ رکھا کہ ذرّہ بھر نفسانیت کا دخل نہ ہو، لیکن خدا اس کا بہتر شاہد ہے کہ جس قدر میں تحقیق کرتا گیا، اسی قدر میرا یہ اِعتقاد پختہ ہوتا گیا کہ جو لوگ مرزا قادیانی کی تکفیر کرتے ہیں، یقیناً وہ حق پر ہیں، پس ایسی صورت میں مرزائیوں سے مناکحت وغیرہ ہرگز جائز نہیں، اگر نکاح ہو چکا ہو تو تفریق ضروری ہے۔

حررہ ابو الہدیٰ فتح اللہ اِلٰہ آبادکان اللہ لہٗ

حال مدرّس اوّل انجمن اصلاح المسلمین لکھنؤ

۱۷:... از شہر دہلی (سنی)

الف:... فرقہ قادیانی قطعاً منکر آیاتِ قرآنی اور اَحادیثِ صحیحہ اور اِجماعِ اُمت کا ہے، اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، ان سے مناکحت یقیناً ناجائز اور باطل ہے۔

حکیم ابراہیم مفتی دہلوی مدرسہ حسینیہ

ب:... مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ اقوال مندرجہ سوال اکثر میرے دیکھے ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ اور بھی اقوال ایسے ہیں جو ایک مسلمان کو مرتد بنا دینے کے لئے کافی ہیں۔ پس مرزا قادیانی اور جو شخص ان کا ان کلماتِ کفریہ کا مصدق ہو، سب کافر ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزائی تو غیر احمدی کا جنازہ بھی حرام بتائیں، اور غیر احمدی ان کے ساتھ رشتے ناطے کریں، آخر غیرت بھی کوئی چیز ہے!

حررہ محمد کفایت اللہ غفرلہٗ

مدرّس مدرسہ امینیہ دہلی

ج:... جو شخص مرزائے قادیان کا ان اقوالِ مذکورہ میں مصدق ہو، اس کے ساتھ غیر مسلم غیر مصدق کا رِشتہ مناکحت کرنا ہرگز

Marfat.com

جائز نہیں، اور تصدیق کے بعد موجبِ اِفتراق ہے۔ حررہ السیّد ابوالحسن عفی عنہ

الجواب صحیح ما أجاب المجیب فهو حق جری ان یعمل به

احمد سلمہ الصمد، مدرّس مدرسہ مسجد حاجی علی جان مرحوم دہلی حررہ ابومحمد عبیداللہ مدرّس مدرسہ دارالہدیٰ کشن گنج دہلی

مرزائی بوجہ اپنے کفر کے اس قابل نہیں کہ ان سے مسلمان رشتہ داری، مناکحت ومجالست کریں، اور نہ ایسے لوگوں میں مسلمان عورت کا نکاح ہوسکتا ہے۔ حررہ الراجی رحمۃ الحنان عبدالرحمٰن

مدرسہ دارالہدیٰ

د:... مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے، اور جتنے اس کے (اقوال مندرجہ سوال میں) معتقد ہیں، سب کافر ومرتد ہیں۔ ان کے نکاح میں مسلمہ عورتیں دینا جائز نہیں۔ مسلمانو! بچواور اپنے بھائیوں کو ان سے بچاؤ! حررہ احمداللہ

مدرّس مسجد حاجی علی جان دہلی

الجواب صحیح

عبدالستار کلانوری نزیل دہلی مفتی مدرسہ دارالکتب والسنۃ — عبدالعزیز عفی عنہ — عبدالرحمٰن عفی عنہ — عبدالسلام خلف مولوی عبدالرحمٰن — ابوتراب عبدالوہاب عفی عنہ — للہ در المجیب ابوزبیر محمد یونس پرتاب گڑھی مدرسہ علی جان

۱۰/ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ

۱۸:... ہوشیار پور (سنی)

مرزائے قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی جو تصدیق کرتا ہے، اس کا رِشتہ ونکاح کسی مسلمان سے ہرگز ہرگز جائز نہیں، اور جو شخص اس کے عقائد باطلہ کی تصدیق بعد عقد زوجیت کرے تو اس کی یہ تصدیق موجبِ تفریق اور باعث فسخِ نکاح ہے۔

خادم اراکین انتظامیہ ندوۃ العلماء

غلام محمد ہوشیار پوری

هذا هو الجواب الحق

مولوی احمد علی عفی عنہ نور محلے

۱۹:... لدھیانہ (سنی)

الف:... ایسے عقائد مذکور کا شخص کافر، بلکہ اکفر! ان سے رشتہ لینا دینا دُرست نہیں ہے۔

کتبہ العبدہ العاجز علی محمد عفا عنہ

مدرّس مدرسہ حسینیہ لدھیانہ

ب:... چونکہ یہ شخص نصوصِ قطعیہ کا منکر ہے اور یہ کفر واِرتداد ہے، اس لئے ایسے کافر ومرتد سے نکاح منعقد نہیں ہوتا، اور

Marfat.com

اگر قبل اَز اِرتداد نکاح ہوا تو اِرتداد سے فسخ ہو جاتا ہے۔

حررہ رحمت علی

مدرّس مدرسہ غزنویہ محلّہ دھولیوال

الجواب صحیح

محمد عبداللہ عفی عنہ، مدرّس مدرسہ غزنویہ — نور محمد اَز شہر لدھیانہ — عاجز حافظ محمد الدین مہتمم مدرسہ بستان الاسلام لدھیانہ محلّہ صوفیاں

۲۰:...لاہور (سنی وشیعہ صاحبان)

الف:... چونکہ مرزائے قادیانی اور اس کے پیروؤں کا کفر من جانب علمائے ہند و پنجاب قطعی ہے، لہٰذا ان کے ساتھ کسی مسلمہ عورت کا نکاح جائز نہیں، اور بروقت ظہور مرزائیت نکاح فسخ ہو جائے گا۔

نور بخش (ایم اے)

ناظم انجمن نعمانیہ لاہور

ب:... صورتِ مرقومہ میں جس قدر عقائد بیان کئے گئے ہیں، اَز رُوئے قرآن وحدیث کے وہ سب باطل اور کفر ہیں، بلکہ بعض تو حدِ شرک تک پہنچے ہوئے ہیں۔ ایسی صورت میں ان عقائد کا مدعی جس طرح دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کے مرید اور معتقد بھی چونکہ لازماً اس حکم میں داخل ہیں، لہٰذا ان سے بہر طور معاشرت کرنا اور ان کو معابد و مساجد میں آنے دینا، ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا، ان سے رشتہ وناطہ کرنا شرعاً سب ناجائز اور فعل حرام اور معصیتِ عظیم ہے۔ خاص کر ان کو لڑکی کا رِشتہ دینے کی ممانعت تو نہایت ہی مؤکد اور اہم ہے (لأن المراة تأخذ من دين بعلها) کیونکہ عورت اپنے خاوند سے دِین حاصل کرتی ہے۔ اس لئے کہ عورت ضعیف العقل ہونے کے سبب شوہر کے دِین کو اِختیار کر لیتی ہے، اعاذنا الله وجميع المؤمنين من النفس الأمّارة بالسوء والضلالة بعد الهدىٰ، وهو العالم! من مبارك حويلى لاهور

رقمه خادم الشريعة المطهرة على الحائرى بقلمه

۲۱:...شہر پشاور مع مضافات (سنی)

عقائد مرقومہ کا معتقد اور مصدق یقیناً اسلام سے خارج ہے اور کسی مسلمان عورت کا نکاح ایسے شخص سے جائز نہیں، اور تصدیق بعد اَز نکاح موجبِ اِفتراق ہے۔ تمام کتبِ فقہ میں ہے: ”وارتداد احدهما فسخ فى الحال“ کہ بیوی، میاں سے کسی کا مرتد ہونا نکاح فوراً فسخ کرتا ہے۔

حررہ محمد عبدالرحمٰن ہزاروی

الجواب صحیح

بندہ محمود، شہر پشاور — عبدالواحد اَز پشاور — عبدالرحمٰن بقلم خود — مفتی عبدالرحیم پشاوری

محمد خان پوری — محمد رمضان پشاوری — مولوی عبدالکریم پشاوری — حافظ عبداللہ نقشبندی

Marfat.com

۲۲:...راولپنڈی مع مضافات (سنی)

جو اَلفاظ مرزا غلام احمد کے اِستفتاء میں ذِکر ہوئے، یہ تمام کفریہ ہیں، پس عورت مسلمان کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہرگز جائز نہیں، اور اگر پہلے وہ مسلمان تھا اور پیچھے وہ مرزائی ہوگیا اور عورت مسلمان ہے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

کتبہ عبدالاحد خانپوری، از راولپنڈی

الجواب صحیح، عبداللہ عفا عنہ، از مدرسہ سنیہ راولپنڈی، سیّد اکبر علی شاہ متصل جامع مسجد، محمد کیچ مکرانی مقیم شہر راولپنڈی، محمد مجید اِمام راولپنڈی، محمد عصام الدین، مدرّس مدرسہ احیاء العلوم راولپنڈی، عبدالرحمٰن بن مولوی ہدایت اللہ صاحب مرحوم اِمام مسجد اہلِ حدیث صدر، پیر فقیر شاہ از راولپنڈی۔

۲۳:...شہر ملتان مع مضافات (سنی)

بلا اِرتیاب یہ تمام اِعتقادات صریح کفر و اِلحاد ہیں، قائل و معتقدان کا خود بھی کافر ہے اور جو شخص اس کو باوجود ان اِعتقادات کے مسلم یا مجدد یا نبی یا رسول مانے وہ بھی کافر اور مرتد ہے، اور بحکم آیت: ''لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ'' (الممتحنہ:۱۰) مناکحت مسلمہ بمرزائی و بالعکس نہ ابتداءً صحیح ہے نہ بقاءً، یعنی رشتہ مناکحت ہوسکتا ہے اور نہ قائم رہ سکتا، اسی طرح حقوقِ اِرث سے بھی حرمان ہوجاتا ہے۔

حررہ محمد عبدالحق ملتانی

الجواب صحیح

احقر العباد ابوعبید خدا بخش ملتانی عفی عنہ خاکسار محمد عفی عنہ از ملتان

۲۴:...ضلع جہلم (سنی)

مرزائے قادیانی کے یہ دعاوی اور اسی قسم کے دُوسرے دعاوی کفر و شرک تک پہنچ چکے ہیں۔ اس کا اِلہام ہے کہ: ''الأرض والسماء معك كما هو معي'' (تذکرۃ ص:۶۵، طبع سوم)۔ زمین آسمان جیسے خدا کے ماتحت ہیں ایسے مرزا کے بھی ماتحت ہیں۔

ایک اور اِلہام ہے کہ: ''يتم اسمك ولا يتم اسمي'' (تذکرہ ص:۵۱، طبع سوم) خدا کہتا ہے کہ میرا نام تو ناقص رہے گا۔ مگر تیرا نام ضرور کامل ہوجائے گا۔ پہلے دعوے میں شرک جلی اور دُوسرے میں وہ غرور دکھایا ہے کہ کسی فرعون نے بھی نہیں دکھایا۔ اس لئے جو ان اقوال کا مصداق ہو وہ بلاشبہ کافر و مشرک ہے اور کسی مسلم کو جائز نہیں کہ کسی مشرک سے تعلق زوجیت قائم رکھے اور رشتہ زوجیت قائم ہونے کے بعد ایسے عقائد کا مصدق ہونا موجبِ اِفتراق ہے۔ علاوہ ازیں مرزا (محمود) نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو اس کی نبوّت کا کلمہ نہیں پڑھتا، خواہ وہ مرزا کا مکفر نہ بھی ہو، وہ کافر ہے، اور اہلِ اسلام کو کافر کہنے والا خود کافر ہوتا ہے۔ پھر مرزا نے توہین انبیاء میں کچھ کمی نہیں چھوڑی: ''لو لاك لما خلقت الأفلاك'' (حقیقۃ الوحی ص:۹۹، خزائن ج:۲ ص:۱۰۲) کے دعوے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکت پر سخت حملہ کیا ہے اور اپنے آپ کو علّت تکوین عالم بتاتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ

Marfat.com

وسلم کو بھی مستثنیٰ نہیں کیا، (پھر طرفہ یہ کہ دعویٰ غلامی ہے!)۔ انتہیٰ مختصراً۔

حررہ محمد کرم الدین، از بھین ضلع جہلم، تحصیل چکوال

نور حسین از بادشہانی

محمد فیض الحسن مولوی فاضل بھین، ضلع جہلم

۲۵:... ضلع سیالکوٹ (سنی)

الف:... مرزا قادیانی کے عقائد کفر ہیں، اور جو ایسے مذہب کا مصدق ہے، اس کے ساتھ رشتہ زوجیت کرنا ہرگز جائز نہیں، بلکہ تصدیق بعد از نکاح موجبِ افتراق ہے: ''من تلفظ بلفظ كفر يكفر وانا كل من ضحك عليه او إستحسنه او يرضى به يكفر (قواطع الإسلام) من حسّن كلام اهل الهواء وقال معنوى او كلام له معنى صحيح إن كان ذالك كفر من القائل كفر الحسن (البحر الرائق) ايما رجل سب رسول الله صلى الله عليه وسلم او كذبه او عابه او تنقصه فقد كفر بالله وبانت منه امرته (كتاب الخراج للإمام ابويوسف)۔'' ابو یوسف محمد شریف عفی عنہ

کوٹلی لوہاراں مغربی ضلع سیالکوٹ

ب:... مرزا کے عقائد کفریہ کا جو مصدق ہو وہ بھی کافر ہے، لقوله تعالیٰ: ''وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ'' (المائدۃ:۵۱) اِمامِ اعظم ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا تھا، اور مقامِ اِستدلال پر علامتِ نبوّت کے لئے کچھ مہلت مانگی تھی تو آپ نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ جو شخص اس سے نبوّت کی علامت طلب کرے گا، وہ کافر ہوگا، کیونکہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا مکذب قرار دیا جائے گا کہ ''لا نبى بعدى'' میرے بعد کوئی نبی نہیں (الخيرات الحسان لابن حجر المكى)۔ پس مرزا کے مصدق سے رشتہ زوجیت جائز نہیں، کوئی کرے بھی تو کالعدم ہوگا۔

حررہ ابو اِلیاس محمد اِمام الدین قادری

کوٹلی لوہاراں مغربی

ج:... ایسا شخص کافر ہے، اور کافر سے نکاح دُرست نہیں، جامع الفصولین وفتاویٰ ہندیہ میں ہے: ''قال انا رسول الله، او قال بالفارسية: ''من پيغمبرم'' يريد به من پيغامبرم يكفر۔'' علامہ یوسف اردبیلی شافعی کتاب الانوار میں لکھتے ہیں کہ: ''من ادعى النبوة فى زماننا او صدق مدعيا لها او اعتقد نبيًّا فى زمانه او قبله من لم يكن نبيًّا كفر۔'' جو شخص ہمارے زمانے میں نبوّت کا دعویٰ کرے یا مدعیٔ نبوّت کی تصدیق کرے یا یہ اِعتقاد رکھے کہ آپ کے زمانے میں یا آپ سے پہلے وہ شخص نبی تھا کہ جس کی نبوّت کا ثبوت نہیں، وہ کافر ہوگا۔

رقمہ ابو عبد القادر محمد عبد اللہ

اِمام مسجد جامع کوٹلی مذکور

سیّد میر حسن از کوٹلی لوہاراں

الفقیر السید فتح علی شاہ حنفی قادری از کھروٹہ سیداں ضلع سیالکوٹ

۲۶:... ضلع ہوشیار پور (سنی)

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کاذبہ کی تصدیق کرتا ہے، وہ دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اہلِ اسلام کے ساتھ

Marfat.com

ایسے شخص کا تعلق زوجیت جائز نہیں، اور اِزدواج کے بعد اس کے دعاوی کی تصدیق موجبِ فرقت ہے۔

حررہ نورالحسن جھلملی

مدرّس مدرسہ خالقیہ کوٹ عبدالخالق

الجواب صحیح

اللہ بخش پٹیالوی — مدرّس عربی مدرسہ خالقیہ

محمد فاضل گجراتی

عبدالحمید جسری ازکوٹ — مدرّس مدرسہ خالقیہ

عبدالخالق

۲۷:... ضلع گورداسپور (سنی)

عورت اگر مرزائی عقیدے کی ہو تو نکاح نہیں ہوگا، چہ جائیکہ مرد اس عقیدے کا ہو۔ اگر بعد اِنعقادِ نکاح یہ اِعتقاد اَحدالزوجین کا ہو جائے تو نکاح باطل ہوگا، واللہ اعلم بالصواب!

بندہ عبدالحق دنیانگری

مؤرخہ ۲۰/ جمادی الثانیہ ۱۳۳۶ھ

۲۸:... ضلع گجرات پنجاب (سنی)

مرزا قادیانی کے مصدق سے اہلِ اسلام کا باہمی رابطہ اِزدواج ہرگز دُرست نہیں، فقہاء نے بعض بدعات بھی مکفرہ فرمائی ہیں، بھلا یہ تو صاف کفریات ہیں، واللہ الہادی!

الجواب صحیح

بندہ عبیداللہ، از ملکہ

حررہ العبد الاواہ الشیخ عبداللہ عفی عنہ، از ملکہ

۲۹:... ضلع گوجرانوالہ (سنی)

الف:... جو لوگ اِعتقاداتِ مذکورہ میں مرزا قادیانی کے معتقد و مصدق ہیں، ان سے علاقہ زوجیت ہرگز نہ کرنا چاہئے۔

حررہ حافظ محمد الدین، مدرّس مسجد حافظ عبدالمنان مرحوم

ب:... بے شک جن لوگوں کا ایسا عقیدہ ہے، ان کے ساتھ مخالطت اور مناکحت جائز نہیں۔

حررہ عبداللہ المعروف بہ غلام نبی از سوہدرہ

الجواب صحیح

محمد الدین نظام آبادی عفی عنہ — عمرالدین، معلم وزیرآباد مسجد برنے والی — خاکسار عبدالغنی

ج:... بے شک مرزا کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، کیونکہ وہ اپنے آپ کو خدا کا شریک ثابت کرتا ہے، اس لئے مرزائیوں سے مناکحت ناجائز ہے۔

حررہ احمد علی بن مولوی غلام حسن از چک بھٹی

Marfat.com

۳۰:...شہر امرتسر (سنی)

ا:...مدعیانِ نبوّت ورِسالت کے اِرتداد وکفر میں کوئی اہلِ ایمان وعلم متردّد نہیں ہوسکتا، اس قسم کے لوگوں سے رشتہ وناطہ کرنا بالکل حرام ہے، اوراگر بیوی یا میاں اب مرزائی ہوجائے تو نکاح واجب الفسخ ہے، اور مقننین اہلِ اسلام کا فرض ہے کہ گورنمنٹ سے ایسے قانون کے نفاذ کی اپیل کریں تاکہ ہمارے مذہب اور ضمیر کے خلاف کوئی ایسا فیصلہ نہ ہوسکے جس سے ہمارے حقوق تلف ہوں، کیونکہ مرزائی بجائے خود رہے، جو مرزائیوں کو مسلمان تصوّر کرے، وہ بھی دائرۂ اسلام سے خارج ہے، وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ ختمِ رسالت وغیرہ بدیہیاتِ دِین کو غیر ضروری خیال کرتے ہیں، بلکہ دراصل منکر ہیں۔

حررہ ابوالحسن غلام المصطفیٰ الحنفی القاسمی الامرتسری عفا اللہ عنہ

۲:...مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیفات اس کے کفر پر معتبر گواہ (شاہد عدل) ہیں، جن کے سامنے اس کا اِیمان بالکل ثابت نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص کشتی نوح، ضمیمہ انجامِ آتھم اور دافع البلاء کو دیکھنے والا اس کے کفر میں کبھی شک نہیں کرسکتا، پس جو لوگ اسے نبی مانتے ہیں، ان سے محبت، دوستی، رابطہ، رشتہ پیدا کرنا یا قائم رکھنا جائز نہیں، لقولہٖ تعالیٰ: ''لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ'' (النساء:۱۴۴)، ولقولہٖ تعالیٰ: ''لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ'' (آل عمران:۲۸)۔

اِمام ومتولّی مسجد کوچہ سعی امرتسر

۳:...مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے، (دیکھو شرح فقہ اکبر، مُلّا علی قاری)۔[1] لہٰذا جماعتِ مرزائیہ خارج از اِسلام ہے، سب مسلمانوں کا اس پر اِتفاق ہے۔ اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہوجاتا ہے اور اس کی عورت اس پر حرام ہے، اور اپنی عورت کے ساتھ جو صحبت کرے گا، وہ زِنا ہے، اور ایسی حالت میں جو اولاد پیدا ہوتی ہے، ولدالزنا ہوگی، اور مرتد جب بغیر توبہ کے مرجائے تو اس پر جنازہ پڑھنا اور مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا حرام ہے، بلکہ مانند کتے کے بغیر غسل وکفن کے گڑھے میں ڈالا جائے۔ (ملاحظہ ہو کتاب الأشباہ والنظائر)، اللّٰھم توفنا مسلمین والحقنا بالصالحین ولا تجعلنا من المرزائیین۔

الجواب صحیح

محمد حسین

حررہ عبدالغفور الغزنوی عفا اللہ عنہ

۴:...مرزا قادیانی کا فتنہ اسلام میں آفاتِ کبریٰ سے ہے، اس کا کفر علمائے ربانیین نے قدیماً وحدیثاً ثابت کیا ہوا ہے۔ اہلِ اسلام کے اس باب میں کئی کتب ورسائل واِشتہارات موجود ہیں۔ اور وہ اسی عقیدۂ کفریہ پر مرگیا ہے، اب بھی جو کوئی اس کو نبی جانے اور اسی طرح کا عقیدہ رکھے، وہ بھی بلاریب بموجب شریعتِ محمدیہ... علیٰ صاحبہا افضل الصلوٰۃ والتحیۃ... کافر ہے، اور مؤمنہ سُنّیہ

(۱) دعوی النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالإجماع۔ (شرح فقه الأكبر ص:۲۰۲، طبع مجتبائی دهلی)۔

Marfat.com

سے اس کا نکاح فسخ ہے، اور مؤمنہ سُنّیہ کا نکاح مرزائی سے باندھنا حرام ہے، اور یہ نکاح باطل ہے۔ قال اللہ عزّ وجل: ''لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ ''الآیۃ (الممتحنہ:۱۰) ھٰذا افقط، واللہ اعلم!

ابواسحاق نیک محمد عفی عنہ
مدرّس مدرسہ غزنویہ تقویۃ الاسلام، امرتسر

۵:... بندہ کو مضامین بالا مذکورہ میں اِتفاق ہے، واقعی مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد باطلہ دائرۂ اسلام سے اس کو خارج کرتے ہیں، فقط!

محمد تاج الدین
مدرّس بی این ہائی اسکول امرتسر

۶:... مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان دعویٰ نبوّت کیا اور دیگر انبیاء کی توہین کی، بعض کو گالیاں دیں اور مذکورۃ الصدر سارے دعوے بھی کئے، جن کی بنا پر وہ خود کافر ہو کر مرا۔ اس کے ماننے والے بھی کافر، ان سے ہر قسم کا قطع تعلق کر لیا جائے۔

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری

۷:... اقوالِ مذکورہ اکثر کفریہ ہین، جن کی تاویل سے بھی مخلصی کی صورت پیدا نہیں ہوتی، لہٰذا ان اقوال کا ماننے والا اور مصدق اس قابل ہرگز نہیں کہ اس کے ساتھ رشتہ زوجیت پیدا کیا جائے، اور اگر نکاح پہلے ہو چکا ہے تو اِفتراق ضروری ہے۔

مسکین سلطان محمد بقلم خود

جواب صحیح ہے
سلام الدین عفا اللہ عنہ

۸:... الجواب: جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مذکورہ بالا کا مصدق ہے اور ان کو صحیح مانتا ہے، وہ شرعاً کافر و مرتد ہے، اور کافر و مرتد کا نکاح عورتِ مسلمہ سے ہرگز جائز نہیں، اور اگر بعد از نکاح ناکح مرزائی ہو گیا تو فوراً نکاح فسخ ہو جاتا ہے، لہٰذا اعلان کرنا چاہئے کہ کوئی شخص مسلمان، مرزائیوں سے زوجیت کا تعلق پیدا نہ کرے۔ حکیم ابوتراب محمد عبدالحق

الجواب صحیح
ابوالفقر محمد شمس الحق امرتسر

۹:... جو شخص مرزا قادیانی کا ان اقوال میں مصدق ہو، اس کے ساتھ مسلمہ غیر مصدقہ کا رشتہ زوجیت کرنا جائز نہیں۔

محمد داؤد غزنوی امرتسری

۱۰:... الجواب: قادیانی مدعیٔ نبوّت نے جو کچھ خارج از اِسلام عقائد پھیلائے ہیں، وہ صاف صاف اس کے کافر ہونے پر بیّن ثبوت ہیں اور جس قدر اس نے اہلِ اسلام سے اظہارِ نفرت کیا ہے، اسی قدر ہم بھی اس کے ہم عقیدہ اور مریدوں سے نفرت کریں تو ہمارے مذہبی اِحساس کا نتیجہ ہوگا۔ اس لئے جملہ اہلِ اسلام کو ضروری ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں اور بالخصوص مناکحت اور کفن دفن

Marfat.com

سے ضرور اِجتناب کریں۔

نور احمد عفی عنہ پسروری ثم امرتسری
۲۵ر شوال ۱۳۳۸ھ

الجواب صحیح
غلام محمد مولوی فاضل منشی فاضل اوّل
مدرّس دینیات اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر

الجواب صحیح
محمد نور عالم مولوی فاضل منشی فاضل
مدرّس عربی اسلامیہ ہائی اسکول امرتسر

۱۱:... میری مدتوں کی تحقیق میں اچھی طرح سے ثابت ہو چکا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کافر قطعی اور کذاب یقینی ہے اور جو لوگ دیدہ دانستہ اس کے تابعدار اور اس کے مذہب کے پابند ہیں، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ پس مسلمہ عورت کے ساتھ مرزائی مرد کا نکاح فسخ ہے، ''لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّونَ لَهُنَّ'' (الممتحنہ:۱۰) بلا طلاق اور جگہ نکاح جائز ہے۔ اور ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں بھی دفن نہ ہونے دیں، ایسے کافر ہیں کہ پہلے زمانوں میں ان کی نظیر نہیں ملتی، واللہ اعلم عند اللہ!

محمد علی عفا اللہ عنہ واعظ
۲۷ر شوال ۱۳۳۸ھ

۱۲:... بحکم حدیث شریف: ''زوجوا من ترضون دینہ'' مرزائی سے محمدی خاتون کا نکاح نہ ہونا چاہئے، اور اگر ہو جائے تو فسخ کرا لینا چاہئے۔

ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری

۳۱:... فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

اما بعد! فنقول:

۱:... ان المرزا ادعى وفاة المسيح، ۲:... القول بحياة المسيح شرك، ۳:... الجنّة والنّار لا حقيقة لهما، ۴:... الله جسم غير متناه، ۵:... النصوص ليست على ظواهرها، ۶:... فوقية نفسه على رسولنا صلى الله عليه وسلم علمًا، ۷:... النبوة لنفسه، ۸:... دوامها بعد ختم الرسالة، ۹:... تحصيل النبوة بالإكتساب، ۱۰:... التمثل بعيسى بل بجميع الأنبياء، ۱۱:... فضيلة نفسه على المسيح، ۱۲:... الإجراء الوحي، ۱۳:... ضرورة الإيمان به، ۱۴:... المجالسة بالله، ۱۵:... المجانسة به، ۱۶:... كونه زوجة لله، ۱۷:... ولد الله، ۱۸:... كونه قيم الله في كائناته، ۱۹:... واتحاد ذاته بذات الله، ۲۰:... شركته في صفته الخلق وقدرته۔

فهذه عشرون امرًا كله كفر يخالف الإسلام بل وتصديق المرزا فيه من الكفر إذ كفى منها الرجل في كفره واحد فكيف إذا اجتمعت جميعها في قائلها الأقوال ذالك وحدى بل صرح بكفره من الأئمة المتقدمين القاضي عياض في الشفاء ومُلَّا على القاري في شرح الفقه الأكبر وابن حجر وآخرون في مصنفاتهم۔ (ملخصًا)۔

عبد الحي بن مولانا عثمان عفا الله عنه
۴ر ذیقعدہ ۱۳۳۸ھ

Marfat.com

ولا یجوز لأهل الإسلام ان یعاملوا المرزائیة فی امر دینیًّا کان او غیر دین۔

انا العاجز محمد فاضل

بن المولوی محمد اعظم مرحوم فتح گڑھی

مرزائیوں سے نکاح ہی دُرست نہیں، چہ جائیکہ اِفتراق کی حاجت ہو۔ محمد عبداللہ فتح گڑھی

تمت هذه الفتاویٰ فالمرجو من المسلمین ان یعملوا بها

❊❊❊

Marfat.com

استنکاف المسلمین
عن
مخالطة المرزائیین

یعنی

مرزائیوں سے ترکِ موالات

شائع کردہ
انجمن حفظ المسلمین امرتسر

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"عن ابی سعید ومالك بن انس مرفوعًا (یخرج) قوم یحسنون القیل ویسیئون الفعل، یقرءون القرآن ولا یجاوز تراقیهم، یمرقون من الدین مروق السهم من الرمیة۔"

(رواه ابوداؤد وصححه)

ترجمہ:... "حضرت ابوسعید اور مالک بن انسؓ سے مرفوع حدیث مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: آخری زمانے میں ایک ایسی قوم پیدا ہوگی جو بہت اچھی اچھی باتیں کرے گی، مگر کام بہت بُرے کرے گی، قرآن پڑھے گی مگر اس کے حلق سے نیچے نہیں اُترے گا، اِسلام اور (اسلامی ہمدردی) سے اس طرح باہر نکل جاوے گی جیسا شکار (کے جسم) سے تیر نکل جاتا ہے۔"

استنکاف المسلمین عن مخالطة المرزائیین

یعنی مرزائیوں سے ترکِ موالات

جس میں قرار پایا ہے کہ حسبِ فتاویٰ علمائے کرام (سنی وشیعہ) مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک ہونا منع ہے، اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزائی جماعت کے عقائد اہلِ اسلام کے خلاف ہیں۔ وفاتِ مسیح کا مسئلہ ثابت نہیں کر سکتے، حضرت مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں نہیں، اور یہ کہ مرزائی اور اِیران کے بابی مذہب کے پیرو ہمارے نزدیک یکساں ہیں، اور یہ کہ جو شخص مرزا غلام احمد کی نسبت حسنِ ظن رکھے یا اس کے کفر کا اِظہار نہ کرے، وہ بھی مرزائی فرقے میں داخل ہے، نہ اس کی اِمامت جائز ہے اور نہ جنازہ۔

Marfat.com

چار ضروری سوال وجواب

(ماخوذ از رسالہ تائید الاسلام، لاہور ۲۰ رجولائی ۱۹۲۰ء)

سوال:... کیا مرزائیوں کا یہ کہنا دُرست ہے کہ حضرت مسیح کی قبر محلّہ خانیار سری نگر کشمیر میں موجود ہے؟

جواب:... مرزا قادیانی پہلے کہتے تھے کہ مسیح کی قبر گلیل یا شام میں ہے، اب کہتے ہیں کہ ایک نئی انجیل کی رُو سے مسیح کی قبر کشمیر میں قرار پائی ہے، کچھ عرصہ کے بعد کچھ عجب نہیں کہ مسیح کی قبر قادیان میں قرار پا جائے، بہر حال مرزائیوں کا یہ خیال چند وجوہ سے غلط ہے۔ اوّل یہ کہ محلّہ خانیار میں جو قبر ہے، وہ کسی مسلمان بزرگ کی ہے، کیونکہ وہ قبلہ رُخ ہے ورنہ اس کا رُخ بیت المقدس کو ہوتا۔ دوم یہ کہ حضرت مسیح کا کشمیر میں بقول مرزا قادیانی ۸۷ سال تک رہنا اور کسی ایک کا بھی عیسائی مذہب قبول نہ کرنا ناممکن ہے۔ سوم یہ کہ کسی دلیل سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آپ کٹھن راستے سے کشمیر میں آئے جس قدر ایسے حوالے دیئے جاتے ہیں، وہ یا تو جھوٹی اِنجیلوں کے ہیں کہ جنہیں خود اہلِ انجیل عیسائی بھی تسلیم نہیں کرتے اور یا مشتبہ عبارتوں سے اِمکانی طور پر ثابت کیا جاتا ہے۔ چہارم یہ کہ کسی جغرافیہ دان یا کسی عیسائی سلطنت نے اس کی تصدیق نہیں کی، یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ان کو اپنے نبی کی قبر کی خبر نہ ہو۔ پنجم یہ کہ خود کشمیری روسائے عظام علمائے کرام کی تحریریں اس خیال کی سخت تردید کر رہی ہیں۔ جناب مفتی حسام الدین صاحب مفتیٔ اعظم کشمیر لکھتے ہیں کہ اسلام سے پہلے ہندو مذہب کے سوا کشمیر میں یہودی اور عیسائی مذہب کا نام ونشان تک نہیں ملتا، اور نہ کوئی ملکی تاریخ ثبوت دیتی ہے، اور نہ ہی کسی فرد بشر کی زبانی معلوم ہوتا ہے کہ کشمیر میں عیسائیت بھی تھی اور محلّہ خانیار میں ایک مسلمان بزرگ کی قبر ہے، اور جن کا یہ خیال ہے کہ یہ حضرت مسیح کی قبر ہے، محض جھوٹ بالکل لغو اور بے بنیاد ہے۔ ہاں بعض تواریخ میں لکھا ہے کہ اس بزرگ کا نام ''یوز آصف'' تھا، شاید مرزائیوں نے اسے بگاڑ کر ''یسوع'' سمجھ لیا ہو، اور یہ غلط ہے کیونکہ تاریخ اعظم کشمیر و کتاب یوز آصف و بلوہر حکیم اور کتاب اکمال الدین عربی صفحہ: ۸۸ ۳ میں صاف لکھا ہے کہ یہ یوز آصف راجہ جنسیر کا زاہد تارک الدنیا لڑکا تھا حکیم بلوہر لنکا سے اسے مذہبی تعلیم دینے آتا تھا، تکمیل تعلیم کے بعد ایک دفعہ وہ نصف شب کو غیر ملک کو چلا گیا اور یادِ الٰہی میں مصروف رہا، پھر اپنے وطن مالوف (سلابت) کو واپس آیا۔ اور چند اَیام وہاں ٹھہرا پھر ہمیشہ کے لئے اہلِ وطن کو خیر باد کہہ کر کشمیر آ گیا اور وہیں مرا۔ اس امر کی تصدیق کئی بعض معتبر اَشخاص نے بھی کی ہے جیسے مولوی صدر الدین صاحب، قاضی محمد سعد الدین صاحب، مولوی

Marfat.com

عمادالدین صاحب، قاضی محمد شریف صاحب، سیّد حسن شاہ صاحب اَز کشمیر وغیرہ۔

سوال:... کیا مرزائی کا جنازہ پڑھنا جائز ہے؟

جواب:... نہیں، کیونکہ مرزائی ہمارے نزدیک کافر ہیں، اور جنازہ مسلمان کا ہوتا ہے۔

(مولوی غلام قادر مرحوم بھیروی)

سوال:... جو اہلِ سنت مرزائی کا جنازہ پڑھے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:... اس سے علانیہ توبہ لینی چاہئے، کیونکہ قرآن شریف میں ہے: ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا'' (التوبۃ:۸۴)۔

(کتبہ مفتی محمد عبداللہ ٹونکی لاہور حال وارِد کلکتہ)

سوال:... جو مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے، اس کا کیا حکم ہے؟

جواب:... مرزا، انبیاء کی توہین کرتا ہے، نصوصِ قطعیہ کا منکر ہے، مدعیٔ نبوّت ہے، اس لئے اس کے کفر میں کسی کو شک نہیں ہوسکتا، اب جو شخص شک کرے گا، وہ یا تو درپردہ مرزائی ہوگا، یا منافق۔

استنکاف جمیع المسلمین

عن المخالطة بالمرزائية المسيحين

الحمد لأهله والصلوٰة على أهلها

ناظرین! آپ کو معلوم ہے کہ پنجاب میں مرزائی جماعت نے ایک نئی نبوّت کی بنیاد ڈال کر اہلِ اسلام کو بظاہر دو مختلف فرقوں میں تقسیم کردیا ہے، جس کی وجہ سے نہ صرف سنی شیعہ کے ساتھ ان کا اِختلافِ رائے پیدا ہوگیا ہے، بلکہ لین دین، عقائد، اُصول اور عبادات ومعاملات میں بھی زمین وآسمان کا فرق پڑ گیا ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آغازِ مسیحیت میں کئی رنگ بدلے، سب سے پہلے اپنے آپ کو صوفی منش ظاہر کیا، پھر مجدّد بنے، پھر حَکم، پھر نذیر، اس کے بعد مسیح ہونے کے مدعی ہوئے، پھر کرشن اوتار اور سب کے اَخیر نبوّت کا دعویٰ شائع کیا اور بہت جلد دُنیا سے رُخصت ہوئے۔ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ مرزا قادیانی نے اہلِ اسلام کے سامنے صرف مسیح موعود ہونے کا دعویٰ پیش کیا تھا، جسے باخبر اور دقیقہ شناس اہلِ اسلام نے بڑے زور وشور سے رَدّ کیا، مگر درحقیقت ان کا صرف ایک ہی دعویٰ نہ تھا، بلکہ ان کی کتاب ''آئینہ کمالات'' دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حسب عقیدہ فلاسفۂ یونان آپ کے متعدّد دعوے تھے اور آپ اس امر کے معتقد تھے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر جناب رسالت مآب حضرت خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے بابرکت عہد تک سلسلۂ نبوّت کا ایک دور ختم ہوا جس میں تمام انبیاء ورُسل صلوات اللہ علیہم اجمعین اپنی جسمانی حالت میں دُنیا میں آکر اپنے اپنے مقرّرہ وقت پر تبلیغِ رِسالت کرتے رہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دُوسرا دور شروع ہوا، جس میں پھر وہی انبیاء اور رسول رُوحانی طور پر وقتاً فوقتاً فرداً فرداً تشریف لاکر اُمتِ محمدیہ کو مذہبی غلطیوں سے بچا کر راہِ راست پر لاتے رہے۔ یہی بروزِ اَنبیاء کا معنی ہے جو ظہورِ مہدویت کے مترادف ثابت ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک صدی کا مجدّد کسی نہ کسی

Marfat.com

نبی یا رسول کا مظہر رہا۔ اب چونکہ پنجاب میں نئی روشنی نے اسلام میں بہت سی رخنہ اندازیاں ڈال دیں، اور مجموعی طور پر، اسلامی دنیا میں وہ نقص پیدا ہو گئے تھے کہ جو گزشتہ انبیاء کے اپنے اپنے زمانے میں ایک ایک ہو کر پیدا ہوئے تھے، اور انبیاء فرداً فرداً مبعوث ہو کر ان نقائص کو رفع کرتے رہے، اس لئے چودھویں صدی کے آغاز میں یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ماتحت خدمت گزار ہونے کی حیثیت میں وہ تمام پاک رُوحیں مرزا غلام احمد قادیانی میں ظاہر ہو کر مسیحِ موعود کی صورت اِختیار کریں۔ اب ثابت ہوا کہ مسیحِ موعود وہ مسیح نہیں ہے کہ جس کی نسبت سنی شیعہ کا متفقہ اِعتقاد ہے کہ وہ بجسدہ العنصری آسمان پر زِندہ اُٹھایا گیا اور پھر آسمان سے اُترے گا، بلکہ یہ مسیح محمدی ہے جو اس مسیح ناصری سے (معاذ اللہ) بہتر ہے اور یہ مسیح درحقیقت تمام انبیاء علیہم السلام کا مظہر ہے۔ پھر مرزا قادیانی اپنی کتاب ''نزول المسیح'' میں لکھتے ہیں کہ اسی بنا پر خدا تعالیٰ نے مجھے ان تمام نبیوں کے نام سے پکارا جو حضرت آدم علیہ السلام سے تا ایندم مبعوث ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جو کمالات مسیحِ محمدی میں ظہور پذیر ہوئے ہیں آج تک کسی میں نہ ظاہر ہوئے اور نہ ظاہر ہونے کی اُمید ہو سکتی ہے۔ مرزا قادیانی نے اسی اُصول پر اپنے عقیدت مندوں میں تمام وہ اپنے شطحیات دُرست اور مطابق واقع کر دکھلائے جو اہلِ سنت اور شیعہ کے نزدیک کفریات کی حد سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ دُنیا کے موجودہ مذاہب پر نظر ڈالنے والے اس نکتہ خیال تک بخوبی پہنچ سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے جو کچھ بھی کیا ہے زیادہ تر مرزا محمد علی باب کی تعلیم سے حاصل کیا ہے، اگرچہ مہدی جونپوری یا سرسیّد کی تقلید بھی کی ہے، اس نے ہی اپنی کتابوں میں رُوح اور رُوحانی کا لفظ کثرت سے استعمال کیا تھا اور بتایا کہ نبی مظہر اِلٰہی ہوا کرتا ہے، جو وہ بولتا یا کہتا ہے وہ خدا کا فعل یا قول ہوتا ہے، نہ فرشتے کی ضرورت اور نہ وحی کا تحقق، اور نبوّت کا دروازہ بند نہیں ہوا، قیامت تک کھلا رہے گا۔ ختمِ رسالت کا بھی منکر تھا اور زمانۂ حال کے مطابق نئی شریعت کا مدعی تھا۔ چنانچہ قرآن مجید کو منسوخ قرار دے کر اپنی طرف سے ایک اِلہامی کتاب ''ایقان'' کا دعویدار ہوا۔ شروع شروع میں مغلوب رہا، پھر زور پکڑا، سلطنت نے کچھ توجہ نہ کی، اس کی جانباز معتقد قرۃ العین عورت نے اس کا ہاتھ بٹایا اور جب اس کے قریبی رشتہ دار اور اساتذہ مزاحم ہوئے تو اپنے ہمرازوں کے ہاتھ انہیں قتل کرا دیا۔ پھر قرۃ العین کا فتنہ ایران میں یہاں تک بڑھتا گیا کہ جہاں وہ تبلیغ کے لئے جاتی اپنے مخالفین پر تلوار چلانے کا حکم دیتی، آخر الامر سلطنت نے تنگ آ کر اسے اور اس کے پیر محمد علی کو قتل کرا دیا، مگر مرتے مرتے اپنی جماعت میں یہ عقیدہ مستحکم کر گیا کہ جو بابی مذہب میں داخل نہیں، وہ کافر ہے۔ بعینہٖ یہی چال مرزا قادیانی بھی چلے۔ آغاز دعاوی میں نرمی سے کام لیتے رہے، جب جماعت کثیر التعداد ہو گئی تو غیر احمدیوں کو (خواہ سنی تھے یا شیعہ) کافر قرار دِیا، اور ان سے عبادات اور معاملات میں الگ رہنے کا حکم دیا، اس سے بڑھ کر مرزا محمد علی کے ساتھ اور کیا مشابہت ہو سکتی ہے کہ جیسے اس نے حدیث: ''انا مدینة العلم وعلیٌّ بابها'' (مجمع الزوائد ج:۹ ص:۱۰۳، باب فی علمه رضی الله عنه، طبع بیروت) میں تصرف کر کے خود ہی ''علی'' اور خود ہی ''بابُ العلم'' بن بیٹھا۔ اسی طرح مرزا قادیانی نے آیت ''یَاْتِیْ مِنْۢ بَعْدِی اسْمُهٗۤ اَحْمَدُ ؕ'' (الصّف:۶) کے ماتحت خواہ مخواہ داخل ہونے کے بعد غلام کا لفظ اُڑا کر مجسم احمد بن کر دِکھلا دیا۔ اسی طرح دونوں کی تعلیم پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں ایک ہی اُصول کے پابند تھے، بلکہ یوں کہا جا سکتا ہے کہ جس قدر آج تک مدعیٔ مہدویت گزرے ہیں، سب کا نصب

Marfat.com

العین ایک ہی رہا ہے، اور بستان مذاہب اور کتاب الملل والنحل جن کی نظروں سے گزری ہیں، ان سے پوشیدہ نہیں کہ آج سے پہلے کئی مہدی گزر چکے ہیں، جن میں سے سلطان جلال الدین اکبر کا نام خصوصیت سے لیا جاسکتا ہے کہ جس نے دِینِ اِلٰہی کی بنیاد رکھی تھی، لیکن دعویٰ مسیحیت میں مرزا محمد علی بابی اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ ایرانی مسیح اور پنجابی مسیح کا گو دعویٰ متحد ہے، مگر فرق اتنا ہے کہ ایرانی مسیح شیعہ مذہب میں پیدا ہوا، اور پنجابی مسیح اہلِ سنت کا ایک فرد تھا۔ پھر وہ ایرانی مسیح ایک سیّد مہدی کا قائل ہوا، جو اس سے پہلے دس سال مدعی مہدویت بن کر مر گیا، اور پنجابی مسیح کل دعاوی کا خود ذمہ دار بنا۔ ایرانی مسیح کا مرنا ہی تھا کہ پنجابی مسیح اس سے بڑھ کر چار قدم آگے بڑھا اور روایاتِ مذہبی کو توڑ توڑ کر ایسا سیدھا کیا جو اِیرانی مسیح کے خواب وخیال تک بھی نہیں آتا تھا۔ بہر حال مرزا قادیانی نے دُنیا کے تمام کمالات کا مظہر اپنی ذات کو قرار دِیا اور جب خود سب کچھ بن بیٹھے تو جن جن پیغمبروں اور بزرگوں کے الگ الگ مشہور اور متبرک مقامات تھے یہ ضرور تھا کہ مرزا قادیانی کا مسکن اور مولد بھی ان سے موسوم ہوتا، اس لئے مرزا قادیانی نے قادیان کی نسبت حسبِ ذیل دعاوی شائع کئے:

اوّل یہ کہ:... قادیاں ''کادیاں'' نہیں کیونکہ قدعہ جو ظہور مہدی کا مسکن ہے قادیاں سے ملتا جلتا ہے، بڑی کوشش اور زرِ کثیر خرچ کرنے سے سرکاری کاغذات میں کاف کو قاف سے تبدیل کرایا، حالانکہ یہ ایک ادبی غلطی تھی کیونکہ کادی کیوڑے کو کہتے ہیں، یہاں کیوڑہ فروش ارائیوں کی آبادی ہوگی، جیسے بٹالہ میں کادی قوم کے افراد موجود ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ قادیاں قاضیان تھا، ان کے باپ دادا قاضی تھے، مگر یہ تحقیق دو طرح سے مخدوش ہے، اوّل یہ کہ مسیحیت پیدا کرنے میں اسے کچھ دخل نہیں۔ دوم یہ کہ اس وقت اس قصبے کا نام قاضیاں والا چاہئے تھا نہ قاضیان، مگر مرزا قادیانی کے اس خیال سے ممکن ہوسکتا ہے کہ کادی (کیوڑہ فروش) کی جمع کادیان ہوگی نہ کہ قاضی کی۔

دوم یہ کہ:... قادیاں دارالامان ہے کیونکہ جب: ''لو لاك لما خلقت الأفلاك'' کا مصداق (معاذ اللہ) مرزا وہاں موجود ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ اس کو دارالامان یعنی مکہ نہ کہا جائے۔ مرزا قادیانی نے اس دعویٰ میں جناب خاتم المرسلین کا مظہر ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے، اور ''وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا'' (آل عمران:۹۷) کے تحت میں قادیاں کو داخل کیا۔

سوم یہ کہ:... وہ مدینۃ النبی ہے، کیوں؟ جب (معاذ اللہ) مرزا قادیانی نبی ہیں تو قادیاں کو مدینۃ النبی کہنے میں کیا مضائقہ ہے؟ قادیاں ہی مکہ ہے اور قادیاں ہی مدینہ منوّرہ۔ آپ نے اس سے بھی ختمِ رسالت کا مظہر بن کر دِکھایا ہے۔

چہارم یہ کہ:... قادیاں میں جنۃ البقیع ہے کیونکہ جب اس کو مدینہ منوّرہ کا خطاب دیا گیا تو جس جگہ ایسے نبی کا مقبرہ ہوگا، کس لئے وہ جنۃ البقیع نہیں ہوسکتا؟

پنجم یہ کہ:... مسجدِ حرام، قادیاں میں ہے، درحقیقت یہ وہ مسجد ہے جو بیت اللہ شریف کے اِردگرد موجود ہے لیکن جب قادیاں بروزی طور پر مکہ بن گیا تو اس کی مسجد کو مسجدِ حرام بننے میں کیا دِقت ہے؟

ششم یہ کہ:... مسجدِ اقصیٰ بھی یہاں موجود ہے، جب قادیاں میں مسیح پیدا ہوا، اور مسیح کا معبد مسجدِ اقصیٰ (بیت المقدس)

Marfat.com

تھا، اس لئے قادیاں کی دُوسری مسجد، مسجدِ اقصیٰ ہوئی۔

ہفتم یہ کہ:... قادیاں ہی منارہ بیضاء شرقی دمشق ہے، کیونکہ منارہ نور کی جگہ ہوتی ہے، اور یہاں نبوّت کا نور ظاہر ہوا، اور دمشق ایک معزز خاندان ہوسکتا ہے، مرزائی خاندان ایشیائی اقوام میں بزرگ ترین قوم ہے، اس لئے دمشق سے مراد خاص شہر نہیں۔ مرزا قادیانی یہاں بھی ادبی غلطی کر گئے ہیں، آج کل منارہ لائٹ ہاؤس کو کہتے ہیں اور آپ نے وہاں منارۃ المسیح قائم کرتے ہوئے لائٹ کا کوئی انتظام نہیں کیا۔ اور اہلِ اسلام مین سب سے بڑھ کر قوم سادات تسلیم کی گئی ہے، مرزائی اور مغلوں کو ان کے مقابلے میں کچھ وقعت نہیں دی جاتی۔

ہشتم یہ کہ:... وہ مہدی آباد ہے کیونکہ یہاں مہدی پیدا ہوا تھا، جو کچھ دنوں بعد خود بخود بے اختیار مسیح بنا اور پھر کرشن اوتار کا پیراہن بدل کر اس جہان سے رُخصت ہوا۔ لیکن ناظرین! پنجاب کے دُوسرے علاقوں میں بھی بعض دیہات کا نام مہدی آباد پایا جاتا ہے، ممکن ہے کہ وہاں بھی ایسے ہی مہدی پیدا ہو کر مر چکے ہوں۔

نہم یہ کہ:... وہ باب لُد ہے، لدھیانہ اسی سمت میں واقع ہے، اور یہ لدھیانہ کا دروازہ ہے، جہاں حضرت مسیح کا نزول ہوگا۔ یہ تاویل ایسی گھڑی ہے کہ جیسے کسی نے کہا تھا کہ: ''صوم وصلوٰۃ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین دو معزز آدمی تھے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سامنے توقیر کے ساتھ پیش آنے کا حکم دیا ہوا تھا، مگر بعد میں لوگوں نے نماز روزہ گھڑ لیا۔'' غرضیکہ اس قسم کی بے سروپا تاویلیں کی ہیں کہ جن کا کچھ ٹھکانہ نہیں۔

مذکورۃ الصدر وجوہات سے وہاں کے باشندے کچھ مشرکین میں داخل ہوئے اور کچھ مہاجرین وانصار میں۔ مرزا قادیانی مرے تو حکیم نورالدین نے حضرت ابوبکر کا منصب سنبھالا۔ پھر جب وہ مرے تو آج کل حضرت عمر کا زمانہ مرزا محمود قادیانی دِکھا رہے ہیں، اور مرسلِ یزدانی کا خطاب حاصل کر رہے ہیں، کچھ عرصہ کے بعد آپ بھی مدعیٔ نبوّت ہونے کو ہین۔ مرزا محمود قادیانی نے ہر چند اپنے ذاتی اسلام کی اِشاعت میں کوشش کی، مگر بجائے یگانگت کے مرزائی جماعت میں بیگانگت پیدا ہوگئی۔ مسٹر محمد علی نے لاہور میں بیعت (پیری مریدی) کا سلسلہ شروع کر دیا، مولوی احسن امروہی قادیاں سے الگ ہو کر لاہوری جماعت میں شامل ہو گئے۔ گوجرانوالہ میں ظہیرالدین اروپی نے الگ جماعت قائم کر لی اور عبداللہ تیماپوری الگ بیعت لے رہا ہے۔ یہ چار مذاہب شاید اِسلامی چار مذاہب کا نقشبہ ہوں۔ مگر حضرات! اسلامی چار مذہب ایک دُوسرے کو حق پر سمجھتے ہیں، مگر مرزائیوں میں تو باہمی کفر و اِسلام کا فرق ہے۔ لاہوری جماعت، قادیانی جماعت کو مشرک بتاتی ہے، کیونکہ اس نے مرزا قادیانی کے مشرکانہ اِلہام کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ اور قادیانی، لاہوریوں کو مرتد یقین کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے مرزا قادیانی کے طریقِ مشرب سے اِنحراف کیا ہے اور ان کو نبی تسلیم نہیں کیا۔ ظہیرالدین اروپی خدائی مظہر کا مدعی ہے، اس کا دعویٰ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ: ''میرے بعد یوسف آئے گا، بس اسے یوں ہی سمجھ لو کہ وہ خدا ہی اُترا ہے۔'' اس مرزا قادیانی کی صحیح جانشینی کا دعویٰ ہے، اور مرزا محمود کو غاصب اور ظالم قرار دیتا ہے، اور کہتا ہے کہ قادیاں کی طرف منہ کر کے عبادت کرنا افضل ہے، کیونکہ وہ مکہ ہے، جہاں ایک رسول نے جنم لیا تھا۔ عبداللہ تیماپوری کا

Marfat.com

دعویٰ ہے کہ اسے وہ اِنکشاف ہوا ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی نصیب نہیں ہوا، اس کو اپنے بازو سے اِلہام ہوتا ہے اور اپنی کتاب تفسیر آسمانی میں حضرت آدم علیہ السلام کو حضرت حوّا سے خلاف فطرت انسانی سے ملوّث ہونے کا اِلزام لگاتا ہے۔ وزیرآباد کے پاس ہی سمبڑیال ایک گاؤں ہے، وہاں کے ایک (محمد سعید نامی) مرزائی کو یہ خبط سوجھا ہے کہ مرزا نے تجدیدِ اِسلام کو شروع کیا تھا، مگر اَخیر تک نہ پہنچا سکے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے قمر الانبیاء بنا کر مبعوث کیا ہے، اس کے یہ عقائد ہیں: شراب جائز ہے، اپنی رشتہ داری میں نکاح ناجائز ہے، حضرت مسیح یوسف نجار کے بیٹے تھے، ختنہ ناجائز ہے، وغیرہ وغیرہ۔

بہرحال ان مرزائی چار جماعتوں کا اس پر اِتفاق ہے کہ مسیحِ موعود مرزا قادیانی ہی تھے، اور ان کا کلام وحی من اللہ ہے۔ اس کے مقابل اہلِ اسلام کی جماعتیں ان دونوں اُمور کی منکر ہیں۔ صرف منکر ہی نہیں بلکہ مرزا قادیانی کو شروع سے اَخیر تک کافر اور مرتد قرار دیتی ہیں اور لین دین معاملات اور عبادات میں ان سے الگ رہی ہیں۔ اور آج کل مرزا محمود کے زمانے میں وہ بھی اسلام سے الگ ہوگئے ہیں۔ سنی شیعہ، تمام مرزائی جماعتوں کو مرتد خارج اَز اِسلام یقین کرتے ہیں اور مرزائی جماعتیں سنی شیعہ کو کافر یہود ونصاریٰ اہلِ کتاب کے مساوی جانتے ہیں۔ اب مرزائی اور غیر مرزائی میں کفر واسلام کا فرق ہے۔ نہ ان کی ان کے ہاں شادی ہوسکتی ہے اور نہ ان کی ان کے ہاں کفن دفن، نماز، زکوٰۃ، جنازہ بھی الگ الگ ہے، اور یہ امر بالکل روزِ روشن کی طرح ظاہر ہے، اس میں کسی قسم کا خفا نہیں۔ مگر باوجودیکہ اہلِ سنت شروع سے ہی الگ رہے ہیں، آج کل ایسے واقعات پیش آتے ہیں کہ اہلِ سنت کی لڑکیاں جبراً مرزائی جماعت کے عقد نکاح میں دی جاتی ہین، یہ صاف ان کی حق تلفی ہے، اہلِ سنت اور شیعہ اسلام میں قدیمی دو فرقے چلے آئے ہیں، اور مرزائی جماعت آج ہم سے الگ ہوتی ہے، اور اپنے لئے الگ نبی مانتی ہے، مگر یہ ظلم ہے کہ گورنمنٹ کے نزدیک وہ تو اِسلام میں داخل شمار کئے جاتے ہیں، اور ہم (سنی وشیعہ) اہلِ کتاب یہود اور نصاریٰ تصوّر ہونے لگے ہیں، ہم ان کی لڑکی سے سرکاری طور پر نکاح نہیں کرسکتے اور وہ اہلِ سنت کی لڑکی سے باقاعدہ نکاح کرسکتے ہیں۔ جب گورنمنٹ مذہبی معاملات میں اپنے قواعد کی رُو سے دخل اندازی نہیں کرتی تو کیا وجہ ہے کہ مردُم شماری کے قانون سے مرزائی جماعت کو ہم میں شامل کیا جاتا ہے؟ جب ایک ہندو یا سکھ اپنے مذہبی عقائد چھوڑنے سے قانوناً اپنی قوم اور مذہب سے الگ کردیا جاتا ہے، سخت حیرت ہے کہ اہلِ اسلام میں جب ایک جماعت ایک نئے نبی کی پیرو بن جاتی ہے، تو کیوں اس کو قدیمی اسلام سے خارج تصوّر نہیں کیا جاتا؟ بلکہ کجرو جماعت کو اَصل قرار دے کر قدیم الاصول مسلمانوں کو خارج اَز اِسلام قرار دِیا جاتا ہے، اس لئے ہم گورنمنٹ کی خدمت میں اِستدعا کرتے ہیں کہ اوّلاً جب وہ ہم سے متنفر ہیں اور ہم ان سے متنفر ہیں تو کس لئے ان کے ساتھ باہمی نکاح وطلاق کا سلسلہ قائم رکھا جاتا ہے؟ اور ثانیاً جب اہلِ سنت قدیمی مسلمان ہیں اور مرزائی جماعت کل پیدا ہوئی ہے تو ہمارے حقوق کی پاسداری کیوں نہیں کی جاتی؟ کیونکہ وہ ہم سے خارج ہوئے ہیں نہ کہ ہم ان سے، اور انہوں نے نیا نبی تسلیم کیا ہے، نہ کہ ہم نے۔

شاید یہ خیال ہوگا کہ مرزائی اور غیر مرزائی میں فروعی اِختلاف ہے، اس لئے درحقیقت دونوں فریق ایک دُوسرے کے نزدیک اسلام میں داخل ہیں، یا کم از کم گورنمنٹ کے نزدیک ان میں کچھ فرق نہیں۔ اس لئے یہ بتادینا ضروری ہے کہ فریقین میں

Marfat.com

اُصولی اِختلاف ہے نہ فروعی، اور ایک دُوسرے کو خارج اَز مذہب ہی نہیں سمجھتے، بلکہ خارج اَز اِسلام یقین کرتے ہیں۔ ذیل میں چند اُمور پیش کئے جاتے ہیں، جن سے یہ امر بالکل صاف اور مدلل ہوجاتا ہے کہ مرزائی اور غیر مرزائی (فریقین) میں اِعتقادی اور اُصولی اِختلاف ہے، جس کا انجام کفر و اِسلام کا فرق قرار پاتا ہے۔

اوّل:... (وفاتِ مسیح) اس کے متعلق سنی شیعہ دونوں متفق الاعتقاد ہیں کہ وفاتِ مسیح کی کوئی اصلیت نہیں، تیرہ سو سال سے تمام فِرَقِ اسلامیہ میں یہ مسئلہ تسلیم ہو چکا ہے، روایات میں صاف بیان ہے کہ: ''إن عیسٰی لم یمت وإنه راجع إلیکم'' (تفسیر طبری ج:۳ ص:۲۸۹، طبع دارالفکر، تفسیر ابن کثیر ج:۱ ص:۴۶۶، زیرِ آیت: ''یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَافِعُكَ اِلَیَّ'' آل عمران:۵۵):

"والذی نفس ابی قاسم (محمد) بیدہ! لینزلنّ عیسَی ابن مریم"

(مجمع الزوائد ج:۸ ص:۲۱۴، باب ذکر الأنبیاء صلی الله علیهم وسلم)

عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت عدمِ موت کا ذِکر ہے، موت کا ثبوت مذکور نہیں۔ مرزا قادیانی کے نزدیک حضرت مسیح مر گئے، یہودیوں نے صلیب پر چڑھایا تھا، مگر وہاں سے بچ کر کشمیر سری نگر میں آکر مرے، قرآن شریف میں ''توفی'' کا لفظ مذکور ہے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ عقیدہ آیاتِ قرآنیہ کے خلاف ہے اور صرف وہمیات پر مبنی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ: ''وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ'' (النساء:۱۵۷) سری نگر میں اگر مسیح کی قبر ہے تو عیسائی سلطنتوں کو کیوں یقین نہیں دِلایا جاتا؟ بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ ایک نبی کی قوم برسرِ ترقی ہو اور ابھی تک اپنے نبی کی قبر سے بھی ناواقف رہی ہو۔ باقی رہا ''توفی'' کا لفظ! سو وہ موت کا مرادف نہیں۔ اسی طرح کے اور بھی مرزا قادیانی نے اِستدلال پیش کئے ہیں کہ جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت صریح موت کا لفظ پیش نہیں کرسکے، اور نہ آئندہ مرزائی جماعت پیش کرسکے گی، اِدھر اُدھر کے وہمی اِستدلال پیش کئے ہیں کہ جن کی اسلام میں کچھ وقعت نہیں...!

وفاتِ مسیح پر مرزائیوں نے تقریباً تیس آیتیں پیش کی ہیں کہ جن میں سے کچھ تو ایسی ہیں کہ جن سے عام انسانی فطرت کے متعلق کوئی حکم ثابت کیا جاتا ہے، خصوصیت کا کوئی ذِکر نہیں، جیسے کھانا پینا، نطفے سے پیدا ہونا، زمین پر مرنا جینا وغیرہ، سو جیسے حضرت مسیح اپنی ولادت میں ایک نشانِ قدرت بن کر دُنیا میں آئے اور عام قانونِ قدرت سے مستثنیٰ ہیں، اسی طرح کچھ بعید نہیں کہ اس جہان سے رُخصت ہوتے ہوئے بھی کسی انوکھی صورت سے اُٹھا لئے گئے ہوں۔ جیسے ''وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ'' (آل عمران:۵۴) سے ثابت ہوتا ہے، ورنہ صلیب سے زندہ اُتارا جانا اور کشمیر میں جا کر مرنا، اور پھر کسی مخالف کو خبر تک نہ ہونا، ایک تو شانِ نبوّت اور منصبِ تبلیغ کے خلاف ہے۔ پھر اس میں نشانِ قدرت اور مقابلے کی کارگزاری نہیں پائی جاتی کہ جس کا مدعی خود قرآن ہے۔ ان کے ہاں بعض دلائل ایسے ہیں کہ جن سے ضمنی طور پر وفاتِ مسیح ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، جیسے آیۃ التخاطب، آیۃ الوفاۃ، آج کل آیت تخاطب پر بڑا زور دیا جاتا ہے، کہا جاتا ہے کہ اس کا جواب نہیں ہوسکتا۔ دراصل یہ دلیل ایسی کمزور ثابت ہوئی ہے کہ آج تک اس کے پاؤں ایک سطح پر قائم ہی نہیں رہے۔ شروع شروع میں جب عیسائیوں نے اِسلام پر یہ اِعتراض کیا تھا کہ اِنجیل حضرت مسیح کو مصلوب قرار دیتی ہے اور قرآن غیر مصلوب بتاتا ہے، اب یہ انجیل کا مصدق کیسے ہوا؟ تو محمد احسن امروہی قادیانی نے جواب شائع کیا تھا کہ

Marfat.com

ہمارے مفسر آج تک غلطی پر قائم رہے ہیں، قرآن حضرت مسیح کو غیر مصلوب اس مفہوم سے قرار دیتا ہے کہ ان کی صلب کی ہڈی توڑ کر ان کو مردہ نہیں کیا گیا بلکہ انجیل کے مطابق قرآن بھی یہ تسلیم کرتا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر کھینچے گئے ہیں۔ چند سطور کے بعد آپ لکھتے ہیں کہ ''فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ'' اور ''مُتَوَفِّيْكَ'' دونوں لفظ وفات پر صراحۃً دلالت کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی نے یہی دونوں دلائل اپنی کتابوں میں پیش کر دیئے، مگر جب اہلِ اسلام کی طرف سے یہ جواب دیا گیا کہ متوفی میں ماضی کا زمانہ کہاں ہے؟ واو میں ترتیب کیسے؟ توفیت میں زمان ماضی کا مذکور کہاں؟ یہ تو قیامت کو سوال ہوگا، اور حضرت مسیح جواب دیں گے، اور اس سے پہلے حضرت مسیح کی وفات ہو چکی ہوگی۔ تو مرزا قادیانی نے خود، یا احسن قادیانی کے ایماء سے اس دلیل کا اور رُخ تبدیل کیا۔ وہ یہ کہ ''كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ'' (المائدۃ:۱۱۷) میں نفی علم کرتے ہیں دوبارہ آئیں گے تو نفی علم کیسے کر سکیں گے؟ مگر اس کا جواب یوں دیا گیا کہ نفی رقابت اور شے ہے اور نفی علم اور شے، یہ ضروری نہیں کہ جو کسی چیز کا ذمہ دار نہ ہو وہ اس چیز کو جانتا بھی نہیں۔ پھر جب رقابت اور علم کو لازم ملزوم قرار دے کر دلیل پیش کی گئی تو یوں جواب دیا گیا کہ ان میں مساوات کا تلازم نہیں بلکہ عام خاص ہیں۔ غرضیکہ اس دلیل کا یہ پہلو بھی بودا نکلا۔ پھر ''وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا'' (المائدۃ:۱۱۷) کا جزو منشا اِستدلال قائم کیا گیا کہ یہاں علم کا صاف اِنکار ہے، اگر اُتریں گے تو وجود تثلیث سے اپنی لاعلمی کیوں ظاہر کریں گے؟ لیکن اس کا جواب دو طرح سے دیا گیا ہے، ایک الزامی، دُوسرا تحقیق۔ اِلزامی پہلو یہ تھا کہ اس سے پہلے ایک لاعلمی کی آیت ہے کہ جس میں صاف مذکور ہے کہ: ''يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ مَاذَآ اُجِبْتُمْ ؕ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا ؕ'' (المائدۃ:۱۰۹) ''خدا تعالیٰ انبیاء سے سوال کرے گا کہ تمہاری قبولیت کیسے ہوئی؟ تو وہ ہیں گے کہ ہمیں معلوم نہیں'' اب جس جگہ صراحۃً تمام انبیاء اپنی خاص ڈیوٹی سے لاعلمی ظاہر کرتے ہیں تو حضرت مسیح اگر ضمناً لاعلمی ظاہر کریں گے تو کون سی بڑی بات ہوگی۔ اور تحقیقی پہلو یہ تھا کہ شہید اور عالم یا معائن آپس میں مرادف نہیں۔ ورنہ اُمتِ محمدیہ کو ''شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ'' (البقرۃ:۱۴۳) کا خطاب کیسے عطا ہو سکتا ہے؟ مان لیا کہ اُمتِ محمدیہ کو بطریقِ مشاہدہ نہ سہی بطریقِ اخبار یا انباء عن اللہ تعالیٰ ہوگا، مگر حضرت مسیح بھی اسی طریق سے مخبر من اللہ ہو کر عالم اشاعت عقیدۂ تثلیث ہوں گے نہ ذاتی مشاہدہ سے ان کو علم ہوگا اور اپنے چشم دید حالات سے انہیں کچھ خبر ہوگی۔ خود مرزا قادیانی کا بیان ہے کہ ستاسی سال تک کشمیر میں رہے۔ اب بتاؤ ''وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا'' (المائدۃ:۱۱۷) کیسے صادق آتا ہے؟ اصل حقیقت یہ ہے کہ شہادت خواہ کسی معنی میں مراد ہو، وہ آپ کی تمام عمر کے ایام کو محیط نہیں ہوتی۔ یہ جواب دیکھ کر اس دلیل کے اور بھی پاؤں اکھڑے، پھر سارے لفظ چھوڑ کر ''مَا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ'' (المائدۃ:۱۱۷) اِستدلال میں پیش کیا گیا، جس میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ حضرت مسیح اپنا علم مشاہدہ اپنی مدۃ العمر میں منحصر کرتے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ''مَا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ'' کے علاوہ ''وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا'' کا وجود نہیں۔ اس کا جواب صاف ظاہر ہے کہ ''ما دام المسیح فی المسلمین'' کا زمانہ بے شک اس میں مذکور نہیں اور ہم بھی یہی کہتے، ''مَا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ'' میں ''ما دام المسیح فی المسلمین'' مراد ہے، مگر غور سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانے ذِکر کرنے سے دُوسرے زمانے کی نفی نہیں ہو سکتی، جب تک ذِکر میں حرفِ حصر بیان نہ کیا جائے، اور حرفِ حصر میں بھی یہ شرط ہے کہ نفی عن الغیر پر مشتمل ہو، ورنہ معمولی ذِکر یا سرسری حصر مفید مطلب نہیں ہو سکتا، وہ کون عقل کا دُشمن ہے کہ ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ

Marfat.com

رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پڑھتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ حضور علیہ السلام کے سوا معاذ اللّٰہ کوئی اور نبی نہیں ہوا۔ اب جب سارے اِستدلال کے پہلو نکمّے ثابت ہوئے ہیں تو پھر وہی ''توفی'' کا سہارا لیتے ہوئے یہ دلیل یوں پیش کی جاتی ہے کہ عقیدۂ تثلیث آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی موجود تھا، ظاہر ہے کہ توفی سے پہلے نہ تھا، بلکہ بعد میں پیدا ہوا ہے، جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ توفی اور عقیدۂ تثلیث میں تقدم وتأخر زمانی ہے، اب اس زمانے میں بلکہ آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی وجود عقیدۂ تثلیث تسلیم کیا گیا ہے تو توفی کے ماننے سے کیوں اِنکار کیا جاتا ہے؟ مگر ہم کہتے ہیں کہ ہم بھی یوں ہی کہتے ہیں کہ توفی پہلے ہوئی اور وجود عقیدۂ تثلیث بعد میں ہوا، مگر توفی کے معنی میں ذرا سا اشتباہ ہے، کیا توفی بمعنی موت ہے؟ کیا جس طرح مرزائی توفی بمعنی موت اس آیت میں لیتے ہیں، اسی طرز پر کسی اِمام یا مجتہد یا کسی مستند عالم باعمل نے لئے ہیں؟ ہرگز نہیں! وفاتِ مسیح کا قول یہود ونصاریٰ اور معتزلہ نے کیا ہے، اہلِ سنت میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں مگر قابلِ توضیح یہ امر ہے کہ کیا وفاتِ مسیح اب بھی ہے؟ اس وقت بھی حضرت مسیح مردہ ہیں؟ یا تھوڑی دیر مر کر حسب روایت اِنجیل زِندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے ہیں؟ یہ سب اِحتمال ہیں۔ پہلے دونوں اِحتمال اہلِ اسلام میں سے کسی نے معتبر نہیں سمجھے، ہاں تیسرے اِحتمال کے بعض لوگ قائل ہیں، مگر وہ پہلے دو اِحتمالوں کے قائل نہیں۔ مرزا قادیانی نے ''توفی'' پر خود یا کسی کے مشورے سے ایک حاشیہ لگایا ہے کہ اس کا فاعل اللّٰہ اور مفعول انسان ہو تو موت کے معنی میں صریح ہے، ورنہ وہ وصولیت یا قبض مطلق کے معنی میں بھی آتا ہے؟ اس حاشیہ سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک بھی ''توفی'' کا لفظ نص علی الموت نہیں، ورنہ شرائط لگانا بے فائدہ تھا، شرائط کا وجود صاف ظاہر کرتا ہے کہ مرزا قادیانی ''توفی'' کے لفظ کو مشتبہ المعانی سمجھتے ہیں کہ جس کے بعض جگہ کچھ معنی ہیں، اور کسی جگہ کچھ، ورنہ ایزادی شرائط کی کوئی ضرورت نہ تھی، مگر بایں ہمہ جب آیۃ النوم: ''اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ'' (الزمر:۴۲) پیش کی جاتی ہے تو قبض رُوح ناقص کی تاویل کر لیتے ہیں، یہ تاویل بھی ''توفی'' کے مشتبہ الدلالۃ پر خود کافی دلیل ہے۔ مگر جب ہم توفی میں قبض بالاستیعاب وغیرہ یا واو بغیر ترتیب پیش کرتے ہیں تو صاف کہا جاتا ہے کہ یہ ''قرآن وحدیث کے مخالف ہے اور لغت بھی اس کی تائید نہیں کرتی۔'' مگر حیرت ہے کہ مرزا قادیانی کا ''توفی'' کو قیود سے مقید کرنا اور آیت النوم میں اپنی شرائط کی موجودگی میں اِنعامی روپیہ دینے سے گریز کرنا، صاف زبردستی اور تحکم نہیں تو اور کیا ہے؟ وہ کونسی لغت ہے کہ جس میں مرزائی قیود مذکور ہیں؟ وہ کونسی کتاب ہے کہ جس میں ''توفی'' کا لفظ باوجود اتنی قیود کے صریح الدلالۃ علی الموت لکھا ہے...؟

خلاصہ یہ ہے کہ ان کی بھاری دلیل آیت تخاطب تھی کہ جس کا خاکہ آپ کے سامنے کھینچا جا چکا ہے۔ اب رہا احادیث سے اِستدلال سو اس کی نسبت مرزائیوں کا عام خیال ہے کہ سوائے چند اَحادیث کے جن کی تصدیق مرزا قادیانی نے کی ہے باقی تمام غیر معتبر ہیں۔ کچھ قصہ کہانیاں ہیں اور کچھ بناوٹی باتیں۔ بہرحال دونوں قسم کی احادیث معتبر نہیں۔ ہاں الزامی طور پر اَحادیث سے بھی اِستدلال کیا کرتے ہیں۔

چنانچہ ان کی طرف سے پہلی حدیث یوں بیان کی جاتی ہے کہ الیواقیت والجواہر میں یوں ہے کہ: ''لو کان موسٰی وعیسٰی حیین'' (الیواقیت والجواہر ج:۲ ص:۲۱، ۲۲) ''اگر موسیٰ وعیسیٰ زندہ ہوتے'' جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اب زندہ نہیں ہیں۔ جواباً

Marfat.com

پیش کیا جاتا ہے کہ غیر مستند حدیث کیوں پیش کی جاتی ہے؟ اس کا راوی کون ہے؟ احادیث مستندہ صحیحہ کے خلاف ایک منکر حدیث کو پیش کرنا کونسا اِسلام ہے؟ الیواقیت والجواہر نے فتوحات کا حوالہ دیا ہے، اورفتوحات میں صرف ''لو کان موسٰی حیًّا'' مذکور ہے، تصحیح نقل کون کرے گا؟ اس حدیث پر اس قدر سوال پیش کئے گئے ہیں کہ کوئی انتہا نہیں، مگر مرزائیوں کی طرف سے ایک بھی جواب نہیں۔

دُوسری حدیث کا مضمون یوں ہے کہ: ''عیسٰی علیہ السلام ایک سوبیس سال کی عمر پا کر مر چکے ہیں، اور یہ کہ نبی اپنے بھائی متقدم الرسالۃ نبی کی نصف عمر پاتا ہے، جیسے کہ حضور علیہ السلام نے تقریباً ساٹھ سال عمر پائی ہے۔'' مگر یہ حدیث بھی موضوع ہے، کسی مستند کتاب میں صحیح روایت سے نقل نہیں ہوئی، اگر صحیح مانا جائے تو مرزا قادیانی کی عمر تیس سال کی ماننی پڑتی ہے، کیونکہ انہوں نے بھی نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے، یا ان کی نبوّت مشکوک ہے۔ علاوہ بریں جب دُوسرے انبیاء کی عمروں پر یہ حدیث منطبق کی جاتی ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کی اصلیت کچھ نہیں۔

تیسری حدیث ذکر الوفاۃ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات میں جب تک شک پیدا ہوا تھا تو ''قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ؕ'' (آل عمران: ۱۴۴) سے وفاتِ محمدیہ پر اِستدلال کیا گیا تھا۔ سو اس کا جواب بھی یوں ہی دیا جاتا ہے کہ اوّلاً اس حدیث میں صاف ''مات محمد'' کا لفظ موجود ہے۔ ثانیاً ''خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ'' خلوعہد رسالت انبیاء ثابت ہوتا ہے کہ جس سے موتِ انبیاء کی طرف بطریق کفایۂ ذہن منتقل ہوسکتا ہے، اس میں موت کی صراحت نہیں، ورنہ ''وَقَدْ خَلَتْ سُنَّةُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿۱۳﴾'' (الحجر) میں ''ماتت سنة الأوّلين'' کہنا پڑے گا۔ جو صریح عقل ونقل کے خلاف ہے۔ ثالثاً ''الرسل'' میں جملہ رُسل بحیثیت مجموعی مُراد ہیں، افرادی جماعت مراد نہیں، ورنہ اس کے بعد ''کلهم اجمعین'' کا لفظ بھی شامل ہوتا۔ اب بحالت مشتبہ تمام انبیاء کی موت ثابت کرنا بہت مشکل ہے۔ ہمیں خوف ہے کہ ایسے عموم سے اَحکام یا اخبار کے مثبت کہیں یہ نہ کہہ دیں کہ انسان اَز قسم نباتات ہے، جاندار نہیں، کیونکہ ''وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾'' (نوح) قرآن میں موجود ہے۔ اور یہ بھی نہ کہہ دیں کہ تمام انسان دوزخی ہیں، کیونکہ قرآن شریف میں صاف صراحۃً مذکور ہے: ''لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ ﴿۱۳﴾'' (السجدۃ) خدا تعالیٰ ایسے مجتہدین سے پناہ بخشے کہ جن کا مبلغِ علم صرف خطاباتِ مرزا ہوں یا توہمات نفسانیہ یا حدیث النفسی

چوتھی حدیث میں بیان کیا جاتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز ''اصحابی، اصحابی'' پکاریں گے تو جواب ملے گا کہ جو کچھ انہوں نے آپ کے بعد میں کیا، آپ نہیں جانتے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں بھی وہی عذر پیش کروں گا جو حضرت مسیح پیش کریں گے کہ: ''وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا'' الآیۃ طریق اِستدلال یوں بیان کیا جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توفی کو مسیحی توفی سے تشبیہ دی ہے مگر جب محمدی توفی بمعنی موت ہے تو مسیحی توفی بھی بمعنی موت ہوگی اور ہماری طرف سے یوں کہا جاسکتا ہے کہ حرف تشبیہ کہاں؟ وجہ شبہ کیا چیز ہے؟ کما کا لفظ قول کے درمیان مذکور ہے توفی کے درمیان کیسے مذکور ہوا ہے؟ علاوہ بریں جبکہ توفی بمعنی رفع جسمانی بھی مراد لے کر معنی صحیح ہوسکتے ہیں تو خواہ مخواہ کیا ضرورت ہے کہ توفی سے وفات مسیح مراد لیں؟

Marfat.com

پانچویں حدیث میں حضرت اِمام حسنؓ کا خطبہ پیش کیا جاتا ہے کہ: ''حضرت علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ ۲۷ رمضان کوشہید ہوئے، یہ وہ رات ہے کہ جس میں حضرت مسیح کی رُوح قبض ہوئی۔'' اب اس پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں جب تک ان کا جواب نہ دیا جائے یہ قابلِ اِستدلال نہیں ہوسکتی۔ کیا تاریخی عبارتیں احادیثِ صحیحہ کا مقابلہ کرسکتی ہیں؟ کیا اس عبارت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح اب بھی مردہ ہیں؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ شاید راوی کا مذہب اناجیل کے مطابق حضرت مسیح کے چند گھنٹے تک موت کا ہو؟ کیا کوئی صحیح روایت واقعہ صلیب کے خلاف نہیں کہ جس میں موت کی نفی ہو؟ کیا واقعہ صلیب رات کو ہوا تھا؟ اسم موصول سے بیان کرنا مخاطب کے علم کا ثبوت دیتا ہے، مگر تعجب ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ۲۷ رمضان شریف کی رات کو نہ کسی اِسلامی تاریخ نے بیان کی ہے، اور نہ عیسائی تاریخیں اس کی تائید کرتی ہیں۔ کیا ہر ایک روایت کو صحیح تسلیم کرنا، خصوصاً روایاتِ صحیحہ کے مقابلے میں خارج اَز تدین نہیں...؟

دوم:... (مسیح کی نوعیت) اسلام میں مسیح شخصِ واحد کا نام ہے، مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح دو ہیں، ایک مسیح ناصری جو ''یسوع'' کے نام سے مشہور ہے، دوم مسیح محمدی جس کے خود دعویدار ہیں، دلیل یوں ہے کہ روایات میں مسیح کے دو حلیے بیان ہوئے ہیں۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ مختلف اوقات میں مشتبہ وضع قطع دو مختلف اور جزوی فرق سے بیان ہوسکتی ہے، ورنہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بھی دو ہوں گے۔

سوم:... (مسیح کی عصمت) اہلِ اسلام میں آپ کی عصمت میں اِتفاق ہے، مگر مرزائی جماعت آپ پر مسمریزم اور جھوٹ وغیرہ کا اِلزام لگاتی ہے، پھر طرفہ یہ کہ یہ اِلزام خدا کی طرف منسوب کیا جاتا ہے (شرم)۔

چہارم:... ہمارے نزدیک مسیح ابن مریم الگ ہیں اور اِمام مہدی کا ظہور الگ۔ مگر مرزائیوں نے دونوں کو ایک تسلیم کیا ہے، دلیل یہ ہے کہ ''لا مہدی اِلّا عیسٰی'' مگر ہم کہتے ہیں کہ بعد تسلیم صحت حدیث کے بموجب قرب زمانہ مراد ہے، کیونکہ دوسری روایات میں تصریح ہے کہ مہدی کا زمانہ دس سال پہلے ہوگا۔

پنجم:... (بروز مسیح) مرزا قادیانی کا عقیدہ ہے کہ مسیح میں دُوسرے نبیوں کی رُوحیں ظہور پذیر ہوتی ہیں، مگر اِسلام میں یہ عقیدہ مردود ہے کیونکہ بروز اور تناسخ آپس میں تقریباً مترادف ہیں، بلکہ یہ ہندوؤں کا عقیدہ ہے، اس لئے قابلِ تسلیم نہیں ہوسکتا۔

ششم:... مرزا قادیانی کے نزدیک تمام انبیاء کے نام ایک قسم کی ڈگریاں تصوّر کی گئی ہیں، اور جب ظاہری علوم میں ایک شخص واحد مختلف اور بے شمار ڈگریاں حاصل کرسکتا ہے، تو نبوّت کے میدان میں ایک غلام احمد ترقی پا کر مختلف ڈگریاں کیوں نہ حاصل کرسکے گا۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی کا پہلا قدم تصوّف پر ہے اور آخری قدم کرشن اوتار پر، درمیان میں کبھی مہدی، مریم، اِبراہیم، داؤد، سلیمان بنتے ہیں اور کبھی غلامِ اہلِ بیت اور خادمِ سلسلۂ نبوّت، پھر کبھی رنگت بدلتی ہے تو پکار اُٹھتے ہیں کہ:

ابنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو

اس سے بہتر غلام احمد ہے!

(دافع البلاء ص:۲۰، خزائن ج:۱۸ ص:۲۴۰)

Marfat.com

لیکن اہلِ اسلام کے نزدیک یہ سب کچھ خرافات میں داخل ہے، اس کی تائید نہ قرآن سے ملتی ہے اور نہ حدیث سے، بلکہ یہ تو ہم صرف غیر متشرع صوفیاء کی شطحیات سے ملتا جلتا ہے، جس سے خود صوفی بھی دست بردار ہوئے ہیں۔

ہفتم:... (ختمِ رِسالت) مرزا قادیانی کے نزدیک ختمِ رِسالت کے صرف یہی معنی ہیں کہ جیسے ایک افسر کے پاس مہر ہوتی ہے، اسی طرح یہ بھی ہے جس سے قدرے نبی بن سکیں گے۔ اہلِ اسلام کے نزدیک یہ عقیدہ بالکل خلافِ عقل ونقل ہے۔ ''ختم'' کے لفظ میں جو تصرف کیا ہے وہ صرف پنجابی محاورات کو ملحوظ رکھتے ہوئے کیا ہے، پنجاب میں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ فلاں کے پاس ذیلداری یا نمبرداری کی مہر ہے، یعنی وہ افسر ہے، اور اہلِ موضع اس کے ماتحت ہیں۔ مگر یہ پنجابی محاورہ عرب کے الفاظ میں داخل کرنا، محض لاعلمی اور جہالت ہے، عرب کے محاورے میں ''خاتم کل شیء آخرہ'' (بحر المحیط ج:۷ ص:۳۱۴، طبع بیروت) کے لکھے ہیں یعنی آخری جزو کو کہتے ہیں، اور یہی مفہوم چودہ سو سال سے تسلیم کیا گیا ہے، نئے نئے تخیلات کے معانی قابلِ وثوق نہیں۔

ہشتم:... (اِمکانِ نبوّت) مرزا قادیانی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد دُوسرے نبیوں کا آنا ممکن بلکہ ضروری ہے، اِستدلال میں لفظ ''وَاٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ'' (الجمعہ:۳) پیش کیا جاتا ہے، اور کبھی یہ حدیث پیش کرتے ہیں: ''لو کان ابراھیم حیًّا لکان نبیًّا'' (رُوح المعانی ج:۸ ص:۳۱) مگر ہم کہتے ہیں کہ یہ حدیث موضوع ہے، اور اگر تسلیم کر لی جائے تو چونکہ جملہ شرطیہ ہے، اس لئے اس کے اطراف (شرط وجزا) سے کوئی حکم پیدا نہیں ہوسکتا۔ اور آیت پیش کردہ میں ''مِنْھُمْ'' کا قرینہ مرزا قادیانی کے خلاف ثابت ہے، علاوہ ازیں اہلِ سنت میں یہ قاعدہ مسلّم ہے کہ جو حکم صریح نصوصِ قطعیہ کے برخلاف اِستنباط کیا جائے وہ مردود ہوتا ہے۔ جب خاتم النّبیین اور ''لا نبی بعدی''، ''لو کان بعدی نبی لکان عمر'' (ترمذی ج:۲ ص:۲۰۹) وغیرہ جیسے الفاظ صریح موجود ہیں تو مرزا قادیانی کی دِماغ سوزی کب اور کہاں تک تسلیم ہوسکتی ہے، لفظ ''بعد'' میں بعد یہ متصلہ لینا مرزائیوں کو کچھ فائدہ نہیں دیتا، کیونکہ بعدیت متصلہ کے معنی بھی تیرہ سو سال کہیں سے ثابت نہیں ہوئے، جس پر وہ اتنا اِتراتے پھرتے ہیں۔

نہم:... (بروز) ہمارے نزدیک بروز عقائدِ اِسلام میں کہیں تسلیم نہیں کیا گیا، ہم اس کو تناسخ کے مساوی سمجھتے ہیں، جیسے تناسخ کا مسئلہ اہلِ اسلام میں مُردہ ہے، ایسے بروز کی آڑ بھی دامِ تزویر سے کہیں دُور نہیں، ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نے کرشن اوتار بننے کے لئے یہ مسئلہ ہندوؤں سے حاصل کیا ہو، مگر افسوس کہ ہندو ایک بھی معتقد نہ ہوا۔

دہم:... (منصبِ نبوّت) اہلِ اسلام کے نزدیک منصبِ نبوّت صرف خداداد نعمت ہے، کسی کے آداب اور اَخلاق کو اس میں دخل نہیں۔ اگرچہ حکمتِ اِلٰہی ہمیشہ سے منصبِ نبوّت عطا کرنے میں بظاہر اعمال وافعال کو علتِ تامہ ظاہر کرتی رہی ہے، مگر درحقیقت یہ علتِ تامہ نہیں۔ فلاسفہ یونان کے نزدیک (کہ مرزا قادیانی جن کے دلدادہ ہیں) تخلی عن الرذائل وتحلی بالفضائل تحصیل منصبِ نبوّت کے لئے علتِ تامہ ہے، اسی بنا پر فلاسفہ یونان کسی نبی کے ماتحت نہیں رہے۔ مرزا قادیانی کے نزدیک یہ امر مسلّم ہے کہ انسان آہستہ آہستہ ترقی کے مرتبہ رِسالت تک پہنچ سکتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ'' میں منصبِ نبوّت مراد ہے، اور حقیقۃ الوحی میں صراحۃً بیان کیا ہے کہ اسلام نے ہمارے سامنے ایک ایسا پاکیزہ کورس پیش کیا ہے کہ جس پر کاربند رہنے سے

Marfat.com

ہر ایک انسان منصبِ نبوّت تک پہنچ سکتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک منصبِ نبوّت کسبی ہے اور اِسلام میں وہبی اور محض فضل ربی ہے، دلائل کے لئے ہزاروں آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔

یازدہم:... (وجود مجدد) اہلِ اسلام میں مجدّد کے یہ معنی ہیں کہ اہلِ اسلام میں مرورِ زمان اور دواعی ضلالت کے بروقت موجود ہونے سے جو جو اُصول اسلام میں یا فروعات میں اگر کچھ شدّت وضعف یا اولویۃ واولیت اور کمیۃ وکیفیۃ کا فرق آ گیا ہو تو مجدّد آ کر رفع کرے، جس کی نسبت ہر صدی کے اَخیر پر آنے کی خبر دِی گئی ہے۔ اب اس میں اِختلاف ہے کہ ہر ایک صدی کے اخیر پر یا شروع پر کون کون مجدد ہو گزرے ہیں۔ اہلِ سنت والجماعت کا یہ فیصلہ ہے کہ مجدّد سے مراد جماعتِ علماء ہے، جو ہر ایک صدی میں لوگوں کو راہِ راست کی طرف بلاتی رہتی ہے، مجدّد کی شخصیت غیر متیقن ہے، یہی وجہ ہے کہ اسلام کے ہر ایک مذہب نے اپنے اپنے مجدّد الگ شمار کئے ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ مجدّد خود مدعی بھی ہو کر اِشاعت کرے۔

مگر مرزا قادیانی کے نزدیک مجدّد کے افراد شخصیۃ گزرے ہیں، افراد کلیۃ نہیں، اسی واسطے عام طور پر ہم پر سوال کیا کرتے ہیں کہ اگر مرزا قادیانی مجدّد نہیں تو اس صدی کا اِمام اور مجدّد کون ہے؟ اگرچہ ہم اس کے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ زمانۂ حال میں بہت سے ایسے علماء نامور موجود ہیں کہ جن کے عقیدت مند ان کو مجدّد کہتے ہیں، اور تھوڑی دیر ہی گزری ہے کہ مولانا محمد قاسم مرحوم اور مولانا رحمت اللہ مرحوم مہاجر مکی اپنے وقت کے مجدّد کہے جاسکتے ہیں، جن کے خوشہ چیں مناظرین اہلِ اسلام عموماً اور مرزا قادیانی خصوصاً ثابت ہوئے ہیں، مگر تاہم یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ زمانۂ حال میں علماء نامور تجدیدِ دِین میں کوشاں ہیں۔ شاید مرزا قادیانی کے نزدیک تجدید کے یہ معنی ہوں کہ اہلِ اسلام کے متفقہ قدیمی اور مسلّمہ اُصول کی بیخ وبن نکال کر ان کی بجائے نئے تخیلات اور نئے عقائد اور اُصول قائم کئے جائیں اور ان کا نام اصلی اسلام رکھا جائے۔ سو اگر یہی معنی ہیں تو ہمیں مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ بیشک مرزا قادیانی سے پہلے مرزا محمد علی ایرانی مجدّد ہو گزرے ہیں اور پھر خود مرزا قادیانی ان کے جانشین اور نعم البدل ثابت ہوئے ہیں۔

دوازدہم:... (وجود اِمامِ وقت) مرزا قادیانی کے نزدیک اِمام سے مراد خود ان کی ذات ہے یا وہ شخص مراد ہو سکتا ہے جو مدعی مہدویت یا مسیحیت ہو، یا کم از کم اس کا قائم مقام ہو۔ مگر اہلِ اسلام کے نزدیک سلطانِ وقت مراد ہے، انتظامی اُمور میں جو اس کی اِطاعت نہ کرے گا، وہ باغی تصوّر ہوگا اور حرام موت مرے گا۔

سیزدہم:... (آیاتِ قرآنی) ہمارے نزدیک سب سے بڑھ کر آیاتِ قرآنی ہیں۔ مرزائیوں اور خود مرزا قادیانی کے نزدیک اِلہاماتِ مرزا، آیاتِ قرآنی سے بڑھ کر ہیں۔ آیات متشابہات اور آیاتِ محکمات کے الفاظ ہمارے نزدیک غیر قرآن میں اِطلاق نہیں ہو سکتے، مگر مرزا قادیانی اپنے اِلہامات میں بھی یہ دونوں لفظ اِطلاق کر لیتے ہیں۔

چہاردہم:... اہلِ اسلام میں آیاتِ قرآنی کا اصل مطلب وہی معتبر ہے جو صحابہ اور ائمہ کے اقوال اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے تائید پائے ہوئے ہو، اپنے من گھڑت خیالات کے مسائل کی اِسلام میں کوئی وقعت نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان سب سے بڑھ کر وہ مطلب معتبر سمجھتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اِختراع کیا ہے، یا جو ان کے عقیدت مندوں نے بعد دِماغ

Marfat.com

سوزی کی ہے۔ پھر وہ طریق معتبر ہے کہ جس کی تائید کسی عیسائی مؤرخ یا اِنجیل اور تورات وغیرہ سے ہو، چنانچہ ان کی تمام تفاسیر کے ورق جا بجا احادیث کی بجائے اِنجیل وتوراۃ وغیرہ کی عبارتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

پانزدہم:... یہ کہ ان کے ہاں اہلِ اسلام کے مسلّمہ قصص (معراجِ جسمانی، اَصحابِ کہف، جنۃ آدم، قصہ بقر، ناقہ صالح، ذبح عظیم، شق قمر وغیرہ) تمام جھوٹے ہیں، کیونکہ عیسائیوں نے ایسے اُمور سچے تسلیم نہیں کئے۔

بالجملہ یہ مختصر پندرہ اُمور پیش کئے گئے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ ہم میں اور مرزائیوں میں اُصولی فرق ہے، صرف فروعی نہیں، اور ایسے دُور دراز کے اِختلافات کے ہوتے ہوئے ہم انہیں اسلام میں داخل نہیں سمجھتے کیونکہ ان کی کوئی بات اہلِ اسلام کے اَئمہ اور صحابہؓ میں سے کسی ایک کے موافق نہیں، جو مسائل انہوں نے اپنے دستور العمل بنائے ہیں، ان میں سے کچھ فلسفہ قدیم پر مبنی ہیں، اور کچھ تخیلاتِ جدید کا مجموعہ ہے، ہر ایک عقل مند اتنا کہے بغیر نہیں رہ سکتا... اور اُمید ہے کہ خود مرزائی بھی ہمیں یقین دلائیں گے... کہ آج سے تیرہ سو سال پہلے مرزائی اِعتقادیات کا نام ونشان تک نہ تھا، انہوں نے اسلام کی پُرانی چار دِیواری مسمار کر کے ڈیڑھ اِینٹ کی الگ مسجد بنانی تجویز کی ہے۔ ان کی اس نئی بنیاد پر شروع سے ہی اہلِ اسلام کی طرف سے رَدّ وقدح ہوتا رہا، مگر اس قوم نے ہمت نہ ہاری، مرزا قادیانی پر مختلف عنوانات سے اہلِ اسلام کی طرف سے تکفیر جاری ہوتی رہی،... کبھی نبوّت کے دعوے دار ہونے سے، اور کبھی مسیحِ موعود بننے سے، اور کبھی نصوصِ قطعیہ کے اِنکار کرنے سے... اور اہلِ اسلام کو جو جو ضرورتیں اور مجبوریاں پیش آتی رہیں، ان کے رفع کرنے کے واسطے مختلف کوششیں اور فتاوے عمل میں آئے، لیکن اس وقت چونکہ اہلِ اسلام کو حکام کی طرف سے یہ دِقت پیش آئی کہ اہلِ سنت والجماعت کی لڑکی جبراً مرزائی جماعت کے سپرد کر دی جاتی ہے، اور ہمیں غیر مسلم اور ان کو مسلم قرار دِیا جاتا ہے، اور خواہ مخواہ ہماری حق تلفی کی جاتی ہے، اس لئے اب مرزائی جماعت کی نسبت اس قسم کے فتاوے علمائے سنی وشیعہ سے حاصل کئے گئے ہیں کہ جن میں مرزا قادیانی کی تکفیر کے ضمن میں مذکورہ بالا مسئلے کا پورا تصفیہ ہو گیا ہے۔

پیشتر اس کے کہ ہم ان فتوؤں کی مختصر نقلیں درج کریں، ہم یہ ظاہر کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ اس حق تلفی کے لئے صدائے اِحتجاج بلند کرنے میں ہم دونوں فریق (سنی شیعہ) متفق ہیں اور ذرّہ بھر بھی اِختلاف نہیں۔ نیز یہ کہ جس قدر اِسلامی ریاستیں یا اِسلامی انجمنیں یا مدارس مذہبی اُمور اِسلام میں اپنا دخل دینا فرضِ منصبی سمجھتی ہیں، اس پر ان سب نے بھی اِتفاق کر لیا ہے، چنانچہ وہ فتاوے ملکی تقسیم کے لحاظ سے پنجاب وہندوستان کے چیدہ چیدہ اور معتبر مقامات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب وار درج کئے جاتے ہیں۔ ناظرین دیکھ کر خود فیصلہ کر لیں کہ مرزائیوں نے اِسلامی عمارت کو کس طرح مسمار کر دیا ہے۔ انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس مسئلے میں جو سوال چھپوا کر اہلِ علم کی خدمت میں روانہ کیا گیا تھا، وہ ذیل میں درج ہے، جس کے نیچے سب کے جوابات علیٰ حسب المدارج درج کئے جاتے ہیں۔

نوٹ: یہ تمام جوابات صفحہ: ۳۶۴ سے ۳۸۰ پر درج ہیں، لہٰذا وہاں موجود رسالے: ''فتویٰ تکفیرِ قادیان، شائع کردہ: مکتبہ اعزازیہ دیوبند'' میں دیکھ لئے جائیں، البتہ ''۳۱ نمبر فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور'' کی عربی عبارت وہاں مختصر ہے اور یہاں مفصل۔

Marfat.com

۳۱:...فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (سنی)

قال المرزا ما تعريبه وتلخيصه كنت اعتقد ان المسيح حي، فنزل الوحي بأنه قد مات، ثبت به ان القول بحياته من الشرك، والكشف على ان الجنة والنار لذات وآلام روحانية، وان ربنا اج (ناب الفيل) وهو قيوم ووجود له من الأيدى والأقدام والجوارح والقوىٰ ما لا يدركه مدرك كك له من الأعصاب والعروق ما لا يحيط به محيط بها تتم إرادته فى العالم هٰذه الأعضاء والعروق هى المسماة ما لعالم، وان الأخبار بنزول المسيح واشراط الساعة ليست علىٰ ظواهرها ولها معان كانت مخزونة لم يطلع عليها احدٌ إلىٰ يومنا هٰذا بل ولم ينكشف محمد صلى الله عليه وسلم الأُمور الخمسة الدجال ودوابته، ودابة الأرض، وابن مريم، ويأجوج ومأجوج، فنزل الوحى بأن دابة الأرض علماء هٰذا الزمان، ويأجوج ومأجوج اقوام اوروبا، والدجال علماء البريطانية، ودابتها مركب الدخان، وابن مريم انا فى تحصيل صفاته الذاتية ولما جرت سنة الله ببعثة الأنبياء إذ غلبت داعية الشر لم يكن بد من نبى فى هٰذه الأيام وقد كان الله وعد انه يبعث فى امته محمد نبينا كإبراهيم إذا تفرق علىٰ فرق كثيرة فلن ينجو إلّا من تبعه، فسمانى الله اسماء الأنبياء من آدم إلىٰ محمد صلى الله عليه وسلم ومن قل كنت احسب ان المسيح نبى عين انا منه فى مرتبته وكنت إذ ظهر لى فضل ما احسبه انها فضيلة جزوية ولٰكن لما اخذت تنزل على من الوحى الأمطار الموصلة الدر فلم يدعنى الله عليه فأعطيت منه النبوة وإنما اعطيتها إذ فنسيت فإنى فى أتباع محمد صلى الله عليه وسلم فنبوتى لا تنافى ختم الرسالة، والذى نفسى بيده! انه هو سمانى مسيحًا موعودًا وجعلنى نبيًّا صدقنى بالآيات فأنا آخر الخلفاء علىٰ قدم عيسىٰ وما كان لمؤُمن ان يكفر بى فإنه كفر بكتاب الله ولا يفلح الكافر حيث اتى- ولم يختص احد بإسم النبوة سواى فى هٰذا الزمان فما اوحى إلىّ فهو منزه عن الخطأ والنسيان فياايها المسلمون! ما اعلمكم فهو ملاك النجاة من النار، واعلموا انه ما يخالفنى من الأحاديث رميته كمزجاة من البضاعة، فلما آمنت بما اوحى إلىّ كما آمنت بالقرآن إعتقدته قطعيًّا فكيف يرىٰ ان آمن بالحديث ظنية او موضوعة تخالفه وفضلنى الله على المسيح الناصرى، والله لو كان المسيح اليوم لما ظهر له من الآيات ما ظهرت لى، بل ولم يظهرها الله لنبى قبلى مثل ما اظهرها لى ما خلا محمدًا صلى الله عليه وسلم بل إنما ظهرت له ثلاث آلاف وظهرت لى ثلاث مائة آلاف ولم يخل منها شهر فلما ثبت عند الله وعند جميع المرسلين ان المسيح الموعود فى هٰذا الزمان افضل من المسيح الناصرى فلم يشق على الناس افضل كنفسى عليه إذ كان المسيح ليعتاد الكذب ويشرب الخمر ومن جدته بغايا ويحيىٰ افضل منه إذ لم يكن يشرب الخمر، ولو لم استنكف عن عمل الترب لما زادنى المسيح فى المعجزات وقد غلط اربع مائة نبى فى اخبارهم بالغيب لٰكن لم يغلط احدٌ منهم ما غلط المسيح فيه- وقال لى الله: لولاك لما خلقت الأفلاك، وكم من سرير قد تسفل وسريرك فوق السرر كلها وانت من امتنا وهم من فشل وانت مِنّى بمنزلة اولادى وانت منى وانا منك وفضلنى

Marfat.com

الله بخسف القمرين وفضل محمد صلى الله عليه وسلم بخسف القمر، ومرة جعلنى الله امراة اظهر عليها قوة الرجولية فيريدون ان يرو مرة جالست الله وكتبت انا بيدى من الواقعات والحوادث كيف اريدها وقبله الله وكتب التصديق بقلمه وفتطاير رشحات بقلمه علٰى خادمى ولما غلب على الألوهية خلقت السماء والأرض وخلقت آدم۔ انتهى ما قال وله مثله هفوات لا تحطٰى وما ذكرنا فيه كفاية لما نريد ان نقول۔

فنقول: ان المرزا ادعى فيما ذكرنا وفات المسيح، القول بحياة المسيح شرك، الجنة والنار لا حقيقة لهما، الله جسم غير متناه، النصوص ليست علٰى ظواهرها، فوقية نفسه علٰى رسولنا صلى الله عليه وسلم علمًا، النبوة لنفسه، دوامها بعد ختم الرسالة، تحصيل النبوة بالإكتساب، التمثل بعيسٰى بل بجميع الأنبياء، فضيلة نفسه على المسيح، الإجراء الوحى، ضرورة الايمان به، المجالسة بالله، المجانسته به، كونه زوجة الله، ولد الله، كونه قيم الله فى كائناته، واتحاد ذاته بذات الله، شركته فى صفة الخلق وقدرته، فهٰذه عشرون امرًا كله كفر يخالف الإسلام، بل وتصديق المرزا فيه من الكفر وكفىٰ منها الرجل فى كفره واحد فكيف إذا اجتمعت جميعا فى قائلها لا اقول ذالك وحدى بل صرح بكفره من الأئمة المتقدمين القاضى عياض فى الشفاء والمُلَّا على القارى فى شرح الفقه الأكبر وابن حجر وآخرون فى مصنفاتهم، ونحن نذكر نبذة مما قالوا۔

قال على القارى: دعوى النبوة بعد نبينا كفر بالإجماع۔

قال ابن حجر فتى فتاوىٰ: من اعتقد وحيًا بعد محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم كان كافرًا بإجماع المسلمين۔

قال الشيخ الأكبر فى الفتوحات: اسم النبى زال بعد محمد صلى الله عليه وسلم۔

قال القاضى عياض: من ادعى نبوة احد مع نبينا صلى الله عليه وسلم او بعده كالعيسوية من اليهود القائلين بتخصيص رسالته إلى العرب، وكالخرمية القائلين بتواتر الرسل وكالبريغية والبيانية منهم القائلين بنبوة بزيغ وبيان واشباه هٰؤُلاء ومن ادعى النبوة لنفسه او جوز إكتسابها والبلوغ بصفاء القلب إلٰى مرتبتها كالفلاسفة وغلاة المتصوفة وكذلك من ادعى منهم انه يوحى إليه وان لم يدع النبوة وانه يصعد إلى السماء او يدخل الجنة ويأكل من ثمارها ويعانق الحوٗر العين فهٰؤُلاء كلهم مكذبون للنبى صلى الله عليه وسلم لأنه اخبر انه صلى الله عليه وسلم خاتم النّبيين وانه لا نبى بعده، واخبر عن الله انه خاتم النّبيين وانه ارسل كافة للناس واجتمعت الأُمّة علٰى حمل هٰذا الكلام على الظاهر وان مفهوم المراد به دون تأويل وتخصيص فلا شك فى كفر هٰؤُلاء الطوائف كلها قطعًا إجماعًا سمعًا ومن اعتقد ان الله جسم او المسيح او بعض من يلقاه فى الطريق فليس بعارف به فهو كافر وكذلك من ادعى مجالسة الله والعروج إليه ومكالمة وحلوله فى الأشخاص او استخف بمحمد صلى الله عليه وسلم او باحد من الأنبياء، او آذاهم، او قتل نبيًّا، او حاربه، او زرى بالأنبياء فهو كافر بإجماع المسلمين وكك من جوز على الأنبياء الكذب فيما اتوا به وادعى فى ذالك المصلحة او لم يدعها فهو كافر بالإجماع

Marfat.com

وكذالك من قال ان المراد بالجنّة والنّار والحشر والنّشر والثّواب والعقاب معنى غير ظاهرة وانها لذات روحانية ومعانى باطنة وكك تقطع بتكفير كل قائل قولا يتوصل به إلٰى تضليل الأُمّة او تكفير جميع الصحابة وقال محمد: من تنباء يستتاب اسر ذالك او اعلنه وهو كالمرتد قاله سخنون وغيره۔

فإن قيل: ان لكلام المرزا تأويلات كالصوفية! قلنا: من قال بكلمة الكفر من الصوفية كفر واستيب او رجع مما قال علا ان للتأويل مجالًا لمن آمن بنبوته ومن لا يحسن الظن به فيكفره قطعًا۔ وإن قيل: ان المرزائية اهل القبلة! قلنا: انهم انكروا نصوصًا قطعية عند جميع المسلمين واولوها لم يول به احد من الأئمة فلا ريب فى كفرهم وإن كانوا من اهل القبلة ونحن لم نكفرهم ما لم يأتوا الصريح الكفر ولم يخالفوا القطعيات الا ترىٰ إلٰى قوله عليه السلام: لا يقبل الله لصاحب بدعة صومًا ولا صلاةً ولا حجًّا ولا عمرةً ولا جهادًا ولا صرفًا ولا عدلًا، يخرج من الإسلام كما تخرج الشعرة من العجين۔ يخرج فى آخر الزمان قوم يقولون من خير قول الناس، يقرءون القرآن، لا يجاوز تراقيهم، يمرقون من الإسلام كما يمرق السهم من الرمية۔ وعن ابى سعيد ومالك بن انس مرفوعًا: قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل۔ فقلت: ان المرزائية وإن كانوا من اهل القبلة كفار لأنهم انكرو بديهيات الإسلام ومسلّماته۔ قال على القارى فى شرح الفقه الأكبر: ثم اعلن لأن المراد بأهل القبلة الذين اتفقوا علٰى ما هو من ضروريات الدين كحدوث العالم فمن واظب طول عمره على الطاعات مع إعتقاد قدم العالم او نفى الحشر لا يكون من اهل القبلة۔

فلما ثبت كفر المرزائية وشركهم لم يكونوا كفوًا للمسلمين، فلا يجوز التناكح بهم لقوله تعالٰى: "وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ؕ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ ۚ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا ؕ وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۖۚ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۚ" (البقرة: ۲۲۱)، "فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ ؕ لَا هُنَّ حِلٌّ لَّهُمْ وَلَا هُمْ يَحِلُّوْنَ لَهُنَّ ؕ .....وَلَا تُمْسِكُوْا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ" (الممتحنة: ۱۰)۔

رقمه عبدالحى عفا الله عنه

۴/ذيقعدة ۱۳۳۸ھ

ولا يجوز لأهل الإسلام ان يعاملوا المرزائية فى امر دينًا كان او غير دين۔

انا العاجز محمد فاضل

بن المولوى محمد اعظم مرحوم فتح گڑھى

مرزائیوں سے نکاح ہی دُرست نہیں، چہ جائیکہ اِفتراق...! محمد عبداللہ فتح گڑھی

تمت هذه الفتاوىٰ فالمرجو من المسلمين ان يعملوا بها

اوائل ذى الحجة ۱۳۳۸ هجرية مقدسة

Marfat.com

مرزائی کا جنازہ اور مسلمان

ایک لمحۂ فکریہ!

از

حضرت مولانا احمد سعید گوجرانوالہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی خَاتَمِ الْاَنْبِیَاءِ سَیِّدِنَا وَشَفِیْعِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

برادرانِ اسلام! تمام مسلمان خواہ وہ کسی مکتبِ فکر اور کسی بھی نظریۂ سیاست سے تعلق رکھتے ہوں، اس بات کو بخوبی جانتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ کائنات کا خالق و مالک صرف اللہ تعالیٰ ہے اور اِنسان کی ہدایت و رہنمائی کے لئے سچا یقینی مذہب اور دِین صرف اِسلام ہی ہے: ''اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ'' (آل عمران:۱۹) اس کے سوا تمام مذاہب اور اَدیانِ باطل غلط اور بے بنیاد ہیں۔ اس دِینِ اسلام کی شمع روشن کرنے والے اور جن و اِنس کو راہِ راست بتانے والے ہادی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری رسول نبی برحق رحمۃ للعالمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِنسانوں کی ہدایت و رہنمائی کے لئے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ تک مختلف اوقات میں انبیاء و رسول مبعوث فرمائے، سب سے آخری حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ختمِ نبوّت کا مبارک تاج عطا فرما کر نبوّت و رِسالت کا سلسلہ ختم و بند کر دیا، اس پر سب مسلمانوں کا اِیمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دَور و زمانے میں کسی قسم کا کوئی نبی و رسول نہیں ہو سکتا، نہ حقیقی نبی اور نہ ہی عکسی، ظلّی و بروزی وغیرہ، جیسا کہ متعدّد آیاتِ قرآنی میں اس کا ذکر ہے:

''مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ﴿۴۰﴾''

(الاحزاب)

''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں (یعنی تمام نبیوں سے آخر میں آنے والے ہیں)۔''

یہ بات فیصلہ کن ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّت ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تمام ممالک اور اَقوامِ عالم جن و اِنس کے لئے ہے۔

''اِنَّمَآ اَنْتَ مُنْذِرٌ وَّلِکُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ﴿۷﴾''

(الرعد:۷)

''بے شک آپ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرانے والے ہیں، اور ہر ایک قوم کی رہنمائی کرنے والے ہیں۔''

اسی طرح اللہ تعالیٰ سورۂ اَعراف میں آپ کی نبوّت عام کا اِعلان فرماتے ہیں:

Marfat.com

''قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا'' (الاعراف:۱۵۷)

''اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔''

اور اَحادیثِ صحیحہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف اِرشادات موجود ہیں جو قرآنِ کریم کی تفسیر ہیں، جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

"خُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ"

(مشکوٰۃ المصابیح ص:۵۱۲، باب فضائل سید المرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہ)

ترجمہ:... ''میرے اُوپر اللہ تعالیٰ نے نبوّت کا سلسلہ ہی ختم کر دیا۔''

"اَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ" (ابوداؤد ج:۲ ص:۲۲۸، کتاب الفتن، طبع ایچ ایم سعید)

ترجمہ:... ''میں نبیوں کے آخر میں آنے والا ہوں، میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوگا۔''

اور نہ ہی کسی قسم کی نبوّت کسی کو مل سکتی ہے، بلکہ آپ کی نبوّت ابدی ہمیشہ کے لئے قائم ودائم، ہر زمانے کے لئے مساوی ہے، تمام دُنیا کے مسلمانوں کا یہ اِجتماعی واِتفاقی فیصلہ کن عقیدہ ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی شخص کسی زمانے میں کسی قسم کی نبوّت یا رِسالت کا دعویٰ کرے تو وہ اَز رُوئے قرآن وسنت اور اِجماعِ اُمت کے وہ شخص کافر، مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک زندگی میں جب مسیلمہ کذّاب اور اَسود عنسی جیسے بدبختوں نے نبوّت کا دعویٰ کیا تو صحابہ کرامؓ نے ان پر اِرتداد اور کفر کا قطعی حکم لگایا اور ان کی سرکوبی کی۔ اس کے بعد وقت بوقت ایسے خبیث بدباطن قسم کے انسان نبوّت کا جھوٹا دعویٰ کرتے رہے اور ساتھ ساتھ ان کی سرکوبی ہوتی رہی۔ پھر جب برصغیر پاک وہند میں مرزائے قادیانی نے انگریز کے زیرِ سایہ اور اس کے حکم پر اُن کا خود کاشتہ پودا ہونے کی وجہ سے دعویٰ نبوّت کیا تو علمائے اُمت نے اِبتداءً دہلی میں جون ۱۸۹۱ء کے اِجتماعِ عظیم میں، اور پھر تمام دُنیا کے مسلمانوں نے بالاتفاق اس کے مرتد اور کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔ اور مرزا کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے کو بھی اسی طرح مرتد وکافر کہا، اور مسلمانوں کو ہمیشہ لگاتار اس کی گمراہی سے بچانے کے لئے پوری جدوجہد اور کوشش کی۔ اس ملک کے باشندے اس جدوجہد سے بخوبی واقف ہیں، ۱۹۵۳ء کی ''تحریکِ ختمِ نبوّت'' اور لاہور کا مارشل لاء جنرل اعظم خان کا فدایانِ ختمِ نبوّت پر فائرنگ اور مسلمانوں کا بخوشی جامِ شہادت نوش کرنا، پھر منیر انکوائری رپورٹ اس کا ایک بیّن ثبوت اور سرکاری شہادت ہے، تمام دُنیا کے مسلمانوں کا یہ اِتفاقی عقیدہ ہے کہ مرزائے قادیان کو کسی قسم کا پیشوا ماننے والے مرزائی قطعاً مسلمان نہیں اور نہ ہی مسلمانوں کے کسی گروہ یا فرقے میں شمار ہو سکتے ہیں۔ ان کا مذہب، ان کا فرقہ، اسلام اور مسلمانوں سے بالکل جدا ہے۔ ان کا نکاح، جنازہ، مرگ وخوشی مسلمانوں سے الگ ہیں، کوئی مرزائی اپنی لڑکی کسی مسلمان کے نکاح میں نہیں دیتا، اور نہ کسی مسلمان کو کسی مرزائی سے نکاح جائز ہے۔ اگر خاوند بیوی میں سے کوئی العیاذ باللہ مرزائی ہو جائے تو اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور کسی مسلمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی مرزائی کا جنازہ پڑھے یا اس کے لئے دُعائے مغفرت کرے اور اس کی قبر پر جائے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ کا

Marfat.com

صاف اِرشاد موجود ہے کہ کافر، مشرک اور منافق کے لئے اِستغفار کرنا اور اس پر نمازِ جنازہ پڑھنا قطعاً حرام ہے:

''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ؕ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾'' (التوبۃ)

''اے نبی! اور نمازِ جنازہ نہ پڑھیں ان میں سے کسی پر جو مر جائے کبھی بھی، اور نہ کھڑے ہوں اس کی قبر پر، وہ منکر (کفر کرنے والے) ہوئے اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے، اور وہ مر گئے نافرمان۔''

اللہ تعالیٰ مزید دوبارہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام اِیمان والوں کو خطاب فرما کر منع کر رہے ہیں:

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾'' (التوبۃ)

''لائق نہیں نبی کو اور مسلمانوں کو کہ بخشش چاہیں (اللہ سے) مشرکوں کے لئے اور اگرچہ وہ ہوں قرابت والے جبکہ صاف ظاہر ہو چکا ان پر یہ کہ وہ ہیں دوزخ والے۔''

اور مرزائی تو کافر، مرتد ہیں، مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ بدتر ہے! ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا اور دُعائے مغفرت کرنا، اللہ تعالیٰ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی اور بغاوت ہے۔

مرزائی، مسلمانوں سے بالکل الگ ہیں، یہودیوں اور عیسائیوں کی طرح، بلکہ اسلام اور مسلمانوں کے حق میں ان سے زیادہ خطرناک گروہ کوئی نہیں، ان کی سازشوں کا جال بیرون ملک تک پھیلا ہوا ہے، صرف ایک تازہ واقعے کی طرف آپ کو توجہ دِلائی جاتی ہے کہ مرزائیوں نے تمام ممالکِ اسلامیہ کے دُشمن اِسرائیل (یہودی) جیسے مکار خبیث ملک میں اپنی تبلیغی مشنری وہاں کے عرب مسلمانوں کو مرتد کرنے کے لئے قائم کر رکھی ہے، جبکہ حکومتِ پاکستان اور اکثر اِسلامی ممالک کے اسرائیل سے سفارتی تعلقات بھی نہیں ہیں۔

''گوجرانوالہ کی میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار مسلمان افسران سے''

جس طرح مسلمانوں کو مرزائیوں کا جنازہ پڑنا جائز نہیں، اسی طرح مرزائیوں کا مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کرنا بھی اَز رُوئے شریعت جائز نہیں، ان کا قبرستان بھی عیسائیوں، یہودیوں کی طرح بالکل الگ ہونا چاہئے۔ مسلمانانِ گوجرانوالہ کے لئے یہ بات کس قدر شرمناک ہے کہ ان کے قدیم قبرستان میں ان کے اموات کے ساتھ ساتھ مرزائی بھی دفن کئے جاتے ہیں، اس سلسلے میں میونسپل کمیٹی کے مسلمان ممبران اَربابِ بست وکشاد افسران اور ذمہ دار حضرات کا فرض ہے کہ وہ مسلمانوں کے جذبات، اِحساسات اور مذہبی عقیدے کا لحاظ کرتے ہوئے مسلمانوں کے قبرستان سے الگ اور جُدا مرزائیوں کے لئے قبرستان متعین اور مقرّر کریں، مرزائیوں کو مسلم قبرستان میں دفن ہونے کی ہرگز اِجازت نہ دیں، اور قانوناً ان کو روک دیں، کیونکہ اس سے دِین ومذہب کی رُوح مجروح ہوتی ہے اور عقیدۂ ختمِ نبوّت پر اِیمان رکھنے والے مسلمانوں کے دل زخمی ہوتے ہیں۔ افسرانِ بااِختیار کی اس چشم پوشی کی وجہ

Marfat.com

سے مرزائی بعض سادہ لوح مسلمانوں کو یہ دھوکا دے دیتے ہیں کہ جب ہمارا قبرستان ایک ہے تو ہم سب مسلمان ہیں، تو وہ مسلمان ان کے جنازے میں بھی شریک ہو جاتے ہیں، اس کی تمام ذمہ داری میونسپل کمیٹی کے باختیار حضرات پر ہے۔

ہم اُمید کرتے ہیں کہ میونسپل کمیٹی کے افسران اور ذمہ دار حضرات اپنے اسلامی جذبات کے پیشِ نظر قریبی اِجلاس میں اس مسئلے پر غور وفکر فرما کر ہماری اس گزارش کو منظور کر کے اسلام اور مسلمانوں پر اِحسانِ عظیم اور ایک بہترین مثال قائم کریں گے۔

قادیانیوں کے نزدیک تمام دُنیا کے مسلمان کافر ہیں

یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مرزائی، مسلمانوں کو اپنے عقیدے کے مطابق مسلمان نہیں سمجھتے، بلکہ ہر وہ انسان جو مرزا آنجہانی کی نبوّت کا قائل نہ ہو، اس کو کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج یقین کرتے ہیں، مندرجہ ذیل حوالہ جات بطور نمونہ ملاحظہ کریں:

۱:... ”مجھے خدا کا اِلہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا، وہ خدا اور رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔“

(اِشتہار معیار الاخیار مجموعہ اِشتہارات ج:۳ ص:۲۷۵)

۲:... ”اب ظاہر ہے کہ ان اِلہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مامور، خدا کا امین، اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے اس پر اِیمان لاؤ اور اس کا دُشمن جہنمی ہے۔“

(انجام آتھم ص:۶۲، خزائن ج:۱۱ ص:۶۲)

۳:... ”خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے، وہ مسلمان نہیں ہے۔“ (مکتوب بنام ڈاکٹر عبدالحکیم، تذکرہ ص:۶۰۷)

۴:... ”ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے، مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا، یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا، یا محمد کو مانتا ہے مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا، وہ نہ صرف کافر، بلکہ پکا کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔“ (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰)

۵:... ”ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں، اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں، کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی (مرزائے قادیان) کے منکر ہیں، یہ دِین کا معاملہ ہے، اور اس میں کسی کا اپنا اِختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔“ (انوارِ خلافت ص:۹۰)

۶:... کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوتے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، میں تسلیم کرتا ہوں کہ یہ میرے عقائد ہیں۔“

(آئینہ صداقت ص:۳۵)

Marfat.com

۷:... ''پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اِطلاع دی ہے کہ تمہارے اُوپر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا اِمام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین ص:۲۸، حاشیہ نمبر ۳، خزائن ج:۱۷ ص:۴۱۷)

قادیانی مذہب میں مسلمان کو مرحوم کہنا اور معصوم بچے تک کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں

۸:... ''سوال:- کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلۂ احمدیہ میں شامل نہ ہو، یہ کہنا جائز ہے کہ: ''خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے''؟

جواب:- غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا کفر بینات سے ثابت ہے، اور کفار کے لئے دُعائے مغفرت کرنا جائز نہیں۔'' (اخبار ''الفضل'' قادیان، ۷ر فروری ۱۹۲۱ء، جلد ۸ نمبر ۵۹)

۹:... ''ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے وہ تو معصوم ہوتا ہے؟ اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا؟ اس کے متعلق (میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان) نے فرمایا: جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا، اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے، اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا بھی جنازہ نہیں پڑھا جا سکتا۔''

(ڈائری مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ''الفضل'' قادیان ۲۳ر اکتوبر ۱۹۲۲ء، جلد ۱۰، نمبر ۳۲، ص:۶)

۱۰:... ''غیر احمدی تو حضرت مسیحِ موعود کے منکر ہوئے، اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے، لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیحِ موعود کا مکفر نہیں؟ میں سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات دُرست ہے تو پھر ہندو اور عیسائیوں کے بچوں کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟'' (انوارِ خلافت ص:۹۳)

مرزائی مذہب میں مسلمانوں کو لڑکیاں دینا حرام ہے

۱۱:... ''حضرت مسیحِ موعود کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے، اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔'' (برکاتِ خلافت ص:۷۳، از مرزا محمود قادیانی)

۱۲:... ''غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے، اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔'' (برکاتِ خلافت ص:۷۳، از مرزا محمود قادیانی)

۱۳:... ''جو شخص غیر احمدی کو رِشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیحِ موعود کو نہیں سمجھتا، اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دِین ہے جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے، ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو، مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے، مگر تم احمدی

Marfat.com

کہلا کر کافر کو دیتے ہو۔'' (ملائکۃ اللہ ص:۴۶ از مرزا محمود قادیانی)

دو قسم کے تعلقات

۱۴:... ''غیر احمدیوں سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دِیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا ہے..... جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں، دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں، ایک دِینی، دُوسرے دُنیوی، دِینی تعلقات کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے، اور دُنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ وناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیئے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اِجازت ہے، تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اِجازت ہے۔''

(کلمۃ الفصل ص:۱۶۹، از مرزا بشیر احمد پسر مرزا آنجہانی)

مقامِ عبرت!

مذکورہ بالا حوالہ جات کو بار بار پڑھیں اور غور وفکر کریں کہ مسلمانوں کی نسبت جب مرزا آنجہانی اور اس کے تمام ماننے والوں کے یہ بدعقائد ہیں، تو اَب مرزائی ایک مستقل اور مسلمانوں سے الگ اُمت (فرقہ) نہیں تو اور کیا ہیں...؟ بنابریں ان کو مسلمان سمجھنا، ان سے تعلقات بحال رکھنا، میل جول مسلمانوں کی طرح برت برتاؤ کرنا، ان کی غمی وخوشی میں شریک ہونا، ان کے مُردوں کا جنازہ پڑھنا، اِنتہائی بے غیرتی اور گمراہی ہے، جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح محبت وعقیدت ہے، اس کی غیرتِ ایمانی مرزائیوں سے کسی قسم کے تعلق کو قطعاً نہیں برداشت کر سکتی۔ مسلمانوں کے لئے یہ مقامِ عبرت اور لمحہ فکریہ ہے، ایمان ومحبتِ رسول کا اِمتحان ہے، کل قیامت کے دن تم سے ضرور پُرسش ہوگی، جواب کے لئے تیار رہو! وہاں کسی کی رشتہ داری، برادری اور دوستی کام نہیں آئے گی، بلکہ صحیح ایمان، سچی محبت، ختمِ نبوّت کا صحیح عقیدہ اور دُرست اسلام کے مطابق اعمالِ صالحہ کام آئیں گے، اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو صراطِ مستقیم اور اِسلام کے سچے عقیدے پر ثابت قدم رکھے۔

قائدِ اعظم کا جنازہ اور سر ظفر اللہ قادیانی

پاکستان کے بانی اور گورنر جنرل قائدِ اعظم محمد علی جناح کا جب انتقال ہوا تو تمام ملک غم وسوگ میں ماتم کدہ بنا ہوا تھا، اور دُور دُور سے مسلمان جوق در جوق اپنے محبوب رہنما کے جنازے کے لئے کراچی پہنچ رہے تھے، جب نمازِ جنازہ شروع ہوئی تو سر ظفر اللہ قادیانی جو اس وقت پاکستان کا وزیر خارجہ اور ملازم تھا، صفوں سے الگ ہو کر عیسائیوں میں بیٹھ گیا اور جنازے کی نماز نہ پڑھی، اور نہ ہی جنازے میں شریک ہوا۔ اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد حضرت مولانا محمد اِسحاق صاحب ہزاروی، ڈسٹرکٹ خطیب ہزارہ، ایبٹ آباد نے جب ظفر اللہ سے سوال کیا کہ تم نے قائدِ اعظم کا جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو ظفر اللہ قادیانی نے صاف جواب دیا کہ: ''مولانا! آپ مجھے کافر حکومت کا مسلمان ملازم، یا مسلمان حکومت کا کافر ملازم سمجھیں!''

Marfat.com

یہ واقعہ اور بیان مسلمانوں کی غیرتِ اسلامیہ کے لئے ایک کھلا چیلنج اور دعوتِ فکر ہے کہ مرزائی تو مسلمانوں کے ایک معصوم بچے کا جنازہ نہ پڑھیں اور معصوم بچے کا جنازہ پڑھنا حرام سمجھیں، اور ان کا بڑے سے بڑا مشہور آدمی کسی مشہور مسلمان اور خاص کر پاکستان کے بانی گورنر جنرل کا جنازہ بھی نہ پڑھے اور عیسائیوں کی طرح جنازے کی صفوں سے الگ ہو کر بیٹھ جائے، اور جب اس سے پوچھا جاتا ہے کہ تم نے جنازہ کیوں نہیں پڑھا؟ تو صاف جواب دے کہ کافر اور مسلمان ایک دُوسرے کا جنازہ نہیں پڑھتے! مگر یہاں مسلمان ہیں کہ محض برادری اور دوستانہ کی وجہ سے مرزائی کا جنازہ پڑھتے ہیں اور ان کو شرم نہیں آتی، مگر یہ شرم اور صد اَفسوس کا مقام ہے...!

گوجرانوالہ میں ایک ناخوشگوار واقعہ

گوجرانوالہ کے محلّہ باغبان پور میں ایک مشہور مرزائی میّت کے جنازے میں بدقسمتی سے کئی مسلمان بھی محض برادری سسٹم کے لحاظ وملاحظہ کی وجہ سے شریک ہو گئے، اور سب سے زیادہ غم انگیز، قابلِ صد اَفسوس بات یہ ہوئی کہ ایک مولوی صاحب نے مرزائیوں کی اِجازت سے مسلمانوں کو الگ نمازِ جنازہ پڑھائی، جبکہ مرزائی پہلے خود جنازہ پڑھ چکے تھے، جب اس کا چرچا شہر میں ہوا تو عوام اور خواص میں سخت ہیجان پیدا ہوا، چنانچہ مختلف مکاتبِ فکر کے علماء سے فتویٰ دریافت کیا گیا تو ہر ایک عالم نے الگ الگ فتویٰ لکھا، ان تمام جوابات کا قدرِ مشترک درج ذیل ہے:

اَز رُوئے شریعت، مرزائی مرتد، کافر، دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہیں۔ اور ان کو مسلمان سمجھنا کفر ہے، ان کا جنازہ جائز سمجھ کر پڑھنے پڑھانے والے عمداً یہ جانتے ہوئے کہ یہ میّت مرزائی ہے تو وہ سب لوگ میّت کی طرح کافر، مرتد ہو گئے، ان کو تجدیدِ اِسلام اور تجدیدِ نکاح کرنا چاہئے، توبہ اِستغفار کریں اور آئندہ کے لئے عہد کریں کہ کبھی ایسی حرکت نہ کریں گے۔ البتہ وہ لوگ جو اِتفاقاً شریک ہوئے اور بالکل بے خبر تھے، ان کو میّت کے حال کا علم نہیں تھا، وہ صرف توبہ اِستغفار کریں اور آئندہ کے لئے محتاط رہیں، چنانچہ اس مختصر سے پمفلٹ میں ان تمام علماء کے فتاویٰ درج کر دیئے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اس سے پوری آگاہی ہو اور آئندہ اس قسم کی غلطی کے اِرتکاب سے محتاط رہیں۔

فتویٰ

اَلْاِسْتِفْتَاء:... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین ومفتیانِ شرعِ متین کہ:

۱:... ایک مولوی صاحب باوجود علم ویقین کے ہوتے ہوئے کہ یہ میّت مرزائی کی ہے، عمداً نمازِ جنازہ پڑھائے اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کرے۔

۲:... اس اِمام کے پیچھے مسلمان مقتدی باوجود میّت کو مرزائی یقین کرتے ہوئے نمازِ جنازہ پڑھیں اور دُعائے مغفرت کریں، ان کا کیا حکم ہے؟ کیا یہ مسلمان رہے یا نہ؟ اور ان کا پہلا نکاح باقی رہا یا نکاح ٹوٹ گیا، نکاح ثانی ہونا چاہئے؟ بیّنوا توجروا!

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

جوابات

۱:... محقق العصر حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الحمد لله وكفىٰ وسلام علىٰ عباده الذين اصطفىٰ خصوصًا علىٰ سيّد الرسل والأنبياء الذى
لا رسول بعده ولا نبى ومن ادعى فقد شقى وهوىٰ

امابعد! دِینی طور سے دُنیا میں بڑے بڑے فتنے رُونما ہوئے ہیں، جن کے قلع قمع کے لئے علمائے اُمت اور صلحائے اُمت نے اپنی اِستطاعت کے مطابق کوئی کسر نہیں اُٹھا رکھی اور باطل پرستوں کے شکوک وشبہات کو دلائل وبراہین کے بے خطا ہتھیاروں سے چکنا چور کر کے رکھ دیا اور فضائے آسمانی میں ان کی دھجیاں بکھیر دیں اور ان کے بخیے ایسے اُدھیڑے کہ دُنیا بھر کے رفو گر بھی ان کو ملا نہ سکے، ان فتنوں میں سے اس دور کا ایک عظیم فتنہ قادیانیت ہے جس کے بانی آنجہانی مرزا غلام احمد قادیانی جن کے کفر پر تمام علمائے اسلام متفق اور یک زبان ہیں۔

مرزا آنجہانی کی تکفیر کے تین اُصول ہیں:

۱:... حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختمِ نبوّت کا اِنکار، اور ختمِ نبوّت کے مُسلّم معنی میں بے جا تاویل اور اپنی مصنوعی اور خودساختہ نبوّت کے لئے چور دروازے کی گنجائش۔

۲:... حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور ان کے نزول کا اِنکار اور اس کی دُور اَز کار اور لایعنی تاویلات۔

۳:... حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین۔

یہ تین اُصول ہیں جن کی وجہ سے علمائے ملت نے مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر کی ہے، اور اس میں وہ سو فیصدی حق بجانب ہیں، اور اس میں ایک رتی بھر شک وشبہ کی مطلقاً کوئی گنجائش نہیں ہے۔

اصلِ اوّل:... مرزا قادیانی نے کھلے لفظوں میں نبوّت کا دعویٰ کیا ہے، چند حوالے ملاحظہ ہوں:

۱:... ”حق یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے، اس میں ایسے الفاظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ، بلکہ صدہا دفعہ۔“

(ایک غلطی کا اِزالہ ص:۲، خزائن ج:۱۸ ص:۲۰۶)

۲:... ”مگر میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں ان اِلہامات پر اسی طرح اِیمان لاتا ہوں جیسا کہ قرآن شریف پر اور دُوسری کتابوں پر، اور جس طرح میں قرآن شریف کو یقینی اور قطعی طور پر خدا کا کلام جانتا

Marfat.com

ہوں، اسی طرح اس کلام کو بھی جو میرے پر نازل ہوتا ہے خدا کا کلام یقین کرتا ہوں۔"

(رُوحانی خزائن ج:۲۲ ص:۲۲۰، حقیقۃ الوحی ص:۲۱۱)

۳:... "اِلہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ، خدا کا مأمور، خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے، جو کچھ کہتا ہے، اس پر اِیمان لاؤ، اور اس کا دُشمن جہنمی ہے۔"

(رُوحانی خزائن ج:۱۱ ص:۶۲، انجامِ آتھم ص:۶۲)

۴:... "اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اس نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے، اور اسی نے مجھے مسیحِ موعود کے نام سے پکارا ہے، اور اس نے میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے نشانات ظاہر کئے ہیں، جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں۔"

(رُوحانی خزائن ج:۲۲ ص:۵۰۳، تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۶۸)

۵:... "خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کہ یعنی اس عاجز کو ہدایت، دِینِ حق اور تہذیبِ اخلاق کے ساتھ بھیجا۔"

(رُوحانی خزائن ج:۱۷ ص:۴۲۶، اربعین نمبر ۳ ص:۳۶)

۶:... "اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت اِفترا کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری، تو اوّل تو یہ دعویٰ بے دلیل ہے، خدا نے اِفترا کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے، جس نے اپنی وحی کے ذریعے سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی اُمت کے لئے ایک قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہو گیا، پس اس تعریف کے رُو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں، کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی، مثلاً یہ اِلہام: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذٰلك ازکی لھم، یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔"

(رُوحانی خزائن ج:۱۷ ص:۴۳۵، اربعین نمبر ۴ ص:۶)

اس عبارت سے صاف طور پر یہ بات ثابت ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تشریعی نبوّت کا بھی تھا، اس لئے ان کے اَتباع واَذناب کی یہ تأویل کہ "وہ غیر تشریعی نبی تھے" سراسر باطل ہے۔ اور اسی طرح ظلّی اور بروزی کا دعویٰ بھی قطعاً مردُود ہے، کیونکہ سایہ ذی سایہ کے تابع ہوتا ہے، اگر اصل اور ذی سایہ مثلاً تین دفعہ اُٹھتا بیٹھتا اور حرکت کرتا ہے تو سایہ بھی اتنی دفعہ اُٹھے بیٹھے گا اور حرکت کرے گا، یہ نہیں کہ ذی سایہ تو تین دفعہ حرکت کرے اور سایہ دس دفعہ۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ ص:۴۰، خزائن ج:۱۷ ص:۱۵۳ میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی تعیین تین ہزار لکھی ہے، اور اپنے معجزات اور نشانات کی تعداد دس لاکھ بتلائی ہے (براہین احمدیہ، حصہ پنجم ص:۵۶، خزائن ج:۲۱ ص:۷۲) گویا سایہ، ذی سایہ اور اصل سے بڑھ گیا، نعوذ باللہ من ھٰذہ الخرافات...!

Marfat.com

ان صریح حوالوں سے یہ ثابت ہوگیا کہ مرزا غلام احمد تشریعی اور غیر تشریعی دونوں نبوتوں کا اپنے لئے مدعی تھا، حالانکہ قرآنِ کریم کی نصوصِ قطعیہ کے علاوہ احادیثِ متواترہ اور اِجماعِ قطعی اس اَمر پر دال ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو شخص نبوّت و رِسالت کا دعویٰ کرے، اس کا دعویٰ یقیناً مردُود ہے، قرآنِ کریم کے اس مضمون کو ادنیٰ سے ادنیٰ مسلمان بھی اِجمالاً یا تفصیلاً جانتا ہے:

''مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝٤٠'' (الاحزاب)

ترجمہ:... ''حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہین، اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النّبیین ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو بخوبی جانتا ہے۔''

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"قال رسول الله صلّى الله عليه وسلّم: إنَّ الرسالة والنبوة قد انقطعت، فلا رسول بعدى ولا نبى۔ وقال هذا حديث صحيح غريب۔" (ترمذی ج:۲ ص: ۵۱، باب الرُّؤیا)

ترجمہ:... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: رسالت (تشریعی نبوّت) اور نبوّت (غیر تشریعی نبوّت) دونوں بند ہوچکی ہیں، سو میرے بعد نہ تو کوئی شرعی نبی آسکتا ہے اور نہ غیر شرعی۔''

اور ایک روایت میں یہ الفاظ وارِد ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"لأنه لا نبى بعدى ولا رسول۔"

(مستدرك ج:۵ ص:۵۵۷، باب لا يبقى من النبوّة إلّا الرُّؤيا الصالحة)

ترجمہ:... ''کہ میرے بعد نہ تو غیر شرعی نبی آسکتا ہے اور نہ شرعی۔''

حضرت مُلّا علی القاریؒ فرماتے ہیں کہ:

"ودعوى النبوة بعد نبينا صلى الله عليه وسلم كفر بالإجماع۔"

(شرح فقه اكبر ص:۲۰۲، طبع مجتبائی)

ترجمہ:... ''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا دعویٰ کرنا بالاجماع کفر ہے۔''

اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت ملنے کا مدعی ہو، تو وہ کافر ہے، اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبوّت مل چکی ہے، اس لئے ان کے تشریف لانے سے ختمِ نبوّت پر کوئی زَد نہیں پڑتی، چنانچہ علامہ الشہاب الخفاجیؒ لکھتے ہیں کہ:

"لا نبى بعدى اى لا ينبىء احد بعد نبوّتى۔" (خفاجی شرح شفا ج:۴ ص:۳۹۳)

''یعنی لا نبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ میری نبوّت کے بعد کسی کو نبوّت مل نہیں سکتی۔''

Marfat.com

سراج الامت حضرت اِمام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ

حضرت اِمام ابوحنیفہؒ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوّت کا دعویٰ کیا اور ایک شخص (الہلونی) نے کہا کہ: ''میں جا کر اس سے کوئی نشانی اور معجزہ طلب کرتا ہوں، تا کہ اس کا صدق وکذب عیاں ہو!'' اس پر حضرت اِمام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ:

"من طلب منه علامة فقد كفر لقول النبى صلى الله عليه وسلم: لا نبى بعدى!"

(مناقب صدر الأئمة المكى ج:۱ ص:۱۶۱، طبع دائرة المعارف حيدرآباد، دكن)

ترجمہ:... ''جو شخص اس سے علامت طلب کرے گا تو وہ کافر ہو جائے گا، کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف فرما دیا ہے کہ میرے بعد کسی کو نبوّت نہیں مل سکتی۔''

غرضیکہ ختمِ نبوّت کا مسئلہ اس قدر واضح، ایسا روشن اور اتنا بے غبار ہے کہ اس میں تأمل کرنا بھی خالص کفر ہے۔

حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی قدس سرہٗ کا عقیدہ

چنانچہ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند قدس سرہٗ لکھتے ہیں کہ:

''اپنا دِین وایمان ہے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی اور نبی کے ہونے کا اِحتمال نہیں، جو اس میں تأمل کرے، اس کو کافر سمجھتا ہوں۔'' (مناظرۂ عجیبہ ص:۱۰۳، مطبوعہ سہارن پور)

اصلِ دوم:... مرزا آنجہانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا دعویٰ اور ان کے زمین پر نزول کا صاف الفاظ میں اِنکار کیا ہے، جو بجائے خود کفر ہے، چند عبارات ملاحظہ ہوں:

۱:... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کو رفعِ جسمانی ٹھہرانا، سراسر ہٹ دھرمی اور حماقت ہے۔'' (براہین احمدیہ، حصہ پنجم ص:۴۳، خزائن ج:۲۱ ص:۵۵)

۲:... ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا وفات پانا کوئی مشتبہ امر نہ تھا۔''

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص:۲۴، خزائن ج:۲۲ ص:۴۵۶)

۳:... ''فمن سوء الأدب ان يقال: ان عيسىٰ عليه السلام ما مات وان هو إلّا شرك عظيم۔''

(الاستفتاء ص:۳۹، خزائن ج:۲۲ ص:۶۶۰)

ترجمہ:... ''یہ بے ادبی کی بات ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات نہیں ہوئی، اور ان کی وفات کا اِقرار نہ کرنا بہت بڑا شرک ہے۔''

۴:... ''اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے حِسّی اور بدیہی ثبوتوں کے ذریعے سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر دیا ہے اور ان کی جائے وفات اور قبر کا پتا دے دیا ہے۔''

(تریاق القلوب ص:۹، خزائن ج:۱۵ ص:۱۴۵)

Marfat.com

۵:...''اما صعود عیسٰی علیه السلام ونزولهٗ فهو امر یکذبه العقل وکتاب الله القرآن۔'' (الاستفتاء ص:۲، خزائن ج:۲۲ ص:۶۲۲)

ترجمہ:...''بہرحال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے رفع اور نزول کا معاملہ تو عقل اور اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ کریم اس کی تکذیب کرتی ہے۔''

۶:...''والله قد کنت اعلم من ایام مدیدة اننی جعلت المسیح ابن مریم وانی نازل فی منزله ولٰکنی اخفیته نظرًا إلٰی تاویله۔'' (آئینہ کمالاتِ اسلام ص:۵۵۱، خزائن ج:۵ ص:ایضاً)

ترجمہ:...''بخدا میں کافی عرصے سے جانتا تھا کہ بلاشک میں مسیح ابن مریم بنادیا گیا ہوں، لیکن میں اسے چھپاتا رہا، اس کی تاویل کی طرف نظر کرتے ہوئے۔''

۷:...''خدا نے اس اُمت میں سے مسیحِ موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ پھر ریویو صفحہ ۴۷۸ میں لکھا ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر مسیح ابن مریم میرے زمانے میں ہوتا تو جو کام میں کرسکتا ہوں، وہ ہرگز نہ کرسکتا، اور وہ نشان جو مجھ سے ظاہر ہوئے ہیں، وہ ہرگز دِکھلا نہ سکتا۔'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۴۸، خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۲)

۸:...''پھر جب کہ خدا نے اور اس کے رسول نے اور تمام نبیوں نے آخری زمانے کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے افضل قرار دیا ہے، تو پھر یہ شیطانی وسوسہ ہے کہ یہ کہا جائے کہ کیوں تم مسیح ابن مریم سے اپنے تئیں افضل قرار دیتے ہو؟'' (حقیقۃ الوحی ص:۱۵۵، خزائن ج:۲۲ ص:۱۵۹)

ان تمام عبارات سے یہ امر واضح ہوگیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، ان کے رفع اِلی السماء، اور پھر نزول کا صاف اِنکار کیا ہے، اور خود مسیح بننے، بلکہ ان سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے... معاذ اللہ!... حالانکہ نصوصِ قطعیہ صریحہ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع، ان کی حیات اور پھر نزول ثابت ہے۔

قرآنِ کریم کا یہ حکم کس مسلمان سے مخفی ہے:

''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ط'' (النساء:۱۵۸)

''بلکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اپنی طرف اُٹھالیا ہے۔''

حضرت اِمام رازیؒ فرماتے ہیں کہ:

"رفع عیسٰی علیه السلام إلی السماء ثابت بهٰذه الآیة۔"

(تفسیر کبیر ج:۱۱ ص:۱۰۳، زیرِ آیت: ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ ط'')

ترجمہ:...''حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اِلی السماء اس آیتِ کریمہ سے ثابت ہے۔''

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس آیتِ کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ:

"لما اراد الله ان يرفع عيسٰى إلى السماء خرج إلٰى اصحابه، وقال ابن كثير: وهذا إسناده صحيح۔" (ج:۲ ص:۳۹۸، زیرِ آیت: ''بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ'')

ترجمہ:... ''جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اُٹھانے کا اِرادہ فرمایا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے صحابہ کی طرف نکلے۔ اس حدیث کی سند بالکل صحیح ہے۔''

اور اِمامِ اہلِ سنت ابوالحسن الاشعریؒ فرماتے ہیں کہ:

"واجمعت الأُمّة علٰى ان الله عز وجل رفع عيسٰى إلى السماء۔"

(كتاب الديانة عن اصول الديانة ص:۵۳، ذكر الإستواء على العرش)

ترجمہ:... ''تمام اُمت اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان کی طرف اُٹھالیا ہے۔''

علامہ ابوحیان اندلسیؒ لکھتے ہیں:

"واجمعت الأُمّة علٰى أن عيسٰى عليه السلام حي في السماء وينزل إلى الأرض۔"

(تفسير نهر الماد ج:۲ ص:۴۷۳)

ترجمہ:... ''تمام اُمت کا اس امر پر اِجماع ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زِندہ ہیں اور زمین پر نازل ہوں گے۔''

علامہ ابن عطیہؒ فرماتے ہیں کہ:

"واجمعت الأُمّة علٰى ما تضمنه الحديث المتواتر ان عيسٰى عليه السلام في السماء حيٌّ وانه ينزل في آخر الزمان۔" (بحر المحيط ج:۲ ص:۴۷۳، زیرِ آیت: ''اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى'')

ترجمہ:... ''حدیثِ متواتر کے پیشِ نظر تمام اُمت اس بات پر متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زِندہ ہیں اور آخری زمانے میں نازل ہوں گے۔''

علامہ سفارینیؒ فرماتے ہیں کہ:

"فقد اجمعت الأُمّة علٰى نزوله ولم يخالف فيه احد من اهل الشريعة۔"

(شرح عقيدة السفارينى ج:۲ ص:۹۰)

ترجمہ:... ''بے شک ساری اُمت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول پر متفق ہے اور اہلِ اسلام میں سے کوئی شخص اس کا مخالف نہیں ہے۔''

علامہ ابنِ حزمؒ (المتوفی ۴۵۶ھ) لکھتے ہیں کہ:

Marfat.com

"واما من قال: ان الله عزَّ وجلَّ هو فلان لإنسان بعينه، او ان الله تعالىٰ يحل فى جسم من اجسام خلقه، او ان بعد محمد صلى الله عليه وسلم نبيًّا غير عيسى بن مريم، فإنه لا يختلف اثنان فى تكفيره لصحة قيام الحجة بكل هذا على كل احد۔"

(الفصل والنحل ج:۲ ص:۲۶۹)

ترجمہ:... ''جوشخص یہ کہے کہ: ''اللہ تعالیٰ فلاں شخص کے رُوپ میں ہے''، یا یہ کہے کہ: ''اللہ تعالیٰ اپنی کسی مخلوق کے جسم میں حلول کرتا ہے''، یا یہ کہے کہ: ''حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بجز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور نبی آسکتا ہے'' تو (اہلِ اسلام میں) دو آدمی بھی اس کے کفر میں مختلف نہیں، کیونکہ ان میں سے ہر ایک کی صحت، ہر ایک پر قائم ہو چکی ہے۔''

اور دُوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

"إلَّا ان عيسى بن مريم سينزل!" (محلی ج:۱ ص:۹۴ توحید)

ترجمہ:... ''ہاں مگر عیسیٰ علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے!''

اور خود مرزا قادیانی نے جب مسیحِ موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا تو صاف لکھا ہے کہ:

''یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح بن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اوّل درجے کی پیش گوئی ہے، جس کو سب نے بالاتفاق قبول کرلیا ہے.....تواتر کا درجہ اس کو حاصل ہے۔''

(اِزالہ اوہام ص:۵۵۷، خزائن ج:۳ ص:۴۰۰)

گویا مرزا قادیانی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات اور آمد کو تسلیم کر کے اپنے سابق فتویٰ کے رُو سے ہٹ دھرم، احمق، بے ادب اور بڑا مشرک بھی رہے۔ نہ معلوم وہی احمق اور بڑا مشرک ''مسیحِ موعود'' کیسے بن گیا؟ اور اس کو نبوت کیونکر مل گئی؟ کیا مشرک کو بھی نبوت مل سکتی ہے...؟

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ نزول آسمان سے ہوگا، چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ یہ روایت مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"كيف انتم إذا نزل ابن مريم من السماء فيكم وإمامكم منكم۔"

(كتاب الأسماء والصفات للبيهقى ص:۴۲۴، باب إِنِّيْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ)

ترجمہ:... ''تم کیسی اچھی حالت میں ہوگے جبکہ تم میں حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے اور تمہارا اِمام (مہدی-علی التفسیر) تم میں سے ہوگا۔''

اور ان کی ایک روایت میں یوں آتا ہے کہ:

"ثم ينزل عيسى ابن مريم صلى الله عليه وسلم من السماء فيؤُم الناس۔ الحديث۔"

(مجمع الزوائد ج:۷ ص:۳۵۲، باب ما جاء فى الدجال)

Marfat.com

ترجمہ:... ”پھر حضرت عیسیٰ ابن مریم صلی اللہ علیہ وسلم آسمان سے نازل ہوں گے، سولوگوں کو اِمامت کرائیں گے۔“

اور حضرت اِبنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”فعند ذالك ينزل اخى عيسى ابن مريم من السماء۔ الحديث“

(كنز العمال ج:۱۴ ص:۶۱۹، حديث:۳۹۷۲۶، باب نزول عيسىٰ عليه السلام)

ترجمہ:... ”تو اس وقت میرے بھائی حضرت عیسیٰ ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔“

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت میں اس طرح آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

”يمكث عيسىٰ عليه السلام فى الأرض بعد ما ينزل اربعين سنة، ثم يموت ويصلّى عليه المسلمون ويدفنونه۔“ (مسند طيالسى ج:۴ ص:۲۷۳، ۲۷۴)

ترجمہ:... ”حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہونے کے بعد چالیس سال قیام فرمائیں گے، اس کے بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو دفن کریں گے۔“

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کے اندر دفن کئے جائیں گے۔ چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت میں یہ جملہ بھی مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

”ثم يموت فيدفن معى فى قبرى۔“ (مشكوٰة ص:۴۷۹، باب نزول عيسىٰ عليه السلام)

ترجمہ:... ”پھر ان کی وفات ہوگی اور میرے مقبرے اور روضے میں میری قبر مبارک کے ساتھ ہی وہ دفن کئے جائیں گے۔“

اور خود مرزا قادیانی لکھتا ہے کہ:

”الا يعلمون ان المسيح ينزل من السماء بجميع علومه ولا يأخذ شيئًا من الأرض مالهم لا يشعرون۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص:۴۰۹، خزائن ج:۵ ص:ایضاً)

ترجمہ:... ”کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اپنے تمام علوم کے ساتھ نازل ہوں گے اور زمین سے کوئی شے (علم) حاصل نہ کریں گے، یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے؟“

اور دُوسرے مقام پر لکھتے ہی کہ حجج الکرامۃ ص:۴۱۸ میں ابن واطیل وغیرہ سے روایت لکھی ہے کہ حضرت مسیح عصر کے وقت (صحیح روایت میں فجر کا وقت ہے، (مستدرک ج:۴ ص:۴۷۸) صفدر) آسمان پر سے نازل ہوگا (تحفہ گولڑویہ ص:۱۱۲، خزائن ج:۱۷ ص:۲۸۱)۔

Marfat.com

اور ایک اور مقام پر لکھتے ہیں کہ:

''مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اُتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔'' (اِزالہ اوہام ص:۸۱، خزائن ج:۳ ص:۱۴۲)

ہمارے پاس مسلم شریف کے جو نسخے ہیں، ان میں ''آسمان'' کا لفظ موجود نہیں ہے، لیکن مرزا قادیانی کے نسخے میں ''آسمان'' کا لفظ ضرور موجود ہوگا، اور آسمان پر اُٹھائے جانے کا مرزا قادیانی کو بھی اِقرار ہے، چنانچہ وہ لکھتے ہیں کہ:

''اس لئے وہ ایک خوش اِعتقاد اور نیک آدمی کی حمایت سے بچ گیا اور بقیہ ایامِ زندگی بسر کر کے آسمان کی طرف اُٹھایا گیا۔'' (فتح الاسلام حاشیہ ص:۲۵، خزائن ج:۳ ص:۱۵)

غرضیکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات، ان کا رفع الی السماء، اور پھر ان کا آسمان سے نزول قرآن وحدیث اور اِجماعِ اُمت سے ثابت ہے، اور اس کا اِنکار اور تاویل سراسر کفر ہے۔

اصلِ سوم:... حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم وتوقیر اور ان کا ادب واِحترام اِیمان کی بنیادی شرط ہے، اور ان کی توہین وتحقیر، اور بے ادبی خالص کفر ہے، جس میں ادنیٰ برابر شک نہیں ہے۔ قرآن وحدیث اور اِجماعِ اُمت کے واضح دلائل اس پر موجود ہیں، اور یہ ایک ایسی واضح اور روشن حقیقت ہے کہ اس کے اِثبات کے لئے دلائل اور براہین کا ذِکر کرنا غیر ضروری ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے حضراتِ انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توہین کا اِرتکاب کر کے اپنے کفر پر مہرِ تصدیق ثبت کی اور آتشِ دوزخ مول خریدی ہے۔ صرف بطور نمونہ چند عبارات ملاحظہ کریں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین:

۱:... ''عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں، مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔'' (حاشیہ ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۶، خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۰)

۲:... ''آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار، کسبی عورتیں تھیں، جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۷، خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱)

۳:... ''آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیزگار اِنسان ایک کنجری (کسبی) کو یہ موقع نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگادے اور زِنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۷، خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱)

Marfat.com

۴:... ''ہائے کس کے سامنے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں، اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کرے۔''

(اعجاز احمدی ص:۱۴، خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۱)

۵:... ''یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا کہ ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی رُوح تھی.....
آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی.....آپ کو گالیاں دینی اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔''

(حاشیہ ضمیمہ انجامِ آتھم ص:۵، خزائن ج:۱۱ ص:۲۸۹)

حضرت یوسف علیہ السلام کی توہین:

''پس اس اُمت کا یوسف یعنی یہ عاجز (غلام احمد قادیانی) اسرائیلی یوسف سے بڑھ کر ہے، کیونکہ یہ عاجز قید کی دُعا کر کے بھی قید سے بچایا گیا، مگر یوسف بن یعقوب قید میں ڈالا گیا۔''

(براہین، حصہ پنجم ص:۷۶، خزائن ج:۲۱ ص:۹۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین:

۱:... ''چنانچہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام اِستغفار اسی بنا پر ہے کہ آپ بہت ڈرتے تھے کہ جو خدمت مجھے سپرد کی گئی ہے، یعنی تبلیغ کی خدمت اور خدا کی راہ میں جانفشانی کی خدمت، اس کو جیسا کہ اس کا حق تھا میں ادا نہیں کر سکا۔''

(حاشیہ ضمیمہ براہین حصہ پنجم ص:۱۰۶، خزائن ج:۲۱ ص:۲۶۹)

۲:... ''اس وقت ہمارے قلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلواروں کے برابر ہیں۔''

(ملفوظات احمدیہ ج:۱ ص:۳۴۶، طبع لاہوری)

اور مرزا آنجہانی کے یہ اشعار تو زبان زد خلائق ہیں:

اِبنِ مریم کے ذِکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

(دافع البلاء ص:۲۰، خزائن ج:۱۸ ص:۲۴۰)

منم مسیحِ زمان ومنم کلیمِ خدا
منم محمد واحمد کہ مجتبیٰ باشد

(نزول مسیح ص:۶، خزائن ج:۱۵ ص:۱۳۴)

الحاصل کہاں تک ان خرافات کو نقل کیا جائے، مرزا آنجہانی کی بیشتر کتابیں ایسی خرافات سے بھری پڑی ہیں، اندریں حالات ان کو، یا ان کے اَتباع کو مسلمان سمجھنا قرآن وحدیث اور اُمتِ مسلمہ کے اِجماع کا قطعاً اِنکار ہے اور ان کے ساتھ مذہبی اُمور

Marfat.com

میں مسلمانوں کا سا سلوک اور برتاؤ کرنا، اور ان میں سے کسی کا... یہ جانتے ہوئے کہ وہ قادیانی ہے.... جنازہ پڑھنا پڑھانا حرام ہے،(۱) اور بجز اس کے اور کیا صورت ہوسکتی ہے کہ ان کو مسلمان سمجھا گیا ہے، اور ان کو مسلمان سمجھنے والا دائرۂ اسلام سے خارج ہوجاتا ہے،(۲) اور اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے، اور ایسے شخص کو جو قادیانیوں کو مسلمان سمجھے، تجدیدِ ایمان اور تجدیدِ نکاح کرنا شرعاً ضروری ہے،(۳) اور ایمانی غیرت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ قادیانیوں کے جنازے میں مسلمانوں کو ہرگز شرکت نہیں کرنی چاہئے۔ مرزا آنجہانی کے ذیل کے حوالوں کی موجودگی میں بھلا کسی مسلمان کا ضمیر کس طرح اس کو گوارا کرسکتا ہے کہ ان کا جنازہ پڑھے...؟ مرزا آنجہانی کا فتویٰ ملاحظہ ہو:

۱:... ''پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اِطلاع دی ہے کہ تمہارے اُوپر حرام ہے، اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفّر اور مکذّب یا متردّد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہئے کہ تمہارا وہی اِمام ہو جو تم میں سے ہو۔''

(اربعین نمبر۴، ص:۲۸، حاشیہ خزائن ج:۱۷ ص:۴۱۷)

۲:... ''سوال ہوا کہ اگر کسی جگہ اِمامِ نماز، حضور کے حالات سے واقف نہیں تو اس کے پیچھے نماز پڑھیں یا نہ پڑھیں؟ فرمایا: پہلے تمہارا فرض ہے کہ اسے واقف کرو، پھر اگر تصدیق کرے تو بہتر، ورنہ اس کے پیچھے اپنی نماز ضائع نہ کرو، اور اگر کوئی خاموش رہے، نہ تصدیق کرے اور نہ تکذیب، تو وہ بھی منافق ہے، اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔'' (نہج المعلی مجموعہ فتاویٰ احمدیہ ج:۱ ص:۸۳)

مسلمانوں کو اپنے ایمان پر مضبوط رہنا چاہئے اور ایمانی غیرت کو ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہئے، علمائے گوجرانوالہ نے بروقت، حق اور صحیح فتویٰ دیا ہے، اللہ تعالیٰ اہلِ حق کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین!

واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم واحکم

احقر الناس ابوالزاہد محمد سرفراز

خطیب جامع مسجد گکھڑ و مدرّس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ

۲۴ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ - ۴ جولائی ۱۹۶۶ء

(۱ تا ۳) قال تعالیٰ: "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۭ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝" (المائدۃ)۔

قال ابوبکر الجصّاص: وفی ھذہ الآیۃ دلالۃ علی ان الکافر لا یکون ولیًّا للمسلم، لا فی التصرف ولا فی النصرۃ، ویدل علی وجوب البراءۃ من الکفار والعداوۃ بھم، لأن الولایۃ ضد العداوۃ، فإذا امرنا بمعادۃ الیھود والنصاریٰ لکفرھم، ففیرھم من الکفار بمنزلتھم ویدل علی ان الکفر ملۃ واحدۃ۔ (احکام القرآن للجصّاص ج:۲ ص:۴۴۴، طبع سھیل اکیڈمی)۔

وقال تعالیٰ: "وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ" (التوبۃ:۸۴)۔

قال الإمام الجصّاص تحت ھذہ الآیۃ: وحظرھا (الصلوٰۃ) علی موتی الکفار۔ (احکام القرآن للجصّاص ج:۳ ص:۱۴۴، طبع سھیل اکیڈمی)۔

ایضًا: والأصل ان من اعتقد الحرام حلالًا، فإن کان حرامًا لغیرہ کمال الغیر لا یکفر، وإن کان لعینہ، فإن کان دلیلہ قطعیًّا کفر، وإلّا فلا۔ (البحر الرائق ج:۵ ص:۱۳۲، باب احکام المرتدین، شامی ج:۳ ص:۳۱۱، عالمگیری ج:۲ ص:۲۷۲)۔

Marfat.com

حضرت مولانا صوفی عبدالحمید خان صاحب سواتی

باسمہٖ سبحانہ وتعالیٰ

علمائے اُمت اور جملہ مسلمانانِ عالم اور تمام طبقاتِ اُمت کے نزدیک مرزائے قادیانی کو نبی یا مجدّد ماننے والے مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہیں، لہٰذا کسی مرتد کا جنازہ پڑھنا، یا اس کے لئے دُعا و اِستغفار کرنا، قرآن وسنت اور اِجماعِ اُمت سے حرام ہے، اور دیدہ ودانستہ ایسا کرنے والا شخص خود کافر، دائرۂ اسلام سے خارج ہو جائے گا، لہٰذا تجدیدِ اِسلام اور نکاح ضروری ہے۔

علماء نے جو فتاویٰ صادر کئے ہیں، صحیح اور دُرست ہیں، واللہ اعلم!

احقر عبدالحمید سواتی
خطیب جامع مسجد نور
ومہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

اُستاذ العلماء حضرت مولانا قاضی شمس الدین کا جواب

الجواب:... قرآنِ کریم میں اِرشاد ہے کہ: ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ'' (التوبۃ: ۸۴) لہٰذا یہ جنازہ پڑھانے والے سب اس نہی صریح کے خلاف مرتکب ہوئے اور انہوں نے حدودِ شرعیہ سے تجاوز کیا، جو اِمام ہے اسے اِمامت سے علیحدہ کر دیا جائے، اور جو عوام ہیں، ان سے ترکِ موالات کر دی جائے، اب رہا تجدیدِ نکاح کا معاملہ! اس کے متعلق فیصلہ شرعی یہ ہے کہ اگر انہوں نے یہ جنازہ جائز اور حلال سمجھ کر پڑھایا ہے اور کسی اِشتباہ میں مبتلا نہیں ہوئے تو پھر ان کے نکاح ٹوٹ گئے اور توبہ کے بعد تجدیدِ نکاح ضروری ہے، ورنہ حرام کاری میں مبتلا رہیں گے۔ اور اگر کوئی اِشتباہ تھا جس کی بنا پر انہوں نے پڑھا، تو پھر بھی تجدیدِ نکاح بہتر ہے، اور جب توبہ کر لیں تو پھر ان سے برتاؤ بھی کر سکتے ہیں اور وہ اِمامت بھی کرا سکتے ہیں کہ: ''اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ وَمَنْ تَابَ، تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ''۔

العبد شمس الدین عفی عنہ
ناظم جامعہ صدیقیہ گوجرانوالہ
۱۹۶۶/۶/۳ء

حضرت مولانا محمد چراغ، مہتمم مدرسہ عربیہ گوجرانوالہ کا جواب

جواب دُرست ہے۔

محمد چراغ، مہتمم مدرسہ عربیہ

حضرت مولانا محمد اِسماعیل، جامع مسجد اہلِ حدیث گوجرانوالہ

مرزا غلام احمد اور اس کے متعلق علمائے اُمت نے صراحۃً تکفیر فرمائی ہے، خود قادیانی بھی دُوسرے مسلمانوں کو کافر سمجھتے اور ان کی نمازِ جنازہ نہیں پڑھتے، پھر ایک مسلمان اِمام نے معلوم نہیں یہ جرأت کیوں کی؟ اندریں حالات اِمامِ مذکور اِمامت کے قابل نہیں، اگر اُسے اپنے فعل پر اِصرار ہو تو یقیناً اِرتداد ہے، اسے توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرنا چاہئے، عامۃ المسلمین کو اسی طرح فعل توبہ

Marfat.com

اور اِستغفار کرنا چاہئے۔

محمد اِسماعیل کان اللہ لہٗ
مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ
۶/۴/۱۹۶۶ء

حضرت مولانا عبدالقیوم، مدرسہ نصرۃ العلوم

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ علی من لا نبی بعدہٗ اما بعد!

سارے دِینِ اسلام کا دارومدار کلمے کے دو جزوں پر ہے، پہلا جز ہے: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ''، دُوسرا جز ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ''، پہلے جز میں توحیدِ خالص ہے کہ جو کام بھی کرنا ہے، وہ صرف خداوندقدوس کے لئے ہوگا، اور دُوسرے جز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رِسالت کا اِقرار ہے کہ ہر کام کی شکل وصورت وہی ہوگی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتائی ہے، خداوندتعالیٰ کی ذات وصفات اگر کوئی شخص مانتا ہے، مگر اس طریقے سے نہیں مانتا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے، تو ایسا خدا کا ماننا بھی اللہ تعالیٰ کے ہاں معتبر نہیں۔ معلوم ہوا کہ تمام دِین کا مدار کلمے کے دُوسرے جز ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ'' پر ہے، اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بدل جائے تو تمام دِین بدل جائے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی ''ایک غلطی کا اِزالہ'' میں لکھتا ہے کہ: محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء ...إلخ، اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد بھی رکھا گیا اور رسول اللہ بھی۔ اب جو لوگ مرزا کو مانیں گے تو ضرور اس کو محمد رسول اللہ تسلیم کریں گے، ...معاذ اللہ!... کیونکہ وہ کہتا ہے کہ مجھے خدا نے محمد رسول اللہ کہا ہے، اس کے بعد بھی مرزائیوں کے کلمے کے بدلنے میں کوئی شک وشبہ باقی رہ جاتا ہے؟ اب مرزائی اَحکامِ اِسلام، قرآن کی تلاوت اس لئے کریں گے کہ ان کو مرزا رسولِ قادیانی نے کہا ہے کہ اور مسلمان اعمالِ صالحہ اس لئے کریں گے کہ ان کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکی مدنی ہاشمی نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد مرزائیوں اور مسلمانوں کے درمیان ایک مکمل حدِ فاصل علیحدگی اور جدائی خود بخود قائم ہوجاتی ہے اور دو اُمتوں کے دو مذہب الگ الگ ہوجاتے ہیں۔ مرزائیوں کا دائرۂ اسلام سے خارج اور کافر ہونا اظہر من الشمس ہے، پھر بھی کوئی اِمام کسی مرزائی کی ...قادیانی ہو، یا لاہوری... نمازِ جنازہ عمداً پڑھائے اور مسلمان مقتدی جنازہ عمداً پڑھیں تو اس اِمام اور ان مقتدیوں کے کفر میں کیا شک رہ جاتا ہے؟ ان تمام جنازہ پڑھنے پڑھانے والوں کو نئے سرے سے مسلمان ہونا چاہئے اور نکاح کی بھی تجدید کرانی چاہئے۔

احقر العباد عبدالقیوم
صدر مجلس احرار اِسلام، گوجرانوالہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن، نائب مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد، لاہور

الجواب:... مبسملًا ومحمدلًا ومصلّیًا ومسلّمًا! اس مولوی صاحب اور مسلمانوں نے اگر اس مرزائی کو کافر سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو انہوں نے ایک امر حرام کا اِرتکاب کیا ہے، جو کفر ہے، کیونکہ کافر کا جنازہ پڑھنا اور اس کے حق میں دُعائے مغفرت کرنا حرام ہے، گناہ ہے۔ جیسا کہ بخاری (ج:۴ ص:۲۱۵) میں ہے: ''ولا تصل علی احد منهم مات ابدًا إلخ، وذکر

Marfat.com

عن الصبری انه یجب ترك الصلوٰة علی معلن الکفر ومسره بهٰذا قال، ثم فرض علی جمیع الاُمّة ان لا یدعوا لمشرك ولا یستغفر له إذا ماتوا علی شر کهم إلخ۔'' تاوقت توبہ نہ کرے اِمام بنانا مکروہِ تحریمی ہے۔

چونکہ مرزائی عقائد نصوصِ شرعیہ قطعیہ کے خلاف ہیں، اس لئے ان عقائد والا قطعاً کافر ہے، ان عقائد والے کو کافر نہ سمجھنا بلکہ مسلمان سمجھنا گویا کہ ان عقائد کو صحیح اور اِسلام کے موافق سمجھنا ہے۔ لہٰذا اگر انہوں نے اس مرزائی میّت کو مسلمان سمجھ کر جنازہ پڑھا ہے تو یہ سب کے سب کافر ہو گئے، اسلام سے خارج ہو گئے، نہ ان کا نکاح باقی رہا اور نہ ان کو اِمام بنانا صحیح ہے، واللہ اعلم!

کتبہ عزیز الرحمٰن

نائب مفتی جامعہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور

۲۳ ربیع الاوّل ۱۳۸۶ھ

حضرت مولانا محمد سعید، مسجد لانگریاں، گوجرانوالہ

مرزا قادیانی اور اس کے متبعین اَز رُوئے شرع مرتد اور کافر ہیں، اور میں کہتا ہوں کہ مرزائی کا جنازہ پڑھنے پڑھانے والے بھی کافر اور مرتد ہیں۔ لہٰذا ان کو توبہ اور تجدید اِیمان اور نکاح دوبارہ کرنا فرض ہے۔

محمد سعید، خطیب جامع مسجد گلی لانگریاں، گوجرانوالہ

حضرت مولانا قاضی عبدالسلام، مدرسہ انوار العلوم گوجرانوالہ

الجواب:... چونکہ کافر کی نمازِ جنازہ نصوص قطعی الثبوت والمعنی سے ممنوع ہے،(۱) اور قادیانی عقیدے والے باجماع الامت اَز رُوئے کتابُ اللہ والسنۃ کافر ہیں، لہٰذا قادیانی مذہب والے کا جنازہ پڑھنا ممنوع، حرام وکفر ہے، اور محرماتِ قطعیہ جو قبیح بعینہٖ ہوں، اس کا حلال سمجھنا اِرتداد وکفر ہے، اور خروج ہے دائرۂ اسلام سے،(۲) اور کافر نہ قابلِ اِمامت ہے، اور نہ نکاحِ سابق بحال رہ سکتا ہے، اور غیر اِمام (مقتدیوں) کا بھی یہی حال ہے، جو محرماتِ مذکورہ کو حلال سمجھے، لہٰذا تجدید نکاح واِیمان عند التوبہ ضروری ہے۔(۳)

قاضی عبدالسلام

مدرسہ انوار العلوم جامع مسجد گوجرانوالہ

---

(۱) ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِهٖ'' (التوبة:۸۴)۔ قال الإمام جصاص تحت هٰذه الآیة: وحظرها (الصلاة) علی موتی الکفار۔ (احکام القرآن للجصّاص ج:۳ ص:۱۴۴)۔

(۲) والأصل ان من اعتقد الحرام حلالًا، فإن کان حرامًا لغیره لا یکفر، وإن کان لعینه، فإن کان دلیله قطعیًا کفر وإلّا فلا۔ (البحر الرائق ج:۵ ص:۱۳۲، باب احکام المرتدین، ایضًا: عالمگیری ج:۲ ص:۲۷۲)۔

(۳) ایضًا۔ نیز: ما یکون کفرًا إتفاقًا یبطل العمل والنکاح، واولاده اولاد الزنا، وما فیه خلاف یؤمر بالتوبة والإستغفار وتجدید النکاح۔ (رد المحتار ج:۴ ص:۲۴۶، ۲۴۷)۔

Marfat.com

حضرت مولانا مفتی محمد خلیل، مدرسہ اشرف العلوم، گوجرانوالہ

الجواب: نحمدہٗ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین! جن لوگوں نے مرزائی میّت کا جنازہ پڑھایا ہے، انہوں نے سخت ترین جرم کا اِرتکاب کیا ہے، جو کفر ہے، ان کا بائیکاٹ کرنا چاہئے، تا آنکہ توبہ کریں اور تجدید اِیمان کریں اور نکاح کی بھی تجدید کریں، اور عام لوگوں کے سامنے معافی مانگیں اور ناک سے لکیریں نکالیں، منہ کالا کر کے گدھے پر چڑھا کر پھرایا جائے، واللہ اعلم!

محمد خلیل
مدرسہ اشرف العلوم باغبانپورہ، گوجرانوالہ
۱۵ ربیع الثانی ۱۳۸۶ھ

مولانا مفتی بشیر حسین، جامع مسجد محلّہ قبرستان گوجرانوالہ

الجواب:... وھو الموفق للصواب! صورتِ مسئولہ میں تمام مکاتبِ فکر علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ تمام مرزائی جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ماننے والے ہیں، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں، ایسے آدمیوں کے لئے نہ نمازِ جنازہ ہے اور نہ دُعائے مغفرت ہے۔ جب قرآن مجید کی نصوصِ قطعیات میں منافقین اور مشرکین کے لئے دُعائے مغفرت نہیں ہے، ''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى ...إلخ'' (التوبۃ: ۱۱۳) منافقین کے لئے اللہ تعالیٰ حکم فرماتا ہے: اے نبی! اگر تو ان کے لئے ستر مرتبہ بھی دُعائے مغفرت کرے گا، اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز نہیں بخشے گا۔ مرتد کا درجہ مشرک اور منافق سے زیادہ ہے، ان پر نمازِ جنازہ پڑھنا اور دُعائے مغفرت کرنا اللہ تعالیٰ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صریح نافرمانی ہے، بلکہ بغاوت ہے۔ جن مسلمانوں نے اور اِمام صاحب نے عمداً نمازِ جنازہ پڑھی ہے، وہ اپنے ایمان کی فکر کریں، تجدید اِیمان کی کریں اور اپنے نکاح بھی اَز سرِ نو پڑھائیں۔ ایسا اِمام اِمامت کے فرائض کا اہل نہیں ہے، اس کو معزول کیا جائے تا کہ آئندہ کوئی اِمام ایسے کام کی جسارت نہ کرے، ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب!

مفتی بشیر حسین، فاضل دیوبند
خطیب جامع مسجد محلّہ قبرستان، گوجرانوالہ
۱۹۶۶/۶/۳ء

مولانا محمد صادق، زینۃ المساجد محلّہ روڈ، گوجرانوالہ

الجواب:... مرزائی چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکار اور اس کو نبی ومجدد مان کر اس کی طرح ختمِ نبوّت کے منکر اور توہین شانِ رسالت کے مرتکب ہیں، اس لئے علمائے عرب وعجم کے فتوے کی رُو سے کافر ودائرۂ اسلام سے خارج ہیں، اور جو شخص انہیں ختمِ نبوّت کا منکر ومرزائی جاننے کے باوجود انہیں مسلمان سمجھے، اور ان کے لئے دُعائے مغفرت کرے، وہ بھی ان کی طرح کافر ودائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ لہٰذا بصورتِ مسئولہ جس مولوی نے مرزائی کو مسلمان ہو کر اس کا جنازہ پڑھایا اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کی ہے، مسلمانوں کے لئے اس کو اِمام بنانا اور اپنی مسجد میں رکھنا ہرگز جائز نہیں، اس کے پیچھے نماز محض باطل ہے۔

۲:... جس اِمام اور اس کے مقتدی نے مرزائی کو مسلمان سمجھ کر اس کا جنازہ پڑھا اور اس کے لئے دُعائے مغفرت کی، ان کا

Marfat.com

نہ اسلام رہا، نہ نکاح! ان پر فرض ہے کہ نئے سرے سے کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوں، صدقِ دِل سے توبہ کریں اور ان کا نکاح دوبارہ پڑھیں، ورنہ مسلمان ان سے قطع تعلق کریں، واللہ اعلم!

ابوداؤد محمد صادق غفرلہٗ

زینۃ المساجد، گوجرانوالہ

مولانا اِحسان الحق، مسجد حاجی مہتاب دین، گوجرانوالہ

غلام احمد قادیانی اور اس کو نبی یا مجدّد ماننے والے سب کے سب دائرۂ اسلام سے خارج ہیں اور مرتدین ہیں، انہیں مسلمان جاننا یا مرنے کے بعد دُعائے مغفرت کرنا، نمازِ جنازہ پڑھنا یا پڑھانا، کفر و اِرتداد ہے، ایسوں پر تجدید اِسلام وتجدید نکاح لازم وضروری ہے، ورنہ اہلِ اسلام پر فرض ہے کہ ان سے قطع تعلق کریں۔ حضرت مجیب مسئول کا جواب بالکل دُرست ہے، فقط واللہ تعالیٰ اعلم!

ابوشعیب محمد اِحسان الحق قادری رضوی غفرلہٗ

جامعہ رضویہ منظر الاسلام، مسجد حاجی مہتاب دین، گوجرانوالہ

غلطی کا اِقرار اور توبہ!

علمائے کرام کے فتویٰ کے بعد جنازہ پڑھنے والے مسلمانوں نے اپنے جرم کا اِحساس کیا، اور بعض نے مسجدوں اور عام مجمع میں اپنی غلطی کا اِقرار اور توبہ کی، کلمۂ شہادت پڑھ کر نئے سرے سے اسلام و اِیمان کی تجدید کی اور اپنے اپنے نکاح بھی دوبارہ پڑھوائے، چنانچہ مولوی گل حسن شاہ صاحب بریلوی، اِمام وخطیب مسجد حنیفہ، باغبان پورہ نے اپنی غلطی کا اِقرار کرتے ہوئے بعد از نماز، مسجد کے عام مجمع میں سب لوگوں کے سامنے توبہ کی، کلمہ پڑھ کر تجدیدِ اِیمان کی، اور اسی مجمع عام میں اپنا نکاح بھی دوبارہ پڑھوایا، اور اسی مجلس میں ایک توبہ نامہ (بدست حاجی صوفی عبدالعزیز صاحب) پیش کیا، جس پر پڑھ کر مولوی صاحب مذکور نے دستخط کئے، جو درج ذیل ہے:

مولوی صاحب کا توبہ نامہ

میں مولوی گل حسن شاہ، اِمام وخطیب جامع مسجد باغبان پورہ گوجرانوالہ، اِقرار کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی تمام اُمتِ مسلمہ کے نزدیک کافر، دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اور جو اس کو نبی یا کسی قسم کا پیشوا تسلیم کرے، وہ بھی کافر، دائرۂ اسلام سے خارج ہے، چونکہ میں نے ایک مرزائی میّت کی نمازِ جنازہ پڑھی پڑھائی، جو صریح غلطی کی ہے، جس سے میرا اِسلام و اِیمان جاتا رہا۔ اب اس عام مجمع میں رُوبرو ان مسلمانوں کے توبہ وتجدیدِ اِیمان کرتا ہوں اور اِقرار کرتا ہوں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، ان کے بعد کسی قسم کی نبوّت نہیں ہوسکتی، جو اِقرار کرے گا، کافر ہوگا۔ اور رُوبرو گواہان کے اپنے نکاح کی بھی تجدید کرتے ہوئے پوری توبہ کر رہا ہوں، تاکہ اَحکامِ اسلام کی پوری پابندی نصیب ہوجائے۔ خداوند کریم مجھے اِستقامت نصیب فرمائے اور دِینِ اسلام پر قائم رکھے، آمین!

دستخط: گل حسن شاہ بقلمِ خود

گواہ: ۱:- صوفی عبدالعزیز ۲:- چودھری غلام محمد کشمیری، وغیرہ۔

Marfat.com

اِسلامیانِ پاکستان سے اپیل!

حضرات! ملک کے حالات آپ کے سامنے ہیں، آئینِ اسلام اور دِینِ قیم کے ساتھ جو برتاؤ ہو رہا ہے، وہ کسی باشعور سے مخفی و پوشیدہ نہیں۔ اِلحاد و بے دِینی، فسق و فجور کا دور دورہ ہے، فحاشی، بے حیائی عام ہے۔ اسلام اور آئینِ اسلام کی برسرِ عام توہین کی جارہی ہے، ملک میں اسلامی کلچر، ثقافت کے نام پر رقص و سرود، ننگے ناچ اور ڈانس کئے جاتے ہیں، خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین جیسے خلافِ اسلام قوانین، قرآن و سنت کے مقابلے میں مسلمانوں پر جبراً مسلط کئے گئے ہیں، ایک طرف حج پر پابندی ہے تو دُوسری طرف اوقاف کے نام سے مساجد پر قبضہ، علمائے کرام پر ناجائز پابندیاں، زبان بندی اور ان کو برطرف کیا جارہا ہے، ادھر زکوٰۃ کی مقرّر کردہ اِسلامی شرح میں تبدیلی کی جارہی ہے اور زکوٰۃ کو حکومتی ٹیکس کا نام دیا جارہا ہے، اور یہ سب کچھ مظلوم ''اسلام'' کے نام پر ہو رہا ہے۔ عہدِ حاضر کے گمراہ، زکوٰۃ، حج، نماز اور روزے کی شرعی حیثیت اور اہمیت کو نگاہوں سے اوجھل کرنے میں مصروف ہیں، الغرض ترمیم و تنسیخ کا ملک گیر سلسلہ شروع ہے۔

دِینی اقدار کو مسخ کرنے اور مٹانے کی کوشش پورے زور سے ہو رہی ہیں اور آپ میں سے اکثر حضرات یہ سب کچھ دیکھتے اور سمجھتے ہوئے بھی اس کے مقابلے کے لئے میدانِ عمل میں آنے سے تأمل کر رہے ہیں۔ آپ کی حمیتِ دِینی سے توقع رکھتے ہوئے اپیل کرتا ہوں کہ آپ دِین اور صرف دِینِ اسلام کی سربلندی، آئینِ اسلام کے نفاذ، توحیدِ باری تعالیٰ اور عقیدۂ ختمِ نبوّت کی حفاظت کے لئے تمام دِین پسند جماعتوں اور علمائے حق کا ساتھ دیں، اور خصوصیت سے علمائے حق کی جماعت ''جمعیت علمائے اسلام پاکستان'' سے پورا پورا تعاون کریں جو پاکستان میں دِینی اقدار کی بحالی اور اِسلامی آئین کے نفاذ کے لئے کوشش کر رہی ہے، اور یہی اس کا مقصدِ وحید ہے۔ ہمارے اسلافِ کرام جس طرح مساجد، مدرسوں اور خانقاہوں کے منتظم، خدمت گزار تھے، اسی طرح وہ میدانِ جہاد کے شہسوار بھی تھے، اگر وہ دارالعلوم دیوبند کے منظّم اور مدرّس ہیں تو شاملی کے میدانِ جہاد میں مجاہد و سپاہی بھی ہیں، اگر وہ خانقاہ اِمدادیہ کے بانی گوشہ نشین ہیں تو شاملی کے میدانِ جہاد میں بذاتِ خود مسلمان فوج کے جرنیل و سپہ سالار بھی ہیں، اگر ایک طرف وہ دارالعلوم دیوبند اور مسجدِ نبوی کے شیخ الحدیث ہیں تو ساتھ ہی وہ جزیرہ مالٹا (کالے پانی) میں قید فرنگ اور ہندوستان کی آزادی کے قائد بھی ہیں۔ خداوند قدوس ہم کو دِین کی حفاظت کرنے والے بزرگانِ اسلاف کرام کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق نصیب فرمائے، آمین!

اس مختصر رسالے میں اِنتہائی اِختصار کے ساتھ چند معروضات پیش کر دی ہیں، اور یہ ناچیز کوشش آپ حضرات کے سامنے ہے، کہاں تک اس میں کامیابی ہوئی، اس کا اندازہ آپ ہی لگا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دِین کی خدمت اور رضا کے لئے قبول فرمائے، آمین! فقط

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین،

وصلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ خیر خلقہٖ محمد وآلہٖ واصحابہ اجمعین

Marfat.com

مرزائی کا جنازہ اور اس کے نہ پڑھنے کا فتویٰ

حافظ عبدالحق سیالکوٹی

Marfat.com

اِستفتاء

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ

وَّآلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ، اَمَّا بَعْدُ!

کیا فرماتے ہیں علمائے دِین وہادیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جس کے دعویٰ نبوّت اور جھوٹے اِلہامات وخرافات سے علمائے دِین بخوبی واقف ہیں، اس کا ایک مخلص مرید جو شرک فی الرسالۃ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام، اور خصوصاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ مریم صدیقہ کی شان میں، اور ان کے علاوہ علمائے اسلام کی شان میں گستاخیاں کر کے ان سب کی توہین اور بے ادبی کیا کرتا تھا۔ لیکن جب وہ بغیر توبہ کے فوت ہوگیا تو مسلمانوں اور خصوصاً ائمہ مساجد میں سے ایک مسجد کے اِمام نے مرزا مذکور کے اس مرید کو خود غسل وکفن دے کر اس کی نمازِ جنازہ پڑھ دی ہے۔ کیا اب حنفی اور اہلِ حدیث مسلمان اس اِمامِ مذکور کی اِقتدا میں نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں؟ اور اس کو اپنا اِمام ومقتدا تسلیم کر کے اس کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اور اگر نفی میں جواب ہے تو جو مسلمان اس اِمامِ مذکور کی اِقتدا میں نماز اَدا کرے گا اور اس کے ساتھ تعاون کرے گا، اس مسلمان کے ساتھ باقی مسلمانوں کو کیا سلوک کرنا چاہئے؟ بیّنوا توجروا!

۱:... عبدالحق (اِمام مسجد یتیم شاہ محلّہ اٹاری، سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۲:... مستری ولی محمد (جنرل سیکریٹری مجلس احرار محلّہ میانہ پورہ سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۳:... جعفر علی (جنرل سیکریٹری مجلس احرار سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۴:... عبدالرحیم گاہندی (پریذیڈنٹ انجمن فدایانِ اسلام ونائب صدر مجلس احرار اسلام سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۵:... حکیم محمد عبداللطیف (انجمن اِصلاح المسلمین، نائب صدر مجلس احرار سیالکوٹ)۔ ۶:... محمد الدین ولد پیر وحجام (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۷:... محمد الدین ولد فضل دین شیخ (محلّہ کھٹیکاں شہر سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۸:... محمد حسین (محلّہ شاہ کا کاولی رنگ پورہ سیالکوٹ، بقلمِ خود)۔ ۹:... مہر ہیرا ولد فدا آرائیں (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۱۰:... مہر بڈھا ولد فضل الدین آرائیں (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۱۱:... سائیں گھد وتکیہ یتیم شاہ (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۱۲:... مہر علم الدین ولد کریم بخش آرائیں (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۱۳:... مستری اِمام الدین ولد بلندا (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔ ۱۴:... مہر چراغ الدین ولد فضل الدین آرائیں (محلّہ اٹاری سیالکوٹ)۔

الجواب:... حامدًا ومصلّیًا! مرنے والا چونکہ حالتِ کفر میں مرا ہے، اس لئے اس پر نماز ودُعا شرعاً ناجائز وحرام ہے۔

Marfat.com

''مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ'' (التوبۃ:۱۱۳) سے صریح ممانعت ہے، عملاً ایسا کرنے والا سخت گنہگار ہے۔ جب تک تائب نہ ہو، اس کی اِقتدا میں مسلمانوں کو نماز پڑھنے سے اِحتراز لازم ہے۔ یہ قوم فروشی اور اِیمان ریزی کی بیّن دلیل ہے، ایسے قوم فروش انسانوں سے تعاون بھی نہ کرنا چاہئے۔ ''فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿۶۸﴾'' (الانعام)، اور: ''وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ'' (المائدۃ:۲) میں ایسے ہی مجرموں کی سزا ہے۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم!

محمد علی کاندھلوی

مدرّس مدرسہ فلاحِ دِین ودُنیا، سیالکوٹ، ۱۸؍فروری ۱۹۳۵ء

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
حافظ سیّد نور شاہ بمہر خود	محمد اِبراہیم میر بقلمِ خود	محمد عبدالمنان بقلمِ خود عفی عنہ

الجواب وباللہ التوفیق! مرزا قادیانی کا دعویٰ باطل، اور باطل کی مریدی کرنے والا بھی باطل ہے۔ اس کا اِیمان بھی باطل، باطل کا غسل کفن وتجہیز وتکفین کرنے والا اپنے اِیمان کو خطرے میں ڈالتا ہے، اور تمام اہلِ سنت کا مذہب اس حدیث کے مطابق ہے کہ: ''لا نبی بعدی!'' نبی علیہ السلام کے بعد کوئی ماں ایسا بیٹا نہ جنے گی جو حضور علیہ السلام کے بعد نبی ہو سکے۔ مرزا قادیانی نے اس حدیث کے خلاف اپنے آپ کو دعوے دار نبوّت کا ثابت کیا۔ پس ایسے آدمی کے مرید کو ایک سنی مسلمان ہرگز غسل نہیں دے سکتا، اور ایسا کرنے والا ایک مؤمنین کی جماعت میں اگر توبہ نہ کرے تو اس کی اِقتدا اہلِ سنت ہرگز نہیں کر سکتے، فقط!

محمد الدین، امامِ مسجد شیخاں محلّہ کھٹیکاں سیالکوٹ

باسمہٖ سبحانہ! مرزا قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کر کے نص قرآنی: ''وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ'' (الاحزاب:۴۰) کا برملا اِنکار کرتے ہوئے جمہور کے نزدیک صریح کفر کا اِرتکاب کیا ہے، اور اس نے متعدّد ایسی احادیثِ صحیحہ کی تکذیب کی ہے، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بابِ نبوّت کو مفتاح خاتمی سے تا نفخ صورِ اِسرافیلی مقفل کر دیا ہے، اور قصرِ نبوّت ورِسالت میں خشت آخریں ثبت فرما کر تعمیر کو تا قیامت اکمل کر دیا ہے۔ پس اگر متوفی مقرِ نبوّت مرزا قادیانی تھا تو بے شبہ وہ بھی مرتد اور کافر ہوا، ایسے مرتد کا غاسل طائفہ مؤمنین میں توبہ کرے، ورنہ اس کی اِقتدا سے مسلمان بالضرور مجتنب رہیں۔

حکیم محمد صادق، صادق المرقوم

۱۷؍ذیقعدہ ۱۳۵۳ھ

الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح	الجواب صحیح
عبدہ غلام مصطفیٰ عفی عنہ خطیب مسجد گھماراں محلّہ وہارووال سیالکوٹ	محمد علی خطیب امام مسجد پٹھاناں عفی عنہ موری دروازہ سیالکوٹ	محمد یوسف خطیب محلّہ خراسیاں سیالکوٹ	اِمام الدین رائے پوری خطیب جامع مسجد صدر بازار سیالکوٹ

باسمہٖ سبحانہ! واقعی مرزا قادیانی اور اس کے ماننے والے باتفاق علمائے اہلِ سنت والجماعت بوجہ دعویٰ نبوّت وتوہین انبیاء

Marfat.com

دائرۂ اسلام سے خارج ہیں۔ جو شخص ان کی نمازِ جنازہ پڑھے وہ بھی ملحد، بے دِین، گمراہ ہے، جب تک توبہ نہ کرے مسلمانوں کو اس کے ساتھ کسی قسم کا برتاؤ وغیرہ نہیں چاہئے۔

جواب صحیح ابو محمود محمد مسعود

المسکین اللہ فتح علی شاہ الحنفی از کھروٹہ سیداں الہڑ ضلع سیالکوٹ

واقعی مرزائیوں کے دفن کفن اور جنازے میں شامل ہونا اپنے آپ کو اِیمان سے خارج کرنا ہے، کیونکہ وہ صریح قرآن وحدیث کے مخالف ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنی شان میں وہ تمام آیتیں پیش کی ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں ہیں، اور قرآنِ کریم کا فیصلہ ہے کہ: ''وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعٰٓى اِلَى الْاِسْلَامِ ۭ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝'' (الصف) پس مرزا قادیانی کو اللہ تعالیٰ نے خود ظالم واظلم کا فتویٰ دیا ہوا ہے، اور ظالموں کی نسبت صاف فرمایا کہ: ''وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ'' (ہود: ۱۱۳) ''یعنی ظالموں سے میل جول نہ کرو، ورنہ تم بھی جہنمی ہو جاؤ گے۔ لہٰذا جو شخص مسلمان ہو کر مرزائی کے کفن دفن اور جنازے میں شریک ہوتا ہے، وہ بھی انہی میں سے ایک ہے۔ اس کی اِمامت اور اس کے ساتھ میل جول کرنا اور مسلمانوں کا برتاؤ کرنا قطعاً ناجائز ہے۔ فقط واللہ اعلم!

حررہ بندہ ذُوالمنن ابو یوسف نور الحسن عفا اللہ عنہ
خطیب جامع مسجد کلاں، تحصیل بازار سیالکوٹ

الجواب:... هو الموفق للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی اصل دِین منصوص علیہ متفق علیہ ختمِ نبوّت کا جاحد ومنکر ہے اور نیز وہ متعدّد دعاوی کفریہ کا مرتکب ہے، اس لئے وہ اور اس کے تمام پیروکار جمیع کفار سے اشنع واقبح اکفر ہیں، تمام اہلِ علم واہلِ اسلام اور جملہ مذاہبِ اسلام نے ان کو، اور جو ان کو کافر نہ سمجھے، کافر قرار دیا ہے۔ ایسوں کی تجہیز وتکفین کرنے والا دو حالت سے خالی نہ ہوگا: یا حلال سمجھ کر کرے گا، یا حرام سمجھ کر کرے گا۔

صورتِ اُولیٰ میں کافر ہے، اور اس کے اعمالِ سابقہ سب حبط ہو گئے اور اس کا نکاح فسخ ہو گیا ہے، توبہ صریحہ ظاہرہ اور تجدیدِ اِسلام ونکاح لازم ہے، ورنہ سب اولاد حرام کی ہوگی، دائماً ابداً جہنمی ہوگا۔

صورتِ ثانیہ میں پرلے درجے کا فاسق ہے۔ اشباہ والنظائر کا فتویٰ ہے کہ فاسق کو اِمام بنانا ناجائز ہے اور نماز واجب الاعادہ ہے۔ واللہ وحدہ لاشریک فرماتا ہے کہ: ''وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۭ'' (المائدۃ: ۵۱) ''تم میں سے جو اُن سے دوستی وموالات کرے گا وہ انہیں کا ہی ہوگا۔'' اور فرماتا ہے کہ: ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰي قَبْرِهٖ ۭ'' (التوبۃ: ۸۴) ''ان میں سے جو مر جائے، اس کی نمازِ جنازہ مت پڑھے اور اس کی قبر پر مت کھڑے ہو!'' اس مضمون کی آیات واحادیث بکثرت ہیں، بخوفِ طوالت ان پر ہی اِکتفا کی جاتی ہے!

کتبہ محمد عبد الغنی عفا عنہ
مہتمم جامعہ حنفیہ واقعہ کالج روڈ سیالکوٹ
۱۹/اپریل ۱۹۳۵ء

Marfat.com

ہم نے جہاں تک اقوال مرزا قادیانی کے دیکھے اور سنے، ان اقوال کی رُو سے قادیانی اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے، جو مسلمان ہو اور مولوی کہلائے اور ان کا جنازہ پڑھائے، وہ بھی اِحاطۂ اِسلام سے خارج ہے۔

خاکسار سیّد محمد نور اللہ
خطیب جامع مسجد قصاباں، محلّہ کشمیری سیالکوٹ

توبہ نامہ!

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

منکہ قاضی حبیب اللہ ولد قاضی عطاء اللہ صاحب اِمام مسجد موچیاں محلّہ بوچڑ خانہ شہر سیالکوٹ کا ہوں۔ مظہر نے پچھلے دنوں مسمّٰی محمد الدین مرزائی فوت شدہ کو غسل دیا اور اس کا جنازہ پڑھا۔ یہ مظہر کا فعل عام مسلمانان کے نزدیک ایک بڑا شرعی جرم تھا، جس کے اِرتکاب کے سبب عام مسلمانوں نے مجھ سے عدم تعاون کر لیا، لہٰذا مظہر اپنے اس بُرے فعل سے پشیمان ہو کر مجلس عام مسلمانان میں تائب ہوتا ہوا تجدید اِسلام کرتا ہے اور آئندہ اِقرار کرتا ہوں کہ ایسے بُرے فعل کا کبھی مرتکب نہ ہوں گا، اور جو کچھ میرے اس قصور کے متعلق تعزیر شرعی بروئے شرعِ محمدی ہوگی اس کی ادائیگی میں مجھے کسی قسم کا کوئی عذر نہ ہوگا، اور میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے متبعین کو جیسا کہ مسلمان کافر سمجھتے ہیں، کافر سمجھتا رہوں گا۔

العبد بقلمِ خود حبیب اللہ احقر العباد اللہ راجی الی اللہ المدعو حبیب اللہ

گواہان حاضرین مجلس: ۱:... غلام یاسین ولد غلام حسین قوم قریشی، سکنہ سیالکوٹ محلّہ اٹاری۔ ۲:... عبد الغفور ولد عبد الصمد بٹ، محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۳:... محمد الدین ولد کرم الٰہی آرائیں، محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۴:... میاں عبد الحق، اِمام مسجد یتیم شاہ سیالکوٹ۔ ۵:... میاں محمد علی، اِمام مسجد پٹھاناں سیالکوٹ۔ ۶:... اللہ دتا ولد مولا داد بافندہ، محلّہ اٹاری سیالکوٹ۔ ۷:... عمر خاں، بقلمِ خود۔

❊❊❊

Marfat.com

عرب وعجم کے دیوبندی، بریلوی، اہلِ حدیث اور شیعہ علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ

اہالیان علاقہ مانسہرہ، ضلع مانسہرہ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سوال نمبر ۱:... کیا فرماتے ہیں علمائے دِین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ ضلع ہزارہ، تحصیل مانسہرہ میں ایک گاؤں کے رہنے والے ایک صاحبِ اثر شخص نے اپنی لڑکی ایک قادیانی مرزائی کو یہ کہہ کر نکاح کر کے دے دی کہ یہ لڑکا مرزائیت سے توبہ کر کے مسلمان ہو چکا ہے۔ چنانچہ ساری برادری کو اس کی توبہ کا ذِکر کر کے بوقت شادی بٹھالیا اور دعوتِ ولیمہ میں بھی شریک کرلیا۔ اس ہنگامی صورتِ حال کے بعد خود اس لڑکے سے پوچھا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دِی گئی تو اس نے غصّے میں آکر کہا کہ: ''بیوی کی خاطر اپنا مذہب چھوڑنا (گالی دے کر کہا کہ) بڑے ایسے ویسوں ں کا کام ہے، میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا!'' آیا اَز رُوئے شریعتِ مطہرہ یہ نکاح ہوا یا نہیں؟ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر ۲:... انہی بااثر صاحب نے پھر اپنے ایک لڑکے کی منگنی بھی مذکورہ لڑکے کے بڑے بھائی مرزائی عقیدے والے کی لڑکی سے اعلانیہ کی ہے، کچھ دِنوں تک شادی ہونے والی ہے۔ اس کے متعلق واضح فرمائیں کہ اس شادی میں برادری کے اہلِ سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمان اَز رُوئے شریعتِ پاک شریک ہو سکتے ہیں یا کہ نہیں؟ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر ۳:... انہی بااثر صاحب کے زیرِ اثر اس گاؤں کی جامع مسجد کے سابق اِمام وخطیب کا تعلق بھی مرزائیوں سے ہے، اس نے صاف کہا ہے کہ: ''میں مرزائیوں کو کافر نہیں کہتا، کسی کی مرضی ہو، میرے پیچھے نماز پڑھے، نہ ہو، نہ پڑھے، کسی کے ڈر سے اپنے تعلقات ان سے قطع کرنے کے لئے تیار نہیں ہوں!'' چنانچہ اپنے اس عقیدے کا مظاہرہ عملی طور پر اس نے اس طرح سے کیا ہے کہ شہر داتہ میں رہنے والے ایک قادیانی مبلغ کے خالص قادیانی عقیدے والے لڑکے کی شادی میں یہ اِمام صاحب مذکور اپنے کنبے کے سارے افراد سمیت شریک ہوئے اور اس شادی میں ضرورت سے زیادہ خوشی کا مظاہرہ بھی کیا۔ نیز اپنے حقیقی بھائی کو اس مذکور قادیانی لڑکے کا شادی والا دوست بھی بنا دیا۔[1] اسی پر بس نہیں، بلکہ سنا ہے کہ یہی اِمام صاحب اپنی حقیقی بھانجی کا رِشتہ اس قادیانی لڑکے کے بڑے بھائی قادیانی مرزائی کو، اور اس کی حقیقی بھانجی جو مرزائی کی لڑکی ہے، کا رشتہ اپنے حقیقی بھانجے کے لئے کرنے کا مصمم اِرادہ کر چکے ہیں۔ بات چیت تقریباً ہو چکی ہے، شاید معمولی سی کسر رہ گئی ہو۔ رِضائے الٰہی کے لئے اس مسئلے کو وضاحت سے بیان فرمائیں کہ آیا یہ شخص مسلمانوں کی نماز پنج گانہ کا اِمام، نیز مسلمانوں کی نمازِ جنازہ کا اِمام بن سکتا ہے یا نہیں؟ نیز خطبہ جمعہ ونکاح کے

---

(۱) چنانچہ اسی مسجد میں مدرسہ تجوید القرآن کے اساتذۂ کرام کو خطیب صاحب کی اس مرزائیت نوازی پر اِعتراض کرنے کی بنا پر اس صاحبِ اثر شخص نے پہلے ان کو ذِلت آمیز الفاظ میں سخت سست کہا، پھر انہیں مدرسے سے جواب دے کر تعلیمِ قرآن کے ہرے بھرے باغ کو اُجاڑنا اس لئے پسند کرلیا کہ خطیب صاحب کی دِل شکنی کیوں کی گئی؟ وہ اساتذۂ کرام آج بھی بہت دُور نہیں، بلکہ مانسہرہ لوہار بانڈہ میں قیام پذیر ہیں، (مزید لطف کہانی صرف انہی کی زبانی)۔

Marfat.com

لئے بھی کسی اور شخص کا مستقل طور پر اِنتظام کرنا چاہئے کہ نہیں؟ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر ۴:... نیز انہی بااثر صاحب اور خطیب صاحب کو اس خطرناک مرزائیت نواز، بلکہ مرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے شہر کے اکثر عوام مرد وزَن کو مرزائیوں کے کافر یا مسلمان ہونے کا کوئی علم ہی نہیں رہا، بلکہ ان دونوں نے مرزائیوں سے رشتوں کے لین دین والے اپنے خطرناک طرزِ عمل سے مرزائی اور مسلمانوں کے اِمتیاز کو اس حد تک ختم کردیا ہے کہ اس گاؤں کے عوام مرد وزَن مرزائیوں کے کفر واِرتداد سے بالکل بے خبر ہوتے جارہے ہیں، بلکہ ان ہی دونوں کے نقشِ قدم پر چل کر دُوسرے مسلمانوں نے بھی مرزائیوں سے رشتے کرنے شروع کردیئے ہیں۔ چنانچہ ابھی چند روز ہوئے کہ ایک واقعہ ہو چکا ہے۔ اسی طرح مرزائی میّت کی نمازِ جنازہ اور دُعا میں شریک ہونے شروع ہوگئے ہیں۔ اس لئے راہ للّٰہ یہ مسئلہ روشن فرمائیں کہ آیا مرزائی قادیانی ہوں یا لاہوری، دائرۂ اسلام سے خارج ہیں یا کہ نہیں؟ ان سے نکاح اور ان کی نمازِ جنازہ اور دُعا میں شریک ہونا اَز رُوئے دِینِ حق وشریعتِ مطہرہ دُرست ہے یا نہیں؟ نیز قادیانی یا لاہوری مرزائی کا ذبح کردہ جانور حلال ہے یا حرام؟ بیّنوا توجروا!

سوال نمبر ۵:... ہماری آخری دردمندانہ گزارش ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا اَشخاص:

نمبر ۱:... بااثر صاحب جو وقتاً فوقتاً علمائے کرام کو بُرا بھلا کہتے ہوئے کہ یہ مولوی مرزائیوں کو کافر کہہ کر پھوٹ ڈالتے ہیں، اور اپنے موجودہ طرزِ عمل کی تعریف وتحسین کرتے، اور اپنے طرزِ عمل پر فخر کرتے ہوئے اسے محبوب ومرغوب سمجھتے ہیں۔

نمبر ۲:... اِمام وخطیب صاحب نے اللّٰہ کے گھر جامع مسجد مذکور میں مرزائیوں کو کافر نہ کہنے کا اِقرار، اور ان سے تعلق جاری رکھنے کا اِصرار کیا ہے، اور اس پر قائم ہیں۔ چنانچہ مرزائیوں کی شادی میں اپنے طرزِ عمل کو واضح بھی کردیا ہے۔

یہ دو شخص جن کی خطرناک مرزائیت نواز ومرزائیت ساز پالیسی کی وجہ سے اس وقت سارے کا سارا گاؤں کفر واِرتداد کی لپیٹ میں ہے۔ اَز رُوئے شرعِ متین ودِینِ مبین اور قرآن وحدیث ومذہبِ حنفیہ کی معتبر کتابوں سے ان دونوں کا حکم بھی بیان فرمائیں کہ جب تک یہ اِعلانیہ توبہ نہ کریں، عوام مسلمانوں کو ان سے کیسا تعلق رکھنا چاہئے؟ بیّنوا توجروا!

ان سوالات کا جواب اَز رُوئے قرآن وحدیث وکتبِ معتبرہ وحنفیہ، وضاحت سے بیان فرما کر عنداللّٰہ ماجور ہوں، اور اس گاؤں کے بے بس مسلمانوں کے اِیمان کو اِرتداد والی خطرناک لعنت سے بچانے میں اِمداد فرمائیں۔ اللّٰہ تعالیٰ آپ کو دُنیا وآخرت میں اَجرِ عظیم عطا فرمائیں اور علمائے کرام کے وجود کو تابقیامت سلامت باکرامت رکھے اور کفر واِرتداد کے لئے تباہی کا باعث بنائے، آمین!

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین وآلہٖ واصحابہٖ اجمعین!

الجواب:

مرزا غلام احمد قادیانی کا کافر ہونا اور مرتد ہونا اور ان کے اقوال وکلمات غیر محصورہ کا غیر محتمل للتأویل ہونا اظہر من الشمس

Marfat.com

ہو چکا ہے، اس لئے جمہور علمائے اُمت کے نزدیک وہ کافر ومرتد ہے، اور اسی طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان اقوال وعقائد کے معلوم ہونے کے، مسلمان سمجھیں، خواہ نبی کہیں، یا مسیح، یا جو کچھ بھی کہیں، کافر ومرتد ہیں۔ اگر اس کی مفصل ومدلل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل مثل ۱:...اشد العذاب، ۲:...القول الصحیح فی مکائد المسیح، ۳:...مطبوعہ فتاویٰ علمائے ہند دربارہ تکفیرِ قادیانی، جس میں ہر ضلع اور صوبے کے علماء کے سینکڑوں دستخط ہیں، ملاحظہ فرمالئے جائیں۔ اس لئے قادیانیوں ومرزائیوں سے عام مسلمانوں کا اِختلاط اور ان کی باتیں سننا، جلسوں میں ان کو شریک کرنا، یا خود ان کے جلسوں میں شریک ہونا، یا شادی وغمی اور کھانے پینے میں ان کو شریک کرنا، یا ان کے شریک ہونا، یا نمازِ جنازہ میں ان کی شریک ہونا، یا شریک کرنا سخت گناہ ہے، مناکحت قطعاً حرام ہے، اور جو نکاح پڑھ بھی دیا جائے تو نکاح منعقد نہیں ہوتا، بلکہ اگر بعد اِنعقادِ نکاح، مرزائی یا قادیانی ہو جائے تو نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے۔

۱:...نکاح منعقد ہی نہیں ہوا، اگر ہوا بھی تھا تو اس لڑکے کے اس کہنے سے کہ: ”میں نے اپنا مذہب ہرگز نہیں چھوڑا!“ فوراً فسخ ہو گیا۔

۲:...اس شادی میں برادری اور اہلِ سنت والجماعت عقیدہ رکھنے والے مسلمانوں کو ہرگز شریک ہونا جائز نہیں، اگر شریک ہوئے تو سخت گنہگار ہوں گے۔

۳:...صورتِ مذکورہ میں جامع مسجد کا اِمام وخطیب بھی خارج اَز اِسلام ہے، لہٰذا وہ مسلمانوں کی نمازِ پنج گانہ، جمعہ، عیدین اور نمازِ جنازہ کا اِمام نہیں ہوسکتا، اس کے پیچھے مسلمانوں کا نماز پڑھنا جائز نہیں، اگر پڑھ لی تو نماز نہ ہوگی، اِعادہ نماز کا واجب ہوگا، خطبہ جمعہ اور نکاح اس سے نہ پڑھوایا جائے۔ اِمام اور نکاح خواں کسی دُوسرے شخص کو مقرّر کیا جائے۔

۴:...مرزائیوں کے دونوں فرقے قادیانی اور لاہوری اتنی بات پر متفق ہیں کہ وہ (مرزا قادیانی) اعلیٰ درجے کا مسلمان، بلکہ مجدّد ومحدث اور مسیحِ موعود تھا۔ اور ظاہر ہے کہ کسی کافر ومرتد کے متعلق، بعد اس کے عقائد معلوم ہو جانے کے ایسا عقیدہ رکھنا خود کفر واِرتداد ہے، اس لئے بلاشبہ دونوں فرقے کافر ومرتد ہیں۔ اور اَب تو لاہوری تحریفِ قرآن اور ضروریاتِ دِین کا خاص طور سے بیڑا اُٹھانے سے اپنے کفر واِرتداد میں مرزا قادیانی کے تابع ہو جانے سے مستغنی ہو کر خود بالذات اِرتداد کے علَم بردار ہیں، ان سے نکاح یا ان کی نمازِ جنازہ میں شریک ہونا جائز نہیں، سخت گناہ ہے۔

۵:...عام مسلمانوں کو ان سے بالکل تعلقات منقطع کر لینے چاہئیں۔ فقط واللہ اعلم!

احقر العباد محمد صابر
نائب مفتی دار العلوم کراچی نمبر ۱
نانک واڑہ، ۹/۱/ ۱۳۸۳ھ

الجواب صحیح	جواب صحیح اور دُرست ہے	المجیب مصیب	جواب صحیح اور دُرست ہے
بندہ محمد شفیع عفا اللہ عنہ	بندہ محمد حیات	عبد الحق عفی عنہ	سیّد گل بادشاہ غفرلہٗ
۹/۱/ ۱۳۸۳ھ	۱۲/۱/ ۱۳۸۳ھ فاتح قادیان	مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور	امیر جمعیت علمائے اسلام سرحد

Marfat.com

حضرت مولانا لال حسین اخترؒ صدر المبلغین عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت، علمائے پاک وہند کے علاوہ پاکستان کے فاضل جج صاحبان بھی ان پر مہر تصدیق ثبت کر چکے ہیں۔ کیمبل پور اور راولپنڈی کا فیصلہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

احقر منظور احمد عفا اللہ عنہ
صدر مدرّس جامعہ عربیہ چنیوٹ
۱۱/۶/۱۹۶۳ء

مجھے داتا کے ایک اِمام نے خط لکھا کہ: ''میں اور پیر صاحب مسلمان ہیں، لوگ جھوٹا پروپیگنڈا ہمارے متعلق کرتے ہیں۔'' جس پر میں نے خوشی ظاہر کی اور کہا، بلکہ جواب لکھا کہ: ''لوگوں کے کہنے سے آپ مرزائی نہیں ہوسکتے۔'' لیکن جو واقعات اس اِستفتاء میں بتائے گئے ہیں، وہ خطرناک ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان کہنے والا کافر ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان کہے، یا قادیانی، یا لاہوری مرزائیوں سے رشتے کرے، وہ کیسے مسلمان ہوسکتا ہے؟ ایسے آدمی کو اِمام بنانا حرام ہے، اس کے پیچھے نماز پڑھنی ناجائز ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ بالکل صحیح ہے، فقط!

غلام غوث
ساکن بفہ ہزارہ، حال لاہور، بقلمِ خود

المجیب ھو المصیب!

ناچیز عبداللطیف غفرلہٗ
خطیب ومہتمم مدرسہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم
۲۲ ربیع الاوّل ۱۳۸۳ھ - ۱۲ اگست ۱۹۶۳ء

مفتیٔ اعظم مصر کا فتویٰ:

"ولذا افتينا بكفر طائفة القاديانية أتباع المفتون غلام احمد القادياني الزاعم هو واتباعه انه نبي يوحى إليه۔ وانه لا تجوز مناكحتهم ولا دفنهم في مقابر المسلمين۔"

''اسی لئے ہم (علمائے حق) نے مرزا غلام احمد قادیانی کی متبع تمام جماعت کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا ہے، مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی جماعت کا یہ دعویٰ ہے کہ وہ نبی ہے اور اس کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ اور ہم یہ بھی فتویٰ دیتے ہیں کہ نہ ان سے رشتہ ناطہ کیا جائے اور نہ انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔'' (صفوۃ البیان لبیان القرآن نمبر ۱۸۶)

علمائے مصر کے اس فتویٰ کے بعد حکومتِ شام اور مصر نے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ان کی املاک ضبط کرلیں۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب
محمد عرفان عفی عنہ ازڈہانگری

المجیب مصیب
محمد عبداللہ خالد عفی عنہ
خطیب جامع مسجد مانسہرہ

المجیب مصیب
عبدالحی بقلمِ خود
اِمام مسجد محلہ ناڑی مانسہرہ

الجواب:

۱:... مرزائی، قادیانی ہو یا لاہوری، دونوں اسلام سے خارج ہیں اور مرتد ہیں۔

Marfat.com

۲:...جو شخص ہر دو فرقہ کو مسلمان تصوّر کرے، وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔

۳:...جو شخص ہر دو فرقہ کو رِشتہ دیوے یا لیوے، (بشرطیکہ وہ مرزا قادیانی کے کفر کا اِقرار کرے اور مرزائیت سے توبہ کرے، تو ایسا شخص باعثِ عزّت وفخر ہے اور اس کو ثواب ملے گا) اس نے بسبب رشتہ کے اِرتداد سے نکال کر اِسلام میں داخل کیا۔

۴:...اگر بالاثبوت ہونے کے ہر دو فرقہ کو رِشتہ دیوے یا کرلے وہ بھی ہر دو فرقہ سے ہوگا۔

۵:...اگر اِمام مسجد کا تعلق مرزائیوں سے اس حیثیت سے ہے کہ وہ ان کو مسلمان تصوّر کرتا ہے تو وہ اِمام بھی مسلمان نہیں رہتا، واللہ اعلم بالصواب!

محمد اِسحاق عفی عنہ
خطیب جامع مسجد ایبٹ آباد

جوابِ بالا بالکل صحیح ہے!

۱:...ہر مسلمان کو اِسلام اور کفر میں اِمتیاز کرنا ضروری ہے، کسی کافر کے لئے دُعا نمازِ جنازہ گناہ ہے، ان سے کسی مسلمان کا نکاح مرد ہو یا عورت حرام کاری ہے، وہ نکاح نہیں ہوسکتا۔

۲:...ایسے کافروں کو مسلمان سمجھنا اِسلام کی توہین ہے، کیونکہ ان کی کفریہ باتوں کو اِسلام قرار دینا ہے۔

۳:...لوگوں کی یہ مصلحت اندیشی کہ مسلمانوں کی تعداد میں اِضافہ ہونا چاہئے، اس لئے ہم ان کو اِسلام سے خارج نہیں قرار دینا چاہتے، سخت دھوکا ہے، یہ مسلمان کی تعداد میں اِضافہ نہیں، غیر مسلمان کو اِسلام کی تعداد میں داخل کرنا ہے، اور مسلمانوں کو ان کے میل جول سے غیر مسلم بنانے کی سبیل کرنا ہے، جو خود مسلمانوں کی تعداد میں روز بروز کمی پیدا کرنے کا ذریعہ ہے۔

۴:...یہ عذرِ لنگ بھی غلط ہے کہ مسلمانوں میں تفریق پیدا ہوتی ہے، یہ ایسا عذر ہے جیسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء کی تشریف آوری کے وقت کفار نے پیش کیا تھا کہ تفریق پیدا ہو جائے گی کہ کچھ مسلمان ہوں گے، کچھ نہیں۔ تو جس طرح وہاں حق کے اِتباع کے لئے ان سے الگ ہونا ضروری تھا، یہاں بھی حق کے اِتباع کے لئے اپنے رسول اور دِین کی توہین سے بچنے کے لئے اپنے کو ان سے الگ اور ان کو اپنے سے الگ الگ کرنا ضروری ہے۔ اگر ایسا نہ کیا تو آپ نے خود تمام اسلام کی جڑوں پر کلہاڑی چلا دی اور اس غلط طریقے کو اِسلام قرار دے کر اِسلام کو تباہ کر دیا ہے۔ یہ امر ایک اسلام دُشمنی ہے، گو شیطان نے بہکا کر اِسلام دوستی کا عنوان رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو مسلمان نام کے غیر مسلموں، بلکہ دُشمنانِ اسلام سے محفوظ رکھیں، واللہ ولی التوفیق!

جمیل احمد تھانوی
مفتی جامعہ اشرفیہ، نیلا گنبد، لاہور
۱۶ر صفر ۱۳۸۳ھ

الجواب وھو الموفق للصواب!

۱:...صورتِ مسئولہ میں جبکہ اس قادیانی لڑکے سے دریافت کیا گیا اور اسے مسلمان ہونے کی مبارک باد دِی گئی تو اس نے صاف لفظوں میں اِنکار کر دیا کہ میں نے اپنا مذہب نہیں چھوڑا تو اس صورت میں یہ نکاح نہیں ہوا۔ کیونکہ قادیانی مرزائی مرتد ہے اور

Marfat.com

مرتد کا نکاح تو کسی مرتدہ عورت سے ہوسکتا ہے اور نہ ہی کسی مسلمان عورت سے! شریعتِ اسلامیہ نے مرتد کا کوئی دِین تسلیم نہیں کیا (ردالمحتار ج:۳ ص:۳۳۲، کتاب المرتدین)۔ اور جو لوگ نکاح میں شریک ہوئے، اگر انہوں نے پیر صاحب کے کہنے پر سمجھ لیا کہ اس لڑکے نے توبہ کرلی ہے اور اپنا مذہب چھوڑ دیا ہے، اس صورت میں تو وہ گنہگار نہیں۔ اور وہ جانتے تھے کہ اس نے اپنے مذہب سے توبہ نہیں کی اور وہ مرزائی ہے، یہ بات سمجھتے ہوئے پھر اس کو مسلمان تصوّر کیا، اس صورت میں یہ لوگ کافر ہوگئے، ان پر لازم ہے کہ تجدیدِ اِسلام ونکاح کریں اور توبہ کریں۔ اور اگر اس کو کافر مرزائی ہی سمجھتے ہوئے نکاح میں شرکت کی اور دُنیاوی رورعایت کو مدنظر رکھا، اس صورت میں وہ لوگ سخت گنہگار ہیں، ان پر لازم وواجب ہے کہ توبہ واِستغفار کریں۔ اور بااثر صاحب کے لئے بھی یہی حکم ہے، جس کی تینوں صورتیں بیان کردی گئی ہیں، اور ان کے اَحکام بھی بیان کردیئے گئے ہیں۔

۲:... اگر بااثر صاحب نے اپنے لڑکے کی منگنی مرزائیوں کے ہاں کی ہے، اور وہ انہیں مسلمان سمجھتا ہے، اس صورت میں وہ کافر ہوگیا، اس پر تجدیدِ اِسلام ونکاح لازم ہے، کیونکہ کافر کو مسلمان ماننا کفر ہے (درالمختار)۔ اور اگر دُنیاوی لالچ میں پھنس کر کررہا ہے تو سخت گنہگار ومستحقِ عذابِ نار ہے، اس کو توبہ واِستغفار کرنا چاہئے اور اپنے لڑکے کی شادی مرزائیوں کے ہاں کرنے سے باز آنا چاہئے۔ اور اس شادی میں برادری کے اہلِ سنت والجماعت کے لوگوں کو ہرگز شریک نہیں ہونا چاہئے، اور پھر اگر یہ لوگ شریک ہوں تو اگر مرزائیوں کو مسلمان سمجھتے ہیں تو اس صورت میں وہ کافر ہوگئے، ان پر تجدیدِ اِسلام ونکاح لازم ہے۔ اور اگر انہیں کافر ہی سمجھتے ہیں، پھر لالچ اور رورعایت کی وجہ سے شامل ہوں گے تو سخت عذابِ اُخروی کے مستحق ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ: ''وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا'' (ہود:۱۱۳)، ''جن لوگوں نے گناہ کئے ہیں ان سے میل جول مت رکھو!'' لہٰذا ایسے شخص اگر پہلی صورت میں تجدیدِ اِسلام ونکاح، اور دُوسری صورت میں توبہ واِستغفار نہ کریں تو مرزائیوں کو مسلمان سمجھنے کی صورت میں ان سے سلام، کلام، رِشتہ ناطہ بالکل قطع کردینا چاہئے، اور اگر اعلانیہ توبہ کئے بغیر مرجائیں تو ان کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے، اور نہ ہی ان کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے۔ اور جو لوگ مرزائیوں کو مسلمان تو نہیں سمجھتے تھے، پھر وہ شادی میں شرکت کریں اور اس کے بعد وہ توبہ واِستغفار نہ کریں، ان سے بھی سلام وکلام اور رِشتے ناطے بند کئے جائیں، حتیٰ کہ توبہ واِستغفار کریں۔

۳:... سابق اِمامِ مسجد کا یہ کہنا کہ: ''مرزائیوں کو میں کافر نہیں سمجھتا'' اس کا یہ قول بھی کفر ہے۔ مکہ ومدینہ... زاد اللہ شرفاً وتعظیماً... کے علمائے کرام کا متفقہ فتویٰ کتاب حسام الحرمین میں ہے کہ جو شخص مرزا قادیانی کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے، یعنی اس کے کفر پر مطلع ہونے کے بعد من شك في كفره وعذابه فقد كفر! اور اس مبلغ قادیانی کے لڑکے کی شادی میں مولوی سابق اِمام مسجد کا اپنے سارے خاندان کو شامل کرانا، کافروں سے موالات (دوستی) کرنے کی زبردست دلیل ہے۔ اور نیز اپنی حقیقی بھانجی کا رِشتہ قادیانی مرزائی سے، اور قادیانی مرزائی کی سگی بھانجی کا رِشتہ اپنے حقیقی بھائی سے کرنا چاہتا ہے، اس کا یہ اِرادہ بالکل شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہے، لہٰذا یہ مولوی سابق اِمام صاحب مسلمانوں کی نمازِ پنج گانہ اور نمازِ جنازہ کا اِمام نہیں بن سکتا، کیونکہ کافر وفاسق ہے، اور اس کو مسلمانوں کی نکاح خوانی کے لئے بھی نہ بلایا جائے، مسلمان اس کا بائیکاٹ کریں (ملخص ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ اوّل ص:۴۴)۔

Marfat.com

۴:...مرزائی، قادیانی ہو یا لاہوری ہر دو کافر ہیں، کیونکہ قادیانی تو اس (مرزا قادیانی) کو نبی مانتے ہیں، اور لاہوری مرزائی اس کو مجدّد اور مسلمان مانتے ہیں، حالانکہ وہ اپنے دعویٰ نبوّت اور دیگر عقائد کفریہ کی وجہ سے کافر و مرتد ہے، اور جو شخص اس کے عقائد پر مطلع ہو کر اس کو نبی یا مجدّد اور مسلمان مانے، وہ شخص بھی کافر ہے۔ لہٰذا لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں، لہٰذا ان سے بیاہ شادی کرنا اور ان کی نمازِ جنازہ اور دُعا میں شریک ہونا اَز رُوئے شریعتِ مطہرہ ہرگز جائز نہیں۔ نبی علیہ السلام نے بدعقیدہ لوگوں کے حق میں فرمایا: ''ولَا تصلوا معهم الا ولَا تصلوا عليهم!'' (اور ان کے ساتھ مل کر نماز مت پڑھو، اور ان پر نمازِ جنازہ مت پڑھو!)۔ اور مرزائی کی میّت مسلمانوں کے قبرستان میں دفن نہ کی جائے، اور جو لوگ شریعتِ مطہرہ کی خلاف ورزی کر کے ان کے نکاح اور جنازے میں اگر ان کو مسلمان سمجھ کر شریک ہوں تو اس صورت میں شرکت کرنے والے کافر ہو گئے اور ان کے نکاح ٹوٹ گئے، ان کو تجدیدِ اِسلام و نکاح کرنا چاہئے۔ اور اگر ان کو کافر ہی جانتے ہوئے ان معاملات میں ان کی شرکت کریں، اس صورت میں وہ سخت گنہگار ہیں، ان سے بھی سلام و کلام بند کیا جائے۔ مرزائی خواہ قادیانی ہو یا لاہوری، ان کا ذبیحہ بھی حرام ہے، کیونکہ مرتد کا ذبح کردہ جانور مردار ہے۔

احقر العباد مولوی محمد رمضان
نائب مفتی و فاضل دار العلوم حزب الاحناف لاہور
مؤرخہ ۲۳ر جون ۱۹۶۳ء

ذالك كذالك، وانى مصدق لذالك! فقیر قادری ابو البرکات سیّد احمد غفرلہٗ
ناظم و مفتی دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور

الجواب هو الجواب۔ فقیر قادری محمد اعجاز الرضوی عفی عنہ
مہتمم مرکزی دار العلوم جامعہ گنج بخش لاہور

الجواب وهو الموفق للصواب! مرزائی لوگ چونکہ قطعاً مرتد اور خارج اَز اِسلام ہیں، اس لئے ان سے نکاح وغیرہ کرنا، ان سے میل جو، سلام و کلام، رشتہ داری کے تعلقات رکھنا حرام قطعی ہے، جو شخص دانستہ ان سے یہ تعلقات نکاح وغیرہ قائم کرے گا، وہ بھی اسلام سے خارج ہو جائے گا۔ بندہ کو جواب مذکورہ سے لفظ بہ لفظ اِتفاق ہے، واللہ اعلم!

حررہ العبد الضعیف محمد سعید احمد عفی عنہ
مفتی جامعہ نعمانیہ ٹکسالی گیٹ لاہور، پاکستان
۹ر جولائی ۱۹۶۳ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ! علمائے کرام کے جوابات بالکل صحیح اور دُرست ہیں، مرزائیوں کو کافر نہ سمجھنا بھی کفر ہے۔

حافظ عبد القادر روپڑی
جامع مسجد قدس، لاہور، ۱۰ر ستمبر ۱۹۶۳ء

مرزائی، قادیانی ہوں یا لاہوری، ان کو مسلمان سمجھنے والے سب کافر ہیں۔ ان سے رِشتہ ناطہ کرنے والے سب انہی کے حکم میں ہیں۔ قرآن میں ہے: ''اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ'' (النساء: ۱۴۰)۔ عبد اللہ امرتسری روپڑی

Marfat.com

مذہب شیعہ اثنا عشری کی رُو سے نکاحِ طرفین میں اسلام شرط ہے، ختمِ نبوّت کا منکر مسلمان نہیں، غیر مشروع عقد کا ممد وموجد عادل نہیں رہ سکتا، اور اِمام جماعت میں مذہب شیعہ اثنا عشری کی رُو سے عدالت شرط ہے، غیر مسلم سے میل جول جس سے مسلمانوں کے اسلام میں ضعف واقع ہو، شرعاً جائز نہیں قرار دیا جاسکتا۔

اختر عباس اللہ

مدرّس جامع منتظر، لاہور

محمد علی رضوان

مدرّس مدرسہ اِمامیہ دارالتجوید پاکستان

Marfat.com

علمائے اسلام کا متفقہ فیصلہ

قادیانیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی کافر ہیں

اراکین مسجد ووکنگ انگلینڈ

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مسجد ووکنگ کی مختصر تاریخ

یہ مسجد تقریباً ۱۸۸۶ء میں بیگم شاہجہاں والیٔ بھوپال ریاست کے زرِ کثیر عطیے سے ایک انگریز ڈاکٹر لائٹز ریٹائرڈ پرنسپل اورینٹل کالج لاہور نے بنوائی تھی، اور اس کے ساتھ رہائشی مکانات بھی تعمیر کرادیئے گئے تھے۔ مگر بدقسمتی سے ۱۹۱۲ء میں مرزا کمال الدین لاہوری مرزائی نے چند دُوسرے مرزائیوں کی ہمراہی میں اس مسجد پر غاصبانہ قبضہ کرلیا اور جو اِمام اہلِ سنت والجماعت کا یہاں تعینات تھا، اس کو زبردستی نکال باہر کیا۔ پولیس وغیرہ آئی مگر دادرسی نہ ہوسکی، کیونکہ انگریز کے ہی تو یہ پروردہ تھے۔ ہندو پاک کی آزادی کے بعد مسجد ھٰذا کا اِنتظام واِنصرام سفارت خانہ پاکستان کے تحت چلا گیا، مگر عملی طور پر مرزائی اس پر قابض رہے اور اپنے باطل فرقے کی نشر واِشاعت اور تبلیغ کرتے رہے، اور ان کی طرف سے ہی یہاں اِمام متعین رہا، اور طرّہ یہ کہ اچھی خاصی رقم پاکستان سے زرِ مبادلہ کی شکل میں حاصل کر کے اس کے مصرف میں لائی جاتی رہی۔

۱۹۶۴ء میں جب مسلمانوں کی تعداد اس شہر میں بڑھنی شروع ہوئی تو اس وقت کے مرزائی اِمام محمد طفیل نے عجیب وغریب ہتھکنڈے مسلمانوں کو اس شہر سے بھگانے کے لئے اِستعمال کئے، سرکاری دفاتر میں رپورٹیں کیں کہ یہ گندے رہتے ہیں، ایک مکان میں زیادہ تعداد میں رہائش پذیر ہیں، اس طرح محکمہ حفظانِ صحت کے چھاپے پڑے، مگر یہ ملعون کامیاب نہ ہوسکا۔ اس کے بعد دُوسرا اِمام بشیر احمد مصری کو مرزائیوں نے اس منصب پر مأمور کیا۔ ادھر علمائے حق مثلاً حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب مرحوم اور علامہ خالد محمود صاحب جیسے علمائے حق اہل السنّت والجماعت بھی میدانِ عمل میں اُترے اور اس فرقۂ باطلہ کی خوب خبر لی اور مسلمانوں میں مسئلۂ ختمِ نبوّت کی تڑپ پیدا کی اور توجہ دِلائی کہ یہ مسجد درحقیقت صحیح العقیدہ مسلمانوں کی میراث ہے، اور مرزائیوں نے اس پر اپنی جعل سازی اور سازشوں کی وجہ سے قبضہ کر رکھا ہے۔ یہ تحریک آخر ایک دن رنگ لائی اور مسجدِ ھٰذا مسلمانوں کے قبضے میں آگئی۔ مگر کرنا یہ ہوا کہ اِمام کو مسلمانوں نے اِمامت کے فرائض پر مأمور کیا، لیکن پھر مسجد سفارت خانہ پاکستان کی مداخلت سے عجیب وغریب کیفیات کا شکار ہوگئی، اور سفارت خانے کی طرف ایک کلرک بنام خواجہ قمرالدین صاحب جس کا تعلق حیدرآباد دکن (انڈیا) سے ہے، بطور اِمام مقرر کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ عارضی اِمام ہے، بعد میں ایک مستند عالمِ دِین کی تقرّری عمل میں لائی جائے گی، جو کہ آج تک شرمندۂ تعبیر نہ ہوسکی۔ یہ اِمام اِنتہائی درجے کا نااہل، فرقہ باز اور مسجد کی لائبریری کو اس نے جماعتِ اسلامی یعنی مودودی جماعت کی نشر واِشاعت کا اَڈّہ بنا رکھا۔ مسجد کا دیگر اِنتظام واِنصرام اِنتہائی ناگفتہ بہ ہے، سڑک اپنی زبوں حالی کا رونا رو رہی ہے، بچوں کی دِینی

Marfat.com

تعلیم وتدریس کا اِنتظام نہ ہونے کے برابر ہے۔ نیز اس اِمام کا میل جول لاہوری مرزائیوں کے ساتھ ہے، اور اس نے چند دِن ہوئے ایک نئی مذموم حرکت کا اِرتکاب کیا ہے جو اِنتہائی دِلخراش اور مسلمانوں کے لئے یقیناً ناقابلِ برداشت ہے۔

اس کے متعلق حضراتِ علمائے کرام ومفتیانِ شرعِ متین کی طرف رُجوع کیا گیا اور ان کی خدمت میں ایک اِستفتاء پیش کرتے ہوئے شرعی فتوے کی اِستدعا کی گئی۔ ہم جانتے ہیں کہ اس واقعے کو سن کر مسلمانانِ عالم اِضطراب محسوس فرمائیں گے، اور شاید یہ واقعہ ان کے دِلوں پر نمک پاشی کا کام کرے، لیکن چونکہ ہم ممبران واراکین مسجد ووکنگ اپنے مسلمان بھائیوں کو صحیح صورتِ حال سے آگاہ کرنا اپنی مذہبی فریضہ سمجھتے ہیں، لہٰذا ان چند سطور کو مع فتاویٰ شائع کرنے پر مجبور ہیں، تاکہ مسلمان کم از کم اپنی نمازیں تو نہ خراب کریں، وما علینا إلّا البلاغ، وما توفیقی إلّا باللہ!

اراکین مسجد ووکنگ، انگلینڈ ۸/۹/۱۹۷۳ء

اِستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دِین بیچ اس مسئلے کہ کل مؤرخہ ۸ ستمبر ۱۹۷۳ء بوقت ساڑھے چار بجے دن سابق اِمام ووکنگ مسجد: محمد طفیل متعلقہ مرزائی فرقہ لاہوری کی ساس کا جنازہ مسجدِ ھٰذا میں لایا گیا، اور یہاں کے سرکاری اِمام نے محمد طفیل کی اِقتدا میں نمازِ جنازہ ادا کی، جبکہ چند معززین نے اس حرکت کا محاسبہ کیا تو خواجہ قمرالدین سرکاری اِمام ووکنگ مسجد نے یہ دلیل پیش کی کہ میں نے اس لئے جنازے میں شرکت کی ہے، کیونکہ مرزا محمد طفیل بسا اوقات میرے پیچھے نماز پڑھ لیا کرتے ہیں، اور دُوسری دلیل یہ پیش کی کہ میں لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا، کیونکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو صرف مجدّد تسلیم کرتے ہیں اور ہم کو کافر نہیں کہتے۔ لہٰذا آپ مہربانی فرما کر قرآن وحدیث کی روشنی میں ایسے شخص کے متعلق شرعی فتوے سے کما حقہٗ مطلع فرمائیں۔

عینی شاہدوں کے دستخط مندرجہ ذیل ہیں:

صابر حسین محمد شریف عبدالرحمٰن ملک احمد خان

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین

فاضلِ دیوبند، امیر خدام اہل السنّت والجماعت

خلیفہ مجاز حضرت سیّد حسین احمد مدنی صاحبؒ کا جواب

کتابُ اللہ، احادیث رسول اللہ... صلی اللہ علیہ وسلم... اور تعامل خلفائے راشدین: حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذُوالنورینؓ اور حضرت علی المرتضیٰؓ اور اَصحابِ رسول اللہ... صلی اللہ علیہ وسلم... کی روشنی میں اُمتِ محمدیہ کے تمام علمائے کرام کا یہ اِجتماعی فیصلہ ہے کہ نبی کریم، رحمۃ للعالمین، خاتم النّبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، یعنی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، اور اگر اس آخری اُمت میں سے کوئی شخص نبوّت ورِسالت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر، مرتد، دجال اور کذّاب ہے۔ اسی بناء پر ملتِ اسلامیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ دعویٰ نبوّت کے خارج اَز اِسلام اور کافر ہے، اور اس کو نبی یا مجدّد ماننے والے بھی قطعی کافر ہیں۔ اور مسئلہ ختمِ نبوّت اِسلام کا ایسا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی

Marfat.com

جمہوریہ پاکستان کے نئے آئین میں بھی اس کو تسلیم کرلیا گیا ہے۔ چنانچہ صدر اور وزیراعظم پاکستان کے حلف نامے کی عبارت حسبِ ذیل ہے:

''میں قسم کھاتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں اور خدا پر میرا یقین کامل ہے اور اس کی کتاب قرآن پاک پر جو کہ آخری کتاب ہے آخری نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر (جن پر خدا کی رحمت ہو) جن کے بعد کوئی رسول نہیں آئے گا، قیامت کے دن پر، رسول کی سنت وحدیث پر، قرآن کے اَحکام پر۔''

(آئینِ پاکستان، تیسری شیڈول حلف صدر دفعہ ۴۲)

سوال نامے سے معلوم ہوتا ہے کہ ووکنگ مسجد کا اِمام خواجہ قمرالدین لاہوری مرزائیوں کو اس وجہ سے کافر نہیں کہتا کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہیں مانتے، بلکہ مجدّد مانتے ہیں، اور اسی بنا پر ہی اس نے ایک لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اِقتدا میں ایک مرزائی عورت کا جنازہ بھی پڑھ لیا ہے۔ لیکن خواجہ قمرالدین مذکور کی یہ تاویل صحیح نہیں، کیونکہ جب شریعت کی رُو سے مدعیٔ نبوت مرزا غلام احمد قادیانی قطعی کافر ہے، تو جس شخص کو شرعاً کافر ماننا ضروری ہے، اس کو ولی اور مجدّد ماننے کا کیا جواز ہوسکتا ہے؟ کیا کوئی کافر بھی مجدّد ہوسکتا ہے...؟ علاوہ ازیں یہ بھی ملحوظ رہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں لاہوری پارٹی کا بانی مولوی محمد علی لاہوری، مرزا قادیانی کو نبی ہی مانتا رہا ہے، اور اس کی تحریرات سے یہی ثابت ہے، مثلاً محمد علی لاہوری نے لکھا ہے کہ:

''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا وہ خدا کی طرف سے تھا اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دِکھایا۔'' (ری ویو آف ریلیجنز ج:۳ نمبر۱۱ ص:۴۱۱)

دراصل قادیانی مرزائیوں کی طرح لاہوری مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کو ہی پھیلانے میں مصروف ہیں، دونوں کی دعوت مرزا قادیانی کی شخصیت کی طرف ہے، ان دونوں پارٹیوں کا مقصد یہی ہے کہ...العیاذ باللہ!...ناواقف مسلمان، مرزا قادیانی کے پیروکار بن جائیں۔ خواجہ قمرالدین نے لاہوری مرزائی محمد طفیل کی اِقتدا میں نمازِ جنازہ پڑھ کے حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غداری کی ہے، اب وہ مسلمانوں کی اِمامت کا مستحق نہیں رہا، اس کے پیچھے مسلمانانِ اہل السنّت والجماعت کی نماز صحیح نہیں، اس کو اِمام بنانا حرام ہے، ایسے شخص کو فوراً معزول کر کے کسی صحیح العقیدہ سنی عالم کو اِمام بنانا چاہئے۔ لاہوری مرزائی کے پیچھے نمازِ جنازہ پڑھنے کے بعد جن مسلمانوں نے غلط فہمی سے اس کی اِقتدا میں نمازیں پڑھیں ہیں، ان پر ان نمازوں کی قضا لازم ہے، اللہ تعالیٰ اہل السنّت والجماعت کو ہر فتنے سے محفوظ رکھیں، آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم!

خادم اہل السنّت الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ

خطیب مدنی جامع مسجد چکوال، امیر تحریک خدام اہل السنّت والجماعت

صوبہ پنجاب (پاکستان)

۲۷ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ، ۲۵ اکتوبر ۱۹۷۳ء

Marfat.com

شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صفدر کا جواب

الجواب ھو المصوب! لاہوری مرزائی بھی اسی طرح کافر ہیں، جس طرح قادیانی کافر ہیں، اور ان کے کافر ہونے کی کئی وجوہ ہیں:

۱:... کہنے کو تو یہ گروہ مرزا قادیانی کو مجدّد کہتا اور مانتا ہے، مگر محمد علی لاہوری نے مرزا قادیانی کو نبی بھی کہا اور تسلیم کیا ہے، اس کے چند حوالے ملاحظہ ہوں:

الف:... ''ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ آخری زمانے میں ایک اوتار کے ظہور کے متعلق جو وعدہ انہیں دیا گیا تھا، وہ خدا کی طرف سے تھا، اور اس کو ہندوستان کے مقدس نبی مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود میں خدا تعالیٰ نے پورا کر دِکھایا۔'' (ری ویو آف ریلیجنز ج:۳ ش:۱۱ ص:۴۱۱)

ب:... ''اس آخری زمانے کے لئے تجدید دِین کے واسطے بھی اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ وہ عظیم الشان ضلالت کے وقت میں جو اَخیر زمانے میں ظہور میں آنے والی ہے، اپنے ایک نبی کو دُنیا کی اِصلاح کے لئے مامور کرے گا اور اس کا نام مسیحِ موعود ہوگا، سو ایسا ہی ہوا۔'' (ری ویو آف ریلیجنز ج:۵ نمبر ۶ ص:۲۱۴)

ج:... ''ہر ایک نبی نے جو خدا کی طرف سے آیا ہے دو باتوں پر زور دِیا ہے، اوّل یہ کہ لوگ خدا پر اِیمان لائیں، اور دُوسرا یہ کہ اس کی نبوّت کو اور اس کے من جانب اللہ ہونے کو تسلیم کریں، بعینہٖ اس قدیم سنتِ اِلٰہی کے مطابق اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا صاحب کو بھی مبعوث فرمایا۔''

(ری ویو آف ریلیجنز ج:۴ نمبر ۱۲ ص:۴۶۵)

ان صاف اور صریح عبارات سے معلوم ہوا کہ لاہوری پارٹی کا سربراہ اور سراسر گمراہ محمد علی بھی مرزا قادیانی کو... معاذ اللہ تعالیٰ!... نبی تسلیم کرتا ہے اور ختمِ نبوّت کے ایک بنیادی عقیدے کی خلاف ورزی کی وجہ سے وہ کافر ہے اور اس پر اُمت کا اِجماع اور اِتفاق ہے۔ مودودی صاحب اور ان کی جماعت کے سامنے یہ صاف اور صریح حوالے پیش کر دینے چاہئیں، اگر سمجھنے کے بعد وہ لاہوری مرزائیوں کو کافر نہ کہیں تو وہ بھی پکے کافر ہیں، لا شك فيه ولا ارتياب!

۲:... محمد علی لاہوری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا قائل ہے، (تفسیر بیان القرآن ج:۱ ص:۲۲۵، محمد علی لاہوری)۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات کا اِنکار بالاجماع کفر ہے۔

۳:... حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بغیر باپ کے پیدا ہونا نصوصِ قطعیہ اور اِجماعِ اُمت سے ثابت ہے، مگر محمد علی لاہوری لکھتا ہے کہ: ''حضرت مسیح کی بن باپ پیدائش اِسلامی عقائد میں نہیں، عیسائیت کا اُصول ہے'' (تفسیر بیان القرآن ج:۱ ص:۲۱۳)۔ اور اسی صفحے پر تصریح کرتا ہے کہ: ''حضرت مریم علیہا السلام کے ساتھ یوسف (نجار) کا تعلق زوجیت کا تھا'' اور یہ اس کے کافر ہونے کی ایک مستقل وجہ ہے...!

Marfat.com

۴:...محمد علی لاہوری دوزخ کے دوام کا قائل نہیں، (ملاحظہ ہو تفسیر بیان القرآن ج:۱ ص:۲۶۸)۔

حالانکہ قرآنِ کریم کی نصوصِ قطعیہ اور اَحادیثِ متواترہ اور اِجماعِ اُمت سے دوزخ کا خلود اور دوام ثابت ہے، اور اس کا اِنکار کرنا کفر ہے۔

۵:...محمد علی لاہوری، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اسی طرح دُوسرے تمام پیغمبروں کے معجزات کی جو قرآنِ کریم میں صراحت سے مذکور ہیں، تاویل کرتا ہے، جو خالص تحریف ہے، اور نصوصِ قطعیہ کی یہ تاویل بجائے خود کفر ہے۔

اس کے علاوہ اور بھی کئی وجوہ ہیں، والعاقل تکفیه الإشارة...! جب لاہوری مرزائیوں کے یہ نظریات ہیں تو اُمت میں کون بد بخت ان کو مسلمان سمجھے گا...؟ مودودیوں کے سامنے یہ حوالے پیش کر دیئے جائیں، اگر وہ ان کو سمجھ اور جان کر بھی لاہوری مرزائیوں کی تکفیر نہیں کرتے تو یقیناً وہ بھی کافر ہیں۔

جب لاہوری مرزائی کافر ہیں تو ان کا جنازہ کیونکر دُرست ہوسکتا ہے؟ اور ان کے ایسے عقائد پر اِطلاع پانے کے بعد بھی ان کو مسلمان سمجھنے والا اور ان کے جنازے میں شرکت کرنے والا یقیناً کافر ہے...!

احقر ابوالزاہد محمد سرفراز
خطیب جامع مسجد گکھڑ، صدر مدرّس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ
۲۶ رشعبان ۱۳۹۳ھ، ۲۵ رستمبر ۱۹۷۳ء

حضرت مولانا مفتی جمیل احمد تھانویؒ کا جواب

مبسملاً ومحمداً ومصلیاً ومُسلّماً! تمام اہلِ حق علمائے پاک وہند کا متفقہ فتویٰ ہے کہ مدعیٔ نبوّت اور اس کو سچا سمجھنے والے خواہ نبی نہ کہیں، سچا قرار دیں، بزرگ، نیک یا مجدّد وغیرہ مانیں، سب کافر ہیں، مرتد ہیں، اور ظاہر ہے کہ نیک بزرگ سمجھنا، سچا کہنا ہے، اور مدعیٔ نبوّت اور تمام انبیاء کی تحقیر کرنے والے سچا قرار دینا، خود نبوّت وتوہینِ انبیاء کو سچا قرار دینا کفر ہے۔ اب ان لوگوں کے عقیدے اور نظریات ایسے نہیں رہے کہ کسی سے چھپے ہوئے ہوں، یا کسی کو شبہ بھی ہوسکے، ان سے مسلمانوں کا سا کوئی معاملہ دُرست نہیں، ان سے میل جول بھی کفر پھیلانے کی مدد ہو کر گناہ ہے۔

اسلام کے بعد مرتد ہونے والا کفرِ عظیم کے ساتھ توہینِ اسلام کا بھی علی الاعلان مرتکب ہوتا ہے، اس لئے اس کا درجہ دُوسرے اصلی کافروں سے بھی بدتر ہے، نہ ان کا ذبح کیا ہوا حلال، نہ ان کے کسی مرد عورت کا نکاح ان سے دُرست، نہ کسی مسلمان سے میراث کا حق، نہ جنازے میں شرکت جائز۔ منافق لوگ بھی مسلمانوں کی سی باتیں کیا کرتے تھے، مگر اللہ نے ان کو کافر ہی قرار دِیا ہے، اس لئے تاویلیں کرنے والے خود غلطی پر ہیں۔ حق تعالیٰ فرماتے ہیں: ''وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ ﴿۸۴﴾'' (التوبۃ) ''اور مت نماز پڑھو تم ان میں کسی پر جو مر جائے کبھی بھی، اور نہ کھڑے رہو اس کی قبر پر، بے شک ان لوگوں نے اللہ ورسول کے ساتھ کفر کیا ہے، اور اِطاعتِ خدا سے نکلتے ہوئے مرے ہیں۔''

ایسے صاف حکم کے بعد یہ تاویل کہ: ''وہ میرے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا'' بالکل غلط ہے، منافقین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے اور دھوکا دینے کے لئے بہت سی اِسلامی باتیں بگھار لیتے تھے، تو کیا وہ مسلمان شمار ہو سکتے ہیں.....الخ۔

جمیل احمد تھانوی
مفتی جامعہ اشرفیہ، مسلم ٹاؤن لاہور
۲۶ رشعبان ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا حافظ محمد اِلیاس، جامع مسجد ٹپولیاں کا جواب

بلاشک وشبہ مدعیٔ نبوّت کو مجدّد یا مسلمان سمجھنے والا کافر و مرتد ہو جاتا ہے، اس کے ساتھ مسلمانوں کا سا سلوک روا رکھنا کسی صورت جائز نہیں ہے۔ جو اِمامِ مسجد، لاہوری مرزائیوں کو کافر نہیں سمجھتا، اس کے پیچھے ہرگز نماز دُرست نہیں ہے، اس کو منصبِ اِمامت سے الگ کرنا ضروری ہے۔ ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب! احقر خادم اہل سنت محمد اِلیاس غفرلہٗ
مدرسہ رشیدیہ چوک لوہاری منڈی لاہور
۵ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

حضرت مولانا محمد حسین نعیمی، دار العلوم نعیمیہ لاہور کا جواب

الجواب ھو الموقف للصواب! مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوّت کا دعویٰ کیا، جو اس کی ۱۹۰۱ء سے لے کر ۱۹۰۸ء تک کی تصانیف سے ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شان میں توہین آمیز کلمات کہے، اپنے آپ کو کئی انبیاء سے افضل قرار دِیا، قرآنِ کریم کی تحریفِ معنوی کی، یہ تمام اُمور کھلے کھلے کفر ہیں۔ ایسے شخص کو مسلمان ماننا بھی کفر ہے، چہ جائیکہ اس کو مجدّد یا محدث مانا جائے۔ اس لئے تمام اہلِ اسلام کے نزدیک مرزا قادیانی کے تمام متبعین کافر ہیں، خواہ لاہوری ہوں یا غیر لاہوری، اور مرزا قادیانی کے متبعین کی تکفیر نہ کرنا بھی کفر ہے، اس لئے صورتِ مسئولہ میں اِمامِ مذکور کو، جب تک مرزا قادیانی اور اس کے تمام متبعین کا کفر تسلیم نہ کرے، اس وقت تک وہ خود کفر سے باہر نہیں ہے، نہ اس کا اِیمان صحیح رہا، نہ نکاح، نہ اس کی اِقتدا میں نمازیں صحیح ہوں گی، تاوقتیکہ وہ اس عقیدۂ کفریہ سے براءت کا اِظہار کرے، الجواب ھو الموفق للصواب!

محمد حسین نعیمی
جامعہ نعیمیہ لاہور
۲۴ ستمبر ۱۹۷۳ء مطابق ۲۵ رشعبان ۱۳۹۳ھ

غلام رسول سعیدی
مدرّس جامعہ نعیمیہ لاہور

الجواب صحیح۔

محمد عبد القادر آزاد
آزاد خطیب شاہی جامع مسجد لاہور

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب، مدرّس دار العلوم حقانیہ، اکوڑہ خٹک پشاور

محترم المقام زید مجدکم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جواباً عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بوجہ اپنے دعاویٔ باطلہ کے قرآن وسنت کی نصوصِ قطعیہ اور اِجماعِ اُمت کے بموجب قطعی کافر ہے اور مرتد ہے، اور انہی وجوہات کی وجہ سے مرزا غلام احمد

Marfat.com

قادیانی کے ایسے معتقدات کو اَپنانے والے، یا اس کا اِتباع کرنے والے، یا اس کی تصدیق وتائید، یا تأویل کرنے والے بھی قطعی کافر، مرتد اور خارج اَز اِسلام ہیں۔

متنبّیٔ کذّاب قادیانی کے مرنے کے بعد اس کے متبعین کی ایک جماعت نے ...جو لاہوری جماعت کہلاتی ہے... مرزا قادیانی کے واضح اور قطعی دعاوی (نبوّتِ تشریعی وغیر تشریعی، بلکہ سارے انبیائے کرام بشمول حضور خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی فضیلت، انبیاء کی توہین وغیرہ) کے باوجود، اس کی تکفیر کرنے کے بجائے، جو ہر مسلمان کا لازمی عقیدہ ہونا چاہئے، اسے مصلح، مجدّد اور مسیحِ موعود کہنا شروع کر دیا۔ نفاق، فریب اور مسلمانوں کو دھوکا دینے کی یہ رَوِش جان بوجھ کر اِختیار کی گئی اور اسی بنا پر مرزا قادیانی کے کفریات اور خرافات پر مبنی دعوؤں کی تأویل وتوجیہ شروع کی، مگر برِصغیر کے محقق علماء خصوصاً علامہ انور شاہ کشمیریؒ اور دیگر حضرات نے اس فریب ونفاق کا پردہ قطعی دلائل سے چاک کیا، اور لاہوریوں کی تکفیر میں ''اِکفار الملحدین فی ضروریات الدین'' نام سے مستقل کتاب لکھی، جس میں واضح کیا کہ قطعی یقینی اور متواتر معتقدات اور ضروریاتِ دِین میں تأویل وتحریف اور اِنکار گریز، قطعی کفر ہے، گو ایسا کرنے والے اپنے آپ کو مسلمان کہے اور مسلمانوں کی ساری عبادات نماز وغیرہ میں شرکت کیوں نہ کرے۔

الغرض مسلمانوں کے لئے مرزائیوں کا لاہوری فرقہ، دُوسرے فرقے قادیانی جماعت سے بھی بڑھ کر خطرناک ہے کہ عام مسلمان انہیں نمازوں وغیرہ میں شرکت کرتے دیکھ کر ان کے دامِ فریب میں آجاتے ہیں۔ الحاصل لاہوری مرزائی بھی قطعی کافر ہیں، لاہوری مرزائی کا کسی مسلمان کے پیچھے نماز پڑھنا اس کے مسلمان ہونے کی دلیل نہیں بن سکتا۔ اور اَب تو قادیانی فرقہ (جماعتِ ربوہ) نے بھی مسلمانوں کو دھوکا اور فریب دینے کی خاطر اپنے متبعین کو مسلمانوں کے ساتھ نماز وغیرہ پڑھنے کی اِجازت اَز راہِ تقیہ دے دی ہے، کیا اس طرح نماز پڑھنے سے وہ بھی مسلمان کہلا سکیں گے...؟

لاہوری مرزائی اِمام کی اِقتدا میں مذکورہ شخص نے اگر غلط فہمی اور لاعلمی کی وجہ سے نماز پڑھی تو اسے نادم اور تائب ہو کر اپنے موقف سے رُجوع کرنا چاہئے، اور اگر اَب بھی وہ لاہوری مرزائیوں کے بارے میں اپنی سابقہ رائے پر قائم اور مصر ہے تو ایسے شخص کو منصبِ اِمامت سے ہٹانا اور معزول کرانا ضروری ہے، واللہ اعلم!

سمیع الحق

مدرّس دار العلوم حقانیہ، مدیر ماہنامہ ''الحق'' اکوڑہ خٹک،
ضلع پشاور (پاکستان)
۱۱ رمضان المبارک ۱۳۹۳ھ

(فتویٰ نمبر: ۴۶۸۴ھ)

❊❊❊

Marfat.com

القاديانية
فی نظر علماء الاُمَّة الإسلامية

وفتویٰ علماء الحرمين الشريفين وغيرهم من
علماء الاُمَّة الإسلامية بكفر الفرقة الضالة المسماة
بـ"القاديانية"

ازعلمائے حرمین وشام

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الجواب من رئیس الإشراف الدینی بالمسجد الحرام

والجواب من علماء الحرمین الشریفین وتوقیعاتهم

والجواب من علماء دمشق وديار الشام المحروسة

تمهید الإستفتاء

الحمد لله الذی انزل القرآن الکریم خاتم الکتب السماویة، وجعل دین سیدنا محمد خاتم الأدیان الإلهیة، کل ذالك بالآیات القرآنیة والأحادیث النبویة، ثم بإجماع الاُمَّة المحمدیة، فختم الکتب (السماویة) بالقرآن الکریم، وختم النّبوّة والرسالة بسیدنا محمد الرسول العظیم، فأشهد ان لا إله إلّا الله وحده، وأشهد ان سیّدنا محمدًا عبده ورسوله من لا نبی بعده، صلی الله علیه وعلٰی آله وصحبه وبارك وسلم إلٰی یوم الدین۔

امام بعد! فإن من اعظم الفتن فی آخری هذه العهود الإسلامیة الفتنة القادیانیة المرزائیة التی قام بها رئیس اهل الضلال المیرزا غلام احمد القادیانی الهندی، فادعی دعاوی من المجددیة والمهدویة والمسیحیة حتّٰی انتهی إلٰی دعوی النبوة وفضل نفسه علٰی سائر الأنبیاء، وفضل معجزاته علٰی معجزات سیّدنا محمد صلی الله علیه وسلم، واهان سیّدنا المسیح علیه السلام، بما تنشق منه الأکباد والقلوب .....واعلن بنسخ الجهاد مع الکفار وحج البیت الحرام..... وحرف عدة من آیات التنزیل العزیز واولها بوجوده .....

واثنیٰ ثناء بدیعًا علی الحکومة البریطانیة وجلعها ظل الله فی الأرض واتبع البابیة والبهائیة فی تحریف آیات القرآن وادعاء نزول الوحی ونزول الملك علیه وکانت الحکومة البریطانیة قد تعهدت هذه الحرکة بالحمایة والرعایة والتأیید حتّٰی تحقق للجمیع ان غلام احمد القادیانی وحرکته انما هی تحرر بریطانی وولید سیاستها الفاجرة الکافرة تلبیسًا علی المسلمین۔

فقام علماء الإسلام فی بلاد الهند للقضاء علیه وابداء کفر هذا المدعی المتنبیء الکاذب القادیانی، وکشفوا دور بریطانیة فی اتخاذ وسیلة للقضاء علٰی دین الإسلام وإدخال هذه الأکاذیب الفاجرة فی صمیم قلبها

Marfat.com

واخذوا يردون عليها منذ ستين عامًا واكثر فی مؤلفات ورسائل ومجلات وصحف ومحافل ..... وصرحوا بأن اتباع هذا المتنبیء مرتدون عن دين الإسلام وان حكم الإسلام فيهم القتل ..... ولم يختلف من علماء الإسلام فی بلاد الهند وباكستان والأفغان عن الحكم بكفره وارتداده وبكفر كل من اعتنق مذهبه۔

والحكومة البريطانية لها تدابير دقيقة فی ترسيخ هذه الفتنة وتأييدها وإدخالها إلى البلاد العربية والإسلامية بشتى الوسائل بأسماء المهندسين والأطباء والمستخدمين وانه لمن الثابت ان القاديانيين انما هم جواسيس وعمالًا لبريطانية وإسرائيل وقد سمحت لهم إسرائيل تقديرًا لخدماتهم تحقيقًا لأهدافها الخبيثة فی تشوه معالم الإسلام، سمحت لهم بفتح مركز ضخم فی الأراضی العربية المحتلة وسهلت امامهم كل الأمور لمزاولة نشاطهم الهدام ضد القضية الإسلامية .....

فكان من اللازم فی مثل هذه الظروف ان ينتبه زعماء المسلمين وملوك العرب وعلماء البلاد العربية ان ينتبهوا لعواقب هذه الفرقة الضالة المرتدة وما لها صلة بعدو الإسلام والمسلمين طاغية بريطانية ..... فبدانا بأخذ فتاوىٰ علماء الحرمين الشريفين وعلماء البلاد العربية، لكی نظهر انّ كفر هذه الفئة المارقة عن دين الإسلام كلمة إتفاق وإجماع فی الأُمّة المحمدية والملّة الإسلامية لم يتخلف احد ممن وقف علٰی عقائده ..... فقد حان لنا ان نقدم الإستفتاءات عن علماء الحرمين الشريفين وغيرهم واجوبتهم وفتاواهم فی ذالك، لكی يتم حجة الله رب العالمين على الأغمار والغافلين، والله سبحانه هو الموفق لكل خير وسعادة وهو مولی بأمره، عليه توكلنا وإليه تسيب ولا حول ولا قوة إلّا بالله العلی العظيم۔

"مجلس تحفظ ختم النبوة فی ملتان، باكستان"

❊❊❊

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فتوى الشيخ عبدالله بن حميد

الرئيس العلام للإشراف الدينى بالمسجد الحرام المكة المكرمة

الحمدلله رب العالمين، والصلاة والسلام علىٰ اشرف المرسلين وخاتم النبيين سيّدنا محمد وعلىٰ آله وصحبه اجمعين والتابعين إلىٰ يوم الدين-

اما بعد! فيا علماء الأُمّة المحمدية افذاذ الأُمّة الإسلامية خصوصًا منكم اعلام البلاد العربية، وبالأخص علماء الحرمين الشريفين والمملكة العربية السعودية: ما حكم الإسلام والشريعة الإسلامية فى رجل ظهر فى بلاد الهند فى بقعة تسمّٰى قاديان وهى فى بلاد مقاطعة البنجاب الهندية اليوم، ادعى اوّلًا انه المهدى، ثم انه مثيل المسيح الموعود، ثم ادعى النبوة الغير التشريعية، ثم ادعى انه يوحىٰ إليه بالأمر والنهى، وان وحيه كوحى سائر الأنبياء معصوم من الخطأ والغلط، وان من انكر وحيه فهو ملعون، ومن انكر من إتباعه وإقتدائه فهو جهنمىٌّ، وان بيعى كسفينة نوح (اى من ركبها نجا)، وادعى ان الجهاد مع الكفار منسوخ، وتأوّل فى خاتم النبيين تأويلات تجحد الفكر الصحيح والعلم الصحيح، كل ذالك فى ظل الحكومة البريطانية وفى حمايتها، واعلن فى كتبه ان بريطانية ظل الله فى العالم، وان طاعتها مفترضة، واعلن ان كل من لا يؤمن بنبوّته فهو كافر ومن ذرية البغايا، ولا ينكح احد من اتباعه بنته، نعم ينكح منهم كأهل الكتاب، يجوز بالكتابية نكاح المسلم- ثم ادعى ان المسيح ابن مريم قُتِل وصُلِب ولكنه لم يمت بالصلب وبقى حيًّا وفرّ إلىٰ كشمير وهناك مات ودفن، وجاء فى حق سيّدنا المسيح ابن مريم بطامات تشق الأكباد من إهانة ولعن وانه ابن يوسف النجّار وما إلىٰ ذالك من كفريات وهذيانات، وانه قد اوحى إليه: "محمد رسول الله والذين معه اشدآء على الكفار رحماء بينهم" ..... هذا فى حقى وقد سمانى الله محمّدًا فى هذا الوحى-

وقال: " لا يصلى احد من اتباعى الأحمدية صلاة خلف غير الأحمدى لأن هؤُلاء الغير الأحمديين لم يؤُمنون بالنبوة اى بنبوّتى- وقال: ان معجزات محمد صلى الله عليه وسلم بلغت إلىٰ ثلاثة آلاف معجزة، ومعجزاتى بلغت إلىٰ مليون!

Marfat.com

وقال: انی اخاف الکفر علی من یأتی مکة والمدینة، إلی کم تسترضعون ثدیی مکة والمدینة وقد انجمد اللبن فیهما، فمن لم یأت قادیان یقطع عن الإسلام صلته وان من خالفنی کان من خنازیر الفلاة والصحراء، وان نسائهم احط من الکلاب والکبات، ویدعی ان اکثر حیاته انقضت فی نصرة الحکومة البریطانیة وانه قد الف فی منع الجهاد واطاعة الحکومة البریطانیة کتبا ورسائل ومجلات وجرائد لو جمعت لملأت خمسین دولابًا ..... وقد ارسلت کمیة منها إلی بلاد العرب ومصر والشام وبلاد الأفغان وکابل، وقال: إلی متیٰ انتم وراء تلك الروایات والخرافات فی حق المهدی والمسیح الذین یسفکان الدماء التی تغری قلوب المسلمین بالجهاد الفت ذالك لتمحو عن قلوب هؤلاء الحمقاء تلك الآثار۔

وهذه الأفکار والمعتقدات کالنموذج والمثال من جملة ما ادعاه من الأباطیل، وهذه الأقاویل فی کتبه التالیة:

۱-البراهین الأحمدیة، ۲-حقیقة الوحی، ۳-نزول المسیح، ۴-الأربعین، ۵-ایك غلطی کا إزالة، ۶-آئینه کمالات، ۷-آئینه صداقت، ۸-انوار خلافت، ۹-ملائکة الله، ۱۰-کلمة الفصل (ج: ۱ رقم:۴، ص:۱۶۹، من تألیف ابنه بشیر احمد)، ۱۱-مکتوبات احمدیة، ۱۲-ضمیمة انجام آتهم، وغیرها من التألیف وسمی اتباعه "الأحمدیة" حیث ان إسمه کان المرزا غلام احمد، والمسلمون یسمونهم: المرزائیة او القادیانیة ..... ثم بعد موته اذنابه افترقت فرقتین، فرقة تسمّٰی بالقادیانیة او المرزائیة، یعتقدون انه نبی۔ وفرقة اخریٰ تسمّٰی باللاهوریة تدعی انه مجدّدٌ ولکن مع هذا یعتقدون انه افضل من سائر الأنبیاء غیر سیّدنا الرسول صلی الله علیه وسلم، فمع کونه مجدّدًا یزعمونه افضل من کل نبی ورسول غیر رسولنا صلی الله علیه وسلم۔

فیا علماء الإسلام! ماذا حکم هذا المدعی وحکم أتباعه فی الإسلام؟ وقد اشتد الخطر الیوم فی بلاد المسلمین وخصوصًا فی بلاد إفریقیا الشرقیة والغربیة للإعتناق بهذا المذهب حیث یصرف وراء ابلاغ هذه الدعوة فی النشأة الجدیدة وفی حیل الجدید فی تلك البلاد ملایینین الجنیهات والدولارات وان سیطرتها فی البلاد اعادة لمجد بریطانیة الزائل ومکر عظیم للإسلام والمسلمین وتفصیل ذالك یطول...!

فأفتونا مأجورین والله سبحانه وتعالیٰ یجزل لکم الأجر بصیانة سیاج الإسلام ویبقیکم ذخرًا للمسلمین۔

والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته!

المستفتی: احد علماء مجلس تحفظ ختم النبوّة فی باکستان

①

فتویٰ علمائے حرم

الجواب:

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاته، وبعد: القادیانیة فرقة ضالة لهم مذهب خبیث ومعتقد فاسد،

Marfat.com

خرجوا به عن دائرة المسلمين وهَدْیُ سیّد المرسلين بإعترافهم الصريح بأن ليس هناك من شیء يجمع بينهم وبين المسلمين، فربّهم كما زعموا غير ربّ المسلمين، وإسلامُهم غير إسلامِهم، وقرآنُهم غير قرآنِهم، وصلاتُهم غير صلاتِهم، وصومُهم غير صومِهم، قاتلهم الله أنّٰى يؤفكون! فغلبت عليهم الشقاوة والجهل والتعصب والخذلان إلٰى هٰذا لقوله الشنعاء والإعتقاد الفاسد، ومعلوم انه ليس لأحد ان يضع للناس عقيدة ولا عبادة من عنده بل عليه ان يتبع ولا يبتدع، ويقتدی ولا يبتدی، فإن الله سبحانه وتعالٰی بعث محمدًا صلی الله عليه وسلم بالهُدیٰ ودين الحق، فعلّم العباد جميع ما يحتاجون إليه فی دينهم من العبادات والإعتقادات فأقام الحُجّة وانار السبيل، وقال: تركتكم علٰی الحُجّة البيضاء، ليلها كنهارها، لا يزيغ عنها بعدی إلّا هالك۔ ويقول صلوات الله وسلامه عليه: من احدث فی امرنا هٰذا ما ليس منه فهو رَدٌّ! لقد حرص الإستعمار علٰی تكوين القاديانية وإيجادها ونصرة اهلها ومدهم بالأموال الطائلة والمناصب العالية وحمو دعوتهم وايدوا طريقتهم فشنوا الحرب علی الإسلام والمسلمين وادعوا الإستقلال الكلی بالدين والنبوة والإعتقاد، فلم يرضوا بالله ربًّا، ولا بالإسلام دينًا، ولا بمحمد صلی الله عليه وسلم نبيًّا، وتجروا علی الله سبحانه وتعالٰی بكلام ساقط سخيف لا يقدر المرء ان ينطق به لو لا الحاجة إلٰی بيان ما هم عليه من كفر وضلال، تكاد السمٰوٰت يتفطرن منه وتنشق الأرض وتخر الجبال هدًّا .....فزعموا ان الله يصوم ويصلی وينام ويصحوا ويكتبْ..... ويوقّع ويصيب ويخطی ويجامع ويولد، تعالی الله عما يقول الجاحدون الظالمون علوًّا كبيرًا!

ومثل قول زعيمهم: انا رايت فی الكشف بأنی قدمت اوراقًا كثيرة إلی الله تعالٰی ليوقّع عليها ويصدق الطلبات التی اقترحتها، فرايت ان الله وقّع علی الأوراق بحبر احمر وكان عندی وقت الكشف رجل من مريدی يقال له عبدالله، ثم نفض الرّبّ القلم وسقطت من قطرات الحبر الأحمر علٰی اثوابی واثواب مريدی عبدالله ولما انتهی الكشف رايت بالفعل ان اثوابی واثواب عبدالله لطخت بهٰذه الحمرة.مع انه لم يكن عندنا شیء من اللون الأحمر!

ويقول بعضهم: ان المسيح الموعود (ای الغلام) بين مرة حالة فقال: انه رای نفسه كان امراة وان الله اظهر فيه قوّته الرجولية۔

كما انتقصوا مقام الرسالة فيدعی زعيمهم: ان معجزاته تفوق معجزات سيّد الأوّلين والآخرين، صاحب المقام المحمود، والحوض المورود، والشفاعة العظمٰی، وينكرون ختم الرسالة، ويكذبون القرآن ويتأوّلونه بتأويلات باطلة فاسدة۔

فيجب علٰی جميع المسلمين وخاصة العلماء والحُكام مجاهدة هٰذه الفرقة الضالة بالحُجّة والبيان والسيف والسنان حتّٰی تهتك استارهم وتفضح احوالهم وينكشف للناس فساد معتقداتهم، لأنهم باعوا ضمائرهم، وحاربوا

Marfat.com

الإسلام، وأيدوا المستعمرين، واظهروا لهم الطاعة والولاء والإخلاص والمودة۔ وقد ألّف العلماء الكثير من الكتب فی الردّ علٰی مذهبهم وبيان كفرهم وفساد معتقداتهم۔ وبالجملة فمجرد تصور مذهبهم وما يدعون إليه كاف فی الردّ عليهم، وان القوم فی ضلال مبين۔ واعتقد ان كفرهم لا يشك فيه مسلم سبر حالهم وعرف مذهبهم، والله اعلم!

املأه الفقير إلى الله عزّ شأنه

عبدالله بن محمد بن حميد

الرئيس العام للإشراف الدينی علی المسجد الحرام

وكتبه من إملائه:

صالح بن عبدالعزيز الغصن

وصلّى الله علٰی محمد وآله وصحبه وسلّم

②

فتویٰ علمائے حرم

بتوفيق الله سبحانه وهو الملهم للصواب!

الجواب:

ان هٰذا الرجل الذی ادعی هٰذه الدعاوی هی بيانات مشكوفة علٰی كفره البواح لا يشك فی كفره مؤمن عاقل وكيف بعالم فضلا عن محقق وذالك لوجوه واضحة فی الشريعة المحمدية۔

امّا اوّلًا:... فعقيدة ختم النبوة وان سيّدنا محمدًا صلى الله عليه وسلم خاتم النّبيين وانه لا نبی بعده، عقيدة مقطوعة فی الإسلام، اصبح علٰی هٰذه العقيدة مدار دين الإسلام فهی عقيدة اساسية من ضروريات الدين، فإنكارها كفر، والتأويل فيها كفر، كما حقق المسئلة الكلامية هٰذه الإمام حُجّة الإسلام الغزالی فی كتابه: "فيصل التفرقة بين الإسلام والزندقة" وهو اوّل من افرد هٰذه المسئلة بتأليف مستقل وآخر من حقق هٰذه المسئلة بما لا مزيد عليه إمام العصر مولانا محمد انور شاه الكشميری فی كتابه: "إكفار الملحدين فی ضروريات الدين"، واستوفی فيه غرر النقل من اقدم العصور إلٰی عهده۔ فالعقيدة قطعية واضحة ثابتة بالكتاب الكريم بدلالةٍ قطعية، ثم بالأحاديث المتواترة المقطوعة، ثم بإجماع الأُمَّة المحمدية قديمها وحديثها فی كل عصر وزمان، فهی كلمة إتفاق وإجماع لم يتخلف عنها احد من المسلمين۔

وامّا ثانيًا:... فتاريخ الإسلام شاهد صدق علٰی ان كل من تنبّأ بعد نبيّنا صلى الله عليه وسلم قاتلوه

Marfat.com

وقتلوه فأوّل من تنبّأ مسيلمة الكذّاب نبى اليمامة، ثم الأسود العنسى نبى اليمن، وهكذا كل من ظهر مدّعيًا للنبوة قتل بكفره الصريح۔

وامّا ثالثًا:... فهٰذا المتنبیء، المدعى الكاذب لم يترك مما يكفر إلّا واتىٰ بهٖ۔ فالسيّد المسيح عيسى ابن مريم عليه السلام بنص القرآن الكريم نبى معصوم وقد اهانه بما تفتتت القلوب والأكباد فهٰذا كفرٌ۔ ثم انه رفع إلى السماء وينزل حيًّا من السماء علٰى ما تواترت به الأحاديث النبوية الكريمة، فالقول بموته وانه لا ينزل ابدًا، كفرٌ۔ ثم إدعاء انّ الدولة البريطانية ظل الله فى الأرض، كفرٌ، ثم نصرها وتأييدها كفرٌ، ثم إدعاء نسخ الجهاد كفرٌ، ثم إهانة مكة المكرمة وفيها الكعبة الإلٰهية والقبلة الربانية، وإهانة المدينة وفيها حضرة سيّدنا الرسول محمد صلى الله عليه وسلم مدفون، كفرٌ، وما إلٰى ذالك من الوجوه المذكورة كلها واضحة صريحة ادناها يكفى للحكم بأنه كافرٌ مرتدٌّ مباح الدّم لو لم يكن فى عهد الحكومة البريطانية لما تخلفت حكومة إسلامية عن قتله۔ ولا شك ان اذنابه من القاديانية واللاهورية كلها كافرون، إمّا القائلون بكونه نبيًّا ظاهر، وإمّا القائلون بكونه مجدّدًا ايضًا لا شك فى كفرهم ححيث انه كافرٌ مرتدٌّ ليس بمؤمن، فالقول بكون الكافر مجدّدًا كفرٌ فضلًا عن ان هٰؤلاء يفضلونه علٰى كل نبى غير نبيّنا صلى الله عليه وسلم فهٰذا ايضًا كفرٌ صريح فلا ينجيهم القول بالتجديد عن كفرهم۔ وبالجملة هٰذه الطائفة الملعونة كافرة مثيل البابية والبهائية الفرقتين التين ظهرتا بايران۔ ومن جملة وجوه كفره انه يلتقف آيات القرآن وكلماته ويطبقها علٰى نفسه ومنها انه يفضل معجزاته علٰى معجزات نبيّنا صلى الله عليه وسلم وحاشا لمثله ان يكون له معجزات إلّا ان يكون معجزات كفره وإرتداده وإلحاده وزيغه وضلاله وتسويلات شيطانه ونفسه ومنها تكفيره كل من لم يؤمن بنبوته وانه جهنمى۔ ومنها قوله بأن المهدى عليه السلام سفاك الدماء، وان المسيح عليه السلام سفاك الدماء، كله كفرٌ طامات وطامات۔ وبالجملة فالقول بكفر هٰذا المدعى حكم شرعى وكذا القول بكفر اتباعه واذنابه، نسأل الله سبحانه السلامة من كل كفر وإلحاد وزيغ وضلال، ونسأله التوفيق لكل هداية وإرشاد وسداد، ونرجو من علماء الإسلام فى اقطار الأرض مشارقها ومغاربها، ان ينبهوا الأُمّة الإسلامية عن كيد هٰذه الفئة الملعونة ونحذر الحكومات الإسلامية والعربية والإفريقية عن مكائد هٰذه الطائفة وعن تدخل افرادهم فى البلاد بأسماء مختلفة وصيغ شتّى باسم خدمة الإسلام۔ والله سبحانه ولى التوفيق والنعمة، وبيده التسديد والمنة، وهو حسبنا ونعم الوكيل، ولا حول ولا قوّة إلّا بالله العلى العظيم!

وانا العبد المفتقر إلٰى رحمة الله،
خادم العلم الشريف بمكة المكرمة، بالمسجد الحرام
حسن محمد المشاط

Marfat.com

توقيعات علماء الحرمين

محمد بن علوى المالكى
خادم العلم الشريف بالبلد الحرام

قارى عبدالقادر
مدرّس تحفيظ القرآن الكريم

قارى عباس
مدرّس تحفيظ القرآن الكريم

محمود نذير الطرازى
خادم العلم الشريف بالمسجد النبوى

إسماعيل عثمان زين
المدرّس بالمسجد الحرام والمدرسة الصولتية

عبدالله سعيد اللحجى
المدرّس بالمدرسة الصولتية والمسجد الحرام

محمد على الصابونى
المدرّس بجامعة الملك عبدالعزيز، كلية الشريعة والدراسات الإسلامية

محمد امين المصرى
مدرّس كلية الشريعة بمكة المكرمة

محمد نور بن سيف بن هلال
المدرّس بالمسجد الحرام

إبراهيم داود قطانى
مدرّس بالحرم المكى

محمد خير الباكستانى
المدرّس بالحرم المكى

طه بن عبدالواسع البركاتى
مراقب التدريس بالمسجد الحرام

(۳)

وفتویٰ آخری

ذالك حق صريح وكفر القاديانية لا خلاف فيه بين المسلمين فليحذرهم كل مسلم وقد افتيت بذالك مرارًا۔

كتبه حسنين محمد مخلوف
مفتى الديار المصرية السابق وعضو جماعة كبار العلماء بالأزهر وعضو المجلس التأسيسى للرابطة

أعتقد أن هذا القادياني يهودى لقيط جاسوس إنجليزى حقير لا حظَّ له فى الدين، فعليه لعنة الله وملائكته ورسله والناس أجمعين! وكل من يعتقد إسلامه بعد هذا الذى رح به كتبه فضلًا عن من اعتقد نبوّته وهو كافر مرتد حلال الدم۔

قال هذا بلسانه وكتبه بقلمه من وجد الآن فى مهمة إسلامية فى ثلاثة عشر دولة من دول الشرق الأقصى۔

محمد المنتصر الكتانى
الأُستاذ بالجامعات السعودية، بمكة المكرمة والمدينة المنوّرة والظهران والمدرّس للتفسير والحديث فى الحرمين الشريفين، كراتشى ۱۹/جمادى الثانية ۱۳۹۳ھ

Marfat.com

توقيع حضرة قاضى القضاة شمال
نايجيريا وعضو رابطة العالم
الإسلامى
الشيخ ابوبكر محمود جومى

توقيع
الشيخ احمد عمر بالعيد
المدرّس بالمسجد الحرام

توقيع
محمد امين كتبى عفا الله عنه
المدرّس بالمسجد الحرام

④

فتویٰ علمائے شام

كفر الفرقة الضالّة المضلّة المسماة بالقاديانية

نحن علماء المسلمين بحلب اطلعنا فيما نشرته الفرقة الضالّة المضلّة المسماة بالقاديانية فى كتبها وفيما نشرته المجلات الإسلامية عنها، وعن عقائدها وعن زعيمها الخامر وحامل لوائها المنكوس (المرزا غلام احمد) ودعواه انه المهدى المنتظر، ثم انه عيسٰى، ثم انه نبى مشرع اطلعنا فى هٰذا كله علٰى كفر هٰذا الرجل، وضلال ما جاء به۔

وقد ظهر ان غرضه من ذالك تضليل المسلمين عن دينهم، وخدمة الإستعمار البغيض فى البلاد الإسلامية، صانها الله تعالٰى۔

من اجل هٰذا نفتى المسلمين فى بقائع الأرض بكفر هٰذا المدعى الكاذب، وكفر من يعتقد بشىء مما جاء به ويخالف الإسلام الحنيف، وكفر من يتبعه ويروج دعوته الضالّة۔ وننصح المسلمين فى بقاع الأرض ان يلتفوا حول علماءهم العاملين، الأتقياء الناصحين ليعتصموا بكتاب ربهم عزّ وجلّ، وسنّة نبيهم صلى الله عليه وسلم وليسلموا من النزعات والنزغات الضالّة المضلّة، والأهواء المفرقة۔

ونسأل الله تعالٰى للمسلمين هدى ورحمة وسلامة مصير فى ۲۳ من جمادى الأُولٰى ۱۳۹۳ھ ، ۱۹۷۳/۳/۲۲م۔

توقيعات

إسم الموقّع ووصفه

محمد ابو الفتح البيانونى
مدرّس فى كلية الشريعة

ظاهر خير الله
خطيب جامع الروضة

احمد القلاش
خطيب جامع الميدانى

عبدالله خيرات
مفتى جبل سمحان

احمد عزالدين البيانونى
خطيب جامع العثمانية

محمد السلقينى
مدرّس فى محافظة حلب

عبدالله علوان
مدرّس العلوم الشرعية فى الثانويات

دكتور نورالدين
أُستاذ التفسير والحديث فى كلية الشريعة

محمد عوانة
مدرّس فى التعليم الشرعى

Marfat.com

الشيخ عبدالمجيد	الشيخ عبدالقادر	محمد الحجار
المدرّس فى التعليم الشرعى	مدرّس وخطيب وإمام جامع الصادلية	مدرّس وخطيب وإمام جامع الزكى
زهير الناصر	عبدالمجيد معاذ	حامد غريب
مدرّس فى جمعية التعليم الشرعى	مدرّس فى جمعية التعليم	إمام جامع المرعش وخطيب جامع
محمد عبدالمحسن حداد	محمد ناجى ابو صالح	محمد اديب خسون
مدرّس الوعظ فى حلب	مدرّس فى الجامع الأُموى الكبير	مدرّس وإمام وخطيب

⑤

فتویٰ علمائے شام

الحمد لله ربّ العالمين، والصلاة والسلام علىٰ خاتم الأنبياء والمرسلين محمد نبى الرحمة الذى انزل الله عليه القرآن العظيم وبعد! فقد وصلنا صورة من الإستفتاء الموجه لعلماء المسلمين فى بلاد الإسلام من جمهرة من الإخوة المسلمين فى باكستان حول القاديانية ومعتقداتها الباطلة۔

وقد نظرنا فيما نسب إلىٰ هذه الفرقة من معتقدات باطلة وأفكار شاذة زائغة، وقرانا كثيرًا مما كتب عنها، وبعد النظر فيها ومحاكمتها وفق اصول العقيدة الإسلامية التى هى معلومة من الدين بالضرورة أصدرنا الفتوى التالية:

كل من اعتقد انّ النبوة لم تختم بمحمد صلى الله عليه وسلّم، وانّ جهاد الكفار منسوخ، وانّ المسيح قُتل وصُلب، وانّ احدًا يملك حق التشريع على الله بعد خاتم النّبيين والمرسلين، او يملك نسخ احكام الإسلام وتبديلها فقد اعتقد تخالف عناصر اساسية من عناصر اركان الإيمان المعلومة من الدين بالضرورة، وهو بذالك يخرج عن دائرة الملة الإسلامية التى كلف الله الناس جميعًا بالإيمان بها، وجعل مَن يجحدها او ينكر شيئًا من أُصولها المعلومة من الدين بالضرورة كافرًا۔

والله نسأل ان يسلمنا من الزيغ والضلالة، ويرينا الحق حقًّا ويرزقنا اتباعه، والباطل باطلًا ويرزقنا اجتنابه، وان يهدى المفتونين بالباطل إلىٰ صراط الله المستقيم والإستمساك بدين الله الحق عقيدة وعملا، وصلى الله وسلم علىٰ خاتم أنبياء ورسله محمد وعلىٰ آله وصحبه ومن تبعهم بإحسان إلىٰ يوم الدين!

دمشق فى غرة رجب سنة ۱۳۹۳ هجرية

اقر هذه الفتوىٰ عدد من علماء الشام فى مجلس الشيخ منهم شيخ القراء الشيخ حسين خطاب حسن حنبكة الميدانى عنه بالأمر منه ولده عبدالرحمٰن۔

❊❊❊

Marfat.com

قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ

(اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے)

از

حضرت مولانا مفتی ولی حسن ٹونکیؒ

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

”۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو اس وقت کی حکومت نے قادیانیوں کے خلاف علماء اور عوام کے دباؤ سے مجبور ہو کر فیصلہ کیا، اس زمانے میں محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک اِستفتاء مرتب فرمایا تھا اور اس کا جواب اَربابِ فتویٰ سے طلب فرمایا۔ اس سلسلے میں یہ جواب تحریر کیا گیا تھا۔ حضرت مولانا کی کوششیں بارآور ہوئیں، لیکن...! قادیانی ابھی تک خود کو اقلیت تسلیم نہیں کرتے، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کی ریشہ دوانیاں برابر جاری ہیں، کئی ایک علمائے کرام کو اغوا کیا گیا، جن کا حال ابھی تک معلوم نہیں، ساہیوال میں دو مسلمانوں کو شہید کیا گیا، سکھر میں دورانِ نماز ”منزل گاہ“ کی مسجد پر بم سے حملہ کیا گیا، جس سے بہت سے مسلمان شدید زخمی ہوئے اور دو مسلمان شہید ہوئے، لیکن آج اس کا علاج یہی ہے کہ قادیانیوں کو کافر حربی سمجھ کر ان سے مکمل بائیکاٹ کیا جائے۔ حضرت بنوری قدس اللہ سرہ العزیز نے اس جواب کو پسند فرمایا تھا، مولاناؒ کے تبرکات میں اس کو فی الجملہ سمجھا جا سکتا ہے، اس لئے لائقِ مطالعہ ہے۔“

(مرتب)

کیا فرماتے ہیں علمائے دِینِ متین... وفقهم الله للصواب... حسبِ ذیل مسئلے میں کہ کوئی شخص یا جماعت کسی مدعیٔ نبوّتِ کاذبہ پر اِیمان لانے کی وجہ سے جو باتفاقِ اُمت دائرۂ اسلام سے خارج ہو اور ان کا کفر یقینی اور شک وشبہ سے بالاتر ہو، اس کے علاوہ ان میں حسبِ ذیل وجوہ بھی موجود ہوں:

۱:... وہ اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا ڈالتے ہوں اور تمام عالمِ اسلام اور ملتِ اِسلامیہ کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں۔

۲:... مسلمانوں کو جانی ومالی ہر طرح کی ایذا پہنچانے میں تا مقدور کوتاہی نہ کرتے ہوں۔

۳:... ان کی مادّی قوّت اور مالی وسائل میں روز افزوں ترقی کا تمام تر اِنحصار مسلمانوں کے اِستحصال پر ہو، اور وہ سیاسی واِقتصادی وسائل پر قابض ہونے کی کوششیں کر رہے ہوں۔

۴:... ان کی سیاسی وعسکری تنظیمیں موجود ہوں، اور ان کی زیرِ زمین سرگرمیاں تمام ملتِ اِسلامیہ کے لئے بین الاقوامی سطح پر عظیم خطرہ ہوں۔

Marfat.com

۵:...دُشمنِ اسلام بیرونی طاقتوں، یہودی اور مسیحی حکومتوں اور ہندوستان کی اِسلام دُشمن قوّت سے ان کے قوی روابط ہوں۔ الغرض مسلمانوں کے لئے دِینی، سیاسی، معاشی، اِقتصادی اور معاشرتی اِعتبار سے ان کا طرزِ عمل سنگین خطرات کا باعث ہو، بلکہ ان کی وجہ سے ایک اسلامی مملکت کو بغاوت و اِنقلاب کے خطرات تک لاحق ہوں۔

۶:...حکومت یا حکومت کی سطح پر یہ توقع نہ ہو کہ اس فتنے سے ملک وملت کو بچانے کی کوئی تدبیر کی جائے گی اور یہ اُمید نہ ہو کہ جس شرعی سزا کے وہ مستحق ہیں، وہ ان پر جاری ہو سکے گی، اندریں حالات بے بس مسلمانوں کو اس فتنے کی روک تھام کے لئے کیا کرنا چاہئے؟ اس سلسلے میں شرعی طور پر ان پر کیا فریضہ عائد ہوتا ہے؟ کیا ان حالات میں اس جماعت یا فرد کی بڑھتی ہوئی جارحیت پر قدغن لگانے کے لئے حسبِ ذیل اُمور کے جواز یا وجوب کی شرعاً کوئی صورت ہے کہ:

الف:...اُمتِ اسلامیہ اس فرد یا جماعت کے ساتھ برادرانہ تعلقات منقطع کرے۔

ب:...ان سے سلام وکلام، میل وجول، نشست وبرخاست، شادی وغمی میں شرکت نہ کی جائے، بلکہ معاشرتی سطح پر ان سے مکمل طور پر قطع تعلق کرلیا جائے۔

ج:...ان سے تجارت، لین دین اور خرید وفروخت کی جائے یا نہیں؟

د:...ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں سے مال خریدا جائے، یا ان کا مکمل اِقتصادی مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا جائے؟

ہ:...ان کی تعلیم گاہوں، ہوٹلوں، ریستورانوں میں جانا جائز ہے یا نہیں؟

و:...ان سے رواداری برتی جائے یا نہیں؟

ز:...ان کے کارخانوں اور فیکٹریوں کی مصنوعات اِستعمال کی جائیں یا نہیں؟ غرض ان سے مکمل بائیکاٹ یا مقاطعہ کرنے کی اِجازت ہے یا نہیں؟ کیا تمام مسلمانوں کو بھی یہ حق حاصل ہے کہ انہیں راہِ راست پر لانے کے لئے ان کا بائیکاٹ کریں؟ جبکہ اس کے سوا اور کوئی چارہ اِصلاح موجود نہ ہو!

افتونا مأجورین، والله سبحانه یجزل لکم الأجر والثواب

وهو المسئول الملهم للحق والصواب!

المستفتی: مجلس عمل تحفظ ختم نبوۃ کراچی

الجواب والله الهادی للصواب!

بلاشبہ قرآنِ کریم کی وحی قطعی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیثِ متواترہ قطعیہ، اور اُمتِ محمدیہ کے قطعی اِجماع سے ثابت ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اس لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوّت کا مدعی کافر اور دائرۂ اسلام سے قطعاً خارج ہے اور جو شخص اس مدعیٔ نبوّت کی تصدیق کرے اور اسے مقتدا وپیشوا مانے وہ بھی کافر اور مرتد اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے، اس کفر اور اِرتداد کے ساتھ اگر اس میں وجوہِ مذکور فی السؤال میں

Marfat.com

سے ایک وجہ بھی موجود ہو تو قرآنِ کریم اور اَحادیثِ نبویہ اور فقہِ اِسلامی کے مطابق وہ اِسلامی اُخوّت اور اِسلامی ہمدردی کا ہرگز مستحق نہیں۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے ساتھ سلام وکلام، نشست وبرخاست اور لین دین وغیرہ تمام تعلقات ختم کر دیں، کوئی ایسا تعلق یا رابطہ اس سے قائم کرنا جس سے اس کی عزّت واِحترام کا پہلو نکلتا ہو، یا اس کو قوّت وآسائش حاصل ہوتی ہو، جائز نہیں۔ کفار محاربین اور اَعدائے اسلام سے ترکِ موالات کے بارے میں قرآنِ حکیم کی بے شمار آیات موجود ہیں، اسی طرح احادیثِ نبویہ اور فقہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں۔

یہ واضح رہے کہ کفار محاربین جو مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں، انہیں ایذا پہنچاتے ہوں، اسلامی اِصطلاحات کو مسخ کر کے اسلام کا مذاق اُڑاتے ہوں اور مار آستین بن کر مسلمانوں کی اِجتماعی قوّت کو منتشر کرنے کے درپے ہوں، اسلام ان کے ساتھ سخت سے سخت معاملہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ رواداری کی ان کافروں سے اِجازت دی گئی ہے جو محارب اور موذی نہ ہوں، ورنہ کفار محاربین سے سخت معاملہ کرنے کا حکم ہے۔ علاوہ ازیں بسا اوقات اگر مسلمانوں سے کوئی قابلِ نفرت گناہ سرزد ہو جائے تو بطور تعزیر وتادیب ان کے ساتھ ترکِ تعلق اور سلام وکلام ونشست وبرخاست ترک کرنے کا حکم شریعتِ مطہرہ اور سنتِ نبوی میں موجود ہے، چہ جائیکہ کفار محاربین کے ساتھ، اس سلسلے میں سب سے پہلے تو اِسلامی حکومت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ ان فتنہ پرداز مرتدین پر ''من بدّل دینہ فاقتلوہ!'' کی شرعی تعزیر نافذ کر کے اس فتنے کا قلع قمع کرے اور اِسلام اور ملتِ اسلامیہ کو اس فتنے کی یورش سے بچائے۔

چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدینؓ نے فتنہ پرداز موذیوں اور مرتدوں سے جو سلوک کیا، وہ کسی سے مخفی نہیں، اور بعد کے خلفاء اور سلاطینِ اسلام نے بھی کبھی اس فریضے سے غفلت اور تساہل پسندی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ لیکن اگر مسلمان حکومت اس قسم کے لوگوں کو سزا دینے میں کوتاہی کرے یا اس سے توقع نہ ہو تو خود مسلمانوں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے، تاکہ وہ بحیثیت جماعت اس قسم کی سزا کا فیصلہ کریں جو اس کے دائرۂ اِختیار میں ہو۔ الغرض اِرتداد، محاربت، بغاوت، شرارت، نفاق، ایذا، مسلمانوں کے ساتھ سازش، یہود ونصاریٰ وہنود کے ساتھ ساز باز، ان سب وجوہ کے جمع ہو جانے سے بلاشبہ مذکورہ فی السوال فرد یا جماعت کے ساتھ مقاطعہ یا بائیکاٹ نہ صرف جائز ہے، بلکہ واجب ہے، اگر مسلمانوں کی جماعت بہ ہیئتِ اِجتماعی اس فتنے کی سرکوبی کے لئے مقاطعہ یا بائیکاٹ جیسے ہلکے سے اِقدام سے بھی کوتاہی کرے گی تو وہ عنداللہ مسئول ہوگی۔

یہ مقاطعہ یا بائیکاٹ ظلم نہیں، بلکہ اسلامی عدل وانصاف کے عین مطابق ہے، کیونکہ اس کا مقصد یہ ہے کہ مسلمانوں کو ان کی محاربت اور ایذا رسانی سے محفوظ کیا جائے، اور ان کی اِجتماعیت کو اِرتداد ونفاق کی دست برد سے بچایا جائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ خود ان محاربین کے لئے بھی اس میں یہ حکمت مضمر ہے کہ وہ اس سزا یا تادیب سے متأثر ہو کر اِصلاح پذیر ہوں اور کفر ونفاق کو چھوڑ کر اِیمان واِسلام قبول کریں، اس طرح آخرت کے عذاب اور اَبدی جہنم سے ان کو نجات مل جائے، ورنہ اگر مسلمانوں کی ہیئت اِجتماعیہ ان کے خلاف کوئی تادیبی اِقدام نہ کرے تو وہ اپنی موجودہ حالت کو مستحسن سمجھ کر اس پر مصر رہیں گے، اور اس طرح ابدی عذاب کے مستحق ہوں گے۔

Marfat.com

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچ کر اِبتداءً یہی طریقہ اِختیار فرمایا تھا کہ کفارِ مکہ کے قافلوں پر حملہ کر کے ان کے اموال پر قبضہ کیا جائے، تاکہ مال اور ثروت سے ان کو جو طاقت اور شوکت حاصل ہے، وہ ختم ہو جائے، جس کے بل بوتے پر وہ مسلمانوں کو اِیذا پہنچاتے ہیں اور مقابلہ کرتے ہیں اور مختلف سازشیں کرتے ہیں۔ قتلِ نفس اور جہاد بالسیف کے حکم سے پہلے مقاطعہ اور دُشمنوں کو اِقتصادی طور پر مفلوج کرنے کی یہ تدابیر اس لئے اِختیار کی گئی تھی، تاکہ اس سے ان کی جنگی صلاحیت ختم ہو جائے اور وہ اِسلام کے مقابلے میں آ کر کفر کی موت نہ مریں۔ گویا اس اِقدام کا مقصد یہ تھا کہ ان کے اموال پر قبضہ کر کے ان کی جانوں کو بچایا جائے، کیونکہ اموال پر قبضہ ان کی جان لینے سے زیادہ بہتر تھا۔

علاوہ ازیں اس تدبیر میں یہ حکمت و مصلحت بھی تھی کہ کفارِ مکہ کے لئے غور و فکر کا ایک اور موقع فراہم کیا جائے، تاکہ وہ ایمان کی نعمت سے سرفراز ہو کر اَبدی نعمتوں کے مستحق بن سکیں اور عذابِ اُخروی سے نجات پا سکیں۔ لیکن جب اس تدبیر سے کفار و مشرکین کے عناد کی اصلاح نہ ہوئی تو ان کے شر و فساد سے زمین کو پاک کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی جانب سے جہاد بالسیف کا حکم بھیج دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے قریش کے تجارتی قافلے کے بجائے ان کی عسکری تنظیم سے مسلمانوں کا مقابلہ کرا دیا۔ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اِبتدائی تدبیر سے اُمتِ مسلمہ کو یہ ہدایت ضرور ملتی ہے کہ خاص قسم کے حالات میں جہاد بالسیف پر عمل نہ ہو سکے تو اس سے اقل درجے کا اِقدام یہ ہے کہ کفار محاربین سے نہ صرف اِقتصادی بائیکاٹ کیا جائے، بلکہ ان کے اموال پر قبضہ تک کیا جا سکتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ عام مسلمان نہ تو جہاد بالسیف پر قادر ہیں، نہ انہیں اموال پر قبضہ کی اِجازت ہے، اندریں صورت ان کے اِختیار میں جو چیز ہے، وہ یہ ہے کہ ان موذی کافروں سے ہر قسم کے تعلقات ختم کر کے ان کو معاشرے سے جدا کر دیا جائے۔

بدنِ انسانی کا جو حصہ اس درجہ سڑ گل جائے کہ اس کی وجہ سے تمام بدن کو نقصان کا خطرہ لاحق ہو اور جان خطرے میں ہو تو اس ناسور کو جسم سے پیوستہ رکھنا دانش مندی نہیں، بلکہ اسے کاٹ دینا ہی عین مصلحت و حکمت ہے، تمام عقلاء اور حکماء و اطباء کا اسی پر عمل و اِتفاق ہے۔ اور پھر جب یہ موذی کفار، مسلمانوں کا خون چوس چوس کر پل رہے ہوں اور طاقتور بن کر مسلمانوں ہی کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کی کوشش کر رہے ہوں تو ان سے خرید و فروخت اور لین دین میں مکمل مقاطعہ کرنا اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے وجود و بقا کے لئے ایک ناگزیر ملّی فریضہ بن جاتا ہے، آج بھی اس متمدن دُنیا میں مقاطعہ یا اِقتصادی ناکہ بندی کو ایک اہم دِفاعی مورچہ سمجھا جاتا ہے اور اس کو سیاسی حربے کے طور پر اِستعمال کیا جاتا ہے، مگر مسلمانوں کے لئے یہ کوئی سیاسی حربہ نہیں، بلکہ اُسوۂ نبی، سنتِ رسول اور ایک مقدس مذہبی فریضہ ہے، اسلام کی غیرت ایک لمحے کے لئے یہ برداشت نہیں کرتی کہ اسلام اور ملتِ اسلامیہ کے دُشمنوں سے کسی نوعیت کا کوئی تعلق اور رابطہ باقی رکھا جائے۔

اب ہم آیاتِ قرآنیہ، احادیثِ نبویہ اور فقہائے اُمتِ اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں، جن سے اس مقاطعہ کا حکم واضح ہوتا ہے۔

۱:... ”اِذَا سَمِعْتُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکْفَرُ بِھَا وَیُسْتَھْزَاُ بِھَا فَلَا تَقْعُدُوْا مَعَھُمْ“ (النساء:۱۴۰)

Marfat.com

ترجمہ:... ''جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا اِنکار کیا جارہا ہے اوران کا مذاق اُڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔''

۲:... ''وَاِذَا رَاَیْتَ الَّذِیْنَ یَخُوْضُوْنَ فِیْٓ اٰیٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ'' (الانعام:۶۸)

ترجمہ:... ''اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اُڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو۔''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث اِمام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں کہ:

"وهذا يدل على ان علينا ترك مجالسة الملحدين وسائر الكفار عند إظهارهم الكفر والشرك وما لا يجوز على الله تعالىٰ إذا لم يمكنا انكاره ...إلخ" (ج:۳ ص:۲)

ترجمہ:... ''یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں سے ان کے کفر وشرک اور اللہ تعالیٰ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردیں۔''

۳:... ''یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْیَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓی اَوْلِیَآءَ'' (المائدۃ:۵۱)

ترجمہ:... ''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ!''

اِمام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

"وفي هذه الآية دلالة على ان الكافر لا يكون وليًّا للمسلم، لا في التصرف ولا في النصرة، ويدل على وجوب البراءة من الكفار والعداوة لهم، لأن الولاية ضد العداوة، فإذا أُمِرنا بمعاداة اليهود والنصارىٰ لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم ويدل على ان الكفر كله ملة واحدة۔" (احکام القرآن ج:۲ ص:۴۴۴)

ترجمہ:... ''اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا، نہ تو معاملات میں اور نہ اِمداد وتعاون میں۔ اور اس سے یہ اَمر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے براءت اِختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے، کیونکہ ولایت عداوت کی ضد ہے، اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے، دُوسرے کافر بھی انہی کے حکم میں ہیں، سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔''

۴:... سورۂ ممتحنہ کا موضوع ہی کفار سے قطع تعلق کی تاکید ہے، اس سورۃ میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے، اگرچہ رشتہ دار، قرابت دار ہوں۔ اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے، اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہِ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

Marfat.com

۵:... ''لَاتَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ''(المجادلہ:۲۲)

ترجمہ:... ''تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ اور اس کے رسول کے، خواہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔''

آگے چل کر اس آیتِ کریمہ میں اُن مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے، محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کر دیتے ہیں، سچا مؤمن کہا گیا ہے، انہیں جنت اور رِضوانِ الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ''حزبُ اللّٰہ'' کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے، جس سے واضح ہو جاتا ہے کہ خدا اور رسول کے دُشمنوں سے دوستی رکھنا کسی مؤمن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا تذکرہ کیا گیا ہے، ورنہ بے شمار آیاتِ کریمہ اس مضمون کی موجود ہیں، اب چند اَحادیثِ نبویہ ملاحظہ ہوں:

۱:... جامع ترمذی کی ایک حدیث میں سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اِختیار نہ کریں، ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے (باب فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین ج:۱ ص:۱۹۴)۔[1]

۲:... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں جو جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ:

"انا بریءٌ من کل مسلم یقیم بین اظھر المشرکین۔"

یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِظہارِ برات فرمایا ہر اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو (باب فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین ج:۱ ص:۱۹۳)۔

۳:... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرنیہ کے آٹھ نو اَشخاص کا ذِکر ہے جو مرتد ہو گئے تھے، ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کی آنکھوں میں گرم کر کے لوہے کی کیلیں پھیر دِی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، یہ لوگ پانی مانگتے تھے، لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں: ''یستسقون فلا یسقون'' اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ: ''حتی ان احدھم یکدم بفیہ الأرض'' ترجمہ:... ''وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے، مگر انہیں پانی دینے کی اِجازت نہ تھی۔''

اِمام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں کہ:

---

(۱) وروی سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: تساکنوا المشرکین ولا تجامعوھم، فمن ساکنھم او جامعھم فھو مثلھم۔"

Marfat.com

"ان المحارب المرتد لا حرمة له فی سقی الماء ولا غیرہ، ویدل علیه ان من لیس معه ماء إلّا للطهارة لیس له ان یسقیه المرتد ویتیم بل یستعمله ولو مات المرتد عطشاـ"

(فتح الباری ج:۱ ص:۳۹۳)

ترجمہ:... "اس سے یہ معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی اِحترام نہیں، چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اِجازت نہیں ہے کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمّم کرے، بلکہ اس کے لئے حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے، اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے، بلکہ وضو کر کے نماز پڑھے۔"

۴:... غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ، کعب بن مالکؓ، ہلال بن اُمیہؓ، واقفی بدری اور مرارہؓ بن ربیع، بدری عمریؓ کو غزوہ میں شریک نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی، آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کر لئے جائیں، ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے، کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے، حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہو جائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں۔ یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہو گئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہو گئی، وحیٔ قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

"وَعَلَى الثَّلٰثَةِ الَّذِيْنَ خُلِّفُوْا ؕ حَتّٰۤى اِذَا ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ وَضَاقَتْ عَلَيْهِمْ اَنْفُسُهُمْ وَظَنُّوْۤا اَنْ لَّا مَلْجَاَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّاۤ اِلَيْهِ ؕ" (التوبۃ:۱۱۸)

ترجمہ:... "اور ان تینوں پر بھی (توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا، یہاں تک کہ زمین ان پر باوجود اپنی فراخی کے تنگ ہو گئی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آ گئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی، بجز اسی کی طرف۔"

پورے پچاس دن تک یہ سلسلہ جاری رہا، آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی یہ توبہ قبول فرمائی اور معافی ہو گئی۔

قاضی ابوبکر ابن العربی لکھتے ہیں کہ:

"وفیه دلیل علی ان للإمام ان یعاقب المذنب بتحریم کلامه علی الناس ادبًا له ..... وعلی تحریم اهله علیهـ" (احکام القرآن لابن العربی ج:۲ ص:۱۰۲۶، طبع دار المعرفة بیروت)

ترجمہ:... "اس قصے میں اس امر کی دلیل ہے کہ اِمام کو حق حاصل ہے کہ کسی گنہگار کی تادیب کے لئے لوگوں کو اس سے بول چال کی ممانعت کر دے، اور اس کی بیوی کو بھی اس کے لئے ممنوع ٹھہرا دے۔"

حافظ ابن حجرؒ فتح الباری میں لکھتے ہیں کہ:

"وفیه ترك السلام علی من اذن وجواز هجرہ اکثر من ثلاث۔"

ترجمہ:... "اس سے ثابت ہوا کہ گنہگار کو سلام نہ کیا جائے اور یہ کہ اس سے قطع تعلق تین روز سے زیادہ بھی جائز ہے۔"

Marfat.com

بہرحال کعب بن مالکؓ اور ان کے رُفقاء کا یہ واقعہ قرآنِ کریم کی سورۂ توبہ میں مذکور ہے اور اس کی تفصیل صحیح بخاری، صحیح مسلم اور تمام صحاحِ ستہ میں موجود ہے۔

اِمام ابوداؤدؒ نے اپنی کتاب سنن ابی داؤد میں کتاب السنۃ کے عنوان کے تحت متعدّد ابواب قائم کئے ہیں:

الف:... ''باب مجانبة أهل الأهواء وبغضهم'' (ج:۲ ص:۲۷۶)، اہلِ اہواء باطل پرستوں سے کنارہ کشی کرنے اور بغض رکھنے کا بیان۔

ب:... ''باب ترك السلام على اهل الأهواء'' (ج:۲ ص:۲۷۶) اہل اہواء سے ترکِ سلام وکلام کا بیان۔

سنن ابی داؤد میں حدیث ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے ''خلوق'' (زعفران) لگایا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سلام کا جواب نہیں دیا،(۱) غور فرمایئے کہ معمولی خلافِ سنت بات پر جب یہ سزا دِی گئی تو ایک مرتد موذی اور کافر محارب سے بات چیت، سلام وکلام اور لین دین کی اِجازت کب ہوسکتی ہے؟

اِمام خطابی ''معالم السنن'' (ج:۴ ص:۲۹۶) میں حدیثِ کعبؓ کے سلسلے میں تصریح فرماتے ہیں کہ: ''مسلمانوں کے ساتھ بھی ترکِ تعلق اگر دِین کی وجہ سے ہو تو بلا قید اَیام کیا جاسکتا ہے، جب تک توبہ نہ کریں۔''

۵:... مسند احمد وسنن ابی داؤد میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"القدرية مجوس هذه الأُمّة، إن مرضوا فلا تعودوهم، وإن ماتوا فلا تشهدوهم۔"

(سنن ابی داؤد ج:۲ ص:۲۸۸، باب فی القدر، طبع ایچ ایم سعید)

ترجمہ:... ''تقدیر کا اِنکار کرنے والے اس اُمت کے مجوسی ہیں، اگر بیمار ہوں تو عیادت نہ کرو اور اگر مرجائیں تو جنازہ پر نہ جاؤ۔''

۶:... ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"لا تجالسوا اهل القدر ولا تفاتحوهم۔"

ترجمہ:... ''منکرینِ تقدیر کے ساتھ نہ نشست وبرخاست رکھو اور نہ ان سے گفتگو کرو۔''

بہرحال یہ تو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اِرشادات ہیں، عہدِ نبوّت کے بعد عہدِ خلافتِ راشدہ میں بھی اسی طرزِ عمل کا ثبوت ملتا ہے، مانعینِ زکوٰۃ کے ساتھ صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ کا اِعلانِ جہاد کرنا بخاری ومسلم میں موجود ہے، مسیلمہ کذّاب، اسود عنسی، طلیحہ اسدی اور ان کے پیروؤں کے ساتھ جو سلوک کیا گیا، اس سے حدیث وسِیَر کا معمولی طالبِ علم بھی واقف ہے۔ عہدِ فاروقی میں ایک شخص صبیغ عراقی قرآنِ کریم کی آیات کے ایسے معانی بیان کرنے لگا جن میں ہوائے نفس کو دخل تھا، اور ان سے مسلمانوں کے عقائد میں تشکیک کا راستہ کھلتا تھا۔ یہ شخص فوج میں تھا، جب عراق سے مصر گیا اور حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ

---

(۱) عن عمار بن یاسر رضی الله عنه قال: قدمت علیٰ اهلی لیلًا وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران، فغدوت علی النبی صلی الله علیه وسلم فسلّمت علیه فلم یرد علیّ ...إلخ۔ (سنن ابی داؤد ج:۲ ص:۲۱۹، باب فی الخلوق للرجال، طبع ایچ ایم سعید)۔

Marfat.com

گورنر مصر کو اس کی اِطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ بھیجا اور صورتِ حال لکھی۔ حضرت عمرؓ نے نہ اس کا موقف سنا نہ دلائل، اس سے بحث ومباحثہ میں وقت ضائع کئے بغیر اس کا ''علاج بالجرید'' ضروری سمجھا، فوراً کھجور کی تازہ ترین شاخیں منگوائیں اور اپنے ہاتھ سے اس کے سر پر بے تحاشا مارنے لگے، اتنا مارا کہ خون بہنے لگا، وہ چیخ اُٹھا کہ: ''امیر المؤمنین! آپ مجھے قتل ہی کرنا چاہتے ہیں تو مہربانی کیجئے، تلوار لے کر میرا قصہ پاک کردیجئے، اور اگر صرف میرے دِماغ کا خناس نکالنا مقصود ہے تو آپ کو اِطمینان دِلاتا ہوں کہ اب وہ بھوت نکل چکا ہے۔'' اس پر حضرت عمرؓ نے اسے چھوڑ دیا، اور چند دِن مدینہ رکھ کر واپس عراق بھیج دیا اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ:

''ان لا یجالسه احد من المسلمین!'' (کوئی مسلمان اس کے پاس نہ بیٹھے!)

اس مقاطعہ سے اس شخص پر عرصۂ حیات تنگ ہوگیا تو حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ اس کی حالت ٹھیک ہوگئی ہے، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو اس کے پاس بیٹھنے کی اجازت دی۔

۷:... سنن کبریٰ للبیہقی (ج:۹ ص:۸۴ طبع دار المعرفۃ بیروت) میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

"امرنی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اغور ماء آبار بدر"

ترجمہ:... ''جنگِ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ بدر کے کنوؤں کا پانی خشک کردوں۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ:

"ان یغور المیاه کلها غیر ماء واحد فنلقی القوم علیه۔"

(سنن الکبریٰ للبیهقی ج:۹ ص:۸۵ طبع دار المعرفة بیروت)

ترجمہ:... ''سوائے ایک کنویں کے جو بوقتِ جنگ ہمارے کام آئے گا، باقی سب کنویں خشک کردیئے جائیں۔''

۸:... صحیح بخاری (ج:۲ ص:۱۰۲۳) میں ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس چند بددِین زِندیق لائے گئے تو آپ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہ کو اس کی اِطلاع پہنچی تو فرمایا: ''اگر میں ہوتا تو انہیں جلاتا نہیں، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عذاب کی سزا مت دو، بلکہ میں انہیں قتل کرتا، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: ''من بدّل دینه فاقتلوه!'' ترجمہ:... ''جو شخص مرتد ہوجائے، اسے قتل کردو!''۔

۹:... صحیح بخاری (ج:۱ ص:۴۲۳) میں مصعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ''رات کی تاریکی میں مشرکین پر حملہ ہوتا ہے تو عورتیں اور بچے بھی زَد میں آجاتے ہیں؟ فرمایا: وہ بھی انہی میں شامل ہیں!''(۱)

---

(۱) عن الصعب بن جثامة رضی الله عنه قال: مَرّ بی النبی صلی الله علیه وسلم بالأبواء او بودّان وسئل عن اهل الدار یُبَیَّتون من المشرکین فَیُصابُ من نسائهم وذراریهم، قال: هم منهم! (صحیح البخاری ج:۱ ص:۴۲۴، باب اهل الدار یبیتون فیصاب الولدان ...إلخ، طبع قدیمی کتب خانه)۔

Marfat.com

اب فقہ کی چند تصریحات ملاحظہ ہوں:

۱:...علامہ دردیر مالکی شرح کبیر میں باغیوں کے اَحکام میں لکھتے ہیں کہ:

"وقطع الميرة والماء عنهم إلّا ان يكون فيهم نسوة وذراری۔" (ج:۴ ص:۲۹۹)

ترجمہ:...''ان کا کھانا پانی بند کردیا جائے، اِلّا یہ کہ ان میں عورتیں اور بچے ہوں۔''

۲:...کوئی قاتل اگر حرمِ مکہ میں پناہ گزین ہوجائے، اس سلسلے میں ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں کہ:

"فقال ابو حنيفة وابو يوسف ومحمد وزفر والحسن بن زياد: إذا قَتل فی غير الحرم ثم دخل الحرم لم يقتص منه ما دام فيه، ولٰكنه لا يبايع ولا يواكل إلٰی ان يخرج من الحرم۔"(۱) (احكام القرآن ج:۲ ص:۲۱)

ترجمہ:...''اِمام ابوحنیفہؒ، ابویوسفؒ، محمدؒ، زُفرؒ اور حسن بن زیادؒ کا قول ہے کہ جب کوئی حرم سے باہر قتل کرکے حرم میں داخل ہوتو جب تک حرم میں ہے، اس سے قصاص نہیں لیا جائے گا، مگر نہ اس کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے، نہ اس کو کھانا دیا جائے، یہاں تک کہ وہ حرم سے نکلنے پر مجبور ہوجائے۔''

۳:...درمختار میں ہے کہ:

"وافتی الناصحی بوجوب قتل كل مؤذ، وفی شرح الوهبانية ويكون بالنفی عن البلد وبالهجوم علٰی بيت المفسدين وبالإخراج من الدار وبهدمها۔"

(الدر المختار ج:۴ ص:۶۴، طبع ایچ ایم سعید، مطلب يكون التعزير بالقتل)

ترجمہ:...''ناصحی نے فتویٰ دیا ہے کہ ہر موذی کا قتل واجب ہے، اور ''شرح وہبانیہ'' میں ہے کہ تعزیریوں بھی ہوسکتی ہے کہ شہر بدر کردیا جائے اور ان کے مکان کا گھیراؤ کیا جائے، انہیں مکان سے نکال باہر کیا جائے اور مکان ڈھادیا جائے۔''

۴:...اِبن عابدین الشامی ردّالمحتار (ج:۴ ص:۶۵، مطلب يكون التعزير بالقتل، طبع ایچ ایم سعید) میں لکھتے ہیں کہ:

"قال فی احكام السياسة: وفی المنتقی: وإذا سمع فی دارهٖ صوت المزامير فأدخل عليه لأنه لما أسمع الصوت فقد أسقط حرمة دارهٖ۔ وفی حدود البزازية، وغصب النهاية وجناية الدراية: ذكر صدر الشهيد عن أصحابنا انه يهدم البيت علٰی من اعتاد الفسق وانواع الفساد فی دارهٖ، حتّٰی لا بأس بالهجوم علٰی بيت المفسدين، وهجم عمر رضی الله عنه علٰی نائحة فی منزلها وضربها بالدرة حتّٰی سقط خمارها، فقيل له فيه، فقال: لا حرمة لها بعد إشتغالها بالمحرم والتحقت بالإماء ..... وعن عمر رضی الله عنه انه احرق بيت الخمار وعن الصفار

---

(۱) زیرِ آیت: ''وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا'' (آل عمران:۹۷)، طبع سہیل اکیڈمی لاہور۔

Marfat.com

الزاهدی الأمر بتخریب دار الفاسق۔"

ترجمہ:..."اَحکام السیاسۃ میں "المنتقیٰ" سے نقل کیا ہے کہ: جب کسی کے گھر سے گانے بجانے کی آواز سنائی دے تو اس میں داخل ہو جاؤ، کیونکہ جب اس نے یہ آواز سنائی تو اپنے گھر کی حرمت کو خود ساقط کر دیا ہے۔ اور "بزازیہ" کی کتاب الحدود، و "نہایہ" کے باب الغصب اور "درایہ" کے کتاب الجنایات میں لکھا ہے کہ: صدر الشہید نے ہمارے اصحاب سے نقل کیا ہے کہ جو شخص فسق و بدکاری اور مختلف قسم کے فساد کا عادی ہو، ایسے شخص پر اس کا مکان گرا دیا جائے، حتیٰ کہ مفسدوں کے گھر میں گھس جانے میں بھی مضائقہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک نوحہ گر عورت کے گھر میں گھس آئے اور اس کے ایسا دُرّہ مارا کہ اس کے سر سے چادر اُتر گئی، اور اپنے طرزِ عمل کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: حرام میں مشغول ہونے کے بعد اس کی کوئی حرمت نہیں رہی، اور یہ لونڈیوں کی صف میں شامل ہو گئی۔ حضرت عمرؓ سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ نے ایک شرابی کے مکان کو آگ لگا دی تھی۔ صفار زاہدی کہتے ہیں کہ فاسق کا مکان گرا دینے کا حکم ہے۔"

۵:... مُلّا علی قاری مرقاۃ شرح مشکوٰۃ (ج:۴ ص:۱۰۷، طبع اصح المطابع بمبئی) باب التعزیر میں لکھتے ہیں کہ:

"وهذا تنصيص على ان الضرب تعزير يملكه الإنسان وإن لم يكن محتسبًا وصرح في المنتقىٰ بذالك۔"

ترجمہ:..."اور یہ کہ اس امر کی تصریح ہے کہ مارنا ایسی تعزیر ہے جس کا انسان اِختیار رکھتا ہے، خواہ محتسب نہ ہو، "المنتقیٰ" میں اس کی تصریح کی گئی ہے۔"

یاد رہے کہ اس قسم کے مقاطعہ کا تعلق درحقیقت بغض فی اللہ سے ہے جس کو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے: "أحبّ الأعمال الحبُّ في الله" (سنن ابی داؤد ج:۲ ص:۲۷۶، باب مجانبة اهل الأهواء وبغضهم، طبع ایچ ایم سعید) فرمایا ہے، (كما في رواية ابی ذر في كتاب السُّنَّة عند ابی داؤد)۔

بغض فی اللہ کے ذیل میں اِمام غزالیؒ اِحیاء العلوم (ج:۲ ص:۱۶۸، ۱۶۹ طبع دار المعرفۃ بیروت) میں بطور کلیہ لکھتے ہیں کہ:

"الأوّل: الكفر، فالكافر إن كان محاربًا فهو يستحق القتل والإرقاق وليس بعد هذين إهانة۔ الثاني: المبتدع، الذي يدعو إلى بدعته، فإن كانت البدعة بحيث يكفر بها فأمره أشد من الذمي لأنه لا يقر بجزية ولا يسامح بعقد ذمة، وإن كان ممن لا يكفر به فأمره بينه وبين الله اخف من امر الكافر لا محالة، ولكن الأمر في الإنكار عليه اشد منه على الكافر لأن شر الكافر غير متعد، فإن المسلمين اعتقدوا كفره فلا يلتفتون إلى قوله... إلخ۔"

ترجمہ:..."اوّل: کافر، پس کافر اگر حربی ہو تو اس بات کا مستحق ہے کہ قتل کیا جائے یا غلام بنا لیا

Marfat.com

جائے اور یہ ذِلت واہانت کی آخری حد ہے۔ دوم: صاحبِ بدعت، جو اپنی بدعت کی دعوت دیتا ہے، پس اگر بدعت حدِ کفر تک پہنچی ہوئی ہو تو اس کی حالت کافر ذِمی سے بھی سخت تر ہے، کیونکہ نہ اس سے جزیہ لیا جاسکتا ہے اور نہ اس کو ذِمی کی حیثیت دی جاسکتی ہے، اور اگر بدعت ایسی نہیں جس کی وجہ سے اس کو کافر قرار دِیا جائے تو عنداللہ تو اس کا معاملہ کافر سے لامحالہ اَخف (ہلکا) ہے، مگر کافر کی بہ نسبت اس پر نکیر زیادہ کی جائے گی، کیونکہ کافر کا شر متعدی نہیں، اس لئے کہ مسلمان کافر کو ٹھیٹ کافر سمجھتے ہیں، لہٰذا اس کے قول کو لائقِ اِلتفات ہی نہیں سمجھیں گے...الخ۔''

ردالمحتار (ج:۴ ص:۲۴۴ طبع ایچ ایم سعید) میں قرامطہ کے بارے میں لکھا ہے کہ:

"ونقل عن علماء المذاهب الأربعة انه لا يحل إقرارهم فى ديار الإسلام بجزية ولا غيرها، ولا تحل مناكحتهم ولا ذبائحهم ..... والحاصل انهم يصدق عليهم إسم الزنديق والمنافق والملحد، ولا يخفىٰ ان إقرارهم بالشهادتين مع هٰذا الإعتقاد الخبيث لا يجعلهم فى حكم المرتد لعدم التصديق، ولا يصح إسلام احدهم ظاهرًا إلّا بشرط التبرى عن جميع ما يخالف دين الإسلام، لأنهم يدعون الإسلام، ويقرّون بالشهادتين وبعد الظفر بهم لا تقبل توبتهم اصلًا ...الخ۔"

ترجمہ:... ''مذاہبِ اربعہ سے منقول ہے کہ انہیں اسلامی ممالک میں ٹھہرانا جائز نہیں، نہ جزیہ لے کر، نہ بغیر جزیہ کے، نہ ان سے شادی بیاہ جائز ہے، نہ ہی ان کا ذبیحہ حلال ہے.....حاصل یہ ہے کہ ان پر زِندیق منافق اور ملحد کا مفہوم پوری طرح صادق آتا ہے، اور ظاہر ہے کہ اس خبیث عقیدے کے باوجود ان کا کلمہ پڑھنا انہیں مرتد کا حکم نہیں دیتا، کیونکہ وہ تصدیق نہیں رکھتے، اور ان کا ظاہری اسلام غیر معتبر ہے، جب تک کہ ان تمام اُمور سے جو دِینِ اسلام کے خلاف ہیں، براءت کا اِظہار نہ کریں، کیونکہ وہ اسلام کا دعویٰ اور شہادتین کا اِقرار تو پہلے سے کرتے ہیں (مگر اس کے باوجود پکے بے ایمان اور کافر ہیں) اور ایسے لوگ گرفت میں آجائیں تو ان کی توبہ اصلاً قابلِ قبول نہیں۔''

فقہِ حنفی کی معتبر کتاب معین الحکام بسلسلہ تعزیر ایک مستقل فصل میں لکھا ہے کہ:

"والتعزير لا يختص بفعل معين ولا قول معين، فقد عزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالهَجْر، وذالك فى حق الثلاثة الذين ذكرهم الله تعالىٰ فى القرآن العظيم فهُجِرُوا خمسين يومًا، لا يكلّمهم احدٌ، وقصتهم مشهورة فى الصحاح۔

وعزّر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالنفى فأمر بإخراج المخنثين من المدينة ونفاهم، وكذالك الصحابة من بعده۔

Marfat.com

ونذكر من ذالك بعض ما وردت به السُّنَّة مما قال ببعضه اصحابنا، وبعضه خارج المذهب۔

فمنها: امر عمر بهَجر صبيغ الذى كان يسأل عن الذاريات وغيرها، ويأمر الناس بالتَّفقُّه فى المشكلات من القرآن، فضربه ضربًا وجيعًا ونفاه إلى البصرة او الكوفة، وامر بهَجره، فكان لا يكلّمه احد حتّٰى تاب وكتب عامل البلد إلٰى عمر بن الخطاب رضى الله عنه يخبره بتوبته فأذن للناس فى كلامه۔

ومنها: ان عمر رضى الله عنه حلق راس نصر بن حجّاج ونفاه من المدينة لما شبَّب النساء به فى الأشعار وخشى الفتنة به۔

ومنها: ما فعله عليه الصلٰوة والسلام بالعُرَنِيّين۔

ومنها: ان ابابكر رضى الله عنه استشار الصحابة فى رجل يُنكح كما تُنكح المراة، فأشاروا بحرقه بالنَّار، فكتب ابوبكر بذالك إلٰى خالد بن الوليد، ثم حرقهم عبدالله بن الزبير فى خلافته، ثم حرقم هشام بن عبدالملك۔

ومنها: ان ابابكر رضى الله عنه حرق جماعة من الردة۔

ومنها: امره عليه الصلٰوة والسلام بكسر دِنان الخمر وشق ظروفها۔

ومنها: امر رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر بكسر القدور التى طُبخ فيها لحم الحُمر الأهليّة، ثم استأذنوه فى غسلها، فأذن لهم، فدلّ علٰى جواز الأمرين لأن العقوبة بالكسر لم تكن واجبة۔

ومنها: تحريق عمر المكان الذى يباع فيه الخمر۔

ومنها: تحريق عمر قصر سعد بن ابى وقّاص لما احتجب فيه عن الرعية وصار يحكم فى داره۔

ومنها مُصادرة عُمر عُمّاله بأخذ شطر اموالهم فقسّمها بينهم وبين المسلمين۔

ومنها: انه ضرب الذى زَوَّر علٰى نقش خاتمه واخذ شيئًا من بيت المال مائةً، ثم ضربه فى اليوم الثانى مائةً، ثم ضربه فى اليوم الثالث مائةً، وبه اخذ مالك لأن مذهبه التعزير يزاد على الحد۔

ومنها: ان عمر رضى الله عنه لما وجد مع السائل من الطعام فوق كفايته وهو يسأل، اخذ ما معه واطعمه إبل الصدقة۔ وغير ذالك مما يكثر تعداده، وهذه قضايا صحيحة

Marfat.com

معروفة...إلخ۔"

معین الحکام (ج:۳ ص:۷۵)

"ولا بأس بأن يبيع المسلمون من المشركين ما بدا لهم من الطعام والثياب وغير ذالك، إلّا السلاح والكراع والسبى سواء دخلوا إليهم بأمان او بغير امان، لأنهم يتقوّون بذالك على قتال المسلمين ولا يحل للمسلمين اكتساب سبب تقويتهم على قتال المسلمين، وهذا المعنى لا يوجد فى سائر الأمتعة، ثم هذا الحكم إذا لم يحاصروا حصنًا من حصونهم، فلا ينبغى لهم ان يبيعوا من أهل الحصن طعامًا ولا شرابًا ولا سببًا يقوّيهم على المقام، لأنهم إنما حاصروهم لينفد طعامهم وشرابهم، حتّٰى يعطوا بأيديهم ويخرجوا على حكم الله تعالٰى، ففى بيع الطعام وغيره منهم اكتساب سبب تقويتهم على المقام فى حصنهم، بخلاف ما سبق فإن اهل الحرب فى دارهم يتمكنون من اكتساب ما يتقوّون به على المقام، لا بطريق الشراء من المسلمين، وأمّا أهل الحصن لا يمتكنون من ذالك بعد ما احْاط المسلمون بهم، فلا يحل لأحد من المسلمين ان يبيعهم شيئًا من ذالك، فمن فعله فعلم به الإمام أدّبه على ذالك لارتكابه ما لا يحل۔"

ترجمہ:... "اور تعزیر کسی معین فعل یا معین قول کے ساتھ مختص نہیں، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان تین حضرات کو (جو غزوۂ تبوک میں پیچھے رہ گئے تھے اور) جن کا واقعہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ عظیم میں ذِکر فرمایا ہے، مقاطعہ کی سزا دِی تھی، چنانچہ پچاس دن تک ان سے مقاطعہ رہا، کوئی شخص ان سے بات تک نہیں کرسکتا تھا، ان کا مشہور قصہ صحاحِ ستہ میں موجود ہے۔ نیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلاوطنی کی سزا بھی دی، چنانچہ مخنثوں کو مدینہ سے نکالنے کا حکم دیا اور انہیں شہر بدر کردیا۔ اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ کرامؓ نے بھی مختلف تعزیرات جاری کیں، ہم ان میں سے بعض کو جو اَحادیث کی کتابوں میں وارِد ہیں، یہاں ذکر کرتے ہیں، ان میں سے بعض کے ہمارے اصحاب قائل ہیں، اور بعض پر دیگر اَئمہ نے عمل کیا:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ صبیغ نامی ایک شخص کو مقاطعہ کی سزا دِی، یہ شخص "الذاریات" وغیرہ کی تفسیر پوچھا کرتا تھا، اور لوگوں کو فہمائش کیا کرتا تھا کہ وہ مشکلاتِ قرآن میں تفقہ پیدا کریں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کی سخت پٹائی کی اور اسے بصرہ یا کوفہ جلاوطن کردیا اور اس سے مقاطعہ کا حکم فرمایا، چنانچہ کوئی شخص اس سے بات تک نہیں کرتا تھا، یہاں تک کہ وہ تائب ہوا اور وہاں کے گورنر نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس کے تائب ہونے کی خبر لکھ بھیجی، تب آپ نے لوگوں کو اِجازت دی کہ اس سے بات چیت کرسکتے ہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نصیر بن حجاج کا سر منڈوا کر اسے مدینہ سے نکال دیا تھا، جبکہ عورتوں نے

Marfat.com

اَشعار میں اس کی تشبیب شروع کر دی تھی اور فتنے کا اندیشہ لاحق ہو گیا تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عرنیہ کے افراد کو جو سزا دِی (اس کا قصہ صحاح میں موجود ہے)۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو بدفعلی کراتا تھا، صحابہؓ سے مشورہ کیا، صحابہؓ نے مشورہ دیا کہ اسے آگ میں جلا دیا جائے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو یہ حکم لکھ بھیجا، بعدازاں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما اور ہشام بن عبدالملکؒ نے بھی اپنے اپنے دورِ خلافت میں اس قماش کے لوگوں کو آگ میں ڈالا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے مرتدین کی ایک جماعت کو آگ میں جلایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے مٹکے توڑنے کا اور اس کے مشکیزے پھاڑ دینے کا حکم فرمایا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دِن ان ہانڈیوں کو توڑنے کا حکم فرمایا جن میں گدھوں کا گوشت پکایا گیا تھا، پھر صحابہ کرامؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اِجازت چاہی کہ انہیں دھو کر اِستعمال کر لیا جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِجازت دے دی۔ یہ واقعہ دونوں باتوں کے جواز پر دلالت کرتا ہے، کیونکہ ہانڈیوں کو توڑ ڈالنے کی سزا واجب نہیں تھی۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس مکان کو جلا دینے کا حکم فرمایا جس میں شراب کی خرید و فروخت ہوتی تھی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے جب رعیت سے الگ تھلگ اپنے گھر ہی میں فیصلہ کرنا شروع کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کا مکان جلا ڈالا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عُمّال کے مال کا ایک حصہ ضبط کر کے مسلمانوں میں تقسیم کر دیا۔

ایک شخص نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مہر پر جعلی مہر بنوالی تھی اور بیت المال سے کوئی چیز لے لی تھی، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کے سو دُرّے لگائے، دُوسرے دن پھر سو دُرّے لگائے، اور تیسرے دِن بھی سو دُرّے لگائے۔ اِمام مالکؒ نے اسی کو لیا ہے، چنانچہ ان کا مسلک ہے کہ تعزیر مقدارِ ''حد'' سے زائد بھی ہو سکتی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب ایک سائل ایسا دیکھا جس کے پاس قدرِ کفایت سے زائد غلہ موجود تھا، اور وہ پھر بھی سوال کرتا تھا، تو آپ نے اس سے زائد غلہ چھین کر صدقے کے اُونٹوں کو کھلا دیا۔

ان کے علاوہ اس نوعیت کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور صحیح اور معروف فیصلے ہیں۔

Marfat.com

اور شرح سیر کبیر (ج:۳ ص:۷۵) میں ہے:

اور کوئی مضائقہ نہیں کہ مسلمان، کافروں کے ہاتھ غلہ اور کپڑا وغیرہ فروخت کریں، مگر جنگی سامان اور گھوڑے اور قیدی فروخت کرنے کی اِجازت نہیں، خواہ وہ امن لے کر ان کے پاس آئے ہوں یا بغیر اَمان کے، کیونکہ ان چیزوں کے ذریعے مسلمانوں کے مقابلے میں ان کو جنگی قوّت حاصل ہوگی، اور مسلمانوں کے لئے ایسی کوئی چیز حلال نہیں جو مسلمانوں کے مقابلے میں کافروں کو تقویت پہنچانے کا سبب بنے اور یہ علت دیگر سامان میں نہیں پائی جاتی۔ پھر یہ حکم جب ہے جبکہ مسلمانوں نے ان کے کسی قلعے کا محاصرہ نہ کیا ہوا ہو، لیکن جب انہوں نے ان کے کسی قلعے کا محاصرہ کیا ہوا ہو تو ان کے لئے مناسب نہیں کہ اہلِ قلعہ کے ہاتھ غلہ یا پانی یا کوئی ایسی چیز فروخت کریں جو ان کے قلعہ بند رہنے میں مدد و معاون ثابت ہو، کیونکہ مسلمانوں نے ان کا محاصرہ اسی لئے تو کیا ہے کہ ان کا رَسد اور پانی ختم ہو جائے، اور وہ اپنے کو مسلمانوں کے سپرد کر دیں اور اللہ تعالیٰ کے حکم پر باہر نکل آئیں، پس ان کے ہاتھ غلہ وغیرہ بیچنا، ان کے قلعہ بند رہنے میں تقویت کا موجب ہوگا۔ بخلاف گزشتہ بالا صورت کے، کیونکہ اہلِ حرب اپنے ملک میں ایسی چیزیں حاصل کر سکتے ہیں جن کے ذریعے وہاں قیام پذیر رہ سکیں، انہیں مسلمانوں سے خریدنے کی ضرورت نہیں، لیکن جو کافر کہ قلعہ بند ہوں، اور مسلمانوں نے ان کا محاصرہ کر رکھا ہو، وہ مسلمانوں کے کسی فرد سے ضروریاتِ زندگی نہیں خرید سکتے، لہٰذا کسی بھی مسلمان کو حلال نہیں کہ ان کے ہاتھ کسی قسم کی کوئی چیز فروخت کرے، جو شخص ایسی حرکت کرے اور اِمام کو اس کا علم ہو جائے تو اِمام اسے تادیب اور سرزنش کرے، کیونکہ اس نے غیر حلال فعل کا اِرتکاب کیا ہے۔''

مذکورہ بالا نصوص اور فقہائے اسلام کی تصریحات سے حسبِ ذیل اُصول و نتائج منقح ہو کر سامنے آجاتے ہیں:

۱:... کفارِ محاربین سے دوستانہ تعلقات ناجائز اور حرام ہیں، جو شخص ان سے ایسے روابط رکھے، وہ گمراہ اور ظالم اور مستحقِ عذابِ الیم ہے۔

۲:... جو کافر، مسلمانوں کے دِین کا مذاق اُڑاتے ہین، ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات نشست و برخاست وغیرہ بھی حرام ہے۔

۳:... جو کافر، مسلمانوں سے برسرِ پیکار ہوں، ان کے محلے میں ان کے ساتھ رہنا بھی ناجائز ہے۔

۴:... مرتد کو سخت سے سخت سزا دینا ضروری ہے، اس کی کوئی انسانی حرمت نہیں، یہاں تک کہ اگر پیاس سے جان بلب ہو کر تڑپ رہا ہو، تب بھی اسے پانی نہ پلایا جائے۔

۵:... جو کافر، مرتد اور باغی، مسلمانوں کے خلاف ریشہ دوانیوں میں مصروف ہوں، ان سے خرید و فروخت اور لین دین

Marfat.com

ناجائز ہے، جبکہ اس سے ان کو تقویت حاصل ہوتی ہو، بلکہ ان کی اِقتصادی ناکہ بندی کر کے ان کی جارحانہ قوّت کو مفلوج کر دینا واجب ہے۔

۶:... مفسدوں سے اِقتصادی مقاطعہ کرنا ظلم نہیں، بلکہ شریعتِ اسلامیہ کا اہم ترین حکم اور اُسوۂ رسول ہے۔

۷:... اِقتصادی اور معاشرتی مقاطعہ کے علاوہ مرتدوں، موذیوں اور مفسدوں کو یہ سزائیں بھی دی جاسکتی ہیں: قتل کرنا، شہر بدر کرنا، ان کے گھروں کو ویران کرنا، ان پر ہجوم کرنا وغیرہ۔

۸:... اگر محارب کافروں اور مفسدوں کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے ان کی عورتیں اور بچے بھی تبعاً اس کی زَد میں آجائیں تو اس کی پروا نہیں کی جائے گی، ہاں! اِصالۃً عورتوں اور بچوں پر ہاتھ اُٹھانا جائز نہیں۔

۹:... ان لوگوں کے خلاف مذکورہ بالا اِقدامات کرنا دراصل اِسلامی حکومت کا فرض ہے، لیکن اگر حکومت اس میں کوتاہی کرے تو خود مسلمان بھی ایسے اِقدامات کر سکتے ہیں جو ان کے دائرۂ اِختیار کے اندر ہوں، مگر انہیں کسی ایسے اِقدام کی اِجازت نہیں جس سے ملکی امن میں خلل وفساد کا اندیشہ ہو۔

۱۰:... مکمل مقاطعہ صرف کافروں اور مفسدوں سے ہی جائز نہیں، بلکہ کسی سنگین نوعیت کے معاملے میں ایک مسلمان کو بھی یہ سزا دِی جاسکتی ہے۔

۱۱:... زِندیق اور ملحد جو بظاہر اِسلام کا کلمہ پڑھتا ہو، مگر اندرونی طور پر خبیث عقائد رکھتا ہو، اور غلط تأویلات کے ذریعہ اِسلامی نصوص کو اپنے عقائدِ خبیثہ پر چسپاں کرتا ہو، اس کی حالت کافر اور مرتد سے بھی بدتر ہے کہ کافر اور مرتد کی توبہ بالاتفاق قابلِ قبول ہے، مگر بقول شامی، زِندیق کا نہ اِسلام معتبر ہے نہ کلمہ، نہ اس کی توبہ قابلِ اِلتفات ہے، اِلّا یہ کہ وہ اپنے تمام عقائدِ خبیثہ سے براءت کا اِعلان کرے۔

ان اُصول کی روشنی میں زیرِ بحث فرد یا جماعت کی حیثیت اور ان سے اِقتصادی ومعاشی، اور معاشرتی وسیاسی مقاطعہ یا مکمل سوشل بائیکاٹ کا شرعی حکم بالکل واضح ہو جاتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم!

کتبہ:
ولی حسن ٹونکی غفراللہ لہٗ
دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ
نیوٹاؤن کراچی

Marfat.com